اصلاح ظاہر و باطن اور فلاح صورت اور معنی کے ہی اور حاصل ہونا بھلی باتون
کا اور بچنا برائیون سی بی اونکی متابعت کی ممکن نہین اور اونکی خلفای مطلق اور ائمہ
برحق اور یاران جان نثار اور متبعان سعادت آثار پر ہو کہ طریقی عدالت اور سخاوت اور
قاعدی حلم و رافت اونسی مروج اور مشہور ہوی اما بعد احمد علی سیماب کیطرف سی ہر امیر فقیر اور
خرم و دلگیر کو مژدہ ہو کہ جب سرنوشت یزدانی اور توفیق آسمانی سی محمد آباد ٹونک
حرسہا اللہ تعالی عن الحوادث والآفات بوجود باجود اور حکومت عدالت آمود نواب
عالیجاہ دولت پناہ عالی ہمت بلند شوکت قدردان قیصر سان مردم شناس معدلت اساس
امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان بہادر صولتجنگ
دام اقبالہ گرامی فرزند ارجمند جگرپیوند حضرت گرامی مرتبت درایت منزلت جناب حضرت
یمین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علیخان بہادر صولت جنگ شمع شبستان امارت
گلدستہ گلستان وزارت سی سرسبز اور شاداب ہوا تو ہوافق سررشتہ قدیم اپنی
والد ماجد اور حضرت جد امجد مرحوم و مغفور کے ہر شخص کو حسب رتبہ اور لیاقت اونکی
اپنی عنایت سی ممتاز اور معزز فرمایا اور اکثر اوقات عزیز کو صرف تحصیل علوم اور
تہذیب اخلاق کیا خصوصاً علم تاریخ اور فن اخلاق اور نصایح حکما اور قوانین بندوبست
آبادی مملکت اور آسودگی رعایا پر کمال توجہ عالی فرمائی اور تذکرہ ایسی عمدہ باتونکا
اور چرچا نیک صفاتون کا جناب تقوی مآب فضائل انتساب دانش و فراست
توامان فضائل و مکارم نشان مولوی عبد المالک و استاد حضور اور بعض

مصاحبان دانشمند اور یاران ارجمند سے رہا کرتا اور قصص اور حکایات
اس طور کے سمع اقدس سے گذرتی اور باوجود عمر جوانی اور قوت جسمانی
اور موجودی سامان شوکت اور نفس پروری کی بخلاف اور رؤسا کی ہر کام میں
تامل اور بردباری اور حیا و حلم کو کار فرماتے اور موافق اپنی خاندان عالیشان کے
عدالت اور سخاوت پر توجہ رکھتی اور ترقی علم اور آبادی ملک اور خوشنودی
خلق اللہ اور رضای صاحبان ذو الاقتدار حکام روزگار شب و روز چاہتی
سو بنظر ان باتوں کے امر عالی سے شرف نفاذ پایا کہ کتاب توزک جہانگیری
کمیاب اور عمدہ تواریخ شاہان ماضیہ ہندوستان کے اور قواعد عدالت
اور جہانگیری اور رعیت پروری سے خزین ہے واسطی نفع عام
اور بقای نام کے زبان اردو سلیس میں کیجاوی تا ہر نزدیک و دور اوسکی مطالعہ
اور سنی سے محظوظ اور خوشوقت ہوں خصوصاً امرا اور رؤسا کو دستور العمل ملکداری اور آبادی
ریاست ہو اور بری صحبت سے احتراز کریں او نیکنامی دو جہان کے حاصل کریں اور مصاحب
اور ہمنشین عمدہ ہوشمند صاحب عقل و وفادار قدیم نمکخوار شرفا کو اپنی صحبت میں رکھیں کہ ان
باتونسی ترقی دین اور دنیا کی ہوتی ہی اور نام نیک عالم میں مشہور ہوتا ہے اور رضا
مندی حاکمان وقت صاحبان انگریز بہادر کے کہ حکما اور سلاطین زمانہ میں ہاتھہ لگتی
ہے سو بموجب حکم عالی کے یہہ کتاب اردو زبان میں لکھی گئی اللہ تعالی اس
رئیس کے عمر اور دولت اور اقبال و حشمت میں روز بروز ترقی کری تا کثرت علم

اور آبادی مملکت اسکی ذات بابرکات سی ہوا ب شائقین اخبار کو معلوم ہو کہ سلطان
نور الدین جہانگیر بادشاہ غازی نی اپنی حالات ابتدای جلوس اور تخت نشینی سی اٹھارہ
سال سلطنت تک تحریر فرمای کہ اس بادشاہ کو شوق نوشت و خواند کا بہت تھا بعد
اوسکی اپنی یہان کی ایک امیر معتمد خان نامی کو کہ معتبر خاص تہا فرمایا کہ اب تم میری حالات
لکھکر مجھسی اصلاح لیکر داخل کتاب کیا کرو سواون معتمد خان نی دو برس تک انصرام
اس خدمت کا کیا اور حالات لکھکر بعد ملاحظہ بادشاہ داخل کتاب کرتی رہی بعد اونیس
برس کی ایک اور امیر نی کہ نام اونکا مرزا محمد ہادی تہا اوس بادشاہ کی وفات تک کی
حالات کو لکھکر داخل کتاب کیا اور چونکہ بادشاہ جہانگیر نی شروع اپنی تاریخ کا خود ابتدای
جلوس اور تخت نشینی سی کیا تھا اور ایام شہزادگی کی حالات قلم بند نہین کیی تہی اسواسطی
وہ کتاب ناقص تہی تو مرزا محمد ہادی مرحوم نی دیباچہ اوس کتاب کا اپنی طرف سی لکھا اور
اوس دیباچہ مین حالات جہانگیر کی ابتدائی ولادت باسعادت سی تازمان جلوس تحریر
کرکی کتاب مذکور کو تمام وکمال کردیا **بیان حال ولادت جہانگیر بادشاہ**
غازی رحمۃ اللہ علیہ نام جہانگیر کی بزرگون کی یون ہین ابو المظفر نور الدین محمد جہانگیر
بن جلال الدین محمد اکبر بن نصیر الدین محمد ہمایون بن ظہیر الدین محمد بابر
بن عمر شیخ بن سلطان ابو سعید بن سلطان محمد بن میرانشاہ * بن
قطب الدین صاحبقران امیر تیمور گورکان چونکہ اکبرشاہ ہمیشہ واسطی بقای
کارخانہ سلطنت کی اللہ تعالی جل شانہ سی اولاد لیاقت مند کہ سزاوار تخت نشینی اور باعث

ناموري کا ہو طلب کیا کرتا تھا اور فقرا اور بزرگون کي خدمت اور دعا سي منتظر حصول
اس مقصد کا رہا کرتا تو بعض مصاحبون ني عرض کیا کہ حضرت شیخ سلیم نام ایک بزرگ روشن
دل نیک اطوار یہان مشہور ہین اور قبولیت دعا مین شہرۂ آفاق اور سات واسطون سے
نسبت اونکي حضرت شیخ فرید شکر گنج کو پہنچتي ہی اور وہ موضع سیکري کی پہاڑ مین کہ آگرہ
سي بارہ کوس ہی رہتي ہین اگر جناب آرزو اولاد کي اون سي بیان کرین تو امید ہی کہ
اونکي دعا سي مقصود حاصل ہو اسواسطي اکبر شاہ ساتھہ اخلاص اور نیاز کی اونکي خدمت
مین گئی اور اپني حاجت بیان کي اون بزرگ آگاہ دل ني بادشاہ کو تولد فرزند کي بشارت
دي بادشاہ ني کہا میني نذر کي ہی کہ اگر آپ کي دعا سي میری بیٹا پیدا ہو تو مین اوسکو
آپ کي خدمت مین رکہون گا تا آپ کی سایہ برکت مین پرورش ہوی حضرت شیخ
سلیم ني فرمایا کہ ہمني اوس نونہال کو اپنا ہمنام کیا بادشاہ کي نیت صادق اور عقیدہ
مضبوط تہا چند مدت مین اکبر شاہ کي بي بي کو حمل ہوا اور جب وضع حمل کی دن قریب
آئی تو بادشاہ ني جہانگیر کي والدہ کو حضرت شیخ سلیم کی گہر بہجوایا اور اونکی مکان برکت
نشان مین چہارشنبہ کی دن سترہوین تاریخ ربیع الاول کی ۹۷۷ نوسو ستتر ہجري
مین کہ آفتاب برج میزان مین تہا قصبۂ فتحپور مین شیخ سلیم کی گہر اوس آفتاب
جاہ و جلال ني طلوع کیا اور اکبر شاہ ني شہزادہ کی ولادت کي خبر سنکر بڑا جشن کیا
اور بہت مال بانٹا اور اپنی تمام ملک سي قیدیون کو چہوڑ دیا اور موافق اپني وعدي
کی اوس فرزند ارجمند کا نام اون بزرگ کی نام پر سلطان سلیم رکہا اور سو وقت کی

شعرانی طرح طرح کی عمدہ قصائد شہزادی کی مبارکباد مین کہی اور انعام سی مالا
مال ہوی اور اون تاریخون مین سی یہہ مشہور ہین ۵ دُرِ شہوار لجۂ اکبر * گوہر درج
اکبر شاہی * اور اوسوقت خواجہ حسین مروی نی اپنی کمال ذہانت سی ایک ایسا عمدہ
قصیدہ کہا کہ سب شعرا اوسمین حیران ہوگئی پہلا مصرع ہر شعر کا تاریخ جلوس اکبر شاہ کی ہے
اور دوسرا مصرع تاریخ ولادت جہانگیر کی اور باوجود ان دونو مشکل صنعتون کے
مضامین عمدہ اور رنگین لکھی ہین اور یہ اشعار اوس قصیدہ کے ہین

للہ الحمد از پی جاہ و جلالِ شہریار — گوہرِ مجد از محیطِ عدل آمد در کنار
طائری از آشیانِ جاہ و جود آمد فرود — کوکبی از برج عز و ناز گردید آشکار
گلبنی زینگونہ ننمود در برِ دہر چمن — لالۂ زینگونہ نشکفد از میانِ لالہ زار
شاد شد دلہا کہ باز از آسمان عدل و داد — باز دلہا زندہ شد کز مہر ایامِ بہار
آن ہلال برج قدر و جاہ و جود آمد برون — وان نہالِ آرزوی جان شاہ آمد ببار
شاہ اقلیم وفا سلطانِ ایوان صفا — شمع جمع یکدلان کامِ دلِ امیدوار
عادلِ کامل محمد اکبرِ صاحبقران — بادشاہِ نامدار و کامجوی و کامگار
کاملِ دانای قابل عادل شاہان بدہر — عادلِ اعلی و عاقل بی عدیلِ روزگار
سایۂ لطف الہ آن لایق تاج و نگین — بادشاہ دین پناہ عالم عادل مدار
مجلس ویرا سمائی چارمی دان عود سوز — مرکب ویرا سماکِ رامح آمد نیزہ دار
ماہی برج وجود و گوہرِ دریای جود — از برای اوج دلہا شاہبازِ جان شکار

بادشاہا سلک لولوی نفیس آور دہام	ہدیہ از کانِ گرامی بازجوی وگوش دار
کس نیارد ہدیہ زین بہ اگر دارد کسے	ہرکہ دارد گو بیا چیزی کہ داری گو بیار
مصرعِ اول زوی سال جلوس بادشاہ	از دوم ہولودِ نورِ دیدۂ عالم بر آر
تا بود باقی حساب روزہای ماہ و سال	دان حساب از سال و ماہ و روز دوران نامدار
شاہ ما پایندہ باد و باقی آن شہزادہ ہم	روزہای بیحساب و سالہای بی شمار

غرض بعد حصول اس مراد کی اکبر شاہ بارہوین تاریخ شعبان کو اوسی سال واسطی زیارت مزار فائض الانوار حضرت خواجہ معین الدین چشتی سنجری کی اجمیر کیطرف پیادہ روانہ ہوا اور بارہ بارہ کوس کی منزلین مقرر کین ستروین دن روضۂ مقدس مین پہنچا اور بعد مراسم زیارت اور لوازم عقیدت کی اپنی خیرات و حسنات سی وہان کی رہنی والون کو مالامال کیا آب کچہہ احوال محامد ذاتی اور مناقب صفاتی حضرت خواجہ بزرگ کی لکہی جاتی ہین معلوم ہو کہ مولد شریف آپکا سیستان ہی اسواسطی آپکو سنجری کہتی ہین کہ معرب سگزی کا ہی جب عمر آپ کی پندرہ سال کی ہوئی تو والد آپکے خواجہ حسن نام نے انتقال فرمایا وہان ایک مجذوب شیخ ابراہیم نام رہتی تہی جب اونکی نظر حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ پر پڑی تو آپ کو طلب الٰہی کا شوق ہوا اور دنیاداری چہوڑکر سمرقند اور بخارا کو گئی اور وہان علم ظاہری حاصل کر کی خراسان کی طرف آئی اور کچہہ دنون وہان رہکر قصبۂ ہارون مین کہ نواح نیشاپور سی ہی آئی اور وہان حضرت شیخ عثمان ہارونی کی خدمت مین مرید ہوکر بیس سال تک ریاضتین طرح طرح کی کین

اور بحکم اپنی پیر کی ہمیشہ سفر مین رہا کرتی تہی اس باعث سی اوسوقت کی بہت بزرگونسی
مثل حضرت نجم الدین کبری وغیرہ سی بلکہ کمال ولایت حاصل کیا اور نسب آپکا دو واسطی
سی حضرت شیخ مودود چشتی کو پہنچتا ہی اور آٹھہ واسطی سی حضرت ابراھیم ادہم کو اور پہلی
سلطان معز الدین کی آنی سی راے پتہورا کی وقت مین پیر سی رخصت ہوکر ہندوستان
مین تشریف لای اور اجمیر مین رہی اور حضرت خواجہ قطب الدین اندجانی نی کہ جنکو قطب
صاحب کہتی ہین ماہ رجب مین سنہ چہہ سو بیس کی شہر بغداد مین بیچ مسجد امام ہمام ابو اللیث
سمرقندی کی روبرو حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی اور شیخ اوحد الدین کرمانی کی
جناب خواجہ معین الدین سی بیعت کی اور شیخ فرید شکر گنج جو پنجاب کی شہر مین ہین مرید
حضرت خواجہ قطب الدین کی ہین اور شیخ حضرت نظام الدین اولیا جو پیر حضرت
امیر خسرو کی تہی مرید حضرت شیخ فرید شکر گنج کی ہین القصہ بعد زیارت اجمیر سی دہلی کے
جانب کوچ کیا کہ وہان کی اولیای کرام کی بہی زیارت سی فائدہ مند ہون تہوڑے
دنون مین بیچ ماہ رمضان کی اوس زمین کو اپنی قدم سی روشن کیا اور وہانکی
مزارون کی زیارت سی فارغ ہوکر اور اپنی باپ ہمایون بادشاہ کی زیارت کرکی آگرہ
کی جانب معاودت فرمائی اور چہٹی تاریخ ذیقعدہ کو وہان پہنچی چونکہ ولادت سلطان
جہانگیر کی قصبہ سیکری مین واقع ہوئی تہی اسواسطی بادشاہ نی اوسکو مبارک سمجھکر
وہان رہنا پسند فرمایا اور درمیان ماہ ربیع الاول سنہ نوسو اوناسی ہجری مین
حکم اوسکی شہر پناہ اور مکانات کی تعمیر کا فرمایا اور ہر امیر اور عہدہ دار نی موافق اپنی

وہان مکانات بنوائی تھوڑی دنون مین وہ بڑا شہر بہت عمدہ آباد ہوا اور مسجدین
اور مدرسی اور خانقاہین اور چوک و بازار سب کمال نفاست اور تکلف کی سرخ پتھر تراشی
ہوی کی تیار ہوی اور باغات عمدہ میوہ دار آراستہ ہوی اور نام اوسکا فتحپور رکھا گیا پہر
جبکہ اکبر شاہ نی اوسکو اپنا دار السلطنت کیا تو اس نام کی برکت سی بہت سی فتحین اوسکو
حاصل ہوئین اور فتحپور مین حضرت شیخ سلیم کی روضۂ مبارک سی بڑی دروازی کی پہلو پر
لکھا ہوا ہی کہ بعد فتح دکن سی اس مقام کا نام فتحپور ہوا کہ اکبر شاہ ملک دکن اور دان دیس کو
فتح کر کی جو اب خاندیس مشہور ہی ایکہزار دس ہجری مین فتحپور ہو کر آگرہ کو تشریف فرما ہوی
خداوند کریم کے عجب قدرت ہی کہ یا تو وہ شہر دولت و حشمت سی آباد تھا کہ بجز امراء وہان
کسیکا گذر نہین ہوتا تھا اور کثرت مخلوق سی جگہہ نہوتی اوسکا اور اوسکی رہنی والون کا بجز نام نشان
نرہا اسیواسطی فرمایا ہی حضرت عیسی علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام نی کہ دنیا ایک
پل ہی گذر او سپر سی اور مت ٹھیرا و سپر اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ جسنی جانا مین
کل کو زندہ رہون گا گویا اوسنی اپنی کو ہمیشہ زندہ سمجھا اور کہا گیا ہی کہ دنیا کو ایک
گھڑی تصور کر کی عبادت مین گذاری کہ گوہر عمر بی قیمت ہی اور حدیث شریف مین
ہی کہ بہتر وہ مال ہی جو خدا کی راہ مین خرچ ہو اور فرمایا ہی کہ بیچ دنیا کو بدلی آخرت
کی کہ تو نفع پاوی القصہ جب کہ عمر سلطان جہانگیر کی چار برس چار مہینی چار دن
کی ہوئی تو بصلاح عقلمندون کی نیک ساعت مین چار شنبہ کی دن بائیسوین
تاریخ رجب کی سنہ ۹۸۱ ہجری مین سلطان جہانگیر کا مکتب کیا اور اس خوشی کا

براجشن کرکی نقد وجنس بی حساب لوگون کو عنایت فرمایا اور مولانا میر کلان ہروی
کو کہ فاضل نیک اور دانشمند تھا اون کا اوستاد مقرر کیا اور قطب الدین محمد خان
انکی خدمت اتالیقی سی سرفراز ہوی اور جب اون کو کسی سرحد کی لڑائی پر روانہ کیا
تو انکی جگہہ مرزا خانخانان کو اتالیق کیا اور سنہ نوسو پچاس مین اکبرشاہ نی شہزادی
کو منصب دہ ہزاری اور سوار عنایت فرمایا اور کہا کہ میری شہزادی کی نیک سیرتی او
بیداردلی اور بردباری سی سب اعلی اورادنی خوش ہین اور جب سلطان جہانگیر پندرہ
سال کی ہوی تو اون کی شادی راجہ بہگوانداس کی لڑکی سی کہ سب راجون مین
بڑا تھا اور شوکت وسامان مین سب سی غالب مقرر کی اور دولتخانہ خاص وعام مین
سامان جشن شاہانہ مرتب ہوا اور سنہ نوسو ترانوی ہجری مین بیچ ساعت نیک کی
اکبرشاہ نی راجہ بہگوانداس کی گہر کو اپنی قدم سی روشن کیا اور شہزادی کا نکاح اوسکی
لڑکی سی باندہ کر اپنی دولت سرا مین تشریف لای راجہ نی لوازم نیاز او پیشکش
بجالاکی بڑی خوشی کی اور شہزادی اور بیگمات او امرا کو دعوت لائق بہیجی اور ہر ایک
کو شاگرد پیشہ اور نوکرون مین سی تام لکھہ کر سرو پا دیا پہر سنہ نوسو چورانوی مین
اکبرشاہ نی شہزادی کی دوسری شادی راجہ اودی سنگہ کی لڑکی سی مقرر کر کی
ساعت سعید مین مع تمام بیگمات راجہ کی گہر رونق افروز ہوکر نکاح کیا اور بہت
داد و دہش کی اور یہ راجہ اودی سنگہ فرزند راجہ مالدیو کا ہی کہ بڑا صاحب شوکت
اور معتبر راجون سی تہا اور اسی ہزار سوار اوسکی نوکر تہی اگرچہ راجہ سانگا بہی

جو حضرت ہمایون شاہ سی لڑا تہا دولت و سامان مین راجہ مالدیو کی برابر تہا لیکن شرافت
اور وسعت ملک اور لشکر مین مالدیو او لسی زیادہ تہا چنانچہ اکثر سرداران لشکر مالدیو کے
راجہ سانگا سی لڑی لیکن ہر بار راجہ سانگا مغلوب رہا اور اوسی سال مین راجہ
بہگوانداس کی لڑکی سی جہانگیر کی ایک لڑکی جمیلہ پیدا ہوئی اور اوسکا نام سلطان
النسا بیگم ہوا اور پہر نوسو بچانوی سال ہجری مین اوسی سی ایک شہزادہ پیدا ہوا اور اکبر شاہ
نی نام اوسکا سلطان خسرو رکہا اور نوسو ستانوی ہجری مین دختر خواجہ حسن سی ایک اور
فرزند شہامت پیوند متولد ہوا اور اوسکا نام سلطان پرویز رکہا اور نوسو اٹہانوی سال
ہجری مین راجہ کیشوداس کی لڑکی سی جو قوم راٹہور کی تہی ایک دختر بہار بیگم نام پیدا
ہوئی اور تیسوین تاریخ ربیع الاول کو سنہ ہزار ہجری مین پنجشنبہ کی رات کہ جہانگیر کے
سلطنت مین مبارک شنبہ مشہور رہا ہی دار السلطنت لاہور مین راجہ اودی سنگہ کی
لڑکی سی اختر برج خلافت شاہجہان پیدا ہوی اور چونکہ اس مہینی مین تولد شریف
حضرت سرور کائنات مفخر موجودات رسول الثقلین جد الحسن والحسین صلی اللہ تعالی علیہ
وآلہ وسلم کا ہی اسی برکت سی شاہجہان نی دین و اسلام کو مروج کیا اور برسے
باتین جڑ سی اوکہیڑ ین اور بعد تین دن کی اکبر شاہ نی محل مین جاکر انکو دیکہا اور
ایک بڑا جشن کیا چونکہ اکبر شاہ کو کمال خوشی اور خرمی حاصل ہوئی تہی اسواسطی
اونکا نام سلطان خرم رکہا اور ساتہہ نام شاہجہان کی آخر کو مشہور ہوی اور انہین
روزون خواجہ عبد اللہ جہانگیر کی یہان آئی اور یہہ بڑی سید نامی تہی اور حضرت

سید امیر عاشق انکی چوتھی پشت مین تھی کہ بزرگی اونکی مشہور ہی اور والدہ ان سید عبداللہ کی بہن ہین خواجہ حسن نقشبندی کی اور انہین خواجہ حسن نقشبندی سے اکبر شاہ نی اپنی بہن نجیب النسا بیگم کا نکاح کیا تھا غرض خواجہ عبداللہ ہمراہ اپنی دو بہائیون کی خواجہ یادگار اور خواجہ برخوار تھی سنہ ہزار مین ولایت حصار سی آئی اکبر شاہ نی ہر ایک کی لایق منصب عنایت کیا اور صوبہ دکن مین مقرر کیا اور بسبب قرابت نثیر خواجہ کی انکو حکم ہوا کہ اونکی ہمراہ ہوکر بادشاہی خدمتین کیا کرین اور ان بزرگوارون نی دکن مین جاکر ہر کام مردانگی اور شجاعت سی کیی اور بسبب اپنی بلند ہمتی کی کہ طالب ترقی زیادہ کی تھی پہر بادشاہ کی خدمت مین آئی اور تہوڑی دنون مین بادشاہ کی قدردانی سی بڑی مرتبی پائی اور اکبر شاہ کو جب سنہ ہزار اور سات مین عاملون کی عرضیون سی معلوم ہوا کہ فتح ملک دکن بی جای میری وہان نہ حاصل ہوگی اسواسطی نیک ساعت مین خود اوسطرف متوجہ ہوی اور صوبہ اجمیر کو بنظر برکت جہانگیر کی جاگیر مین دیا اور راجہ مانسنگہ اور شاہ قلی محرم اور چند بڑی امیرون کو ہمرکاب شہزادی کی کرکی واسطی تنبیہ رانا کی اودی پور کی طرف روانہ کیا اور غرض بادشاہ اکبر کی ہمراہ نہ لیجانی مین شہزادی کی یہ تھی کہ جو سفر دور و دراز درپیش ہی دار السلطنت ہند شہزادی ولیعہد سی خالی نرہی اور فساد رانا کا بہی لشکر شہزادی سی دفع ہوجای اور راجہ مانسنگہ کو ہمراہ شہزادہ کی رخصت کیا لیکن موافق اوسکی عرض کی بنگالہ اوسکی جاگیر مین برقرار رکہا اور مانسنگہ نی اقرار کیا کہ مین ہمرکاب شہزادی کی

رہونگا اور میری بیٹی اور اہلکار درستی صوبہ بنگالہ کی کرینگی اور اپنی بیٹی جگت سنگہ
کو اوسطرف روانہ کیا لیکن چونکہ جگت سنگہ اونہین دنون مر گیا تہا اسواسطی راجہ مانسنگہ
نی اپنی پوتی مہان سنگہ کو کہ یادگار اوس جگت سنگہ متوفی کا تہا اوسکی جگہ روانہ بنگالہ
کیا غرض کہ اکبر جب اجمیر مین پہنچی اور شہزادی مع سپاہ اوسکی گوشمالی کو روانہ ملک
رانا ہوی تو بعد چند دنون کی خود بادشاہ بطریق شکار اودی پور کو گئی ہر چند راجہ
نی مقابلہ لشکر شاہی سی چند جا کچہ کیا لیکن آخر تاب نلا کر سخت پہاڑون مین بہاگ گیا
اور لشکر شاہی نی اوس ملک کو خراب کر کی بہت کفار کو حوالی تیغ کیا اور انکی متعلقات
کو مقید کیا اونہین دنون مین خبر غدر بنگالہ اور شکست مہا نسنگہ کی اکبر شاہ کے
عرض مین پہنچی اور اوسی سال پندرہوین تاریخ ماہ ساون کو والدۂ سلطان
پرویز کی نی انتقال کیا اور جب اکبر شاہ روانہ دکن ہوی تو بعض خوشامد گویون
نی کہ مفسد و نالایق تہی تنہائی مین چند بار شہزادی کو بہکایا کہ جو اکبر شاہ فتح دکن کو
تشریف لیگئی ہین اور بی فتح کیی اوس ملک سی آنا ہمت شاہی سی بعید ہی اور
اسکو مدت چاہیی تو اگر اندنون آپ طرف ملک جمنا پار کی کہ مشہور میان دوآبہ ہے
اور کمال آباد اور زرریز ہی تشریف لی چلین تو باعث عروج اور ترقی کا ہوگا اور
فساد بنگالہ بہی مٹ جائیگا راجہ مان سنگہ کہ بنگالہ جانا چاہتا تہا یہ سنکر اون بیہودونکا
مددگار ہوا اور شہزادی کو اودہر چلنی کا شوق بڑہا یا شہزادی نی مہم رانا کے
ناتمام چہوڑ کر آگرہ کی طرف کوچ کیا قلیچ خان قلعدار وہان کا بنظر اخلاص وعقیدت

کی باہر آیا اور حاضر ہوکر نذر کی بعضی مفسدون نی بہر شہزادی کو ورغلایا کہ اگر یہ قلعدار قید کر لیا جاوی تو خزانہ قلعہ کا باسانی ملجاویگا لیکن شہزادی نی اونکی اس بیہودہ بات پر عمل نکیا اور اوسکو قلعی مین لوٹ جانی کی اجازت دی مریم مکانی اکبر شاہ کی والدہ شہزادی کی یہ خبر سنکر سوار ہوکر سمجھانی آئین کہ شہزادی کو جانی سی روکین لیکن شہزادی نی دادی کی آنی کی خبر سنکر پہلی اون کی آنی سی کشتی پر سوار ہوکر براہ جمنا الہ آباد کو روانہ ہوگئی اور مریم مکانی آزردہ دل ہوکر قلعہ کو لوٹ گئین غرضکہ غرہ صفر کو سنہ ۹ ہزار نو مین جہانگیر قلعہ الہ آباد مین پہنچی اور اکثر الہ آباد سی اودہر کی شہرونکو اپنی قبضی مین لاکر ہمراہی امرا کی جاگیر مین دیا جیسی صوبہ بہار قطب الدینخان کوکلتاش کو اور جونپور لالہ بیگ کو اور کالپی نسیم بہادر کو اور ان سبکو اونکی جاگیرون پر رخصت کیا اور رای کہنسور دیوان سی تیس لاکھہ روپیہ خزانہ کی کہ خالصات صوبہ بہار سے تحصیل کر کی لایا تہا لیی اور ہر چند یہ خبرین مکرر اکبر شاہ کو دکن مین پہنچین لیکن اونکی دلمین شہزادی کی طرفسی کچہہ برائی نہ آئی اور شریف نامی پسر عبد الصمد شیرین قلم کو کہ خاص خدمتگار تہا اور شہزادہ سی بہی موافقت رکہتا تہا ہمراہ فرمان عنایت مشتمل اوپر نصایح کی واسطی طلب شہزادی کی اپنی طرف روانہ کیا جب یہ فرمان شہزادی کو پہنچا طریقہ استقبال اور تعظیم بجالاکر چاہا باپ کی خدمت مین جاؤن لیکن بلحاظ اپنی باتون کی توقف کیا اور شریف کو بہی لوٹ جانیکی اجازت ندی اور اوسنی اپنی چالاکی سی شہزادی کی مزاج مین کمال دخل کر کی چند روزون مین وکیل سلطنت ہوا

اکبرشاہ نی گہر کا فساد مٹانا اول مناسب جانکر بی فتح تمام ملک دکن کی موسم
بہار مین سنہ ایکہزار نو مین بندوبست دکن کا اوپر زای سپہ سالار خانخانان اور علامی
شیخ ابو الفضل کی سونپ کر اکبرآباد کی جانب معاودت فرمائی اور اوسی سال وہان رونق
افروز ہوکر خواجہ عبد اللہ کو بخطاب خانی ممتاز فرمایا اور سنہ ایکہزار دس مین کہ اکبرشاہ
اگرہ مین رونق افروز تہی شہزادہ جہانگیر بہی تیس ہزار سوار لیکر ساتہہ بہت ہاتیون
کی روانہ اگرہ ہوئی اگرچہ ظاہر مین نام ملاقات باپ کا تہا لیکن باطن مین ارادہ
سلطنت پوشیدہ تہا جو اس طرفسی شہزادہ کی آنی کی خبر اکبر بادشاہ کو پہنچی شہزادی
کی دیکہنی کی خوشی رنج و وحشت سی بدل گئی اور اکثر سردار کہ شہزادی کی نفاق
کی خبر عرض کرتی تہی کمال اندیشی مین پڑی خصوصاً جعفر بیگ آصف خان دیوان
بادشاہ قریب ہوا کہ خوف سی مرجاوی اور جب لشکر شہزادہ قصبہ اٹاوہ مین کہ جاگیر
اوسی دیوان کا تہا پہنچا تو دیوان مذکور نی ایک عمدہ لعل شہزادی کی نذر کو بہیجا
اس درمیان مین اکبرشاہ نی فرمان بہیجا کہ آنا نور چشم کا اس لشکر اور ہاتیونسی
خیال اور باتونکا ہماری دلمین ڈالتا ہی کہ اس طرحسی فرزند کا آنا والد کی پاس
تمہاری ہی فقط رسم ہی اگر اظہار جمعیت اور حاضری لشکر منظور ہی تو مجرا اونکا
قبول ہوا لوگون کو اونکی جاگیرون پر رخصت کرکی تنہا خدمت مین حاضر ہوا اور اگر اور
وہم دلمین ہو اور جمع خاطر نہو تو الہ آباد کو لوٹ جاؤ جب تک کہ تمہاری دلکو ہر طرح
اطمینان حاصل ہوجاوی پہر بی فکر آجانا اور شہزادی کو جب اسطرحکا فرمان پہنچا

تو حیران ہو کر اٹاوی مین توقف کیا اور عرضداشت اخلاص اس مضمون کی باپ
کی خدمت مین روانہ کی کہ نیاز مند باکمال آرزومندی قصد زیارت کر کی جاہتا تہا کہ
جلد سعادت آستانہ بوسی کی حاصل کری لیکن اٹاوی مین فرمان پہنچا کہ بی تکلف
اگی نہ آنا اور الہ آباد کو لوٹ جانا تعجب ہی کہ میری اخلاص کا آپ کی دل پر کچہ اثر نہوا
اور مفسدون نی آپ کو مجہسی ناراض کیا اور مجکو چند دنون آپ کی خدمت بابرکت سی
محروم رکہا امید ہی کہ صدق میری دل کا آپ کی خاطر شریف مین اثر کری گا یہہ چند روز
اٹاوی مین ٹھہر کر الہ آباد کو لوٹ گئی وہان شہزادی کو فرمان پہنچا کہ ہمنی صوبہ بنگالہ اور اڑیسہ
تمکو جاگیر دیا اپنی طرف سی وہان عامل روانہ کرو لیکن شہزادی نی لشکر اوسطرف بھیجنا
صلاح وقت نہ جانا اور عذر دل پسند باپ کی خدمت مین لکہہ بہیجا اور الہ آباد مین تمام سامان
شاہی اپنا درست کیا اور اپنی نوکرون کو بڑی بڑی خطاب دی اور انہین دنون شیخ
ابوالفضل راہ مین آتی ہوی دکن سی مارا گیا اور یہ ہندوستان کی شیخ زادون سی
تہا طبیعت عالی موزون رکہتا تہا اور عقل مین مثل یونانیون کی تہا اخلاق عمدہ اور
آداب بادشاہانہ مین اپنی ہمسرون سی فایق تہا غرضکہ جب رنجش بادشاہ کے
شہزادی کی طرف سے مشہور ہوئی تو سب بڑی بڑی سردار ہر طرف سی اکبر شاہ کے
خدمت مین آگئی اور چونکہ بادشاہ کو ابوالفضل سی اتحاد اور عنایت کمال تہی اس
باعث سی فرمان لکہا کہ تم دکن مین لشکر اور سامان اپنی بیٹی عبدالرحمن کی پاس
چہوڑ کر جلد تر میری خدمت مین حاضر ہو جب اوسکی طلب کی یہ خبر شہزادی نی الہ آباد

مین سنی تو معلوم کیا کہ اگر ابو الفضل بادشاہ کی خدمت مین جا پہنچا تو فتنہ برپا کریگا اور جبتک وہ وہان رہیگا مین خدمت مین نجا سکونگا اوسکا علاج پہلی کیا چاہیی یہ سوچکر جہانگیر نے راجہ نرسنگہ دیو کو کہ لشکر اور جرمی مین مشہور تہا اور ملک اوسکا دکن کی راہ پر تہا اسواسطی اوسکو شہزادہ نی ابو الفضل کی قتل پر مقرر کیا اور وہ دربی شیخ کا ہوکر منتظر رہا جب ابو الفضل گوالیار سی دس کوس پہنچا موقع دیکہکر راجہ نرسنگہ دیو نی ہمراہ بہت سوار و پیادہ کی شیخ پر حملہ کیا ابو الفضل چند خدمتگارون سی گہر گیا لیکن ابو الفضل نی بہاگنا بی شرمی سمجہکر مقابلہ مین مرنا بہتر جانا راجہ نی سر کاٹ کر آلہ آباد مین شہزادی کی پاس بہیج دیا اکبر شاہ کو ایسی وزیر کی ماری جانی سی کمال رنج ہوا اور جانا کہ یہ تمام جرأت شہزادی کی تہی رفتہ رفتہ شہزادہ کی طرف سی سب کدورتین جاتی رہین جیساکہ آگی لکہا جاویگا لیکن جب شہزادہ باپ کی ناراضی سی کمال شرمندہ اور شیخ کی مفت ماری جانی سی دلمین تنگ ہوا تو بادشاہ نی اوسکا یہ حال سنکر واسطی تسلی کی سلیمہ سلطان بیگم کو کہ والدہ اونکی تہین اونکی طرف بہیجا تا اون کی تسلی کر کی میری پاس لی آوین اور ایک ہاتی فتح لشکر نام اور خلعت و خاصہ گہوڑا ہمراہ بیگم کی روانہ کیا اور جب بیگم آلہ آباد سی دو منزل پر پہنچین تو شہزادی نے اون کا بخوبی استقبال کیا اور ملکر اللہ تعالی جل شانہ کا سجدہ شکر کیا اور شہر مین لی گئی اور بیگم نی شہزادی کو بادشاہ کیطرف سی امیدوار عنایت کر کی خوش دل کیا اور سب کدورتین دلسی دہوئین اور جہانگیر اپنی والدہ کی ہمراہ باپ کی خدمت مین روانہ ہوی جب قریب آگرہ کی پہنچی تو عرضی اپنی ہاتہ سی لکہکر ہمراہ خواجہ دوست محمد کی باپ کی خدمت مین

روانہ کی اور مضمون اوسکا یہ تہا کہ جب حضور نی میری خطائین معاف کین تو امیدوار ہون
کہ میری دادی صاحبہ حضرت مریم مکانی کو فرماوین کہ بنظر فرزند پروری مجکو ہمراہ اپنی آپ
کی خدمت مین مشرف کرین تا رفع میری ترددات کا ہوا اور حکم ہو کہ منجم کوئی نیک ساعت
مقرر کرین تا مین اوسوقت آکر اپنا سر آپ کی قدم مبارک پر رکہون جب یہ عرضی اکبر شاہ کو
پہنچی تو اوسوقت اکبر اپنی والدہ کی خدمت مین گئی اور شہزادہ کی آرزو اونسی بیان کیے
جب اکبر کی والدہ نی یہ بات قبول کی تو اوسیوقت فرمان شاہی شہزادی کو مشتمل اوپر
خوشخبری استقبال کرنی حضرت مریم مکانی کی لکہا او یہ رباعی اوسمین تحریر کی رباعی

پوچھی جو گھڑی مجبی براہ عادت	تو وصل کو ساعت کی نہین کچہ حاجت
ہو جاتی ہی ملنی سی مبارک ساعت	ساعت کا بہانہ نہین خوش ہر ساعت

اور یہ فرمان اونہین خواجہ دوست محمد کو دیکر واپس بہیجا شہزادہ یہ فرمان سنکر آگی بڑہا
اور حضرت مریم مکانی نے آگرہ سی ایک منزل آگی جاکر شہزادہ کو اپنی گھر لی آئین اور
وہین بادشاہ سی ملوایا اور شہزادی نی اپنا سر باپ کی قدم پر رکھا اور بادشاہ نے
اون کو اوٹہا کر سینہ بی کینہ سی لگایا اور دولتخانہ مین ہمراہ لی آئی خوشی کا نقارہ بلند
آواز ہوا شہزادی نی بارہ ہزار اشرفی اور نو سو ستر ہاتی نر و مادہ نذر کئی اون سب
ہاتہیون مین سی تین سو چوّن ہاتی بادشاہ نی قبول کیی اور باقی شہزادی کو بخشدیے
اور بعد دو دن کی ایک ہاتی سون نام کہ دکن کی فتح سی آیا تہا اور بہت سبک رفتار
خوبصورت تہا شہزادی کو دیا اور اپنی سر سی پگڑی اوتار کر شہزادی کی سر پر رکہدی

اور اپنا ولی عہد کیا اور چونکہ بادشاہ نی وقت جانی دکن کی شہزادہ کو رانا کی لڑائی پر بہیجا تہا
اور شہزادہ نے اہتمام اوس کام کی آلہ آباد کیطرف چلی گئی تہی اسواسطی بادشاہ کی خاطر
مین آیا کہ پہر شہزادی کو اوس ملک کی فتح کی واسطی روانہ کرنا چاہیی کہ انہین کی ہاتہہ سی
یہہ کام تمام ہو اسواسطی شہزادہ دسہرہ کی جشن مین موافق حکم اپنی باپ کی لشکر لیکر اوسطرف
روانہ ہوا اور جن امیرون کو کہ شہزادہ کی ہمرکاب تہی اوسطرف خلعت دیکر روانہ کیا اون کی
یہ نام ہین راجہ جگناتہہ رای سنگہہ مادہو سنگہ درگا رای راجہ بہوج ہاشم خان قرابیگ خان
افتخار بیگ راجہ بکرماجیت اور دلیپ سنگہہ بیٹی راجہ مو ٹہہ کی اور خواجہ حصاری راجہ شال باہن
اور لشکری بیٹا مرزا یوسف خان کا اور شاہ قلی بہائی آصف خان کا شاہ بیگ کولابی اور
فتحپور مین اگرچہ ٹہیری تو کئی دن واسطی درستی سامان ضروری کی وہان مقام کیا اور لشکر
اور خزانہ زائد کہ ایسی لڑائی مین کام آوی بادشاہ سی اور طلب کیا جب اہلکاران شاہی
نی اوسکی بہیجنی مین دیر کی تو شہزادہ نی عرضداشت لکہی کہ فدوی نی حضور کی حکم کو نمونہ
حکم الہی سمجہکر شوق سی دل اس خدمت پر لگایا ہی لیکن اہلکار سامان اس کام کا
جیسا چاہیی جلد روانہ نہین کرتی ہین کسواسطی یہان خفیف ہوون اور اپنی اوقات
ضائع کرون اور حضرت ظل سبحانی نی بارہا سنا ہوگا کہ رانا جہاڑی اور پہاڑون سی بیدین
نہین نکلتا اور ہمیشہ مضبوط مقاموں مین رہکر جب تک ہوسکتا ہی لڑائی نہین کرتا تدبیر
اوسکی کام کی یہ ہی کہ افواج نصرت امواج ہر طرف سی اون پہاڑون کو گہیری اور
ہر فوج اسقدر چاہیی کہ لڑائی کی وقت اوسکی مقابلہ مین پوری ہو اور اوسکو

مغلوب کری اور اگر حضور کی خیر خواہون نی اور کچھ تدبیر دیکھی ہو تو میری لوگ
ئہ کمال پریشان ہین حکم ہو کہ مین بعد حصول سعادت سلام سی اپنی جاگیر کیطرف جاؤن
اور لایق اسکام کی سامان لیکر ساتہہ لشکر کی واسطی لڑائی رانا کی کوچ کرون فقط جب
یہ عرضی شہزادہ کی بادشاہ کو پہنچی تو اکبر شاہ نی اپنی بہن بخت النسا بیگم کو جہانگیر کی
پاس بہیجا اور فرمایا کہ جو وہ نور چشم نیک وقت مین رخصت ہوی ہین اور نجومی
اس قران کو کہ ہوئی والاہی ملاقات تجویز نہین کرتی چاہیی کہ بخوشی روانہ آلہ آباد
ہون اور جب چاہین پہر آوین بمجرد آنی اس فرمان کی شہزادہ نی فتحپور سی کوچ
کرکے براہ متہرا آلہ آباد کو روانہ ہوی اور بعد جانی کی بادشاہ نی ایک پوستین
کالی روباہ کی اور ایک سفید روباہ کی ہمدست روپ خواص کی بطریق عنایت شہزادہ
کو بہیجین اور شہزادہ نی اوسکی جواب مین عرضی نہایت شکر و نیازمندی سی لکہی
اور یہ شعر بہی اوسمین لکہا ؎ گر برتن من زبان شود ہر موی ٭ یک شکر تو از ہزار نتوانم
کرد ٭ پہر وہ عرضی اوسی خواص کو دیکر رخصت کیا اور خود آلہ آباد مین پہونچکر عیش و عشرت
مین مشغول ہوی بقضای آلہی اونہین دنون مین والدہ سلطان خسرو کی وفات
ہوئی اور باعث اسکا یہ ہوا کہ اس بیگم کو عارضہ مالیخولیا کا شروع ہوا اور شہزادہ کو
ناموافق باپ کی ساتہہ دیکہکر زائد رنجیدہ ہوا کرتی تہی ایک دن شہزادہ جہانگیر شکار کو
گیا تہا یہ بیگم افیون کہا کر سو رہی اور اوسی حالین وفات پائی چونکہ شہزادہ اسیر کمال عاشق
تہا اوسکی مرنی سی بہت غمناک ہوا اور اوسکی فراق سی ملال مین رہا کرتا اکبر شاہ نی

یہ حال سنکر فرمان تعزیت اور تسلی امیر شہزادہ کو لکھا اور انہین دنونمین عبد اللہ خان
اکبر شاہ کی پاس آئی اسواسطی کہ جب شریف خان وکیل سلطنت ہوا تو عبد اللہ خان کے
اوس سی موافقت نہ آئی اور عبد اللہ خان کی ہمیشہ برائیان کیا کرتا تہا لاچار عبد اللہ خان
خواجہ یادگار کی ہمراہ بادشاہ کی خدمت مین آئی کہ مبادا دوری مین اوسکی چغلیون سی مزاج
برہم ہو اور اکبر شاہ نی عبد اللہ خان کی شجاعت اور لیاقت دیکھکر منصب ڈیڑ ہزاری اور
خطاب صفدر خانی کا عنایت کیا اور خواجہ یادگار کو بہی بڑی منصب سی امتیاز دیا اور جب
جہانگیر فتحپور سی آلہ آباد کو روانہ ہوی تہی تو ہرچند اکبر شاہ نی ظاہر مین رخصت دیی تہی
لیکن دل مین فرزند کی جدائی کی روادار نہ تہی اور باوجود اس تعلق خاطر کی اہل غرض
جو فتنہ پرداز تہی ہر روز ایک نئی بات بناکر اکبر شاہ کی مزاجمین شہزادی کی طرف سی
رنجش ڈالتی تہی اور اکبر شاہ اکثر لوگون مین شہزادی کی شراب خواری کی شکایت
کرنی لگی اور طرفہ سند مفسدون کی یہ ہوئی کہ شہزادہ کا اخبار نویس ایک خواص لڑکے
پر عاشق ہوا اور وہ لڑکا دوسری لڑکی پر کہ خدمتگار تہا عاشق ہوا اور یہ تینون آپسمین
ملکر شہزادی کی خدمت سی بہاگی اور چاہا کہ دکن مین جاکر شہزادۂ دانیال کی پاس
رہین شہزادہ نی یہ سنکر اپنی سوار بہیجی اور اونکو پکڑ بلوایا اور جب یہ تینون حالت
غضب مین روبرو آئی تو شہزادہ نی اخبار نویس کا چمڑا کہچوا ڈالا اور خواص کو خوجہ کیا
اور خدمتگار کو خوب پٹوایا اس سیاست سی تمام لوگ ڈر گئی اور بہاگنا موقوف ہوا
مفسدون نی اس قصہ کو خوب بناکر اکبر شاہ سی عرض کیا اور بادشاہ یہ سنکر کمال

رنجیدہ ہوکر فرمانی لگی کہینی تمام ملک بزور تلوار لیا لیکن بکری کا بہی اپنی روبرو رحم سی چمڑا نہین کہچوایا ہی تعجب ہی کہ میری بیٹی سخت دلی سی اپنی آگی پوست آدمیون کا کہچواتی ہین فتنہ انگیزون نی عرض کی کہ جناب شہزادہ افیون شراب مین ملاکر پیتی ہین اسی باعث سی یہ غصہ اور بدمزاجی ہی اور اوسوقت کسیکو طاقت منع کی نہین ہوتی اکثر مصاحب ایسی وقت مین روبرو نہین آتی اور جو ہوتی ہین خاموش کہڑی رہتی ہین اکبرشاہ کو ہمیشہ جہانگیر کی درستی کا خیال رہتا تہا اسواسطی چاہا کہ خود بدولت الہ آباد کو جاکر شہزادہ کو ہمراہ اکبرآباد مین لی آوین اس غرض سی پیر کی رات کو گیارہوین تاریخ ماہ کوار سنہ ایکہزار بارہ ہجری مین الہ آباد کیطرف کشتی مین بیٹہکر کوچ کیا اور تین کوس شہر سی کہ پیش خیمہ جمنا کی کنارے کہڑا تہا اوسطرف روانہ ہوی اتفاق سی کشتی شب کو راہ مین ریتی پر چڑہ گئی ہرچند ملاحون نی چاہا کہ نکلی مگر فجر تک وہین پہنسی رہی بعد صبح کی امرانی اپنی کشتیون مین پاس آکر مجرا کیا اور اس حادثہ کی وقوع سی چاہا کہ بادشاہ کو جانی سی منع کرین لیکن بباعث ہیبت شاہی کی کوئی نہ بول سکا غرض بہزار خرابی کشتی کہینچکر کنارے پر لای اور اکبرشاہ پیش خیمہ مین رونق افروز ہوی دوسری دن پانی بکثرت برسنی لگا اور خبر بیماری حضرت مریم مکانی کی کہ والدہ اکبر کی تہین بادشاہ کی پاس آئی اور چونکہ والدہ اکبرشاہ کی اس سفرسی راضی نہ تہین اسواسطی بادشاہ نی خبر بیماری اونکی سنکر جانا کہ اونہون نی میری سنائی کو بیماری کی خبر مشہور کی ہی اور ان دو تین دنون مین کثرت بارش کی سبب سے کوئی خیمہ کہڑا نکر سکا سوا دولتخانہ خاص اور چند خیمون کی وہان اور نہ تہا بدہ کی شب کو

خبر آئی کہ بادشاہ کی والدہ کی طبیعت بہت بگڑ گئی ہی اور طبیبون کی امید قطع کی ہی اکبر شاہ
یہ سنکر آخری دیدار کی واسطی شہر کیجانب لوٹی اور قلعہ مین آکر اپنی والدہ کا حال بہت خراب
پایا اور بہت چاہا کہ کوئی نصیحت یا کلام اونکی زبان گوہر فشان سی سنین لیکن بیہوشی کی باعث
اونکی زبان مین طاقت کلام کی نپائی لاچار تقدیر الہی پر راضی ہوکر گوشہ اندوہ و ملال مین بیٹھے
اور اٹھائیسوین تاریخ اوسی مہینی کی پیر کے رات کو اکبر شاہ کی والدہ ماجدہ نی اس جہان سی
کوچ کیا اس غم سی تمام ملک مین ماتم ہوا اور ہر شخص نے سوگ منایا اور بادشاہ نی ماتم مین
ڈاڑھی موچھہ اور سر منڈواکر ماتمی لباس پہنا اور کئی ہزار منصب دار اور امرا اور احدی اور شاگرد
پیشہ نی بہی بادشاہ کی موافقت مین مصیبت کی صورت بنائی اور خود بادشاہ نی چند قدم تابوت
کاندہی پر اوٹھایا پہر باقی امرا نوبت بنوبت لیتی گئی پہر تابوت کو دہلی روانہ کرکے بادشاہ
دولتخانہ کی طرف پہر آئی اور دوسری دن ماتمی لباس اوتار کر اپنی لوگون سی بہی وہ لباس
اوتروایا اور ہر کسیکو موافق مرتبہ کی خلعت عنایت کیا اور تابوت بادشاہ کی والدہ کا پندرہ پہر کے
عرصہ مین دہلی کو پہنچا اور اپنی خاوند حضرت ہمایون بادشاہ کی مقبرہ مین مدفون ہوئین اور
جب شہزادہ نی الہ آباد مین اکبر شاہ کا آنا پہر والدہ کی بیماری کی سبب سی لوٹ جانا اور حال
انتقال سنا تو اوسیوقت شریف خان کو حکومت صوبہ بہار پر روانہ کرکی بنفس نفیس آگرہ کیجانب
باپ کیخدمت مین روانہ ہوی تا باپ کی دلمین جو میری طرفسی کدورت ہی دور ہو جاوے
اور دادی کی تعزیت مین شریک ہون اور اکبر شاہ شہزادہ کی آنیکو سنکر کمال مسرور ہوی
اور نیک ساعت مین باریاب سلام ہوی اور جب شہزادہ نی رسوم مقررہ اور آداب سی

فراغت حاصل کی تو اکبر شاہ نی فرزند کو سینہ بی کینہ سی بلا کر خوشی سی کمال مہربانی فرمائی
اس حال سی دوست خوشحال اور مفسد خجالت زدہ ہوی شادیانہ بجنی لگا شہزادہ نی دو سو
مہرین سو سو تولہ کی اور چار مہرین پچاس پچاس تولہ کی اور ایک پچیس تولہ کی اور ایک بیس تولہ کی
اور تین پانچ پانچ تولہ کی اوسوقت نذر کین اور ایک الماس لاکھہ روپیہ کی قیمت کا اور چار ہاتی
عمدہ پیشکش کئی اور بعد فراغت کی ان سب کامون سی اکبر شاہ حرم سرا کی اندر تشریف لیگئی اور
شہزادہ بھی ہمراہ گئی وہان بادشاہ نی کچھہ باتین شکایت آمیز شہزادہ سی کہین اور از روی
عنایت فرمایا کہ یا باکثرت نشہ سی کہ تمہاری دماغ مین خلل آگیا ہی تو بہتر یہ ہی کہ چند مدت
میری پاس رہو تا علاج سی تمہاری مزاج کی اصلاح ہوجاوی اور شہزادہ کو عبادت خانہ
مین بٹھا کر چند خدمتگارون کو محافظت پر مقرر کیا اور ہر روز شہزادیان آکر جہانگیر کی تسلی
کیا کرتی تہین جہانگیر دس روز تک وہین رہی جب بادشاہ کو معلوم ہوا کہ باتین انکی شراب
خواری اور بد دماغی کی جو لوگون نی عرض کی تہین سب جھوٹھہ ہین تو دولت خانہ کے
جانیکی اجازت شہزادہ کو دی اور شہزادہ کی مصاحب جو بادشاہ کی خوف سی چھپ
گئی تہی اوسوقت آکر شہزادہ سی ملی اور حضرت جہانگیر بادشاہ ہر روز باپ کی سلام کو جاتی
اور مورد لطف و عنایت ہوا کرتی اور انہین دنون مین خط مادی شاہ کا کہ بڑے
ولی ہین خاندان چشت سی اکبر شاہ کی پاس آیا مضمون یہ تہا کہ میںنی حضرت
جناب بہاء الدین قدس سرہ العزیز کو خواب مین دیکھا ہی وہ فرماتی ہین کہ سلطان سلیم
یعنی جہانگیر جلد تخت سلطنت پر رونق افروز ہونگی اور عالم کو اپنی داد و دہش سی آباد کرینگی

اور عجیب باتون سی کہ اون دنونمین واقع ہوئین یہ ہی کہ جہانگیر کا ایک ہاتی گران بار نام لڑائی مین بی مثل تہا اور بادشاہی فیلخانہ مین اوسکی مقابل ہاتی نہ تہا اور اسیطرح شہزادہ خسرو کی یہان بہی ایک ہاتی تہا آب روپ نام کہ لڑائی مین نامی ہورہاتہا اکبرشاہ نی حکم دیا کہ ان دونون ہاتیون کو آپسمین لڑاوین اور تیسرا ہاتی اپنارن متہن نام کمک پر مقرر کیا کہ جب ایک اون دونومین سی دوسری پر غالب ہو اور فیلبان اوسکو نروک سکی تو اس ہاتی کو لاکر اوسکو روکین اور اس ہاتی کو اصطلاح مین طمانچہ کہتی ہین اور اکبرشاہ کا نکالا ہوا ہی کہ لڑائی مین مست ہاتیون کو اوس سی جدا کرتی ہین اور لود لنگر اور چرخی اور اوچاری بہی اکبرشاہ کی اختراع سی ہین غرضکہ جہانگیر اور خسرو نی گہوڑون پر سوار ہوکر سیر کرنی کی اجازت لی اور اکبرشاہ جہروکی مین شہزادہ خرم کو لیکر سیر کی واسطی بیٹہی جب دونون ہاتی لڑی تو گران بار آب روپ پر غالب آیا اور حسب ارشاد رن متہن کو فیلبان سامنی لایا کہ گران بار کو روکی جہانگیر کی لوگون نی اوس فیلبان کو سامنی سی لانی کی مخالفت کی اور اوسکو دورسی پتہر مارنی لگی لیکن وہ فیلبان حسب ارشاد اپنی ہاتی کو سامنی سی لایا اتفاقاً ایک پتہر اوس فیلبان کی کنپٹی پر لگا کہ خون بہنی لگا شہزادہ خسرو نی مع چند مفسدون کی یہ حرکت جہانگیر کی لوگون کی اور فیلبان کا زخمی ہونا بڑہا کر اکبرشاہ سی عرض کی اکبرشاہ نی گستاخی سی رنجیدہ ہوکر شہزادہ خرم سی فرمایا کہ جہانگیر سی کہین کہ حضور فرماتی ہین کہ یہ ہاتی بہی حقیقت مین تمہارا ہی یہ زیادتی کس باعث کی شہزادہ خرم نی اپنی باپ جہانگیر کے پاس آکر حکم اکبرشاہ

بیان کیا جہانگیر نے فرمایا کہ مجھکو ہرگز اس بات سے اطلاع نہیں اور میں نے ہرگز حکم ہاتی نے
اور فیلبان کی مارنی کا نہیں دیا ہی شہزادہ خرم نے عرض کی کہ اگر فی الواقع اسیطرح
ہی تو اپنی لوگون کو حکم کریں کہ آتشبازی وغیرہ سے ہاتیون کو جدا کرین جہانگیر نے اسبات
کا حکم دیا اور ہرچند تدبیرین کین لیکن وہ ہاتی جدا نہوے یہان تک کہ رن متہن ہاتی بہی
عاجز ہوکر بہاگا اور وہ دونون لڑتی ہوے جمنا مین گہسے ناگاہ ایک بڑی کشتی دریا
میان مین آگئی تب گرانبار ہاتی نے اوسکا پیچہا چہوڑا اور اوسوقت شہزادہ خرم نے
اپنی دادا اکبر شاہ کی پاس آکر آداب عرض کیا اور کہا کہ حضرت جہانگیر اس گستاخی پر راضی
نہ تہی اور دانستہ کام نہیں ہوا لوگون نے برخلاف عرض کیا تہا اور انہین دنون مین
حادثہ عظیم وفات اکبر شاہ کا واقع ہوا تفصیل اسکی یہ ہی کہ اکاون سال تک اکبر شاہ کو
سلطنت مین کبہی کوئی حرج پیش نہین آیا اور ہر طرف سے فتح و نصرت حاصل ہوئی اقبال
ملازم رکاب اور دولت خادم جناب رہی آخر زمانی نے بیوفائی کی کہ دوشنبہ کی روز
بیسوین جماد الاول کی سنہ ایکہزار چودہ ہجری مین مزاج صحت سے منحرف ہوا اور
عارضۂ بخار نے شدت پکڑی آخر کو دست شروع ہوے شہزادہ خرم یعنی شاہجہان
بیمارداری کی متکفل ہوے اور حکیم علی کہ افسر سب طبیبونکا تہا معالج ہوا لیکن چونکہ
تقدیر مقتضی کوچ کی تہی جسقدر علاج اور تدبیر کرتی تہی مرض مین زیادتی ہوتی تہی اور
چونکہ شہزادہ خسرو بہانجا راجہ مانسنگہ کا اور داماد خان اعظم خان کا تہا اور اون دنونمین
کاروبار سلطنت انہین دو کی تفویض تہا اسواسطی لوگون نے چاہا کہ باوجود ہونی

جہانگیر کے شہزادہ خسرو کو بادشاہ کرکے فتنہ و فساد شروع کرین اور جہانگیر شاہ نے
یہہ حال معلوم کرکی بنابر احتیاط کہ شرائط جہانداری سی ہی ایسی وقت مین باپ کی قرب
سی پہلوتہی کی اور آمد و رفت قلعہ کی اندر کی بالکل موقوف کردی لیکن شاہجہان اوسی
طرح مفسدون کی اندر اپنی دادا اکبر شاہ کی پاس آتی جاتی رہی اور بمقتضای ہمت دادا
کی خدمت موقوف نکی اور ہرچند اونکی مان نی بہی منع کیا کہ ایسی وقت مین علاج وغیرہ
اکبر شاہ کا اپنی ذمہ نہ لو لیکن شاہجہان نی ثبات قدمی کرکے دشمنونمین اسطرح دخیل
رہی اور جہانگیر اور اپنی مان سی اجازت لیکر اکبر شاہ کی بیمارداری کو رہی اور ہرچند
جہانگیر شاہ سی لوگون نی عرض کیا کہ آپ بہی اپنی والد کی پاس رہین لیکن اونہون
نی احتیاط اسیمین سمجھی کہ اس وقت الگ رہین اور شاہجہان نی کہا کہ مین جب تک
زندہ ہون دادا کی خدمت سی الگ نہین ہونگا غرضکہ اللہ تعالی نی بمقتضای اونکی نیک نیتی
اور ہمت کی مفسدون کی بدی سی محفوظ رکہا اور انہین دنون جہانگیر شاہ کی لونڈی
سی دو صاحبزادی پیدا ہوی اور نام اونکا جہاندار اور شہریار ہوا اور چونکہ تقدیرین
سلطنت جہانگیر کی نام تہی خودبخود وہ جماعت مفسدون کی اپنی باتون سی پشیمان اور
اور شرمندہ ہو کر جہانگیر کے پاس آئی اور معذرت کی دوسری دن جہانگیر اکبر کے
دیکھنی کو گئی اور حالت نزع مین آخری دیدار حاصل کیا اور شاہجہان کی جوانمردی اور
حسن خدمت اور بردباری پر تحسین و آفرین کی اور اپنی ساتہہ اپنی دولتخانہ مین لی آئی
اور بدہ کی رات تیرہوین تاریخ جمادالاخر کی سنہ ایکہزار چودہ اکبر شاہ کا اسی مرض مین

انتقال ہوا دوسری روز بعد درستی سامان تجہیز و تکفین کی باغ سکندرہ مین سپرد رحمت الٰہی
کی کیا پیدایش اکبرشاہ کی نوسو پچاس مین واقع ہوئی ہی اور نوسو تریسٹھ مین تخت سلطنت
پر جلوس کیا اور اکبرشاہ کی تین فرزند دلبند نامدار اور تین دختر عفت شعار تھین پہلے
سلطان نورالدین محمد جہانگیر کہ اکبرشاہ کی جگہہ تخت نشین ہوی دوسری سلطان مراد
کہ سنہ ایکہزار سات مین مطابق سال چوالیس جلوس کی دکن مین کثرت شراب خواری سے
وفات پائی تیسری سلطان دانیال کہ ایکہزار تیرہ ہجری مین موافق سال اونچاس
جلوس کے یہ بہی دکن مین بہت شراب پینی سی مری اور نام شہزادیون کی یہہ ہین شہزادہ
خانم شکرالنسا خانم آرام بانو بیگم اور بعد اسکی جو حالات تحریر ہون گی وہ خود جہانگیر
بادشاہ کی تحریر کا ترجمہ ہی کہ ابتدای سلطنت سی شروع اونیسوین سال جلوس تک لکھی ہین

ذکر جہانگیر کی وزیرون کا جو شہزادگی کی زمانی مین تہی

پہلی رای کہنسور جہانگیر کا دیوان تہا اور اوسکی بعد بایزید بیگ اس خدمت پر مقرر ہوی
اونکی بعد خواجہ محمد دوست کابلی کہ بعد سلطنت جہانگیر کے بخطاب خواجہ جہان مشہور ہوے
دیوان ہوی ہین اونکی بعد خان بیگ اس خدمت سی ممتاز ہوی اور مدار المہام
شریف خان پسر عبدالصمد شیرین قلم تہی کہ اونہون نی بعد سلطنت جہانگیر کی امیرالامرا
کا خطاب پایا اور مرتبہ وکالت سی سرفراز ہوی اور بعد اون کی کچہہ دنون خدمت
دیوانی کے وزیر خان محمد مقیم کو موافق عہد سلطنت اکبر کے بحال رہی اور پہر وزارت

نصف سلطنت کی وزیر الملک خان بیگ والا شاہی مذکور کو مرحمت ہوئی اور وزارت
نصف باقی کی مرزا غیاث بیگ طہرانی کو دیکر خطاب اعتماد الدولہ کا بخشا لیکن یہ اعتماد الدولہ
کار وزارت مین کچھہ اختیار نرکھتی تھی گویا پیشکار امیر الامرا کی تھی اور بیرم خان امیر الامرا وکیل
مدار علیہ سب کام کی تھی جب یہ دایم المرض ہوی اور جہانگیر بادشاہ نی کابل کی طرف کوچ
کیا تو جعفر بیگ قزوینی کو جو آصف خان مشہور تھی تیسری صفر کو ایکہزار پندرہ مین
کار و بار وکالت کا تفویض فرمایا لیکن ان جعفر بیگ نی خواجہ ابو الحسن کو بادشاہی
اجازت لیکر اپنی ساتھہ لیا تا نگہداشت دفتر اور کاغذون کی کرین اور یہ خواجہ ابو الحسن
اگرچہ مرد راست اور درست کار تھی لیکن ترشروئی اور بدخوئی سی موصوف تھی اور جب
جعفر بیگ آصف خان مہم دکن کو شہزادہ پرویز کی ہمراہ رخصت ہوی تو ستائیسوین تاریخ
جمادی الاولی سنہ ایکہزار بیس مین خدمت دیوانی پہر اعتماد الدولہ کو ملی اور اونہون نی
تا بحیات اپنی اسکام کو حسن خوبی سی انجام دیا اور بعد وفات اس وزیر کے بارھوین
جمادی الاخرہ سنہ ایکہزار اکتیس ہجری مین پہر خدمت وزارت مع خلعت خواجہ ابو الحسن کو
بخشی اور بعد اسکی کہ مہابتخان درگاہ معلی سی خارج کیی گیی تو یمین الدولہ آصف خان
خلف الصدق اعتماد الدولہ کی پندرہوین صفر سنہ ایکہزار پنتیس ہجری تک منصب
بزرگ وکالت پر رہی اور خواجہ ابو الحسن کار دیوانی مین سرگرم تھی اور جہانگیر کے
وفات تک اسی خدمت پر مستقل تھی **ذکر جہانگیر کی اولاد کا** جہانگیر بادشاہ کی
پانچ فرزند والا گہر اور دو دختر قدسی اختر تھین پہلی سلطان خسرو دوسری سلطان پرویز

تیسری سلطان خرم چوتھی سلطان جہاندار پانچوین سلطان شہریار اور دختر کلان نثار بیگم
اور چھوٹی بہار بانو بیگم ہین خسرو اور جہاندار اور پرویز یہ تینون جین حیات اپنی والد بزرگوار
راہی ملک بقا ہوی اور تاریخین اونکی مع حالات اپنی مقامون پر لکھی جاوینگی اور سلطان
خسرو کی دو فرزند اور ایک دختر پیچھی رہی دونون نی بعد جہانگیر کی وفات پائی اور
صاحبزادی اون کی بہت دنون زندہ رہین اور سلطان پرویز کی ایک لڑکی تھی لڑکا
اپنی باپ سی پہلی مرا اور لڑکی شہزادہ دارا شکوہ کی نکاح مین رہی اور شاہجہان بادشاہ کے
چار فرزند اقبالمند اور تین دختر قدسی اختر پیدا ہوئین اول سلطان دارا شکوہ دوسری
سلطان شجاع تیسری سلطان اورنگ زیب چوتھی سلطان مراد بخش اور پہلی لڑکے
سریر بانو بیگم دوسری جہان آرا بیگم تیسری روشن آرا بیگم شہزادہ جہاندار لاولد مری اور شہریار
کی ایک دختر ہوئی ارزانی بیگم نام **ذکر جہانگیر کی عالمون کا** ملا روزبہانی تبریزی
ملا شکر اللہ شیرازی تفاسری میر ابو القاسم گیلانی ملا باقر کشمیری ملا محمد سیستانی ملا مقصود
علے قاضی نور اللہ ملا فاضل کابلی ملا عبد الحکیم سیالکوٹی ملا عبد اللطیف سلطان پوری
ملا عبد الرحمن بوہرہ گجراتی ملا حسن مراغی ملا محمود جونپوری **ذکر جہانگیر کی حکیمونکا**
حکیم رکنا کاشی حکیم صدرا ملقب مسیح الزمان حکیم ابو القاسم گیلانی ملقب بحکیم الملک حکیم مومنای
شیرازی حکیم روح اللہ کابلی مقیم بید گجراتی حکیم تقی گجراتی **ذکر جہانگیر کی شاعرونکا**
باباطالب اصفہانی حیاتی گیلانی ملا نظیر نیشاپوری ملا محمد صوفی ماژندرانی ملک الشعرا
طالبا آملی سعیدائی گیلانی زرگر باشی میر معصوم کاشی قولشورہ کاشی ملا حیدر حصائی شیدا

ذکر اون حافظون کا جو خدمت مین حاضر رہا کرتی تھے

حافظ نادعلی حافظ قطب حافظ عبد اللہ حافظ او ستاد محمد یالی حافظ جیلہ

ذکر مہندی گویون کا چتر خان پروین داد ماکھو جمرہ ذکر طلبگاری نورجہان بیگم

کا چھٹی سال مین میرزا غیاث بیگ پسر خواجہ محمد شریف طہرانی کی ہین اور یہ خواجہ محمد شریف طہرانی اول مین وزیر محمد خان تکلو حاکم خراسان کے تھی بعد فوت محمد خان کے شاہ طہماسب صفوی کی خدمت مین رہی اس بادشاہ نی انکو وزارت مرو کی عنایت کی اوران خواجہ محمد شریف کی دو لڑکی تھی پہلا آقا طاہر دوسرا مرزا غیاث بیگ سو محمد شریف طہرانی نی اپنی بیٹی مرزا غیاث بیگ کا نکاح مرزا علاء الدولہ بن آقا ملا کے لڑکی سی کیا اور اس سی میرزا غیاث بیگ کی دو فرزند اور ایک دختر متولد ہوئی جب خواجہ محمد شریف کی وفات ہوئی تو میرزا غیاث بیگ مع اہل و عیال ہندوستان کے طرف چلی قندہار مین انکی ایک اور لڑکی دوسری ہوئی پھر فتحپور مین اکبر بادشاہ کی خدمت مین ممتاز ہوی اور تھوڑی دنون مین اپنی لیاقت اور ہوشیاری اور بادشاہ کی قدردانی سی دیوان بیوتات ہوی اور یہ غیاث بیگ تحریر اور مقدمہ فہمی مین بہت نیک ذات اور کارگذار تھی اور تذکرہ اگلی شعرا کی بہت دیکھی تھی خود بھی خوب شعر کہتی تھی شکست خط کی لکھنی مین خوب ماہر تھی جب خدمت سی فرصت ملتی تو اوقات اپنی شعر و سخن سی گذارتی دوستون اور اہل حاجت کو بہت دیا کرتی تھی مگر باوجود ان سب خوبیون کی یہ بڑا عیب تھا کہ رشوت جو کوئی دیتا تو لی لیتی تھی غرض

جن دنون که اکبرشاه لاهور مین رونق افروز تهی ایک شخص علی قلی بیگ استجلو نام
که شاه اسمعیل ثانی کی نوکرون مین سی تها عراق سی آکر شاه کی خدمت مین نوکر
هوا اور میرزا غیاث بیگ کی اوس دختر سی جو قندهار مین هوئی تهی نکاح کیا اور
آخر کو یه علی قلی بیگ جهانگیر بادشاه کی خدمت مین معزز هوا اور خطاب شیر افگن خان
کا اور منصب لایق پایا جب جهانگیر تخت نشین هوی تو اوسکو بنگاله مین جاگیر دیکر رخصت
کیا باقی مفصل حال اسکا اپنی مقام پر لکها جاوی گا قصه کوتاه جب یه شیر افگن خان
راهی ملک عدم هوی تو جهانگیر کے حکم سی صوبه بنگاله کے کارپردازون نی میرزا
غیاث بیگ کی اس لڑکی کو درگاه شاهی مین روانه کیا اور جهانگیر نی بسبب
رنجش کی قطب الدینخان کی ماری جانی سی نورجهان کو اپنی والده سبهی رقیه
سلطان بیگم کو دیدیا یه نورجهان کچهه دنون اونکی پاس رهی جب انکی نصیب نی
ترقی کی اور اقبال کا زمانه آیا تو نوروز کی ایک دن مین جهانگیر نے نورجهان کو
دیکها اور نظر مبارک مین پسند آئی بادشاه نی اپنی حرم سرا مین لی لیا اور هر روز
محبت بادشاه کی زیاده هونی لگی اور نور محل مشهور هوئی بعد چند دنون کے
نورجهان بیگم کا خطاب پایا سب اقربا اوسکی بڑی بڑی منصب اور خدمتون پر مقرر
هوی اور اعتماد الدوله یعنی میرزا غیاث بیگ باپ نورجهان کی خدمت وکالت کل سے
سرفراز هوی اور بڑا بهائی اوسکا ابو الحسن بادشاهی خانسامان هوکر مخاطب
باعتقاد خان هوا باقی اور قریبون کو بهی خطاب خانی کا ملا اور دلارام نام برکتری

دائی جسنی نورجہان کو دودہ پلایا تہا حاجی کوکہ مشہور ہوکر دیوان محلون کی ہے یہان تک کہ صدر الصدور بادشاہی جو خرچ محلون مین دیا کرتا وہ اسکی مہر سی جاری ہوتا اور اس نورجہان کا اسقدر دخل ہوا کہ سوا خطبہ کی جو کچھہ لوازم سلطنت ہی سب اسکی واسطی ہوا آخر کو یہ نورجہان جہروکہ مین بیٹھکر بڑی امیرون کا سلام لیا کرتی اور جو حکم چاہتی دیتی اور سکہ کہ اسکی نام کا ہوا یہ ہی ســہ بحکم شاہ جہانگیر یافت صد زیور ٭ بنام نورجہان بادشاہ بیگم زر ٭ اور فرمانون پر یہ طغرا ہوتا تہا حکم علیۃ العالیہ نورجہان بیگم بادشاہ اور رفتہ رفتہ یہ حال ہوا کہ جہانگیر فقط نام کو بادشاہ تہا اور اکثر فرمایا کرتی کہ مینی سلطنت نورجہان کو دی مجکو سوا ایک سیر شراب اور آدہ سیر کباب کی اور کچھہ درکار نہین اس بیگم کی خوبیون کا کچھہ بیان نہین ہوسکتا کہ بالکل خیر تہی جو کوئی اپنی حاجت بیگم سی عرض کرتا اوسکی مراد حاصل ہوتی اور جو اوسکی جناب مین پناہ لاتا آسیب ظلم و رنج سی محفوظ رہتا جہان یتیم لڑکی کسیکی سنتی اوسکا نکاح اپنی پاس سی کرا دیتی تہی اور جہیز اوسکی لائق عنایت کرتی اور اوسکی خاندان سی خلق اللہ کو بہت نفع ہوا توزک جہانگیری یہان سی ترجمہ حالات نور الدین جہانگیر بادشاہ غازی کا ہی جو اونیسوین سال جلوس تک خود بادشاہ نی لکہی ہین

اور پہر حسب الحکم معتمد خان نی لکہکر تمام کئے

جلوس جہانگیر بادشاہ بر تخت سلطنت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالی جل شانہ کی عنایت بی نہایت سی پنجشنبہ کی دن کہ ایک ساعت نجومی
گذری تہی آٹھوین تاریخ ماہ جمادی الآخرہ کی سنہ ایکہزار چودہ ہجری مین دار الخلافہ
آگرہ مین بیچ عمر اڑتیس ۳۸ سال کے تخت سلطنت پر مین جلوس کیا میری والد بزرگوار کے
جب تک اٹھائیس برس کی عمر ہوئی کوئی فرزند دلبند زندہ نرہتا تہا اسواسطی ہمیشہ
اولیاء اللہ سی اس بات کی دعا طلب کرتی تہی چونکہ حضرت خواجہ خواجگان معین الدین
چشتی رحمۃ اللہ علیہ سر چشمہ اولیاء ہند کی ہین تو واسطی حصول اس امر کی نیت کی
تہی کہ اگر اللہ تعالی مجکو فرزند باحیات عنایت کری تو مین آگرہ سی آپ کی روضہ متبرکہ
تک کہ ایک سو چالیس کوس ہے ازروی اخلاص پیادہ پا جاؤنگا اور سنہ نوسو
ستتر ہجری مین چہارشنبہ کی دن سترہوین تاریخ ربیع الاول کی تہی سات گھڑی دن
چڑہی چوبیسوین درجہ مین طالع میزان کی اللہ تعالی نی مجکو پیدا کیا اور جن دنون
کہ میری باپ کو فرزند کی خواہش تہی حضرت شیخ سلیم نام ایک صاحب کمال کہ عمر رسیدہ
سیکری کے پہاڑ مین قریب آگرہ سی رہتی تہی اور وہان کی لوگ اون سی اعتقاد
بہت رکھتی تہی تو میری باپ نے اونکا حال وکمال سنکر ملاقات کی اور ایکدن

حالت بیخودی مین پوچھا کہ حضرت میری کی لڑکی ہونگی حضرت شیخ سلیم رحمۃ اللہ علیہ
نے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالی بخشندہ بی منت تمکو تین فرزند عنایت کریگا میری باپ
نی کہا کہ مینی نذر کی ہی کہ پہلی لڑکی کو تمہاری دامن تربیت مین سوپون گا اور تمہاری
شفقت اور مہربانی کو اوسکا مربی کرون گا اون ولی اللہ نی اس بات کو قبول فرمایا
اور اپنی زبان گوہر فشان سی ارشاد کیا کہ مبارک ہو ہمنی بہی اوسکو اپنا ہمنام کیا جب
میری والدہ کو زمانہ وضع حمل کا قریب پہنچا تو اونکو حضرت شیخ سلیم کی گہر بہیجدیا کہ
ولادت میری اونکی گہر مین واقع ہو اور بعد میری پیدا ہونی کی میرا نام محمد سلیم رکہکر
سلطان سلیم کا خطاب دیا اور پیار سی باتونمین شیخو بابا کہا کرتی تہی پہر میری باپ
نی موضع سیکری کو کہ مولد میرا ہی مبارک جانکر اپنا پایہ تخت مقرر کیا اور چودہ پندرہ
سال کے عرصہ مین وہ سب جنگل اور میدان کہ درندون کا مسکن تہا ایک عمدہ شہر
مشتمل اوپر باغات اور عمارات لطیفہ کے ہوگیا اور بعد فتح گجرات کی اوسکا نام فتحپور
رکہا جب مین بادشاہ ہوا تو میری دلمین آیا کہ اپنا نام بدلون کہ اس نام مین
شبہ پڑتا ہی رومی بادشاہون کی نام کا تو غیب سی میری دلمین آیا کہ بادشاہونکا
کام جہانگیری ہی سے اپنا نام جہانگیر رکہون اور چونکہ تخت نشینی میری اول دنونمین
کہ وقت نور ہی واقع ہوئی سے تو خطاب اپنا نور الدین کرون اور ایام شہزادگی
مین دانایان ہند کی زبان سی مینی سنا تہا کہ بعد اکبر شاہ کی نور الدین نام ایک
شخص حاکم ہوگا یہ بات بہی میری ذہن مین تہی اسواسطی مینی نور الدین جہانگیر بادشاہ

اپنا نام اور لقب مقرر کیا اور چونکہ مین آگرہ مین تخت نشین ہوا ہون اسواسطی ضرور ہی
کہ کچھہ حالات اوس شہر کے لکھون یہ آگرہ ہندوستان کی اگلی شہرون سی ہی جمنا
کناری اسمین ایک پرانا قلعہ تھا میری باپ نی پہلی میری تولدسی اوسکو گرا کر نیا قلعہ
سرخ پتھر کا بنوایا کہ سیاح لوگ اوسکی مثل بیان نہین کرتی پندرہ سولہ سال مین تمام
ہوا اور اوسمین چار دروازی اور دو کھڑکیان ہین پینتیس لاکھہ روپی کہ اوسکی ایکسو
پندرہ ہزار طومان رائج ایران اور ایک کڑور پانچ لاکھہ خانی بحساب توران ہوتی ہین
اسکی تعمیر مین صرف ہوی ہین دونو طرف دریا کی اس شہر کے آبادی ہی پچھم طرف
آبادی زیادہ سات کوس کی دور مین ہی طول دو کوس اور عرض ایک کوس کا ہی
اور دریا سی پورب کی طرف کی آبادی کا دور ڈہائی کوس کا ہی طول ایک کوس
اور عرض آدہی کوس کا ہی لیکن کثرت عمارات اسقدر ہی کہ عراق اور خراسان اور
ماوراء النہر کی مانند چند شہر اسمین آباد ہووین اکثر سہ منزلہ اور چار منزلہ مکان ہین اور
مخلوق اسقدر ہی کہ راستون مین لوگ بدشواری چلتی ہین اقلیم ثانی کی آخر مین واقع
ہی پورب طرف اوسکی ولایت قنوج اور پچھم مین ناگور اور اوتر مین سنبھل اور دکہن
مین چندیری واقع ہی ہندوٗن کی کتابونمین ہی کہ ابتدا دریاء جمنا کی ایک
پہاڑ سی ہی جسکا نام کلند ہی کہ وہان آدمی بسبب کثرت سردی کی جا نہین سکتے
ہوا آگرہ کے گرم و خشک ہی طبیب کہتی ہین کہ یہ ہوا روح کو تحلیل کرتی ہی اور ضعف
لاتی ہی اکثر طبیعتون مین ناموافق ہی مگر بلغمی اور سوداوی مزاجون کو نقصان

نہین کرتی اور اسی واسطی جن جانورون کا ایسا مزاج ہی مثل ہاتہی اور بہینس کے
اس آب و ہوا مین خوش رہتی ہین پہلی سلطنت لودہی پٹہانون سی اگرہ بہت آباد تہا
اور ایک قلعہ بہی وہان تہا چنانچہ مسعود سعد سلمان نی اپنی قصیدہ مین کہ بیچ مدح محمود سیر
سلطان ابراہیم بن مسعود بن سلطان محمود غزنوی کی اوس قلعہ کے فتح مین لکہا ہے
یہ شعر ہی ٭ حصار اگرہ پیدا شد از میانہ گرد ٭ بسان کوہ بر و بارہا ہی چون کہسار ٭
جب سلطان سکندر لودہی نی گوالیار کی لینی کا ارادہ کیا تو دہلی سی کہ پایہ تخت
سلاطین دہلی کا تہا اگرہ مین آیا اور اپنا رہنا یہان مقرر کیا اور اوس دن سی اگرہ
مین آبادی بڑہی اور سلاطین دہلی کا پایہ تخت ہوا جب اللہ تعالی نی سلطنت ہند کی
اپنی عنایت اور کرم سی میری خاندان مین عنایت کی تو حضرت فردوس مکانی بابر شاہ
نی بعد شکست دینی ابراہیم شاہ بن سکندر لودہی کی اور مارہی جانی اوسکی کی اور بعد
فتح کرنی لڑائی رانا سانگا کی کہ ہندوستان کی سب راجونمین بڑا تہا جمنا کی پورب
طرف ایک اچہی زمین دیکہکر مربع باغ لگایا کہ ویسا عمدہ باغ اور کہین بیان نہین
کرتی اور نام اوسکا گل افشان رکہا اور مختصر عمارت سنگ سرخ کی وہان بنائی
اور اوس باغ کی ایک جانب مین مسجد بنوائی اور خیال تہا کہ مکانات کثیر بنواوین
مگر چونکہ عمر نے وفا نکی اسواسطی وہ آرزو ظہور مین نہ آئی اس کتاب مین جہان لفظ
صاحبقران کا لکہا جاویگا مراد اوس سے امیر تیمور گورگان ہین اور فردوس مکانی سی مراد
حضرت بابر بادشاہ اور جنت آشیانی اشارہ ہی حضرت ہمایون بادشاہ سے

اور عرش آشیانی اشارہ میری والد امجد جلال الدین محمد اکبر شاہ بادشاہ غازی
سی ہے خربوزہ اور انبہ اور باقی میوہ آگرہ اور اوسکی اطراف مین بہت ہوتی ہین اور
مجھی تمام میوی مین انبہ کی طرف کمال رغبت ہی میری والد عرش آشیانی کے
وقت سی ولایتی میوی جو ہندوستان مین نہین ہوتی یہان اکثر ملتی تھی ان مین
سی انگور کے اقسام صاحبی اور حبشی اور کشمشی یہان کی شہرون مین ہونی لگی چنانچہ
لاہور کے بازار مین درمیان فصل کے جتنا چاہین ہر قسم کی ملتی ہین اور منجملہ یہان
کی میوون کی اناناس ہی کہ فرنگیون کی شہر سے آیا ہی خوشبودار اور خوش مزہ ہی
تو آگرہ کی گل افشان باغ مین ہر سال کئی ہزار اوترتی ہین اور خوشبویون مین ہند
کی پھولون کو تمام جہان کی پھولون پر ترجیح ہی اور کئی پھول ہین کہ تمام دنیا
مین اور کہین اوکا نام ونشان نہین اول گل چنپہ کہ ایک پھول نہایت خوشبودار
اور لطیف ہی زعفران کی پھول سی مشابہ لیکن چنپہ کا رنگ زرد مائل بسفیدی ہی
درخت اوسکا بہت خوشنما اور کلان اور پر برگ وشاخ سایہ دار ہی بہار کے موسم مین
اسکا ایک درخت باغ کو معطر کرتا ہی دوسرا گل کیوڑہ خوشبو اوسکی ایسی تیز ہے
کہ مشک کی بو سی کم نہین اور رای بیل کہ بو مین سفید چمیلی ہی پتی اوسکی دو تین
طبقی آپسمین ملی ہوتی ہین اور مولسری کہ اوسکا درخت بھی بہت خوبصورت اور
سایہ دار ہی اور بو اوسکی بہت پسند دل کی ہی اور گل سیوتی کہ کیوڑی کی طرح
ہی مگر کیوڑا خار دار ہوتا ہے اور سیوتی بی خار رنگ مین مائل بزردی اور کیوڑا سفید

رنگ ان سب پہلون سی اور چنبیلی سی کہ ولایت مین یاسمن سفید کہتی ہین تیل خوشبودار تیار ہوتی ہین اور بہت سی پہول ہین کہ اونکی ذکر مین طوالت ہی اور عمدہ درختون سی یہان کی سرو صنوبر اور چنار اور سفیدآرا اور بید مولہ کہ ہرگز ہندوستان مین نہوتا تہا اب بہت ملتا ہے اور صندل کا درخت کہ جزائر مین ہوتا تہا اب باغون مین لگتا ہی آگرہ کی رہنی والی لوگ کسب ہنر اور طلب علم مین بہت کوشش رکہتی ہین اور ہر دین و مذہب کی لوگ یہان رہتی ہین

بیان اون حکمون کا جو تخت پر بیٹہکر پہلی سب کام سی تمام ملک مین جاری کیی گیی بعد جلوس کے

پہلا حکم کہ مینی صادر کیا لٹکانا زنجیر عدالت کا تہا کہ اگر عدالت والی لوگون کے انصاف مین سستی اور طرفداری دیکہین تو وہ مظلوم لوگ اُس زنجیر کو ہلا دیا کرین تا مین اوسکی آواز سی مطلع ہوکر خود اونکی فریاد سنا کرون اور صورت اوس زنجیر کی یہ ہی کہ مینی حکم دیا تا سونی کی تیس گز لنبی ایک زنجیر بناوین اور ساٹہ گہنٹی اوسمین ہون کل وزن چار من ہند کی کہ تیس من عراقی ہوتی ہین ایک سرا اوسکا کنگورہ مین قلعہ کی شاہ برج سی باندہ دو اور سرا سر دریا کی کنارہ پہتر کا ستون کہڑا کرکے باندہ دیا اور سوا اسکی بارہ حکم فرمای کہ تمام ملک محروسہ مین اونپر عمل ہو اور ہر عامل اوسکو اپنا دستور العمل مقرر کری حکم اول پہلی ممانعت کی مینی کہ محصول رستون مین اور دریاؤن پر کسی چیز کا نہ لیا جاوی اور چنگی اور باقی کل سمین جو جاگیر دارون نی

ہر صوبہ مین اپنی فائدون کو مقرر کی ہین ایک تخت موقوف کی جاوین حکم دوم یہہ
کہ جن راہون مین چوری اور ڈاکا پڑتا ہو اور وہ جگہہ آبادی سی دور ہو تو اوسکی اطراف کی جاگیردار
اوس میدان اور جنگل مین سرای اور مسجد اور چاہ بنواوین کہ باعث آبادی کا ہو اور وہان لوگ
رہا کرین اور اگر ایسا مقام پرگنہ خالصہ مین ہو تو عامل وہانکا یہہ کام کری اور رستون مین
سوداگرون کی مالونکو اونکی بی رضامندی اور اجازت کی نہ کہولا کرین حکم سوم یہہ
کہ تمام ملک محروسہ مین مسلمان یا ہندو جو کوئی مر جاوی تو اوسکا مال و اسباب اوسکی
وارثون کو دی دیا کرین اور کوئی سرکاری آدمی اوسمین کچھہ دخل نہ دیا کری اور اگر اوس
متوفی کا کوئی وارث نہو تو واسطی حفاظت اور ضبطی اوس مال کی سرکار کی طرف سی عامل
مشرف اور تحویلدار علیحدہ مقرر کری کہ اوس مال کو جمع کر کے مصارف شرعی مین مثل
بنا مسجد اور سرای اور پل اور تالاب اور چاہون مین صرف کیا جاوی نہ سرکار کے
کامون مین حکم چہارم یہہ کہ شراب اور دُربہہ اور تمام نشہ کی چیزین جو شریعت
مین منع ہین کوئی بناوی اور نہ بیچنی پاوی اور باوجودیکہ مین خود شراب پیتا ہون اور
اٹھارہ برس کی عمر سی اب تک کہ اٹھہ اور تیس سال کا ہون اوسکو کبھی ترک نکیا اور اول
مینی بباعث حرص کی کبھی کبھی بیس پیالہ تک دو آتشہ عرق نوش کیا ہی لیکن جب
مجھہ مین اوسکا اثر تمام و کمال ہوا تو مینی اوسکو کم کرنا شروع کیا سات برس کی عرصہ مین
پانچ چھہ پیالی تک آیا اور پہلی وقت بہی مختلف تہی کبھی رات کبھی دن کبھی صبح کبھی شام
آخر کو وقت شب کا مقرر کیا کہ دن کو کاروبار سلطنت مین خرابی نہو اور اب بالکل چہوڑ دے

ہی فقط ہضم طعام کی واسطی پیتا ہون اور روادار اس بات کا نہین کہ اور کوئی بیچے
یا بیچی حکم پنجم یہہ کہ کسی شخص کی گہر کو نزولی نکرین اور سرکاری نہ بناوین
کہ مخلوق کو بی گہر اور بی در کی کرنا بہتر نہین حکم ششم یہہ کہ منع کر دیا مینی کہ کوئی
شخص کسیکی ناک اور کان کسی گناہ مین نہ کاٹا کری اور خود مینی بہی اللہ تعالی سی نذر کی
ہی کہ کسی کو یہ سیاست نکرونگا کیسا ہی گناہ کری بلکہ اور تعزیر اوسپر موافق شریعت کے
جاری کرونگا حکم ہفتم یہ کہ حکم کیا مینی کہ کوئی عامل خالصہ یا جاگیردار زمین رعایا
کی زور وظلم سی نہ لے اور اوسکو چہوڑ اکر آپ نہ بونی پاوی حکم ہشتم یہہ کہ حکم
دیا مینی کہ عامل خالصہ یا جاگیردار جہان کہین ہون بی اجازت بادشاہی آپسمین نسبت
اور قرابت نکیا کرین حکم نہم یہہ کہ بڑی بڑی شہرون مین شفاخانی بنوائی
جاوین اور طبیب بیمارون کے علاج کو مقرر ہون اور جو کچہہ خرچ اونکی نوکری اور دوا
اور خوراک مین صرف ہو سب سرکاری خاصلات سی ملا کری رعایا سی نہ تحصیل کیا جاوی
کہ اوسکی برکت خاص واسطی میری ہو اور رعایا تکلیف سی بچی حکم دہم یہہ کہ موافق
طریقہ میری باپ کی ہر برس ربیع الاول کی اٹہاروین تاریخ کو کہ میری ولادت کا دن ہی
بعد ہر سال کی ایک دن قرار دیکر تمام عملداری مین ان دنون بہیڑ جانور ذبح نہوا کرین اور
ہر ہفتہ مین بہی دو دن منع کیا ایک جمعرات کہ روز میری تخت نشینی کا ہی اور ایک اتوار کہ
میری باپ کی پیدایش کا دن ہی حکم یازدہم یہہ بطریق عموم مینی حکم کیا
کہ عہدی اور جاگیرین میری باپ کی دی ہوئین اور تمام نوکر برقرار ہین اور بعد اسکی

یعنی جسکو جاہا بقدر حال اور موافق رتبہ منصب اور جاگیرین زیادہ کین اور اضافہ دس بارہ
ہزاری سی لیکر تیس چالیس ہزاری تک عنایت کیی اور روزینہ اور چندی احدیون کی دس
سی پندرہ تک اور ماہانہ کل شاگرد پیشہ کا دس بارہ تک معین فرمایا اور چندی واسطی
بیگمات اور والدی حرمون کی موافق اون کی حال کی رکہا اور جسکو حاجت زیادہ دیکھے
اوسکا اضافہ کیا اور روزینہ علما اور فقرا کا کہ لشکر دعا کا ہی تمام ملک مین موافق اونکی
اسنادون کی بحال رکہا اور میر صدر جہان کو کہ سید صحیح النسب سی ہند کی ہی اور میری
باپ کی وقت مین عہدہ صدارت کا کرتی تہی اونکو مقرر کیا یعنی کہ ہر روز ارباب استحقاق اور
اہل حاجات کی تحقیق کیا کرین اور خو ملاحظہ کرین کہ جسپر تکلیف ہو بادشاہی مال سی اوسکی
مدد کیجاوی حکم **دوازدہم** یہہ کہ بعد تخت نشینی کی جو قیدی قلعون اور
جہلخانون مین بہت دنون سی قید تہی اونکو مینی رہا کر دیا اور ساعت نیک مین مینی
حکم کیا کہ سکہ میری نام کا جاری کرین اور پہلی اشرفی پر سکہ جاری کیا اور سونا چاندی
مختلف وزنون کی لیکر سکہ سی مزین کین اور ہر ایک کا جدا نام رکہا چنانچہ سو تولہ کی مہر کا نام
نور شاہی اور پچاس تولہ والی کا نور سلطانی اور بیس تولہ والی کا نور دولت اور دس
تولہ والی کا نور کرم اور پانچ تولہ والی کا نور مہر اور ایک تولہ والی کا نور جہانی اور چہہ ماشہ
والی کا نورانی اور تین ماشہ والی کا رواجی نام مقرر فرمایا یہ اقسام اشرفیون کی تہی
اور چاندی کے اقسام سی جن پر سکہ لگا تو سو تولہ والی کا کوکب سعد اور پچاس تولہ والے
کا کوکب اقبال اور بیس تولہ والی کا کوکب مراد اور دس تولہ والی کا کوکب بخت

اور پانچ تولہ والی کا کوکب سعد اور ایک تولہ والی کا جہانگیری اور چھ ماشہ والی کا سلطانی
اور تین ماشہ والی کا نثاری اور تولہ کی دسوین حصہ والی کا خیر قبول نام رکھا اور پیسی بھی
تانبی کی اسی حساب سی سکہ لگائی گئی کہ ہر ایک کو نئی نام سی مشہور کیا اور سو تولہ اور پچاس تولہ
اور بیس تولہ اور دس تولہ والی اشرفی پر یہ ابیات آصف خان کو فرمایا کہ کندہ کرادی اور
دوسری طرف دوسری بیت کہ جس سی تاریخ سکہ کی نکلی ہے ۵ بخط نور بر زر کلک تقدیر
رقم زد شاہ نور الدین جہانگیر ❊ اور درمیان دو نون مصرعون کی کلمہ تحریر کیا اور دوسری
طرف شعر تاریخی یہ تہا ۵ شد چو خور زین سکہ نورانی جہان ❊ آفتاب مملکت تاریخ آن
اور درمیان ان دو نون مصرعون کی ضرب مقام اور سنہ ہجری اور سنہ جلوس لکہوایا اور
سکہ نور جہانی کا کہ بجای اشرفی معمولی کی مروج ہی اوسپر امیر الامرا کا یہ شعر لکہوایا ۵
روی زر را ساخت نورانی برنگ مہر و ماہ ❊ شاہ نور الدین جہانگیر ابن اکبر بادشاہ ❊
کہ ایک ایک مصرعہ اس شعر کا ایک ایک جانب کندہ ہوا اور قید ضرب مقام اور سنہ ہجری
اور سنہ جلوس درج کیا گیا اور جہانگیری بہی کہ روپیہ کی جگہہ مروج ہی مانند نور جہانی کے
مسکوک ہوا اور مراد تولہ سی اڑہائی مثقال معمول ایران اور توران کی ہی اور جتنی تاریخین
میری جلوس کی مورخون نی کہی ہین مینی اون سب کا لکھنا مناسب نجانا یہی ایک تاریخ
مکتوب خان داروغہ کتب خانہ اور نقاش خانہ کی کہ میری بندگان قدیم سی ہین کہی ہوئی
یہان لکھتا ہون ۵ صاحبقران ثانی شاہنشہ جہانگیر ❊ با عدل و داد بنشست بر تخت
کامرانی ❊ اقبال و بخت و دولت فتح و شکوہ و نصرت ❊ پیشش کمر بخدمت بستہ بشادمانی ❊

سال جلوس شاہی تاریخ شد چو بنہاد ✤ اقبال سر بپای صاحبقران ثانی ✤ اور مینی
فرزند خسرو کو ایک لاکہہ روپیہ مرحمت کیی کہ باہر قلعہ کی منعم خان خانخانان کی مکان کو
اپنی واسطی درست کرلی اور حکومت اور افسری ملک پنجاب کی سعید خان کو کہ امرای معتبر اور
میری باپ کی نسبت والون مین سی ہی عنایت کی اصل اوسکی مغل ہی اوسکی بزرگوارون
نی میری بزرگون کی خدمت کی ہی اور اوسکی رخصت کے وقت جب مینی سنا کہ اوسکی خواجہ سرا
ظالم ہین اور مسکین اور غریبون کو ستاتی ہین تو مینی کہلا بہیجا کہ میری عدل مین کسیکی رعایت
نہین اور میری انصاف کی ترازو مین سب چہوٹی بڑی برابر ہین اگر اب تمہاری لوگونسی
کسی پر ظلم و زیادتی ہوگی تو مین واجبی سزا دونگا ہرگز انصاف مین رعایت نکیجاویگی اور
شیخ فرید بخاری کو کہ میر بخشی میری باپ کا تہا خلعت اور شمشیر مرصع اور دوات و قلم
مرصع عنایت کرکی اوسی خدمت پر بحال رکہا اور واسطی اوسکی عزت بڑہانی کی کہا مینی
کہ تجکو صاحب سیف و قلم جانتا ہون اور مقیم کو کہ آخر عہد مین میری باپ نی وزیر خانی کا
خطاب دیا تہا اور وزارت سلطنت کی عنایت کی تہی اوسی خطاب اور منصب اور خدمت
پر ممتاز رکہا اور خواجہ فتح اللہ کو بہی خلعت دیکر بدستور سابق بخشی رکہا اور عبد الرزاق ✤
معموری کو بہی باوجودیکہ بی سبب شہزادگی کی ایام مین میر بخشی تہا اور بی رخصت
بہاگکر میری باپ کی پاس چلا گیا تہا اوسکی تقصیرون پر خیال نکیا اور عہدہ آتش بیگی کا
کہ میری باپ سی پایا تہا اوسی عہدہ پر سرفراز رکہا اور دوسری عہدی والون کو
اندر اور باہر کے اپنی باپ کی موافق عہدون پر بحال رکہا اور شریف خان کو کہ لڑکپن سے

میری ساتھہ پڑھاتہا اور شہزادگی مین اوسکو خانی کا خطاب دیاتہا اور جب الہ اباد سے
مین اپنی والد بزرگوار کی خدمت فیضدرجت مین آتاتہا تو اوسکو راہ مین نقارہ اور تومان
اور توغ عنایت کرکے منصب دوہزاری اور پانصدی سی سرفراز اور صوبہ بہار کا حاکم کرکے
اودہر روانہ کیاتہا بعد پندرہ دن کی میری جلوس سی چوتہی رجب کو جب خدمت مین آیا تو
اوسکی آنی سی مجکو کمال خوشی ہوئی کہ اوسکی حسن خدمت کی سبب سی مین اوسکو بجاے
فرزند کی جانتاہون اور یار و مصاحب سمجہتاہون چونکہ اوسکی عقل و اخلاص اور کاردانی پر
مجکو اعتماد کلی تہا اسواسطی اوسکو وکیل اور وزیر اعظم کرکی خطاب امیرالامرا کہ نوکرون
مین کسیکا خطاب اوس سی زیادہ نہین تہا دیا اور ساتہہ منصب پنجہزاری ذات اور سوار
کی عزت بخشی ہرچند وہ لایق اس بات کی تہا کہ منصب اوسکا اس سی زیادہ ہو لیکن جب
اوسنی عرض کی کہ جب تک مجہسی کوئی کام عمدہ نہ بن آوی اس سی زیادہ نہین چاہتاہون
اسواسطی اسیقدر مقرر رہا اور جو اخلاص میری باپ کی نوکرون کا بخوبی معلوم نہوا تہا
اور بجہت اپنی بعضی تقصیرون کی کہ خلاف مرضی خدا اور لوگون کی اون سی صادر
ہوئین تہین شرمندہ اور خجلت زدہ تہی باوجودیکہ جلوس کی دن سب کی تقصیرین
مینی معاف کرکی اپنی دلمین اقرار کیاتہا کہ گذری باتون کا لوگون سی خیال نکرون
لیکن بباعث وہم شرارت کہ ان لوگون سی مجکو تہا اسواسطی امیرالامرا کو انکی طرف سی
نگہبان اور محافظ اپنا مقرر کیا اگرچہ حافظ اور نگہبان سبکا خصوصًا بادشاہونکا کہ باعث
آرام جہان کی ہین حقیقت مین اللہ تعالی سبحانہ ہی اور اوسکی باپ خواجہ عبدالصمد کو

کہ فن تصویر مین بی مثل ہی ہمایون بادشاہ بی اسکو خطاب شیرین قلم کا دیکر اپنی دربار
مین حکم بیٹھنی کا دیا تہا شیراز کی شرفا سی ہی اور میری باپ بہی اوسکی خدمت کی جہت
سی عزت اور حرمت بہت کرتی تہی اور راجہ مانسنگہ میری باپ کی عمدہ اور معتبر امیرون
سی ہی اور اس خاندان سی اوسکو کئی نسبتین ثابت تھین چنانچہ اوسکی پہوپی میرے
والد کی گہر مین تہی اور اوسکی بہن سی مینی نکاح کیا ہی کہ خسرو اور اوسکی بہن سلطان النسا بیگم
بڑا بیٹا میرا اوسی سی پیدا ہوا ہی تو اوسکو بدستور سابق حاکم صوبہ بنگالہ کا کیا باوجودیکہ وہ اپنی
بعضی باتون سی گمان اس عنایت کا نرکہتا تہا خلعت چارقب اور شمشیر مرصع اور خاصہ
گہوڑا دیکر سرفراز کیا اور بنگالہ کیطرف کہ جگہہ پچاس ہزار سوار کی ہی روانہ کیا اوسکا باپ
راجہ بہگوانداس اور دادا راجہ بہارامل اوسنی پہلی سب کچھواہہ راجپوتون مین میری باپ
کی متابعت اور شرف بندگی حاصل کی ہی راستی اور اخلاص اور شجاعت مین تمام اپنی
قوم سی زیادہ ہی اور بعد میری جلوس کی جب سب امرا اپنی جماعتون سی میری درگاہ
پر حاضر ہوی تو دل مین آیا کہ اس لشکر کو اپنی فرزند پرویز کی ہمراہ جہاد کی نیت سی
رانا کی لڑائی کو بہیجون کہ ولایت ہندوستان مین سرکش اور باقی تہا اور میری باپ کی
وقت مین کئی بار اوسپر فوج کشی کی گئی لیکن سزا واقعی اوسکی نہوئی اس خیال سے
نیک ساعت مین فرزند پرویز کو خلعت فاخرہ اور خنجر و شمشیر مرصع اور تسبیح مروارید کہ بہتر لعلون
سی بنی تہی قیمتی تہتر ہزار روپیہ کی اور گہوڑی عراقی اور ترکی اور نامی ہاتی دیکر اوس
طرف رخصت کیا اور بیس ہزار سوار جرار ہمراہ عمدہ امرا اور سرداروں کی اس خدمت پر

مقرر کیی اول آصف خان کو کہ میری باپ کا مقرب مصاحب تہا اور مدت تک بخشی گری بہی
کی تہی اور پہر مستقل دیوان ہوا تہا سو مینی اوسکا درجہ بڑہا کر مرتبہ وزارت بخشا اور ڈہائی
ہزاری بڑہا کر منصب پنجہزاری دیکر اوسکو شہزادۂ پرویز کا اتالیق کیا اور خلعت اور شمشیر مرصع
اور گہوڑی اور ہاتی سی سربلند فرمایا اور سب چہوٹی بڑی منصب دارون کو حکم کیا کہ کوئی
کام بی صلاح اور مشورہ اوسکی نکیا کرین اور عبد الرزاق معموری کو بخشی اور مختار بیگ
عموی آصف خان کو دیوان پرویز کا کیا اور راجہ جگناتہہ پسر راجہ بہارامل کو کہ منصب
پنجہزاری رکہتا تہا خلعت اور شمشیر مرصع عنایت کی اور راناشنکر کو کہ چچازاد بہائی رانا کا ہے
اور میری باپ نی اسکو رانائی کا خطاب دیا تہا اور چاہا تہا کہ ہمراہ شہزادہ خسرو کی
رانا کی لڑائی پر روانہ کرین لیکن اونہین دنون انتقال فرمایا سو مینی اوسکو خلعت اور
تلوار مرصع دیکر ہمراہ کیا اور مادہوسنگہ کو کہ بہتیجا مانسنگہ کا ہی اور راولسال درباری کو
کہ یہ دونون حاضر باش دربار کے ہین اور سیکہاوتی راجپوتون مین میری باپ کی
معتمد اور سہ ہزاری منصب والی تہی نشان دیکر ہمراہ کیا اور شیخ رکن الدین افغان کو کہ
مین شہزادگی مین اوسکو شیر خان کہتا تہا پانصدی سی منصب سہ ہزاری اور پانصدی
کا بڑہا کر امتیاز زیادہ کیا اور یہ شیر خان مصاحب بڑا دانا ہی اور اوزبک کی نوکری مین ایک
ہاتہہ اوسکا زخم شمشیر سی جدا ہو گیا تہا اور شیخ عبد الرحمن پسر شیخ علامی ابو الفضل
اور مہا سنگہ نواسہ راجہ مانسنگہ اور زاہد خان پسر صادق خان اور وزیر جمیل اور قرا خان
ترکمان کہ ہر ایک انہین کا دو ہزاری منصب رکہتا تہا مینی انکو خلعت اور گہوڑی دیکر روانہ

کیا اور منوہر کہ قوم کچھواھہ مین سیکہاوت ہی اور میری باپ لڑکین مین اوسپر بہت
عنایت کرتی تہی اور فارسی زبان سکہائی تہی کہ بسبب لیاقت کی اوس قوم کا نہین معلوم ہوتا
اور یہ فارسی شعر اوسکا ہی ع غرض ز خلقت سایہ ہمین بود کسی ۔ سوز حضرت خورشید پای
خود نہ نہد ۔ اوسکو بہی اس لشکر مین روانہ کیا اگر تفصیل سب منصب داروں اور نوکرون کے
بیان ہو تو ذکر دراز ہو گا اور بہت امرا اور خان زادی اور راجپوت اس کام مین آپ درخواست
دیکر ہمراہ گئی اور ایکہزار احدی یعنی یکی بہی مینی ہمراہ کئی غرضکہ ایک ایسی فوج آراستہ ہوئی
کہ اگر توفیق الہی اونکی شامل حال ہو تو ہر ایک زور آور بادشاہ سی لڑسکتی ہین اور جو ایام
شہزادگی مین بنظر احتیاط اپنی مہر امیر الامرا کو سپرد کی تہی اور جب وہ صوبہ بہار کو رخصت
ہوا تو وہ مہر شہزادہ پرویز کو عنایت کی اب کہ پرویز کو رانا کی لڑائی پر بہیجا تو پہر وہ حسب قدیم
امیر الامرا کو دی گئی یہ پرویز زین خان کوکہ کی دختر سعادت اختر سی کہ نسب مین مقابل مرزا
عزیز کوکہ کا ہی میری باپ کی چونتیسوین سال جلوس کی کابل مین دو برس دو مہینی بعد
ولادت خسرو سی پیدا ہوا ہی اور بعد میری کئی اولاد کی کرمسی بیگم سی کہ قوم راٹہور کی ہی
ایک دختر بہار بانو بیگم پیدا ہوئی اور جگت گسائین دختر راجہ موتہہ سی سلطان خرم
چہتیسوین سال جلوس میری باپ کی مطابق سنہ نوسو ننانوی ہجری کی لاہور مین متولد ہوے
اور روز بروز ترقی ہوتی گئی سب اولاد مین اوسنی میری والد کی خدمت بہت کی ہی
اور وہ خرم سی اسقدر خوشنود تہی کہ بارہا مجہسی سفارش فرمایا کرتی اور فرماتی کہ اسکو تیری
اولاد سی کچہ نسبت نہین یہ میرا فرزند حقیقی ہی اور بعد اسکی کہ چند اولادنی میرے

تر کہین مین وفات پائی تو ایک مہینی مین خواصون سی دو لڑکی پیدا ہوی ایک کا مینی جہاندار
اور دوسری کا شہریار نام رکہا اور انہین دنون عرضداشت سعید خان کی واسطی
رخصت مرزا غازی کی کہ ملک ٹہٹہ کی امیرزادونسی ہی آئی مینی حکم دیا کہ جو میری والدی اوکی
بہن کو فرزند خسرو کی واسطی نامزد کیا ہی تو انشاء اللہ تعالی بعد فراغت کی اوس شادی سی
رخصت دی جاویگی اور مینی جلوس سی ایک سال پہلی دلمین اقرار کیا تہا کہ جمعہ کی رات کو
شراب نہ پیونگا اللہ تعالی سی امیدوار ہون کہ ہمیشہ مجکو اس ارادہ پر قایم اور ثابت رکہی اور مین
ہزار روپی مینی مرزا محمد رضائی سبزواری کو دیئی کہ دہلی کی فقرا اور مساکین پر تقسیم کر دی
اور وزارت آدہی ممالک محروسہ کی خان بیگ کو کہ ایام شہزادگی مین مینی اوسکو
خطاب وزیر الملکی سی سرفراز کیا تہا اور آدہی کی وزیر خان کو عنایت کی اور شیخ فرید
بخاری کو کہ چار ہزاری تہا پنجہزاری کیا اور رامداس کچہواہہ کو کہ پروردہ عنایت
میری باپ کا دو ہزاری منصب والا تہا منصب سہ ہزاری سی معزز کیا اور میرزا رستم
پسر میرزا سلطان حسین کو کہ پوتا شاہ اسمعیل حاکم قندہار کا ہی اور عبد الرحمن خانخانان
ولد بیرم خان اور اوسکی دونو بیٹی ایرج اور داراب اور باقی امرا متعینہ دکن کو خلعت
بہیجی اور برخوردار پسر عبد الرحمن مؤید بیگ کو کہ بی طلب حاضر درگاہ ہوا تہا حکم دیا کہ پہر اپنی
جاگیر کی طرف لوٹ جاوی ؎ از ادب دور ست رفتن بی طلب در بزم شاہ ٭
ورنہ پای شوق را مانع در و دیوار نیست ٭ ترجمہ ؎ ہی ادب سی دور جانا بی طلب دربار
مین ٭ ورنہ پای شوق کو مانع نہین دیوار و در ٭ بعد ایک مہینی کے جلوس مبارک سی

لالہ بیگ تہی کہ ایام شہزادگی مین مینی اوسکو خطاب باز بہادری کا دیا تہا سعادت ملازمت
کی حاصل کی ڈیڑہ ہزاری سی اوسکو منصب چار ہزاری عنایت کر کی ساتہہ حکومت صوبہ بہار کے
سرفراز کیا اور بیس ہزار روپیہ عنایت کیی یہ باز بہادر ہماری سلسلہ کی خاص بندون مین
ہی اوسکا باپ نظام حضرت ہمایون شاہ کا کتاب دار تہا اور کیشو داس مار وکہ میرتہہ
کی راجپوتون مین سی ہی اور اخلاص اور نیاز مین اور ونسی زیادہ ہی منصب ڈیڑہ ہزاری مع
اصل و اضافہ دیکر ممتاز کیا علما اور مشایخ اسلام کو حکم دیا کہ اسما مفردہ الہیہ کو تلاش کر کے
جمع کرین تا اوسکی حفظ کی آسان ہون اور مین اپنا ورد مقرر کرون اور جمعہ کی راتون کو مینی
علما اور سادات اور مشایخ کی ساتہہ مجلس مقرر کی اور قلیچ خان کو کہ میری باپ کی قدیمون
سی تہا حکومت صوبہ گجرات کی دیکر روانہ کیا اور ایک لاکہہ روپئی بطریق مدد خرچ اوسکو
عنایت کیی اور میران صدر جہان کو کہ مین جب لڑکین مین شیخ عبد الغنی سی چہل حدیث
پڑہتا تہا اور اونکو بجای خلیفہ اپنا سمجہتا تہا چونکہ اتبک نیاز و اخلاص مین ثابت رہے
تو منصب اونکا دو ہزاری سی چار ہزاری مقرر کیا میری والد کی بیماری مین کہ مین شہزادہ
تہا اور ارکان دولت کی صلاح بدل گیی تہی اور چاہتی تہی کہ خرابی برپا کرین اسنی محبی
وفاداری اور جان سپاری مین کچہہ قصور نکیا اور غیاث بیگ کہ بہت دنون میرے
باپ کا دیوان توشہ خانہ کا تہا اور منصب ہفت صدی رکہتا تہا بجای وزیر خان کے
وزیر آدہی ممالک محروسہ کا مقرر کیا اور ساتہہ خطاب اعتماد الدولہ اور منصب ڈیڑہ ہزاری سے
سرفراز کیا اور وزیر خان کو صوبہ بنگالہ کا دیوان فرمایا اور راجہ بکرماجیت کو کہ ہندوستان

کی معتبر راجون سی ہی اور رصد نجوم کہ ہند مین اوسنی بنائی ہی خطاب دیگر میر آتش اپنا بنایا
یعنی افسری توپخانہ کی عنایت کی اور حکم کیا مینی کہ ہمیشہ توپخانہ مین ہمرکاب پچاس ہزار توپچی
اور تین ہزار توپ عمدہ آراستہ تیار رہین یہ بکرماجیت کہتری ہی میری باپ کی خدمت
مین فیلخانہ کی مشرفی سی خدمت دیوانی اور مرتبہ امرائی کو پہنچا تہا فن سپاہگری اور تدبیر
جنگ خوب جانتا ہی بیرم پسر خان اعظم کو کہ دو ہزاری تہا منصب پانصدی اور اضافہ کیا
اور جو میری دلمین یہ بات تہی کہ اکثر ملازم میری اور میری باپ کی اپنی مطالب سی کامیاب
ہون اسواسطی مینی بخشیون کو حکم کیا کہ جو شخص اپنی وطن مین جاگیر طلب کری مجہسی عرض
کرو تا مطابق تورہ اور قانون چنگیزی کی وہ زمین بموجب آل تمغا کی اوسکی جاگیر مین
عنایت کی جاوی اور پہر وہ شخص تغیر اور تبدل سی بی خوف رہی میری باپ دادا
جسکو جاگیر بطریق ملکیت عنایت فرماتی تہی تو فرمان اوسکی سند کا مہر آل تمغا کی کہ عبارت
شنجرفی مہر سی ہی مزین کیا کرتی تہی مینی حکم کیا کہ جس جگہہ کاغذ پر مہر لگاوین اوسکو
طلاپوش کر کی وہ مہر لگایا کرین اور اب اوسکا نام تمغا رکہا اور میرزا سلطان پسر میرزا
شاہرخ کو کہ نبیرہ میرزا سلیمان کا ہی اولاد میرزا سلطان ابوسعید سی اور بہت دنون
حاکم بدخشان تہا چونکہ اپنی بہایون سی بہتر ہی اور اپنی باپ سی مینی اوسکو مانگ لیا تہا
اور میری خدمت مین بڑہا ہی اور بجای اپنی فرزندون کی اوسکو گنتا ہون منصب
ہزاری سی سرفراز کیا اور بہاؤسنگہہ پسر راجہ مان سنگہہ کو کہ اوسکی سب اولاد مین زیادہ
قابل ہی ڈیڑہ ہزاری منصب مع اصل و اضافہ عنایت کیا اور زمانہ بیگ پسر غیور بیگ

کابلی لوکہ لڑکپن سی خدمت میری دربارکی کرتاہی اورشہزادگی سی اوسکو مرتبہ احدی سی بڑہاکر یا نصدی تک پہنچاہی خطاب مہابت خانی کا دیکر ڈیڑہزاری منصب والا کیا اورشاگرد پیشہ کی بخشی گری اوسکو عنایت کی راجہ نرسنگہ دیو قوم بندیلہ نی کہ میرا پرورش یافتہ ہی اور شجاعت اور نیک ذاتی اور سادہ دلی مین اپنی لوگونمین امتیاز رکہتاہی سہ ہزاری کا منصب پایا اور باعث اوسکی ترقی اور رعایت کا یہ ہوا کہ آخر عہد مین میری باپ کی شیخ ابوالفضل کہ شیخ زادون مین ہندوستان کی فضل ودانائی مین ممتاز تہا اور اخلاص ووفامندی اپنی نظر مبارک مین میری باپ کی خوب طرح ثابت کی تہی جب حسب طلب میری والد کی دکن سی آنی لگا اور دل اوسکا مجہسی صاف نہوا تہا اور ظاہر وباطن میری طرفسی باتین لگاتا تہا اون دنون فتنہ انگیزون کی باعث خاطر میری باپ کی مجہسی رنجیدہ تہی تو یقین ہوا کہ اگر یہ خدمت مین پہنچا تو سبب زیادتی کدورت خاطر کا ہوگا اور مجکو حضوری خدمت سی منع کریگا چونکہ عملداری اس نرسنگہ دیو کی اوسکی سرراہ تہی اور درگاہ معلی سی اون دنون پہرا ہوا تہا سو اوسکو مینی کہلا بہیجا کہ اگر راہ گہیرکر اوسکو قتل کری تو مجہسی بہتر رعایتین دیکہیگا تقدیر سی جب ابوالفضل اوسکی ملک مین پہنچا تو اوسکو گہیرکر عالم تنہائی مین کہ سپاہ ہمراہ بہیجی تہی اوسکو قتل کیا اور اوسکا سر آلہ آباد مین میری پاس بہیجا اگرچہ یہ سبب موجب ناراضی میری باپ کا ہوا لیکن بعد حاضر ہونی میری کی رفتہ رفتہ وہ کدورت ورنج جاتا رہا اور میر ضیاء الدین قزوینی کہ شہزادگی سی میرا دولت خواہ اور بہتر

خدمت گذاری ایک ہزاری منصب بخشا اور داروغہ اصطبل کو حکم دیا کہ ہر روز تین گھوڑی
طویلہ شاہی سے ملاحظہ مین واسطی بخشش اور انعام کی حاضر کیا کری اور میرزا علی اکبر شاہی
کوکہ جوانان قرار دادہ اوس دیلی سی ہی چار ہزاری منصب دیکر سرکار سنبھل اوسکی جاگیر
مین عنایت کیا ایک دن کسی تقریب مین محبت امیر الامرانی یہ بات کہی اور مجکو بہت
خوش آئی کہ دیانت وہی دیانتی کچہہ خاص نقد و جنس مین نہین بلکہ ظاہر کرنا اوس بات کا
جو دوستون مین نہو اور چہپانا اوس وصف کا کہ بیگانون مین ہو یہ بہی بی دیانتی
اور برائی ہی بیشک کہ سچ بات یہ ہی کہ بادشاہون کی مصاحبون کو آشنائی اور بیگانگی
کا خیال نہو اور حال و وصف ہر کسی کا جیسا ہو ویسا ہی عرض کیا کرین اور مینی اپنی
فرزند پرویز کو رخصت کی وقت کہا تہا کہ اگر رانا خود مع اپنی بڑی بیٹی کی کہ کرن نام ہے
تمہاری خدمت مین آوی اور اطاعت اور فرمان برداری قبول کری تو اوسکی
ملک سی کچہہ تعرض نکرنا اور غرض میری اس بات سی دو کام تہی ایک یہ جو ہمیشہ تسخیر
ولایت ماوراء النہر کی منظور میری باپ کو تہی اور جب ارادہ فرمایا تو کوئی مانع درپیش
آیا تو اگر اب کی یہ مہم کسی صورت پر قرار پکڑی اور یہ خدشہ دلسی دور ہو تو پرویز کو بجای
اپنی ہندوستان مین چہوڑ کر ساتہہ توفیق الہی کی روانہ اوس ملک موروثی کا
ہون خاص کر ان دنون کہ کوئی حاکم مستقل وہان نہین ہی باقی خان لی بہی کہ
بعد عبد اللہ خان اور عبد المومن خان کی کچہہ استقلال حکومت پایا تہا مر گیا اور
ولی محمد خان اوسکی بہائی نی ابہی تک وہان زور نہین پایا ہی تو فتح

وہان کی بسہولت ہو دوسرا مطلب یہ کہ سرانجام دکن کی لڑائی کا کہ میری والد کی روبرو
تہوڑا اسا اوس ملک کا قبضہ مین آیا تہا تو اللہ تعالی کی عنایت سی اوس ملک کو بہی قبضہ
تصرف مین لاؤن امید اللہ تعالی کی کرم سی یہ ہی کہ یہ دونو مرادین میری حاصل
ہون ے ساتون اقلیمین اگر لی بادشاہ * تو بہی یہ سوچی کہ اقلیم اور لون * اور میرزا
شاہ رخ نبیرۂ میرزا سلیمان حاکم بدخشان کو کہ قرابت قریبہ اس سلسلہ سی رکہتا ہی
اور میری باپ کی خدمت مین منصب پنجہزاری اوسکا تہا سو مینی اوسکو منصب ہفت
ہزاری کا بخشا اور یہ میرزا بہت آزاد وضع سادہ مزاج ہی میری باپ اوسکو بہت
عزیز رکہتی تہی اور جب اپنی فرزندون کو بیٹہنی کا حکم فرماتی تو اوسکو بہی اس
عنایت سی سربلند کرتی باوجود فتنہ انگیزی بدخشانیون کی میرزا اونکی فریبون مین نہ
آیا اور ایسا کام کہ جس سی میری والد ناراض ہون اوس سی صادر نہوا صوبہ مالوہ کہ
میری باپ نی اوسکو دیا تہا مینی بہی اوسیطرح برقرار رکہا اور خواجہ عبد اللہ کو کہ سلسلۂ
نقشبندیہ سی ہی اور پہلی یکون مین نوکر تہا اور رفتہ رفتہ ایک ہزاری منصب کو پہنچا
اور ہو جب میری پاس سی میری باپ کی خدمت مین چلا گیا تہا ہر چند مین اپنی
سعادت جانتا تہا کہ میری نوکر اونکی خدمت مین رہین لیکن چونکہ بی اجازت اور
بی رخصت میری اوسنی یہ کام کیا تہا اس باعث سی کچہہ میرا دل اوس سے
ناراض تہا اور باوجود اس بات کی منصب اور اوسکی جاگیر کو جو میری باپ نے
دی تہی مینی برقرار رکہی لیکن سچ یہ ہی کہ وہ جوان مردانہ کارگذار ہی اگر یہ تقصیر

اوس سی تهوڑی تو بی عیب تها اور ابو النبی اوزبک کہ رہنی والا ماوراء النہر کا ہی اور
عبد المومن خان کی وقت مین حاکم مشہد مقدس تها مینی اوسکو منصب ڈیڑہ ہزاری بخشا
اور شیخ حسن کہ شیخ بہا کا بیٹا ہی اور لڑکپن سی آجتک میری خدمت مین رہا ہی اور
شہزادگی مین مینی اوسکو مقربخان کا خطاب دیا تها کام مین بہت چست و چالاک ہی اور
شکار مین دور تک میری ساتہہ پیادہ دوڑا ہی تیر و بندوق خوب لگاتا ہی اور فن جراحی
مین نامی ہی اور اوسکی بزرگ بهی یہ کام خوب جانتی تهی بعد جلوس کے بسبب کمال اعتماد
کی کہ مجکو اوسپر تها واسطی لانی فرزندان اور متعلقان برادر دانیال کی مینی اوسکو
برہان پور کی طرف بهیجا اور خانخانان کو باتین نشیب و فراز اور نصائح سودمند اوسکی
زبانی کہلا بهیجین اور اس مقرب خان نی یہ خدمت جیسی چاہیی تهوڑی دنون مین
پوری کی اور جو شکوک خانخانان اور وہانکی امرا کی دلو مین تهی اوسنی نکال دیی اور
میری بهائی کی متعلقات کو مع اموال و اسباب خوب حفاظت سی لاہور مین میری
پاس پہنچایا اور نقیب خان کو کہ سادات قزوین سی ہی اور نام اوسکا غیاث الدین ہے
ڈیڑہ ہزاری منصب عنایت کیا میری باپ نی اوسکو نقیب خانی کا خطاب دیا تها
اور اونکی پاس اوسکا قرب و مرتبہ بہت تها اور میری باپ نی ابتداء جلوس مین
اوس سی کچهہ پڑہا تها اس سبب سی اوسکو آخوند کہتی تهی علم تاریخ اور تصحیح اسامی
رجال مین بی نظیر اور بیمثل ہی آج اوسکی برابر کوئی مورخ جہان مین نہین ابتداء عالم
سی آجتک احوال تمام جہان کا اوسکو بر زبان یاد ہی اسقدر حافظہ اللہ تعالے

اور کو بھی عنایت کری اور شیخ کبیر کو کہ سلسلہ حضرت شیخ سلیم سی ہی اور بسبب اوسکی
شجاعت اور مردانگی کی مینی ایام شہزادگی مین خطاب شجاعت خانی کا دیا تہا اب
بعد جلوس منصب ایکہزاری کا بخشا اور ستائیسوین تاریخ شعبان کی بیٹو بسنی اکیہراج
ولد بھگوندا اس سی جو چچا بالسنگہ کا ہی امر عجیب سرزد ہوا کہ تمام اون نالائقون کی ابھی رام
اور بجی رام اور شیام رام ہین بہت بی اعتدالی کرتی تہی اور باوجودیکہ ابھی رام سے
پہلی نالائقین ظاہر ہوئی تہین لیکن مینی اوسکی تقصیرون سی چشم پوشی کی تہے
جب اس تاریخ کو مینی سنا کہ یہ بی سعادت چاہتا ہی کہ اپنی اہل وعیال کو بی رخصت
وطن کی طرف روانہ کری اور پہر خود بھاگ کر رانا سی جا ملی تو مینی رامداس اور
دوسری راجپوتون سی کہا کہ اگر کوئی تمسی اسکا ضامن ہو تو جاگیر ومنصب اسکا
برقرار رہی اور مین اسکی گناہ بخش دون لیکن اون کی بدبختی سی کوئی ضامن
نہوا تو مینی امیر الامرا سی فرمایا کہ جب تک انکا کوئی ضامن نہووی انکو نظر بند رکھو
امیر الامرائی انکو سپرد ابراہیم جان کاکر کا کہ بعد خطاب دلاور خانی کا پایا ہے
اور حاتم خان دوسری بیٹی منگلی خان کی کہ شہنواز خانی کا خطاب رکھتا تہا کیا جب
اون دونون نی چاہا کہ ہتیار اون نالائقون سی لین تو ترک ادب کر کی منع کرنی
لگی اور اپنی نوکرون کی ہمراہ جنگ پر آمادہ ہوی امیر الامرائی جب یہ حال مجہی
کہا تو مینی حکم دیا کہ ان شریرون کو جزا اس شرارت کی دو امیر الامرا اونکی تدارک کو
چلا پہر مینی پیچھی سی شیخ فرید کو بھی بہیجا اون بدبختون مین دو راجپوت کہ ایک تلوار

اور دوسرا جدہر رکہتا تہا امیر الامرا کی مقابلہ مین آئی امیر الامرا کا ایک نوکر قطب نام
جدہر والی کی سامنی آیا اور جدہر کی زخم سی مارا گیا پہر اور لوگون نی اوس راجپوت کو
ٹکڑی ٹکڑی کر دیا اور دوسری راجپوت تلوار والی سی امیر الامرا کی نوکر ایک پٹھان نی
مقابلہ کیا اور ایک وار مین اوسکو تمام کیا پہر دلاور خان نی جدہر نکال کرا بہی رام پر کہ
ساتہہ اپنی دو نوکرون کی کہڑا ہوا تہا حملہ کیا اور جب ایک کو جدہر مارا تو اون تینون
کی ہاتہون سی نو زخم کہا کر گرا پہر یکون نی اور امیر الامرا کی لوگون نی اونکا کام تمام
کیا ایک نی اون راجپوتون مین سی تلوار نکال کر شیخ فرید پر حملہ کیا شیخ فرید کے
حبشی غلام نی بڑہ کر اوسکو مارا اور یہ شورش صحن دیوانخانہ عام مین واقع ہوئی اور اس
تنبیہ سی باقی فتنہ انگیز ڈر گئی پہر ابو البنی اوزبک نی مجہسی عرض کی کہ اگر ایسا کام
اوزبکون مین واقع ہوتا تو مفسدون کی تمام سلسلہ اور قبیلہ کو قتل کر ڈالتی مینی
کہا چونکہ یہ جماعت پروردہ میری باپ کی ہی اسواسطی مین انکی رعایت کرتا ہون
اور عدالت یہی ہی کہ ایک کی قصور پر بہت مخلوق کو نہ قتل کرون اور شیخ حسین
جامی کہ اب مسند درویشی پر ہی درویش شیرازی کی مریدون سی چہہ مہینی پہلی
میری جلوس کی لاہور سی اوسنی مجکو لکہا تہا کہ مینی خواب دیکہا ہی کہ اولیا اور
بزرگوارون نی امر سلطنت تمکو سونپا ہی اس خوشخبری سی قوی دل ہو کر منتظر اس
فتوح کی رہین اور مجکو امید ہی کہ بعد وقوع اس امر کی تقصیر بن خواجہ زکریا کی
کہ سلسلہ احرار یہ سی ہی معاف کی جاوین اور تاش بیگ فرجی کو کہ قدمبوسی

ہی اور میری باپ نی اوسکو خطاب تاج خانی کا دیا تہا منصب اوسکا دو ہزاری تہا
مینی تین ہزاری عنایت کیا اور یحیہ بیگ کابلی کو کہ ڈیڑہ ہزاری منصب رکہتا تہا مینی
سہ ہزاری کیا جوان مردانہ کارگذار ہی میری چچا میرزا محمد حکیم کی پاس محرمیت اسکو
تمام تہی اور ابوالقاسم تمکین کو کہ میری باپ کی قدیمون مین سی ہی ڈیڑہ ہزاری منصب
مع اصل واضافہ مینی عنایت کیا کثرت اولاد مین اوسکی برابر کوئی نہو گا تیس فرزند
اوسکی ہین اور دختریں اگر برابر نہون کی تو بہی نصف سی کم نہین اور شیخ علاءالدین
کو جو پوتی شیخ سلیم کی ہین اور مجہسی نسبت قوی رکہتی ہین اسلام خان کا خطاب
دیکر دو ہزاری منصب بخشا یہ لڑکپن سی میری ساتہہ بڑی ہوی ہین ایک سال
مجہسی چہوٹی ہین جوان مردانہ نیک ذات ہی اور اپنی برادری مین ہر طرح امتیاز
رکہتا ہی آج تک کوئی نشہ نہین کہایا اور میرا ایسا مخلص ہے کہ فرزندی کا خطاب اوسکو
دیا ہی اور علی اصغر ساکن بارہہ کو کہ مردانگی اور کارگذاری مین بی مثل ہی فرزند
سید محمود خان بارہہ کا جو میری باپ کی بڑی امیرون سی تہا مینی خطاب سیف
خانی سی سب مین اوسکو ممتاز کیا بہت مردانہ ہی ہمیشہ شکارونمین جہان اور
معتمد ہمراہ ہوتی تہی یہ بہی رہا ہی تمام عمر کوئی نشہ نہین کہایا مینی اوسکو منصب
سہ ہزاری دیا ہی اور عنقریب مرتبہ اوسکا زیادہ ہو گا اور فریدون پسر محمد قلیخان
برلاس کو کہ ہزاری تہا دو ہزاری کیا یہ فریدون تشریف دون الوس جغتائی کے سے
ہی خالی جرأت اور مردانگی سی نہین اور شیخ بایزید کو جو نبیرہ شیخ سلیم کا ہے

اور دو ہزاري تہا ہيني منصب تين ہزاري کا عنايت کيا مجکو يہي حسيني دودہ پلايا ہے
وہ والدہ انہين شيخ بايزيد کي ہي مگر ايکدن سي زيادہ نہين پلايا ايکدن ميني پنڈتون سي
کہ دانايان ہندہين پوچہا کہ اگر نہايت تمہاري دين کي يہي ہي کہ اللہ تعالي دس جسمون
مختلف مين گہس کر ظاہر ہوا ہي تو يہ بات تو اہل عقل کي نزديک مردود ہي اور اسمين يہ
قباحت لازم آتي ہي کہ اللہ تعالي جو بيچون اور بي چگون ہي صاحب طول وعرض اور
عمق کا ہوا اور اگر مراد تمہاري ظہور نور الہي کا ہي اون جسمونمين تو يہ سب مخلوق مين
برابر پايا جاتا ہي اون دس مين خاص نہين اور اگر مراد ثابت کرنا کسي صفت الہي کا
ہي تو يہ بہي باعث تخصيص نہين ہو سکتا ہي اسواسطي کہ ہر دين وآئين مين صاحب
معجزات اور کرامات ہين کہ اور لوگون سي اوس زمانہ کي فہم وفراست مين ممتاز
ہون غرضکہ بعد بڑي گفت وشنود اور ردبدل کي ساتہہ خداي بي چون وبي
چگون کي جو پاک جسم سي ہي قائل ہوي اور بولي کہ چونکہ سمجہ ہماري ذات مجرد کي معلوم کرني
مين ناقص اور کوتاہ ہي تو بواسطہ صورت کي ہم اوسکي معرفت حاصل کرتي ہين
اور ان دس صورتون کو وسيلہ اپني علم ومعرفت کا بنايا ہي تو پہر ميني جواب ديا کہ
کب يہ صورتين تمکو وسيلہ مقصود طرف معبود کي ہون گي ميري باپ اکثر اوقات
ہر دين ومذہب کي علما سي صحبت رکہتي تہي خاص کر پنڈتون اور عقلاي ہنود سي
اور باوجوديکہ امي تہي ليکن بسبب کثرت مجالست اور ہمنشيني کي اہل عقل وارباب
فضل سي تقريرين اونکا امي ہونا ثابت نہوتا تہا اور نظم ونثر کي باريکيونکو ايسا

بہتی تہی کہ زیادہ اوس سی خیال مین نہین آسکتی اور حلیہ مبارک اونکا یہہ تہا کہ
قد مین میانہ مائل طرف درازی کی اور گندمی رنگ چشم وابرو سیاہ تہی ملاحت زیادہ
شیر اندام کشادہ سینہ دست وبازو دراز اور اونکی نتہنی پر ناک کی گوشت کا ایک خال
تہا خوشنما آدہی چنی کی برابر اہل قیافہ اس خال کو بڑی علامت دولت واقبال
کی کہتی ہین آواز مبارک بلند اور بیان مین نمکینی تہی اور ہر حالین اونسی ایک دبدبہ
الہی ظاہر ہوتا تہا تین مہینی بعد میری ولادت کی میری ایک بہن شہزادہ خانم ایک
خواص سی پیدا ہوئی اور اوسکو واسطی پرورش کی سپرد اپنی والدہ حضرت مریم مکانی
کی کیا بعد اوسکی ایک شہزادہ بہی ایک اور خواص سی پیدا ہوا شاہ مراد نام رکہا
لیکن چونکہ ولادت اوسکی فتحپور کے پہاڑون مین واقع ہوئی تہی اسواسطی اوسکو
پہاڑی کہا کرتی اور جب کہ میری باپ نی اوسکو واسطی فتح دکن کی روانہ کیا تو
بہت مصاحبون نالایق اور ہمنشینون خراب کی شراب خواری مین اسقدر کثرت
کی کہ تیس برس کی عمر مین نواح جالناپور مین ولایت برار سی راہی ملک بقا ہوا اوسکا
حلیہ یہہ ہی کہ سبز رنگ لاغر اندام قد مائل بدرازی باوقار وتمکین اوسکی وضع سی شجاعت
ومردانگی ظاہر تہی پہر چہارشنبہ کی رات دسوین تاریخ جمادی الاول کی سنہ نوسو
اوناسی مین دوسری خواص سی ایک اور لڑکا پیدا ہوا اوسکا نام دانیال رکہا
چونکہ ولادت اوسکی اجمیر مین بیچ گہر ایک مجاور خواجہ بزرگوار کی ہوئی تہی اور نام اوس
مجاور کا شیخ دانیال تہا اس نسبت سی اوس شہزادہ کا بہی نام دانیال رکہا

بعد وفات میری بہائی شاہ مراد کی آخر ایام مین اسکو فتح دکن کی واسطی بہیجا بہر خود
بدولت نی اوسکی بعد دکن کی طرف کوچ کیا اور جن دنون میری والد نی قلعہ آسیر کو
گہیرا تہا تو اوس دانیال کی ہمراہ ایک جماعت کثیر اپنی امیرون سی مثل خانخانان اور
مرزا یوسف وغیرہ کی فتح کو قلعہ احمدنگر کی طرف بہیجا اور قریب فتح قلعہ آسیر کے قلعہ
احمدنگر بہی فتح ہوا پہر جب میری والد نی شاد و بامراد برہانپور سی دار الخلافت کی طرف
کوچ کیا تو وہ ملک دانیال کو دیکر اوسکی بندوبست کو وہان چہوڑا لیکن اوسنی بہی اپنی
بہائی شاہ مراد کیطرح بدخصلتی اختیار کیے اور بد مصاحبون کی صحبت مین یہ کثرت
شراب کے تینتیس سال کی عمر مین بری طرح شراب خواری سے مر گیا بندوق و شکار سی بہت
شوق رکہتا تہا اور اپنی خاص بندوقون مین سی ایک کا نام یکہ و جنازہ رکہا تہا اور آپ
یہ شعر کہکر اوسپر کہدوایا تہا ؎ از شوق شکار تو شود جان تر و تازہ ٭ بر ہر کہ خورد تیر تو یکہ و
جنازہ ٭ جب اوسنی بہت شراب پینا اختیار کیا اور یہ حال میری والد کو معلوم ہوا تو
فرمان عتاب آمیز خانخانان کو لکہی اور اوسنی لاچار ہوکر واسطی ممانعت کی نگہبان مقرر
کیی کہ ہردم اوسکا خیال رکہین جب اوسکی شراب بالکل بند ہوئی تو خدمتگارون سی
منت اور خوشامد سی کہنی لگا کہ جس طرح ہوسکی میری واسطی کچہ شراب لاؤ آخر
مرشد قلی تفنگچی سے کہ خدمتگار صاحب قرب تہا کہا کہ اسی تفنگ یکہ و جنازہ مین شراب
بہر لاوہ کم بخت اوسکی رعایت اور خاطر سی اوسمین دو آتشہ بہر لایا اوسکی نال کہ
مدت سی باروت اور اوسکی بو مین بہری تہی اور دو آتشہ کی تیزی سی اوسکا

ت ہی گی پہلا غرض اوسکی بیٹی ہی گر پڑا اور وفات پائی ستا کسی باید کہ فال بد نگیرد
نگیرد برای خونگیرد یہ دانیال جوان خوش قد خوبصورت تہا گہوڑی اور ہاتی سی بہت
شوق رکہتا تہا جسکی بیان ہاتی یا گہوڑا عمدہ سنتا تو محال تہا کہ اوسکو لیی قرار دے
ور ہندی راگ کا بہت شوقین تہا اور جو کبہی اہل ہند اور انکی اصطلاح پر شعر کہتا تہا تو وہ
شعر برا نہین ہوتا اور بعد پیدا ہونی اس دانیال کی بی بی دولت شاد سی ایک لڑکی
پیدا ہوئی اور نام اوسکا شکر النسا بیگم رکہا چونکہ اوسنی میری باپ کی خاص دامن تربیت
مین پرورش پائی ہی اسواسطی عادات اوسکی بہت خوب ہین رحم اور مہربانی اوسکی
پیدائشی ہی لڑکپن سی آجتک اوسکو مجسی کمال محبت ہی کہ ایسی محبت کسی بہائی بہن
مین کم ہوگی لڑکپن مین چونکہ مقرر ہی کہ اطفال کی سینہ کو دبانی سی قطرہ دودہ کا
نکلتا ہی تو جب میری بہن کی سینہ کو دبایا تو اوسی دودہ کا قطرہ نکلا والد بزرگوار نے
میری فرمایا کہ بابا یہ دودہ پی لی تا یہ بہن تیری بجای ماکی بہی ہو جای خدا گواہ ہے
کہ بعد اوس دودہ پینی کی مجکو باوجود محبت خواہری کی الفت فرزندی بہی اوس سے
ہی پہر چند روز بعد ایک اور دختر بلند اختر بی بی دولت شاد مذکور سی متولد ہوئی اور اوسکا
نام آرام بانو بیگم رکہا البتہ مزاج اسکا کچہہ گرم و تیز ہی میری باپ اسکو بہت چاہتی تہی
کہ اوسکی بی ادبی دیکہتی لیکن کمال الفت سی برا نمانتی اور بارہا مجہی عنایت سی فرماتی
کہ بابا میری خوشی کو اپنے اس بہن سی کہ میری لاڈلی ہی میری بعد وہ کام
کیجیو کہ اوس سی مین کرتا ہون اوسکی ناز برداری کرکے بی ادبی اور شوخیون کو

معاف کرنا او معاف اور اخلاق میری باپ کی بیان مین نہین آسکتی اگر کتابین انکی
حالات اور اخلاق کی بنائی جاوین تو بھی بلاشبہ قطع نظر علاقہ فرزندی اور پدری کی ایسے
ہزار سی ایک بیان نہو سکیگا باوجود اس فوج و مال و سامان و جاہ و حشمت کی کبھی عاجزی
اور نیاز مندی مین اللہ تعالی کی آگی قصور نکیا اور ہمیشہ اپکو کمتر سب مخلوق سی جانتی رہی اور
کبھی یاد الٰہی سی غافل نہو ہی ہر دین و مذہب کی لوگ اونکی سایۂ عنایت مین پرورش
پاتی تھی بخلاف اور ولایتون کی کہ شیعہ سوا ایران کی اور سنی بجز ہند و روم و توران تک
نہین آرام پاتا جیسی رحمت الٰہی عام اور سبکو شامل ہی کہ ہر گروہ اور ہر مذہب والا اوس سے
خوشحال ہے اسیطرح سایۂ الٰہی کو چاہیی کہ پرتو ذات رکھتا ہو اسیواسطی اونکی ممالک محروسہ
مین کہ ہر طرف دریای شور سی لاحق ہی مختلف دین والی اور بہلی بری عقیدی والی رہتی
ہین کوئی کسی سی تعرض نہین کرتا سنی شیعہ ایک مسجد مین اور فرنگی اور یہودی ایک
کلیسہ مین عبادت الٰہی بجالاتی ہین طریقہ اپنا صلح کل کا مقرر فرمایا تہا اور ہر قوم و مذہب
کی نیک اور اچھی لوگون سی صحبت اور مجلس فرماتی تھی اور لایق ہر کسی سی التفات
اور عنایت کرتی اکثر ہوتا کہ راتون کو بیدار رہتی اور دنکو کم سوتی چنانچہ آٹھ پہر مین عادت
خواب کی ڈیڑہ پہر سی زیادہ کی نہ تھی اور رات جگنی کو حاصل عمر کا جانتی تھی شجاعت
اور دلاوری طبیعت مین اس حد تھی کہ مست و سرکش ہاتیون پر سوار ہوتی اور
بعضی خونی ہاتیون کو کہ اپنی مادہ کو بھی پاس نہ آنی دیتی اور فیلبان اور اپنی مادہ
کو مار ڈالتی تھی اپنا مطیع اور فرمان بردار کر لیتی اور جو ہاتی مست فیلبان کو مار کر

چھوٹ بھاگتا تو جس راہ مین کہ وہ آتا میری والد دیوار یا درخت پر چڑہ کر اللہ تعالی کے عنایت پر تکیہ فرماکر اوسپر سوار ہوجاتی اور بمجرد سوار ہونی کی اوسکو مطیع کرلیتی کئی بار یہ حال دیکھا گیا چودہ برس کی عمر مین تخت سلطنت پر جلوس فرمایا تھا ہیمو بقال نے کہ پٹھانون کو بڑہایا تھا بعد وفات حضرت ہمایون شاہ کی دہلی مین ہمراہ لشکر عظیم و بہت جنگی ہاتیون کی کہ ان دنون ہند مین اوسقدر کسی کی پاس نہ تہی دہلی پر چڑہائی کی اور چونکہ حضرت ہمایون شاہ نی اپنی روبرو آخر حیات مین میری باپ کو واسطی تنبیہ و سزارسانی بعضی افغانون کی پنجاب کی پہاڑون کی طرف بھیجا تھا لیکن جب یہ قضیہ ناگزیر پیش آیا اور میری باپ نی بواسطہ بیرم خان اتالیق کی سنا تو پھر بیرم خان نی اوس صوبہ کی امیرون کو جمع کر کی نیک ساعت مین پرگنہ کلانور مین مضافات لاہور سی تخت سلطنت پر بٹھلایا جب ہیمو قریب دہلی آیا تو تردی بیگخان وغیرہ امرا جو دہلی مین تہی اکٹھا ہوکر اوسکی مقابلہ کو باہر نکلی اور بعد درستی سامان کی جب دونون لشکرونکا مقابلہ ہوا اور ہر طرف سی خوب کوشش ظہور مین آئی تو تردی بیگخان کی شکست ہوئی جماعت مغل پست پا ہوئی اور فوج مخالف نی غلبہ پایا تردی بیگخان بھاگی ہوون کی ساتھ میری والد کی لشکر مین آیا بیرم خان نی کہ اوس سی ناراض و رنجیدہ تھا شکست اور بھاگ آنی کی بہانہ سی اوسکو بدنام کر کی مار ڈالا پھر جب اس فتح سی اوس کافر کا غرور زیادہ ہوا تو لشکر بسیار اور بیشمار ہاتی لیکر دہلی سی آگی بڑہا اور رایات اقبال میری والد کی لشکر کی موضع کلانور سی دہلی کے

طرف گوشمالی کو بلند ہوئی اور پانی پت کی قریب مقابلہ دونو لشکرون نور و ظلمت کا
واقع ہوا پنجشنبہ کی دن دوسری تاریخ محرم کو سنہ نوسوچونسٹھہ مین جنگ عظیم واقع
ہوئی ہیمو کی ساتھہ تیس ہزار سوار جنگی دلاور تھی اور اوسوقت میری والد کی لشکر مین
زیادہ چار یا پنچہزار سوار سی نہ تھی لیکن چونکہ تائید آلہی ہماری طرف تھی اوسدن ہیمو
ایک ہاتی ہوائی نام پر سوار تماشا لڑائی کا کہڑا دیکھتا تھا ناگاہ اوس کافر کی آنکھہ مین
ایک ایسا تیر لگا کہ پیچہی سر سی نکل گیا اوسکی لشکر والون نی یہ حال دیکہکر بہاگنا شروع
کیا اتفاقا ہماری سوارون مین سی شاہ قلی خان محرم ہمراہ چند دلاور سوارون کی
اوس ہاتی کی طرف کہ جسپر ہیمو زخمی سوار تہا جانکلی اور چاہا کہ اوس فیلبان کو
تیر سی مار ڈالین وہ چلانی لگا کہ مجکو مت مارو ہیمو اس ہاتی پر سوار ہی یہ سنکر سوارون
نی اوسکو گہیر لیا اور اوسیطرح میری باپ کی روبرو میدان مین لی آئی بیرم خان نی
عرض کی کہ مناسب یہ ہی کہ جناب اپنی دست مبارک سی اسوقت اس کافر کا سر
تلوار خاص سی الگ کر دین تا جہاد کا ثواب حاصل ہو اور فرمانون مین آپکی نام کی
ساتھہ لفظ غازی کا بڑہا جاوی میری والد نی کہا کہ مینی پہلی ہی اسی پارہ پارہ کیا ہے
پہر فرمایا کہ مین ایکبار کابل مین آگی خواجہ عبد الصمد شیرین قلم کی تصویر کی مشق کرتا
تہا بی خیال میری ایک ایسی تصویر قلم سی بنی کہ اوسکی اعضا الگ الگ تہی میری
ایک مصاحب نی پوچہا کہ کسکی صورت ہی میری زبان سی نکلا کہ یہ صورت ہیمو کی ہے
غرض اوسوقت اپنا ہاتہہ اوسکی خون سی آلودہ نکیا اور ایک خدمتگار کو حکم کیا

که اوسکی گردن ماردی اور پانچہزار لاشین اوسکی لشکر کی مقتولون کی شمار مین آئین سوا
اون لوگون کی جو اطراف وجوانب مین ماری گئی اور میری باپ کی مشہور باتون
مین سی فتح گجرات اور جانا اوسطرف کا ہی بطریق یلغار کی کہ جب میرزا ابراہیم
حسین اور محمد حسین میرزا اور شاہ میرزا یہان سی باغی ہوکر گجرات کی طرف گئی اور
تمام امرای گجرات اور معتمد و بانکی اونسی ملگئی فقط قلعۂ احمد آباد مین میرزا عزیز کوکہ اپنی فوج
لیکر دم خیرخواہی میری والد کا ملاتی تہی حضرت عرش آشیانی نی اضطراب اور
پریشانی بہیجی انکا یعنی والدۂ میرزا مذکور کی دیکہہ کر مع لشکر شاہی بی توقف فتحپور سے
گجرات کیطرف کوچ کیا اور راہ دو مہینی کی نو روز مین قطع کی کہ کبہی گہوڑے
پرا ور کبہی اونٹ پر اور کبہی گہوڑی کی گاڑی پر راہ طی فرماتی تہی یہانتک
کہ موضع سرلیہ مین مقام فرمایا جب پانچوین تاریخ جمادی الاول کی سنہ نو سو اسی
مین قریب لشکر غنیم کی پہنچی تو اہلکارون سی مشورت کی بعضون نی کہا دشمن پر
شبخون ماریی میری باپ نی فرمایا شبخون مارنا نامردون کا کام ہی اوسیوقت
نقارہ زور سی بجانیکا حکم دیا اور فرمایا سوار آگی بڑہین اور جب دریای سابرمتی پر
پہنچی تو فرمایا کہ فوج بہ ترتیب وہان سی پار اوتری محمد حسین میرزا نی جب شور
اوترنی لشکر کا سنا ڈرگیا اور عالم پریشانی مین خود اپنی فوج سی قراولی کو باہر نکلا
سبحانقلی ترک کہ اسطرف مع چند سوار منتظر دشمن کا دریا کی کنارہ پر کہڑا تہا
میرزا نی ان سوارونکو دیکہہ کر اوسطرفسی پوچہا یہ کسکی فوج ہی سبحانقلی ترک نی کہا

یہ جلال الدین اکبر بادشاہ اور اوسکا لشکر ہی اوسنی اسبات کو قبول نکیا اور کہا میری
جاسوسون نی چودہ دن ہوی کہ اوس بادشاہ کو فتحپور مین چہوڑا ہی تو یہ بات
جہوٹ کہتا ہی سیجانقلی ترک نی کہا آج نو روز ہوی کہ حضرت بادشاہ بطریق یلغار فتحپور
سی یہان پہنچی ہین میرزا نی پوچہا ہاتی کسطرح اتنی دنون مین یہان آئی ہونگی
سیجانقلی نی کہا کہ ہاتیون کی لانی کی کیا حاجت تہی یہ جوانان خنجر گذار سنگ شگاف
بہتر نامی اور مست ہاتیون سی ہین کہ انکی آگی حقیقت دعوی مردمی اور سرکشی کی
معلوم ہو جای کی میرزا یہ سنکر وہان سی چلا گیا اور اپنی فوج کی صفین جاکر درست کین
اور بیہری والدنی اسقدر توقف کیا کہ قراولون نی خبر دی کہ سپاہی میرزا کے
ہتیار باندہتی ہین اور لڑائی کی درستی مین مصروف ہین پہر جب اونکی طرف
متوجہ ہوی تو خان اعظم کو کہلا بہیجا کہ تم آگی سی اگر دشمن کو دباو لیکن اوسنی تامل
کیا اور کہلا بہیجا کہ دشمن اسوقت بہت زور مین ہی جبتک لشکر گجرات کی قلعہ کے
اندر سی نہ آجاوی اوسیطرف دریا کی رہنا صلاح ہی حضرت بادشاہ نی فرمایا کہ
مینی ہمیشہ خاص کر اس سفر مین اعتماد اللہ تعالی کی فضل وکرم پر کیا ہی اگر کاروبار
پر بہروسا رکہتا تو اسقدر کم لوگون سی یلغار کر کی نہ آتا اب کہ دشمن جنگ پر مستعد
ہی تو سستی اور تاخیر لایق نہین یہ فرما کر اور اللہ تعالی کی توکل پر مع چند
سوارون کی کہ اوسوقت ہمرکابی مین حاضر تہی گہوڑی دریا مین ڈال دئی اور
باوجود یکہ دریا کی پایابی کا گمان نہ تہا لیکن بسلامت اوتر گئی پہر اودہر جاکر حضرت

بادشاہ نی داروغہ سلح خانہ سی دبلغہ طلب کیا اوسنی گہبراکر دبلغہ سامنی لاکر ڈال دیا
لوگون نی اوسکو بدشگونی سمجہی لیکن بادشاہ نی کہا یہ میری فال نیک ہی کہ میری
آگی مونہ کہل گیا ہی انشاءاللہ کوئی میری روبرو نہوسکی گا اسحالمین میرزا مذکور اپنی
ولی نعمت سی لڑائی کو فوج آراستہ کر کی نکلا اور خان اعظم کو ہرگز یہ گمان نہ تہا کہ
حضرت بادشاہ اس تیزی اور جلدی سی یہان تشریف فرما ہون گی جو کوئی
بادشاہ کی آنی کی خبر کہتا اوسکو یقین نہوتا لیکن جب حضرت کا آنا اوسکو
یقین ہوا تو گجرات سی لشکر شاہی کو آراستہ کر کی نکلنا چاہا کہ خدمت شاہی مین
حاضر ہو لیکن ابہی لشکر شاہی کو اعظم خان قلعہ سی لیکر باہر نہ نکلا تہا کہ سپاہ
میرزا مقصور کی درختون مین سی نمود ہوئی بادشاہ تائید ایزدی پر اعتماد کر کی
آگی بڑہی اوسوقت محمد قلیخان توقبائی اور تردی خان دیوانہ ہمراہ اپنی جماعت
دلاورون کی آگی بڑہ کر کہڑی ہوی بادشاہ نی راجہ بہگوانداس سی فرمایا کہ
لشکر دشمن کثیر اور ہماری سپاہ کم ہی لازم ہی کہ سب متفق ہوکر یکبارگی اوسپر
حملہ کرین کہ یہ مفید زیادہ ہی یہ کہکر اور تلوارین نکالکر ہمراہ اپنی فدائیون کی دوڑے
اور شور اللہ اکبر اور یا معین کا ہر طرف بلند کیا برانغار اور جرانغار اور غول بادشاہی
نی بڑہ کر داد دلاوری کی دی لیکن ایک بڑا بان جو دشمنون نی طرف حضرت
ظل سبحانی بادشاہ کی سر کیا تہا وہ تہوڑ کی باڑ مین کہ ایکطرف تہی جا پہنسا
اور اسقدر وہان شور کیا کہ بڑا ہاتی لشکر دشمن کا اوس سی گہبراکر باعث

باعث پریشانی دشمن کا ہوا اوسوقت غول شاہی کی جہنچکی محمد حسین میرزا اور اوسکی
لوگون کو جو لڑتی تھی پیچھی ہٹایا اور باقی دلاوران لشکر مظفر پیکر نی بھی خوب کام کیی
مانسنگہ درباری بادشاہ کی روبرو اپنی متقابل پر غالب آیا اور راکھو داس کچھواہہ نے
جان قربان کی اور محمد وفا کہ اس خاندان دولت سی ہی داد مردانگی کی دیکر اور
زخمی ہوکر گھوڑی سی گر پڑا لیکن فقط عنایت الٰہی سی اوسوقت لشکر دشمن متفرق
ہوا اور اوپر شکست پڑی میری والد نی شکر یہ اس نعمت الٰہیہ کا ادا کیا اوسوقت
ایک نی کلانوتومین سی عرض کی کہ سیف خان کوکلتاش نی نقد حیات کو دولت خواہی
مین قربان کیا پھر ظاہر ہوا کہ جب محمد حسین میرزا نی اپنی لوگون سی غول شاہی پر حملہ
کیا تو سیف خان نی اوسکو بڑہ کر روکا اور داد مردانگی کے دیکر شربت شہادت
پیا اور میرزا بھی خود غول کی سپاہیون کی ہاتھہ سی زخمی ہوا اور یہ کوکلتاش بڑا
بھائی زین خان کوکہ کا تھا اور عجیب تر یہ بات ہی کہ ایک دن پہلی اس لڑائی سے
جب حضرت بادشاہ جم جاہ مشغول طعام کی تھی ایک شخص سی پوچھا کہ فتح
اس طرفسی ہوگی اوسنی عرض کی آپ کی طرفسی لیکن ایک شخص ان لشکر کے
امیرون سی شہید ہوگا اوسیوقت سیف خان کوکہ نی عرض کی کہ کاش یہ
سعادت مجھی روزی ہو غرضکہ محمد حسین میرزا میدان سی بھاگا اور اوس
گھبراہٹ مین اوسکی گھوڑی نی تھوہر کی درخت سی ٹھوکر کھائی اور میرزا مذکور
گھوڑی سی گر پڑا گدا علی نام یکہ بادشاہی نی اوسکو پکڑ کر اپنی آگی گھوڑی

پر سوار کر لیا اور میری والد ماجد کی روبرو لایا لیکن چونکہ دو تین آدمی دعوی کرتی تہی کہ ہمنی اوسکو پکڑا ہی اسواسطی اوس سی بادشاہ نی پوچہا کہ تجہکو کسنی پکڑا ہی اوسنی عرض کی کہ آپ کی نمک نی پہر میری والد نی اوسکی مشکین کہ پیچہی سی بندہی تہین کہلوا کر آگی سی بند ہوائین اوسوقت اوسنی پانی مانگا فرحت خان نی کہ غلامان معتمد سی ہی اوسکی سر پر دو ہتڑ مارا میری باپ اوسپر غصہ ہوی اور خاصہ پانی منگوا کر اوسکو خوب پلوایا اور اسوقت تک میرزا عزیز کوکہ اور اوسکا لشکر قلعہ سی نہ آیا تہا حضرت بادشاہ بعد گرفتاری محمد حسین میرزا کی آہستہ آہستہ متوجہ احمد آباد کی ہوی اور میرزا کو رای سنگہ راٹہور کی سپرد کیا کہ ہاتی پر بٹہا کی ہمراہ لاوی اوسوقت اختیار الملک کہ گجرات کی سرداروں سی تہا پانچہزار سواروں سی ظاہر ہوا اوسکو دیکہکر فوج شاہی مضطرب ہوئی میری باپ نی بمقتضای شجاعت فرمایا کہ نقارہ بجاوین اور شجاعت خان اور راجہ بہگوانداس اور اکثر امرا نی آگی بڑہ کر اختیار الملک سی جنگ کی اور بخیال اس بات کی کہ مبادا فوج غنیم محمد حسین میرزا کو چہوڑا لین رای سنگہ کی لوگون نی اوسکی صلاح سی سر میرزا کا اوسکی بدن سی جدا کر دیا میری باپ ہرگز اوسکی قتل پر راضی نہ تہی آخر کو اختیار الملک کی فوج نی بہی شکست کہائی اور اوسکی گہوڑی نی اوسکو ٹہوکر کہا کی جہاڑی مین گرایا سہراب بیگ ترکمان نی اوسکا سر کاٹ کر خدمت مین حاضر کیا یہ فتح باوجود کم لوگون کے محض فضل و عنایت الٰہی سی حاصل ہوئی اور اسیطرح فتح ولایت بنگالہ اور لینا

ہندوستان کی مشہور قلعون کا مثل چیتور اور رنتھنبور عرف قلعہ مادہو پور
اور تسخیر ملک خاندیس اور فتح قلعہ آسیر کی اور لینا اور ولایتون کا کہ دلاوران سپاہ
کی کوشش سی قبضۂ تصرف شاہی مین آئی حساب اور شمار سی باہر ہی اور چیتور کے
لڑائی مین جیمل کو کہ سردار اوس قلعہ کا تہا خود اپنی بندوق خاص سی میری حضرت
والد ماجد نی قتل کیا اور فن بندوق مین اپنا مثل نہین رکہتی تہی اور اوس بندوق کا
نام کہ جس سی جیمل کو قتل کیا سنگرام ہی سب بندوقون مین عمدہ قریب چار ہزار جانور کے
پرند اور چرند اوس سی شکار ہوی ہین اور مین بہی بندوق مین شاگرد رشید اپنی والد کا
ہون اور بندوق کی شکار سی مجکو رغبت کمال ہی ایک دن مینی اٹہارہ ہرن بندوق
سی ماری ہین اور اون محنتون سی کہ میری باپ نی اوٹہائی ہین ایک یہ ہی کہ تمام
سال مین تین مہینی گوشت کہایا ہی اور نو مہینہ ترک حیوانات کر کی صوفیانہ کہانی
پر قناعت کی ہی اور قتل اور ذبح جانور پر ہرگز راضی نہ تہی اونکی زمانہ مین بہت دنون
قتل حیوان کا منع عام تہا اور اسکا حال اکبرنامہ مین مفصل مذکور ہی اور مینی جس دن
اعتماد الدولہ کو دیوان کیا تو اوسی دن دیوانی بیوتات کی معز الملک کو عنایت کی یہ
معز الملک شہر باختر کی سادات سی ہین اور میری والد کی زمانہ مین مشرف کرکرخانہ
کی تہی چنانچہ ایک دن مین ایام جلوس میری سی سو آدمی بندگان اکبری اور جہانگیری
کے زیادتی منصب اور جاگیر سے سرفراز ہوی اور عید رمضان مین کہ پہلی عید
میرے جلوس کے تہی مین عیدگاہ مین گیا اور بڑی انبوہ سی نماز پڑہی

اور شکر انعام الٰہی کا بجا لا کر دولت خانہ مین آیا اور بموجب اسکی کہ مصرعہ از خوان
بادشاہان نعمت رسد گدا را * حکم دیا کہ کچھ نقد خیرات کیا جاوی منجملہ اوس مال کی
کئی لاکھ دام حوالہ دوست محمد کی کیی کہ فقرا اور محتاجون کو تقسیم کرہی اور میر جمال الدین حسین
انجو اور میران صدر جہان اور میر محمد رضا سبزواری انمین سی ہر ایک ایک کو ایک ایک لاکھ دام
دیی کہ اطراف شہر مین خیرات کرین اور پانچہزار روپی واسطی فقرا شیخ محمد حسین
جامی کی بہیجی اور حکم دیا کہ ہر روز ایک شخص منصب دار ومین سی پچاس ہزار دام فقیرون
کو بانٹا کرہی اور ایک تلوار مرصع واسطی خانخانان کی بہیجی اور میر جمال الدین حسین
انجو کو منصب سہ ہزاری عنایت کیا اور بدستور سابق خدمت صدارت میران صدر
جہان کی تفویض فرمائی اور حاجی کوکہ کو کہ میری باپ کی کوکو نمین سی ہی فرمایا
کہ محل مین مستحق عورتون کو واسطی دینی جاگیر اور نقد کی تحقیق کرہی اور زاہد خان
ولد محمد صادق خان کو کہ ڈیڑہزاری تہا مینی دو ہزاری کیا اور ہر ایک کو ہاتی یا گہوڑا
بطریق انعام کی دیا اور پہلی رسم تہی کہ نقیب اور میر آخور لوگون سی خلعت کا انعام
کیا کرتی تہی حکم دیا کہ انکو یہ روپی سرکار سی ملا کرہی تا اور لوگ انکی طلب سی محفوظ
رہین اور انہین دنون سالباہن برہانپور سی آیا اور میری بہائی دانیال مرحوم کی
گہوڑی ہاتی ملاحظہ مین پیش کیی اون ہاتیون مین ایک کا نام مست الست تہا
مجکو پسند آیا مینی اوسکا نام نور گنج رکہا اور عجب بات اس ہاتی مین یہ ہے
کہ دونو طرف اس ہاتی کی کانونکی چہوٹی تربوزونکی برابر گرہین ہین اور جیسی

ہاتیون کا مستی مین پانی ٹپکتا ہی تو اسکی اون گرہون سی نکلتا ہی اور اسیطرح
پیشانی اسکی اور سب ہاتیون سی زیادہ اوٹھی ہوئی تھی دیکھنی مین بہت خوشنما
اور مہیب ہی اور ایک تسبیح جواہر کی فرزند خرم کو عنایت کی امید ہی کہ یہ فرزند
منتہا کو اپنی مطالب ظاہری و باطنی کو پہنچی اور چونکہ محصول تمام ملک کا کہ کئی کرور
سی زیادہ تہا مینی معاف کر دیا تہا اسواسطی اطراف کابل کی سائر کو کہ وہ بہی
ہندوستان کی راہ مین ہی اور ایک کرور تیئیس لاکہہ دام اوسمین جمع ہوتی تھی
موقوف کیا ان دو ولایتون سی کہ کابل اور قندہار ہی بہت روپیہ بابت محصول
لیا جاتا تہا بلکہ عمدہ مال وہان کا یہی محصول ہی مینی یہ رسم قدیم ان دونو جگہہ سی
بہی موقوف کی اور اس جہت سی نفع کلی اور بہت آرام اہل ایران اور توران کو
حاصل ہوا اور جاگیر آصف خان کی کہ صوبہ بہار مین تہی باز بہادر کو عنایت کی اور
آصف خان کو فرمایا کہ پنجاب مین جاگیر بطریق جایدا د تنخواہ کی دیوین جب بخشیون نی
عرض کی کہ ہنوز آصف خان کا بہت روپیہ جاگیر مین باقی ہی اب کہ تبدیل جاگیر کا
حکم ہوا ہی تو وہ روپیہ وصول ہونا دشوار ہی مینی فرمایا اوسکو ایک لاکہہ روپیہ خزانہ
سی دیوین اور وہ روپی باز بہادر سی لیکر خالصہ شریفہ مین داخل کرین اور شریف
آملی کو ڈہائی ہزاری منصب اصل اور اضافہ ملاکر مقرر کیا یہ شخص بہت پاکیزہ ذات
اور نیک نفس ہے باوجودیکہ علوم رسمی مین خوب دخل نہین رکہتا لیکن اکثر مضامین
بلند اور معارف ارجمند اوس سی سرزد ہوتی ہین لباس فقر و تجرید مین بہت

مسافرت کی اور بہت بزرگون سی صحبت حاصل کیے ہی مقدمات ارباب تصوف کی اوسکو یاد ہین میری باپ کی وقت مین لباس درویشی ترک کرکی مرتبہ امارت اور سرداری کو پہنچا گفتگو اوسکی نہایت عمدہ اور دلچسپ ہی روزمرہ اور کلام اوسکا باوجودیکہ قواعد عربی سی عاری ہی نہایت فصاحت اور پاکیزگی مین ہی اور انشا اوسکی بہی نمکین ہی اور شاہ قلیخان محرم کا آگرہ مین ایک باغ رہگیا تہا چونکہ اوسکا کوئی وارث نہ تہا اسواسطی مینی وہ باغ دختر ہندال میرزا یعنے رقیہ سلطان بیگم کو کہ حرم محترم میری والد بزرگوار کی ہے سپرد کیا میری والد نی شاہ جہان کو لڑکپن مین انکی سپرد کیا تہا اور مرتبہ شکی اولاد سی اوسکو زیادہ عزیز رکہتی ہین

جشن پہلی نوروز کا

سہ شنبہ کی رات گیارہوین تاریخ ذیقعدہ کی سنہ ایکہزار چودہ مین صبح کو کہ وقت فیضان نور کا ہی آفتاب نی برج حوت سی اپنی خانہ شرف مین کہ برج حمل ہی نقل کیا چونکہ یہ روز پہلا نوروز میری جلوس کا تہا اسواسطی مینی فرمایا کہ مکانات دولتخانہ خاص وعام کی موافق زمانہ میری والد کی عمدہ فرش اور آئینہ بندی سے کمال آراستہ کرین اور پہلی دنسی نوروز کی اونیسوین درجہ حمل تک کہ روز شرف اوسکا ہی تمام مخلوق نی داد عیش وکامرانی کی دی اہل ساز اور ارباب نغمہ ہر قسم کے جمع تہی لولیان رقاص اور دلبران ہند کہ ناز وادا اپنی دل فرشتون کا

لیتی تهی باعث گرمی مجلس کا ہوئین اور مینی حکم دیا کہ اشیا سرور افزا جو چاہی اس
جشن مین کہاوی کوئی اوسکو ممانعت نکری ساقی بنور بادہ بر افروز جام ما
مطرب بگو کہ کام جہان شد بکام ما + میری باپ کی زمانہ مین مقرر تہا کہ ان سترہ اٹہارہ
دنونمین ہر روز ایک بڑا امیر مجلس آراستہ کیا کرتا تہا اور پیشکش عمدہ اقسام جواہر اور مرصع
سامان اور نفیس لباس اور ہاتی گہوڑی سی آراستہ کرکے جناب بادشاہ سی عرض کرتا
کہ اونکی گہر مین قدم رنجہ فرماوین پہر بادشاہ واسطی سرفرازی اپنی مخلصون کی اونکی
مجلس مین قدم رنجہ کرکی اون پیشکشون کو ملاحظہ فرماتی اوسمین سی جو چیز پسند آتی
اوسکو لیتی اور باقی اوسی امیر کو بخش دیتی مگر چونکہ خاطر میری مائل طرف رفاہیت
اور آسودگی سپاہ و رعیت کی تہی اسواسطی اس سال مین بہی پیشکشین سبکی معاف
فرمائین مگر تہوڑا سا چند لوگون کی پیشکشونمین سی واسطی رعایت اونکی خاطر کی
قبول کین اور انہین دنون مین بہت نوکرون نی زیادتی منصب سی سرفرازی
پائی کہ اونمین سی دلاور خان افغان کو ڈیڑہ ہزاری کیا اور راجہ باسو کو کہ کوہستان
پنجاب کی زمینداورن سی ہی اور میری ایام شہزادگی سی اتبک طریقہ بندگی اور
اخلاص کا رکہتا ہی اور ڈیڑہ ہزاری منصب والا تہا سو اوسکو تین ہزار اور پانسو کا
منصب عنایت کیا اور شاہ بیگ خان حاکم قندہار کو اصل و اضافہ ملا کر پنجہزاری
منصب سی سرفراز کیا اور راجہ رای سنگہ راجپوت کو بہی اسیقدر منصب دیا اور بارہ
ہزار روپی بطریق مدد خرچ کی رانا شنکر کو بہی عنایت کیی اور میری ابتدائی

جلوس مین ایک شخص نی مظفر گجراتی کی اولاد سی کہ خود کو حاکم زادہ اوسطرف کا مشہور کیا تہا سر فساد کا بلند کر کی اطراف و جوانب شہر احمد آباد کو تاخت و تاراج کیا اور میری کئی سردار مثل بیم بہادر اوزبک اور رای علی بہتی کہ مرد دلاور اور اوسطرف مقرر تہی اس فتنہ مین شہید ہوی آخر مینی راجہ بکرماجیت اور چند منصب دارون کو مع سات ہزار سوار آراستہ کی لشکر گجرات کی مدد پر روانہ کیا اور مینی مقرر کیا کہ جب وہ فساد و فتنہ بالکل دفع ہو جاوی تو راجہ بکرماجیت صوبہ دار گجرات کا ہو اور قلیج خان کہ پہلی سی صوبہ دار وہان کا ہی در دولت پر حاضر ہو بعد پہنچنی اُن میری لشکر کی جماعت مفسدونکی متفرق ہو گئی اور جہاڑیو نمین گہس گئی اور میری لوگ وہان قابض ہوی اور خبر اس فتح کی بیچ نیک ساعت مین سنی پہر اونہین دنون مین عرضداشت فرزند پرویز کی آئی کہ رانا تہانہ منڈل کو کہ چالیس کوس اجمیر سی ہی چہوڑ کر بہاگ گیا اور افواج شاہی نی اوسکا پیچہا کیا ہی امید ہی کہ حضرت کی اقبال سی اوسکو نیست و نابود کرین اور شرف آفتاب کی دن بہت نوکر اضافہ اور رعایات گوناگون سی فیضیاب ہوی بیشن رو خان کہ قدیمی خدمتگارون سی ہی اور ہمراہ میری دادا حضرت ہمایون شاہ کی ولایت سی آیا تہا بلکہ وہ اون لوگون مین سی ہی کہ شاہ طہماسپ سنی ہمراہ کر دیی تہی اور پہلی اوسکا نام مہتر سعادت تہا مگر چونکہ داروغہ فراشخانہ میری والد بزرگوار کا تہا اور اس خدمت مین بی مثل تہا اسواسطی مینی اوسکو بیشرو خان کا خطاب دیا اور نظر اوسکی حقوق خدمت پر کر کی منصب دو ہزاری مع اصل و اضافہ کی عنایت فرمایا

بہاگنا شہزادہ خسرو کا درمیان سال اول جلوس کی

شہزادہ خسرو کو بواسطہ جوانی وغرور کی کہ جوانون کو ہوتا ہی اور کم تجربگی اور
ناعاقبت اندیشی مصاحبان ناجنس کی سی خیالات فاسدہ دل مین پڑی خصوصًا
ایام بیماری والد بزرگوار مین کہ بعضی کوتہ اندیشن نی بواسطہ کثرت جرم وتقصیر کی کہ
صادر ہوئی تہین اور عفو واغماض سی محض نا امید تہی دل مین مقرر کیا کہ اون سب کو
دست آویز بنا کر امور سلطنت متعلق ساتہہ خسرو کی کرین او اس سی غافل کہ امور
سلطنت وجہانبانی وہ امر نہین ہی کہ چند ناقص العقل کی سعی سی انتظام پکڑے
اور خالق دادگی کسکو لائق اس امر عظیم القدر کا جانکر خلعت پہناوی ٭ زوارندہ نتوان
ستد بخت را ٭ نشاید خرید افسر وتخت را ٭ سری راکہ حق تاج بر ور نمود ٭ نشاید
از وتاج ودولت ربود ٭ جو خیالات فاسد مفسدون اور کوتہ اندیشون کی سوا ہی
ذلت اور پشیمانی کی نتیجہ نہین رکہتی امور سلطنت نی ساتہہ اس نیاز مند درگاہ
الہی کی قرار پکڑا ہمیشہ خسرو کو گرفتہ خاطر اور متوحش پاتا تہا مین ہر چند مقام
شفقت وعنایت مین ہوکر چاہا مینی کہ بعض تفرق و دغدغہ اوسکی دلسی دور کرون
کچہہ فائدہ مترتب نہوا تا کہ بصلاح ایک جماعت بخت برگشتون کی شب یکشنبہ اٹہوین
ذیحجہ سنہ مذکور مین بعد گذرنی دو گہڑی کی زیارت روضہ منورہ حضرت
عرش آشیانی کی بہانہ کرکے تین سو پچاس سوار سی کہ اوسکی ساتہہ متفق تہی

قلعۂ آگرہ سی نکلکر متوجہ باہر کی ہوئی تہوڑی دیر بعد اونکی جانبکی ایک مشعلچی نی کہ
وزیر الممالک سی آشنا تہا خبر پہنچائی کہ شہزادہ خسرو بہاگ گئی وزیر الممالک اوسکو
امیر الامرا کی پاس لائی جب اونہون نی یہ خبر تحقیق کی مضطربانہ دروازۂ محل پر آکر خواجہ
سرا سی کہا کہ بعد دعا کی کہو کہ ایک عرض ضروری رکہتا ہون مین حضرت باہر تشریف
لائین چونکہ میری خیال مین یہ بات نہ آئی تہی گمان کیا مینی کہ کوئی خبر دکن یا گجرات
سی آئی ہی بعد باہر آنیکی ظاہر ہوا کہ یہ ماجرا ہی مینی کہا کیا کرنا چاہیی آپ سوار ہوکر متوجہ ہون
یا شہزادہ خورم کو بہیجون امیر الامرا نی عرض کی اگر حکم ہو تو مین جاؤن فرمایا مینی اچہا
پیچہا کرو پہر عرض کی کہ اگر نصیحت سی نہ آوین اور ہتیار کرین کیا کرون کہا گیا اگر کسی طرح سی
راہ راست پر نہ آوین تو جو تمہاری ہاتہ سی بنی کرنا تقصیر نکرنا سلطنت خویشی اور
فرزندی سی درست نہین ہوتی **مصرعہ** کہ باشاہ خویشی ندارد کسی * جب یہ باتین
اور مقدمات دیگر کہکر اونکو رخصت کیا تو دلمین آیا کہ شہزادہ خسرو اوسنی آزردگی تمام
رکہتی ہین اور بواسطۂ قرب و منزلت اپنی کی کہ محسود امثال و اقران کا ہی مبادا
نفاق سی حق مین خسرو کی اندیشہ کر کی اوسکو ضائع کرین معز الملک سی فرمایا کہ جاکر
اونکو لوٹا لاوین اور شیخ فرید بخشی بیگی کو اس خدمت کی واسطی تعین کر کی حکم فرمایا
مینی کہ سب منصبدار اور احدیون کو ہمراہ لیکر متوجہ ہووین اور اہتمام خان کوتوال کو
قراول اور خبر گیر مقرر کیا اور اپنی دلمین قرار کیا کہ جب دن ہوگا خود بہی متوجہ ہونگا
معز الملک امیر الامرا کو پہیر لائی جو انہین دنون مین احمد بیگ خان و دوست محمد خان

پکاول رخصت ہوکر حوالی سکندرہ مین کہ بر سر راہ شہزادہ خسرو کی تہا مقیم تہی لعل
بہیجی شہزادہ خسرو کی اوسطرف چند آدمیون کی ساتہہ اپنی ڈیرہ سی نکلکر متوجہ ملازمت
کے ہوئی اور خبر پہنچائی کہ شہزادہ خسرو راہ پنجاب لیکر ساتہہ ایلغار کی جاتی ہین دلمین
آیا کہ مبادا راہ چپ سی دوسری طرف پہر جاوی جو راجہ مانسنگہ خالو اوسکا بنگالہ مین تہا
اکثر بندہای درگاہ کی دلمین خیال گذرا کہ اوسیطرف متوجہ ہونگی پہر اوسطرف آدمی
بہیجکر دریافت کیا کہ پنجاب کو جاتی ہین اس درمیان مین صبح ہوئی مینی کرم وعنایت
ایزدی پر تکیہ کرکی ساتہہ عزم درست کی سوار ہوا اور مقید کسی چیز اور کسی آدمی کا نہو
متوجہ ہوا ف بلی آنزا کہ اندوہ است درپی + بمیداند کہ رہ چون میکند طی + ہمیداند
کہ افتد پیش ورانند + نداند باکہ آید باکہ ماند + جب روضہ متبرکہ والد بزرگوار پر کہ تین کوس
شہر سی واقع ہی پہنچا اور روح پرفتوح آنحضرت سی استمداد چاہا اوسوقت میرزا
حسن پسر میرزا شاہرخ کو کہ ارادہ ہمراہی خسرو کا رکہتا تہا میری لوگ پکڑ لائی
جب مینی اوس سی پوچہا تو منکر نہو سکا فرمایا مینی کہ ہاتہہ باندہکر ہاتی پر سوار کرلین
یہ اول شگون تہی کہ ببرکت توجہ وامداد حضرت والد کی ظاہر ہوئی جب آدہا روز گذرا
اور ہوا گرم ہوئی تہوڑی دیر ایک درخت کی سایہ مین توقف کرکی خان اعظم
سی کہا مینی کہ جب مجکو اس خاطر جمعی کی ساتہہ یہ حال ہی کہ معتاد کہانی افیونکا
صبح کو تہا اور ابتک نہین کہائی نہ کسینی مجکو یاد دلائی حال اوس بی سعادت کا
اسی سی قیاس کرنا چاہیی وہ آزار کہ رکہتا تہا مین اس قسم سی تہا کہ فرزند

بی موجب وہی سبب خصیم و دشمن ہوا اگر کوشش اوسکی گرفتاری مین نکرون مفسدون
اور فتنہ اندیشون کو قدرت بہم پہنچیگی یا وہ خود اوزبک یا قزلباش کی پاس جاویگا
اور اس سی خفت اس دولت کی ہوگی اسواسطی گرفتاری اوسکی پیش نہاد ہمت
کرکی بعد تہوڑی آسایش کی پرگنہ متہرا سی کہ بیس کوس آگرہ سی واقع ہی دو تین
کوس آگی ایک گانو مین پرگنہ مذکور کی کہ ایک تالاب تہا مقام کیا شہزادہ خسرو
جسوقت متہرہ مین پہنچی حسین بیگ بدخشی کہ رعایت یافتہ حضرت والد بزرگوار کا تہا
اور بقصد ملازمت میری کابل سی آتا تہا دوچار ہوی چونکہ طبیعت بدخشیون کی
فتنہ و آشوب سی بہری ہی دو تین سوارون سی بدخشیون کی کہ ہمراہ تہی راہ برادر
سپہ سالار اونکا ہوا اور راہ مین جو کوئی سامنی آتا تہا تاراج کرکی گہوڑا اور اسباب
لی لیتی مال و اسباب سوداگرون اور رہگذرونکا لوٹ ان مفسدون کی ساتہہ
جس جگہہ پہنچتی تہی زن و فرزند آدمیون کی آسیب اون فاسقون سی امین نہ تہی
شہزادہ خسرو اپنی آنکہون سی دیکہتی تہی کہ اونکی آبا و اجداد کی ملک موروثی مین
کسقدر ظلم ہوتا ہی یہ حال دیکہکر ہر ساعت مین ہزار بار موت طلب کرتی تہی لیکن
سوای مدارات کی ان کتون سی چارہ نہ تہا اگر بخت و اقبال یاوری اوسکی
کرتا تو ندامت و پشیمانی کو دست آویز کرکی بی دغدغہ خاطر میری ملازمت مین
چلا آتا خدا خوب جانتا ہی کہ مین اوسکی تقصیرون سی بالکل گذرتا اور اوسقدر
لطف و شفقت کرتا کہ سر مو تفرقہ اور دغدغہ باقی نرہتا جو واقعہ حضرت

عرش آشیانی مین بفساد بعضی مفسدون کی کچھ ارادی باطل اوسکی دلمین آگئی
تھی کہ یہ خبر مجھکو پہنچی ہی لہذا اعتماد میری شفقت وعنایت پر نکرتی تھی اور والدہ
اونکی بی بہی ایام شہزادگی مین اونکی بری اطوار سی اور بد سلوکی اپنی چہوٹی بہائی
مادہو سنگہہ سی زہر کہاکر اپنی کو ہلاک کیا اونکی خوبی و نیکذاتی کا کیا حال لکہون کمال
عقل رکہتی تہین اور میری ساتہہ بہت اخلاص اور محبت کرتی تہین جب دیکہا کہ کچھ فائدہ
نہین اور معلوم نہین کہ آخر کو کیا ہوگا غیرت سی کہ طبیعت راجپوتون کی ہی خاطر کو موت پر
قرار دیا کئی مرتبہ گاہ گاہ مزاج مین شورش ہوئی چنانچہ یہ امر میراثی اونکا ہی کہ پدر اور
برادر اونکی دیوانگی مین اپنی کو ظاہر کر لیتی تہی اور بعد ایک مدت تک علاج و تدبیر
ہوتی تہی جس ایام مین کہ مین شکار کو گیا تہا چہبیسوین ذیحجہ سنہ ۱۰۱۳ ہجریہ مین اونکو
زیادہ عین شورش دماغ مین کہاکر تہوڑی دیر مین مرگئین گویا کہ یہ حال بیٹی کا آگی سی
دیکہا تہا اول کدخدائی کہ آغاز جوانی مین میری ہوئی تہی اونہی کی ساتہہ تہی بعد
تولد خسرو کی اونکو شاہ بیگم خطاب دیا تہا یعنی جب بد سلوکی فرزند و برادر کی میری ساتہہ
ندیکہہ سکی وقت پریشانی دماغ کی جان سی گذر کر اپنی کو کلفت و اندوہ سی خلاص
کیا اوسکی مرنی سی بباعث ایک تعلق کی کہ تہا جو دن کہ گذرتا تہا اپنی حیات و زندگانی
سی کچھ لذت نہ تہی چار رات و دن کہ بتیس پہر ہوتی ہین نہایت کلفت و اندوہ سی
کچھ ماکول و مشروب سی مرغوب طبیعت نہوئی جب یہ حال والد بزرگوار کو معلوم ہوا
دلاسا نامہ مع خلعت و دستار مبارک کی کہ سر سی اوسیطرح بندہی ہوئی تہی اونہار

نہایت شفقت و عنایت سی اس مرید فدوی کو بہی اس عنایت کی یابی اور آتش
سوز و گداز میری کی ڈالا کہ میری اضطراب و اضطرار کو فی الجملہ قرار و آرام ہوا غرض
اس ذکر سی یہ ہی کہ بی سعادتی فرزند کی اس سی کیا زیادہ ہوگی کہ باعث قتل مادر
اپنی کا ہوی اور ساتہہ پدر کی بی سبب و بی باعث محض تصور و خیالات فاسدہ سی مقام
بغی و عناد مین آکر دولت ملازمت سی فرار اور بر قرار کی اختیار کری جو منتقم حقیقی نی
سزا ہر کردار کی برابر رکہی ہی لاجرم مآل یہ ہوا کہ بری حال سی مقید ہو کر اور درجہ اعتماد
سی گذر کر زندان دائمی مین گرفتار ہوی ے راہ چو مستانہ رود ہوشمند * پای بدام
آرد و سر در کمند * مجملاً یہ ہی کہ روز سہ شنبہ دسوین ذیحجہ کو منزل ہوڈل مین اوترا
شیخ فرید بخاری ایک جماعت شجاعون اور بہادرون کی ساتہہ واسطی پیچہا کرنی
خسرو کی ہراول لشکر فیروزی اثر کی معین ہوئی دوست محمد کو کہ اردلی مین حاضر تہی
بواسطہ قدیم الخدمتی اور سفیدی ریش کی قلعہ آگرہ و محل و خزائن کی محافظت
کو بہیجا اعتماد الدولہ و وزیر الملک کو وقت نکلنی کی آگرہ سی ضبط و حراست کی واسطی
شہر مین چہوڑا تہا دوست محمد سی کہا تہی کہ مین صوبہ پنجاب کو جاتا ہون اور وہ صوبہ
اعتماد الدولہ کی دیوانی مین ہی اونکو ملازمت مین روانہ کرنا اور پسران حکیم
میرزا کو کہ آگرہ مین ہین قید کر کے محبوس رکہنا جو وقت فرزند صلبی سی یہ معاملہ
ظاہر ہوا برادر زادی و عم زادی سی کیا توقع رکہنا چاہیی معز الملک بعد رخصت
ہونی دوست محمد کی بخشی ہوی چار شنبہ کو پلول مین پنجشنبہ کو فرید آباد مین مقام

واقع ہوا تیرہوین تاریخ جمعہ کو اتفاق مقام دہلی کا واقع ہوا جنبہ مقدسہ حضرت جنت آشیانی
کی زیارت کی اور استمداد ہمت کیا فقرا اور درویشون کو اپنی ہاتہہ سی روپی دیی وہان
سی مقام حضرت نظام الدین اولیا قدس اللہ سرہ کو توجہ کرکی لوازم زیارت کو ادا کیا
بعد اوسکی کچہ روپی میر جمال الدین حسین انجو کو اور کچہ حکیم مظفر کو دیی کہ فقرا اور درویش
اور ارباب حاجت کو تقسیم کرین روز شنبہ چودہوین کو سرای نریلہ مین مقام کیا
اس سرای کو شہزادہ خسرو نی جلا دیا تہا منصب آقا ملائی برادر آصف خان کا کہ
خدمت حضور مین سرفراز تہا مع اصل و اضافہ ہزاری ذات اور تین سو سوار کا
مقرر ہوا اس راہ مین خدمتین اچہی کین ایک جماعت ایماقات کہ رکاب
ظفر انتساب مین تہی اس خیال سی کہ بعضی انمین سی شہزادہ خسرو کی ساتہہ
اتفاق رکہتی ہین مبادا انکی دلمین دغدغہ و تفرقہ راہ پاوی اونکی افسرون کو
دوہزار روپی دیی کہ آدمیون مین تقسیم کرین اور اپنی جماعت کو مراحم جہانگیری کا
امیدوار کرین اور شیخ فضل اللہ اور راجہ دہیر دہر کو روپی دیی کہ راہ مین فقرا اور
برہمنون کو دیتی رہین تیس ہزار روپی کو فرمایا کہ اجمیر مین رانا شنکر کی وطنی
بطریق مدد خرچ کی دین اور روز شنبہ سولوین کو پرگنہ پانی پت مین پہنچا یہ مقام
اوپر آبادی کرام واجداد ذوی الاحترام ہماری کی ہمیشہ مبارک و فرخندہ رہا اور
فتح عظیم حاصل ہوئین ایک شکست ابراہیم لودہی کی کہ عساکر ظفر مآثر حضرت
فردوس مکانی کو حاصل ہوئی ذکر اوسکا تواریخ روزگار مین مرقوم ہے

دوسری فتح نمایان ہمیوبدکردار پر کہ اول دولت بزرگوار مین کہ تفصیل تحریر ہوی عالم اقبال
سی ظاہر ہوی جب شہزادہ خسرو دہلی سی متوجہ پرگنہ مذکور کی ہوی بحسب اتفاق دلاورخان
وہان پہلی پہنچ گیا تہا اور کچھ دیر پہلی آنی سی خسرو کی یہ مقدمہ سنا تہا تو اپنی فرزندونکو
آب جون سی پار اوتار کر خود سپاہیانہ و قزاقانہ دل اوپر ایلغار کی رکھکر قصد کیا کہ
اپنی کو قبل پہنچنی شہزادہ خسرو کی قلعہ لاہور مین پہنچاوی اسی حال مین عبد الرحیم بہی
لاہور سی اوسی مقام مین آپہنچا دلاور خان نی اوس سی کہا کہ اپنی فرزندون کو تو بہی
ہمراہ میری فرزندون کی پار دریا کی اوتار کر ایک کنارہی ہو کر منتظر رایات ظفر آیات
جہانگیری کا ہو از بسکہ گران بار و ترسناک تہا یہ بات قرار نہ دی سکا اور اسقدر توقف
کیا کہ شہزادہ خسرو وہان پہنچی اسنی جا کر ملازمت کی اور بلاچاری اقرار ہمراہی کا کیا
اور خطاب ملک الوزراءی کا پایا اور لڑائی مین صاحب اختیار ہوا لیکن دلاور خان
تنہا مردانہ متوجہ لاہور کا ہوا راہ مین جس آدمی یا گروہ سی ملازمان درگاہ کی اور
کروریون و سوداگرون وغیرہ سی ملتی اون سبہون کو من وجہ شہزادہ خسرو سی
آگاہ کر کے بعضی کو ہمراہ لیتی تہی اور بعضی کو کہتی کہ راہ سی کنارہ اختیار کرین اور
بعد اوسکی کہ بندہای خدا لوٹنی اور غارت کرنی طاغیون سی ایمن ہوی غالب
ظن یہ تہا کہ اگر سید کمال دہلی مین اور دلاور خان پانی پت مین جرأت و ہمت
کر کے سر راہ خسرو کی روکتی تو جو جماعت کہ اونکی ہمراہ تہی تاب مقابلہ کی نہ لا کر پریشان
ہو جاتی اور خسرو گرفتار ہو جاتی لیکن اونکی ہمت نی مدد نکی تا نی الحال ہر ایک نے

اپنی قصور کی ایک طرحسی تلافی کی دلاورخان نی لاہور مین قبل پہنچنی شہزادہ خسرو
کی قلعہ مین جاکر خدمت نمائی کر کی تدارک اوس کوتاہی کا کیا اور سید کمال نی بہی
جنگ شہزادہ خسرو مین تردادات مردانہ ظاہر کئی چنانچہ اپنی جگہہ تفصیل لکھا جاویگا
ستر دین ذیحجہ کو پرگنہ کرنال مین نزول رایات عالیات کا ہوا اسی منزل مین عابد
بن خواجہ کوکہ بڑا بیٹا جونیار کا اور پوتا عبد اللہ اوزبک کا ہی حضرت والد امجد کی عہد مین
آیا تہا مینی منصب ہزاری ذات اور سوار ہی سی اوسکو سرفراز کیا شیخ نظام تہانیسری
کہ اپنی وقت کی چالاکون سی ہی شہزادہ خسرو کو دیکہکر ساتہہ نوید دلخواہ کی اوسکو
خوش کیا کہ وہ بی فکر ہو جاہی پہر اگرچہی دیکہا چونکہ یہ مقدمہ مینی سنا تہا کچہہ
خرچ راہ دیکر فرمایا کہ متوجہ زیارت خانہ مبارک کی ہووین اونیسوین کو پرگنہ شاہ آباد
مین منزل ہوئی اسی مقام مین پانی بہت کم تہا حسب اتفاق اسقدر پانی برسا
کہ سب سیراب ہوگئی شیخ احمد لاہوری کو کہ زمان شہزادگی سی اسبت خدمتگار ہی
و خانہ زادی کی رکہتی تہی منصب میر عدلی کی ساتہہ سرفراز کیا مینی اہل نیاز اور
ارباب اخلاص اونکی وسیلہ سی نظر سی گذرتی رہین اور دست وسینہ جس کسیکو
دینا چاہی عرض کر کے دلاوین وقت ارادت مریدون کی چند کلمہ بطریق نصیحت
کی مذکو ہوتی ہین چاہیی کہ اپنی کو ساتہہ دشمنی کسی مذہب کی تیرہ و تار نکرین اور
ساتہہ سب ارباب ملل کی طریق صلح کل کا مرعی رکہین کسی جاندار کو اپنی ہاتہہ سی
نہ مارین مگر لڑائی اور شکار مین سے مباش در پی جان نمودن جاندار +

تمام عرصہ بیکار یا بوقت شکار ٭ تعظیم ستارہ دن کی کہ مظہر نور الٰہی کی ہین بقدر درجہ ہر ایک
کی کرنا چاہیے اور موثر و موجد زمانی مین اللہ تعالی کو جاننا چاہیے بلکہ فکر کرنا چاہیے تا
خلوت اور کثرت خاطر مین کوئی لمحہ فکر و اندیشہ اوسکی سے خالی نرہے ۵ لنگ و لوچ و خفتہ
شکل و بی ادب ٭ سوی او می غیژ و او را می طلب ٭ حضرت والد بزرگوار نے اسمین
یہ ملکہ بہم پہنچایا تہا بہت کم وقت اس فکر سے خالی نہوتی تہی پہر منزل الوہ مین آنوالی
اوزبک کو ساتھ ستادون اور منصبدارون کی شیخ فرید کی کمک کو مقرر کرکی چالیس
ہزار روپے مدد خرچ مینے اوس جماعت کو مرحمت کیے سات ہزار روپے اور جمیل بیگ کو
دیے کہ سوارون کو بہر تقسیم کرین میر شریف آملی کو بہی دو ہزار روپیہ عنایت کیا
سہ شنبہ چوبیسوین ماہ مذکور کو پانچ آدمی ملازم ہمراہی شہزادہ خسرو کی گرفتار آیے دو
آدمیون نے کہ اونکی نوکری کا اقرار کیا فرمایا مینے کہ ہاتی کی پانو مین ڈالین اور تین
آدمیون نے انکار کیا قید کیے گیے کہ منصب دریافت کیے جاوین بارہوین ماہ فروردی
سنہ احد جلوس کو میرزا حسین اور نور الدین قلی کوتوال شہر لاہور مین داخل ہوئے چوبیسوین
ماہ مذکور کو قاصد دلاور خان کا پہنچا اور خبر لیکے کہ شہزادہ خسرو خروج کرکے قصد لاہور کا
رکہتی ہین تم خبردار رہنا اوسی تاریخ دروازے شہر لاہور کے محفوظ و مضبوط ہوگیے دو
روز بعد اس تاریخ کی تہوڑے آدمی دلاور خان کی قلعہ مین داخل ہوے اور استحکام
برج وغیرہ کا شروع کیا جس جگہہ شکست و ریخت تہا مرمت کرکی توپ قلعہ پر
چڑہا کر مستعد جنگ کی ہوے تہوڑے آدمی بندہاے درگاہ سے کہ اندر قلعہ کی تہی

مستغرق ہو کر خدمتون پر مقرر ہوی اور شہر کی آدمیون نی بہی ساتہہ اخلاص تمام کے
مدد و معاونت کی بعد دو روز کی کہ فی الجملہ سرانجام ہو گیا تہا شہزادہ خسرو پہنچا اور ایک
منازل مقررہ مین سی منزل اختیار کر کی فرمایا کہ شہر کو قتل کر کے لڑائی شروع کرین
اور ایک دروازی ہین جس طرفنی کہ ممکن ہو آگ لگا کر جلا دین اور اپنی ہمراہیون سی
کہا کہ بعد لینی قلعہ کے سات روز تک واسطی لوٹنی شہر اور قید زن فرزند آدمیون کے
حکم کرونگا اس جماعت خون گرفتہ نی ایک دروازہ شہر کا جلا دیا دلاور بیگ خان
وحسین بیگ دیوان اور نور الدین قلی کوتوال نی اندر سی مقابل دروازی کی ایک
اور دیوار اوٹہائی اہنین دنونمین سعید خان کہ کشمیر مین متعین تہی اور کنارہ دریای
جناب کے منزل رکہتی تہی اس خبر کو سنکر ساتہہ ایلغار کی روانہ لاہور کی ہوی جبکہ
کنارہ دریای راوی کی پہنچی اہل قلعہ کو خبر کیا کہ بقصد دولت خواہی کی آیا ہون
مجہی اندر قلعہ کی کر لو قلعہ والون نی رات کو کسیکو بہیجکر اونکو مع ہمراہیون کی اندر
کر لیا بعد نو روز کی کہ قلعہ گہیر رکہا تہا خبر پہونچی افواج قاہرہ شاہی کی متواتر شہزادہ خسرو
کو پہنچی اونہون نی گہبرا کر خیال کیا کہ روبرو لشکر فیروزی اثر کی جانا چاہیی جو کہ
لاہور سواد اعظم ہندوستان سی ہی چہہ سات روز مین بڑی کثرت ہو گئی چنانچہ
آدمیون سی خوب سنا گیا کہ دس بارہ ہزار سوار مستعد جمع ہو گئی تو شہزادہ اس قصد سی
کہ آگی کی فوج پر شبخون مارین حوالی شہر سی اوٹہہ آئی اور سرای قاضی علی میں
شب پنجشنبہ سولوین تاریخ مجہی یہ خبر پہنچی اوسی رات باوجود اسکی کہ پانی خوب

برستا تہا نقارہ کوچ کا بجا کر مین سوار ہوا صبح کو سلطانپور مین پہنچا اور آدہی دن تک
سلطان پور مین رہا عجب اتفاق اوسیوقت افواج قاہرہ اور جماعت مقہورہ سے
مقابلہ ہوگیا اور معز الملک طشت برپانی لایا تہا چاہتا تہا مین کہ ارزوی رغبت کی میل کروں
کہانیکا کہ خبر جنگ کی پہنچی بمجرد سننی کی باوجودیکہ طبیعت مائل برپانی کی تہی ایک لقمہ
واسطی شگون کی کہا کر سوار ہوا اور مقید کسی کی پہنچنی کا اور کمی افواج قاہرہ کا
نہوکر جلد متوجہ ہوا چلتہ خاصہ ہرچند مینی طلب کیا کسی نی حاضر نکیا ہتیار ون مین
سوا نیزہ و تلوار کی نہ تہا اپنی کو لطف ایزدی کی سپرد کر کی بیلا حظہ روانہ ہوا دل
سوارون مین ہمراہ پچاس سوار سی زیادہ ہمراہ نتہی اور کسیکو خبر بہی نہ تہی
کہ آج جنگ ہوگی مجملا پل گوبندوال پر پہنچنی تک چار پانچ سو آدمی نیک و بد سی جمع
ہوگئی جب پل مذکور سی گذرا مین خبر فتح کی پہنچی پہلی جلنسی یہہ مژدہ پہنچایا شمسی
توشکچی تہا اور اس خوشخبری کی سبب سی خطاب خوشخبر خانی کا پایا میر جمال الدین
حسین نی کہ پہلی سی اوسکو واسطی نصیحت خسرو کی بہیجا تہا اوسوقت آکر کثرت
وشوکت فوج خسرو کی اسقدر بیان کی کہ سب خوفناک ہوی یہانتک کہ خبر فتح
کی متواتر پہنچی لیکن سید سادہ لوح کسیطرح باور نہین کرتا تہا اور تعجب کرتا تہا
کہ جسقدر لشکر کہ مینی دیکہا ہی کسطرح فوج شیخ فرید سی کہ نہایت کم و بی استعداد
ہین شکست کہا یگا جب کہ سنگاسن خسرو کو ساتہہ دو خواجہ سرا اوسکی کی لائی
تو سید نی قبول کیا اور گہوڑی سی اوتر میری پانو پر سر رکہا اور

اور طرح طرح سی خشوع و خضوع کیا اور کہا کہ اقبال اس سی بلند اور زیادہ نہین ہوتا شیخ فرید اس سرداری مین مخلصانہ و فدائیانہ آگی آیا سادات بارھہ کو کہ دلاوری و زمانی کی ہین اور جس معرکہ مین کہ رہی ہین کام انسی ظاہر ہوا ہراول کیا تہا سیف خان ولد سید محمود خان نی کہ سردار اپنی قوم کا تہا بنفس خود تردداتِ مردانہ کرکے سترہ زخم کہائی اور سید جلال نے بہی کہ اس طائفہ سی ہے ایک تیر پیشانی پر کہایا اور بعد چند روز کی مر گیا سادات بارھہ کہ پچاس ساٹہہ سے زیادہ نتہی زخم و ضرب ہزار سوار اور پانچ پانچ سو بدبختی کی اوٹہاکر پارہ پارہ ہوی سید کمال کہ اپنی بہائیون کی ساتہہ واسطی کمک ہراول کی مقرر ہوا تہا ایک کنارہ سی آگر اسقدر زد و خورد کی کہ زائد تہورا اور مردمی سی ہی بعد اوسکی برانغار والون نی بادشاہ سلامت کہکر حملہ کیا اہل بغی و فساد یہ سنکر بیدست و پا ہوکر ہر ایک متفرق ہوگئی قریب چار سو آدمی ایما قات کی میدان مین پائمال تہے و غلبہ لشکر فیروزی اثر کی ہوی صندوق جواہر خسرو کا اور نفائس کہ ساتہہ رکہتا تہا ہاتہہ آیا ؎ کہ دانست کہ این کودک خورد سال ✤ شود با بزرگان چنین بدسگال ✤ با ول قدح دردی آرد بہ پیش ✤ گذارد شکوہ من و شرم خویش ✤ بسوزاند اورنگ خورشید را ✤ تمنا کند تخت جمشید را ✤ مجکو بہی مردم کوتاہ بین نی الہ آباد مین واسطی مخالفت پدر کی بہت دلالت کی لیکن یہ سخن اصلا معقول و مقبول میرا نہوا اور جانتا تہا مین کہ جو دولت کہ بنا اوسکی

مخاصمت پذیر ہو گیا یا ندار ہو گئی بصلاح ناقص عقلون کی جگہہ سی نہ ہٹا یہن اور
بمقتضای عقل و دانش کام کر کی واسطی ملازمت پدر اور مرشد و قبلہ و خدای مجازی
اپنی کی پہنچا اور اسی نیت درست کی برکت سی پہنچا مجکو جو کہ پہنچا جس روز کہ شہزادہ
خسرو بہاگا اوہی رات راجہ باسو کو کہ زمیندار معتبر کوہستان لاہور کا ہی رخصت کیا کہ اوس
طرف جاکر جسطرف خبر شاہزادہ کی سنی گرفتار کرنی مین جسقدر کوشش ہو سکی کری
اور میرزا علی اکبر شاہی اور مہابت خان کو ایک بڑی لشکر کی ساتہہ مقرر کیا کہ جسطرف
شاہزادہ خسرو جاوین فوج مذکور پیچہا کری اور مینی آپ بہی قرار کیا کہ اگر شاہزادہ خسرو کابل
کیطرف جاوین گی اوسکا پیچہا کرنی سی جب تک گرفتار نکرون نہ پہرون گا اور اگر کابل
مین توقف نکیا اور بدخشان کی طرف متوجہ ہوئی تو مہابت خان کو کابل مین چہوڑ کر
آپ بخیریت و دولت سی لوٹ آونگا اور مطلب بدخشان کی نہ جانیسی یہ تہا کہ وہ بے
سعادت البتہ اوزبکون سی مقابل ہوگا اور یہ خفت ساتہہ اس دولت کی لاحق ہوگی
جس روز افواج قاہرہ واسطی تعاقب شاہزادہ خسرو کی مقرر ہوئی پندرہ ہزار
روپیہ مہابت خانکو اور بیس ہزار روپی اور احدیون کو مرحمت ہوئی اور دس ہزار
روپیہ اور سوای اوسکی ہمراہ فوج مذکور کے کیا گیا کہ راہ مین جسکو چاہین دین روز شنبہ
اٹہائیسوین کو وارد وہی ظفر قرین کا منزل جیپال مین کہ سات کوس لاہور سی ہے
نزول اجلال ہوا اور شاہزادہ خسرو چند آدمیون کی ساتہہ کنارہ دریای چناب کی
پہنچی خلاصہ یہ ہے کہ بعد شکست کی راہی اون گون کی کہ ہمراہ شہزادہ کے

معرکہ جنگ سی لوٹ آئی تہی مختلف ہوئی افغان و اہل ہند کہ اکثر قدیم اونکی تہی چاہتی
تہی کہ ہندوستان کیطرف جاکر بغاوت و فساد شروع کرین اور حسین بیگ کہ اہل
و عیال و مردم و خزانہ اونکا کابل کیطرف تہا واسطی جانی کابل کی دلالت کرتی
تہی آخر جو حسین بیگ کی صلاح پر کام کیا ایک قلم ہندوستانی اور افغان اوسنی
جدا ہوگئی بعد پہنچنی دریای چناب کی ارادہ کیا کہ شاہ پور کے کہاٹ سی عبور کرین سبب
کشتی بہم نہ پہنچنی کی سودہرہ کی کہاٹ کو روانہ ہوی اوس کہاٹ پر آدمی اونکی ایک
کشتی بی ملاح اور ایک کہاس وغیرہ سی بہری ہوئی لائی قبل شکست ہونے
شہزادہ خسرو کی سب جاگیرداروں اور راہ دارون اور گذربانون کو حکم صادر ہوا
تہا کہ اس قسم کا قصہ واقع ہوا ہے خبردار و ہوشیار رہین اس سبب سے کہاٹ
دریا کی بند تہی حسین بیگ نی چاہا کہ کہاس والی کشتی کے ملاحون کو اس کشتی
بیملاح پر لاکر شہزادہ خسرو کو اوس پار اوتار دین اس اثنا مین کیلن داماد
کمال چودہرے سودہرہ کا پہنچا اور دیکہا کہ ایک گروہ رات کو دریا اوترنے کے
ارادہ مین ہین ملاحون کو پکارا کہ حکم حضرت جہانگیر بادشاہ غازی کا نہین ہے
کہ کوئی رات کو آدمی نادانستہ اوتارا کرین ہوشیار رہنا ان لوگون کی شور و غوغا سی
آدمی اوس نواح کی جمع ہوگئی داماد کمال نے کشتی چلانی کی لکڑی کہ ہندی
زبان مین بلی کہتی ہین ملاحون کی ہاتون سی کہینچ لی اور کشتی کو سرگردان
کردیا ہر چند کہ ملاحون کو روپی دینا قبول کیا لیکن کوئی ملاحون مین سے

متصدی یارا و تا رنی کا نہوی کسیی نی قبول نکیا ابو القاسم نمکین کو گجرات مین جو ابی
جناب سی خبر پہنچی کہ ایک جماعت اس رات مین چاحتی ہی کہ آب چناب سی عبور کرے
جب اس خبر سی مطلع ہوی اوسی رات اپنی فرزندون اور جماعت کی ساتہہ سوار ہوکر کنارہ
گہاٹ مذکور کی پہنچی یہانتک نوبت پہنچی کہ حسین بیگ نی ملاحون کو گہیر لیا اور دریا کی
کنارے سی داماد کمال نی بہی تیر اندازی شروع کی چار کوس تک کشتی بطور خود بہتی گئی
یہانتک کہ آخر شب مین کشتی ریگ مین آگئی ہر چند چاہا کہ کشتی کو ریگ سی جدا کرین
میسر نہوا اس اثنا مین صبح صادق ظاہر ہوئی ابو القاسم اور خواجہ خضر خانی کہ ہلال
خان کی اہتمام سی اوسطرف دریا کی جمعیت کی تہی کنارہ غربی دریا کو مستحکم کیا اور
جانب شرقی کو زمینداروں نی استحکام دیا تہا ہلال خان کو کہ قبل وقوع
اس حادثہ کی ساتہہ سزاولی لشکر متعینہ کشمیر کے بسرداری سعید خان کی بہیجا تہا
بحسب اتفاق اوسی رات اوس نواحی مین پہنچی اور بہت دیر پہلی پہنچی تہی اور اہتمام
اونکا بیچ لانی ابو القاسم خان و جماعت خواجہ خضر خان کی اور گرفتار کرنی شہزادۂ
خسرو کی بہت دخل رکہتا تہا صبح یکشنبہ اونتیسوین ماہ مذکور کو آدمی ہاتی اور کشتی
مین سوار ہوکر شہزادہ خسرو کو گرفتار کر لائے روز دوشنبہ سلخ کو میرزا کامران سے
باغ مین خبر گرفتاری شہزادہ کی مجکو پہنچی اوسیوقت امیر الامرا سی فرمایا مینے
کہ گجرات پہنچکر شہزادہ خسرو کو ملازمت مین لاوین بیچ صلاح امور سلطنت اور
ملک داری کی اکثر اپنی رای و فہمید پر عمل کرتا ہون اور اپنی صلاح کو اورونکی

صلاح سی معتبر جانتا ہون اول یہ کہ بخلاف صلاح وصوابدید سب بندگان مخلص کے الہ آباد سی ملازمت پدر بزرگوار کے اختیار کر کی دولت خدمت اونکی کو پایا کہ اور اصلاح میری دین و دنیا کی اسیمین تھی اور اسی صلاح سی بادشاہ ہوا مین دوسری تعاقب شہزادہ خسرو مین ساتھہ کسی چیز کے تعین ساعات وغیرہ سی مقید نہوا مین اور جب تک شہزادہ کو گرفتار نکیا آرام نکیا اور عجائبات امور سی یہ ھی کہ وقت لوٹنی کی حکیم علی عالم فن ریاضی سی میںنی پوچھا کہ ساعت توجہ میری کی کیونکر تھی عرض کیا کہ واسطی حصول اس مطلب کی اگر چاہیں کہ ساعت اختیار کرین برسون مین مثل اس ساعت کی کہ آپ ساتھہ دولت کی سوار ہوئی نپا سکین گی پنجشنبہ کی دن تیسری محرم سنہ ایکہزار پندرہ مین میرزا کامران کی باغمین شہزادہ خسرو کو دست بستہ پاؤن مین زنجیر بائین طرف سی برسم تورہ چنگیز خانی کے سامنی لائی حسین بیگ داہنی ہاتھہ کی طرف اور عبد الرحیم بائین ہاتھہ کی طرف کھڑی تھی اور شہزادہ خسرو درمیان مین کھڑی کانپتی تھی اور روتی تھی حسین بیگ نے اس خیال سی کہ کچھہ فائدہ ہوگا پریشان کلمات کہنا شروع کیے جب غرض اوسکی معلوم ہوئی اوسکو بات کرنیکی واسطی منع کر کی شہزادہ خسرو کو مسلسل سپرد کیا اور ان دونو مفسدونکی واسطی فرمایا کہ گاو گدہی کی چمڑی مین کہینچین اور گدہی پر اولٹا سوار کر کے گرد شہر کی پہراوین چونکہ چمڑا گاؤ کا بہ نسبت گدہی کی جلد خشک ہوتا ہے حسین بیگ چار پہر زندہ رہکر بباعث تنگی نفس کی مرگیا اور

عبدالرحیم گدھی کی کہال مین تہا اور باہر سی رطوبت پہنچاتی تہی زندہ رہا آخر دنجہ
کو دوشنبہ کی دن سی محرم تک بواسطۂ زبونی ساعت کی میرزا کامران کی باغمین
توقف واقع ہوا موضع بہروال کو کہ لڑائی اوس مقام مین واقع ہوئی تہی
شیخ فرید کو مرحمت کیا مینی اور اوسکو بخطاب والامرتضی خان کی سرفراز کیا آور
بجہت انتظام سلطنت کی باغ مذکور سی شہر تک فرمایا مینی کہ دورویہ لکڑیین کہڑی
کرکے فتنہ انگیزون اور اوس جماعت کو کہ اس شورش مین ہمراہی کی تہی اوپر لکڑی
اور سولی کی لٹکا کر سیاست کرین اور سزا اور جزا کو پہنچا دین زمینداروں کو کہ لوازم
دولت خواہی کی بجالای تہی ریاست اور جو دہرائی میانہ دریای چناب کی عنایت
فرمائی اور زمین بطریق مدد معاش کی ہر ایک کو مرحمت کی جملہ اموال حسین بیگ
سی کہ بعد اسکی ہر جگہہ نام اوسکا مذکور ہوگا بیر محمد باقی کی گہر سی قریب ساتہہ لاکہہ
روپی کی ظاہر ہوا سوای اوسکی کہ اور جگہہ رکہا تہا اور اپنی ساتہہ لی گیا یہ جب میرزا
شاہرخ کے ہمراہ اس درگاہ مین آیا تہا ایک گہوڑا رکہتا تہا رفتہ رفتہ کام اوسکا
اس درجہ کو پہنچا کہ صاحب دفینہ و خزینہ کا ہو کر مثل ان ارادون کی اوسکی دلمین آئی
اثنا راہ مین کہ ہنوز معاملہ شہزادہ خسرو کا مشیت حق مین تہا جو وسط ولایت اور
دارالخلافۃ آگرہ کہ جگہہ فتنہ و فسادکی ہے سردار صاحب جود سی خالی تہا اس
دغدغہ سی کہ مبادا معاملہ شہزادہ خسرو کا طول کہیچی فرمایا مینی کہ فرزند پرویز بعضے
سرداروں کو اوپر رانا کی چہوڑ کر خود آصف خان اور ایک جماعت کی ساتہہ کہ

اونسی بہ نسبت خدمت کی نزدیک رکھتی ہون متوجہ آگرہ کی ہون اور حفظ و حراست
وہان کی اپنی ذمہ پر سمجھین برکت عنایت الٰہی سی قبل پہنچنی شہزادہ پرویز کی آگرہ مین
مہم شاہزادہ خسرو کی حسب دلخواہ دوستون و مخلصون کی تمام ہوئی اسواسطی فرمایا
مینی کہ فرزند مذکور روانہ ملازمت ہون نوین محرم کو چارشنبہ کی دن ساتھہ مبارکی
کی قلعہ لاہور مین آیا مین دولت خواہون نی عرض کی کہ معاودت طرف آگرہ کی
ان دنون کہ فی الجملہ صوبہ گجرات و دکن و بنگالہ مین خلل واقع ہے ساتھہ صلاح
دولت کی قریب ہوگی یہ صلاح پسند نہ آئی اسواسطی کہ عرائض شاہ بیگ خان حاکم
قندہار سی بعضی مقدمہ معلوم ہوی تھی کہ وہ اس بات پر دلالت کرتی تھی کہ امرای
قزلباشیہ سرحد کی واسطی فساد اوس جگہہ کی باقی لشکر میرزایون کو کہ ہمیشہ سلسلہ
خصومت و نزاع کو جنبش دیتی ہین اور ترغیب کی خطوط واسطی لینی قندہار کی لکھتی
ہین حرکت کرین گی دل مین آیا کہ مبادا کہ وفات حضرت ظل سبحانی حضرت
عرش آشیانی کی اور مخالفت بی ہنگام شہزادہ خسرو کی اونکی داعیہ کو تیز کری
اور قندہار پر حملہ کرین بحسب اتفاق جو کچھہ خیال مین گذرا تھا ظاہر ہوا کہ حاکم ہرات اور
سیستان اور باقی جاگیر دار اوس طرف کی حسین حاکم ہرات کی مددگار ہوکر قندہار
کی لینی کو متوجہ ہوی لیکن شاباش ہمت اور مردانگی پر شاہ بیگ خان کے
کہ مردانہ ثابت قدم ہوکر قلعہ کو درست اور مضبوط کیا اور خود اوسکی ہر برجی پر ایسا
بلند ہوکر بیٹھا کہ باہر والی اوسکو دیکھتی تھی اور جب تک وہ قلعہ گھر رہا اس

شاہ بیگ خان نے کمر باندہی اور سروپا برہنہ مجلس عیش و عشرت کیا کرتا
اور ہر روز اپنی فوج ظفر موج کو دشمنون کی مقابلہ پر قلعہ سی باہر بہیجا کرتا اور مردانہ
کوششین کرتا اور لشکر قزلباش نی تین طرفسی قلعہ گہیرا تہا جب مجکو یہ خبر لاہور مین
پہنچی تو ظاہر ہو گیا کہ اسقدر توقف میرا وہان پر قرین مصلحت تہا اوسیوقت مینی
ایک بڑی فوج بسرداری میرزا غازی اور ہمراہ ایک جماعت منصبدارون اور
مخلصون کی مثل قرابیگ مخاطب بقراخانی اور بخته بیگ مخاطب بسردار خانی کی
معین کی اور میرزا غازی کو کہ افسر کل تہا پنجہزاری منصب ذات اور سوار سی سرفراز
کیا اور نقارہ دیا یہ میرزا غازی فرزند میرزا ترخانی کا ہے جو بادشاہ ملک ٹہٹہ کا
تہا کہ عبدالرحیم خانخانان کی ہاتہ میری باپ کی سلطنت مین وہ ملک فتح ہوا ہی
لیکن پہر ملک ٹہٹہ اوسکی جاگیر مین کہ با منصب پنجہزاری ذات اور سوار کے
جو اوسکو عنایت ہوا تہا مقرر اور معین ہوا اور بعد اوسکی وفات کی یہی میرزا غازی
فرزند اوسکا خدمت اور منصب پر باپ کی سرفراز ہوا باپ دادا انکی امراء سلطان
حسین میرزا باقرا والی خراسان سی ہین اور اصل مین سلسلۂ امراء امیر تیموریہ سی ہے
غرض کہ مینی خواجہ عاقل کو بخشی اس لشکر کا مقرر کیا اور تینتالیس ہزار روپی
بطریق مدد خرچ قراخان کو اور پندرہ ہزار نقدی بیگ اور قلیچ بیگ کو کہ
ہمراہ ہے میرزا غازی کی تہا مرحمت کیی تا رفع اس خدشہ کا ہو اور خود مین باراده
سیر کابل کی لاہور مین ٹہیرا اور انہین دنونمین منصب حکیم فتح اللہ کا

اصل و اضافہ سی ہزاری ذات اور تین سو سوار کا مقرر ہوا اور چونکہ شیخ حسین جامی
سی سچی خوابین مجکو ظاہر ہوئی تہین اسواسطی بیس لاکہہ دام کہ قریب چالیس
ہزار روپی کی ہوی بجہت خرچ اونکی خانقاہ کی فقیرون کی بینی مقرر کیی پہر
بائیسوین تاریخ عبد اللہ خان کو سرفراز کرکی منصب ڈہائی ہزاری ذات اور پانسو
سواروں کا معہ اصل و اضافہ مقرر کیا اور دو لاکہہ روپی بیگون کو دیکر حکم فرمایا
کہ انکو مدد خرچ مین دین اور بتدریج اونکی ہاہیانون مین وضع کرتی جاوین اور
چہہ ہزار روپی قاسم بیگ خان داماد شاہ بیگ خان کو اور تین ہزار سید بہادر
خان کو عنایت کیی اور موضع گوبندوال مین کہ کنارہ دریای بیاہ کی واقع ہے
ایک ہندو تہا ارجن نام لباس فقیری اور بزرگی مین کہ بہت بی وقوف
ہندو مسلمان اوسکی حالات کی مرید اور معتقد تہی اور اوسنی اپنی ولایت مشہور
کر رکہی تہی کہ سب لوگ اوسکو گرو کہتی تہی اور اطراف و جوانب سی لوگ اوسکی
معتقد ہو کر آتی تہی یہ دوکان اوسکی تین چار پشت سی گرم تہی اور مین بہت
دنون سی سوچتا تہا کہ اوسکی اس جہوٹی دوکان کو برطرف کرون یا مدد الہی
سی اوسکو مسلمان کرون یہانتک کہ جب ان دنون خسرو نی اس راہ سی
گذر کیا تو اس مجہول نی اوس سی ملنی کا ارادہ کیا اتفاق سی اوسکی مقام پر
جا کر خسرو مقیم ہوی اسنی باہر نکلکر اوس سی ملاقات کی اور کچہہ باتون فریب
آمیز سی اوسکی ساتہہ وعدہ کیا اور اوسکی پیشانی پر اونگلی سی زعفران کا قشقہ

گوبندوال و معتقدی مسلمان و ہندو بجانب گرو ارجن

کھینچا اور اس حرکت سے شگون حصول اوسکی مقصود کا کیا جب میں اوسکی یہہ
باتین سنین اور پہلی سی بہی اوسکی واہیات مجکو خوب معلوم تہی تو مینی حکم
اوسکی حاضر کرنی کا دیا جب وہ پکڑا آیا تو اوسکا گھر بار اور متعلقات تمام مرتضی
خان کو مینی دیدیا اور اوسکی اسباب کو ضبط کرکی فرمایا کہ اوسکو واسطی سیاست کی
قتل کرین اور دو شخص اور کہ نام اونکا راجو اور ابنا تہا اور دولت خان خواجہ سرا
کی حمایت مین ظلم و تعدی سی زندگانی کرتی تہی اور جب تک خسرو لاہور پر قابض
رہا انہون نی خوب دست اندازی کی اسواسطی مینی فرمایا کہ راجو کو سولی دین اور
ابنا کہ جمع والا مشہور تہا اوس سی جرمانہ لین غرض کہ ایک لاکھہ پندرہ ہزار روپئی
اوس سی وصول ہوی لیکن مینی حکم دیا کہ ان روپیون کو مسافر خانون اور
خیراتو نمین صرف کرین اور سعد اللہ خان منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سواری
ممتاز ہوا اور شہزادۂ پرویز نے کمال اشتیاق سی راہ دراز قطع کرکے موسم برسات
مین کہ جھڑی لگ رہی تہی اپنی آنی سی مجکو خوش کیا جمعرات کو اونتیسوین
تاریخ بعد گذرنے دو پہر اور تین گھڑی دن کی مجسی ملا مینی نہایت مہربانی سے
اوسکو بغل مین لیکر پیشانی پر بوسہ دیا اور خسرو سی کہ یہہ قصور ہوا تہا تو مینی
دلمین قرار کیا تہا کہ جب تک اوسکو گرفتار نکرون کہین توقف نکرونگا
اور احتمال تہا کہ طرف ہندوستان کی لوٹی تو ایسی وقت مین خیال لیے
رکہنا آگرہ کا کہ دار الخلافت اور مقام بیگمات اور خزائن کا ہی صلاح ملک داری

دورہی اسواسطی جب مین اگرہ سی خسروکی پیچھی روانہ ہوا تو سنی پرویز کو لکھا
کہ تمہاری اخلاص و خدمت کا یہ حاصل ہوا کہ خسرو دولت سی دُور ہوا اور سعادت
واقبال نے تمہاری طرف موہنہ کیا مین بطریق ایلغار اوسکی پیچھی جاتا ہون اسوقت
مین مہم رانا کو بمقتضای وقت اور صلاح دولت کی فیصل کرکے اپنی آپ کو جلد
آگرہ مین پہنچاؤ کہ تخت وخزانہ تمہاری سپرد کرتا ہون اور تمکو اللہ حافظ و ناصر کی
لیکن پہلی پہنچنی میری اس فرمان کی رانا نی عاجز ہوکر آصف خان کو پیام
دیا تہا کہ مین اپنی قصور سی شرمندہ ہون امید ہی کہ آپ میری شفاعت کرکی
کسیطرح شہزادہ کو اسبات پر راضی کرین کہ مین اپنی بیٹی باگہہ نامی کو خدمت
مین بہیجون لیکن پرویز اسپر راضی نہوتی تہی اور کہتی تہی کہ یا خود آیا اپنی بیٹی کرن
کو بہیج لیکن جب خسروکی فتنہ انگیزی سنی تو بصلاح وقت آصف خان اور دوسری
امرا باگہہ کی آنی پر راضی ہوی اور وہ منڈل گڈہ مین بیچ خدمت شہزادہ کی
حاضر ہوا پہر پرویز نے راجہ جگنا تہہ اور اکثر امرای لشکر کو وہان چہوڑکر خود ہمراہ
آصف خان اور چند اہل خدمت کی روانہ آگرہ کی ہوی اور باگہہ کو ہمراہ لیتی آئی
جب قریب آگرہ کے پہنچی تو خبر فتح اور گرفتاری خسروکی سنی پہر پرویز نی دو
مقام آگرہ مین کیی تہی کہ میرا حکم پہنچا کہ جو خاطر ہر طرف سی جمع ہے آپ کو
جلد میری پاس پہنچاؤ اسواسطی پرویز میری خدمت مین حاضر ہوی مینی
آفتاب گیر کہ علامت بادشاہون کی ہے اوسی مرحمت کی اور دہ ہزاری منصب

عنایت کرکی بخشیون کو حکم کیا کہ جاگیر واسطی تنخواہ کی نکال دین اور میرزا علی بیگ کو
انہین دنون حکومت کشمیر پر روانہ کیا اور دس ہزار روپی قاضی عزت اللہ کو
دیی کہ فقرا اور محتاجان کابل کو قسمت کری اور احمد بیگ خان ساتھہ منصب دو ہزاری
ذات اور ساڑہی بارہ سو سوارون کی اصل واضافہ سی سرفراز ہوا اور انہین
دنون مین مقرب خان کہ واسطی لانی اہل وعیال برادر دانیال کی مقرر
ہوا تہا بعد چہہ مہینی بائیس دن کی برہان پور سی لوٹ کر خدمت مین حاضر ہوا
اور حالات وہان کی بہ تفصیل بیان کیی سیف خان نے منصب دو ہزاری
ذات اور ہزار سوار کا پایا اور سید عبد الوہاب بخاری کہ میری والد کی سلطنت
مین حاکم دہلی تہا اور بسبب بعضی قباحتون کی کہ اوسکی لوگون سی صادر ہوئین
اس خدمت سی موقوف ہوکر داخل اماموں مین ہوا اور تمام ممالک محروسہ
مین مینی حکم دیا خواہ خالصہ ہو خواہ جاگیر کہ لنگر خانی مقرر ہون اور موافق حاجت
مندون کی کہانا پکا کر تقسیم ہوا کری تا غربا اور مسافر آرام پاوین اور
انبہ خان کشمیری کہ اولاد سی وہان کی حکام کی ہے منصب ہزاری ذات
اور تین سو سوار سی ممتاز ہوا اور روز دو شنبہ نوین ربیع الآخر مین
شمشیر خاصہ مینی پرویز کو عنایت کی اور قطب الدین خان کو کہ اور امیر الامرا
کو بہی تلوارین مرصع بخشین فرزندان دانیال کو کہ مقرب خان لایا تہا
اسدن دیکہا مینی کہ تین فرزند اور چار دختر تہین طہمورث اور بالسیقر اور

ہوشنگ نام لڑکون کی تہی بینی اون سب سی اسقدر رحم وشفقت کرمی کہ کسیکی خیال مین نہ تہی اور طہمورث کو کہ سب مین بڑا تہا مقرر کیا کہ ہمیشہ میری پاس رہا کری اور دوسرون کو سپرد اپنی بہنون کی کیا مینی تا بخوبی پرورش کرین اور خلعت خاص راجہ مانسنگہ کو مینی بنگالہ مین بہیجا اور تین لاکہہ دام میرزا غازی کو انعام دیی اور شیخ ابراہیم پسر قطب الدین خان کوکہ کو منصب ہزاری ذات اور تین سو سوار کا بخشکر خطاب کشور خانی کا دیا اور وقت تعاقب کرنی خسرو کی چونکہ فرزند خرم کو آگرہ مین بیگمات اور خزانہ پر مین چہوڑ کر آیا تہا تو بعد دلجمعی کے اس مہم سی مینی حکم دیا کہ فرزند کو ہمراہ اپنی دادی اور باقی محلون کی روانہ ملازمت کا ہو جب یہ قریب لاہور کی پہنچی تو جمعہ کی دن بارہوین تاریخ اسی ماہ کی مین کشتی پر سوار ہو کر اپنی والدہ کی استقبال کو گیا اور موضع دہر مین کہ ایک گانو ہی شرف ملازمت حاصل کیے بعد اداکرنی کورنش اور سجدہ اور تسلیم اور بجالانی آداب کی موافق تورہ چنگیزی اور قانون تیموری کہ مقرر ہی اللہ تعالی کے عبادت مین مشغول ہوا اور بعد فراغت اس شغل کی رخصت لیکر قلعۂ لاہور مین آیا اور سترہوین تاریخ معز الملک کو بخشی لشکر رانا کا کر کے ادسطرف روانہ کیا اور جو خبر مخالفت رامی سنگہ اور دلیپ سنگہ ادسکی لڑکی کے حوالی ناگور مین سنی تہی تو حکم کیا کہ راجہ جگناتہہ ہمراہ مخلصان درگاہ اور معز الملک کی ایلغار کر کی دفع اونکی فتنہ وفساد کا کرین اور سردار خان کہ بجامی شاہ بیگ خان حاکم قندہار

ہوا تہا ساتہہ منصب سہ ہزاری ذات اور ڈہائی ہزار سواروں کی ممتاز ہوا اور پچاس
ہزار روپیہ اوسکو عنایت کری اور خضر خان اصلی حاکم خاندیس کو اور اوسکی بہائیے
احمد خان کو کہ خانہ زادون سی اس دولت کی ہی تین ہزار روپی مرحمت ہوے
اور ہاشم خان پسر قاسم خان کو کہ خانہ زاد قدیم اور تربیت یافتہ ہی منصب ڈہائی ہزاری
ذات اور ڈیڑہ ہزار سوار کا عنایت کیا اور خاصہ گہوڑا بہی اوسکو مرحمت کیا اور آٹھہ
امیرون کو کہ دکن مین معین تہی خلعت بہیجی اور پانچ ہزار روپی بطریق انعام
نظام شیرازی کو کہ قصہ خوان ہی مرحمت فرمای اور تین ہزار روپی واسطی خرچ
لنگرخانی کشمیر کی وکیل میرزا علی بیگ حاکم کشمیر کو دیی کہ وہان بہیجدی اور خنجر مرصع
چہہ ہزار روپی قیمت کا قطب الدینخان کو دیا مینی پہر مینی سنا کہ شیخ ابراہیم
بابا افغانی دوکان پیری مریدی کی لاہور کی کسی پرگنہ مین آراستہ کرتا ہی اور
اوپر طریقہ او باستش اور بی وقوفون کی بہت افغان وغیرہ اوسکی پاس جمع ہوے
ہین تو مینی حکم دیا کہ اوسکو حاضر کرکے پرویز کے سپرد کرین کہ قلعہ چنارگڈہ مین
رکہی جب تک اوسکی شہرت کم ہو اور روز یکشنبہ ساتوین جماد الاول کو بہت
اہل منصب اور بیکی رعایتون بادشاہی سی سرفراز ہوی منصب مہابت خان کا
دو ہزاری ذات اور تین سو سوار کا مقرر ہوا دلاور خان دو ہزاری ذات اور چودہ
سو سوارون سی سرفراز ہوا وزیر الملک تیرہ ہزاری ذات اور ساڑہی پانسو
سوارون سی ممتاز ہوا اور قیام خان سے ہزاری منصب اور سوار پاے

اور شیام سنگھ ڈیڑھ ہزاری منصب اور بارہ سو سواری سی ممتاز ہوا اسیطرح بیالیس
آدمی منصب دار زیادتی منصب سی سرفراز ہوی اور مینی لعل قیمتی پچیس ہزار روپی
کا پرویز کو مرحمت کیا پہر چہارشنبہ کی دن نوین تاریخ ماہ مذکور کی مطابق
اکیسوین ماہ بہمن کی بعد گذرنی تین پہر چار گہڑی دن کی مجلس میری سالگرہ کی
آراستہ ہوئی ابتدای سال اٹھتیسوین مین عمر سی ترازو میری دادی کی گہر مین
کہڑی ہوئی وقت مقرر اور ساعت نیک مین خیریت اور برکت سی مین ترازو مین بیٹہا
اوسکی ہر رسی کو ایک ایک بوڑہی شخص نی پکڑ کر مجکو دعائین دین اول مین
سونی سی تولا تین من دس سیر چڑہا ہندوستانی حساب سی پہر باقی
فلزات اور اقسام خوشبویون اور کیفیات مین بارہ دفع تولا اور اسیطرح
سال مین دو بار مین اپنا وزن کرتا ہون کہ ہر بار سونا چاندی اور باقی فلزات
اور ریشم اور عمدہ کپڑون مین اور اقسام غلہ سی وزن کرتا ہون اول شروع سال
شمسی مین دوبارہ شروع ماہ قمری مین اور نقد اور سامان اپنی وزن کا
الگ تحویلدارون کو دیتا ہون کہ فقرا اور حاجتمندون کو تقسیم کر دین
اور اسی مبارک دن قطب الدین خان کوکہ برسون سی اس دن کی آرزو مین
تہا طرح طرح کی عنایتون سی سرفراز ہوا اول اوسکو منصب پانچہزاری ذات
اور سوارون کا دیا پہر خلعت خاص اور شمشیر مرصع اور خاصہ گہوڑا زین مرصع
سی عنایت کرکی حکومت ملک بنگالہ اور اوڑیسہ کی کہ پچاس ہزار سوار کی جگہہ

اوسکو عنایت کی اور وہ باعزت تمام بڑی لشکر کے ساتھہ اوسطرف روانہ ہوا اور
دو لاکھہ روپی مین اوسکو بطریق مدد خرچ کی مرحمت کیی اوسکی ماں نی مجھکو
لڑکپن سی پرورش کیا ہی اور مجکو اسقدر محبت ہی کہ اپنی ماسی نہین والدہ
قطب الدینخان کی بجای والدۂ حقیقی میری کی ہے اور وہ مجکو بہائیون اور
فرزندون سی کم نہین سب کو کون مین یہ بہتر ہے تین لاکھہ روپی اوسکی ہمراہیونکو
مینی عنایت کیی اور اوسی دن ایک لاکھہ تیس ہزار روپی واسطی ساچق کے
دختر بہاری کو کہ نامزد پرویز کے تہی بہیجی اور بائیسوین تاریخ بازبہادر قلماق
کہ بنگالہ مین مدتون سی نافرمانی کرتا تہا خوش نصیبی سی دردولت پر حاضر ہوا
مینی خنجر مرصع اور بیس ہزار روپی اوسکو عنایت کیی اور منصب ہزاری ذات کا
سوارون کے ساتھہ اوسکو دیا اور ایک لاکھہ روپیہ مع نقد وجنس پرویز کو دیا
اور کیشوداس مارو ڈیڑہ ہزاری منصب ذات اور سوارونسی سرفراز ہوا ابوالحسن
کہ دیوان اور مدار المہام میری بہائی دانیال کے سرکار کا تہا اور اہل وعیال
کے ہمراہ میری خدمت مین آیا تہا منصب ہزاری ذات اور پانسو سوارونسی
سرفراز ہوا اور شروع ماہ جمادالثانی مین شیخ بایزید کو کہ سیکری کی
شیخ زادون سی ہی اور عقل وفراست اور قدامت مین اور ونسی ممتاز ہے
خطاب معظم خانی سی سرفراز ہوا اور مینی اوسکو دہلی کی حکومت بخشی اور اکیسوین
تاریخ اسی مہینہ کی مینی ایک ہار چار لعل اور دو سو موتیون کا پرویز کو دیا

اور حکیم مظفر کا منصب تین ہزاری ذات اور پانسو سوار مع اصل و اضافہ مقرر کیا
اور پانچہزار روپی شتھل راجہ منجھولی کو مرحمت ہوی اور تازہ ہی حالات سی کہ ان دنون
ظاہر ہوی پکڑا جانا خط میرزا عزیز کوکہ کا ہی کہ راجہ علیخان حاکم خاندیس کو لکھا تھا اور
مین پہلی جانتا تھا کہ شاید عناد اسس میرزا کا واسطی موافقت خسرو کی ہی کہ
بسبب اوسکی داماد ہونی کی مجھسی خصومت رکھتا ہی مگر اس تحریر سی ثابت ہوا کہ وہ
اپنی اصلی نفاق کو کسی حال مین نہین چھوڑتا اور اوسکی یہ عداوت میری باپ
سی بھی تھی غرض کہ اوسنی یہ خط مشتمل اوپر بدخواہی اور عداوت کی کہ کوئی دشمن
ویسا نہ لکھی گا اگی راجہ علیخان کو لکھا تھا کہ میری والد کی سلطنت مین رخنہ اندازی
کرتی حالانکہ ویسا کوئی بادشاہ زر بخش اور قدردان نہو گا کہ لڑکپن سی اسس
میرزا عزیز کو اوسکی والدہ کیطرح رعایت سی پرورش کیا اور مورد عنایت رکھا
اور اسقدر بڑہایا کہ اپنی برابرون مین زیادہ ہوا اور یہ خط برہان پور مین درمیان اسباب
وہاں راجہ علیخان کی خواجہ ابوالحسن کی ہاتھہ لگا اور اوسنی لا کر مجھکو دکھلایا
اوسکو دیکھکر میری بدن پر غصہ سی بال کھڑی ہوی اگر خیال اوسکی ماکا مانع
نہوتا تو لایق تھا کہ اوسکو اپنی ہاتھہ سی سزا دون لیکن مینی اوسکو بلوایا اور وہ خط
اوسکو دیا کہ پکار کر لوگون مین پڑہی اور مجکو گمان تھا کہ وہ اوسکو دیکھکر مارے
خوف کی مر جائے گا لیکن اوسنی بی شرمی اور بیحیائی سے ایسا پڑہا کہ گویا
اوسکا لکھا ہوا نہین ہے اور غیر کا خط میری حکم سی پڑہتا ہی حاضران

مجلس کہ میری والد کی نوکر تہی اوس خط کو دیکہہ اور اسکا اوسکو لعنت کرنی لگی پہر
مینی اوس سی پوچہا کہ قطع نظر اون برائیون سی کہ تو نی اپنی ذہن ناقص
مین مجہی کہین میری والد بزرگوار سی کہ تجہکو خاک سی اوٹہا کر سب مین سربلند
اور ممتاز کیا کہ تجہپر سب رشک کرتی تہی کیا برائی دیکہی تہی کہ اونکی دشمنون او مخالفون
سی ایسی تحریکے اور خود نمکحراموںمین داخل ہوا لیکن آدمی اپنی طبیعت سی لاچار
ہے کہ جب تو اصل مین منافق ہے تو سوا ایسی کامون کی تجہسے کیا ظاہر ہو
جو برائی کہ تو نے مجہسی کیے تہی مینی اوسکو معاف کرکے پہر تجہکو تیری اگلی منصب
پر سرفراز کیا اور مجہکو یہ گمان تہا کہ تیرا نفاق شاید خاص میرے ساتہہ ہوگا اب کہ معلوم
ہوا کہ تو اپنی ایسی حاکم مجازی اور قدردان سی بہی بدخواہی مین باز نہ آیا تو
تجہکو تیری دین و آئین پر حوالہ کرتا ہون لیکن وہ اوس بات کی جواب مین کیا بولتا
پہر مینی حکم دیا کہ اوسکی جاگیر اور جگہہ بدل دین اگرچہ یہ اوسکی خطا لایق عفو نہ تہی
مگر مینی بلحاظ بعضی باتون کے اوس سے درگذر کیا پہر چہبیسوین تاریخ یکشنبہ کو
محفل پرویز کے شادی کی شاہزادہ مراد کے دختر سے آراستہ ہوئی اور میری
دادی کے گہر مین اونکا نکاح ہوا اور سامان جشن و خوشی پرویز کے گہر مین
مرتب ہوا جو اوس مجلس مین حاضر ہوا طرح طرح کی عنایتون سی سرفراز
ہوا نو ہزار روپے شریف آملی کو مع اور سردارون کی حوالی ہوی کہ محتاج
اور فقرا کو تقسیم کرین اور دسوین رجب کو یکشنبہ کی دن مین واسطی تماشا

موضع کرچہاک اور سندلہ کی شہر سے نکلکر راہ اوس کی باغ مین ٹہیرا اور چار دن وہان
رہا پھر چارشنبہ کو تیرہوین تاریخ وزن شمسی پرویز کا ہوا اوسکو بارہ دفع اقسام
فلزات اور باقی اجناس مین تولا ہر بار اوسکا وزن دو من اور اٹہارہ سیر کا
ہوا پہر مینی وہ سب مال فقیرون کو دلوادیا اور اوسدن منصب شجاعت خان کا
ڈیرہ ہزاری ذات اور سات سو سوار کا اصل واضافہ سی مقرر ہوا اور بعد اسکی جب
میرزا غازی مع لشکر روانہ ہوی تو میری خیال مین آیا کہ اور لشکر پیچہی سی اسکی
مدد کو روانہ کرنا چاہیی اسواسطی بہادر خان قوربیگی کو ساتھہ منصب ڈیرہ ہزاریے
اور آٹہہ سو سوارون سی مع اصل و اضافہ ممتاز فرماکر ہمراہ سوارون کی کہ قریب
تین ہزار کی تہی بسرداری شاہ بیگ اور محمد امین کے روانہ کیا اور دولاکہہ روپی
مدد خرچ اوس جماعت کو دیی اور ایکہزار برقنداز بہی اونکی ساتھہ کیی اور
آصف خان کو حفاظت حضور و اوربند و بست لاہور پر چہوڑا اور امیر الامرا نہی بجہت
سخت بیماری کی ہمرکابی سے محروم ہو کر شہر مین رہا اور عبد الرزاق معموری
کہ صوبہ رانا سی حسب الطلب آیا تہا بخشیی گریبے خاص سی سرفراز ہوا اور مینی اوسکو
کہا کہ باتفاق ابو الحسن کی انجام اس خدمت کا دیا کری اور موافق قواعد
اپنی والد کی مین بہی کام کیا کرتا ہون کہ بڑی بڑی کامون پر دو دو شخص
مقرر رکہتا ہون کہ ملکر کام کرین اور یہ نہ بواسطی اونکی بی اعتمادی کی ہی
بلکہ اس خیال سے کہ اگر ایک کو کوئی بلغ اور مرض پیش آوی تو دوسرا

اوسکی جگہہ کام کری اور حاجت بندگان الٰہی کے بند نرہی اور انہین دنون مین
بینی سُنا کہ دسہری کی دن عبداللہ خان نی کالپی سی کہ اوسکی جاگیر مین ہے
بطور ایلغار بوندیل کہنڈ مین جاکر بندور سیا گہر ہی رام چند بسر نند گوار کو کہ بدتونسی
اوس جنگل مین فتنہ انگیزی کرتا تہا پکڑ کر کالپی مین لی آیا مینی عوض مین
اوسکی اس عمدہ خدمت کی نشان اور منصب تین ہزاری ذات اور دو ہزار سوار کا
اوسکو عنایت فرمایا اور چونکہ صوبہ بہار کی عرضیون سی مجکو ظاہر ہوا کہ جہانگیر قلی
خان نی سنگرام سی کہ وہان کا بڑا زمیندار ہے اور چار ہزار سوار اور پیادہ بیشمار
رکہتا ہی باظہار بعض نمک حرامی اور مخالفت کی زمین ناہموار مین لڑائی کے
اور بنفس خود خوب کام کرکی سنگرام کو بندوق سی مارا اور اوسکی بہت لوگون کو
ہلاک کرکے باقیون کو بہگا دیا تو بسبب ایسی بڑی کام کے کہ جہانگیر قلیخان سے
بنا تہا مینی اوسکا منصب ساڑہی چار ہزار ذات اور ساڑہی تین ہزار سوار کا مقرر فرمایا
بہر مین تین مہینی چہہ دن شکار مین مشغول رہا اور پانسوا کاسی جانور بندوق
اور چیتی اور قمرغہ یعنی ہانکیسی شکار کیی اور ان سب مین ایک سو اٹہاون جانور
خودمینی بندوق سی مارہی تہی اور دو بار قمرغہ ہوا ایکبار کرجہاک مین کہ بیگمات
ہمراہ تہین ایک سو پچپن جانور مارہی اور دوسری بار نندنہ مین ایک سو دس
شکار ہوی اور اقسام اون جانورون کی کہ شکار ہوی یہ ہین کہ مینڈہا
پہاڑی ایک سو اسی اور بکری پہاڑی اونتیس اور گورخر نو اور نیل گاو

اور ہرن وغیرہ مین سو اٹھتالیس اور چار شنبہ کی دن سولوین شوال کو بخیر و خوبی
شکار سی لوٹ آیا اور ڈیڑھ پہر دن چڑھی لاہور مین داخل ہوا اور عجیب تر یہ بات ہے
کہ اس شکار مین قریب موضع چنڈالہ کی عالی مین سی ایک کالی ہرن کی شکم مین
بندوق ماری اوسنی گولی کہا کر ایسا آواز کیا کہ حالت مستی مین بولتا ہے ہمراہی
پرانی شکاریون نی مجہسی بقسم کہا کہ ہمنی نہ دیکہا نہ سنا کہ ہرن ایسا آواز سوا مستی
کے نکالی اور پہاڑی بکری کا گوشت مینی سب جانورون مین لذیذ زیادہ پایا
باوجودیکہ چمڑا اوسکا ایسا بدبودار ہی کہ رنگنی سی بہی اوسکی بو نہین جاتی لیکن گوشت
مین مطلق بو نہین ہوتی اور مینی ایک بڑی پہاڑی بکری کو کہ نر تہا تلوایا دو من
چوبیس سیر کا ہوا کہ ولایت کی حساب سی ایک من بیس سیر ہوتا ہی اور اسیطرح
ایک پہاڑی بڑی دنبہ کو تلوایا دو من تین سیر اکبری کا ہوا کہ ولایت کا سترہ
سیر ہوتا ہی اور ایک بڑا گورخر نو من سوا سیر کا ہوا مینی پرانی شکاریون سی
سنا ہی کہ پہاڑی دنبہ کی سینگہ مین کسی وقت ایک کیڑا پیدا ہوتا ہے
کہ بسبب اوسکی خارش کی وہ اورون سی لڑتا رہتا ہی اور اگر کوئی اور دنبہ
نہین ملتا تو درخت یا پتہر سے ٹکرین مارتا ہے کہ وہ خارش کم ہو جب مینی تلاش
کیا تو وہ کیڑہ ایک مادہ کی سینگہ مین ملا حالانکہ مادہ نہین لڑتی معلوم ہوا
کہ اس بات کی کچہہ اصل نہ تہی اور گورخر کا گوشت اگرچہ حلال ہی اور اکثر لوگ
رغبت سی کہاتے ہین لیکن مجہی کسیطرح پسند نہین آتا اور جو دواسطی تادیب

اور شنبہ دلیپ اور اوسکی باپ رای سنگھہ کی قبل اس سی فرمان صادر ہوئی
تھی ان دنون خبر آئی کہ زاہد خان پسر صادق خان اور عبد الرحمن پسر ابو الفضل
اور اناشنکر اور معز الملک نی ہمراہ اور منصب دارون کی دلیپ کی خبر اطراف
ناگور مین کہ قریب اجمیر کی ہی سنکر بطریق ایلغار وہان پہنچی اور جب اوسکو گھیرا
اور اوسنی رستا بھاگنی کا نہ پایا لاچار لڑائی پر مستعد ہوا تھوڑی دیر مین فوج
شاہی سی شکست کھاکر جھاڑی مین گھس گیا اور بہت ہمراہی اوسکی ماری گئی
اور قلیچ خان کو باوجود بڑائی کی بخیال رعایت اور توجہ اپنی باپ کی منصب
اوسکا برقرار رکھا اور کالپی جاگیر مین عنایت کی اور ماہ ذیقعدہ مین والدہ قطب
الدین خان کوکہ کی نی کہ بجای میری والدہ حقیقی کے تھی اور کمال مہربانی
سے مجکو پرورش کیا تھا سرای فانی سی طرف ملک جاودانی کی سفر کیا
تھوڑے دور خود لیی اوسکی لاش کو کاندہا دیا اور کیی دن کہانا
نہ کھایا اور نہ رغبت کپڑے بدلنی کے مجھکو اس سی ہوئی

ذکر جشن دوسری نوروز کا جلوس مبارک سی

چہار شنبہ کی دن بائیسوین تاریخ ذیقعدہ سی سنہ ایکہزار پندرہ مین ساڑھی
تین گھڑی دن چڑہی آفتاب اپنی خانہ شرف مین آیا اہلکارون نے
دولتخانہ کو بطریق مقرر آراستہ کیا اور جشن عظیم واقع ہوا ایک ساعت مین

تخت پر بیٹھا نوکرون اور معززون کو اپنی عنایتون سی سرفلبند کیا اونہین دنون
خبر آئی کہ جو لشکر ہمراہ میرزا غازی ولد میرزا جانی کے کمک شاہ بیگ خان کو قندہار
کیطرف گیا تہا شوال کیے یارہوین تاریخ وہان پہنچا اور لشکر قزلباش نی جب خبر آئی
اس لشکر کی سنی تو بعد ہونی مسافت ایکمنزل کی گہبرا کر بہاگ گئی اور دریاے
ہلمند تک کہ وہان سی ساٹہہ کوس تہا پہر کر نہ دیکہا بعد اسکی مجکو ظاہر ہوا کہ بعد وفات
میری والد کے حاکم فراہ اور باقی سردارون نی اوسطرف کی یہ خیال کیا ہے
کہ اس تزلزل مین قندہار بآسانی ہاتہہ آجاویگا تو بلا حکم شاہ عباس کے جمعیت
جمع کرکے اور حاکم سیوستان کو متفق کرکے حسین خان حاکم ہرات کو پیغام بہیجا
کہ اونکی کمک کری جب اوسنی کچہہ فوج مدد کو روانہ کی تو سب نی باہم ہوکر قندہار
کو محاصرہ کیا وہان کی حاکم شاہ بیگ خانی سوچا کہ اگر مین باہر نکلکر لڑون
اور شاید شکست ہو جای تو پہر سنبہالنا قندہار کا دشوار ہوگا اسواسطی قلعہ مضبوط
کرکے اندر بیٹہا اور قاصد تیز چلنی والی میری طرف روانہ کیی اتفاق سی جب مین
خسرو کی تعاقب مین آکر لاہور مین مقیم تہا اون قاصدون نی آکر مجکو مطلع کیا
مینی یہ خبر سنکر بلا مہلت ایک بڑا لشکر مع امرا و منصب دارون کی میرزا غازی
کی ساتہہ اودہر روانہ کیا لیکن ہنوز وہان نہ پہنچا تہا کہ شاہ عباس نی سنا
کہ حاکم فراہ نی ہمراہ بعضی جاگیر دارون وہان کی قصد لینی قندہار کا کیا ہی اوسنی
یہ بات سنکر ناپسند کی اور واسطی تاکید کے اپنی ایک مصاحب حسین بیگ نامی کو مع

فرمان اون لوگونکی طرف بہیجا کہ قندہار سی لوٹ آوین اور اپنی مقاموں مین بیٹہین
کہ موافقت اور محبت ہماری خاندان کی جہانگیر بادشاہ کی بزرگون سی قدیمی ہی
مبادا اوس نسبت مین خلل واقع ہو لیکن حسین بیگ نی ہنوز وہ فرمان اونکے
پاس نہ پہنچایا تہا کہ وہ لوگ خوف سی اس لشکر کے پریشان ہوکر بہاگ گئی اور
حسین بیگ نی اون لوگون کو ملامت کرکے متوجہ میری ملازمت کا ہوا اور
لاہور مین خدمت سی شرف اندوز ہوا اور مجہسی کہا کہ ان بدمعاشون نی جو قندہار
کو محاصرہ کیا یہ امر بلا مرضی شاہ عباس کی ظاہر ہوا ہی مبادا آپکی خاطر مبارک
مین اس وجہ سی کچہہ ملال ہو غرض جب میرا لشکر قندہار مین پہنچا تو وہانکی
قلعہ کو سردار خان کے سپرد کیا اور شاہ بیگ خان ہمراہ اس لشکر کمک کے
روانہ درگاہ عالی کا ہوا اور ستائیسوین ذیقعدہ کو عبد اللہ خان نی رام چند
بندیلہ کو مقید ملاحظہ مین گذرانا مینی اوسکو چہوڑا اور خلعت پہنواکر راجہ باسو کے
حوالہ کیا کہ اوسکی اور اوسکی ہمراہیون کی ضمانت لیکر جانی دی جو کچہہ مینی اوسپر
رحم کیا کسی کے خیال مین نہ تہا اور نہ اوسکو اسکا گمان ہوتا تہا اور دوسری
دن ذیحجہ کی فرزند خرم کو مینی تومان اور طوغ اور نشان و نقارہ عنایت
کرکے منصب آٹہہ ہزاری ذات اور پانچہزار سوار کا دیا اور فرمایا کہ اونکو جاگیر
دی جاوی اور اوسی دن بیرخان ولد دولت خان لودہی کو کہ خاندیس
سے ہمراہ اہل و عیال دانیال کی آیا تہا خطاب صلابت خانی کا دیکر منصب

تین ہزاری ذات اور ڈیڑہ ہزار سوار سی ممتاز کیا اور نشان و نقارہ دیکر مرتبہ اوسکا ساتھہ خطاب فرزندی کی اور ون سی بلند کیا باپ اور چچا اس صلابت خان کی قوم لودہی مین نہایت معزز اور معتمد تھی چنانچہ دولت خان سابق مین کہ چچا صلابت خان کی دادا کا تہا جب ابراہیم شاہ بن سکندر نی اپنی باپ کی امیرون کی ساتھہ بدسلوگی شروع کی اور تہوڑی قصور پہ بہت بہت لوگون کو قتل کرنی لگا تو دولت خان نی اوسکی طرفسی اندیشہ کرکے اپنی چہوٹی بیٹی دلاور خان کو بابر شاہ کی پاس کابل مین روانہ کیا اور واسطی لینی ہندوستان کی پیغام دیا چونکہ حضرت بابر شاہ کو خود یہ خیال تہا بلا توقف ادہر روانہ ہوی جب لاہور مین رونق افروز ہوی تو یہ دولت خان بہی مع اپنی توابع اور لواحق کی وہان خدمت مین مشرف ہوا اور لوازم بندگی کے اچہی طرح بجا لایا چونکہ شخص بڑا نیک باطن آراستہ ظاہر مین تہا بابر شاہ اوس سی بہت خوش ہوی اور اکثر اوسی باپ کہکر باتین فرمایا کرتے اور حکومت پنجاب بدستور اوسکو دیکر وہان کی سب جاگیردارون کو اوسکی متابعت کا حکم فرمایا اور خود بدولت دلاور خان کو ہمراہ لیکر کابل کو لوٹ گئے دوسری بار جب بعزم تسخیر ہندوستان پنجاب مین آئی تو پہر دولت خان بہ وفاداری خدمت مین حاضر ہوا اور بعد چند روز کی اوسکی وفات ہوئی دلاور خان اوسکی جگہہ بخطاب خان خانان ممتاز ہوا اور ہمراہ بابر بادشاہ کی ابراہیم لودہی سیکے لڑائی مین حاضر رہا اور اسیطرح حضرت ہمایون بادشاہ کی

بهي خدمت مين نيك خواه اور وفادار رہا اور تهانه منگير مين لوٹتي وقت حضرت
ہمايون کي بنگاله سي شيرخان افغان کي ساتهه مردانه لڑائي کے ليکن اوس لڑائي
مين شيرخان کي يہان پکڑا گيا ہرچند شيرخان اوسکو اپنا نوکر کرنا رہا ليکن اوسني
نوکري اوسکي قبول نکي اور جواب ديا کہ تيري بزرگ ہميشه ميري بزرگون کي نوکر رہي ہين
مين ہرگز تيرا نوکر ہوکر نہ رہون گا شيرخان ني غصه ہوکر اوسکو ديوار مين چنوا ديا اور
عمرخان چچازاد بهائي دلاورخان کا سليم شاه کي عہد مين بڑا سردار ہوا اسکے بعد فوت
سليم شاه بن شيرخان کي اور ماري جاني فيروزخان کي که اوسکا لڑکا تها محمدخان کي ہاتهه
سي يه عمرخان مع اپني برادري کي محمدخان کي طرف سي خوفناک ہوکر گجرات کي طرف
چلا گيا اور وہان عمرخان ني وفات پائي اوسکا بيٹا دوست محمدخان که جوان شجاع
خوب صورت تها ہمراہي عبدالرحيم خان ولد بيرم خان کي که ميري باپ کي عہد مين
خانخانان ہوا اختيار کي اور جواب خوب کام کيي خانخانان اوسکو برابر اپني بهائي حقيقي کے
جانتا هے بلکه ہزار بار سگي بهائي سے زياده سمجهتا هے اکثر فتحين که وہان خانخانانکي
ہوئين اوسکي مردانگي اور شجاعت سي تهين جب ميري والد ماجد ني ولايت خانديس
اور قلعه آسير کو فتح کيا تو شہزاده دانيال کو اوس ملک اور باقي شہرون پر که دکهني
سردار وسني ليي تهي چهوڑ کر خود بدولت طرف دارالخلافت آگره کي لوٹے دانيال ني
وہان دولت خان کو خانخانان کي لشکر سي جدا کرکے اپني پاس رکها اور تمام کام
اپني سرکار کي اوسکي حوالي کيي اور کمال عنايت اور مہرباني ظاہر کيے يہان تک

کہ دولت خان اوسکی خدمت مین راہی ملک عدم ہوا اور اوسکی دو بیٹی رہے
محمد خان اور پیر خان محمد خان بڑا بہائی تہوڑی دنون بعد باپ کی مرگیا اور دانیال
نی بہی بسبب کثرت شرابخواری کی انتقال کیا مینی بعد جلوس کی اس پیر خان کو
حضور مین طلب کیا اور اوسکی لیاقت اور حسن خدمت دیکہکر مرتبۂ مذکور پر سرفراز
کیا آج میری یہان اوس سی کوئی زائد معتبر نہین بڑی بڑی گناہ لوگون کی کہ
کسی کی سفارش سی مین نہین معاف کرتا اوسکی سعی اور التماس سی بخشدیتا ہون
بیشک جوان مردانہ لائق اعتبار کی ہی اور جو کچہہ اوسکی ترقی کی ہی بجاہی اور
رعایتین بہی اوس سی کی جاوینگی جو مجکو فتح کرنا ولایت ماوراء النہر کا منظور ہے
کہ وہ ملک موروثی میری بزرگونکا ہی تو چاہتا ہون کہ ہندوستان کو مفسدون
اور شریرون سی خالی کرکے اور کسی اپنی فرزند کو یہان چہوڑکر خود مع لشکر
جرار اور ہاتیون کی بہت خزانہ لیکر اوسطرف توجہ کرون اس خیال سے
پرویز کو راناکی طرف روانہ کرکے خود ارادہ دکن کا رکہتا تہا کہ یہ معاملہ خسرو کا
پیش آیا اور ضرور ہوا کہ اوسکا پیچہا کرکے اوسکی فتنہ کو دفع کرون اسیواسطی
پرویز کے کام نی خوب صورت نہ پکڑی اور بہ نظر مصلحت وقت کی رانا کو
مہلت دیکر اوسکی ایک فرزند کی ہمراہ میری خدمت مین حاضر ہوا اور اگر لاہور
مین ملا جب مین خسرو کی فساد سی فارغ ہوا اور لشکر قزلباش کو کہ قندہار
گہیری ہوی تہی شکست دی تو میری دلمین آیا کہ سیر و شکار کابل کا کرکے

کہ مثل وطن مالوف کی ہی ہندوستان کیطرف معاودت کرون اور آرزو دی لی
عمل مین لاؤن اسواسطی ساتوین تاریخ ذیحجہ کو لاہور سی نکلکر باغ دل آمیز مین
کہ پار دریای راوی کی ہی پہنی منزل کی اور چار دن وہان رہا یکشنبہ کو
انیسوین فروری کی کہ دن شرف آفتاب کا تہا اوس باغمین خوشی کی اور بعضی
نوکرون کو ترقی منصب اور اضافہ سی سرفراز کیا دس ہزار روپی حسن بیگ وکیل
ایران کو عنایت کئی قلیچ خان اور میران صدر جہان اور میر شریف آملی کو لاہور مین
چہوڑکر حکم دیا کہ متفق ہوکر یہان کی کام کیا کرین دوشنبہ کو باغ سی کوچ کر کی موضع
ہیرہ پور مین کہ ساڑہی تین کوس شہر سی ہی مقام کیا اور سہ شنبہ کو جہانگیر پور مین رہا
اور یہ میری شکار گاہ ہے وہان میری حکم سی ایک منارہ منسراج نام ہرن کے
قبر پر بنا ہے کہ وہ پلی ہوی ہرنون کی لڑائی اور جنگلی ہرنون کی شکار مین بےنظیر
تہا اور اوس منارہ پر ملا محمد حسین کشمیری نے کہ اوستاد خوشنویسون کا ہی
یہ لکہدیا ہی کہ اس میدان مین ایک ہرن حضرت جہانگیر بادشاہ غازی نے
پکڑا تہا ایک مہینی مین جب اوسکی وحشت دور ہوئی تو وہ سب بادشاہی ہرنونکا
سردار ہوا پہر مینی بسبب محبت اوس ہرن کی حکم دیا کہ کوئی اس جنگل کے ہرنون
کو نہ مارہی اور اونکا گوشت ہندو مسلمان پر مانند گوشت گای اور سور کی ہے
اور اوسکی قبر کے پتہر کو ہرن کے شکل پتہر تراشوا کر اوسپر لگایا اور سکندر معین کو
کہ وہانکا جاگیردار تہا حکم دیا کہ جہانگیر پور مین ایک عمدہ قلعہ بناوی پہر جمعرات کو

چودھوین تاریخ موضع چیدالہ مین مقام ہوا اور وہان سی پنجشنبہ کو سولھوین تاریخ
درمیان ایک مکان کی حافظ آباد مین کہ باہتمام میر قوام الدین وہانکی کروری
کی بناتہا مقام کیا پھر بعد دو کوچ کی دریای چناب پر پہنچی اور پل باندہ کر دریا سی
پار اوترکے حوالی پرگنات گجرات مین اوترا جب میری والد کشمیر کو جاتی تھے
تو میان ایک قلعہ بنوایا تہا اور گوجرون کی جماعت کو جو وہان فساد برپا کرتے
تھی لاکر اوسمین بسایا گوجرون کی رہنی سی اوسکو گجرات کہتی ہین اور اوس
پرگنہ کو اور پرگنون سی جدا کر دیا تہا قوم گوجر نوکری کم کرتی ہین اکثر اوقات بسری
اونکی دودہ دہی پر ہے جمعہ کو خواص پور مین پانچ کوس ادہر گجرات سی مقام
کیا اسکو خواص خان نی جو شیر شاہ افغان کا غلام تہا آباد کیا ہی اور وہان سے
دو منزل درمیان دریای بہٹ پر پہنچا وہان رات کو اسقدر ابر اور پانی آیا کہ
بڑی عمر والون نے ویسا نہ بیان کیا پھر اولی برابر انڈی کی پڑی اور ہوا پانی
کی شدت سی پل ٹوٹ گیا مین بیگمات کی ساتھ کشتی پر اوترگیا اور پھر پل
بندہوا کر تمام لشکر کو اوتروایا اس دریای بہٹ کا سرا ایک چشمہ ہی کشمیر مین
ترناک نام کہ ہندی مین سانپ کو کہتی ہین شاید وہان اگلی کوئی بڑا سانپ
ہوگا مین اپنی والد کے ساتھ وہان دو بار گیا ہون کشمیر سے بیس کوس ہشت پہلو
شکل ایک حوض بیست در بیست ہے اکثر فقیرون کی چلی اوسکی اطراف مین
اور غار عابدون کی بنی ہوی ہین پانی اوسمین بہت گہرا ہے اور صاف اسقدر

کہ اگر دانہ خشخاش ڈالو تو زمین تنگ جاتا دکہتا ہی اور مچہلی اوسمین بہت ہی بینی اوسکا
گہیراؤ نیو ایا ڈیڑ آدم قد تہا پہر مینی بعد جلوس کی حکم کیا کہ سنگ مرمر سی اوس
حوض کو بنا کر ایک عمدہ باغ اوسکی چارون طرف لگا دین اور نہر اوس پانی
کے ہر روش اور مکانات مین ڈالین وہ ایسا عمدہ مکان بنا کہ دُور
دُور کے لوگ ویسا بیان نہین کرتی جب پانی اوسکا ایم پور مین کہ کشمیر سے
دو کوس ہے پہنچتا ہے تو پہیل جاتا ہے اور تمام زعفران وہان کی اوس سے
پیدا ہوتی ہے معلوم نہین کہ اور کہین اوتنی ہوتی ہو ہر سال پانسو من ہندوستانی
تول سی کہ چار ہزار من ولایتی ہوا حاصل زعفران کا ہے مین اپنی والد کے
ہمراہ زعفران کی بہار مین وہان گیا ہون سب درخت پہولون کی اول
شاخ و برگ لاتی ہین پہر پہول برخلاف زعفران کی کہ جب زمین سے
چار انگشت اسکا درخت نکلا تو پہول سوسنی رنگ چار پنکہڑی کا اوسمین لگتا ہی
اور اوسمین نارنجی ریشی موم کیطرح ہوتی ہین اور زعفران یہی ہی کہین ایک
کوس کہین آدہی کوس تختہ زعفران کا ہے دور سی بہت خوشنما ہوتا ہے
اور چنتی وقت بوکی تیزی سی میرے لوگون کو درد سر پیدا ہوا باوجودیکہ مجکو
عادت نشہ کی تہی پہر بہی درد سر ہو گیا کشمیریون سی کہ حیوان صفت تہی
مینی پوچہا تمہارا حال پہول چنتی مین کیا ہوتا ہے اونہون نی ظاہر کیا
کہ کبہی درد سر کو نہین جانتی اور پانی اس چشمہ تریاک کا کہ کشمیر سے بے

بہت کہتی ہین اور نالون کی پانی سی ملکر دریا ہو جاتا ہی اور شہر کی بیچ سی بہتا ہی
اس پانی کو بسبب گدلا اور خراب ہونی کی کوئی نہین پیتا تمام کشمیر پانی ڈل
نام تالاب کا کہ شہر کی پاس ہی پیتی ہین پہر اوس بہٹ کا پانی اس تالاب
ڈل مین آکر بارہ مولہ اور پکلی اور دہنتور کی راہ سی پنجاب کو جاتا ہی کشمیر مین
نہرین اور چشمی بہت ہین مگر سب مین اچھا پانی درہ لار کا ہی کہ شہاب الدین
پور مین بہٹ سی ملگیا ہی اور یہ کشمیر کے نامی جگہون مین سی ہی کہ وہان بہٹ
کی کنارہی سو چنار عمدہ برابر سایہ دار ایک سبزہ زار مین کہڑی ہین وہان بسبب
سبزہ اور گلون کی فرش بچہانی کو دل نہین ہوتا وہ گانو حضرت سلطان
زین العابدین کا بسایا ہوا ہے کہ وہ باون برس کشمیر کا حاکم رہا تہا وہان کے
لوگ اوسکو بدشاہ کلان کہتی تہی اور بہت کرامتین اوسکی بیان کرتی ہین
اوسکی باغ اور مکان کشمیر مین بنوائی ہوی بہت ہین منجملہ اونکی ایک عمارت
اوسنی اولر نام تالاب مین بنوائی ہی اور طول وعرض اس تالاب کا تین
کوس سی زیادہ ہے زین لنکا نام ایک شخص نے اوسکی بنوائی مین بہت
محنت کی ہی پانی اس چشمہ کا بہت گہیرا تہا اوّل کئی ہزار کشتیین پتہر بہری
ہوئی اس مقام پر ڈوبائی ہین جب ایک ٹکڑا زمین کا سو در سو گز کا نکلا
پہر وہان مکان اور عبادت خانہ بنوایا اکثر کشتی مین سوار ہو کر وہ وہان جاتا
اور عبادت الٰہی مین مشغول رہتا کہتے ہین کہ اوسنی وہان بہت چلی کہینچی ہین

ذکر حضرت سلطان زین العابدین

ایک دن اوسکا ایک نالایق بیٹا وہان تلوار نکالکر اوسکو مارنی گیا لیکن باپ کو دیکھکر ڈرگیا اور ہیبت کہاکر لوٹ آیا بادشاہ جب عبادتخانہ سی فارغ ہوکر نکلا تو پھر اوسی بیٹی کی ساتھہ کشتی مین بیٹھہ کر شہر کو چلا راہ مین بیٹی سی کہا مین عبادت خانہ مین تسبیح بھول آیا ہون تو جاکر لی آ جب وہ ڈونگی مین وہان گیا تو باپ کو اوسیطرح عبادتخانہ مین بیٹھا دیکھا شرمندہ ہوکر باپ کے قدمونپر آگرا اسیطرح لوگ اوسکی بہت کرامتین کہتی ہین اوسکو فن کا یا کلپ بھی خوب آتا تھا جب اوسنی لڑکون کی جلدی ریاست پر دیکھی تو اونسی کہا مجکو ترک حکومت کیا بلکہ ترک حیات بھی بہت آسان ہی لیکن میری بعد تمسی کچہ نہو سکیگا اور تمہاری سلطنت نرہیگی کہ جلدی اپنی اس بدنیتی کا ثمرہ پاؤگی یہ کہکر کہانا پینا چھوڑدیا اور چالیس دن اسی حالمین لنبویا اور فقیرون کی ساتھہ عبادت کرتا رہا چالیسوین روز ترک حیات کرکی رحمت الٰہی مین مقام کیا اوسکی تین لڑکی تھی آدم خان اور حاجی خان اور بہرام خان آپسمین لڑکر سب خراب ہوگئی اور حکومت کشمیر کے قوم چکون مین گئی اوس ملک کی ادنی سپاہی تھی آئی اوس قوم کی تین حاکمون نی تالاب اولر مین زین العابدین کی مکان کی تینون طرف مکانات بنوائی اپنی اپنی عہد مین لیکن کوئی اوسکا سا نہوا خزان اور بہار کشمیر کی دونو لایق دیکھنی کی ہے مینی خزان کا موسم دیکہا ہے سنی ہوئی سی زیادہ بہتر

دیکھا امید وار ہون کہ عنایت الٰہی سے فضل بہار بہے دیکھون پہر دوشنبہ
غرۂ محرم کو کنارہ بہٹ سی کوچ کر کے ایک روز درمیان قلعہ رہتاس مین پہنچا
یہ قلعہ شیر خان افغان نی کمال مضبوط بنوایا ہی چونکہ وہ جگہہ قوم گکہرون
کی ملک سی قریب تہی اور وہ لوٹ مار کرتی تہی سو اونکی ڈرانی اور سرکوبی کو
وہ قلعہ بنوانا شروع کیا تہوڑا سا بنا تہا کہ شیر خان مرگیا اور اوسکی فرزند
سلیم خان نی تمام کیا ہر دروازۂ قلعہ پر پتہر مین اوسکا خرچ کہدوا دیا ہی سولہ
کرور دس ہزار دام اوسمین صرف ہوی ہین کہ بحساب ہندوستان چالیس لاکہہ
پچیس ہزار روپی ہوی اور ایران کی حساب سی ایک سو بیس ہزار تومان
اور توران کی حساب سی ایک ارب الیس لاکہہ بہتر ہزار روپی ہوی وہان
جنکو حالی کہتی ہین پہر وہان سی کوچ کر کی موضع بیلہ مین منزل کی بیلہ
گہکہرو کی زبان مین پشتہ کو کہتی ہین پہر وہان سی چلکر دہ بہکرا مین اوترا کہ
اون لوگون کی زبان مین وہ ایک جنگل ہے اوسمین تمام سفید پہول ہی ہو
ہین بیلہ سی بہکرا تک بیچ درمیان نہر کی آیا کہ پانی بہتا تہا اور اوسکی
کنارہ کنیر کے پہول نہایت رنگین کہلی تہی ہند مین یہ پہول سدا بہار ہے
یعنی ہمراہی سب سوار و پیادون سی کہا کہ اون پہولون کی دستی بنا کر سر و پر
رکہین اور جو نرکہی اوسکی پگڑی اوتر والین ایک عجب باغ ہو گیا تہا
جمعرات کو چہٹی محرم کی موضع تتیا مین منزل ہوئی اس منزل مین

ٹیسو خوب کھلی تھی یہ پھول بھی خاص ہندوستان مین ہوتا ہی بی بو
نارنجی شکل ہے چڑ مین سیاہ ایسا خوش معلوم ہوتا ہی کہ آدمی آنکھ نہین
لوٹا سکتا چونکہ ابر و ہوا خوش اور پھوار پڑتی تھی یہ منزل وہ راہ شراب نوشی
مین طی کی اسکو ہتیا اسواسطی کہتی ہین کہ ہاتی نام ایک کہنکر کی آبادی ہوئی
ہی اس ملک کو ما رکلہ سی ہتیا تک پونہوہار کہتی ہین یہان گو انہین ہوتا
رھتاس سی ہتیا تک ملک بہو گیالو لگا ہے کہ کہنکرون سی کچہ خویشی رکھتی ہین
پہر وہان سی کوچ کرکے مین موضع پکہ مین اوترا اوسکو پکہ اسواسطی کہتی
ہین کہ وہان سرای پختہ ہے اور پختہ کو ہند مین پکہ کہتی ہین اس منزلمین
کمال ریت اور گرد تھی کہ گاڑیین بدقت منزل کو پہنچین پہر وہان سی کوچ
کرکے ساڑہی چار کوس پر موضع کو رمین مقام کیا کور کہنکرون کے
زبان مین شکستگی کو کہتی ہین اس منزل مین درخت بہت کم تھی نوین
تاریخ یکشنبہ کو راول پنڈی مین مقام کیا یہ مقام ایک شخص راول نام نی
بسایا تہا اور پنڈی وہان کی زبان مین گانو کو کہتی ہین یہان سے
قریب درہ مین پانی جاری تہا اور آگر ایک حوض مین گرتا تہا چونکہ وہ جگہہ
پر فضا تہی اسواسطی مین وہان کچہہ دیر ٹہیرا اور کہنکرون سی دریافت
کرایا کہ یہ پانی کسقدر گہیرا ہو گا اونہون نی لاعلمی ظاہر کیے اور عرض کیے
کہ ہمارے بزرگ کہتی ہین کہ اسمین ایک ناکا بڑا ہے اسواسطی کوئی نہین

کہو ستا ملینی یہ سنکر ایک بکری اوسمین ڈلوائی وہ سب حوض پیر کر سلامت نکلی پہر ملینی اپنی ایک فراش کو اوسمین گہوسایا وہ بہی سلامت پیر کر آ نکلا کہنکروں کی بات جہوٹ نکلی عرض اس آب کا ایک پرتاب تیر کا ہی پہر وہانسی اوٹہکر موضع خربزہ مین مقام کیا وہان کہنکرون لی پہلی سی ایک گنبد بنایا ہی راہ گیرون سی وہان حاصل لیتی تہی اوسکی شکل جو خربزہ کی طرح ہی اسواسطی اس نام سی مشہور ہوا گیارہوین تاریخ موضع کالا پانی مین اوترا کہ ہندی مین سیاہ پانی سے مراد ہے اس راہ مین ایک ٹیلہ ہے مارکلہ نام ہندی مین مار کہتی ہین مارنی کو اور کلہ قافلہ کو یعنی جگہہ قافلہ مارنی کی کہنکرونکی ملک کی حد یہان تک ہے یہ لوگ جانور کی مانند ہین ہمیشہ آپسمین لڑتی رہتی ہین ملینی ہر چند دفع کرنا اسبات کا چاہا لیکن کچھہ مفید نہوا پہر بدہ کو بارہوین تاریخ منزل بابا حسن ابدال مین ہوئی یہان سی کوس بہر پر مشرق کی طرف ایک آبشار ہی کہ بہت زور سے گرتا ہی تمام راہ مین کابل کی ایسا آبشار نہین البتہ کشمیر کے راہ مین دو تین جگہہ اسطرحکا ہے اسکی اصل جو ایک حوض ہی وہان راجہ مانسنگہ لی ایک مختصر عمارت بنوائی ہے اوسمین مچہلیان آدہ آدہ پاؤ پاؤ گز کی بیشمار ہین وہان مین تین دن تک رہا اور شکار ماہی اور می نوشی مین گذاری کبہی بسبب دشواری کے اپنی ہاتہہ سی بہنور جال نہ ڈالا تہا وہان اپنی ہاتہہ سی ڈالا اور دس بارہ مچہلیان پکڑین پہر اونکی ناکون مین موتی ڈال کر

اوس حوض مین چھوڑوا دین ہر چند پرانی لوگون سی بابا حسن ابدال کے
اصل حقیقت دریافت کی کسی نی معتبر بات نہ کہی وہان ایک نہر آتی ہی کہ پانی
اوسکا نہایت صاف و شیرین ہی گویا حضرت امیر خسرو مرحوم نی اوسکی تعریف
مین یہ شعر کہا ہی ؎ درتہ آبش زصفا ریگ خورد کور تواند بدل شب شمرد
شمس الدین محمد خان نی کہ مدتون میری حضرت ظل سبحانی والد ماجد کا وزیر رہا ہی
وہان ایک دالان و حوض پانی کی اندر بنایا ہی کہ وہ پانی اوسمین ہو کر باغات
اور کھیتون مین صرف ہوتا ہی اور کنار ہی اوس دالان کی ایک عمدہ گنبد
بجہت اپنی مدفن سکے بنوایا تھا لیکن اتفاق سی وہان دفن ہونا نصیب تھوا اور حکیم
ابو الفتح گیلانی اور اوسکی بھائی حکیم ہمام کو کہ میری والد ماجد کی مصاحب اور محرم
راز تھی حسب الحکم میری والد کی وہان گنبد مین رکھا ہی پھر پندرہوین تاریخ
امروہی مین مقام ہوا وہان عجب سبزہ زار ہموار نظر آیا اوسکی اطراف مین
سات آٹھہ ہزار گھر قوم کھر اور دلہ زاک کی بستی ہین یہ لوگ بڑی مفسد اور راہ زن
ہین مینی وہ ملک اور اٹک ظفر خان پسر زین خان کوکہ کو سپرد کیا کہ میری
لوٹنی تک کابل سی تمام دلہ زاکونکو اوس زمین سی نکالکر لاہور کی طرف
روانہ کری اور اونکی سرداروں کو پکڑ کر قید رکھی پھر پیر کو سترھوین تاریخ
کوچ کیا اور ایک منزل درمیان نزدیک قلعہ اٹک کی دریای نیلاب پر مقام ہوا
اوس منزل مین مہابت خان ڈہائی ہزاری منصب سی سرفراز ہوا یہ قلعہ میری

والد کا بنوایا ہوا ہے کہ معرفت خواجہ شمس الدین خان کی تمام ہوا بست مضبوط
ہی ان دنون دریا جوش پر تہا مینی پل کشتیون کا بند ہوا کر لشکر بآرام تمام اوتر
وایا امیر الامرا کو بجہت ضعف و نقاہت کی اٹک مین چہوڑا اور بخشیون کو حکم کیا کہ
جو کابل مین وسعت بڑی لشکر کی نہین ہی سوا قریب اور نزدیکون کی اورون کو
دریا سی میری معیت مین نہ اوترنی دی اور تمام لشکر میری لوٹنی تک اٹک مین
رہی پہر ہمراہ شاہزادون اور چند مصاحبون کی مین دریای نیلاب سی جالہ پر اوترکر
کنارہ دریای کامہ کی مقیم ہوا یہ دریای کامہ جلال آباد کی آگی بہتا ہی اور جالہ ایک
ٹٹی ہی بانس اور گہانس کی کہ مشکین پہونکہ کر اوسکی تلی باندہکر لوگون کو دریا سی
اوتارتی ہین اس ملک مین اوسکا شال نام ہے اور پہاڑی دریاؤمین کشتی سی بے
خوف زیادہ ہی بارہ ہزار روپی مینی میر شریف آملی اور لاہور کی کارندون کو دی
کہ فقرا پر تقسیم کرین پہر عبد الرزاق معموری اور بہار یداس بیگون کی بخشی کو
حکم ہوا کہ سرانجام ہمراہیان ظفر خان کا کرکی اونکو روانہ کرین پہر ایک روز دمیان
بارہ مین جاکر مقام کیا اور مقابل سرای بارہ کی دریای کامہ کی اوسطرف ایک
قلعہ ہے زین خان کوکہ کی تعمیر سے کہ یوسف زئی پٹہانون کی استیصال
کی وقت اوسکو بناکر نوشہرہ نام رکہا پچاس ہزار روپیہ اوسمین خرچ ہوے
ہین یہان حضرت ہمایون شاہ نی شکار گرگ کیا ہے چند بار میری والد بہی
اونکی ہمراہ تہی پہر دولت آباد مین منزل ہوئی وہان پر احمد بیگ جاگیر دار

پیشاور یوسف زي اور غوریہ کی ملکون کي ہمراہ آکر خدمت مین سرفراز ہوا انکو اونکي خدمت چونکہ پسند نہ آئي اسواسطي اوسکو معزول کرکي وہ ملک شیر خان افغانکو عنایت کیا پہر حوالي پشاور مین بیچ باغ سردار خان کی منزل ہوئي وہان مین سیر کورکہري کو کہ جوگیون کي پرستش گاہ ہي گیا اس امید پر کہ کسي فقیر سے ملکر فیض حاصل کرون چونکہ کامل نایاب ہی کسي کو سوا فریب کی نہ دیکہا پہر موضع جم رود مین مقام کیا اور وہانسي کوچ کرکی دوسری دن علي مسجد منزل ہوئي پہر وہان سي اوٹہکر موضع غریب خانہ لشکرگاہ ہوا اوس منزل مین ابوالقاسم تمکین جاگیردار جلال آباد کا زردآلو نذر کو لایا کشمیري زردآلو سی خوبي مین کم نہ تہي اور وہین کابلي زردآلو جسکا نام میري والدنی شاہ آلو رکہا تہا آئي لسبب خوش معلوم ہونی کی مینی اونکو گزک شراب کیا پہر صفر کے دوسری تاریخ شنبہ کو موضع لبساول دریا کنارے منزل ہوئي دریا پار وہان ایک پہاڑ تہا خالي درخت و سبزي سی اسیواسطی اوسکو کوہ بیدولت کہتی ہین مینی اپنی والد ماجد سی سنا ہی کہ ایسی پہاڑ زمین کان سونی کی ہوتي ہی اور چونکہ سب کار سلطنت اپنا مینی سپرد امیر الامرا کی کیا تہا اور وہ لسبب طول مرض کی ضعیف ہو گیا تہا اور اسقدر نسیان اوسپر غالب ہوا تہا کہ جو سنتا اوسیوقت بہول جاتا اسواسطي چہارشنبہ تیسري صفر کو خدمت وزارت مینی آصف خان کو دي اور خلعت خاص اور دوات و قلم مرصع اوسکو مرحمت کي اور عجیب اتفاق ہوا کہ اٹہائیس برس پہلی میري حضرت والدنی

اوسکو یہین میر بخشی کیا تہا اوسنی چالیس ہزار روپی قیمت کا ایک لعل کہ اوسکی بہائی ابو القاسم تمکین نی اوسکو بہیجا تہا میری نذر کیا اور عرض سے کہ خواجہ ابو الحسن کو کہ خدمت بخشیگری اور قور وغیرہ کی رکہتا ہی اسکو میر اناثب فرماوین جلال آباد کو ابو القاسم تمکین سی لیکر عرب خان کو مرحمت کیا پہر مینی اور حکم کیا کہ اس بڑی سفید پتہر کو کہ شہر مین پڑا ہی ہاتی کی صورت پر تراشش کر اوسکی سینہ مین یہ مصرع تاریخ لکھواوین سے سنگ سفید فیل جہانگیر بادشاہ اور انہین روزون کلیان راجہ بکرماجیت کا بیٹا خدمت مین آیا مینی بہت بری باتین اس حرامزادی کی سنی تہین کہ ایک اونمین کی یہ تہی کہ اسنی ایک عورت مسلمان بولی نام کو اپنی گہر مین چہپا رکہا ہی اور خوف شہرت سی اوسکی ماباپ کو مار کر گہر مین دبا دیا ہی سو مینی اوسکو قید کر لی ان باتون کی تحقیق کی بعد ثبوت مینی اوسکی زبان کٹوا کر حکم کیا کہ بہنگیون کے ساتہہ کہانا کہایا کری اور دایم الحبس رہی بعد اوسکی موضع سرخاب مین منزل ہوئی وہان سے پہر مین مقام چکدلک مین اوترا یہان چوب بلوط کہ عمدہ لکڑی ہی بکثرت ہوتی ہے اور سب زمین کنکریلی ہموار تہی پہر موضع آب باریک بعد اوسکی بلورت بادشاہ اور وہان سی حوض کابل مقام گاہ ہوا اس منزل مین مینی قاضی عارف پسر صادق حلوائی کو صدارت اور قضائی کابل عنایت کی موضع کلبہار کی شاہ آلو یہان آئی مینی برغبت تمام سو عدد اون کی نوش کیی دولت نام حاکم دہ جبکری کا چند پہول لایا کہ ویسی مینی تمام عمر نہ دیکہی تہی وہان سی چلکر موضع بگرامی مین مقام کیا

وہان ایک ابلق جانور گلہری کی شکل دیکھا اور لوگون سی معلوم ہوا کہ جس گہر مین وہ جانور ہوتا ہے چوہی اوسکی قریب نہین رہتی اسواسطی اسکو میر موشان کہتی ہین بسبب کبہی نہ دیکہنی کی مینی اوسکی تصویر اوتروائی نیولی سی بڑا تہا گربہ مسکین کی مشابہ اور وہان سی مینی احمد بیگ خان کو بنگش پٹہانون کی تنبیہ پر معین کیا اور عبدالرزاق معموری کو جو اٹک مین تہا حکم دیا کہ دو لاکہہ روپی بہ تحویلداری موہنداس پسر راجہ بکرماجیت کی ہمراہ کر دی کہ لشکر مذکور کی لوگون پر تقسیم کری اور ہزار برقنداز بہی اس لشکر کی ہمراہ کیی اور شیخ عبدالرحمن پسر شیخ ابوالفضل کو منصب دو ہزاری ذات اور ڈیڑہ ہزار سوار سی سرفراز کر کے خطاب افضل خانی کا عنایت کیا پندرہ ہزار روپئی عرب خان کو مرحمت کیی اور سوا اسکی بیس ہزار روپی وہان کی آمدنی سے واسطی مرمت قلعہ کے عنایت کیی اور سرکار خانپور کو دلاور خان افغان کی جاگیر مین دیا پنجشنبہ کو اٹہارویں صفر کے پل مستان سی باغ شہر آرا تک کہ مقام گاہ تہی دو رویہ روپی اور اٹہنی چونی فقیرون کو دیتا ہوا باغ مذکور مین رونق افروز ہوا کمال تر و تازہ دیکہا خوشی سی مجلس شراب کی اور اپنی یارون اور ہمدمون سی کہا کہ اس نہر کو جو درمیان باغ تخمیناً چار گز کی ہے دوڑ کر کود دین اکثر یار نکود سکی اور اوسمین گر پڑی مین بہی کود الیکن جیسا والد کے روبرو بیس برس کی عمر مین کود اتہا نہ کود سکا کہ اب عمر میری

چالیس برسکی تھی پھر اوسی دن سات باغ کہ کابل مین نامی تھی پیادہ پھر کر دیکھی
کچھ ماندگی نہ ظاہر ہوئی پہلی باغ شہر آرا پھر مہتاب باغ پھر اوس باغ مین کہ میری
باپ کی بڑی والدہ پاکہہ بیگم نے بنایا تھا گیا پھر وہان سی اورنہ مین اور اوس باغ
مین کہ میری حقیقی دادی نی تعمیر کیا تہا سیر کی اور باغ صورت خانہ مین ایک
چنار اتنا بلند ہی کہ کابل کی کسی باغ مین اوسقدر چنار بلند نہین پھر چہار باغ کو
کہ سب مین بڑا تھا دیکھکر مقام گاہ مین لوٹ آیا شاہ آلو باغ مین ایسی خوشنما تہی
کہ گویا گون یاقوت شاخون مین لٹکا دی ہین باغ شہر آرا بنایا ہوا شہر بانو بیگم
دختر میرزا ابو سعید کا ہی کہ سگی پھوپی حضرت بابر شاہ کی تہین پھر ہر مرتبہ بڑھتا گیا
کابل مین ویسا خوب باغ نہین اقسام میوؤن اور انگورون کے اوسمین بہت
ہین پیادہ پھرنی کو اوسمین دل چاہتا ہی اوسکی پاس ملی ایک زمین عمدہ
دیکھی اوسکی مالکون سی خریدکر حکم کیا کہ پانی نہر کا اسکی درمیان مین لادین
اور گرد اوس پانی کی ایک ایسا عمدہ باغ طیار کرین کہ دور دور نہو اور اوسکا
نام جہان آرا رکھا جب تک مین کابل مین رہا مصاحبون کی ساتھہ اور کبھی
ہمراہ بیگمات کی شہر آرا باغ مین دل خوش کیا کرتا اور شب کو وہان کی علما اور
طلبہ سے ملاقات کیا کرتا اور کہتا تم اپنی مرضی کے کہانی پکاکر خوش ہین کیا کرو
پھر اونمین سی ہر ایک کو خلعت دیکر ہزار روپیہ دیی کہ تقسیم کرلین اور معتبر
مصاحبون سی بارہ شخص کو فرمایا کہ ہر جمعرات جبتک مین یہان رہون

ہزار روپیہ خیرات کیا کرین اور فرمایا کہ درمیان ان دو چناروں کی جو کنارہ
نہر پر درمیان باغ کی کھڑی ہین ایک تختی سنگ مرمر کی ایک گز طول اور بارہ
گز عرض کی کھڑی کر کے میرا نام ساتھہ نام بادشاہ صاحب قرانی کی ترتیب دیکر
اوسپر کندہ کرین اور دوسری طرف یہ لکھین کہ محصول سایر وغیرہ کابل کا
تمام مینی معاف کیا جو میری اولاد سی کوئی اسکو لیگا عذاب الہی مین گرفتار ہوگا
ہمیشہ سی میری جلوس تک وہ خرچ اور محصول چلی آتی تھی بندگان الہی کو
اسکی سبب سے کمال تکلیف تھی مینی یہ تکلیف سب سی دور کی اور میری آنی سے
سب کو آرام ہوا امرا اور شرفا غزنین اور اوسکی اطراف کی خلعتوں اور
میری عنایتوں سی سرفراز ہوی اور مقاصد اور مطالب اونکی خاطر خواہ
برائی اور اتفاقاً پنجشنبہ ہیژدہم ماہ صفر کو کہ مین کابل مین آیا مطابق تاریخ
ہجری کی ہے اسواسطی حکم دیا کہ اوس پتھر پر کھودین جو قریب اوس تخت سے
کہ جانب کوہ جنوب رویہ کابل کی واقع ہی مشہور ساتھہ تخت شاہ کی اور اوسپر
صفہ سنگین نکال دیا ہے حضرت بادشاہ وہان بیٹھکر شراب نوشجان کیا کرتی
تھی اور ایک چھوٹا حوض پتھر کا گول اوسکی کناری بنا ہے کہ قریب دو من ہندوستانی
کے شراب اوسمین سماتی ہوگی اور اپنا نام مع تاریخ اوس دیوار پر لکھوایا ہے
اس عبارت سی کہ یہ تختگاہ پادشاہ عالم پناہ ظہیر الدین محمد بابر ابن عمر شیخ
گورگان کا ہے خلد اللہ ملکہ سنہ ۹۱۴ مینی بھی کہا کہ دوسرا تخت برابر اوس

صفہ کی تراش کر دیا ہی چہوٹا حوض اوسکی کناری پر بنادین اور نام میرا
بابر شاہ کی نام کی ساتھہ وہان لکہین جسدن مین اوس تخت پر بیٹہا تو حکم
کیا دونون حوضون کو شراب سی بہر دین اور پینی والون کو دین ایک غزنین
کے شاعر نی میری آنی کی کابل مین یہ تاریخ کہی ع بادشاہ بلاد ہفت اقلیم
اوسکو خلعت اور انعام دیکر تخت کی پاس کے دیوار پر یہ تاریخ لکہوا دی پہر
پچاس ہزار روپی پرویز کو عنایت کیی اور وزیر الملک کو میر بخشی کیا اور قلیچ
خان کو فرمان بہیجا کہ ایک لاکہہ ستّر ہزار روپی آمدنی لاہور سی واسطی مدد خرچ
لشکر قندہار کی روانہ کری سیر باغات کابل اور بی بی ماہ رو کی کر کی وہان کی
کارندون کو حکم دیا کہ جو درخت حسن بیگ رو سیاہ کاٹ گیا ہے وہان اور
درخت لگاوین اور سیر اولنگ لوت چالاک کی بہی کی عجیب خوش جگہہ
دیکہی وہان حاکم چکری ایک جانور رنگ نام تیر سی مار کر لایا مینی جبتک رنگ نام
جانور نہ دیکہا تہا بز کوہی کے مشابہ ہی بہی فرق ہی کہ سینگ رنگ کی خمدار
اور بز کوہی کی سیدہی ہوتی ہین لیٹی ہوی سانپ کی طرح مین کابل مین
واقعات بابرین کا مطالعہ اکثر کیا کرتا تہا بالکل اونہی کے ہاتہہ کی لکہی تہی
لیکن اوسمین چار جز اخیر کی مینی اپنی ہاتہہ سی لکہکر لگا دی تہی اور آخر مین
ترکی عبارت لکہہ دی تہی کہ معلوم ہو یہ چار جز میری لکہی ہین با
وجود دیکہ مین ہندوستان مین بڑا ہون لیکن ترکی لکہنی پڑہنی سے

پچیسوین صفر کو مع بیگمات سیر جلگاو سفید سنگ کی دیکہی کہ دوسری دن جمعہ کو حضرت بابر شاہ کے مزار کی زیارت سی مشرف ہوا نقد اور کہانا اور حلوا بہت بنا کر خیرات کیا رقیہ سلطان بیگم نے جو دختر مرزا ہندال کی ہین ابتک اپنی باپ کی زیارت نکی تہی آج اوس سی مشرف ہوئین پہر ربیع الاول کی تیسری تاریخ مینی خیابان مین گہوڑ دوڑ کرائی شہزادی اور سب امرائی گہوڑی دوڑای کرنگ نام عربی گہوڑا کہ عادل خان حاکم دکن نی مجکو بہیجا تہا سب سی بہتر دوڑا انہین دنون مین پسر میرزا سنجر اور پسر مرزا ماشے کی جو ہزاری کی سردار تہی ملازمت مین آئی اور بہت مال و گہوڑی نذر کیی ایک رنگ تیر سی بار کرلای تہی مینی او ستار نگ کبہی نہ دیکہا تہا پہر مینی سنا کہ شاہ بیگ خان حاکم قندہار اپنی جاگیر مین کہ پرگنہ شور ہے بہیجا ہی مینی دلین مقرر کیا کہ جب وہ آویگا تو کابل اوسکو سپرد کرکے ہندوستان کی طرف کوچ کرونگا پہر راجہ نرسنگہ دیو کی عرضی آئی کہ مینی اپنی بہتیجی کو جو فتنہ پرداز تہا قید کرلیا اور اوسکی بہت آدمی قتل کری مینی حکم دیا کہ اوسکو قلعہ گوالیار مین مقید رکہین پرگنہ گجرات مع سرکار پنجاب شیر خان افغان کو مرحمت کیا اور قلیج خان کی لڑکی کو منصب ہشت ہزاری ذات اور پانسو سوار عنایت ہوئی اور بمقتضای محبت پدری خسرو کی بیڑین نکالکر شہر آرا باغ کی سیر کو بہیجا قلعہ اٹک وغیرہ احمد بیگ سی لیکر ظفر خان کو دیا اور تاج خان کو کہ بنگشون کی لڑائی پر روانہ کیا تہا پچاس ہزار روپئے

اور علی خان کروڑا کو کہ میری والد کا قدیمی نوکر اور داروغہ نقارخانہ کی تہا خطاب نوبت خانی کا دیکر منصب یا نصدی ذات اور دو سو سواروں سے سرفراز کیا اور مہاسنگہ مانسنگہ کی پوتی کو بہی بنگش پٹہانون کی دفع کو بہیجا اور رام داس کو اوسکا اتالیق کیا پہر جمعہ کو اٹہارہوین تاریخ وزن قمری چالیسوین سال واقع ہوا دو پہر کو مین ترازو مین بیٹہا اور زر وزن سے دس ہزار روپی لیکر اپنی معتبر دس مصاحبون کو دی کہ فقیرونکو تقسیم کردین اور انہین دنون عرضداشت سردار خان حاکم قندہار کی بارہ دن مین ہزارہ اور غزنین کے راہ سی آئی کہ ایلچی حضرت شاہ عباس کا جواب کی خدمت مین آیا ہی ہزارہ تک پہنچا ہے اور شاہ ایران نی اپنی لوگون کو لکہا ہے کہ کون سی مفسد نی حاکم نے قندہار پر چڑہائی کی ہی کیا نہین جانتا کہ موافقت ہماری خاندان تیموریہ سے خاص کر حضرت ہمایون اور اونکی اولاد سے بی نہایت ہے اگر وہ ملک لیا بہی ہو تو بہی کسی نوکر کو بہائی جہانگیر بادشاہ کی سپرد کر کی لوٹ آنا اور میری دل مین آیا کہ شاہ بیگ خان کو حکم کرون کہ غزنین کی راہ کا اسطرح بندوبست کرین کہ قندہار سی کابل کے آنی والون کو راہ مین فراغت ہو اور انہین روز دن قاضی نور الدین کو منصب صدارت مالوہ اور اجین کی عنایت کی پہر لیپر میرزا شادمان ہزارہ اور پوتا قراچہ خان کا کہ امرای معتبر ہمایون سے ہی خدمت مین حاضر

ہوئی ابراہیم خان ہزاری سے لئے ایک عورت سی ہزارہ کی نکاح کیا تہا یہ لڑکا
اوس سی پیدا ہوا ہے پہر ہفتہ کو اونیسوین تاریخ رانا شنکر ولد رانا اودی سنگہ
کو منصب ڈہائی ہزاری ذات اور ہزار سوار کا عنایت کیا اور منوہر کو منصب
ہزاری ذات اور چہہ سو سوار کا دیا اور شنواری افغان ایک مینڈہ لائے
کہ دونو سینگہہ اوسکی ملکر ایک ہو گئی تہی ہرن کی سینگون کی مانند اور یہی افغان
ایک جانور جسکو نربارخوری کہتی ہین مار کر لا ہی تہی کہ مینی ویسا نہ دیکہا تہا
جار مین ہندوستان کا تہا مصورون سی مینی اوسکی تصویر اوتروائی
اوسکا سینگ ڈیڑہ گز کا ہوا اور شجاعت خان کو منصب ڈیڑہ ہزاری ذات
اور ہزار سوار سے ممتاز کیا اور گوالیار کا ملک اعتبار خان کی جاگیر مین دیا
اور قاضی عزت اللہ کو اوسکی اہل قرابت کی ساتہہ بنگشون کی اوپر بہیجا
اور اوسی دن کے آخر مین عرضداشت اسلام خان کی آگرہ سے مع خط
جہانگیر قلیخان کی کہ اوسکو صوبہ بہار سے لکہا تہا ملاحظہ مین آئی اوسنی معلوم
ہوا کہ تیسری تاریخ صفر کے قطب الدین خان کو بردوان مین علی قلی استاجلو
ایسا زخم مارا کہ دو پہر رات گئی وہ مر گیا اور بیان اوسکا یون ہے کہ یہ علی قلی
سفرچی شاہ اسمعیل والی ایران کا تہا بسبب اپنی شرارت اور فتنہ پردازی
کے وہان سی بہاگ کر قندہار مین آیا پہر ملتان مین خانخانان کہ ملک
تلمبہ پر متقرر ہو گئی تہی ملاقات کی اور اوسکی ہمراہ اوس ملک کو گیا

خانخانان نی اوسکو غائبانہ بندگان اکبری مین داخل کیا لیکن اوسنی جو اوس سفر مین عمدہ کام کیی اسواسطی موافق اپنی منصب پایا اور مدت تک میری والدکی خدمت مین رہا جب جناب والد خود بدولت دکن کو جانی لگی اور مجکو اٰلہ پر بہیجا تو اوسنی اکثر میری نوکری کی مینی اوسکو شیرافگن کا خطاب دیا جب مین آلہ آباد سے اپنی والدکی خدمت مین آیا تو بواسطہ بی التفاتی کے کہ اون دنون مجہپر تہی اکثر میری لوگ مجہسی جدا ہوی وہ بہی ان دنون مجہسے دور ہو گیا لیکن بباعث مروت بعد جلوس کی مینی اوسکی تقصیرین معاف کین اور صوبہ بنگالہ مین اوسکو جاگیر دی وہان سی مجکو اخبارین آئین کہ ایسی مفسدون کو یہان رکہنا مناسب نہین اسواسطی مینی قطب الدینخان کو لکہا کہ اوسکو روانہ درگاہ کری اور اگر خیال فساد کا کرے تو اوسکو سزا دی قطب الدینخان اوسکو خوب جانتا تہا میرا حکم پہنچتی ہی ہمراہ اپنی لوگونکی جو حاضر تہی بردوان کی طرف کہ اوسکی جاگیر تہی ایلغار کر گیا اوسنی قطب الدینخان کا آنا سنکر تنہا دوار دلی سے استقبال کو آیا اور جب وہ اونکی فوج مین آگیا لوگون نی اوسکی ہمراہیون کو قید کر لیا وہ یہ دیکہکر گہبرایا قطب الدینخان نی لوگون کو منع کیا اور اوسکو پاس بلوایا کہ تنہائی مین مضمون فرمان سناوین اوسنی فرصت پاکر قطب الدینخانکو دو تین تلوارین مارین انبہ خان کشتہ ہی کہ امیرزادہ وہان کا تہا

قطب الدینخان سی نسبت رکہتا تہا مردانگی سی اوسکی پاس جاکر علی قلی کے سر پر
زخم مارا اور اوسنی پہر انبہ خان کو بہی کاری زخمی کیا جب قطب الدین خان کی
یہ حالت لوگون نی دیکہی اوسکو گہیر کر ٹکڑی ٹکڑی کیا امید ہی کہ ہمیشہ دوزخ مین
رہی انبہ خان وہین شہید ہوا اور قطب الدینخان کو بعد چار پہر کی اپنی گہر آکر راہی
ملک بقا ہوا یہ سنکر مین کمال غمناک ہوا کہ قطب الدینخان کو کہ مجکو بہائی بیٹی کی
برابر تہا لیکن تقدیر آلہی سے راضی ہوکر صبر کیا مجکو بعد میری باپ کی وفات کی
ایک اوسکی وفات کا غم اور اوسکی ماکی وفات ایسی ہی ہوئی ہین کہ کوئی
غم اونکی برابر نہین جمعہ کو چہٹی ربیع الاول کے فرزند خورم کی مکان مین کہ اور نہ
باغ مین بنایا تہا گیا بی شک خوب بنا تہا اگرچہ میری والد امجد ہر سال مین
دو بار مطابق شروع سال شمسی اور قمری کی اپنا وزن فرماتی تہی اور شہزادون
کو سال شمسی مین تولواتی لیکن ان دنون کہ سولوان سال قمری فرزند خورم
کی عمر کا تہا اور نجومیون نی بہاری بتایا تہا اور اوسکی طبیعت بہی درست
نہ تہی اسواسطی مینی اوسکو بہی سونا چاندی اور باقی فلزات مین تولوا کر
سکو فقیرون پر تقسیم کرادیا تمام دنین خورم کے گہر مین رہا اور اکثر پیشکشین
اوسکی پسند آئین اور چونکہ سیر کابل خوب کر لی تہی اور میوی عمدہ کہای
تہی بواسطی چند مصلحت کے اتوار کو چوتہی جماد الاول کی حکم دیا کہ پیش خیمی
ہندوستان کیطرف روانہ کرین پہر مینی سوار ہوکر جلگہ سفید رنگ مین منزل

کی وہان انگور قسم صاحبی اور کشمشی اور شاہ آلو عمدہ ہوتی ہین مینی ڈیڑہ سو دانو تک
ایک دمین نو شجان کبی اور زرد آلو پیوندی بہی خوب ہوتی ہین خصوصاً شہر آرا
باغ مین اوسکا ایک درخت میری چچا میرزا محمد حکیم نے بویا ہی اوسکی زرد آلو
سب سی عمدہ ہین مشہور ساتہہ میرزائی کے شفتالو بہی نفیس اور بہتر ہوتا ھے
میری واسطی لوگ استالف سی شفتالو لای تہے جب مینی تو لوا یا تو بجلیس
روپی بہر ہوا جسکی اٹہست مثقال ہوی باوجود ان عمدہ میون کابل کی کوئی
میری نزدیک انبہ کی برابر خوش ذائقہ نہین مہابن کا پرگنہ مہابت خان کو
مرحمت ہوا اور منصب عبدالرحیم بخشی احدیون کا ہفت ہزاری ذات اور دو سو
سوار کا مقرر ہوا مبارک خان سروالی کو فوجداری موضع حصار کے دی اور
میرزا فریدون برلاس کو آلہ آباد مین جاگیر کا حکم دیا اور ارادت خان آصف خانکی
بہائی کو منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار سے ممتاز کر کے خلعت خاصہ اور
اسب بخشش کیا اور بخشی گری صوبہ پٹنہ اور حاجی پور کے اوسکو مرحمت کیے
اور چونکہ میر اقوربیگی تنہا اسو اسطی اوسکی ہاتہہ مرصع تلوار واسطی فرزند اسلام
خان حاکم اوس صوبہ کے بہیجی اور قرب علی مسجد اور غربیخانہ کی راہ مین
ایک لکڑی کیکڑہ ہی کے برابر دیکہی کہ ڈیڑ گز کا سانپ پکڑی ہوی تہی تہوڑے
دیر مین اوسکا تماشا دیکہتا رہا کہ وہ سانپ مرگیا اور کابل مین مینی سنا تہا
کہ سلطان محمود کی وقت مین ایک شخص خواجہ یاقوت نام موضع ضحاک

اور بامیان کی ایک غار مین مدفون ہی کہ ابتک اوسکا بدن تازہ ہے کچھہ
خراب نہین ہوا مینی تعجب سی اپنی معتبر مصاحب اور جراح بھیجی کہ غار مین جاکر
خوب اوسکا حال دیکھہ آوین جب وہ دیکھہ آئی تو معلوم ہوا کہ نصف بدن جو قریب
زمین تہا گل گیا ہے اور اوپر کا نصف ویسا ہی تازہ ہی ہاتھہ پاون کی ناخن
اور سر کی بال نہین گری اور ڈاڑہی موچھہ آدہی ایکطرف کی گر گئی ہی اوس
غار کی دروازہ کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لاش محمود غزنوی سی پہلی کے
ہی کوئی اوسکا حال مفصل نہین جاتا جمعرات کو پندرہوین تاریخ ارسلان سبب
حاکم قلعہ کا مرو ملازم ولی محمد خان والی توران کا حاضر ملازمت ہوا مین پیشتر
سنتا تہا کہ میرزا حسین پسر شاہرخ میرزا کو اوزبکون نی مار ڈالا ہے اون
دنون ایک شخص نے اوسکی نام سے عرضی دی اور لعل بیازی سو روپی کے
قیمت کا نذر کی واسطی لایا تہا مدعا اوسکا یہ تہا کہ کچھہ فوج مدد کو ملی تا مین
بدخشان اوزبکون سی لیلون مینی خنجر مرصع اوسکو دیکر فرمان لکھوا دیا
کہ اگر توفی الواقع میرزا حسین شاہرخ کا بیٹا ہے تو بی دہڑک خدمت مین جلد
حاضر ہو کہ فوج تیری ہمراہ کر کے بدخشان کی طرف روانہ کرد ونگا پہر دو لاکھہ
روپی واسطی خرچ لشکر مہا سنگہ اور رامداس کی کہ بنگشون کی لڑائی
پر گئی تہی روانہ کیی پہر بالا حصار کے جاکر مکانات دیکھی کوئی جگہہ میرے
سکونت کی لائق نہ تہی مینی اون سبکو توڑوا کر بادشاہانہ مکانات

اور دیوانخانہ بنوایا وہین استالف کی شفتالو میری نذر مین آئی سرگی برابر کی
تول مین تر ستہ روپئی اکبری کی برابر کہ ساٹھہ تولہ ہوئی کمال شیرین تہی کابل
مین اس سی بہتر ملتی اور میوہ نہین کہایا پچیسوین تاریخ مالوہ سی خبر آئی کہ
میرزا شاہ رخ نی وفات پائی اللہ تعالی اوسکو غریق رحمت کری جبسی وہ میری
والد کی خدمت مین آیا تہا مرتی دم تک اوس سی کوئی ایسا کام نہوا کہ جس سی
ملال خاطر ہوا ہو اخلاص سی خدمت کرتا تہا اوسکی چار بیٹی ہین حسن اور
حسین یہ دونو ایک بطن سی متولد ہوئی ہین لیکن حسین برہانپور سی بہاگ کر
براہ دریا عراق کو گیا اور وہان سی بدخشان کو مشہور ہے کہ وہان ابتک ہے
چنانچہ مین کچھہ حال اوسکا ابہی بیان کرچکا ہون مگر تحقیق نہین کہ یہ وہی
میرزا حسین ہے یا بدخشیون کا بنایا ہوا نام ہی میرزا شاہرخ کو بدخشان سے
آئی ہوئی میری والد کی پاس عرصہ پچیس سال کا ہوا لیکن بدخشان
والی بباعث جفا اور آزار اوزبکون کی جس لڑکی کو وجیہ ولایق دیکہتی
ہین شاہرخ کا بیٹا اولاد میرزا سلیمان سی مشہور کرکے جماعت بہم
پہنچاتی ہین اور اوزبکون سی لڑ کر کچھہ ملک بدخشان لیتی ہین لیکن اوزبک
پہر اوسی لڑکر اوس میرزا حسین مشہور کا سر کاٹ نیزہ پر رکھکر بدخشان
مین تشہیر کرتی ہین اور بدخشی پہر ایک وہی میرزا بناتی ہین اسیطرح
ابتک کئی میرزا ماری گئی لیکن مین جانتا ہون کہ جب تک یہ بدخشی رہین گی

یہی جنگ وجدال رہیگا اور تیسرا لڑکا میرزا شاہرخ کا میرزا سلطان ہی کہ صورت
وسیرت مین سب اولاد سی ممتاز ہینی اوسکو اپنی والد سی طلب کر کی اپنی پاس
رکہا ہی اور خود تربیت کیا اوسکو مین اپنی بیٹون کی برابر جانتا ہون ہر بات مین
اپنی اور بہائیون سی ممتاز ہے بعد جلوس کی مینی اوسکو منصب دوہزاری
ذات اور ہزار سوار سی سرفراز کیا اور صوبہ مالوہ مین اوسکی باپ کی جگہ بہیجا
اور چوتہا بیٹا بدیع الزمان ہی کہ میرزا شاہرخ اسکو ہمیشہ اپنی ساتہہ رکہتی تہے
اوسکو بہی مینی منصب ہزاری ذات دیا اور پانسو سوار عنایت کیی جبتک مین
کابل مین آیا شکار قمرغہ کا نہین کہیلا تہا پہر جب ہندوستان کو لوٹا اور شکار
کا بہت شوق تہا اسواسطی حکم دیا کہ کوہ فرق کو جو کابل سی سات کوس ہے
گہیرین قریب سو ہرنون کی اوسمین گہر آئی اونکی شکار ہوی کمال
لطف ہوا پہر مینی پانچہزار روپی رعایا کو جو گہیرنی مین حاضر تہی بطریق انعام
دیی اور اسیدن واسطی شیخ عبد الرحمن پسر ابو الفضل کے پانسو سوار اضافہ
کیی کہ دوہزاری ذات اور سو سوار کا ہوی اور کابل سی آتی وقت حضرت
بابر شاہ کی تخت پر ایک دن پہلی گیا اور اوسدن کو مانند عرفہ عید کے
جانکر اوس جگہہ جشن ترتیب دیا اور اوس حوض کو کہ پتہر مین کہود دیا تہا
شراب سی بہرواکر لوگون مین تقسیم کیی وہ دن بڑی لطف سی تمام
ہوا جمعہ کو پہر دن چڑہی جب مین کابل سے نکلا تو پہلی منزل جلکہ سنگ

سفید مین شہرآرا باغ سے چلکہ تک دو طرفہ چوکی اٹھی دونون ہاتون سے فقرا
پر پھینکتا آیا اور جب کابل سے بعزم روانگی ہین ہاتی پر سوار ہوا اوسیوقت
خبر صحت امیرالامرا اور شاہ بیگ خان کی آئی مینے یہ خبر مخصوصون کی کمال مبارک
جانی دوسری دن ایک کوس کوچ کرکے موضع گرامی مین مقام کیا اور
تاش بیگ خان کو کابل مین چھوڑا کہ شاہ بیگ خان کی آنے تک شہر واطراف
کی خوب حفاظت رکھی پہر شنبہ کو تیرہوین تاریخ موضع یکاک سے ڈہائی
کوس براہ دوآبہ آکر اوس چشمہ پر آیا کہ جسکی کنارے پر چار چنار کھڑی تہی بہت
پرکیفیت جگہہ ہی لوگ اوسکی خوبی پر توجہ نہین کرتی قابل اسکی ہی کہ وہان
عمارات بناوین اور اسی منزل مین اور شکار قمرغہ واقع ہوا قریب ایک سو
بارہ ہرن وغیرہ کی شکار ہوئی چوبیس ہرن جنکو رنگ کہتی ہین اور پچاس
ہرن سرخی اور سولہ بزکوہی رنگ عجب جانور خوش شکل ہے ایک قوچ اور رنگ
کو تولا تو قوچ ایک من تین سیر کا ہوا اور رنگ دو من دس سیر کا اور
باوجود اسقدر وزن کی ایسا دوڑتا تہا کہ دس بارہ کتی شکاری عمدہ اوس سے
رہ جاتی تہی اوسکو بہزار منت پکڑا کوئی گوشت ایسا لذیذ نہین کلنگ کا بھی
شکار کیا اگرچہ خسرو سے بار بار نالایقین ہوئین کہ سزاوار بڑی عقوبت کی تہین
لیکن بلینی محبت پدری سے اوسکی جانکا قصد نکیا باوجودیکہ سلطنت مین اس
بات کی رعایت نہین لیکن مین درگذر کرکے اوسکو آرام سے رکھتا تہا جب

معلوم ہوا کہ وہ پیغام اوباش اور بدمعاشون کو بھیجکر ورغلاتا ہے اور میرے
قصد پر رغبت دیکر اپنی وعدون سی امیدوار کرتا ہی اکثر بدمعاش جمع ہو کر
چاہتی تھی کہ اطراف کابل کی شکار مین مجھپر قصد کرین چونکہ فضل الٰہی حافظ
سلاطین کا ہے اونسی کچھہ نہو سکا جب سرخاب مین مقام ہوا تو اونمین سے
ایک شخص نے پوشیدہ خواجہ اویسی دیوان فرزند خورم سی کہا کہ قریب پانسو
آدمیون کی خسرو کی بہکانی سے فتح الله پسر حکیم ابوالفتح اور نورالدین پسر
غیاث الدین علی آصف خان اور شریف پسر اعتماد الدولہ کی پاس جمع ہوی
ہین کہ فرصت اور قابو پا کر بادشاہ کی دشمنون کا قصد کرین خواجہ اویسی نے
یہ بات خورم سی بیان کی اور اوسنی گھبرا کر اوسیوقت مجھسی کہا مینی خورم کو
دعا دیکر چاہا کہ اون نمک حرامون کو قید کر کے سخت سزا دون لیکن پھر سوچا
کہ سفر مین ان سبکی پکڑ دھکڑ سے لشکر تہ و بالا ہو جائیگا فقط بلوہی کی سردارونکو
قید کا حکم دیا اور فتح الله کو معتمد لوگون کی سپرد کر کے اون دو نالائقون کو
ہمراہ اور تین چار لشکر کی بدمعاشون کی قتل کیا قاسم علی میری والد کا نوکر
کہ جسکو مینی بعد جلوس کی خطاب دیانت خانی کا دیا تہا وہ ہمیشہ اس فتح الله کو
نمک حرام اور بداندیش کہا کرتا ایک دن خود فتح الله سی کہا تہا کہ جب خسرو بھاگی
اور حضرت بادشاہ نی پیچہا کیا تو تونی مجھسی کہا کہ پنجاب خسرو کو دینا لازم تہا
فتح الله اس بات کا منکر ہوا آخر دونون مین قسم یہ فیصلہ ٹہیرا دونونسنے

قسم کہائی پندرہ دن نگذری ہون گی کہ وہ بی سعادت نفاق مین پکڑا لیا
اور جہوٹی قسم کا مزا پایا شنبہ کو بائیسوین جمادالاول کی خبر فوت حکیم جلال الدین
اردستانی کی کہ خاندان طبابت سی تہا سنی وہ مدعی اسکا تہا کہ مین جالینوس
کے برابر ہون بہرحال عمدہ معالج تہا تجربات اوسکی علم سے زیادہ تہی بسبب
خوش صورت اور خوب اندام ہونی کی زمانہ سادہ روئی مین شاہ طہماسپ کے
مجلس مین جاتا تہا اور بادشاہ اوسپر یہ مصرعہ پڑہا کرتی تہی ع خوش طبیبی ہست
بیا تا ہمہ بیمار شویم ۞ لیکن حکیم یادعلی جو اوسکا معاصر تہا فضیلت مین اوس سے
زیادہ تہا خصوص علاج اور دست شفا اور صلاحیت اور اخلاق مین کوئی
طبیب اسوقت کا اوسکو نہین پہنچتا مجہسی کمال اخلاص رکہتا تہا لاہور مین ایک
عمدہ مکان بنوایا مکرر عرض کی کہ مین وہان چلون اور اوسکو سرفراز کرون
مینی اوسکی خاطرداری کی جہت سے قبول کیا حکیم قطع نظر نسبت مصاحبت اور
طبابت سی سرانجام مہمات دنیا مین خوب قابل ہی اسیواسطی آگرہ آباد مین اوسکو
مینی مدتون اپنا دیوان کیا ہے لیکن کثرت دیانت سی معاملات مین لوگون سے
سخت گیری کیا کرتا اسواسطی لوگ اوس سی ناراض تہی بیس برس تک اوسکو
سل رہی اوسنی اس مدت تک بزور حکمت اپنی کو نگاہ رکہا باتون مین اکثر ایسے
کہا سنی ہوتی کہ مونہ سرخ ہوجاتا اور مینی اوس سی مکرر کہا کہ تو طبیب دانا ہے
اپنا علاج کر اوسنی عرض کی کہ قرحہ شش علاج پذیر نہین ایک دن اوسکی ایک

خدمتگار نی روز کی دوا مین زہر ملاکر اوسکو کہلا دیا لیکن اوسنی بعد اطلاع کی اپنا
علاج کیا اور اثر زہر دفع ہو گیا خون نکالنی مین ہرچند ضرورت ہوتی لیکن بہت مبالغت
کرتا ایک رات گہر مین جاتا تہا کہ کہا نسنی اوسپر غالب ہوئی اور زخم نشتر پہٹ گیا
اتنا خون مونہ اور دماغ سی بہا کہ بیہوش ہو گیا اور ایک مہیب آواز کیا خدمتگار
سنکر اندر دوڑا دیکہی تو خون مین بہرا پڑا ہے شور کیا کہ کوئی حکیم کو مار گیا پہر
معلوم ہوا کہ بدن پر زخم نہین ہی یہ وہی زخم نشتر کا خون ہے قلیج خان
حاکم لاہور کو خبر کی اوسنی آکر اوسکو دفن کیا کوئی فرزند قابل اوسکا قابل نہ تہا
پہر چوبیسوین تاریخ درمیان وفا باغ اور شملہ کی شکار ہوا چالیس ہرن سرخہ
مارے گئی ایک چیتی اس شکار فرحت آثار مین ہاتہہ آئی وہان کی لوگون نی
ظاہر کیا کہ یہان اکیس بیس برس سی چیتی کا نام نہ تہا پہر وفا باغ مین مقام ہوا اور
مجلس وزن شمسی کی مرتب ہوئی اوسیدن ارسلان بی نام اوزبک سردار وسنی
عبد المومن خان کی کہ قلعہ کامرد کا حاکم تہا میری خدمت مین حاضر ہوا چونکہ
اخلاص سی آیا تہا مینی اوسکو خلعت خاص عنایت کیا بہت لیاقت اور قابلیت
رکہتا ہی پہر مینی حکم دیا کہ عزت خان حاکم جلال آباد شکارگاہ اونکو گہیر رکھے
پہر وہان قریب تین سو جانورون کی شکار ہوی چونکہ یہ شکار دوپہر کو کہ ہوا
گرم تہی واقع ہوا چند کتی تازی عمدہ ضائع ہوی کہ شکار سگ کا وقت صبح و شام
ہے پہر سرائی اکورہ مین مقام ہوا وہان شاہ بیگ خان نی مع لشکر آکر

ملازمت حاصل کی میری والد کا پروردہ ہی بہت مردانہ کارگذار ہے میری باپ
کی عہد مین خوب تلوارین مارین ہین اور میری وقت مین بہی قلعہ قندہار کو ایرانی
فوج کی محاصرہ ہی مین خوب بچار کہا ایک سال تک گہرا رہا یہانتک کہ میری اور فوج
اوسکی کمک کو گئی سپاہیون سے بہی فقط سلوک امیرانہ اسواسطی کرتا ہی کہ لڑایون
مین اوسکی موافقت کرتی رہین ادنی جرم پر اپنی نوکر کو مروا ڈالتا ہے اور قتل
اوسکی نظر مین کچہہ بڑی چیز نہین مینی ہرچند اوسکو اس بات سی منع کیا لیکن وہ
اپنی عادت سی لاچار ہے چودہوین تاریخ ہاشم خان کو کہ خانزاد ولتی اس
دولت کی ہی منصب سہ ہزاری ذات اور دو ہزار سوار سی سرفراز کر کی حاکم صوبہ
اوڑیسہ کا کیا اور اوسی دن خبر آئی کہ بدیع الزمان پسر میرزا شاہرخ کہ مالوہ مین
تہانادانی اور لڑکپن سے بسبب بہکانی بدمعاشون کی رانا کی ملک کو جاتا ہی
کہ اوس سی ملی اور عبد اللہ خان صوبہ مالوہ نی یہ سنکر اوسکا پیچہا کیا ہے اور راہ
مین پکڑکر اوسکو مقید اور اوسکی ہمراہی فتنہ جویون کو قتل کیا ہے مینی یہہ سنکر
حکم کیا کہ اہتمام خان آگرہ سی جاکر میرزا کو درگاہ پر لی آوی پہر خبر آئی کہ امام
قلی خان نی جو بہتیجا دلی خان حاکم ماوراء النہر کا ہے میرزا حسن نام ایک شخص کو
جو میرزا شاہرخ کا بیٹا مشہور ہوا تہا قتل کیا ہے غرض کہ میرزا شاہرخ کی بیٹون کا
مارنا دیو کا مارنا ہے کہ مشہور ہے اوسکی ہر قطرہ خون سی اور دیو پیدا ہوتی ہین
پہر مقام دہرہ مین شیر خان افغان کہ اوسکو جاتی وقت پشاور مین واسطی

حفاظت کہاٹیون خیبر کے چہوڑ آیا تہا آکر ملا حفاظت راہ کی کی سرانجام دہی اور
ظفر خان ولد زین خان کوکہ کو واسطی نکالنی افغانون قوم ذران اور جماعت
کہتراون کی اطراف اٹک اور بیاس سی کہ وہان فساد و شرارت کیا کرتی تہی
مقرر ہوکر گیا تہا بعد بجالانی اس خدمت کی اور نکال دینی اون مفسدون کے
کہ قریب لاکہہ آدمیون کی تہی پنجاب کی طرف آکر اسی منزل مین سعادت ملازمت
سے سرفراز ہوا اور جیسا کہ چاہیی تہا اس خدمت مین جان فشانی کی پہر ماہ رجب
مین معلوم ہوا مجہکو کہ اس مہینی مین میری والد کا وزن قمری ہوا کرتا تہا تو مینی
حکم دیا کہ قیمت اون تمام اجناس کی جو میری حضرت والد مرحوم کی وزن
شمسی اور قمری مین تلتی تہین حساب کرکے بڑی بڑی شہرون مین ممالک
محروسہ کی بہیجی جاوین کہ اونکی طرف سی بہ نیت ثواب فقرا و مساکین پر تقسیم ہو
اور مجموع اوسکا لاکہہ روپیہ ہوا جسکی تین ہزار تومان عراقی ہوتی ہین اور تین
لاکہہ خانی بحساب ماوراالنہر کے غرض اون روپیون کو معتبر لوگون کی ہاتہہ
بارہ شہرونمین مثل آگرہ دہلی لاہور گجرات وغیرہ مین خیرات کرایا اور صلابت خان
کی بیٹی کو کہ مثل فرزند حقیقی کی جانتا ہون خانجہانی کا خطاب دیکر فرمایا کہ فرمانون
مین اسکو خانجہان لکہا کرین اور خلعت خاص اور شمشیر مرصع بہی عنایت کی
اور شاہ بیگ خان کو خان دوران خان کا خطاب دیکر خنجر مرصع اور بیست
ہاتہی اور گہوڑا خاص عنایت کیا اور تمام سرکار کابل اور تیراہ اور بنگش اور سواد بجوڑ

اوز نکالنا وہان کی افغانون کا اوسکی تفویض کرکے بطریق جاگیر اوسکو عنایت کیا
اور فوجداری وہان کی بہی اوسکو دی بابا حسن ابدال سی وہ رخصت ہوکر اوس
طرف گیا مینی حکم دیا کہ رامداس کچھواہہ کو بہی اسی ملک مین جاگیر دیکر مددگار اس
صوبہ کا مقرر کرین اور کشن چند والد راجہ موٹہ کو منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار
عنایت کیا اور مرتضی خان حاکم گجرات کو فرمان بہیجا کہ مینی حال ولایت اور پرہیزگاری
بیسہ میان وجیہ الدین کا بہت سنا ہی میری طرفسی اونکو بہت روپیہ دیکر چند
اسمار آلہی مجرب لکہواکر میری پاس بہیجی کہ مین اونکو اپنا ورد رکہون اور پہلی اس سی
ظفرخان کوکہ بابا حسن ابدال مین شکار گہیرے بہیجا تہا اوسنی اونکو گہیر رکہا تہا
ستائیس ہرن سرخ اور اٹہائیس ہرن سفید اوسمین تہی اونمین سی خود مینی اونتیس
ہرن ماری اور خورم و پرویز نے بہی کئی ہرن تیرون سے ماری اور مصاحبونکو
بہی تیر مارنی کا حکم دیا لیکن خانجہان نے سب تیر اچہی ماری کہ ہر تیر مین ہرن
گرایا پہر چودہوین تاریخ ظفرخان لی راول پنڈی مین گہیر اڈالا وہان مینی
دور سی ایک ہرن تیر سے مارا غرضکہ چند آہو سرخ اور چند چکاری اور دو سو شکار
ہوی پہر الیسوین کو ہلال خان کی اہتمام سی دو تین کوس پر قلعہ رہتاس سے
شکار گہیری کا ہوا بیگمات بہی اس شکار مین ہمراہ تہین دو سو ہرتون کی قریب
اسمین شکار ہوی وہان کی سے ہرن ہندوستان مین نہین ہوتی اسواسطی
مینی فرمایا کہ چند ہرن زندہ لی چلین کہ شاید ہندوستان مین اونکی نسل

ہو جاوی پہر اطراف رہتاس مین پچیسوین تاریخ اورشکار ہوا اسمین بہی اہل محل
اور ہشیرین میری ساتہہ تہین اور قریب سو ہرن سرخہ کی شکار ہوی پہر میری آگی
مذکور ہوا کہ شمس خان چچا جلال خان گہکر کا کہ یہان رہتا ہی باوجود بڑہاپی کی اوسکو
شکار کا اسقدر شوق ہی کہ جوانون کو نہین لیکن جب مینی اوسکا احوال فقیرانہ سنا
تو مین اوسکی گہر گیا اور اوسکا طرز و طور مجکو پسند آیا دو ہزار روپیہ اوسکو اور اسیقدر
اوسکی اہل و عیال کو عنایت کرکے اور پانچ گاون واسطی مدد معاش اوسکی سے
بطریق جاگیر مقرر فرمای کہ ہر طرح دل جمعی سے بسر اوقات کری چہٹی شعبان کو
مقام چنڈاسر مین امیر الامراسنے آکر ملازمت حاصل کیے مین اوسکی اچہی ہونے
سے کمال خوش ہوا سب طبیبون نے کیا ہندو کیا مسلمان اوسکو جواب دی دیا تہا
لیکن خداوند کریم نی محض اپنی کرم سے اوسکو شفا عنایت کی کہ بہروسا اسباب
پر نکرین قادر مطلق خالق حقیقی کو جانین اور انہین دنون مین راجہ رای سنگہ
آیا بسبب اوس قصور کے کہ اوس سی خسرو کی جہگڑہی مین ظاہر ہوئی تہی شرمندہ
تہا چونکہ امیر الامرا کی واسطی سی حاضر دربار ہوا تو مینی اوسکا قصور معاف کیا
جب مین آگرہ سی خسرو کے پیچہی چلا تہا تو اوسکو آگرہ مین معتمد جان کر
وہان چہوڑا تہا اور کہدیا تہا کہ جب محل کو مین بلاؤن تو اوسکی ہمراہ آنا غرض
بعد طلب کی محل کے ساتہہ دو تین منزل آیا اور متہرا سے بد معاشون کی باتین
سنکر اپنی گہر چلا گیا اور جانا کہ نزاع آپسمین شروع ہوی دیکہیی انجام کیا ہو

لیکن اللہ تعالی نی جلد فیصلہ کر دیا اور اوسکی گردن پر نمک حرامی رہی لیکن امیر
الامرا کی خاطر سے اوسکا عہدہ اور منصب اور جاگیر سب بحال رکہا اور سلیمان بیگ کو
کہ میرا نوکر ایام شہزادگی سے تہا خطاب فدائی خان کا عنایت کیا بارہوین تاریخ
باغ دل آمیز مین کنارے پر دریا ہی راوی کی مقام ہوا مینی ملازمت اپنی ماکی
اس باغمین حاصل کیے اور میرزا غازی نی کہ ایام سرداری لشکر قندہار مین عمدہ
خدمتین کی تہین یہان آکر ملازمت حاصل کیے مینی اوسپر بہت عنایتین کین
تیرہوین کو مع الخیر داخل لاہور ہوا اور دوسری دن میر خلیل اللہ ولد غیاث
الدین محمد میر میران کہ شاہ نعمت اللہ ولی کی اولاد سے تہا ملازمت مین آیا
شاہ طہماسپ کی یہان تمام اوسکی ملک مین کوئی سلسلہ اولیا کا اس سلسلہ
کی برابر نہین چنانچہ جن بادشاہ کی جانش بیگم نام گہر مین میر نعمت اللہ کی تہی
اور یہ میر میران کی باپ ہین اور میر نعمت اللہ کی لڑکی جو اوس سی ہوئی
اوسکو بادشاہ نی اپنی بڑی لڑکی اسمعیل میرزا کی واسطی طلب کیا پہر میر میران
کی لڑکون کو اپنا داماد کرکے اپنی لڑکے اون کی بڑی لڑکی کو کہ دادا کی ہمنام
تہا دی اور اسمعیل میرزا کے لڑکے جو بادشاہ کی بہانجی سی پیدا ہوی تہی دوسرے
لڑکے میر خلیل اللہ سی نسبت کی لیکن بعد فوت بادشاہ کے رفتہ رفتہ خرابین
اس سلسلہ مین واقع ہوئین اور شاہ عباس کی وقت مین بالکل خراب
ہو گئی اور املاک و اسباب سب جاتا رہا پہر وہان نرہ سکی میر خلیل اللہ میرے

خدمت مین آئی جو بہت تحفون سی آیا تہا اور اخلاص اون سی ظاہر تہا اوسپر
بہت عنایتین کین اور بارہ ہزار روپیہ نقد دیکر منصب ہزاری ذات اور دوسو سوار سے
سرفراز کیا اور حکم جاگیر کا دیا پہر دیوانون کو یہی حکم دیا کہ منصب فرزند خورم کا
موافق ہشت ہزاری ذات اور پنجہزار سوار کی اطراف اوجین مین اور سرکار حصار
فیروزہ جاگیر تنخواہ مین دین بائیسوین تاریخ حسب التماس آصف خان کی منزل
محل اوسکی گہر مین گیا مین اور تمام رات وہین رہا دوسری دن اوسکی پیشکش
ملاحظہ کی قریب دس لاکہ روپی کی جواہرات اور مرصع ہتیار اور سامان اور ہاتی
اور گہوڑی عمدہ اسباب سی جمع کیی تہی کیی لعل و یاقوت اور چند موتی اور کچہ
فروش اور چند کپڑی چینی اور فغفوریے اور خطائی اونمین سے قبول کرکے
باقی اوسیکو عنایت کری مرتضی خان نی گجرات سی انگوٹھی ایک لعل خوشرنگ
کی مع نگ اور حلقہ کی ترشواکر وزن مین ایک مثقال پندرہ رتی کے بطریق پیشکش
جو مجکو بہیجی تہی بہت پسند آئی آجتک ایسی انگوٹھی نہین سنتی کہ کسی بادشاہ
کے پاس ہو اور قطعہ لعل بہی ششش سرخہ کہ دو دانگ و پندرہ سرخ وزن رکہتا تہا
قیمتی پچیس ہزار روپیہ کا انگشتری کی ہمراہ بہیجا انگوٹھی بہی اسی قیمت کی
تہی اور انہین دنون وکیل شریف مکہ مع پردہ دروازہ کعبہ شریف کی
میری پاس آیا اور کمال اخلاص ظاہر کیا پانچ لاکہ دام کہ قریب آٹہہ ہزار
روپیہ کی ہوی ملینی اوسکو دیی اور ایک لاکہ روپیہ کے تحائف واسطی شریف

تلہ کی بہیجی دسوین تاریخ میرزا غازی کو منصب پنجہزاری ذات و سوار سے
سرفراز کیا اور باوجودیکہ کل ملک ٹہٹہ اوسکی جاگیر مین تہا لیکن صوبہ ملتان سے
کچہہ اوسکو جاگیر مین عنایت کیا اور قندہار کی حکومت اور نگہبانی اوسکی سپرد
کی اور خلعت اور شمشیر مرصع اوسکو دیکر رخصت کیا میرزا غازی صاحب کمال ہے
شعر بہی اچہا کہتا ہی اور وقاری تخلص ہے یہ شعر اوسکا ہی ع گریہ ام گر سبب
خندۂ او شد چہ عجب ❊ ابر ہرچند کہ گرید رخ گلشن خندد ❊ پندرہوین تاریخ
پیشکش خانخانان کی ملاحظہ سی گذری چالیس ہاتی اور جواہرات اور مرصع
ہتیار اور فروش ولایتی اور دکہنی کپڑی تہی سب قیمتی ڈیڑ لاکہہ روپیہ کا
اور میرزا رستم وغیرہ وہان کی سرداروں نی بہی عمدہ پیشکشین بہیجین تہین
اونمین سی مینی کئی ہاتی پسند کیی اور انہین دنون خبر فوت راجی درگا کی
کہ زیادہ چالیس سال سی میری والد کی خدمتمین رہا تہا آئی اور اپنی لیاقت
سی منصب چار ہزاری پایا تہا پہلی رانا اودی سنگہ کا نوکر تہا مقدمات
سپاہگری مین خوب صلاح دیتا تہا اور سلطان شاہ افغانی کہ مفسد و بدنیت
تہا اور خسرو کا مصاحب اور محرم راز چنانچہ اوسکی بہاگنی کا یہی باعث ہوا
بعد شکست اور پکڑی جانین خسرو کی تنہا خضر آباد کی پہاڑوں مین بہاگ
گیا آخر وہان کی کروڑی میر مغل نی اوسکو پکڑ کر میری پاس بہیجدیا مینی
کہا لاہور کے میدان مین اوسکو تیروں سے مار ڈالین کہ علت اس تمام

فساد کا ہی اور کرور ہی مذکور کو زیادتی منصب اور خلعت سے ممتاز کیا انیسوین
تاریخ شیرخان افغان کہ بندہ قدیمی میرا تھا فوت ہوا گویا اوسنی خود آپ کو مارا کہ شراب
بہت پیتا تھا اور گذشتہ رمضان کی روزہ رکھی تھی ان دنون اوسنی چاہا
کہ شعبان کا تمام مہینہ اوس رمضان کی قضا مین روزہ رکھی کہ دو ماہ برابر روزہ
دار ہو بسبب عادت کی کہ طبیعت ثانیہ ہی اوسکو ضعف پیدا ہوا اور بہوک جاتی رہی
آخر اٹھاون سال کی عمر مین فوت ہوا مینی اوسکی بہائی بیٹون کو بقدر لیاقت
پرورش کی اور اوسکی منصب و جاگیر مین سے کچھہ اونکو دیا پہر شوال کی پہلی
تاریخ مین مولانا محمد امین سے مینی ملاقات کی یہ شیخ محمود کمال کی مریدون مین ہی
اور شیخ محمود اپنی وقت کی بڑی بزرگ تھی حضرت ہمایون شاہ کو اوسنی
کمال اعتقاد تھا چنانچہ ایکبار خود اون کو وضو کرایا ہی یہ بہی بہت نیک ذات
اور باوجود متعلقات کی بی پروا ہین فقر و نفس کشی مین کامل ہین مین ایسی
ملکر بہت خوش ہوا اکثر درد اپنی دل کی کہی اور اونکی نصایح اور عمدہ باتون سے
سیر ہی تسلی ہوئی ہزار بیگہ زمین اونکی وجہ معاش اور ہزار روپیہ نقد دیکر رخصت
ہوا پہر ایک پہر دن چڑھی لاہور سے آگرہ کی طرف روانہ ہوا قلیچ خان کو حاکم
اور امیر قوام الدین کو دیوان اور شیخ یوسف کو بخشی اور جمال اللہ کو کوتوال
وہان کا کرکے ہر ایک کو موافق خلعت دیکر کوچ کیا چہبیسوین کو دریا سے
سلطانپور سی اوترکر دو کوس پر نکودر سے مقام کیا یہان میری والد نی

اپنی وزن سی بیس ہزار روپیہ شیخ ابو الفضل کو دی تھی کہ درمیان ان دو
پرگنون کی بند آب باندہ کر زمین سیراب کرین بی شک بہت عمدہ پل بنا ہے
مینی بہی معز الملک جاگیردار نکو درکو فرمایا کہ اس پلکی برابر عمارت اور باغ عمدہ
تیار کری کہ لوگ اوسکو دیکہکر خوش ہون دسوین ذیقعدہ کو شنبہ کی دن
وزیر الملک کہ قبل جلوس میر دیوان تہا مرض اسہال سی مرگیا اوسکا ایک
نامبارک لڑکا پیدا ہوا تہا کہ چالیس دن مین ماباپ کو کہا گیا اور تین سال کا
ہوکر خود بہی مرگیا مینی چاہا کہ اوسکا گہر ایکبارگی ویران نہو اسواسطی اوسکی بہتیجی
منصور کو منصب سی سربلند کیا پہر راہ مین سنا کہ درمیان پانی پت اور کرنال
کی دو شیر مست ہین کہ مسافرون کو اونسی کمال ایذا ہوتی ہی سو ہاتی پر سوار
ہوکر وہان گیا اور ہاتیون کا گہیرا باندہکر ہانکا کرایا اور اون دونونکو بعنایت
الٓہی خود بندوق سی مار کر راہ بندگان خدا کی صاف کی جمعرات کو اٹہاروین
تاریخ دہلی مین پہنچا اور سلیم خان افغان نی جو اپنی عہد مین عمارت
جمنا پر بنا کر سلیم گڈہ نام رکہا تہا اوسمین اوترا میری والد نی وہ مقام
مرتضی خان کو کہ متوطن دہلی تہی عنایت کیا تہا ان مرتضی خان نے
اوسمین دریا کی طرف برآمدہ سنگین بہت خوب بنایا ہی جب حضرت ہمایون
شاہ دہلی مین تہی تو اکثر وہین وہ مصاحبون سی مجلس کرتی مینی بہی چار
روز وہان عیش کیا اور معظم خان حاکم دہلی نی پیشکش حاضر کی اور باقی

جاگیردار اور اہل عمل نے بھی پیشکش اور نذرین گذرانین پھر میں گیا تاکہ پرگنہ باہم مین جو قریب ہی شکار قمرغہ کھیلون لیکن لوگون نے عرض کی کہ آگرہ مین داخل ہونے کی ساعت بہت نزدیک ہی کہ پھر ویسی ساعت قریب نہین اسواسطے مینے شکار موقوف کر کے کشتی مین بیٹھکر براہ دریا آگرہ کو چلا اور بیسوین ذیقعدکو چار لڑکی اور تین دختر میرزا شاہرخ کی کہ میری والد سے ظاہر نکہی تھی لوگ میری پاس لائے مینے اون لڑکون کو اپنے معتبر مصاحبون کی سپرد کیا اور لڑکیون کو محل مین دیا کہ سب بخوبی پرورش ہون اور اکیسوین کو راجہ مانسنکہ قلعہ رہتاس سے جو ملک پٹنہ اور بہار مین ہی بعد بھیجنے سات فرمانون کی حاضر درگاہ ہوا یہ بھی خان اعظم کیطرح منافق اور کہنہ گرگ اس دولت کا ہی جو کچھ اسنے مجہسی کیا اور مینے اون کے عوض مین نیکیین کین خدا ہی تعالی خوب جانتا ہی اور کوئی کسی سے نکر سکتا اس راجہ نے سو ہاتی نر و مادہ پیشکش کیے کوئی ایسا پسند نہ آیا کہ فیلخانہ شاہی مین داخل ہو چونکہ پروردہ میری والد کا تہا اسواسطے مینے اوسکا کوئی قصور روبرو اوسکے نکہا اور عنایات بادشاہی سے سرفراز کیا

تیسرا جشن جلوس میمنت مانوس کا

دوسری تاریخ ذی حجہ کی جمعرات کو مطابق غرہ فروردین کی آفتاب عالمتاب نے برج حوت سے عشرت سرای حمل مین کہ مقام شادی اور شادمانی نے

اوسکی کاہی رونق بخش ہوا سردہی اور خزان رسیدون کو خلعت نوروزی اور
قباہی سبز سی ممتاز و سربلند کیا موضع رنکتہ مین کہ پانچ کوس آگرہ سی ہی مجلس
نوروز مرتب ہوئی ساعت تحویل مین فیروزہی و خورمی سی مین تخت پر بیٹھا
سب امیرون نی مبارکباد دی خانجہان کو اوسی مجلس مین منصب پنجہزاری
ذات و سوار سی سرفراز کیا اور خواجہ جہان کو خدمت بخشیگری عنایت کے
وزیرخان کو وزارت صوبہ بنگالہ سی معزول کرکی ابوالحسن شہابخانی کو اوسکی
جگہہ بھیجا نورالدین قلی کو آگرہ کا کوتوال کیا اور چونکہ مزار شریف میری والد
کے سر راہ پڑتی تھی اسواسطی دل مین آیا کہ اگر مین زیارت سی مشرف ہونگا
تو لوگ جانین گی کہ بسبب واقع ہونی کی راہ مین زیارت حاصل کی سو مینی
یہ ارادہ کیا کہ سیدہا شہر مین جاکر دوبارہ وہان سی فقط زیارت کو حاضر ہون
اور جیسی میری والد میری پیدا ہونی کی واسطی اجمیر تک پیادہ پا گئی تھے
مین بھی پیادہ چلکر اس سعادت کو حاصل کرون کاشکی اگر یہ راہ آنکھون سے
طی ہوسکتی تو میری کمال سعادت تھی پنجشنبہ کی دن دوپہر کو پانچوین تاریخ
آگرہ مین داخل ہوا چونی اٹھنی پنجہزار روپی کی دونو ہاتون سی بانٹتا ہوا
قلعہ کی اندر دولت سرامین رونق افروز ہوا اسی دن راجہ نرسنگہ دیو نی ایک سفید چیتا
نذر کیا اگرچہ اور جانور پرند وچرند سفید میری چڑیا خانہ مین تھی اور مینی اکثر
دیکھی تھی لیکن سفید چیتا نہ دیکھا تھا اوسکی داغ سیاہ ہوتی ہین اسکی

نیلی تھی اور سفید شاہین اور باشہ اور شکرہ کہ پارسی مین لی قوکہتی ہین اور چڑیا اور
کوا اور تیتر اور لوا اور طاوس وغیرہ میری یہان بھی ہین اور یہ کالا ھرن
ہندوستان کی سوا اور کہین نہین ہوتا اور چکارہ سفید بھی اکثر دیکھا ہی اور
انہین دنون مین رتن بیہر راجہ بھوج ہاڈہ کہ امرای معتبر سی ہی حاضر ملازمت ہوا
اور تین ہاتی پیشکش کیی ایک اونمین کا مجکو بہت پسند آیا سرکار مین اوسکی قیمت
پندرہ ہزار روپی ہوی مینی اوسکو خاص ہاتیون مین رکھکر اوسکا نام رتن گجہ کیا
ہاتی کی قیمت ہندوستان کی بڑی راجون مین پچیس ہزار روپیہ سی زیادہ نہین
ہوتی مگر آج کل بہت گران ہی اور رتن کو خطاب سربلند رای کا دیا میران صدر
جہان کو منصب پنجہزاری ذات اور ڈیر سو سوار سے سرفراز کیا اور معظم خان کو
منصب چار ہزاری ذات اور دو ہزار سوار سی ممتاز کیا اور عبد اللہ خان کو سہ
ہزاری منصب اور پانسو سوار دیی مظفر خان اور بہاؤ سنگھہ ہر ایک کو منصب
دو ہزاری ذات اور ہزار سوار سی سربلند کیا ابو الحسن دیوان کو منصب ڈیر ہزاری
ذات اور اعتماد الدولہ کو مینی ہزاری ذات اور ڈہائی سو سوار دیی اور پچیسوین[۲۵]
تاریخ راجہ سورج سنگھہ طلغای فرزند خرم کا باریاب ہوا اور شیام اپنی چچا مہور
کے بیٹے کو ساتھہ لایا فی الجملہ کچہ شعور رکھتا ہی سواری ہاتی کی خوب جانتا ہی
اور راجہ سورج سنگہ شعرای ہندی زبان سی ایک شاعر ہمراہ لایا تھا کہ میری
مدح مین اوسنی اس مضمون کی اشعار نذر کیی کہ اگر آفتاب کا بیٹا ہوتا تو ہمیشہ

دن رہتا اور رات ہرگز نہوتی اسلیئے کہ بعد غروب اوسکی کی بیٹا اوسکا جانشین
اوسکا ہوتا اور جہان کو روشن رکھتا الحمد للہ والمنتہ کہ تمہارے باپ کو حق تعالی نے
اس قسم کا بیٹا عنایت کیا کہ بعد فوت ہونی اونکی کی لوگون کو وہ ماتم کہ مانند
رات کی ہی نتہا آفتاب کو اس بات پر رشک ہوا کہ افسوس میرا بھی ایسا بیٹا
ہوتا کہ جانشین میرا ہوکر جہان کو روشن کرتا اور رات نہوتی دنیا جیسی روشنی
طالع اور نور عدالت تمہاری سی باوجود ایسی واقعہ جانکاہ کی جہان ایسا منور اور
روشن ہی کہ گویا رات کا نام و نشان نہین پایا جاتا اسطرحکا تازہ مضمون شعرای
ہند سی کم سنا گیا ہے اس تعریف کی صلہ مین بلینی اوسکو ایک ہاتی مرحمت کیا راجپوت لوگ
شاعر کو چارن کہتی ہین ایک نی شعرای وقت سی اس مضمون کو اسطرح نظم کیا ہے

گر پسر داشتی جہان افروز — شب نگشتی ہمیشہ بودی روز
زانکہ چون او نہفتہ افسر زر — بہ نمودی کلاہ گوشہ پسر
شکر کز بعد آنچنان پدری — جانشین گشت اینچنین پسری
کہ ز سنفار گشتن آن شاہ — کس بہ ماتم نکرد جامہ سیاہ

روز پنجشنبہ آٹھوین ماہ محرم سنہ ۱۴ مین جلال الدین مسعود کہ منصب چار صدی
ذات کا رکھتا تھا اور خالی مردانگی سی نتھا چنانچہ کبھی لڑائیون مین اوس سی
بڑی بڑی کام وقوع مین آئی تھی اور خبط سی بالکل خالی نتھا تخمیناً بعمر
پچاس یا ساٹھہ برس کی مین دستون کی بیماری سی مرگیا افیون کھایا

کرتا اور اکثر اوسکو بکڑی کرکی مثل بیٹیر کی کہاتا اور مقرر تہا کہ اکثر اوقات
اپنی والدہ کی ہاتہہ سی کہاتا جب بیماری اوسکی نی زور پکڑا اور آثار مرگ اوسکی معلوم
ہونی لگی تو والدہ اوسکی بمقتضای کمال محبت جوافیون کہ وہ اپنی بیٹی کو کہلایا کرتے
تہی اوس سی زیادہ کہاکر اپنی بیٹی کی فوت ہونی سی دو ساعت بعد وہ بہی مرگئی
اسقدر محبت اپنی بیٹی پر کسی ماکی نہین سنی گئی ہندؤن مین رسم ہی کہ عورتین
بعد فوت ہونی شوہرون کی خواہ بواسطۂ محبت یا بواسطۂ حفظ ناموس اپنی باپ وغیرہ
اقربا کی اپنی تئین جلادیتی ہین مگر ہندؤن یا مسلمانون مین کسی سی ایسی بات ظہور
مین کبہی نہین آئی بیندرہوین ماہ مذکور کی وہ گہوڑا کہ میری سب گہوڑون مین سے
عمدہ تہا اپنی بطور عنایت راجہ مانسنگہ کو مرحمت کیا شاہ عباس نی یہ گہوڑا مع اور گہوڑون
کی اور کچہہ تحفہ عمدہ ہمراہ منوچہر غلام معتبر اپنی کی خدمت مین عرش آشیانی
کی بہیجا تہا اس گہوڑی کی مرحمت ہونی سی راجہ مذکور اسقدر خوش ہوا کہ اگر
ایک سلطنت مین اوسکو دیتا تو بہی اتنا خوش نہوتا جب لای تہی تو تین چار برس کا
تہا اور ہندوستان مین بڑا ہوا چنانچہ اکثر بندگان درگاہ نی قوم مغل اور راجپوت
سی باتفاق یہی عرض کی کہ ملک عراق سی ایسا اور کوئی گہوڑا ہندوستان مین
نہین آیا جب والد بزرگوار میرے نی ولایت خاندیس اور صوبہ دکن کے
تئین میری بہائی دانیال کو مرحمت فرمائی اگرہ مین تشریف لای براہ مرحمت
اون کو حکم ہوا کہ ایک چیز جو خاطر خواہ تمہاری ہو ہمسی مانگو اونہون نے

وقت پاکر اس گھوڑی کی عرض کی ملتمس اوسکی قبول ہوکر یہ گھوڑا اونکو مرحمت
ہوا روز سہ شنبہ بیسوین ماہ مذکور کی عرضی اسلامخان کی مشتمل اوپر خبر فوت ہونی
جہانگیر قلیخان صاحب صوبہ بنگالہ کی کہ غلام خاص میرا تھا پہنچی اپنی جوہر ذاتی اور
استعداد فطری سی زمرہ مین امراء عظام کی انتظام رکھتا تھا اوسکی فوت ہونی سی ہمکو
رنج ہوا حکومت بنگالہ اور اتالیقی شاہزادہ جہاندار کی بیٹی اسلام خان کی بیٹی کو مرحمت
کی اور بجای اوسکی بیٹی افضل خان کو صاحب صوبہ ولایت بہار کیا اور پسر حکیم علی
کا کہ بیٹی اوسکو واسطی چند خدمتون کی برہانپور کو بھیجا تھا آیا اور چند بازیگر ساتھ
اپنی لایا کہ وہ اپنا نظیر و عدیل نہین رکھتی تھی چنانچہ ایک اونمین سی سات و دس
گیند کی کہ ہر ایک برابر نارنگی کی تھی اور ایک برابر ترنج کی اور ایک برابر رتی کی
تھی ایسا کھیلتا تھا کہ اگرچہ وہ چھوٹی بڑی تھین مگر کوئی خطا نہین جاتی تھی
اور ایسی ہی اور طرح طرح کی کھیل کرتا تھا کہ عقل حیران تھی اسی ایام مین ایک
درویش سرندیپ سی آیا اور چند جانور طرح طرح کی لایا دیونگ نام ایک جانور سے
کہ مونہ اور سینہ اوسکا بکری سی مشابہت تمام رکھتا تھا اور ہیئت مجموعی اوسکی
بندر کیسی تھی مگر دم نہین رکھتا اور حرکات بندر سیاہ بی دم کیسی کہ ہندی
مین اوسکو بن مانس کہتی ہین رکھتا ہی اور وہ برابر بچہ بندر کی دو تین مہینی کی
ہی اور عرصہ پانچ برس سی اوس درویش دلریش کی پاس ہی معلوم ہوتا ہے
کہ شاید اس سی زیادہ نہین بڑھتا خوراک اوسکی دودھ ہی اور کیلہ بھی کھاتا ہی

جو کہ وہ از بس عجیب نظر آیا مصوروں سی ملینی کہا کہ تصویر اسکی بساتہہ حرکات
مختلف کی کہینچین بعضی اونمین سے نہایت بری دکہتی ہین آجکی روز میرزا فریدون برلاس
بمنصب ایکہزار اور پانصدی ذات اور ایکہزار تین سو سوار سی سرفراز ہوا اور حکم ہوا کہ
پاینده خان مغل جو تردد سپاہگری سی مرتبہ کبرسنی کو پہنچا ہی موافق منصب دو ہزاری
کے جاگیر پاتا رہی الف خان بمنصب ہفتصدی ذات اور پانصدی سوار سے
سرفراز ہوا منصب فرزند اسلام خان صاحب صوبہ بنگالہ کا ساتہہ چار ہزاری ذات
اور تین ہزار سوار کی مقرر ہوا اور محافظت قلعہ رہتاس کی سپرد کشور خان
ولد قطب الدینخان کوکہ کی ہوہی اہتمام خان بمنصب ہزاری ذات و سہ صد سوار کے
سرفراز ہوکر بخدمت میر بحری اور سامان نوارہ بنگالہ کی مقرر ہوا غرہ ماہ صفر مین
شمس الدینخان ولد اعظم خان نی دس ہاتی پیشکش کیی اور بمنصب دو ہزاری
ذات اور ہزار و پانصد سوار کی سرفراز ہوکر بخطاب جہانگیر قلی ممتاز ہوا اور ظفر خان
بمنصب دو ہزاری ذات و ہزار سوار کی صاحب افتخار ہوا جو دختر جگت سنگہ بڑی بیٹے
مانسنگہ کی ملینی خواستگاری کی تہی بتاریخ سولوین اسی ہزار روپیہ ساچق گہر مین
راجہ مذکور کی واسطی سرفرازی اوسکی کے ملینی بہیجا اور مقرب خان نی بندر کہنبایت
سی ایک پردہ فرنگستانی بہیجا کہ اس مرتبہ تک کام مصوران فرنگ کا نہین
دیکہا گیا انہی ایام مین بہولی میر ہی بجیب النسا بیگم بعمر ایکسٹہ برس کی سل
ودق کی بیماری سی فوت ہوئی اونکی بیٹی میرزا والی کو بمنصب ہزاری ذات

اور دو بیست سوار کی سرفراز کیا اقتم خان حاجی ماوراء النہری کہ مدتون سی روم
مین رہا خالی معقولیت اور معرفت سی نہین اپنی آپ کو ایلچی خوندکار کا مشہور کر کی
آگرہ مین آکر رہا کچھہ سندات مجہول بھی رکھتا تھا مگر نظر باحوال اور اوضاع اوسکی
کسی نی بندگان درگاہ سی تصدیق ایلچی ہونی اوسکی کی نکی جن روز ونسی کہ حضرت
صاحب قرانی نی روم کو فتح کیا تھا اور ایلدرم بایزید حاکم وہان کا گرفتار ہوا
اور بعد لینی پیشکش اور تحصیل یکسالہ کل ولایت روم کی مقرر کیا کہ اوسکا ملک پہر اوسکو
عنایت کرین لیکن اسی درمیان مین ایلدرم بایزید نی وفات کی تو ملک اوسکی
بیٹی موسی چلپی کو دیکر لوٹ آئی اب تک باوجود ایسی احسان کی اون بادشاہون
کی طرفسی کوئی نہین آیا اور نہ ایلچی بھیجا اب کیسی یقین ہو کہ یہ شخص ماوراء النہری
وکیل شاہ روم کا ہی ہرگز یہ بات میری سمجھہ مین نہ آئی اور کسی نی اوسکی گواہی
نہ دی اسواسطی ہمنی فرمایا جہان چاہی چلا جاوی اور چوتھی ربیع الاول کو لڑکی
جگت سنگہ کی داخل زمرہ پرستاران محل کی ہوئی میری دادی کی محل مین مجلس
اوسکی شادی کی آراستہ ہوئی منجملہ اوس سب جہیز کی کہ راجہ مانسنگہ نی ہمراہ کیا
تہا ساٹھہ ہاتی تہی اور جو تنبیہ رانا مجکو منظور تہی اسواسطی چاہا ہمنی کہ مہابت خانکو
بھیجون بارہ ہزار سوار آراستہ ہمراہ سرداران کاردیدہ کی اوسکی ساتھہ مقرر کیے
اور سوا اسکی پانسو احدی اور دو ہزار گل چلی پیادہ اور توپخانہ مشتمل اوپر ستر توپ
کی مع شتر نالین اور شتر ہاتی اسکام کو معین کیی اور حکم دیا کہ بیس لاکھہ

روپی خزانہ اس لشکر کی ساتھہ رہی ساتوین تاریخ اس ماہ کو میر خلیل اللہ پوتا
میر نعمت اللہ یزدی کا کہ بیان اوسکی احوال اور سلسلہ کا کچھہ آگی ہو چکا ہی دستون کی
مرض سی مر گیا اوسکی ظاہر احوال سی اخلاص اور درویشی ظاہر تھی اگر عمر اوسکی وفا
کرتی اور خدمت مین رہتا تو منصب عالی کو پہنچتا اور برہانپور کی بخشی نی جو ڈالی
آمون کی بھیجی تھی مینی اوسمین کا ایک تلوایا تو ساڑھی باون تولہ کا ہوا یہہ اٹھارہوین
تاریخ چارشنبہ کو میری دادی کی گہر مین مجلس وزن سال چہلم کی قمری حساب
سی آراستہ ہوئی مینی اوس زر وزن کو عورتون اور فقیرون کو دلوا دیا جمعرات
کو چوتھی ربیع الآخر کے ظاہر بیگ بخشی احدیون کا خطاب مخلص خانی سی اور ملا
تقیا ششتیری کہ فضائل اور کمالات سی آراستہ اور علم تاریخ اور انساب سی خوب
ماہر تہا خطاب مورخ خانی سے سرفراز ہوا اور دسوین تاریخ عبد اللہ کی بہائی
برخوردار نام کو خطاب بہادر خانی کا دیکر ممتاز کیا اور مونس خان پسر مہتر خان
کوزہ نی ایک مرتبان سنگ یشب کا کہ میرزا الغ بیگ گورگان کی وقت کا بنا ہوا تہا
بہت عمدہ اور نفیس سفید پتھر کا اور اوسکی مونہہ پر نام اوس بادشاہ کا مع سن
کہودا تہا نذر کیا مینی پسند کر کی فرمایا کہ میرا اور میری والد کا نام بہی اوسکی
کناری پر کندہ کر دین یہہ مہتر خان قدیمی نمک خوار اس دولت بی زوال سے
ہی میری دادا حضرت ہمایون شاہ کی اوسنی خدمت کی ہی اور میری والد
کے عہد فیض مہد مین مرتبہ امارت کو پہنچا ہے اسکو اپنا معتمد جانتی تھی اور

فرمان قضا جریان اس مضمون کا کہ ولایت سنگرام کی جیبی کہ ایک سال وجہ انعام
مین فرزند اسلام خان کی مقرر ہی ایک سال وجہ انعام مین افضل خان صوبہ دار
بہار کی مقرر ہوا اور مہابت خان کو منصب سہ ہزاری ذات اور ڈہائی ہزار سوار سی سرفراز
کیا اور یوسف خان ولد حسین خان تکریہ کو منصب دو ہزاری ذات اور آٹھہ سو سوار سی
ممتاز کیا چوبیسوین تاریخ مہابت خان کو مع امرا اور اوس سپاہ کی کہ رانا کی سر کوبی کو
مقرر کیا تہا رخصت کیا خان مذکور خلعت اور اسپ اور فیل خاص اور شمشیر مرصع سی سربلند
ہوا اور ظفر خان عنایت سی نشان کی سرفراز ہو کر خلعت خاص اور خنجر مرصع سی ممتاز ہوا
اور شجاعت خان کو بہی نشان اور خلعت خاص ہاتی عنایت کیا اور راجہ نرسنگہ دیو کو خلعت
اور خاص گہوڑا اور منگلی خان کو گہوڑا اور خنجر مرصع اور نرائن داس کچواہہ کو
اور علی قلی درمن اور ہزبر خان تہمتن کو صدر یہ کوانگی دی اور بہادر خان اور
معز الملک بخشی کو خنجر مرصع بخشا اسی طرح ہر امیر و سردار اپنی لائق انعام و اکرام
سی سربلند ہوا اور پہر دن چڑہی خانخانان کہ میرا اتالیق تہا برہان پور سے
آکر خدمت مین حاضر ہوا از بسکہ مارے شوق کی بیتاب آیا تہا اپنی سر کو میری
پاؤن پر ڈالدیا مینی بہی محبت سی اوسکا سر اوٹہا کر ہم بغل ہوا اور اوسکی پیشانی پر
بوسہ دیا دو تسبیح موتیون کی اور چند قطعہ لعل اور زمرد کی نذر کیی کہ قیمت اون
سب جواہر کی تین لاکہہ روپیہ ہوی اور سوا اسکی ہر طرح کی جنس اور سامان سے
بہت کچہہ نذر کیا اور ستروین جمادی الاولی کو وزیر خان دیوان بنگالہ سے

آکر ملازمت حاصل کی ساٹھہ نر و مادہ ہاتی اور ایک قطعہ لعل قطبی کا نذر کیا جو خاندان
قدیم سی تہا اور لایق ہر خدمت کی اسواسطی مینی اوسکو فرمایا کہ خدمت مین رہا کری
اور قاسم خان جو اپنی بڑی بہائی اسلام خان سی کسیطرح موافقت نہین رکہتا تہا
اور اسواسطی مینی اوسکو حضور مین بلوایا تہا سو کل اوسنی آکر ملازمت حاصل کی اور
بائیسوین تاریخ کو آصف خان نی ایک لعل سات ٹانک کا کہ اوسکی بہائی ابوالقاسم نی
کہنبایت مین پچہتر ہزار روپیہ کو خریدا تہا لاکر میری نذر کیا ہر چند بہت عمدہ تہا لیکن
میری نزدیک ساٹھہ ہزار سے زیادہ کا نہین اور باوجودیکہ دلیپ رای پسر راجہ رای سنگہ
سی بڑی قصور ہوی تہی لیکن جو اوسنی فرزند خانجہان کا وسیلہ پکڑا اسواسطی مینی سب
معاف کردی اور بعد خانخانان کی اوسکی بیٹی نی آکر ملازمت سی سرفرازی پائی
اور پچیس ہزار روپی انہو نی پیشکش کیی اور اوسی دن خانخانان نو ہاتی
پیشکش کیی اور جمعرات کو غرہ جمادالثانی کی میری دادی کی مکان مین وزن
شمسی میرا ہوا اور روپیہ اوسکا فقرا پر تقسیم کردیا اور جو تہا حصہ اوسکا عورتون کو
دیا اور چوتہی تاریخ حکم دیا کہ متصدی دیوانی کی خان اعظم کو موافق منصب ہفت
ہزاری کی جاگیر تنخواہ کی دین اور اوسدن لوگ ایک ہرنی میری پاس لای کہ
فراغت سی دودہ لی دیتی تہی اور ہر روز اوس سی چار سیر دودہ نکلتا تہا جبتک
مینی نہ دیکہا نہ کہایا تہا ہرن اور گای اور بہینس کی دودہ مین کچہ فرق نہین کہتی
ہین کہ آدمی کو فایدہ کرتا ہی اور گیارہوین تاریخ راجہ مانسنگہ کی واسطی سرانجام

لشکر دکن کی کہ اس خدمت پر مقرر تہا رخصت اپنی وطن کی کہ آمیر سے طلب کی تہی
اپنا خاص ہاتی ہشیارمست نام دیکر اوسکو رخصت کیا اور پیر کو بارہوین تاریخ کہ عرس
میری والد کا تہا سوا ہی مصارف مقررہ کی تین چار ہزار روپیہ جدا اپنی بہیجی کہ اونکی
روضۂ مبارک کی رہنی والون فقیرون کو تقسیم کرین پہر اوسدن عبد اللہ پسر خان
اعظم کو خطاب سرفراز خانی کا دیا اور عبد الرحیم پسر قاسم خان کو خطاب ترتیب خانی کا
بخشا اور منگل کو تیرہوین تاریخ دختر خسرو کو بلا کر اپنی دیکہا کوئی اولاد باپ سی اوسکی
برابر مشابہ نہین ہوتی نجومی کہتی ہین اوسکا ہونا باپ پر مبارک نہین مگر آپ پر
مبارک ہی پہر ظاہر ہوا کہ واقعی کہتی تہی اور تین برس کی بعد کہ نجومیون نی مدت کی
تہی اونکی بات ظاہر ہوئی اور اکیسوین تاریخ کہ خانخانان نی ذمہ صاف کرنی ملک
نظام الملک دکہنی کا کہ میری والد کی انتقال سی اوسمین خلل واقع ہوی تہی کیا
اور لکہہ دیا کہ اگر دو سال مین یہ خدمت آوانکرون تو مجرم ہون لیکن اس شرط
سے کہ سوا لشکر مقررہ اوس صوبہ کی اور بارہ ہزار سوار اور دس لاکہہ روپیہ خزانہ
میری ہمراہی مین مقرر ہو مینی حکم دیا کہ جلد یہ لشکر اور خزانہ اوسکی ہمراہ کرکے
روانہ کرین پہر مخلص خان بخشی احدیون کو خدمت بخشیگری دکن کی دیکر عہدہ
اوسکا ابراہیم حسین خان میر بحر کو عنایت کیا اور غرہ رجب مین بیشیر وخان
اور کمال خان نی کہ بندگان روشناس سی تہی وفات پائی بیشیر وخان کو
شاہ طہماسپ نی بطریق غلامی میری دادا کو دیا تہا آگی اوسکا نام سعادت تہا

میری والدکی وقت مین جب وہ فراش خانہ کا داروغہ ہوا تو اوسکو خطاب
پیشرو خانی کا ملا اس خدمتمین کوئی اوسکی برابر ماہر نتھا اور نو ہی برس کی
عمر مین چودہ برس کی جوانون سی بہتر تہا میری اور میری والد اور دادائیون
کی اسنی خدمت کی ہی لیکن دائم الخمر تہا پندرہ لاکہہ روپیہ اوسکا رہا اور ایک لڑکا
اوسکا رعایت نام کمال نالائق ہے لیکن اوسکی والدکی رعایت سی داروغگی بنصف
فراشخانہ کی اوسکو اوبنصف کی کمال خان کو مینی عنایت کی او کمال خان بہی میری
بندگان مخلص سی تہا دہلی کی کلاونون سی اصل اوسکی ہی اوسکی کمال دیانت
اور امانت سی مینی بوجہ اعتماد اوسکو اپنا بکاول بیگی کیا تہا ایسی سچی خدمتگار کم ملتی
ہین اوسکی دو بیٹی رہی مینی دونون پر کمال مرحمت کی لیکن باپ کی طرح کیا ہو سکتی
ہین پہر دوسری تاریخ کو لعل نام کلاونت نی کہ کم عمری سی میری والدکی عنایت
مین پرورش ہوا تہا اور ہندی راگ اوسکو تمام یاد تہی ستر برس کی عمر مین وفات
پائی اوسکی لونڈیون مین سی ایک نی ماری غم کی افیون کہاکر مرگیی مسلمان
عورتون مین ایسی وفادار کم ہوتی ہین ہندوستان خاص کر ضلع سلہٹ
مین کہ توابع بنگالہ سی قدیمی رسم تہی کہ رعایا وغیرہ وہان کی اپنی اولاد مین سے
ایک کو خواجہ سرا کرتی منجملہ عوض زر حاصل کی حاکمون کو دیا کرتی تہی اور رفتہ
رفتہ یہ رسم اور ملکون مین بہی ہونی لگی تہی کہ ہر سال کئی لڑکی ضایع اور
بی نسل ہوتی تہی مینی حکم دیا کہ اب کوئی ایسا کام نکرنی پاوی اور بالکل خرید وفروخت

خواجہ سرایون کی جو کم عمر ہون موقوف ہو جاوی اور اسلام خان اور باقی حاکمونکو صوبہ بنگالہ کی اس مضمون کی فرمان لکھی گیی کہ جو پہر ایسا کام کری اوسکو خوب سزا دینا اور جسکی پاس کم عمر خواجہ سرا ہو لی لیا جاوی آج تک کسی اگلی بادشاہ نی ایسا حکم نہین دیا کہ بندگان آلہی کو جس سی آرام ہو انشاء اللہ تعالی چند روز مین بالکل یہہ رسم مٹ جاوی گی اور اسپ سمند بہیجا ہوا شاہ عباس کا کہ میری تمام خاصہ گہوڑون مین عمدہ تہا خانخانان کو مرحمت کیا وہ ایسا خوش ہوا کہ بیان نہین ہو سکتا واقع مین ایسا گہوڑا عمدہ بڑی قد کا ہندوستان مین نہین آیا ہی اور فتوح نام ہاتی کہ لڑائی مین بی مثل ہی مع اور بیس ہاتیون کی اوسکو عنایت کیا اور جو کشن سنگہ ہمراہی مہابت خان نی عمدہ خدمت کی اور رانا کی لڑائی مین اوسکا پاوٗن برچہی سی زخمی ہوا تہا اور بیس آدمی رانا کی اوسنی اپنی ہاتہہ سی ماری تہی اور قریب تین ہزار کی قید کر لیی تہی اسواسطی مینی اوسکو منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار سی سرفراز کیا اور چودہوین تاریخ مینی حکم کیا کہ میرزا غازی قندہار کو جاوی اتفاق سی جب میرزا بہکر سی اوسطرف چلا تو خبر فوت وہان کی حاکم سردار خان کی آئی یہہ سردار خان معتبر نوکرونمین سی میری چچا میرزا محمد حکیم کی ہی مشہور ساتہہ تختہ بیگ کی مینی اوسکی فرزندونکو نصف منصب اوسکا دیا اور پیر کو ستروین تاریخ پیادہ اپنی والد کی روضہ مطہر کو گیا اگر ہو سکتا تو سر سی یہہ راہ قطع کرتا کہ وہ میری پیدا ہونی کی لیی

فتحپور سی اجمیر شریف تک کہ ایکسو بیس کوس ہی حضرت خواجہ بزرگ کی زیارت کو
گئی تہی مین اگر انکہو نسی چلون تو بہی عوض نہوسکی وہان جاکر اوس عمارت کو
جو روضہ پر بنی تہی ملاحظہ کیا کمال پسند آئی کہ حسب مرضی میری بنی تہی کہ مجکو بہی
منظور تہا کہ ویسی عمارت اور کہین نہ نکلی لیکن اوسکی بنی ہین بسبب خرابی خسرو کی
مین لاہور کو چلا گیا معمارون نی اپنی طور پر اوسکو بنایا مینی ضرورتاً اوسمین کچہ تصرفات
کری اور باوجودیکہ بہت صرف سی چار مہینی محنت ہوئی تہی لیکن مینی کہا کہ معمار دانا
اور ہوشیار لوگون کی موافقت سی بعضی بعضی مقامات گرا کر اور طرح بناوین اور
رفتہ رفتہ عمارت عالی اور باغ نہایت مصفی چارون طرف مقبرہ کی مرتب ہوا اور
دروازہ بہت بلند سفید سنگ کی منارون کا بنا غرض صرف پندرہ لاکہہ روپیہ کا
جسکے پچاس ہزار تومان رائج ایران اور پینتالیس لاکہہ خانی مطابق خرچ توران سکے
ہوی کام والون نی مجہسی عرض کیا اور تیرہوین کو مین حکیم علی کی گہر مین واسطی
دیکہنی ایک حوض کی کہ میری والد کی وقت مین ویسا حوض لاہور مین بنایا تہا
مصاحبون کی ہمراہ گیا وہ حوض چہہ در چہہ گز تہا اور اوسکی ایک پہلو مین مکان
بنا تہا نہایت صاف و روشن کہ اوسکی راہ پانی کی اندر سی تہی لیکن پانی
اوسمین نہین جاتا تہا اور دس بارہ آدمی اوسمین سما سکتی تہی جب مین وہان گیا
تو نقد و جنس جو اوسوقت ہوسکا اوسنی میری نذر کیا پہر مینی مع ہمراہیون سکے
وہان کی سیر کرکے حکیم کو وہین منصب دو ہزاری ذات دیکر اپنی دولتخانہ کو

آیا اور چودہوین شعبان کو خانخانان شمشیر مرصع اور خلعت اور فیل خاصہ سے سرفراز ہوکر خدمت دکن پر رخصت ہوا اور راجہ سورج سنگہ بہی کہ وہان کی خدمت پر مقرر تہا منصب سہ ہزاری ذات اور دو ہزار سوار سے ممتاز ہوا اور جب یہ سنا کہ مرتضی خان کی اہل قرابت اور نوکر احمد آباد گجرات کی رعایا پر ظلم کرتی ہین اور اوس سے اونکا بند وبست نہین ہو سکتا اسواسطی یہ صوبہ بیکراعظم خان کو مرحمت کیا اور یون مقرر کیا کہ خود حاضر خدمت رہی اور اپنی بڑی بیٹی جہانگیر قلی خان کو بطریق نیابت گجرات مین رکہی اور منصب جہانگیر قلی خان کا اصل واضافہ سے سہزاری ذات اور ڈہائی ہزار سوار کا مقرر ہوا اور حکم دیا کہ باتفاق موہن داس دیوان اور مسعود بیگ ہمدانی بخشی صوبہ مذکور کی وہان کی کامونکا سرانجام دیا کرین اور موہن داس کو منصب ہشت صدی ذات اور پانسو سوار اور مسعود بیگ کو شش صدی ذات اور ڈیڑہ سو سوارسی ممتاز کیا اور بندگان حضور میں سی تربیت خان اور نصر اللہ منصب ہفت صدی ذات اور چار سو آدمیون سی سرفراز ہوی اور مہتر خان نی جسکا کچہ حال اوپر لکہا گیا ہے انہین دنون مین وفات پائی اور مونس خان اوسکا بیٹا منصب پانصدی ذات اور ایک سو تیس سوارسی سرفراز ہوا اور بدہ کو چوتہی ذیحجہ کی خان اعظم کی دختر سی خسرو کی ایک فرزند دلبند پیدا ہوا اوسکا نام مینی بلند اختر رکہا اور جہٹی تاریخ کو مقرب خان جنودرتی نے ایک تصویر بہیجی کہ فرنگی کہتی ہین یہ شبیہ شاہ تیمور کی ہی کہ جب ایلدرم بایزید

شاہ معصوم اونکی لشکر مین قید ہوا تو اوس نصرانی نے کہ اوسوقت حاکم استنبول تہا
وکیل اپنا مع تحفہ وہدایا بہیجکر اظہار اطاعت اور بندگی کا کیا اور ایک مصور ہمراہ ایلچی
کی بہیجا تہا اوسنی صاحب قران کی تصویر تیار کی نے گیا اگر یہ سچ ہی تو کوئی تحفہ
اس سی بہتر میری نظر مین نہین جو صورت اور حلیہ اوسکا مطابق
اون کی اولاد کی نہ تہا اسواسطی اس بات کا یقین کلی نہ ہوا

چوتہا جشن نوروز کا جلوس ہمایون سے

ہفتہ کی رات چودہوین تاریخ ذی حجہ کی سنہ ایکہزار چودہ ہجری مین آفتاب
نی برج حمل مین تحویل کیے اور نوروز مبارک اور خوشی سی شروع ہوا جمعہ کو
پانچوین محرم ایکہزار آٹہہ مین حکیم علی نی وفات پائی یہ حکیم بی نظیر تہا علوم عربیہ کا
خوب واقف میری والد کی عہد مین قانون کی شرح بہت عمدہ اسنی لکہی ہے
مطب اسکا علم سے بہی زیادہ تہا جیسی صورت اوسکی سیرت سی عمدہ تہی کہ مزاج اوسکا
بدباطن اور شریر تہا اور بیسوین صفر کو بیٹی میرزا برخوردار کو خطاب خان عالم کا دیا
اور فتحپور مین ایک اسقدر بڑا تربوز میری روبرو لای کہ کبہی اوسقدر نہ دیکہا تہا
تول مین ساڑہی تینتیس سیر کا ہوا اور پیرکی دن اونیسوین ربیع الاول کی مجلس
میری وزن قمری کی منعقد ہوئی میری والدہ کی گہر مین اور کچہ زر اوسمین کا
عورتون کو جو جمع ہوئی تہین بیٹی تقسیم کرایا اور جب مجہپر ظاہر ہوا کہ واسطی

انتظام دکن کی ایک شہزادی کا بہیجنا ضروری تہا اسواسطی مینی چاہا کہ فرزند
پرویز کو اودہر روانہ کرون اور حکم کیا کہ سامان اوسکی روانگی کا تیار کرکے ساعت
تجویز کرین مہابت خان کو کہ ہمرکوبی رانا پر مقرر تہا اور بعضی مصلحت کی واسطی
بلایا ہوا آیا تہا اسواسطی عبداللہ خان کو مینی خطاب فیروز جنگی دیکر اوسکی عوض رانا پر
بہیجا اور عبدالرزاق بخشی کو اوسکی ہمراہ کیا کہ سب لشکر کے منصب دارون کو حکم
سناوی کہ اسکی متابعت کرین اسکا شکر و شکایت بہت موثر جانو اور چوتہی جمادی
الاول مین ایک گوجر خصی بکرا اندر کو لایا کہ بکری کی طرح اوسکی تہن بہی تہی اور ایک
پیالی قہوہ کی برابر ہر روز دودہ دیتا تہا مینی اوسکی دودہ دینی سی کہ غذا عمدہ ہی
نیک فالی لی اور چہٹی تاریخ حوزم پسر خان اعظم کو منصب دوہزاری ذات
اور ڈیرہ ہزار سوار سے سرفراز کیا اور حکومت ملک سورٹہہ پر کہ جونا گڈہ مشہور ہی بہیجا
اور حکیم صدرا کو منصب پانصدی ذات اور تیس سوار سے ممتاز کرکی بخطاب
مسیح الزمان نامور کیا اور سولہوین تاریخ شمشیر مرصع راجہ بالسنگہ کی واسطی بہیجی
پہر بائیس لاکہہ روپیہ کہ واسطی مدد خرچ لشکر دکن کے ہمراہ پرویز کی مقرر کری تہی
جدا ایک خزانچی کی تحویل مین سپرد کیی اور پانچ لاکہہ روپیہ اور پرویز کی خرچ
کو اوسمین داخل کیی اور بدہ کو پچیسوین تاریخ جہاندار کہ پہلی قطب الدینخان کو
کی ہمراہ صوبہ بنگالہ مین مقرر ہوا تہا آکر ملازمت سی باریاب ہوا مجہکو بخوبی معلوم
ہوا کہ وہ مادرزاد مجذوب ہی چونکہ سامان دکن کی طرف دل لگا ہوا تہا

اسو اسطی عمدۃ حیاد الآخرین امیر الامرا کو بھی اوسطرف مقرر کیا اور عطار خلعت اور
اسپ سے سربلند کیا اور کرم چند پسر جگناتھہ کو منصب دو ہزاری ذات اور ڈیڑہ ہزار سوار سے
عزت دیکر پرویز کی ہمراہ کیا پہر چوتھی تاریخ اور تین سو ستر احدی کمک لشکر کو رانا کیطرف
عبداللہ خان کی ساتھہ مقرر کری اور اوسکو ایک سو گہوڑی سرکاری طویلہ سی دیکی کہ
ہمراہ لیجاوی کہ جس منصب دار اور احدی کو صلاح جانی دیوی پہر ایک لعل ساٹھہ ہزار
روپیہ کا مینی پرویز کو دیا اور ایک اور قطعہ لعل ہمراہ موتیون کی کہ چالیس ہزار روپیہ
کے ہون گی خرم کو مرحمت کیی اور اٹھائیسوین تاریخ جگناتھہ کو منصب پنجہزاری ذات
اور تین ہزار سوار سی سربلندی دیکر خدمت دکن پر رخصت کیا پہر جمعرات کو شہزادہ
شہریار نے گجرات سی آکر ملازمت حاصل کی اور منگل کی دن چودہوین تاریخ فرزند
پرویز کو واسطی تسخیر ملک دکن کی رخصت کیا اور خلعت اور اسپ خاصہ اور فیل خاصہ
اور شمشیر و خنجر مرصع عنایت کیا اور جو سردار و امرا کہ اوسکی ہمراہ معین ہوی سہتے
بقدر مرتبہ اور حال کی ہر ایک کو اسپ و خلعت اور فیل و شمشیر اور خنجر مرصع سی خوش
دل اور سرفراز کیا اور ہزار احدی پرویز کی ساتھہ دکن کی خدمت پر بہیجی اور انہین
دنون مین عرضی عبداللہ خان کی آئی کہ مینی سخت مقامون مین رانا کا پیچھا
کیا چند ہاتھی اور اسباب اوسکا میری ہاتھہ آیا لیکن راتکو پیادہ ہوکر جہاڑی سے
نکل گیا لیکن جو مینی اوسکو ہر طرح تنگ کیا ہی تو یقین ہی کہ عنقریب گرفتار ہو
یا مارا جاوی اسواسطی مینی خان مذکور کو منصب پنجہزاری ذات سی سرفراز کیا

اور تسبیح موتیون کی قیمتی دس ہزار روپیہ کی پرویز کو دی اور جو ملک خاندیس
اور برار کا پرویز کو پہلی سی عنایت ہوا تہا اسواسطی قلعہ آسیر بہی اوسکو مرحمت کیا
اور تین سو گہوڑی اوسکی ساتہہ مقرر کری کہ جس احدی اور منصب دار کو مناسب
جانی عنایت کری اور چہبیسوین کو سیف خان بارہہ ڈہائی ہزاری منصب ذات
اور ساڑہی تیرہ سو سوار سی سرفراز ہوکر خدمت فوجداری سرکار حصار پر مقرر ہوا
اور چوتہی شعبان کی ایک ہاتی وزیر خان کو دیا اور جمعہ کو مینی بائیسوین تاریخ حکم دیا
کہ بنگ و بوزہ کہ جڑہ ہر فساد کی ہی بازارون مین نہ بکی اور جوئی بازی موقوف ہو
ہر کوئی اس باب مین بہت تاکید جانی پچیسوین[25] کو ایک شیر شیرخانہ خاص سے
کہائی سی لڑائی کو نکلوایا بہت لوگ تماشی کو آئی تہی چند جوگی بہی تہی وہ شیر
بطریق کہیل کی ایک جوگی کیطرف گیا اور اوسکو گرا کر چڑہا اور جلیسی مادہ سی جفتی
کرتا ہی اسطرح اوسپر ملنی لگا اور کئی دن برابر یہی حرکت کی چونکہ یہ امر عجیب تہا اسواسطی
لکہا گیا اور دوسری رمضان کو غیاث خان حسب التماس اسلام خان کی منصب ڈہائی
ہزاری ذات اور آٹہہ سو سوار سی ممتاز ہوا اور فریدون خان برلاس کو منصب
ڈہائی ہزاری ذات اور دو ہزار سوار سی ملنی امتیاز بخشا اور ہزار تولہ سونا چاندی
اور ہزار روپیہ دن تحویل آفتاب کی برج عقرب مین کہ جسکو سنکرات کہتی ہین ملنی
صدقہ کیی اور اوسی مہینی مین ایک ہاتی شاہ بیگ یوزی کو مینی مرحمت کیا اور
اسلام اللہ عرب کہ مبارک نام حاکم ورفول کی قریبون سی ہی بنابر کسی توہم کی

شاہ عباس کی یہان سی میری پاس آیا مینی اوسکو منصب چارصدی ذات اور
دوسو سوارسی سرفراز کیا اور پہر دوبارہ اور فوج کہ اوسمین ایک سو ترانوی منصبدار
اور چہیالیس احدی تہی پرویز کی پیچہی دکن کو بہیجی اور پچاس اسپ اپنی ایک
معتمد کی حوالی کری کہ پرویز کو پہنچاوی اور یہہ مضمون میری خاطر مین گذرا تہا
اوسکو اسطرح مینی غزل مین لکہا ہے ؎ من چون کنم کہ تیر غمت بر جگر رسد

تا چشم نارسیدہ دگر بر دگر رسد	مستانہ میخرامی و دست تو عالمی
اسپند میکنم کہ مبادا نظر رسد	در وصل دولت مستم و در ہجر بیقرار
داد از چنین غمی کہ مرا سر بسر رسد	مدہوش گشتہ ام کہ بپویم رہ وصال
فریاد ازان زمان کہ مرا این خبر رسد	وقت نیاز و عجز جہانگیر ہر سحر
امید آنکہ شعلۂ نور اثر رسد	پہر ایک شنبہ کو بیندہرین تاریخ

پچاس ہزار روپیہ ساچق کی مظفر حسین میرزا کی گہر مین مینی بہیجی اور یہہ مظفر حسین
پسر سلطان حسین میرزا ابن بہرام میرزا ابن شاہ اسمعیل صفوی کا ہی کہ فرزند خرم
کی واسطی اوس لڑکی کی منگنی کی تہی اور مبارک خان شروانی کو منصب ہزاری
ذات اور تین سو سواروں سی سرفراز کیا اور پانچہزار روپیہ اوسکو مرحمت کیی
اور حاجی بی اوزبک کو چار ہزار روپیہ دلی اور بائیسوین تاریخ ایک لعل اور ایک
موتی شہریار کو عنایت کیا اور لاکہہ روپیہ مدد خرچ ادن بیکون کو کہ خدمت دکن
پر مقرر تہی بہیجی اور دو ہزار روپیہ فرخ بیگ مصور کو کہ بی مثل ہی مرحمت کیی

اور چار ہزار روپیہ باباحسن ابدال کی خرچ کو بھیجی اور ہزار روپیہ حوالہ ملا علی احمد
مہرکن اور ملا روزبہان شیرازی کی کری کہ حضرت شیخ سلیم کی عرس مین اون کی
روضہ مین صرف کرین اور ایک ہاتی محمد حسین کاتب کو اور ہزار روپیہ خواجہ عبدالحق
انصاری کو مرحمت کیی اور متصدیان دیوانی کو حکم کیا کہ منصب مرتضی خان کو مطابق
پنجہزاری ذات اور سوار کی اعتبار کی جاگیر تنخواہ دین اور بہاری چند قانون گو کی بہیجی
کو آگرہ کی بھیجنی کا حکم دیا کہ ہزار پیادی زمینداران آگرہ سی نوکر رکھ کی دکن مین پرویز
کے پاس لیجاوی اور پانچ لاکھ روپیہ پرویز کی مدد خرچ کو مقرر کری اور جمعرات کو
چوتھی شوال کی اسلام خان منصب پنجہزاری ذات اور سوار سے سرفراز ہوا ابول بی
اوزبک کو منصب ڈیرہزاری اور ظفر خان کو منصب ڈہائی ہزاری عنایت ہوا اور
دو ہزار روپیہ بدیع الزمان پسر میرزا شاہرخ اور ہزار روپیہ پٹھان مصر کو مرحمت ہوی
اور مینی حکم کیا کہ نقارہ اوسکو ملا کری جسکا منصب سہ ہزاری یا زیادہ ہو اور
پانچہزار روپیہ اپنی اور وزن سی واسطی تعمیر پل باباحسن ابدال اور وہان کے
عمارت کی حوالہ ابوالوفا پسر حکیم ابو الفتح کی کیی کہ اپنی اہتمام سی وہان کا پل اور عمارت
بنوائی اور ہفتہ کو تیرہوین تاریخ چار گھڑی دن رہی سی چاند گہن ہونا شروع ہوا
یہان تک کہ سب سیاہ ہوگیا پانچ گھڑی رات گئی تک سوا اوسکی دفع نحوست کو
مینی آپکو سونا چاندی اور پارچہ و غلہ مین تولا اور ہاتی گھوڑی وغیرہ تصدق
کیی یہ سب مال پندرہ ہزار روپیہ کا ہوا وہ سب فقیرون کو بٹوا دیا پچیسوین

تاریخ رام چند بوندیلہ نے اپنی لڑکی میری خدمت مین دی یعنی بعد قبول محل مین داخل کیے
اور میر فاضل بھتیجے میر شریف کو کہ فوجدار موضع قبولہ وغیرہ کا تھا ایک ہاتی عنایت کیا
اور عنایت اللہ کو خطاب عنایت خانی کا دیا اور غرہ ذیقعدہ مین بہاری چند منصب
پانصدی ذات اور تین سو سوار سے ممتاز ہوا اور ایک قبضہ کھپوہ مع فرزند خرم کو
عنایت کیا اور ملا حیاتی کہ میری طرف سے خانخانان کی پاس دکن مین کچھ پیغام لیگیا تھا
ان دنون مین لوٹ آیا اور ایک لعل اور دو موتی قیمتی بیس ہزار روپیہ کی خانخانان
کی بھیجی ہوئی مجھے نذر کیے اور میر جمال الدین حسین برہانپور سے حسب الطلب آکر حاضر
ہوا اور دو ہزار روپیہ شجاعت خان دکنی کو عنایت کیے چھٹی تاریخ پہلی پرویز کے
پہنچنے سے برہانپور مین خانخانان کی عرضی آئی مع عرائض اور امرا کی کہ دکنی جمع
ہوکر مقام فساد مین ہین جب مینے جانا کہ باوجود روانگی پرویز کی ابھی وہان
حاجت اور کمک کی ہے اسواسطے چاہا کہ خود اوسطرف روانہ ہون اور آصف خان
کی عرضی سے بھی میرا جانا ادہر مناسب معلوم ہوا اور عادل خان بیجاپوری نے
لکھا کہ اگر کوئی معتمد سرکاری یہان آوے تو کچھ ضروری باتین اوس سے
کہلا بھیجون امید ہے کہ اوسمین درستی ان لوگون کی ہو اسواسطے مینے اپنی
امرا سے صلاح اودہر جانے کی کرے کہ ہر شخص اپنی راے ظاہر کرے فرزند خانجہان
نے عرض کیا کہ باوجود اتنے امیرون کی کہ دکن لینے کو گئے ہین خود حضرت کا
جانا اودہر ضرور نہین اگر حکم ہو تو مین شاہزادہ کی پاس جاکر اس خدمت کو

پورا کرون انشاء الله تعالی بخوبی انجام دون گا اور سب لی یہی صلاح پسند کی چنیہ
مین اوسکی جدائی نچاہتا تہا لیکن اس بڑی مہم پر رخصت دی اور فرمایا کہ بعد درستی
جلد آنا ایک سال سی زیادہ نرہنا مشکل کو ستروین ذی قعدہ کی کہ دن اوسکی روانگی کا
تہا خلعت خاصہ زر دوزی اور خاصہ گہوڑا با زین مرصع اور شمشیر مرصع اور خاصہ ہاتی
مینی اسکو مرحمت کرکی نشان ونقارہ دیا اور فدائی خان کو کہ میرا مخلص تہا گہوڑا اور
مدد خرچ دیکر منصب ہزاری ذات اور چارسو سواری مع اصل واضافہ ممتاز کیا
اور خانجہان کی ساتہہ اسکو اسواسطی مقرر کیا کہ اگر حسب الطلب عادل خان کی اوسکی
پاس وکیل کرکی کسی کو بہیجی تو اسکو بہیجی اور لنکو بنڈت کو کہ میری والد کی عہد مین
عادل خان کی طرفسی ہدایا اور پیشکش لیکر آیا تہا اسکو بہی خانجہان کی ہمراہ رخصت
کیا اور اسپ وخلعت اور نقد عنایت کیا اور جو امرا اور سپاہ کہ عبد الله خان کے
ساتہہ رانا کی تنبیہ کو مقرر ہوئی تہی مثل راجہ نرسنگہ دیو اور شجاعت خان اور راجہ بکرماجیت
وغیرہ اونمین سی پانچہزار سوار کو فرزند خانجہان کی کمک پر مقرر کیا اور معتمد خان کو تاکید
لکہہ بہیجا کہ ان لوگون کو لیجا کر اوجین مین خانجہان کی پاس کر آوی اور دربی خانہ
کی لوگون سی سات ہزار سوار مثل سیف خان بارہہ اور حاجی بی اوزبک اور اسلام الله
عرب بہتیجا مبارک عرب کا کہ ملک جوترہ اور درفول اوسکی تصرف مین تہا اور دوسری
منصبدار اور اہل قرب اوسکی ہمراہ کری اور رخصت کی وقت ہر ایک اضافہ منصب
اور خلعت اور مدد خرچ سی سرفراز کیا اور محمدی بیگ کو بخشی لشکر کرکے دس لاکہہ روپیہ

مقرر کری کہ ہمراہ کر دین اور پرویز کو خاصہ گہوڑا اور خانخانان اور باقی امیرون
کو کہ وہان مقرر تہی خلعت دیی اور بعد درستی ان امور کی بقصد شکار مین شہر سی
باہر گیا اور ہزار روپیہ میر علی اکبر کو دیی اور چونکہ فصل ربیع تہی بملاحظہ اس بات کی
کہ مبادا اسپاہ سی کہیت خراب ہو جاوین تعلقہ دارون کو مع یکون کی مقرر کیا کہ
زراعت کی محافظت کرین اور جسکی زراعت روندہ جاوی اوسکا صرف شاہی خزانہ
سی دلاوین اور دس ہزار روپیہ خانخانان کی لڑکی کو اور ہزار روپیہ عبدالرحیم
کو اور ہزار بقاجاہی دکنی کو بطریق مدد خرچ عنایت کری اور خنجر خان عبداللہ خان
کا بہائی مع اصل و اضافہ منصب ہزاری ذات اور پانسو سوارون سی اور
بہادر خان دوسرا بہائی اوسکا منصب تین صدی ذات اور تین سو سوار وسنی
سرفراز ہوی اوسدن دو ہرن اور ایک ہرنی شکار ہوئی تیرہوین تاریخ خاصہ
گہوڑا خان جہان کو مرحمت کیا کہ دکن مین بہیجا جاوی اور بدیع الزمان پسر
میرزا شاہرخ کو منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار عنایت ہوی اور پانچہزار روپیہ
مدد خرچ دیکر خانجہان کی ساتہہ مین دکن کی نوکری پر روانہ کیا اور اس دن
دو ہرن اور تین ہرنی شکار ہوئین دسوین کو ایک مادہ نیل گاو اور ایک کالا ہرن
مینی بندوق سی مارا اور پندرہوین کو ایک مادہ نیل گاو اور ایک چکارہ بندوق
سی مارا اور ستروین کو دو لعل اور ایک موتی جہانگیر قلی خان کا گجرات سے
اور ایک افیون دان مرصع بہیجا ہوا مقرب خان کا بندر کہنبایت سی میری

نذر مین گذرا بیسوین کو ایک شیر نے اور ایک نیل گاو مینی بندوق سی ماری اور اون
شیرنی کی همراه دو بچی بهی تهی لیکن جهاڑی مین چهپ گئی مینی کها اونکو ڈهونڈ کر لاوین
جب مین منزل پر آیا تو ایک بچه اوسکا فرزند خرم نی لاکر نذر کیا اور دوسرا بچه دوسری
دن مهابت خان پکڑ کر لایا اور بائیسوین کو مین ایک نیل گاو بندوق ملاکر مارا چاهتا تها
که اوسکی سامنی ایک اردلی اور دو کهار آگئی وه بچکر بهاگ گیا مینی اوس اردلی کو غصه
سی مروا ڈالا اور کهارون کی پاون کٹوا کر گدهون پر سوار کرکے لشکر کی گرد پهرایا
که پهر کوئی ایسا کام نکری لیکن پیچهی بهت پچتایا پهر گهوڑی پر سوار هوکر باز وجره کا
شکار کرتا هوا منزل کو آیا پهر دوسری دن ایک بڑا نیل گاو بقراولی اسکندر بندوق
سی مینی مارا اور اوسکو خوش هوکر منصب تین صدی ذات اور پانسو سوار سی مع اصل
و اضافه کی سرفراز کیا جمعه کو بیسوین تاریخ صفدر خان نی صوبه بهار سی آکر سعادت
باریابی حاصل کی اور ایک سو اشرفی نذر اور ایک شمشیر عمده اور پانچ ماده فیل
اور ایک هاتی پیشکش کیی مینی اونمین سی هاتی پسند کر لیا اور اوسیدن یادگار
خواجه سمرقندی نی بلخ سی آکر ملازمت حاصل کیے اور ایک کتاب تصویرون
کے اور چند اسپ اور دوسری تحفی پیشکش کیی مینی اوسکو خلعت سی سرفراز فرمایا اور
چهٹی ذیحجه کو معز الملک که بخشی گری لشکر سی جو سرکوبی رانا کو گیا تها موقوف
هوکر خراب بحالت بیماری ملازمت سی سربلند هوا چودهوین تاریخ عبد الرحیم
خر کے تقصیرین مینی معاف کر کے منصب یوزباشی اور بیس سوارون سے

سرفراز کیا اور حکم کیا کہ کشمیر مین جاکر وہان کی بخشی کی ساتھہ ہمراہیان قلیچ خان
اور باقی جاگیردارون اور احدیون کو خوب دیکھکر فرد واقعی اونکی لکھہ لاوے
اور انہین دنون کشور خان ولد قطب الدینخان نے قلعہ رہتاس سے
آکر سعادت خدمت اور کورنش کے حاصل کیے ؛

پانچوان جشن نوروز کا جلوس مبارک سی

اتوار کو چوبیسوین ذی حجہ کی بعد دوپہر اور تین گہڑی دن کی آفتاب نی خانہ حمل
مین کہ دار الشرف اوسکا ہی تحویل کی مینی مقام باگ بہل مین پرگنہ باڑی سی مجلس نوروز
کی آراستہ کی اور مثل اپنی والد کی تخت پر بیٹہا اور وہین دربار عام کیا سب امرا
اور ملازم سلام کو آئی اور مبارکبادی دینی لگی پیشکشین بعضی امیرون کی ملاحظہ
سی گذرین خان اعظم نی ایک موتی چار ہزار روپیہ کا پیش کیا اور میر صدر
جہان نی اٹہائیس شکاری پرند مثل باز وجرہ وغیرہ روبرو حاضر کیی مع اور
تحفون کی مہابت خان نی دو صندوقچہ فرنگستان کی بلوری پیش کیی کہ
بسبب صفائی کی جو اونمین رکہین معلوم ہوتا تہا کشور خان نی بائیس ہاتہی
نر و مادہ نذر کیی اسیطرح ہر کسی نی موافق اپنی نقد اور پیشکش کی نصر اللہ پسر
فتح اللہ شربتچی اون نذرون کی تحویلداری پر مقرر ہوا اور سارنگدیو کہ
فرامین لیجانی کو لشکر دکن مین مقرر ہوا تہا واسطی پیرویرا اور ہرایک امیرون کی

یعنی تبرک خاصہ سی اوسی سربلند کیا اور شیخ حسام الدین پسر غازی خان بدخشی
کو کہ فقیری اختیار کی تہی ہزار روپیہ اور دو شالہ بہیجا نوروز کی دوسری دن
شکار کو مین سوار ہوا دو شیر اور ایک شیرنی ماری جو کہ اوتر کر شیرون سی لپٹ
گئی تہی مینی اونکو انعام دیگر ماہیانہ زیادہ کیا پہر چند دنون نیل گاو کا شکار کیا
جب ہوا مین گرمی پیدا ہوئی اور آگرہ مین آنی کی ساعت قریب آئی تو مینی روپ
باس مین آکر مقام کیا اور چند روز ہرنون کا شکار کہیلا شنبہ کو غرہ محرم سنہ ۱۰۱۹ ایکہزار
اونیس ہجری مین روپ خواص نی کہ روپ باس آباد کیا تہا پیشکش آراستہ
کر کے نذر گذرانی مجکو جو پسند آیا تہا لیا اور باقی اوسیکو بطریق انعام کی دیا انہین
دنون مین بایزید بنگلی اور اوسکی بہائی جو بنگالہ سی آئی تہی دربار مین سعادت
سلام سی مشرف ہوئی اور سید آدم بارہہ ولد سید قاسم کا بہی جو گجرات سی آیا
تہا باریاب ہوا اور ایک ہاتی نذر کیا اور مینی تو خداری صوبہ ملتان کی تاج خان
سی لیکر ابول بی اوزبک کو مرحمت کی پہر مینی منڈاکر باغ مین جو شہر سی قریب
تہا اکر نزول کیا اور فجر کو موافق ساعت نجوم کی شہر کی طرف چلا آبادی کی
قریب تک گہوڑی پر سوار تہا اور شہر مین ہاتی پر سوار آیا کہ لوگ منتظر تہی میری
دیکہنی کے اور دو نو طرف روپی بانٹتا ہوا دوپہر کو شہر مین داخل ہوا اور
حکم دیا کہ موافق نوروز کی دیوانخانہ سجاوین بعد آرایش کی مین اوسمین
جاکر بیٹہا اور خواجہ جہان پہلی پیشکش لایا جو کچہہ مجکو قسم جواہر اور اسباب سے

پسند آیا لیا اور باقی اپنکو انعام مین دیا اور مینی حکم دیا تہا کہ شہر مین جاکر مجہی عرض
کرین کہ اس مدت مین اتنی جانور شکار ہوی اسواسطی مجہی لوگون نی عرض کیے
کہ چہین دنون مین ایکہزار تین سو باسٹہہ جانور شکار ہوی ہین قسم چرند اور پرند
سی ساتوین تاریخ جمعہ کو مقرب خان نی بندر کہنبایت اور سورت سی آکر سعادت
ملازمت حاصل کیے جواہرات اور سامان مرصع اور برتن سونا چاندی فرنگستان کی
اور دوسری نفیس تحفی اور لونڈی غلام حبشی اور عربی گہوڑی اور ہر قسم کے چیزین
عمدہ لایا تہا چنانچہ ڈہائی مہینی مین اوسکی سب چیزین ملاحظہ خاص مین ہوئین اور
اکثر پسند آئین اور انہین دنون مین صفدر خان کو کہ منصب ہزاری ذات اور
پانسو سوارون سی سرفراز تہا اضافہ پانسو ذات اور دو سو سوارون سی مینی ممتاز
کیا اور نشان دیکر سربلند کیا اور اوسکی اگلی جاگیر پر رخصت کیا اور کشور خان اور
فریدون خان برلاس کو بہی علم مرحمت کیا اور ایک ہاتہی فوج کا واسطی افضل خانکی
اونکی بیٹی لیشوتن کی حوالہ کیا کہ اپنی والد کی پاس لیجاوی اور خواجہ حسین کو کہ
حضرت معین الدین چشتی کے اولاد سی ہین خرچ شش ماہی ہزار روپیہ
دیی اور کتاب زلیخا خوشخط ملا علی مصور کے لکہی ہوئی سنہری جلد کی خانخانان
نی بطریق پیشکش کے بہیجی ہزار اشرفی قیمت کی تہی اوسکی وکیل معصوم
نے نذر کی اور روز شرف آفتاب تک ہمیشہ نذرین امیرون کے ملاحظہ
سے گذرتی رہین اور مین سی جو پسند آئین اونکو مین قبول کرتا تہا

باقیون کو واپس کر دیتا پنجشنبہ کو اونیسوین فروردین کی کہ دن شرف آفتاب کا
تہا مجلس جشن مرتب کر کی چیزین نشہ کی مینی جمعکر آئین اور حکم کیا کہ نوکرون مین
سی جسکو جو مطلوب ہو کہاوی اکثرون نی شراب اور کسی نی مفرح اور کسی نی افیون
کہائی او مجلس عمدہ ہوئی جہانگیر قلی خان نی ایک تخت گجرات سی نئی طور کا بہیجا تہا
ملاحظہ سی گذرا اور اوس روز مہا سنگہہ کو مینی نشان مرحمت کیا اور مینی اول
جلوس مین حکم کیا تہا کہ کوئی خواجہ سرا نکیا کری اور انکی خرید و فروخت موقوف ہو
اور جو ایسا کریگا وہ گنہگار ہوگا ان دنون افضل خان نی کئی گنہگارون کو صوبہ بہار
سی بہیجا کہ اونہون نی یہ کام کیا تہا مینی اون سب کو دایم الحبس کیا اور جمعرات کی
شب کو بارہوین تاریخ ایک عجیب قصہ پیش آیا کہ چند قوال دہلی کی میری روبرو گا
رہی تہی اور سید ہی شاہ کو فقیرون کی طرح حال آرہا تہا اور یہ بیت حضرت
امیر خسرو کی پڑہی جاتی تہی ؎ ہر قوم راست راہی دینی و قبلہ گاہی ٭ من
قبلہ راست کردم برسمت کجکلاہی ٭ کہ ناگاہ ملا احمد علی مہرکن کہ اپنی فن مین
بیمثل اور خلیفہ اور خدمتگار قدیم میرا تہا اور مینی لڑکپن مین اوسکی باپ سی
پڑہا تہا سامنی سی آیا اور بولا مینی اپنی باپ سی سنا ہی کہ ایکدن حضرت شیخ الشیوخ
نظام الدین اولیا قدس سرہ العزیز ٹیڑہی ٹوپی سر پر رکہی ہوی کنارہ جمنا پر ایک
کوٹہی سے ہندون کی عبادت کا تماشا دیکہہ رہی تہی اس حال مین وہان
امیر خسرو تشریف لای حضرت شیخ موصوف نی اون سی فرمایا کہ اس قوم

دیکھتی ہوا اور یہ مصرع زبان مبارک سی فرمایا ۞ ہر قوم راست راہی دینی و قبلہ گاہی ۞
امیر خسرو نی بی تامل یہ دوسرا مصرع حضرت شیخ کیطرف اشارہ کرکی پڑہا ۞ من قبلہ
راست کردم بر سمت کجکلاہی ۞ غرض جب اوس ملانی یہ بات کہی اور مصرع اخیر کا یہ کلمہ کہا
کہ بر سمت کجکلاہی تو اوسکا حال بدل گیا اور بیہوش ہوکر پڑا مین اوسکی گرنی سی گہبرا کر
اوسکی سر پر کہڑا ہوا لوگون نے صرع کا یعنی مرگی کا گمان کیا جو طبیب حاضر تہی گہبرا کر نبض
دیکہنی لگی اور دوائین منگوائین اور ہر چند کوشش کی فائدہ نہوا وہ پہلی ہی گرنی کی
وقت تمام ہو گیا لیکن بدن کی گرمی سی خیال حیات کا تہا تہوڑی دیر بعد معلوم ہوا کہ
مر چکا ہی آخر اوسکی لاش اوٹہا کر اوسکی مکان پر لیکئی بیٹی ایسی دت جبتک نہ دیکہی تہی بہت خرچ
اوسکی دفن و کفن کا اوسکی بیٹون کی پاس بہیجا فجر کو اوسکی لاش دہلی کی طرف لیکئے
کہ اوسکی بزرگون کی مقبرہ مین دفن کرین جمعہ کو اکیسوین تاریخ کشور خان کہ ڈیڑ ہزاری
منصب رکہتا تہا دو ہزاری ذات اور اضافہ سی سرفراز ہوا اور ساتہہ گہوڑی عراقی خاص
طویلہ اور خلعت اور فیل خاصہ سی کہ بخت جیت نام تہا ممتاز ہوا اور خدمت فوجداری
ملک اوجہ کی اوسکی نامزد کی اور اوس ملک کی سرکشون کی تنبیہ کو روانہ کیا اور بایزید بنگشی کو
بہی خلعت اور اسپ سی ممتاز کرکے مع اوسکی بہائیون کی کشور خان کی ہمراہی مین روانہ
کیا اور خاص ہاتہون مین سی ایک ہاتی عالم گمان نام حبیب اللہ کی ہمراہ راجہ مانسنگہ
کی واسطی بہیجا اور کیشوداس مارو کو ایک خاصہ گہوڑا بنگالہ مین بہجوایا اور عرب
خان جاگیردار جلال آباد کو ایک مادہ فیل عنایت ہوئی اور انہین دنون مین افتخار

خان نی ایک عمدہ ہاتی بنگالہ سی بطریق پیشکش بہیجا مینی پسند کر کی خاصہ ہاتیون
مین اوسکو داخل کیا اور احمد بیگ خان کہ لشکر بنگش کی سرداری پر مقرر تہا باعث
نیک خدمتی کی مع اپنی فرزندون کی اضافۂ منصب سی سرفراز ہوا پہلی خاص منصب اوسکا
دو ہزاری ذات اور ڈیڑ ہزار سوار کا تہا پانسو اور اضافہ کی اوسکو مرحمت کیی اور ایک
تختی سونی کی مرصع کار واسطی سرپیچ پرویز کے کہ لعل و مروارید سی بنوائی تہی او رگیارہ
ہزار روپیہ قیمت اوسکی تہی خانجہان کی پاس ہمراہ حبیب اللہ پسر سربراہ خان کے
برہان پور کے طرف مینی بہیجی اور انہین دنون مین مجکو ظاہر ہوا کہ کوکب پسر قمر خان کا
ایک سناسی سی ملکر اوسکا معتقد ہوا ہے اور اوسکی کفریہ باتون کو دلسی قبول کر کی
عبد اللطیف پسر نقیب خان اور شریف اپنی چچا زاد بہائی کو گمراہی مین اپنی شریک
کیا ہی بعد کہلنی اس بہید کی جب اون کو ڈہانڈ گیا تو سب واہیات باتین بیان
کر دین کہ اونکا ذکر مکروہ معلوم ہوتا ہی لیکن مینی واسطی تنبیہ اور تادیب کی کوکب
او شریف کو بعد زد و کوب کی قید کیا اور عبد اللطیف کو سو دُرّی رو برو ماری اور یہ تنبیہ
خاص بپاس حفظ شریعت کی مین عمل مین لایا کہ اور جاہل پہر ایسی باتون کی
ہوس نکرین اور دوشنبہ کو چوبیسوین تاریخ معظم خان دہلی کی طرف روانہ ہوا
تا وہان کی مفسدون کو سزا دی اور شجاعت خان دکہنی کو دس ہزار روپیہ
مرحمت ہوی اور شیخ حسین درشنی کو کہ واسطی لیجانی فرمانون اور عنایتون کے
امرا بنگالہ کی طرف مقرر ہوا تہا رخصت کیا اور اسلام خان کو اوسکی حسن خدمت

کی باعث سی منصب پنجہزاری ذات اور سوار اور خلعت خاص سی سرفراز کیا اور کستور خانکو
بہی خلعت خاص دیا اور راجہ کلیان کو اسپ عراقی عنایت کیا اسطرح سب امراکو کہ خلعت
اور کسیکو گہوڑی عنایت کیی اور فریدون برلاس کو کہ منصب ڈیڑہزاری ذات اور تیرہ
سو سوار ون سی سرفراز کیا تہا دو ہزاری ذات اور سیزدہ ہزار سوار ون سی ممتاز کیا اور
شب دوشنبہ غرہ ماہ صفر کو بباعث غفلت خدمتگار ون کی آتش عظیم خواجہ ابو الحسن
کے گہر مین لگی اوسکی بچہائی تک بہت اسباب اوسکا جل گیا مینی اوسکی خاطرداری اور
جبر نقصان کو چالیس ہزار روپیہ عنایت کیی اور سیف خان بارہہ والی کو کہ میرا پرورده
تہا نشان عنایت کیا اور معز الملک دیوان کابل کو دو صدی ذات اور بچہتر سوار
اوسکی اگلی منصب پر کہ ہزاری ذات اور دو سو بچہتر سوار ون کا تہا بڑہا کر رخصت کیا
اور دوسری دن پہول کٹارہ مرصع بیش قیمتی جواہر ون سی خانجہان کو دیکر
برہانپور کی طرف بہیجا اور چونکہ اونہین دنون ایک بیوہ نی مجہسی مقرب
خان پر نالش کی کہ اسنی بندر کہنبایت مین میری لڑکی زور سی پکڑ کر اپنی گہر مین
رکہی تہی جب مینی طلب کی تو کہا وہ اپنی موت سی مرگئی اور مینی واسطی اس بات
کے تحقیق کا حکم دیا بہت محنت سی اوسکی ایک نوکر پر کہ باعث اس فساد کا ہوا تہا
پتا لگا کر مینی سیاست جاری کی اور آدہا منصب مقرب خان کا کم کر کی اوس بیوہ کو
دیا کہ اپنی معاش مین صرف کری اور خرچ دیگر رخصت کیا پہر یکشنبہ کو ساتوین
تاریخ قران نحس واقع ہوا اپنی صدقات مین سونا اور چاندی اور باقی فلزات

اور حیوانات نکالکر مقرر کیا کہ فقرا اور محتاجون کو اکثر ممالک محروسہ مین بٹوا دین اور اٹھوین
تاریخ مین شیخ حسین سہرندی اور شیخ مصطفی کو کہ شہرہ اونکی درویشی اور کیفیت
حالت کا معروف ومشہور تہا بلاکر ملاقات کی مجلس سماع مین اونکی ساتہہ کیفیت
حاصل ہوئی اور بعد اتمام مجلس کے اونکو بہت زر دیکر رخصت کیا اور جو میرزا غازی
بیگ ترخان نی مکرر واسطی سامان قلعہ قندہار اور ماہیانہ برقندازون کی عرضداشت
بہیجی تہین اسواسطی مینی حکم دیا کہ دو لاکہہ روپیہ خزانہ لاہور سی قندہار کو بہیجدین اور
چوتہی صفر کو پانچوین سنہ جلوس سی پٹنہ مین کہ دار الامارت صوبہ بہار کا ہی عجیب
حادثہ واقع ہوا کہ افضل خان حاکم وہان کا گورکہپور کو کہ اوسکی جاگیر مین نیا مقرر
ہوا تہا اور ساٹہہ کوس کی مسافت پر تہا جانی لگا اور شہر و قلعہ حوالہ شیخ بنارسی
اور غیاث خان دیوان اوس صوبہ کو مع باقی منصب دارون کی کرکے اس
گمان پر کہ اس اطراف مین کوئی دشمن نہین خوب بندوبست شہر و قلعہ کا نہین
کیا اتفاق سی اونہین دنون ایک مجہول شخص قطب نام اوچہہ کا کہ فتنہ وفساد
سی بہرا تہا لباس درویشی مین بیچ شہر اوجنیہ کی کہ پٹنہ کی پاس ہی آیا اور وہان
کے مفسدون اور شریرون سی ملکر ظاہر کیا کہ مین شہزادہ خسرو ہون قید سے
بہاگ کر آیا ہون اگر میری ہمراہی اور مددگاری کرو تو بعد اپنی ترقی کی تم سب کو
مدار اپنی سلطنت کا کرونگا غرض کہ ایسی باتون سی اونکو پہسلاکر متفق کیا
اور گرد اپنی آنکہون کی داغ کا نشان دکہلاکر یون ظاہر کیا کہ یہ نشان کٹورہ کا ہی

جو قید خانہ مین میری آنکھون پر کسی تھین اس فریب سی بہت سوار و پیادہ
جمع کر لیی اور سُن لیا تھا کہ افضل خان پٹنہ مین نہین اس بات کو غنیمت جانکر
وہان سی دوڑی اور یکشنبہ کو دو تین گھڑی دن چڑھی شہر مین داخل ہوکر
سیدھی طرف قلعہ کی گئی شیخ بنارسی یہ سنکر بی تاب دروازی پر دوڑتا
آیا لیکن چونکہ دشمن پہنچ گئی تھی فرصت دروازہ بند کرنی کی ندی آخر گھبراکر
مع غیاث خان کھڑکی سے نکلکر گنگا مین کشتی پر سوار ہوی کہ افضل خان کی پاس
جاوین اور وہ مفسد بخوبی قلعہ مین آکر سب مال اور اسباب افضل خان کا مع
خزانہ بادشاہی اپنی صرف مین لای پھر اکثر بد معاش وہان کی بھی اوسنی ملگئی
جب یہ خبر افضل خان نی گورکھپور مین سنی اور شیخ بنارسی اور غیاث خان براہ دریا
وہان پہنچی تو بعضی شہر سی لوگون کی خط گئی کہ یہ شخص حقیقت مین خسرو نہین
ہی تب افضل خان نی فضل و کرم آلہی پر تکیہ کرکے میری دولت و اقبال کے
بھروسی پر بلا توقف اون مفسدون کی طرف کوچ کیا اور پانچ دن مین پاس
پٹنہ کی پہنچا جب افضل خان کی آنی کی خبر اوس حرامزادہ نی سنی تو قلعہ کو
اپنی ایک معتمد کی حوالہ کرکے خود مع سوار و پیادہ چار تھوک بناکر اوسکی مقابلہ
کو آیا غرض کہ دونون مین پن پن ندی پر لڑائی شروع ہوئی تھوڑی دیر
مین اونکی جماعت متفرق ہوگئی اور وہ خود گھبراکر اپنی تھوڑی لوگون سی
پھر قلعہ مین آیا لیکن افضل خان اوسکی پیچھی ایسا ملا آیا کہ اوسکو فرصت دروازہ

بند کر لی کی ندی تو وہ گھبرا کر افضل خان کی مکان مین آیا اور اوسکی اندر سے
تین پہر تک لڑا اور بندوقون سی قریب تیس آدمیون کی افضل خان کے
ہمراہیون سی ماری اور جبکہ اوسکی ساتھ والی ماری گئی تو عاجز ہوکر افضل خان
سی امان لیکر باہر نکل آیا لیکن افضل خان نی فساد مٹانی کو اوسی اوسیدن مار ڈالا
اور اوسکی چند ہمراہیون کو کہ زندہ پکڑا تھا مقید کیا جب ہمنی یہ اخبار پی در پی سنی تو شیخ
بنارسی اور غیاث خان اور باقی امرا کو کہ حفاظت قلعہ اور شہر مین مورد قصور ہوی
تھی آگرہ مین بلوایا اور حکم دیا کہ سبکی سر اور ڈاڑھیین منڈواکر اوڑھنی اوڑھاکر
گدھون پر سوار کرین اور گرد شہر اور بازارین پھراوین کہ اورون کو عبرت اور خیال
ہو اور جب انہین دنون مین مکرر عرضین پرویز اور سب امرا متعینہ دکن کی آئین
کہ عادل خان بیجاپوری عرض کرتا ہی کہ میر جمال الدین حسین انجو کو کہ سب
امرای دکن اوسکی قول و فعل پر اعتماد رکھتی ہین میری پاس بھیجدین
کہ وہ یہان سب امیرون سی ملکر اونکی دلون سی خوف و وحشت دور کری
اور بصلاح عادل خان کی کہ طریقہ دولت خواہی کا اوسنی اختیار کیا ہی صورت
پسندیدہ نکالی کہ تفرقہ اور وحشت وہان کی لوگون کا جاتا ہی تو عین مناسب
اور بجا ہی کہ وہ اون سبکو جاکر عنایات و الطاف شاہی کا امیدوار کری اسواسطی
ہمنی میر مشار الیہ کو سولوین تاریخ رخصت کیا اور اوسی دن دس ہزار روپیہ
بطریق انعام اوسکو دیی اور قاسم خان کی منصب سابق پر کہ ہزاری ذات

اور پانسو سوارون کا تہا بجہت اس بات کی کہ اپنی بہائی اسلام خان کے
کمک کو بنگالہ کی طرف جاوی پانصدی ذات اور سوار کی زیادہ کی اور انہین
دنون واسطی گوشمالی بکرماجیت زمیندار ملک مانڈیو کی کہ باغی ہوگیا تہا
مہاسنگہہ کو جو پوتا راجہ مانسنگہ کا ہی ملینی معین کیا کہ وہان جاکر مفسدون کو
اوس ملک سی نکال دی اور جو جاگیر راجہ بکرماجیت کی اوسطرف ہی اوسپر اپنا قبضہ
کرلے اور بیسوین تاریخ ایک ہاتی ملینی شجاعت خان دکنی کو عنایت کیا اور حاکم
جلال آباد نی جو حال خرابی وہان کی قلعہ کا چند بار عرضیون مین لکہا تہا اسواسطی
ملینی حکم دیا کہ خزانہ لاہور سی جسقدر اوس قلعہ کی تعمیر مین صرف ہو لیجاکر درست
کری اور چونکہ افتخار خان نی بنگالہ مین خدمتین عمدہ کی تہین سو بموجب
التماس صوبہ دار وہان کی ملینی افتخار خان کی اگلی منصب پر کہ ڈیڑہزاری
تہا پانسو اور زیادہ کری اور اٹہائیسوین تاریخ عرضداشت عبد اللہ فیروز جنگ
کی بیچ سفارش بعضی کارگذار نوکرون کی کہ ہمراہ اوسکی رانا مقہور سے
جنگ مین گئی تہی ملاحظہ سی گذری جو سب سی پہلی کارگذاری اور حسن حدمت
غزنین خان جالوری کی لکھی تہی اسواسطی ملینی اوسکی اگلی منصب پر
کہ ڈیڑہ ہزاری ذات اور تین سو سوار کا تہا پانسو ذات کی اور چار سو سوار
بطریق اضافہ کی زیادہ کیی اور اسیطرح لایق ہر ایک کی زیادتی منصب
سی پرورش فرمائی اور دولت خان کہ واسطی لانی تخت سنگ سیاہ کی

آله اباد کو گیا تھا اوسکو ہمراہ لاکر بار یاب ملازمت ہوا اور تخت کو کمال حفاظت
سی لایا عجب عمدہ تخت ہی کہ نہایت سیاہی سی چمکتا ہی اکثر لوگ کسوٹی کا کہتی ہین
طول اوسکا چار گز ڈھے چہہ گرہ کم اور عرض دو گز ڈیڑہ گرہ حجم تین گرہ کا ہینی اوسکی کنارونپر
سنگ تراشون سی عمدہ اشعار لکھوای اور پای بھی اسیطرحسی پتھر سی بنوا کر لگای
اور اکثر اوسپر بیٹھا کرتا ہون اور عبد السبحان کہ بسبب بعضی قصورون کی مقید
تھا جب اوسکا بھائی خانعالم بفعل ضامن ہوا تو میں ا وسکو چھوڑ کر منصب ہزاری
ذات اور چارسو سوارون سی سرفراز کیا اور صوبہ آله آباد کی فوج پر مقرر کرکے
جاگیر قاسم خان کی جو بھائی اسلام خان کا ہے اوسکو مرحمت کی اور تربیت خان
کو فوجداری سرکار الور پر روانہ کیا بارہوین تاریخ عرضداشت خانجہان کی
آئی کہ خانخانان حسب الارشاد مہابت خان کی ساتھہ روانہ درگاہ والا کا ہوا ہے
اور میر جمال الدین حسین کہ واسطی جانی بیجاپور کے جنابعالی سے مقرر ہوی
تھی سو وہ برہانپور سے عادل خان کی وکیلون کی ہمراہ طرف بیجاپور کے
روانہ ہوی اور اکیسوین تاریخ مرتضی خان کو صوبہ دار پنجاب کا کہ سب ممالک
محروسہ مین سی بڑا صوبہ ہی مقرر کرکے امثال خاصہ عنایت کی اور تاج خان
صوبہ دار ملتان کو کابل کی حکومت پر مقرر کیا اور اوسکی اگلی منصب پر کہ
تین ہزاری ذات اور ڈیڑہ ہزار سوارون کا تھا پانسو سوار ملینی اور زیادہ کیی
اور عبد اللہ خان فیروز جنگ کی سفارش سی رانا شنکر کا بیٹا بھی اضافہ منصب سے

تیسرا برس جلوس جہانگیری

سرفراز ہوا اور مہابت خان کو کہ اول سی واسطی تحقیق جمعیت امرا مقررہ دکن کی اور لانے
خانخانان کی برہانپور کی طرف رخصت ہوا تہا جو لوٹ کر قریب اگرہ کی آیا تو خانخانان کو چند
منزل پیچہی چہوڑ کر آپ آگی چلا آیا اور سعادت آستانہ بوسی سی مشرف ہوا بعد چند روز کے
خانخانان نی بہی آکر ملازمت حاصل کی جو اوسکی مقدمہ مین اکثر خیرخواہون نی واقعے
یا غیر واقعی لکہا تہا اسواسطی میرا دل اوس سی ناراض تہا اور وہ عنایتین کہ مین اوسپر
آگی کیا کرتا تہا اور اپنی والد کیطرف سی بہی اوسپر دیکہتا تہا اس مرتبہ مین عمل مین نہ لایا
اور اسمین حق میری جانب تہا کہ پہلی اوسنی خود تحریر کر دی تہی کہ اگر اتنی دنونمین
ملک دکن نہ لون تو قصوروار ہون پہر سلطان پرویز اور باقی امرا کی ساتھ اوسطرف
گیا کہ اس مہم عظیم کو سر کری لیکن پہنچی برہانپور کی بی وقت رسد کا سرانجام نکر کی سلطان
پرویز سے لشکر گہاٹیون پر چڑہوا یا اور رفتہ رفتہ باعث نااتفاقی امیرون کی اور
اختلاف صلاحون کی یہ حال ہوا کہ غلہ بدشواری کئی روپیون کو ایک سیر ملنی لگا
سپاہ تمام درہم برہم ہو گئی اور کچہ کام نہ بنا اونٹ گہوڑی اور اکثر جانور ضائع
ہوی سو نا بر مصلحت وقت کی دشمنون سے کسیطرح صلح کر کی سلطان پرویز لشکر
کو برہانپور مین لوٹا لایا غرضکہ باعث اس سب خرابیون کا لوگون نی خانخانان کو
جانکر عرضیون سی مجکو مطلع کیا ہرچند اوسکا خلل انداز ہونا اسکام مین مجکو کسیطرح
یقین نہین ہوتا تہا یہان تک کہ عرضی خانجہان بکی پہنچی کہ یہ تمام خلل اور
پریشانی خانخانان کی نفاق سی واقع ہوئی ہی یا یہ خدمت بلاشرکت احدے

اوسکی سپرد ہویا وہ خدمت شریف مین بلایا جاوی اور مجہہ پروردہ عنایت کو
اس کام پر متعین فرماوین اور تیس ہزار سوار اور میری کمک کو عنایت ہون تو بعونہ تعالی
تمام اس ملک کو کہ دشمنون کی قبضہ تصرف مین ہی نکال لونگا اور اکثر قلعون کو بہی
سرحدات کی ہاتہہ مین لاکر ملک بیجاپور کو بہی شامل ممالک محروسہ کی کرونگا اور اگر یہ خدمت
اس مدت مین ادا نکرون تو باریابی اور سعادت کورنش سنی محروم ہوکر اپنا مونہ
بندگان درگاہ کو نہ دکہاونگا جب صحبت درمیان سردارون اور خانخانان کی اس
مرتبہ کو پہنچی تو مینی اوسکا وہان رہنا مناسب نجانا اور افسری اوس خدمت کے
خانجہان کی نام پر کرکے خانخانان کو طرف درگاہ والا کی طلب کیا غرضکہ سبب میری
بی توجہی اور بی التفاتی کا یہ ہی کہ مذکور ہوا بعد اسکی جیسا ظاہر ہوگا تو لائق اوسکی
توجہہ اور عدم توجہہ عمل مین آویگی اور سید علی بارہہ کو کہ جوانان مقرر سے ہی معزز
فرماکر پانصدی ذات اور دو سو سوار اوپر منصب سابق اوسکی کی کہ ہزاری ذات
اور پانصدی سوار کا تہا زیادہ فرمایا اور داراب خان ولد خانخانان کو ساتہہ منصب
ہزاری ذات اور پانسو سوار کی سرفراز کرکے سرکار غازی پور کی اوسکی جاگیر مین دی
جو بیٹی اسکی دختر میرزا مظفر حسین ولد سلطان حسین میرزا صفوی حاکم قندہار کو
ساتہہ فرزند سلطان خرم کی نامزد فرمائی ہی بیچ تاریخ سترہوین ماہ آبان کے
جو مجلس خوشی شادی کی منعقد ہوئی تہی مینی بیچ گہر فرزند خرم کی جاکر شب گذاری
فرائی اور اکثر امراؤن کو ساتہہ خلعت کے سرفراز فرمایا اور اکثر قیدیون کی قلعہ

کو الیار سی خاص کر حاجی میرک تی قیدخانہ سی خلاصی پائی اور ایک لکھہ روپیہ اسلام
خان نی پرگنات خالصہ شریفہ سی تحصیل کیا تہا چونکہ ہمراہ لشکر اور خدمت کی تہا
ساتہہ انعام اوسکی کی مقرر کیا اور ٹکڑی سونی اور چاندی کی اور ہر جنس سی ساتہہ
معتمدون کی دیکر مقرر کیا کہ فقرا اگرہ کو تقسیم کرین اور عرضداشت خانجہان خان
کی پہنچی کہ ایرج ولد خانخانان کو شاہزادہ سی رخصت حاصل کرکی موافق حکم کی روانہ
درگاہ کا کیا ہے اور جو کچہہ بمقدمہ ابوالفتح بیجاپوری کی حکم ہوا تہا جو کہ مشارالیہ مرد کار
آمدنی ہی اور بہیجنا اوسکا اسوقت مین سبب ناامیدی دوسری سردارون دکن
کے ہوتا تہا اسواسطی وہ رکہا گیا ہی اور جو حکم ہوا تہا کہ کیشو داس پسر رای کلہ کو
کہ بیچ خدمت پرویز کی ہے مینی طلب کیا ہی اگر آنی اوسکی مین دیر ہو تو ضرور
بالضرور اوسکی تئین روانہ کرنا چاہیی جو یہ معنی دریافت پرویز کی ہوا اوسیوقت
اوسکو رخصت کیا اور کہا کہ ان چند کلمون کو زبان میری سے عرضداشت کرنا
چاہیی کہ جو جان اور زندگی اپنی کو واسطی خدمت مالک مجازی کی چاہتا ہون
تو ہونا اور نہونا کیشو داس کا کیا ہے کہ بہیجنی اوسکی مین استادگی کرتا مین
لیکن خدمتگاران اعتباری اور اعتمادی میری کو کہ ہر وجہ سی طلب رکہتی ہین
باعث ناامیدی اور شکست خاطر دوسرون کا ہوتا ہے اور سر حد مین مشہور
ہوکر حمل اوپر بی عنایتی صاحب اور قبلہ کی ہوتا ہی آیندہ حکم حضرت کا ہے
اور اوس تاریخ سی کہ قلعہ احمدنگر کا ساتہہ سعی بہائی دانیال مرحوم کے

بیچ قبضۂ اولیای دولت عالیہ کی آیا تھا آج کی تاریخ تک حفاظت اور نگہبانی اوس
قلعہ کے خواجہ بیگ میرزا صفوی کو کہ عزیزان غفران پناہ شاہ طہماسپ سی ہی مقرر
تھی بعد ازان کہ شورش و فساد دکنیان مقہور کا بہت ہوا اور قلعہ مذکور کو گھیر لیا تو اوسنی
لوازم جان نثاری اور قلعہ داری مین تقصیر نکی باوجود اسکی خانخانان اور اُمرا
اور وہ سردار کہ بیچ برہانپور کے ملازمت پرویز مین جمع تھی متوجہ رفع اور دفع مقہورون
کی ہوی اور اختلاف اور نفاق اُمرا اور بی سرانجامی غلہ لشکر بڑہی کو درمیان
پہاڑون اور گہاٹیون سخت کی لاکر بیچ تہوڑی روز کے پریشان اور بے
سامان کیا اور سختی غلہ کے ساتھہ اس نوبت کو پہنچی کہ جان بدلی ایک روٹی
کی دیتی تھی اور بغیر پہنچی ہوی مقصد کی لوٹ آئی اور نگہبان قلعہ کہ چشم اوپر
امداد اس لشکر کی رکہتی تھی سنی اس خبر سی بیدل ہوکر چاہتی تھی کہ قلعہ سی
باہر آوین خواجہ بیگ میرزا جو اوپر اس معنی کی مطلع ہوا بمقام تسلی اور دلاسا
دینی آدمیون کی مشغول ہوا اور ہرچند کوشش کیے لیکن نتیجہ ندیا آخر کو ساتھہ
قول و قرار کے اپنی ہمراہیون کے ساتھہ قلعہ سے باہر آکر متوجہ برہانپور کی ہوا اور
شاہزادہ سی ملازمت حاصل کیے عرائض کہ بمقدمہ آنی اوسکی کے پہنچی جو
ظاہر ہوا کہ بیچ تردد اور نمک حلالی کی قصور نکیا ہی فرمایا ملنی کہ منصب اوسکا پانچ
ہزاری ذات اور سوار تھی برقرار رکہکر جاگیر تنخواہ مین دیوین نوین تاریخ عرضداشت
بعضی امراء دکن کی بیچ پہنچی کہ بائیسوین شعبان کو میر جمال الدین حسین بیجاپور مین

پہنچا عادل خان نی اپنی وکیل کو بیس کوس آگی بہیجا اور آپ بہی تین کوس استقبال کیا اور اوسی راہ سی میرزا کو بیچ مکان اپنی کی لیگیا جو خواہش شکار کی اوپر مزاج کے غالب تہی بیچ ساعت اچہی کی کہ نجومیون نی اختیار کی تہی شب پندرہوین رمضان کو مطابق دسوین ماہ آذر سنہ پانچ کی ایک پہر اور چہہ گہڑی گذری تہی کہ متوجہ شکار کا ہوا بین اور بیچ باغ دہرہ کی کہ نزدیک شہر کی ہی منزل پہلی واقع ہوئی بیچ اس منزل کے دو ہزار روپیہ اور فرغل خاصہ سید علی اکبر کو دیکر اوسکو رخصت شہر کا کیا اور بملاحظہ اسکی کہ غلات اور کہیتی پائمال آدمیون کی نہ ہوئی حکم ہوا کہ سوا آدمیون ضروری اور خاص کے مقرر اوپر کامون کی بیچ شہر کی رہین اور حفاظت اور نگہبانی شہر کو ساتہہ خواجہ جہان کی فرماکر اوسکی تئین رخصت دی چودہوین کو سعد اللہ خان ولد سعید خان کو ہاتی مرحمت کیا اکیسوین کو چوالیس ہاتی کہ ہاشم خان ولد قاسم خان نے اوڑیسہ سی کہ اطراف بنگالہ سے ہی نذر بہیجی تہی ملاحظہ سی گذری درمیان اونکی ایک فیل کہ بہت خوب اور طبع مرغوب تہا اوسکی تئین خاصہ کیا اور اٹہائیسوین کو کسوف یعنی گہن واقع ہوا واسطی نحوست دفع کرنی اوسکی کے ملنی اپنی تئین سونی چاندی مین وزن کیا ایکہزار اور آٹہہ صد تولہ سونا اور چار ہزار نوسو روپی ہوی اوسکی تئین ساتہہ دوسری اقسام غلہ اور انواع جانورون کی قسم ہاتی اور گہوڑون کی اور گاؤنکی سی فرمایا کہ بیچ شہر آگرہ اور دوسری شہرون کی کہ حوالی اور نزدیک اوسکی ہین اوپر حقداروں کی کہ محتاج اور عاجز ہین تقسیم کرین جو مہمات لشکر کے ساتہہ سرداری

پرویز اور اسنری خانخانان اور ہمراہی اور بڑی امراون کی مثل راجہ مانسنگہ اور
خانجہان اور اصفخان اور امیر الامرا اور دوسری منصبدارون اور سردارون
ہرگروہ سی کہ واسطی تسخیر ملک دکن کی مقرر اور متعین ہوی تہی اس حال کو پہنچی کہ
نصف راہ سی پہر کر برہانپور کو لوٹ گئی اور تمامی ملازمین معتمد اور اخبار نویس بیچ
لکہنی والون انکی عرائض بیچ درگاہ کی بہیجی ظاہر کیا کہ اگرچہ پریشانی اور خرابی
اس لشکر کی سبب اور وجوہ ثبوت نہین لیکن سب مین بڑا سبب بی اتفاقی امرا کی سے
خاص کر نفاق خانخانان کا اسواسطی دلمین آیا کہ خان اعظم کو ساتہہ لشکر تازہ زور کے
چاہیی بہیجنا تعبدلہ اور بندوبست امور نالایق کا کہ نفاق امرا سی حاصل ہوا ہی ہووے
اسواسطی اوسنی اس خدمت سی سرفرازی پائی اور حکم ہوا کہ دیوانی والی
سرانجام کرکے جلد روانہ کرین اور خانعالم اور فریدون خان برلاس اور یوسف خان
ولد حسین خان تکریہ اور قلی خان نوازیی اور بازبہادر قلماق اور دوسری منصبدارون کو
قریب دس ہزار سوار کے ہمراہ اوسکی تعین کیی اور مقرر ہوا کہ سوا اون احدیون کے
کہ دکن مین ساتہہ اس خدمت کی تعین ہین دو ہزار احدی اور ہمراہ کردین کہ تمامی
بارہ ہزار سوار ہووین اور تیس لکہہ روپیہ خزانہ اور چند حلقی ہاتیون کی ہمراہ کرکر رخصت
دی اور خلعت بیش قیمت اور شمشیر جڑاو اور گہوڑا مع زین جڑاو اور ہاتی خاصہ
اور پانچ لکہہ روپیہ مدد خرچ اوسکو عنایت کیی اور حکم ہوا کہ دیوانی والی پہر محال جاگیر
اوسکی سی وصول کرین اور باقی امراہی ساتہہ خلعتون اور گہوڑون اور ہاتیون

دوسری کی سرفراز ہوی اور مہابت خان کو کہ منصب چار ہزاری ذات اور تین ہزار سوار کا رکہتا تہا پانسو سوار دوسری اوپر منصب اوسکی کی زیادہ کرکی حکم کیا کہ خان اعظم اور اس لشکر کو برہانپور مین پہنچاوی اور حقیقت پریشانی لشکر کے معلوم کر کی حکم سرداری خان اعظم کا ساتہہ امرای اوسطرف کی پہنچا کر سب کو ساتہہ اوسکی متفق اور ایک جہت کردی اور سامان لشکر کا اوسجگہہ دیکہکر بعد بند وبست اور انتظام کی خانخانانکو ہمراہ لیکر طرف درگاہ کی لاوی اور چوتہی تاریخ شوال کے قریب آخر دن کی شکار جلسیہ سی مشغول ہوا اور بیچ اس روز پنجشنبہ کی مقرر کیا مینی کہ جاندار نہ مارا جاوی اور گوشت خود بہی تناول نہین کرتا روز یکشنبہ کو خاصہ واسطی تعظیم کے کہ پدر بزرگوار میری اوس روز کرتے تہی اور مارنا جاندار کا منع تہا بسبب اوسکی کہ شب یکشنبہ کو پیدایش مبارک اونکی واقع ہوئی تہی فرماتی تہی کہ بیچ اس روز کی بہتر وہ ہی کہ جاندار صدمۂ قصابون سی خلاص ہووین اور روز پنجشنبہ کو میری جلوس کا دن ہی اس روز بہی فرمایا مینی کہ جاندارون کو ذبح نکرین تو بیچ ایام شکار کی ان دو روز مین تیر اور گولی بندوق کے طرف جانورون شکاری کی نہین ڈالتا غرض اوس حالت مین کہ شکار چیتی کا ہوتا تہا انوپرای کہ خدمتگاران نزدیک سی ہی ایک جماعت کو کہ بیچ شکار کے ہمراہ ہوتی تہی تہوڑی دور پیچہی ہو کر لاتا تہا بیچی اوس درخت کی کہ کئی چیلین اوسپر بیٹہی تہین پہنچا جو نظر اوسکی اوپر اون کی پڑی لیے تو کمان اور چند تیر لیکر اوسطرف متوجہ ہوا اتفاقا بیچ اطراف اوس درخت کے ایک

گاہی آدمی کہانی پڑتی سے دیکھی اور نزدیک اوسکی سی ایک شیر بڑا خوفناک درمیان
سی چند درختون کی بیچ اطراف اوسکی کے تھی اوٹھکر چلا باوجودیکہ دن دوگھڑی
سی زیادہ نہین رہاتہا جو وہ شوق میرا ساتھہ شکار شیر کی جانتا تہا تو خود ساتھہ چند ہمراہیون
اپنی کی کہ ہمراہ اوسکی تھی شیر کو گہیر کر ایک آدمی نزدیک میری بہیجا اور میری
تئین شیر سی خبر کی جو خبر مجکو پہنچی اوسیوقت مین جلدی اوسطرف متوجہ ہوا اور
فرزند خرم اور رامداس اور اعتماد رائی اور حیات خان اور ایکدو اور آدمی میری ہمراہ
ہوی بمجرد پہنچنی کی دیکہا مینی کہ شیر بیچ سایہ ایک درخت کی بیٹہا ہی چاہا مینی کہ اوپر
بندوق مارون لیکن دیکہا مینی کہ گھوڑا بیطاقتی کرتا ہی تو گھوڑی سی پیادہ ہوگیا مین
اور بندوق سیدہی کرکے سر کی جو مین اوپر بلندی کی کھڑا تہا اور شیر نیچی تہا کچھ
نجانا مینی کہ اوسپر لگی یا نہ لگی اوسیوقت مضطربانہ ایک بندوق دوسری اور ماری
لیکن خیال مین آتا ہی کہ یہہ بندوق لگی ہوگی شیرنی اوٹھکر حملہ کیا اور میری شکارگو کہ شاہین
اوسکی ہاتھہ پر تہا اور بحسب اتفاق برابر اوسکی واقع ہوا تہا زخمی کرکی بجای اپنی
پہر بیٹہہ گیا بیچ اس حالت کی مینی بندوق دوسری اوپر سہ پایہ کی رکھکر سر کیے
انوپ رای سہ پایہ کو پکڑی ہوی تہا اور شمشیر کمر مین اور لکڑا الکڑی کا اوسکی ہاتھہ
مین تہا اور بابا خرم اوسکی جانب ساتھہ تہوڑی فاصلہ کے اور رامداس اور
دوسری ملازم پیچھی اوسکی اور کمال قراول نی بندوق تیار کرکے میری ہاتھہ مین
دیتا تہا جو چاہا مینی کہ پہر مارون شیر میری طرف حملہ آور ہوا اوسیوقت مینی

بندوق ماری اور اوسکی مونہہ اور دانتون پر لگی آواز بندوق نے اوسکو اور تیز کیا
ایک جماعت خدمتگارون سی کہ ہجوم لائی تہی طاقت حملہ اوسکی کے نہ لاسکی گر پڑی چنانچہ
مین دیکہہ اور زور اونکی سی ایکدو قدم اپنی جگہہ سی پیچہی ہٹکر گرا اور تحقیق جانتا ہون
مین کہ دو تین آدمیون نی پاون اوپر سینہ میری کی رکہکر میری اوپر سی گذری
لیکن اعتماد رای اور قراول کی مددسی کہڑا ہوا مین شیر نی طرف اون آدمیون کی
اولٹی ہاتہہ کی جانب تہی قصد کیا انوپ رای نے سہ پایہ چہوڑکر شیر کیطرف متوجہ ہوا
شیر ساتہہ اوسی چیتی اور چالاکی کے اوسکی طرف لوٹا اور وہ بہادر شیر کے مقابل ہوا
وہ لکڑی کہ اوسکی ہاتہہ مین تہی دونون ہاتون سی دوبار اوسکی سر پر زور سی ماری
شیر نے مونہہ کہولکر دونون ہاتہہ انوپ رای کی مونہہ سی پکڑی اور ایسا چبایا کہ دانت
اوسکی دونون ہاتہون سی پار نکل گئی لیکن وہی لکڑی اور کئی انگوٹہی کہ اوسکی
ہاتہہ مین تہین اوسکی مددگار ہوئین اور ہاتہہ کو بالکل نہ چابنی دیا لیکن حملہ شیر سے
انوپ رای درمیان دونون ہاتہہ اوسکی کے پیٹ کی بل گرا اسطرح کہ سر اور مونہہ
اوسکا مقابل سینہ شیر کی تہا اوسوقت فرزند خرم اور رام داس شیر کیطرف
متوجہ ہوی اور مدد انوپ رای کی کی شاہزادہ نی تلوار اوپر کمر شیر کے ماری اور
رام داس نی بہی دو تلوارین ماری ایک سی شانہ شیر کا کچہہ کٹا اور حیات خان
نی بہی چوب کہ اوسکی ہاتہہ مین تہی کئی بار زور سی اوپر سر اوسکی کے ماری اور
انوپ رای نی زور کرکے ہاتہہ اپنا شیر کے مونہہ سی نکال لیا اور دو تین

طمانچہ اوپر کلہ شیر کی ماری اور ساتھہ پہلو کی لوٹ کر جانب زانو کی سیدہا کہڑا
ہوا اور شیر کی مونہہ سی جو ہاتھہ نکالی اور دانت گڑی ہوئی تہی اسواسطی گوشت
ہاتہوں کا پہٹ گیا اور دونوں پنجہ شیر کے کاندہی سی اوتر پڑی لیکن اوقت
کہڑی ہونی اوسکی کے شیر بہی کہڑا ہوا اور سینہ اوسکی کو ناخن اور پنجہ سی زخمی
کیا چنانچہ اون زخموں نی کتنی ہی روز اوسکو بیمار رکہا اور اوس جگہہ کہ زمین اونچی
نیچی تہی دونوں پہلوانوں کیطرح کشتی مین لپٹی ہوئی تہی اور اوسجگہہ کہ مین
کہڑا تہا زمین تہوڑی سی برابر تہی الوپ راہی کہتا ہے کہ اللہ تعالی نی اس
قدر مجکو سمجہہ دی کہ شیر کو ارادہ کر کر اوسطرف لیگیا پہر اپنی سی خبر نہین کرتا ہون
کہ کیا ہوا ہون اتنی مین شیر اوسکو چہوڑ کر چلا الوپ راہی نی اوس بیخبری
مین پیچہی سے جا کر تلوار اوسکی سر پر ماری شیر نی جو مونہہ پہیرا تو تلوار دوسری
اوسکی صورت پر پڑی چنانچہ دونوں آنکہین اوسکی کٹ گئین اور چہرا بہوون
کا اوسکی آنکہوں پر آپڑا اتفاقاً اوسوقت صالح نام چپراسی جو وقت چراغکا
کا ہوا تہا پہیرا کر آیا بسبب اتفاق شیر سی قریب ہوا شیر نے غصہ مین کہ اندہا
ہو گیا تہا اوسکی ایک طمانچہ مار کر گرا دیا اور گرنا اور جان دینا اوسکا برابر ہوا
لیکن اور آدمیوں نی آکر کام شیر کا تمام کیا جو اس قسم کی خدمت
الوپ راہی سی ظاہر ہوئی اور جاندینا اوسکا مشاہدہ ہوا بعد اسکی کہ درد
زخموں سی خلاصی پائی اور ساتھہ سعادت ملازمت کی سرفراز ہوا

تو مینی اوسکو ساتهه خطاب امیرامی سنگهه دلن کی امتیاز بخشا امیرامی بیچ زبان
هندی کی سردار فوج کو کهتی هین اور سنگهه دلن سی شیر مارنی والا مراد هی شمشیر
خاصه اوسکو مرحمت کی اوپر منصب اوسکی کی کچهه زیاده کیا اور خرم نام بسیر خان اعظم کو
که ساتهه حکومت جونه گڈه کی مقرر تها ساتهه خطاب کامل خان کی سرفراز کیا روز یکشنبه
تیسری ذیقعده کو شکار مچهلی کا کهیلا ساتهه سو چهیاسٹه مچهلی شکار هوئین اور
میری سامنی امرا اور اکثر ملازمین کو تقسیم هوئین مین سوا مچهلی پولکدار کی نهین
کهاتا هون نه اس سبب سی که شیعه مذهب والی غیر پولکدار کو حرام جانتی هین
بلکه سبب نفرت کرنی میری کا یه هی که پرانی آدمیون سی مینی سنا هی اور ساتهه
تجربه کی بهی معلوم هوا هے که اور مچهلی سوای پولکدار کی گوشت مردار جانورونکا
کهاتی هی اور ماهی پولکدار نهین کهاتی اس سبب سی کهانا اورون کا مجهکو مکروه
معلوم هوتا هی لیکن معلوم نهین که شیعه کیون نهین کهاتی اور کیون حرام
جانتی هین شتران خانه زاد سی که شکار کی همراه هوتی هین ایک شتر نی پانچ
نیل گاو کو که بیالیس من هندوستان کی وزن مین تهی لیکر کهڑا هو گیا اور
نظیری نیشاپوری که فن شعر اور شاعری مین کامل هے اور گجرات مین تجارت
سی اوقات بسر کرتا تها چونکه اوسکو مینی پهلی طلب کیا تها اندنون مین
آکر اوسنی ملازمت حاصل کی اور یه قصیده انوری پر کهاکه اول مصرع
اوس قصیده کا یه هی ؎ باز این چه جوانی و جمال ست جهان را

قصیدہ کہکر میری واسطی لایا مینی ہزار روپیہ اور اسپ اور خلعت صلہ مین
اس قصیدہ کی اوسکو مرحمت کیا اور حکیم حمید گجراتی کہ مرتضی خان نی تعریف
اوسکی بہت کی تہی مینی اوسکو بہی طلب کیا تہا سو وہ بہی آیا اور ملازمت حاصل
کی خوبی اور سادگی اوسکی زیادہ اوسکی طبابت سی تہی ایک مدت ملازمت مین
رہا لیکن جو ظاہر ہوا کہ گجرات مین سوا ہی اوسکی کوئی طبیب نہین ہی اور اوسکو
طالب رخصت کا دیکہا تو ہزار روپیہ اور چند عدد شال اوسکو اور اوسکی فرزندونکو
ایک گاؤن تمام وکمال دبیچ مدد معاش اوسکیکی مقرر رکہا اور خوش حال طرف
وطن قدیمی کی مرخص ہوا اور یوسف خان ولد حسین خان ٹکریہ نی جاگیر سے
آکر ملازمت حاصل کیے پنجشنبہ کو دسوین ذیحجہ کی عید قربان ہوئی جو اس
روز منع ہی کہ جانذار مارا نہ جاوی اسواسطی جمعہ کی دن فرمایا مینی کہ جانورونکو
قربانی کرین اور تین بکری مینی اپنی ہاتہہ سی قربانی کیی پہر شکار کو سوار ہوا
اور تین گہڑی رات گئی لوٹ آیا ایک نیل گاؤ شکار ہوا نو من اور پینتیس سیر کا
تہا جو قصہ اس نیل گاؤ کا خالی عجائب سی نتہا لکہا گیا دو سال گذری کہ واسطی
سیر اور شکار کے اسی جگہہ آیا تہا مین اور اس نیل گاؤ کی بندوق ماری
تہی جو زخم کاری نہین لگا تہا نہین گرا اور بہاگ گیا اس مرتبہ پہر یہ نیل گاؤ
شکار گاہ مین نظر آیا اور قراولون نی پہچانا کہ آگی دو سال ہکے زخم کہاکے
بہاگا تہا مجملاً تین بندوق اوس دن بہی اوسکی مارین ہرگز کارگر نہین

پڑ ہی لیکن مینی اوسکا پیچہا کیا تین کوس تک مسافت پیچہی اوسکی پیادہ طی کی ہرچند تردد کیا ہاتہہ نہ آیا آخر الامر مینی نذر مانی کہ اگر یہ نیل گاو گر پڑ ہی تو اوسکی گوشت کا کہانا واسطی ثواب روح حضرت خواجگان خواجہ معین الدین کی فقرا کو کہلواون گا اور ایک مُہر اور ایک روپیہ نذر اللہ بعقد ثواب حضرت والد بزرگوار اپنی کی کیا بمجرد اس نیت کی نیل گاو کہڑا ہو گیا مینی دوڑ کر فرمایا کہ اسیوقت اسکو حلال کرین اور لشکر مین لاکر اوس طریقہ سی کہ مینی نذر کی تہی بجالایا کہ گوشت نیل گاو کا پکایا اور مہر اور روپیہ کا حلوا پکا کر فقیرون اور بہوکون کو روبروا اپنی تقسیم کیا بعد دو تین روز کے پہر ایک نیل گاو نظر آیا ہرچند تردد کیا اور چاہا مینی کہ ایک جگہہ آرام پکڑ ہی تو تفنگ مارون لیکن بالکل قابو مین نہ آیا اور شام تک پیچہی اوسکی تفنگ اوپر کندہی کی رکہی چلا یہان تک کہ غروب آفتاب ہوا اور نا امید اوسکی مارنی سے ہوا مین ایکبارگی میری زبان سی نکلا کہ خواجہ یہ نیلہ بہی نذر تمہاری ہی کہنا میرا اور بیٹہنا اوسکا برابر واقع ہوا مینی اوسکی جلد بندوق ماری اور اسکو بہی بدستور نیلہ پہلی کے فرمایا کہ طعام پکا کر فقرا کو کہلاوین روز شنبہ اونیسوین ماہ ذیحجہ کو پہر شکار ماہی کا واقع ہوا اس روز تخمیناً تین سو تیس مچہلی شکار ہوئی ہوگی چودہوین رات کو بیچ روپ باس کی نزول واقع ہوا جو وہ شکارگاہون میری سی مقرر ہے اور حکم ہے کہ کوئی آدمی اوسکی اطراف مین شکار نکری ہرن کثرت سے اوس جنگل مین جمع ہوئی ہین چنانچہ آبادیون مین آتی ہین

اور مضرا اور آسیب ہر طرحسی بیخوف ہین ہینی دو تین روز اون جنگلون مین شکار
کیا اور بہت ہرن بندوق اور چیتی سی شکار کئی جو ساعت دخول شہر کی نزدیک تھے
دو منزل درمیان کر کر شب پنجشنبہ دوسری محرم کو سنہ ایکہزار بیس مین بیچ باغ
عبد الرزاق معموری کی کہ نزدیک بلکہ ملا ہوا شہر کی ہی اوترا اوشب مین اکثر ملازمین
درگاہ نی مثل خواجہ جہان اور دولت خان اور ایکجماعت کہ بیچ شہر کی رہی تہی آکر
ملازمت کی ایرج بہی کہ صوبہ ملک دکن سی طلب کیا تہا مینی ساتہہ آستانہ بوسی
کے مشرف ہوا اور جمعہ کو بہی باغ مذکور مین توقف واقع ہوا اور عبد الرزاق نے
اس روز پیشکش گذرانی جو آخری ایام شکار کا تہا حکم ہوا کہ مدت شکار اور عدد
جانورون کو کہ شکار ہوی بیچ عرض کے پہنچاوین مدت شکار نوین ماہ آذر سے
لغایت اونتیسوین اسفندار تین مہینی اور بیس روز ہوئی اور شکار ساتہہ اس تفصیل کے
شیر بارہ قلاوہ اور گوزن ایک راس جہنکارہ چوالیس کوتہ پاچہ ایکراس اور آہو بترہ
دو راس اور ہرن کالی ارسٹہ راس ہرن مادہ اکتیس راس لومڑی چار قلاوہ
ہرن قسم کوراہ آٹہہ راس پاتل ایک راس ریچہہ پانچ قلاوہ کفتار سہ قلاوہ خرگوش
چہہ راس نیل گاؤ ایک سو آٹہہ راس مچہلی ایکہزار چہیانوین قطعہ عقاب ایکدست
تعذری ایک قطعہ طاوس پنج قطعہ کاروانک پنج قطعہ تیتر پانچ قطعہ سرخاب ایک
سارس ایک قطعہ ڈہیک ایک قطعہ کہ تمام یہ جانور ایکہزار اور چار سو چودہ ہوے
روز شنبہ چہارم محرم کو اوپر فیل کے سوار ہو کر متوجہ شہر کا ہوا مین باغ

عبد الرزاق سی دولت خانہ قلعہ تک کہ ایک کروہ اور بیس طناب مسافت ہی ہزار
اور پانسو روپیہ نثار کیی بیچ اوس ساعت کی کہ قرار پایا تہا داخل دولت خانہ کی ہوا
اور بطریق عادت واسطی جشن نوروز کی سامان عمدہ بچہوائی اور تیاری روشنی کے
کری اور جو بیچ ایام سیر اور شکار کے خواجہ جہان کو حکم ہوا تہا کہ بیچ محل کے ایک
عمارت تیار کری کہ قابل میری نشست کی ہو اوسواسطی خواجہ مشار الیہ نی اس قسم کی
عمارت عالیشان کو تین مہینی مین تیار اور پوری کی تہی گرد راہ سی اوس عمارت
بہشت آئین مین داخل ہوا مین اور اوس مکان کی دیکہنی سے نہایت خوش ہوا
اور ساتہہ تعریف اور تحسین بہت کی خواجہ جہان نی سربلندی پائی اور جو پیشکش
کہ وہان مرتب تہی بیچ اس عمارت کی نظر اشرف کی گذرانی اور بعض اوس سے
پسند خاطر فیض مآثر کے ہوئین باقی کی تئین ساتہہ اوسکی بخشا مینی

چہٹا جشن نوروز کا جلوس ہمایونی

دو گہڑی اور چالیس پل روز پر سی گذرا تہا کہ حضرت نیر اعظم نے بیچ برج برزگی
اپنی کی کہ حمل ہی اوترا گیا روز مذکور مین پہلی فروردین کی مطابق چہٹی محرم
سنہ ایکہزار بیس کے جشن نوروزی ترتیب دیکر اوپر تخت دولت کی جلوس
کیا مینی امرا اور تمامی ملازمین درگاہ نی سعادت کورنش کی پائی تسلیمات
مبارکبادی کی بجالاہی اور پیشکش ملازمین درگاہ کی مثل میران صدر جہان

اور عبد اللہ خان فیروز جنگ اور جہان گیر قلیخان کی نظر سی گذرین اور بدہ کی روز
آٹھوین محرم کو تحفہ راجہ کلیان کا کہ بنگالہ سی بہیجا تہا نظر سی گذرا نوین ماہ مذکور کو جمعرات
کی روز شجاعت خان اور بعضی منصب دار کہ حسب طلب کی دکن سی آئی تہی حاضر
ملازمت ہوی خنجر جڑاؤ کا زراق وردی ازبک کو بخشا اور بیچ انہین دنون کی پیشکش
نوروزی مرتضی خان کی نظر سی گذری بہت چیزین ہر قسم اور ہر جنس سی ترتیب
دی تہین سبکو دیکہا مینی اور جو کچہہ پسند خاطر ہوا جو ہر بہاری قیمت سی اور اسباب
ظروف نفیس اور ہاتی اور گہوڑی سی لیکر باقی کی تئین مینی واپس کیا اور
خنجر ابو الفتح دکنی کو اور تین ہزار روپیہ میر عبد اللہ کو اور ایک گہوڑا عراقی مقیم خانکو
مرحمت کیا اور شجاعت خان کو ساتہہ اوسی قصد کی دکن سی طلب کیا تہا کہ اوسکی
تئین بیچ بنگالہ کے نزدیک اسلام خان کی بہیجون کہ درحقیقت قایم مقام اوسکی
ہووی اسواسطی منصب اوسکا کہ ہزاری ذات اور پانصدی ذات اور ہزار سوار تہی
اور پانصدی ذات اور سوار زیادہ کر کے اوسکو خدمت صوبہ مذکور کیے حوالہ کر دیے
اور خواجہ ابو الحسن نی دو ٹکڑی لعل اور ایکدانہ موتی اور دس انگشتری نذر گذرانی
ایرج پسر خان خانان کو خنجر جڑاؤ کا مرحمت کیا منصب جرم کا ہشت ہزاری ذات
اور پنجہزاری سوار تہی دو ہزار اوپر ذات اوسکی کی زیادہ کیی خواجہ جہان کو
کہ ہزار اور پانصدی ذات اور ہزار سوار رکہتا تہا پانصدی ذات اور دو سو سوار
زیادہ کیی چوبیسوین محرم کو اٹہاروین فروردین کی کہ روز بزرگ تہا یادگار علے

سلطان ایلچی شاہ عباس دلاای ایران کی نے واسطی تعزیت حضرت عرش آشیانی
اور مبارکبادی جلوس میری کی آیا تہا سعادت ملازمت کی پائی اور وہ تحفی
کہ برادر میری شاہ عباس نی بہیجی تہی نظر عالی مین گذرانی گہوڑی خوب اور اسباب
ہر جنس سی تحفی بہت اچہی لایا تہا گذرانی اوسی روز خلعت اور تیس ہزار روپیہ کہ
بحساب ولایت کی ہزار تومان ہوتی ہین اوسکو مرحمت ہوا اور وہ تحریر کہ خبر دینی والی
اوپر مبارکبادی اور پرسش واقعہ والد بزرگوار میری کی تہی گذرانی جو بیچ کتاب
مبارک کی اظہار محبت کا حد سی زیادہ تہا اور بیچ رعایتون نسبت ادب اور یگانگی کے
کوئی دقیقہ نہین چہوڑا تہا سو خوش آیا مجکو کہ نقل خط کی بجنسہ داخل کتاب ہو

ترجمہ خط شاہ عباس کا جبتک کہ رشحات سحاب فیض ربانی اور قطرات
غمام فضل سبحانی طراوت بخشنی والی حدائق ابداع اور اختراع کی ہون ہمیشہ
گلشن سلطنت اور جہانبانی اور چمن ابہت و کامرانی اعلی حضرت فلک رتبت خورشید
منزلت بادشاہ جوان بخت کیوان جاہ شہریار نامدار سپہر اقتدار خدیو جہان گیر کشور کشا
خسرو سکندر شکوہ دارا لوا مسند نشین بارگاہ عظمت و اجلال صاحب سریر اقلیم
دولت و اقبال نزہت افزای ریاض کامرانی چمن آرای گلشن صاحب
قرانی چہرہ کشای جمال جہانبانی مبین رموز آسمانی زیور چہرہ دانش
و بینش فہرست کتاب آفرینش مجموعہ کمالات انسانی مراۃ تجلیات یزدانی
بلندی بخش ہمت بلند سعادت افزای طالع ارجمند آفتاب فلک اقتدار

سایہ عاطفت آفریدگار حجم جاہ انجم سپاہ فلک بارگاہ صاحب قران خورشید کلاہ
عالم پناہ کہ جو ہی بار عنایت الٰہی وچشمہ سار رحمت نامتناہی سی سرسبز ہوکر ساحت
اقدس مساحت اوسکی آسیب خشک سالی عین الکمال سے ہمیشہ محروس اور محفوظ
رہی خفقیت شوق اور محبت اور کیفیت خلت اور مودت یکے تحریر پذیر نہین ہی سہ
قلم را آن زبان نبود کہ راز عشق گوید باز ✤ اگرچہ صورت مین بعد مسافت مانع دریافت
کعبہ مقصود کی ہی لیکن قبلہ ہمت والا نہمت نسبت معنوی کا قرب باطنی سے
الحمدللہ کہ بحسب اتحاد ذاتی کے بہ نیاز مند درگاہ ذوالجلال کا اور وہ نہال سلسال
ابہت اور اجلال کے اس معنی کو خوب جانتی ہین کہ بعد مکانینے اور دوری صوری
جسمانیے مانع قرب جانی اور وصال روحانی کی نہین اور باعث اس اکیجہتی کے
گرد ملال کیے اوپر آئینہ خورشید خاطر تمثال کے نکرکی عکس پذیر جمال اوس
مظہر الجمال کا ہے اور مدام دماغ روح ساتہہ خوشبویون خلت اور وداد اور نسیم
عنبر شمیم محبت اور اتحاد کے سی معطر ہوکر بیچ موانست روحانیے اور مواصلت
جاودانی کے زنگ دور کرنیوالا دوستی کا ہے ع ہمنشینم بخیال تو و آسودہ
دلم ✤ کین وصالیست کہ دروی غم ہجرانش نیست ✤ الحمدللہ تعالی وتقدس
کہ نہال آرزوی دوستان حقیقی کا ثمرہ مقصود سی بارور ہوا کہ جو شاہد مقصود
کہ سالہا سالسی پردہ خفا مین مستور تہا اور ساتہہ تضرع اور ابتہال کے بارگاہ
واہب متعال سی اوسکی جلوہ گری مطلوب تہی اب باحسن وجوہ بحجلہ غیب سے

اوسنی ظہور مین آکر پرتو جمال اپنا اوپر ساحت آمال خجستہ مآل منتظرون کی ڈالا اور
اوپر تخت ہمایون سریر سلطنت ابد مقرون کی بغل گیر اوس انجمن آرای بادشاہی اور
زینت افزای سریر شاہنشاہی سی ہوا اور لوای جہان کشای خلافت اور شہریاری
اور چتر فلک فرسای معدلت وجہانداری اوس رفعت بخش افسر واورنگ اور عقدہ
کشای دانش فرہنگ کی نی سایہ معدلت اور رحمت کا اوپر مفارق اہل عالم کے
ڈالا امید ہی کہ اللہ تعالی جو امید بخشنی والا جہانگاہی اس جلوہ میمنت مانوس اوس
خجستہ طالع ہمایون بخت کو کہ فروزندۂ تاج اور فرازندۂ تخت ہی سب پر مبارک اور
میمون اور فرخندہ اور ہمایون کری اور ہمیشہ اسباب سلطنت اور جہانبانی اور
موجبات حشمت اور کامرانی بیچ تزاید اور تضاعف کی ہوں قدیم سی آئین وداد
اور روش اتحاد کہ درمیان آبا اور اجداد کی منعقد ہوا ہے اور تازہ درمیان اس
مخلص محبت گزین اور اوس معدلت آئین کی قرار پایا ہے مقتضی اوس بات کا ہوا کہ
جو مژدہ جلوس اوس جانشین مسند گورگانی اور وارث افسر صاحب قرانی
کا اس ملک مین پہنچا ہی تو ایک شخص کو محرمان حریم حضرت سی بر سبیل تعجیل مقرر
کرکے واسطی مراسم تہنیت کی روانہ کرنا چاہیی لیکن جو مہم آذربایجان اور تسخیر ولایت
شروان کی درپیش تھی اور جب تک خاطر مہر آگین مہمات ولایت مذکورہ سی جمع
نہین ہوئی تو لوٹنا طرف مستقر سلطنت کی میسر نہوا اسواسطی لوازم اس امر خطیر
مین تاخیر اور تقصیر واقع ہوئی ہرچند رسوم وعادات ظاہر بہ کو نزدیک ارباب دانش

اور بینش کی کچھ اعتبار نہین لیکن بالکل موقوفی اوسکی ظاہر مین بیچ نظر کوتاہ لوگون کے
کہ سوا امور ظاہری کی نہین دیکھتی حقیقت مین ترک دوستی کا ہی اسواسطی بیچ ان ایام
خجستہ فرجام کی کہ خدام ملایک احترام مہمات اوس ولایت گئی ہوی سی موافق مدعا
احباب کی فارغ ہووی اور خاطر بالکل اوسطرف سی جمع ہووی تو دار السلطنت
اصفہان نہین کہ مقر سلطنت ہی نزول اجلال کا واقع ہوا اوسوقت امارت شعار
کامل الاخلاص راسخ الاعتقاد کمال الدین یادگار علی کو کہ باپ دادا اسی زمرہ بندگان
یکجہت اور صوفیان صافی طویت اس خاندان سی ہی روانہ اوس درگاہ معلی
اور بارگاہ اعلی کا کیا کہ بعد حاصل کرنے سعادت کورنش اور تسلیم کی اور پانے
شرف تقبیل اور تسلیم بساط عزت کی اور آدا کرنے لوازم پرستش اور تہنیت رخصت
مراجعت کی لیکر اخبار مسرت سلامتی ذات ملایک صفات اور صحت مزاج وہاج خورشید
ابتہاج سی خوشی زائد کرنیوالا خاطر اس مخلص خیرخواہ کا ہوا امید ہی کہ ہمیشہ درخت
محبت اور وداد موروثی اور مکتسبی کا اور باغ خلت اور اتحاد صوری اور معنوی کا
کہ بسبب حاصل کرنی تازگی کے اثمار موالات سی اور پہنچنی نہرون مصادقات
سی نہایت تروتازگی قبول کرنیوالا ہی اور یکجہتی و الاکمال نشوونما کو ساتھ روانہ
کرنے خطوط اور وکلا کے کہ حقیقت مین مجالست روحانی ہی محرک سلسلہ یگانگی
اور رافع غائلہ بیگانگی کے ہوتی رہین اور روابط معنوی کو ساتھ الفت
ظاہری کے ملا کر واسطی پورا کرنے کامون کے ممنون جانین حق سبحانہ

تعالی امین سیدہ خاندان جاہ وجلال اور خلاصۂ دودمان ابہت اور اقبال کو ساتہہ
تائیدات غیب الغیب کی مؤید رکہی فقط یہانتک مذکور ہوا خط میری بہائی شاہ
عباس کا اور چونکہ لوگ آگی میری بہائی سلطان مراد اور دانیال کو کہ بیچ زندگی
پدر بزرگوار میری کی ساتہہ رحمت خدا کی ملی تہی ساتہہ ناموں مختلف کی ذکر کیا کرتی تہی
فرمایا مینی کہ ایک کو شاہزادۂ مغفور اور دوسری کو شہزادہ مرحوم کہتی رہین اعتماد الدولہ
اور عبد الرزاق معموری کو کہ ہر ایک ساتہہ منصب ہزار و پانصدی کی سرفراز تہی ساتہ
منصب ہزار و ہشتصدی کی سرفراز کیا اور اوپر سوارون قاسم خان برادر اسلام خان
کے دوسو پچاس سوار زیادہ کیی اور بڑی بیٹی خان خانان کو کہ خانہ زاد قابل
مستعد تہا ساتہہ خطاب شاہ نواز خان کی اور سعد اللہ بیٹی سعید خان کو ساتہہ لقب
نوازش خان کی سربلندی بخشی وقت جلوس کی اوپر وزنون اور گزون کی تہوڑا زیادہ
کیا تہا مینی چنانچہ تین رتی اوپر اشرفی اور روپی کی زیادہ ہوا تہا بیچ اندنون کی
عرض مین پہنچا کہ لین دین مین آرام خلق اللہ کا اوسمین ہے کہ مہر اور روپیہ اوپر
وزن پہلی کے ہون جو بیچ تمامی باتون کے آرام اور آسودگی خلق اللہ کی منظور
ہے حکم کیا کہ آج کی تاریخ سی کہ گیارہوین اردی بہشت سنہ چہہ کی ہی بیچ سب
ٹکسالون ممالک محروسہ کی اشرفی اور روپیہ کو ساتہہ دستور پہلی کے مضروب
کرتی رہین جو پہلی اسکی بیچ تاریخ دوسری ماہ صفر روز شنبہ کی سنہ ایکہزار
بیس مین احداد بدنہاد کی سنا کہ کابل سردار صاحب وجود سی خالی ہے

اور خاندوران بیچ اطراف اوسکی کے ہی اور معز الملک ساتھہ تھوڑی ملازمین
کے کابل مین ہی تو فرصت کو غنیمت جانکر ساتھہ سوارون اور پیادون بہت
کے غافل اور بیخبر آپکو بیچ کابل کی پہنچایا اور معز الملک نی ساتھہ اندازہ قوت اور حالت
اپنی کی تھوڑا ساتردد کیا کابلی اور رہنی والی شہر کی خاص کر تمامی جماعت
قزلباشن نی گلیون کو کوچہ بند کر کی اپنی گھرون کو مضبوط کیا تھوڑی پٹھان
جمع ہو کر گلیون اور بازار کی طرفسی آئی آدمیون نی چھتون اور گھرون اپنی سے
اون سیاہ بختون کو تیر اور بندوق مین پکڑا اور ایک بڑی جماعت کو ساتھہ
قتل کے پہنچایا بارے کہ سرداران معتبر سی اون خوار اور ذلیل کے تھا مار گیا واقع ہوئی
اس مقدمہ سی بلاخطہ اسکی کہ شاید آدمی ہر طرفون اور ہر جوانب سی جمع ہو کر
اونکی راستی باہر ہونیکی بند کرلین گھبرا کر گرتی پڑتی بہاگی اور قریب اونکی اسّی
آدمیون کی واصل جہنم ہوی اور دوسو گھوڑی شہر سی پکڑ کے لیگیی نادر علی
میدانی نے کہ موضع لہوگر مین تھا اوسی دن کی آخر مین کابل مین آکر تھوڑی
دور اونکا تعاقب کیا چونکہ فاصلہ ہو گیا تھا اور جمعیت اوسکی کم تھی لاچار لوٹ آیا
ملنی اوسکی اس سعی پر کہ سر واقعہ پر جلد آیا اور پہنچا کیا اور معز الملک کی کوشش پر
کہ شہر مین کی تھی اون دونون کو زیادتی منصب سی سرفراز کیا نادر علی کو
کہ ہزاری منصب تھا ڈیڑہ ہزاری کیا اور معز الملک کو کہ ڈیڑہ ہزاری تھا ایکہزار اور
آٹھہ سو کا منصب دار ہوا پہر جب مجکو ظاہر ہوا کہ کابلی اور خاندوران کی اتالیق بین

اور تدارک احداد بدنہاد کا دراز ہوا تو چاہا مینی کہ خانخانان کو جو خانہ نشین ہی اور
بیکار مع اوسکی لڑکون کی اس خدمت پر مقرر کرون لیکن انہین دنون قلیچ خان
نی کہ پہلی اس سی بذریعہ فرمان مینی اوسکو بلوایا تہا پنجاب سی اکر سعادت خدمت
حاصل کی جو اوسکی حال سی ظاہر ہوا کہ یہ خانخانان کی روانگی سی بندوبست احداد بدنہاد
کے دل آزردہ ہوا ہی حتی کہ ظاہر طالب اس خدمت کا ہوا تو مینی حکم دیا کہ صوبہ دار پنجاب
کا مرتضی خان کو کرین اور خانخانان خانہ نشین رہی اور قلیچ خان کو منصب ششہزاری
ذات اور پنجہزاری سوار کا دیکر حکومت کابل پر واسطی دفع احداد بدنہاد کی اور کوہستانی
چورون کی روانہ کیا تا وہان کے مفسدون کا بندوبست کرکی بیخ و بنیاد سی اونکو
اوکہیڑ دی اور رخصت کی وقت ہر ایک کو خلعت خاصہ اور اسپ و فیل خاص انعام
مین دیکر روانہ کیا اور انہین دنون بنا بر حسن اخلاص اور قدامت خدمت کے
اعتماد الدولہ کو منصب دو ہزاری ذات اور پانسو سوار سے سربلندی بخشی اور پانچہزار
روپیہ بطریق انعام عنایت کیی اور مہابت خان کو کہ واسطی لیجانی سامان ضروری
لشکر دکن کی اور واسطی ہدایت اور راہ نمائی اتفاق اور یکدلی وہان کی امرا کی
مینی بہیجا تہا اکیسوین ربیع الثانی کو لوٹ آیا اور آگرہ مین سعادت ملازمت حاصل کی
اور چونکہ اسلام خان کی عرضی سی ظاہر ہوا کہ عنایت خان بنگالہ مین اچہی
خدمت اور نوکری بجالایا ہے اسواسطی مینی اوسکا منصب پانصدی اور زیادہ
کیا کہ مع اصل و اضافہ دو ہزاری ہو جاوی اور راجہ کلیان کے منصب پر کہ وہ بہی

صوبۂ بنگالہ مین مقرر تہا پانسدی ذات اور تین سو سوار اور بڑہائی کہ کل ڈیر ہزاری
ذات اور اٹھہ سو سوار ہوجاوین ہاشم خان کوکہ او دیسہ مین تہا حکومت کشمیر کی عنایت
کیے اور اوسکی چچا محمد حسین کو پہلی کشمیر کیطرف روانہ کیا کہ اوسکی جانی تک کاروبار اوس ملک کا
کرتا ہی میری باپ کی عہد مین اسکی باپ محمد قاسم نام نی کشمیر کو لیکر داخل ممالک محروسہ
کیا تہا حسین قلیچ نی کہ ارشد اولاد قلیچ خان کی سی ہی صوبۂ کابل سی آکر سعادت
ملازمت حاصل کی جو نسبت خانہ زادی اوسکی ساتہہ جوہر ذاتی کے جمع تہی اسواسطی
اوسکو ساتہہ خطاب خانی کے سربلند کیا اور حسب التماس اوسکی باپ کی شرط بجا آوری
خدمت تیراہ کی پانصدی ذات اور تین سو سوار اوسکی اگلی منصب پر مینی زیادہ کیی
اور بنظر قدامت اور اخلاصمندی اور کاردانی کے اعتماد الدولہ کو اوپر منصب عالے
وزارت کی تمام ممالک محروسہ مین سربلندی دی اور اوسی دن ایک خنجر مرصع
یادگار علی ایلچی دارای ایران کو عنایت کیا اور عبداللہ خان کو کہ افسر لشکر کا واسطی
سرکوبی رانا مقہور کے ہوا تہا چونکہ اوسنی ذمہ داری اہبات کی کری کہ گجرات
کیطرف سی مین ولایت دکن مین چلا جاونگا اسواسطی اوسکو صاحب اوس ملک کا
کرکے راجہ باسو کو کہ بعوض اوسکی سردار لشکر رانا مقہور کا کیا اور پانسو سوار
اسکی اگلی منصب پر زیادہ کیی اور صوبہ گجرات کی عوض صوبہ مالوہ خان اعظم کو
عنایت کیا اور چار لاکہہ روپی واسطی سامان اور سرانجام لشکر ہمراہی عبداللہ خان
کے کہ راہ ناسک سی قریب ملک دکن کی معین ہوا تہا بہیجی گئی صفدر خان مع

بھائیون کی صوبہ بہار سی آکر آستانہ بوسی سی مشرف ہوا اور غلامان بادشاہی
سے ایک نئی عجیب و غریب کام تصویر کا دکھایا کہ برابر فندق کی چھلکی پر چار مجلسین ہاتھی دانت
سے تراش کر بنائی تھین اول مجلس کشتی گیرون کی کہ دو آدمی کشتی کرتی ہین اور ایک
نیزہ ہاتھ مین لیے کھڑا ہے اور ایک بڑا پتھر ہاتھ مین لیے ہوی ہی اور ایک ہاتھ زمین
پر رکھی بیٹھا ہے اور اسکی آگی ایک چوب اور کمان اور چند برتن بنائی تھی اور دوسری
مجلس مین ایک تخت بنایا تھا اور اوسپر صورت شامیانہ کی کہ ایک امیر اوس تخت پر بیٹھا
ہوا ہے ایک پاؤن دوسری پاؤن پر رکھی ہوی تکیہ پشت سی لگا کر اور پانچ خدمتگار
گرد و پیش اوسکی کھڑی کی تھی اور اوس تخت پر ایک شاخ درخت کا سایہ ڈالا تھا تیسری
مجلس مین کام نٹون کا بنایا تھا ایک لکڑی کھڑی کر کے تین رسن اوسمین باندھی
تھین اور ایک نٹ اوسمین سیدھا پاؤن اولٹی ہاتھ سی پیچھی سر سی پکڑے
ایک پاؤن پر کھڑا ہوا ہے اور ایک بکری اوس لکڑی پر کھڑی کی تھی اور ایک
شخص ڈھول گردن مین ڈالی بجا رہا ہے اور ایک آدمی ہاتھ اوپر کیے کھڑا ہے
رسیون کی طرف دیکھتا ہوا اور پانچ آدمی اور وہان کھڑی ہین کہ اونمین سے
ایک کی ہاتھ مین لکڑی ہے اور چوتھی مجلس مین ایک درخت بنایا تھا اور اوسکی
نیچی تصویر حضرت عیسی علیہ و علی نبینا الصلوۃ والسلام کیے تھی اور ایک شخص
آپکی قدمون پر سر رکھی ہوی ہے اور ایک بوڑھا ایسی باتین کر رہا ہی اور چار
آدمی اور کھڑی ہوی ہین جو اسطرحکا کام عمدہ بنایا تھا اینی اوسکو انعام

اور زیادتی علوفہ سے سرفراز کیا اور میرزا حسین کہ مینی اوسکو دکن سے بلوایا تہا آخر ماہ
مین اوسنی آکر ملازمت حاصل کی اور صفدر خان کو اضافہ منصب سے سرفراز کیا
اور لشکر رانا مقہور کے کمک پر مقرر فرمایا جو عبد اللہ خان فیروز جنگ نی ارادہ کیا تہا
کہ راہ ناسک سے نزدیک ملک دکن مین آوے اسواسطی میری دلمین آیا تہا کہ رامداس
کچہواہہ کو کہ بندگان باخلاص سے میری والد مرحوم کی ہے عبد اللہ خان کی ساتہہ
مقرر کرون کہ ہر جگہہ اوسکی ہمراہ رہے اور اوسکو نچہوڑے کہ بیوقت تہورا وشتابی
کرے اسواسطی اوسکو اچھی رعایتون سے سرفراز کرکے خطاب راجگی سے کہ اوسکی
گمان مین نہ تہا ممتاز کرکے نقارہ بہی عنایت کیا اور قلعہ رنتہنبور کو کہ ہندوستانی
مشہور قلعون سے ہے اسی رامداس کچہواہہ کو دیکر خلعت فاخرہ اور ہاتہی اور گہوڑا
دیکر رخصت کیا اور خواجہ ابو الحسن کو کہ دیوانی کل سے موقوف ہوا تہا صوبہ داری
دکن پر بلحاظ اس بات کی کہ میری بہائی مرحوم کی ساتہہ مدتون وہان رہا تہا مینی
مقرر فرمایا اور ابو الحسن پسر اعتماد الدولہ کو خطاب اعتقاد خانی سے سرفراز کیا اور
معظم خان کی لڑکون کو منصب لائق دیکر بنگالہ مین اسلام خان کی پاس
بہیجا اور راجہ کلیان کو سردار اوڈیسہ کا اسلام خان کی تجویز سے کیا اور اوسکو
اضافہ دو صدی ذات و سو سوار سے سرفراز کیا اور چار ہزار روپیہ شجاعت خان
دکنی کو عنایت کیی اور آبان کی ساتوین تاریخ بدیع الزمان پسر میرزا شاہرخ
نے دکن سے آکر ملازمت حاصل کیے اندنون مین بسبب شورش

اور ہیج دمج کے کہ ولایت ماوراالنہر مین واقع ہوا تھا بہت امرا اور سپاہی قوم اذبک کی مثل حسین بی اور پہلوان بابا اور یونس بی درمن اور برم بی وغیرہ میری درگاہ مین ملتجی ہوکر ملازم ہوی ہر ایک کو خلعت اور اسپ اور نقد اور منصب اور جاگیر سے مینی سرفراز کیا اور دوسری تاریخ آذر کی ہاشم خان بنگالہ سی آیا اور سعادت آستان بوسی سے مشرف ہوا پانچ لاکھ روپیہ مدد خرچ واسطی لشکر فیروزی اثر دکن کے کہ بسرداری عبداللہ خان مقرر ہوا تھا بہمدست روپ خواص اور شیخ انبیا کی احمد آباد گجرات مین بہیجی اور غرہ دی کو بقصد شکار کے موضع سمونگر مین کہ میری شکار گاہ مقرری ہی متوجہ ہوا مین بارہ ہرن وہان شکار ہوی اونمین سی سولہ ہرن خود مینی شکار کیی تہی اور چہہ کو شہزادۂ خورم نے دو دن رات مین وہان رہا اور اتوار کے رات وہان سی بخیر و خوبی طرف شہر کے آیا اور ایک رات یہ بیت میری دلمین آئی ــ

بود بر آسمان تا مہر انور ❊ مبادا عکس او از چتر شہ دور ❊ چراغچیون اور قصہ خوانون کو مینی حکم دیا کہ وقت سلام اور صلوۃ بہیجنی مین اور قصہ کہنی کے ابتدا اس شعر سی کیا کرین اور اب اسطرح ہوتا ہے تیسری ماہ دی سے شنبہ کے دن عرضداشت خان اعظم کے پہنچی کہ عادلخان بیجاپوری اپنی تقصیرون سی پشیمان ہوکر بندگی اور دولت خواہی مین زیادہ سب سی سرگرم ہے اور چودہوین دی کو مطابق سلخ شوال کے ہاشم خان طرف

کشمیر کے رخصت ہوا اور یادگار علی ایلچی ایران کو فرغل خاصہ قیمتی عطا کیا اور اعتقاد
خان کو اپنی ایک تلوار خاص سرانداز نام بخشی اور شادمان ولد خان اعظم کو خطاب شادمان
خانی دیکر منصب اوسکا اصل و اضافہ سی ایکہزاری و ہفتصدی ذات اور پانسو سوار مقرر ہوی
اور نشان سی سرفراز ہوا اور سردار خان برادر عبداللہ خان فیروز جنگ اور ارسلان بی
اذبک کہ حراست سیستان کی اوسکی تفویض تہی سب کو مینی نشان عنایت کیی اور مینی
خاص جو ہرن ماری تہی حکم کیا کہ اونکی چمڑون کی جانمازین بنوا کر دیوان خاص و عام
مین بچہوا دین کہ لوگ اوسپر نمازین پڑہا کرین اور میر عدل اور قاضی کو کہ مدار علیہ
امورات شرعیہ کی ہین بواسطہ رعایت عزت شرع کی حکم کیا کہ مجکو زمین بوس جو مشابہ
سجدہ کی ہے نکیا کرین اور پنجشنبہ کو بائیسوین تاریخ دن کی پہر طرف سمونگر کے شکار کو
متوجہ ہوا چونکہ وہان بہت ہرن جمع تہی اسواسطی خواجہ جہان کو رخصت کیا کہ گہیرا
کر اکر اون سبکو میری خیمون کے طرف لاوین ڈیڑ کوس خیمہ شاہی تہی جب
مینی سنا کہ بہت شکار گہیری مین آیا ہی تو اوسطرف متوجہ ہو کر جمعہ کی دن مینی
شکار شروع کیا اور آیندہ جمعرات تک ہر روز بیگمات کی ساتہہ اوس گہیری مین جتنی
شکار چاہتا تہا مارتا تہا بعضی زندہ پکڑی جاتے تہی اور بعضی بندوق و تیر سے
ماری جاتی تہی اتوار اور جمعرات کو کہ مین بندوق جانور پر نہین مارتا ہون اسواسطی
اندنون مین زندہ پکڑتے تہی غرض اس ہفتہ مین نوسو سترہ نر و مادہ شکار
ہوی اونمین سے چہہ سو اکتالیس ہرن نر و مادہ گرفتار ہوی چار سو چہہتر

فتحپور کو روانہ کیے کہ وہان کی رمنی مین اونکو چھوڑ دین اور چوراسی کو اونمین سے
حکم کیا کہ اونکی ناکون مین نتھین چاندی کی ڈال کر اوسی زمین مین آزاد کرین
اور دو سو چھتر ہرن کہ تیر و بندوق وچیتی سے مارے گئی تہی ہر روز اونکو بیگمات
اور خادمان محل مین اور باقی امرا اور بندگان شاہی کو تقسیم کیے اور جب مین
شکار کرنی سے تہک گیا تو سب امرا کو فرمایا کہ شکارگاہ مین جاکر باقیون کو مارین
اور خود بدولت مع الخیر روانہ طرف شہر کی ہوا اور ستروین ذیقعدہ کو مینی حکم دیا
کہ ممالک محروسہ کی بڑی شہرون مین مثل آلہ آباد اور احمد آباد اور لاہور اور آگرہ
اور دہلی وغیرہ کے لنگر خانی واسطی فقرا کی بناوین جب بڑی شہر تیس شمار ہوی
منجملہ اونکی چھ جگہہ اول سی لنگر خانی تہی دوسرون مین اب جاری کرنیکا حکم دیا
اور چوتھی تاریخ بہمن کی ہزاری منصب راجہ نرسنگہ دیو پر اضافہ کیا کہ سب چارہزاری
ذات اور دوہزار سوار ہوجاوین اور تلوار خاص اوسکو مرحمت کی اور دوسری خاص تلوار
شاہ بچہ نام شاہ نواز خان کو عنایت کی سولوین ماہ اسفندار کو بدیع الزمان پسر
میرزا شاہرخ کا لشکر رانا مقہور پر افسر مقرر ہوا اور اوسکی ہاتھہ راجہ باسو کی واسطی مینی
ایک تلوار بھیجی اور جب مینی مکرر سنا کہ امرا سرحد کی بعضی مقدمات کو کہ اونکی
غیر مناسب ہے عمل مین لاتی ہین اور لحاظ شرع و تورہ کا نہین کرتے اسواسطی
مینی بخشیون کو فرمایا کہ فرمان امرا سرحد کو تحریر کرین کہ مرتکب ایسی کامون
کے جو خاص لائق بادشاہون کے ہین نہووین اول یہہ کہ جھروکہ مین نہ بیٹھا

کرین اور امرا اور سرداروں سی جو مقرر اونکی ملک کو ہاین تکلیف جیجکی اور تسلیم کے
نکرین اور ہاتی نلٹا یا کرین اور سیاست کی واسطی آنکھین نہ پہوڑا کرین اور ناک
کان نہ کاٹین اور زور سی کسی کو مسلمان نکرین اور اپنی نوکروں کو خطاب ندیا کرین
اور نوکران شاہی سی کورنش اور تسلیم نلیا کرین اور لوگون کو موافق معمول دربار
شاہی کی چوکی پر مقرر نکرین اور سوار ہوتے وقت نقارہ نہ بجواوین اور ہاتی گہوڑی
جو لوگون کو دین خواہ وہ ملازم شاہی ہون خواہ نوکر اون کی تو چلوا ور کچاب اونکی
کندہ ہو نیپر رکہواکر سلام اونسی نکرایا کرین اور اپنی سواریون مین ملازمان شاہی کو
پیادہ نہ چلوایا کرین اور جو اونکو لکہین مہر اوسکی اوپر نکرین اور ان سب پر آئین
جہانگیری مشہور ہین ہمیشہ عمل کرتے رہین اور کبہی خلاف اسکی نکرین

جشن ساتوان نوروز کا جلوس مبارک سی

غرۂ فروردین کو ساتوین سال جلوس کی سہ شنبہ کی دن سولہوین محرم کے
سنہ ایکہزار اکیس ہجری مین درمیان دار الخلافت آگرہ کی مجلس نوروز
عالم افروز اور جشن عشرت اندوز کی مرتب ہوئی بعد گذرنی چار گہڑی کے
شب پنجشنبہ سی تیسری فروردین کو کہ ساعت مقرر کی ہوئی نجومیون کے
تہی تخت پر بیٹہا مین اور موافق ہر سال کے حکم دیا کہ روز شرف آفتاب تک
بازار آراستہ اور مجلس عشرت مرتب رہی چنانچہ ولی اذبک کہ درمیان قوم

ازبک کی خسرو قرچی مشہور ہے انہین دنون مین آیا اور سعادت ملازمت سے حاصل کیے چونکہ مرد معتبر ملک ماوراء النہر کا تھا اسواسطی اوسکو بہت عنایتون سے سربلند کیا اور خلعت خاصہ دیا اور یادگار علی ایلچی ایران کو پندرہ ہزار روپیہ بطریق خرچ کے عنایت کیی اور انہین دنون پیشکش افضل خان کی کہ صوبہ بہار سے آئی تھی نظر اشرف مین گذری تیس ہاتی اور اٹھارہ ٹانگن اور بارہ تہان بنگالہ کے اور چوب صندل اور نافہ مشک کی اور چوب عود اور باقی ہر طرح کے چیزین تہین اور بعد اسکی پیشکش خاندوران کے بہی ملاحظہ کی پینتالیس[۴۵] گہوڑی اور دو شتر چینی اور خطائے اور چیڑی سمور کے اور باقی تحفی کہ کابل اور اوسطرف مین ملتی ہین بہیجی تہے اور باقی امیرون نے اپنی گہرون مین پیشکش آراستہ کرکے کمال تکلفات کیی تہی موافق دستور ہر سالکی ہر روز ایک ایک کی پیشکش کو ملاحظہ فرماتا تہا اوسمین سی جو پسند خاطر ہوتے اوسکو لی لیتا اور باقی صاحب خانہ کو مرحمت کرتا اور تیرہوین فروردین کو مطابق اونتیسوین محرم کے عرضداشت اسلام خان کیے آئی کہ تائید الہی اور برکت اقبال شاہی سے بنگالہ فساد سی عثمان افغان کے خالی ہوگیا اور آگی سے کہ حقیقت اس لڑائی کے لکہی جاوی چند خصوصیتین بنگالہ کے تحریر ہوتے ہین کہ بنگالہ ایک ملک ہے نہایت وسعت مین دوسری اقلیم مین طول اوسکا بندر چاٹگام سے موضع کرہی تک ساڑہی چارسو کوس کا اور عرض اوسکا شمالی پہاڑون سی ملک مداران کے

کنار ہی تک دوسو بیس کوس حاصل اوسکا تخمیناً ساٹھہ کرور دام ہوتی ہین **فائدہ**
ساٹھہ کرور کے دام کے حساب سی ایک کڑور پچاس لاکہہ روپیہ کلدار ہوتی ہین اور
جب ملک اوڈیسہ بہی بنگالہ مین داخل تہا یہہ حساب مع اوسکی آمدنی کے ہی اگلی حاکم
بنگالہ کے ہمیشہ بیس ہزار سوار اور ایک لاکہہ پیدل رکہتی تہی اور ایکہزار ہاتی اور چار
پانچ ہزار کشتی نواڑہ کے اور باقی سامان جنگ وغیرہ کا اونکی یہان رہتا تہا شیرخان
کے وقت سی یہہ ملک پٹہانون کی پاس رہا جب ملک ہندوستان میری والد کے
حکومت سی مزین ہوا تو اونہون نی افواج قاہرہ اوس ملک کی طرف روانہ کے
اور بہت مدت اوسطرف توجہ فرماتے یہانتک کہ وہ ملک سعی و کوشش سے
اولیاء دولت قاہرہ کے حکومت داؤد کرانی سی نکلکر کہ آخری حاکم وہانکا تہا
اور خانجہان کے لڑائی مین مارا گیا اور اوسکا لشکر متفرق ہوا اوس دن سی
میری نوکرون کے تصرف مین آیا اور ابتک کچہہ پٹہان اوسکی اطراف مین رہتی
تہی اور دور دور کے مقام کچہہ اونکی تصرف مین تہی رفتہ رفتہ وہ بہی ہمارے
فوجون سی عاجز ہوی اور اون ملکون کو حوالی ہماری سپاہ کی کیا اور جب
بندوبست تمام ملک کا اللہ تعالے کی عنایت سی متعلق میری ذات سی ہوا تو یعنی
اول سال جلوس مین راجہ مانسنگہ کو کہ وہان کی حکومت پر مقرر تہا اپنی پاس
بلوالیا اور قطب الدینخان کو کلتاش کو کہ میری امیرونمین سی ممتاز تہا
اوسکی جگہہ بنگالہ مین بہیجا لیکن وہ وہان پہنچکر چند دنون مین ایک مفسد کی

ہاتہہ سے کہ اوس ملک مین متعین تہا شہید ہوا اور وہ نمک حرام بہی سزا مین مارا گیا پہر مینی جہانگیر قلیخان کو کہ حاجب صوبہ اور جاگیردار ملک بہار کا تہا بسبب نزدیک ہونی کے منصب پنجہزاری ذات اور سو سواری سی سرفراز کر کے حکم دیا کہ بنگالہ مین جاکر وہان کا حاکم رہی اور اسلام خان کو جو آگرہ مین تہا صوبہ بہار مین بہیجا کہ وہان جاوی اور اوس ملک کو اپنی جاگیر مین رکہی تہوڑی مدت تک جہانگیر قلیخان حاکم بنگالہ رہا لیکن خرابی آب وہواسی کمال بیمار ہوا اور رفتہ رفتہ اوسیمین وفات پائی جب مینی لاہور مین حال اوسکی وفات کا سنا تو اسلام خان کی نام فرمان لکہا کہ صوبہ بہار کو افضل خان کی سپرد کر کے خود جلد تر روانہ بنگالہ کا ہو اور ایسی بڑی خدمت اوسکو دینی سی بسبب کم عمری کے اکثر لوگون نے باتین کین لیکن جوہر ذاتی اور استعداد اصلی اوسکی جو میری نظر مین تہی اسواسطی خود مینی اپنی فکر سے اوسکو اس خدمت پر مقرر کیا بحسب اتفاق اوسنی امورات اوس ملک کے ایسی خوب سرانجام دیی کہ ابتدای عملداری سے آج تک کسینی وہان کا ویسا بندوبست نکیا تہا کہ اونہین عمدہ کامونمین اوسکی ایک دفع کرنا عثمان کا ہے کہ اوسنی میری والد مرحوم کی وقت مین کئی بار افواج شاہی سی مقابلہ کیا تہا اور آج تک نہ نکالا گیا اندنون کہ اسلام خان نے موضع ڈہاکہ کو اپنا مقام گاہ کیا اور اودہر کے زمینداروں کے بندوبست پر متوجہ ہوا تو اوسکی دلمین آیا کہ کچہہ فوج کو عثمان کے ملک کو روانہ کرنا چاہیی اگر اطاعت بادشاہ کے قبول کری تو بہتر ورنہ اور مخالفون کے طرح اوسکو بہی سزا دی جاوی

اور چونکہ شجاعت خان اونہین دنون اسلام خان کی پاس پہنچ گیا تہا تو قرعہ سرداری
اس لشکر کا اوسکی نام نکلا اور چند افسر بہی اوسکی ہمراہ کر دی مثل کشور خان و افتخار خان
اور سید آدم بارہہ اور شیخ اچہی بہتیجا مقرب خان کا اور معتمد خان اور لڑکی معظم خان کے
اور اہتمام خان وغیرہ کہ معتمدان شاہی سی ہین اور اپنی لوگونمین سی بہی ایک جماعت
اونکی ہمراہ کر دی اور نیک ساعت مین اس لشکر کو اوسطرف روانہ کیا اور میر قاسم
پسر میرزا مراد کو میر بخشی اور واقعہ نویس کیا اور چند زمینداروں کو بہی واسطی راہ بتلانی کے
ہمراہ بہیجا غرض جب یہہ فوج شاہی اوسکی ملک و قلعہ کی قریب پہنچی تو اول کہی وکیل
اوسکی فہمایش کو گیی کہ اوسکو واسطی اطاعت بادشاہ کے فہمایش کرین اور خلاف
و فساد سی باز رکہین لیکن چونکہ کمال غرور اوسکی دماغ مین سمایا ہوا تہا اور ہمیشہ
بنگالہ اور دوسری ملکون کا لینا اوسکی خیال مین تہا اسواسطی ہرگز اوسنی اون ایلچیون کے
باتون کو نہ سُنا اور مستعد جنگ کا ہوا اور ایسی جگہہ واسطی لڑائی کے مقرر کی کہ وہان
جہیل اور دلدل تہی یکشنبہ کو نوین محرم کی شجاعت خان نی نیک ساعت اختیار
کرکے افواج قاہرہ کو مقرر کیا کہ ہر ایک اپنی اپنی جگہہ مقررہ پر کہڑی ہون عثمان نے
اوس دن قرار جنگ دلمین نکیا تہا لیکن جب سنا کہ لشکر شاہی تیار ہوکر آیا ہی تو
لاچار سوار ہوکر نالہ کے کنارے پر آیا اور اپنی سوار و پیادون کو برابر لشکر بادشاہی
کے کہڑا کیا جب لڑائی گرم ہوئی اور ہر فوج اپنی سامنی کی فوج کی طرف بڑہی
تو پہلے اوس مفسد نی اپنی مست ہاتی کو بادشاہی ہراول فوج پر بڑہایا اور خوب

لڑائی ہوئی ہراول کی سرداروں مین سی سید اعظم بارہہ اور شیخ اچھی درجۂ شہادت
کو پہنچی اور برنغار کے سردار افتخار خان نی بہی خوب بہادری کرکے حق نمک آدا کیا
اور جان قربان کی اور اوسکی ہمراہیے بہی ایسی لڑی کہ ٹکڑی ٹکڑی ہوگئی اور
اسیطرح سردار جرنغار بہی کشور خان داد مردمی دیکے دیگر بادشاہی کام مین فدا ہوا
اور باوجودیکہ وہ بدبخت بہی بہت زخمی اور ماری گئی تہی لیکن وہ کم بخت یہ سمجہا کہ سردار
ہراول اور افسر برنغار اور جرنغار کے فوج شاہی سی ماری گئی مین اور یہی ایک غول
رہاہے اس خیال پر اپنی لوگونکا مرنا اور زخمی ہونا اوسپر بہاری نگذرا اور اوہی گرمی سے
غول پر گرا اور ادہر بہائی بیٹی شجاعت خان کی اور باقی افسران فوج شاہی اوسکو
گہیری ہوی شیر دنکی طرح عثمان کو جستجو کر رہی تہی چنانچہ اسی تلاش مین اکثر
شہید ہوی اور اکثرون نے بڑی بڑی زخم اوٹہای اسی حالمین اوسنی اپنا پہلا
ہاتی مست گجپت نام شجاعت خان پر دوڑایا اوسنی برچہا اوٹہاکر اوس ہاتی کے مارا
لیکن ایسی مست ہاتی کو اوس برچہی سی کیا پرواہ تہی نزدیک آیا تو شجاعت خان نے تلوار نکالکر
بی دریغ اوسپر دو ہاتہہ ماری وہ اوسکو بہی خیال مین نہ لایا تو شجاعت خان نے
جمدہر نکالکر دو جمدہر اوسکی ماری وہ اوس سی بہی نزدیک آیا اور شجاعت خان کو مع گہوڑی
گرادیا شجاعت خان نے گرتے وقت جہانگیر شاہ پکار کے کہا اور گہوڑی سی جدا ہوگیا
اوسکی اردلی نے دو تیر ایک تلوار ہاتی کے پاؤن پر ماری کہ ہاتی بیٹہہ گیا پہر
اردلی نے ہاتی بان کو نیچی گرادیا پہر شجاعت خان نی پیادہ جمدہر سی ہاتی کی

سونڈ اور پیشانی نے کو اسقدر زخمی کیا کہ ہاتی اوسکی وار سے چلا کر لوٹ گیا اور بسبب زخمونکے
اپنی فوج مین جا کر پڑا اتنی مین شجاعت خان کا گھوڑا صحیح وسالم اوٹھکر کھڑا ہوا
اور یہہ اوسپر پھر سوار ہوگیا اتنی مین اون لوگون نی ایک ہاتی جنگی اور شجاعت
خان کے نشان بردار پر دوڑایا اور اوس نشان بردار کو مع گھوڑی گرا دیا شجاعت
خان یہہ دیکھکر دوڑتا آیا اور نشان بردار کی تسلی کو پکارا کہ خبردار مت گھبرانا مین زندہ
ہون اوسوقت نشان کے نیچی بہت بندگان شاہے حاضر تھی سب تیر وجمدہر
اور شمشیر لیکر ہاتی پر دوڑی اتنی مین شجاعت خان نے علمدار کو اوٹھایا اور
دوسرا گھوڑا منگوا کر سوار کیا پھر اوسنی نشان بلند کرکے اپنی جگہہ کھڑا ہوا غرض اسی
کشت وخون مین بندوق عثمان کے پیشانی پر لگی اور ہرچند لوگون نی اوسکو
ڈھونڈھا نہ پایا لیکن وہ بباعث اس زخم کے اوس تیزی سی باز رہا اور دوپہر تک
اپنی لوگونکو لڑائی کی ترغیب دیتا رہا اور میدان جنگ گرم تھا بعد اسکی وہ لوگ
بھاگی اور فوج شاہ نے پیچھا کیا یہانتک کہ اونکو اونکی سنگر مین داخل کیا
دشمنون نی اوسمین گھس کر فوج کو تیر وبندوق سی روکا اور بادشاہے
لوگونکو اندر نہ جانی دیا لیکن ولی برادر عثمان اور ممریز اوسکی بیٹی نے مع
اور یگانون کے عثمان کے زخم پر نظر کی تو جانا کہ یہہ اس زخم سے نہ بچی گا
اب اگر ہم بھاگ کر اوسطرف اپنی قلعہ مین جاوین توان لوگون مین سے
کوئی زندہ نہ رہیگا صلاح یہ ہے کہ ابھی اسی سنگر مین لڑتے رہین اور اخیر رات

کو فرصت دیکھکر قلعہ مین چلی جاوین غرض آدہی رات کو عثمان مرگیا آخر شب کو اوسکی
لاش لیکر وہ لوگ قلعہ کے طرف روانہ ہوی اور سامان وغیرہ سب وہین چھوڑا
قراولون نی یہہ خبر شجاعت خان کو دی دوشنبہ کی فجر کو سب دولت خواہان شاہی
جمع ہوی اور یہہ صلاح کی کہ انکا تعاقب کرو اور انکو فرصت نہ لینی دو لیکن بسبب
ماندگی سپاہ اور کفن دفن شہیدون کے اور غمخواری زخمیون کی تعاقب سے
باز رہے اور اسی سوچ مین تہی کہ عبد السلام معظم خان کا بیٹا تین سو سوار اور چار سو توپ
چیون سے وہان پہنچا اور جب یہہ لشکر تازہ اور مدد کو آگیا تو سب ملکر اونکی پیچہی چلی یہہ خبر
عثمان کے بہائی ولی نے کہ بعد اوسکی سر فتنہ ہوا تہا سنی کہ شجاعت خان مع ایک
نئی لشکر کے کہ ابہی آیا ہے عنقریب آپہنچا اوسوقت اوسنی اپنا بچاو سوا عجز و انکسار
اور اخلاص و مصالحت کی نہ دیکہا اور بو اسطی لوگون کے پیغام بہیجا کہ جو سر فتنہ تہا
وہ مر گیا اب جو لوگ کہ رہے ہین مسلمان اور بندہ بادشاہی ہین اگر قول و قرار دو
تو ہم آکر تمسی ملین اور بادشاہ کے بندگی مین حاضر رہین اور اپنی ہاتی پیشکش
کرین شجاعت خان اور معتقد خان سنے کہ لڑائی مین عمدہ خدمتین کیے تہین
مع صلاح اور دولت خواہون کی مصلحت جانکر اونکو قول و قرار سی تسلی دیکے
دوسری دن ولی مع خویشان و قریبان عثمان آکر شجاعت خان اور باقی
سردارون سی ملا اور اونچاس ہاتی پیشکش کیی شجاعت خان سنی اور امرا
شاہی کو اوس پر گنہ پر کہ اوسکی تصرف مین تہا چہوڑکر خود مع ولی اور باقی

افغانون سے چہٹی سفر کے بیرسکے دن مع افواج قاہرہ جہانگیر نگر مین آئی اور اسلام
خان سی ملی جب اگرہ مین یہہ خبر خوشی کے اس بندہ درگاہ الہی نے سنی تو سجدی
شکر کے بجالایا اور اس فتح کو محض عنایت الٰہی سے جانا اور اس حسن خدمت پر
اسلام خانکو شش ہزاری منصب سی سرفراز کیا اور شجاعت خان کو خطاب رستم زمان
کا دیکر ہزاری ذات اور سو سوار اوسکی اگلی منصب پر بڑہا ہی اور دوسری امیرون کو
بہی موافق اونکی خدمت کی اضافہ اور رعایتون سی سرفراز کیا اور جب پہلی یہ خبر
عثمان کے مارے جانی کے عوام مین مشہور ہوئی تہی تو واسطی صدق و کذب
اس خبر کے مینی فال دیوان مین لسان الغیب خواجہ حافظ شیرازی کی دیکہی تو یہ غزل نکلی

دیدہ دریا کنم و صبر بصحرا فگنم اندرین کار دل خویش بدریا فگنم
خوردہ لعم تیر فلک بادہ بدہ تا سرمستا عقدہ در بند کمر ترکش و جوزا فگنم

چونکہ یہ بیت مناسب مقام کے تہی تو مینی اوس سے فال فتح کی لیے بعد چند روز کے
خبر آئی کہ عثمان تیر قضا سے مارا گیا اور بہت ڈہونڈہا اوسکا قاتل معلوم نہوا اور
سنولوین فروردین کو مقرب خان کہ سرداران عمدہ اور محرمان اسرار جہانگیری سے
منصب سہ ہزاری ذات اور دو ہزار سوار سے سرفراز ہو کر بندر کہنبایت سے
آیا اور سعادت ملازمت سی مشرف ہوا مینی اوسکو بجہت چند مصلحت کی حکم
کیا تہا کہ بندر گوہ مین جاکر وہان کے وزیر کو دیکہی اور وہان کے جو عمدہ
چیزین دیکہی خاص ہمارے واسطی خرید لاوی اسواسطی وہ طرف گوہ کی گیا

اور ایک مدت وہان رہکر جو عمدہ چیز وہان کی دیکھی بی طمع زر خوب قیمت سے کہ جو فرنگیون نی کہی دیکھکر خرید ہی جب وہان سی لوٹ کر آیا تو اون سب چیزونکو کئی مرتبہ مین میری نظر سے گذرانین ہر طرح کے اوسمین تحفی تہی اور چند جانور اوسمین بہت عجیب و غریب تہی کہ مینی نہ دیکہی تہی بلکہ کوئی اونکا نام بہی نہین جانتا تہا حضرت فردوس مکانی نے ہر چند اپنی واقعات مین صورت اکثر جانورونکی لکھی ہے لیکن تصویرین اونکی نہ بنوا ئین مینی جہانگیر نامہ مین اونکی تصویرین بہی بنوادین کہ جیسا سننی سے اونکی تعجب ہوتا ہے دیکہنی سے بہی حیرت ہو ایک جانور اونین مورسے بہی بڑا تہا اور مستی مین اپنی دم کو طاوس کے طرح کر لیتا ہے اور ناچتا ہے چونچ اور پاون اوسکی متشابہ مرغ کی ہین اور اوسکی سر و گردن پہ ہر دم نیا رنگ ظاہر ہوتا ہی مستی مین ایسا سرخ ہو جاتا ہے کہ گویا مرجان مین جڑا ہوا ہے اور تہوڑی دیر مین وہی جگہہ سفید ہو جاتی ہی اور روئی کی طرح دکھتی ہی طرفہ یہ ہے کہ مستی مین وہ ٹکڑہی گوشت کے بقدر ایک بالشت کی لٹک آتی ہین مثل سونڈہ کے اور پہر جب اوپر کہینچتا ہے تو بارہ سنگہی کے باقی سینگہہ کے طرح دو دو انگشت کہڑی ہوئے دکھتی ہین اور آنکھون کے کنارے ہمیشہ فیروزہ رنگ ہوتے ہین کہ اونکا رنگ نہین بدلتا اور رنگ باقی پرونکا مختلف دکہائی دیتا ہے برخلاف طاؤس کے پرون کے اب یہ جانور ہند مین بہت ہے مشہور فیل مرغ کے ساتہہ اور ایک بندر عجیب طرح کا لایا تہا کہ ہاتہہ پاؤن اور سر و گوش اوسکی بندر کی سی تہے

اور مونہہ لومڑی کا سا اور آنکھیں باز کیسی لیکن باز کی آنکھوں سی بڑی اور سر سی
دم تک ایک گز کا تھا بندر سی نیچا اور لومڑی سی اونچا بال بدن کے بھیڑ کی طرح
خاکستری رنگ کانون سی ٹھوڑی تک سرخ دم آدہ گز سی کچھہ بڑی بخلاف اور
بندرون کے اسکی دم بلی کیطرح گری تھی کبھی ہرن کے بچی کیطرح بولتا ہے غرض
عجیب جانور ہے اور جنگلی جانورون سی جنکو چکور کہتی ہین کسی سی نہین سنا کہ اونی
گھر مین انڈی بچی دیی ہون میری والدنے بہی بہت کوشش کی لیکن بچی نہوی
اور مینی جب اونکی نر و مادہ کو بہت سی لیکر اکٹھا رکھا تو انڈی دیی بہر مینی مرغی کی
تلی بچی نکلوای اور دو سال مین قریب اسی بچون کے ہوی اور کچھہ اوپر پچاس بڑی
لوگون نے اس سے کمال تعجب کیا اور کہنی لگی کہ ہمنی ولایت مین بہت سعی کی لیکن
انکی انڈی بچی نہوی اور مینی انہین دنون مہابت خان کے منصب پر ہزاری
ذات اور پانسو سوار زیادہ کیی کہ سب چار ہزاری ذات اور ساڑہی تین ہزار
سوار ہوجاوین اور منصب اعتماد الدولہ کا اصل و اضافہ سی چار ہزاری ذات کے
اور ہزار سوار کا مقرر ہوا اور جہانسنگہہ کی منصب پر بہی پانصدی ذات اور سو سوار
زیادہ کیی کہ منصب اوسکا اصل و اضافہ سے سہ ہزاری ذات اور دو ہزار سوار کا ہو
جاوی اور اعتقاد خان کے منصب پر پانصدی ذات اور دو سو سوار بڑہائے
کہ کل ہزاری ذات اور تین سو سوار کا ہوجاوی اور خواجہ ابو الحسن نے انہین
دنون مین آکر دکن سے سعادت ملازمت حاصل کی اور دولت خان کہ فوجدار

آلہ آباد و جونپور کا تہا خدمت مین حاضر ہوا اوسکی ہزاری منصب پر ملینی پالنسو اضافہ کیا اور شرف آفتاب کی دن اونیسوین فروردین کہ منصب سلطان خورم کا کہ دہ ہزاری تہا بارہ ہزاری کیا اور اعتبار خان کو کہ سہ ہزاری ذات اور ہزار سوار کا منصب رکہتا تہا منصب چارہزاری سی سرفراز کیا اور مقرب خان کو کہ منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار کا رکہتا تہا پانصدی ذات اور سو سوار زیادہ کیی اور منصب خواجہ جہانکا کہ دو ہزاری ذات اور بارہ سو سوار کا تہا پانصدی اضافہ ہوی غرضکہ انہین ایام نوروز مین اکثر بندگان شاہی اضافہ منصب سی سرفراز ہوی اور انہین دنون مین دلیپ نے دکن سی آکر ملازمت حاصل کیے چونکہ اوسکی باپ راجہ رای سنگہ نے وفات کیے تہی اسواسطی ہمنی اوسکو خطاب رای سی سربلندی دیکر خلعت پنہایا اور رای سنگہ کا ایک بیٹا اور تہا سورج سنگہ نام اور باوجود دلیپ کی رای سنگہ نی سورج کی ماکے محبت سی اوسکو اپنا جانشین کر کے ٹیکا دیا تہا اور چاہتا تہا کہ سورج سنگہ میرا جانشین ہو بعد اوسکی وفات کی سورج سنگہ نے کہا کہ باپ نی مجکو ٹیکا دیکر اپنا جانشین کیاہے ہمنی اوسکی اس بات سی ناراض ہوکر کہا کہ اگر باپ نی تجکو ٹیکا دیاہے تو اب مین دلیپ کو سرفراز کر کے ٹیکا دیتا ہون پہر اپنی ہاتہہ سی اوسکی پیشانی پر ٹیکا لگا کر جاگیر اور ملک اوسکی باپ کا اوسکو عنایت کیا اور اعتماد الدولہ کو دوات و قلم مرصع عنایت ہوا اور لکہی چند راجہ موضع کانون کا کہ کوہستانی معتبر راجون سی ہے اور اوسکا باپ راجہ رودہرم میری باپ کے عہد مین آیا تہا اور آتی وقت عرض کے تہی

که راجه ٹوڈرمل کا بیٹا آکر میرا ہاتہہ پکڑکے خدمت مین لی چلی سو بموجب اوسکی التماس کے
ٹوڈرمل کا بیٹا اوسکی لانی کو مقرر ہوا تہا اسواسطی لکہی چند نی بہی التماس کیے کہ اعتماد الدولہ
کا بیٹا آکر مجہی خدمت مین لی چلی سو مینی شاہ پور کو بہیجا کہ اوسکو اپنی ہمراہ لی آوے
اور بہار ہی تحفون سی عمدہ ٹانگن اور شکاری جانور از قسم باز و جرہ اور شاہین وغیرہ
کے اور مشک نافی اور مشک والی ہرنون کی چمڑی کہ اونین نافہ لگی ہوئی تہی اور تلوارین
جنکو ہندی مین کہانڈہ کہتی ہین اور خنجر کہ اس زبان مین اونکو کٹارہ کہتی ہین اور ہر طرح
کی چیزین لاکر نظر کین درمیان راجون اس کوہستان کی راجہ مذکور باوجود اسکی کہ
سو نا بہت رکہتا ہی معروف اور مشہور ہے کہتی ہین کہ کان سونی کی اوسکی ولایت
مین ہے اور واسطی بنا کرنے دو تخانہ لاہور کے خواجہ جہان خواجہ دوست محمد کو کہ اس
کام مین مہارت تمام رکہتا ہے بہیجا مینی جہمات دکن لی بسبب نفاق سرداروں اور
بے پروائی خان اعظم کے صورت بہتر پیدا نکی اور شکست عبد اللہ خان کی ہوئی تو
خواجہ ابوالحسن کو واسطی تحقیق اس واقعہ کے بلایا مینی بعد دریافت اور تلاش بہت کی
معلوم ہوا کہ شکست عبد اللہ خان بارہ کی بسبب غرور اور جلد چلنی اور بات نہ مانتی سے
ہوئے تہی اور کچہہ تہوڑا سا بسبب نفاق اور نا اتفاقی امراکے بہی واقع ہوا چونکہ
از سر نو قرار داد وہ ہوا تہا کہ عبد اللہ خان ناسک ترہنگ کی طرف سی ساتہہ لشکر
گجرات اور اون امیرون کے کہ ہمراہ اوسکی تعین کیی گئی تہی روانہ ہووے
یہ فوج ساتہہ سرداروں معتبر اور امیرون دلاور مثل راجہ رام داس اور

خان عالم وسیف خان وعلی مردان خان بہادر وظفر خان اور دوسری بندہاے
تنگ غور کہ آراستگی تمام رکھتی تھی شمار لشکر کا دس ہزار سی گذرکے چودہ ہزار تک پہنچا
تہا اور بر ایک طرف سی مقرر تہا کہ راجہ مانسنگہہ اور خانجہان اور امیر الامرا اور بہت لوگ
سرداروں سی متوجہ ہوں اور یہہ دونوں فوجیں کوچ اور مقام ایک دوسریکی
سے خبر دار رہیں تا بیچ تاریخ معین کی ہر دو جانب سی غنیم کو گہیر لیں اگر یہہ ضابطہ منظور
ہوتا اور دل متفق اور غرضیں دامنگیر نہوتیں تو غالب گمان شدہ تہا کہ اللہ تعالی فتح روزی
کرتا عبد اللہ خان جو گہاٹی سے گذرا اور بیچ ولایت غنیم کے آیا تو مقید اس امر کا نہوا کہ
کہ قاصدوں کو بہیج کر خبر اوس فوج کے معلوم کرے اور بموجب قرار داد کی حرکت
اپنی کو ساتہہ حرکت اونکی کے مطابق کرکے ایسا کری کہ بیچ روز اور وقت معین کے
غنیم کو گہیر لیں بلکہ تکیہ اوپر قوت اور طاقت اپنی کے کرکے اس معنی کو بیچ خاطر کے لایا
کہ اگر تنہا یہہ فتح میری جانب سی ہوئی تو بہتر اور اچہا ہوگا اس داعیہ کو دل میں
قرار دیکر ہر چند راہ اس نی چاہا کہ ساتہہ سہولیت اور آہستگی کے آگی جایا چاہیی فائدہ
نکیا غنیم کہ اوس سی خبر تمام رکہتا تہا ایک جماعت کثیر کو سرداروں اور ترکیبوں سے
کہ اوپر سر اوسکی کے بہیجی تہی اور ہر روز ساتہہ اوسکی لڑتے تہی اور تشکو ساتہہ پہینکنی
بان اور طرح طرح کی آتشبازی کے مقصور کرتے تہی یہانتک کہ غنیم نزدیک ہوا اور
اصلا اوس دوسری فوج سی اوسکو خبر نہ پہنچی اور جب دولت آباد میں کہ
محل جمعیت دکنیوں کا تہا نزدیک پہنچا تو عنبر سیاہ رو نی ایک لڑکی کو کہ

بنسبت قرابت کی ساتھہ سلسلہ نظام الملک کے باعتقاد اپنی کے رکھتا تھا واسطی اس
امر کے کہ مردم دل وجان سی سرداری اوسکی قبول کرین ساتھہ سرداری کے ہاتھہ
اوسکا اوٹھا کر پکڑا اور خود کو پیشوا اور سردار قرار دیکر مرتبہ مرتبہ آدمی بہیجتا رہا اور کثرت
اور اژدہام غنیم کا زمان زمان زیادہ ہوتا تھا یہانتک ہجوم لاکر ساتھہ پہینکنی بان
اور طرح طرحکی آتشبازی جنگی کے کار اوپر اوسکی تنگ کیا آخر الامر دو تنخواہون نی
صلاح دیکھی کہ اوس فوج سی مدد نہ پہنچی اور دکنیون نی مستعد ہوکر رخ طرف ہماری
کیا ہے مصلحت دولت کی بیچ اوسکی ہے کہ بالفعل لوٹ کر سرانجام دوسرا کیا جاوے وے
سب نی یکدل اور یکزبان ہوکر پہلے طلوع ہونے صبح صادق سی کوچ کیا اور
سرحد اوس ولایت تک دکنی ہمراہ آئی اور ہر ایک فوج ساتھہ ایک فوج کے مقابل ہوکر
بیچ مارنی کوٹنی کے تقصیر کرتی تہی ان دنون مین بہت جوانان مردانہ
بیچ کام کے آئی علی مردان خان بہادر نے داد بہادری اور مردانگی کے دیکر زخم
سخت اوٹھائی اور زندہ گرفتار ہاتھہ غنیم مین ہوکر معنی نمک حلالی اور جان
فشانی کے ہمراہیون کو سمجھائی اور ذوالفقار بیگ نی بہی ترددات مردانہ اور
جوانانہ کئی ایک بان پاؤن اوسکی مین لگا اور بعد دو روز کے اس سرای فانی
سے طرف مکان جاودانی کی روانہ ہوئی جب بیچ ولایت راجہ بہرجو کے کہ
دولت خواہان درگاہ سے ہی داخل ہوئی وہ جماعت لوٹ گئی اور عبداللہ خان
متوجہ طرف گجرات کی ہوا حاصل کلام کا یہہ ہے کہ اگر بیچ روانگی کے بسہولیت جاتا

اور انتظار کر تا کہ وہ فوج دوسری بہی ساتہہ اوسکی ملجاتی تو کار خاطر خواہ اوسکا ہی
دولت قاہرہ کی صورت پاتی بمجرد اوسکی خبر لوٹ نی عبد اللہ خان کے ساتہہ سرداروں فوج
کے کہ راہ برار سی متوجہ تہی پہنچی پہر ٹہیرنا مصلحت نہ دیکہکر لوٹ گئی اور بیچ عادل آباد کی
کہ حوالی برہانپور مین واقع ہے ساتہہ لشکر پرویز کی ملحق ہوی جو یہہ اخبار بیچ آگرہ کے
پاس میری پہنچا شورش نہایت بیچ طبیعت اپنی کی پائی مینی اور ارادہ کیا کہ خود متوجہ ہوکر
ان ملاعون نمک حرام کو بیچ وبنیاد سی گرادون بین امرا اور دولتخواہ ساتہہ اس معنی
کے اسیار اضی نہوی خواجہ ابو الحسن نی عرض کیا کہ مہمات اوسطرف کی کو جیسا کہ خانخانان
سمجہا ہی دوسری نی نہین سمجہا اوسکو چاہیی بہیجنا تا کہ اس بگڑ ہی مہم کو درست کری
اور بیچ انتظام کے لاوی اور ساتہہ مصلحت وقت کی ایک صلح درمیان مین ڈالی
تو بمرور ایام سرانجام بخوبی کیا جاوی اور دوسری دولتخواہ بہی ساتہہ اس مقدمہ کی
ہمراز ہوی اور سب کی راے نے ساتہہ اسکی قرار پایا کہ خانخانان کو بہیجنا چاہیے
اور خواجہ ابو الحسن بہی ہمراہ اوسکی جاوی اور ساتہہ اسی قرارداد کی دیوانیون
نے سامان روانگی خانخانان اور ہمراہیون اوسکی کا کرکے روز یکشنبہ ہفدہم اردی
بہشت سنہ سات کو رخصت کیا شاہ نواز خان و خواجہ ابو الحسن اور رزاق بردی
اذبک اور چند دوسرون نی ہمراہیون سے اور اوسکی اکثر ہمراہیون نے بیچ اسی
تاریخ کے سلام رخصت کا کیا خانخانان نے ساتہہ منصب شش ہزاری کی سرفرازی
پائی اور شاہ نواز خان کو منصب سہ ہزاری ذات اور سوسوار کا تسلیم کیا داراجان کو

ساتھہ اضافہ پانصدی ذات اور سیصد سوار کی کہ تمام دوہزاری ذات اور ایکہزار
اور پانصد سوار کا ہی سربلندی ہوئی اور چین داد پسر خود داوسکی کو بہی منصب لایق دیا
خانخانان کو خلعت فاخرہ اور خنجر مرصع اور فیل خاصہ مع اسامان اور اسپ عراقی
عنایت کیا اور ایسی ہی اوسکی بیٹون اور ہمراہیون کو خلعت و اسپ مرحمت کیا اور اسی
مہینی مین معز الملک معہ پسران اپنی کے کابل سی آکر سعادت آستان بوسی سی سرفراز
ہوا شیام سنگہہ اور رای منگت بہدوریہ سے کہ تعینات لشکر بنگش سی تہی حسب الالتماس
قلیچ خان کی ساتھہ زیادتی منصب کے سربلندی پائی شیام سنگہہ ہزار و پانصدی تہا
پانصدی دوسری اوپر منصب اوسکی کے اضافہ ہوی اور رای منگت بہی ساتھہ زیادتی
منصب کی مفتخر ہوا ایک مدت ہوئی تہی کہ اخبارین بیماری اصفخان کی آتی تہین
اور چند مرتبہ رفع مرض بہی ہوا اور پہر لوٹ آیا یہانتک کہ بیچ برہانپور کی چہیاسٹہہ
برس کی عمر مین انتقال کیا فہم اور استعداد اوسکی نہایت خوب تہی اور تیزدستی اوسکی
طبیعت پر غالب تہی شعر بہی کہتا تہا کتاب خسرو و شیرین کو بنام میری نظم کرکے
مسمی بنورنامہ کیا اور بیچ زمانہ والد بزرگوار میری کے بدرجہ امارت اور وزارت کے
پہنچا تہا باوجود اسکی کہ میری زمانہ شہزادگی مین چند مرتبہ اوس سی کچہہ حرکتین بیچ
ظہور کے آئین اور اکثر مردم بلکہ خسرو بہی یہی جانتی تہی کہ بعد جلوس میری کے
نسبت اوسکی ناراضی اور عتاب فراوان بیچ عمل کے آوینگے اب بخلاف اوسکے
کہ بیچ خاطر اوسکی اور دوسرون کے قرار پایا تہا دربارۂ رعایت اوسکی کے ظہور

مین آیا اور اوسکو ساتھہ منصب پنجہزاری ذات اور سوار کے سرفراز فرمایا اور بعد اوسکی
ایک مدت وزیر صاحب استقلال ہوا ساتھہ رعایت احوال اوسکی کے کوئی دقیقہ
فروگذاشت نہوا اور بعد انتقال اوسکی کی فرزندون اوسکی کو منصب دیکر ہر طرح
سے رعایتین کین آخر الامر ظاہر ہوا کہ نیت اور اخلاص اوسکا درست نتہا نظر اوپر
اعمال ناقص اپنی کی کے ہمیشہ مجہسی توہم دلمین رکہتا تہا اوس شورش اور فسادسے
کہ بیچ راہ کابل کے واقع ہوا تہا کہتی ہین یہ خبردار رہا بلکہ تقویت اون تیرہ بختون کی
کرتا تہا مگر مجکو باور نہین ہوتا کہ مقابل اس رعایت اور شفقت کی مصدر بدخواہی اور
بدبختی کا ہو بعد تہوڑی عرصہ کے بیچ بیسوین اسی ماہ کو کہ اردی بہشت ہی خبر فوت
ہولی میرزا غازی کے پہنچی میرزا امشار الیہ حاکم زادگان ٹہٹہ سی ہی ذات بن ترخانیان
سے بیچ عہد والد بزرگوار میری کی پدر اوسکی میرزا جانی نے دولتخواہی اختیار کر کے
ساتھہ ہمراہی خانخانان کی کہ اوپر ولایت اوسکی کے متعین تہا قریب لاہور کے
ساتھہ بزرگی ملازمت کے سعادت یاب ہوا اور ساتھہ بخشش بادشاہانہ کی ولایت
اوسکی کو ساتھہ اوسکی سونپا اور خود ملازمت دربار کے اختیار کر کے آدمیون اپنی کو
واسطی حفاظت اور نگہبانی ٹہٹہ کے رخصت کرایا اور جبتک زندہ تہا بیچ ملازمت
کے رہا آخر الامر برہانپور مین وفات پائی میرزا غازی خان بیٹا اوسکا
کہ بیچ ٹہٹہ کے تہا بموجب فرمانون عرش آشیانی کی ساتھہ سرداری
اور حکومت اوس دیار کے سرفراز ہوا سعید خان کو کہ بیچ بہکر کے تہا

حکم ہوا کہ اوسکو دلاسا کرکے حاضر درگاہ کری خان مشار الیہ نی لوگون کو بھیجکر اوسکو دلتجواہی کیے راہ بتائی آخر الامر اوسکو آگرہ مین لاکر ساتہہ شرف پابوس والد بزرگوار میری کے سرفراز کیا ہنوز بیچ آگرہ کے تہا کہ عرش آشیانی نے انتقال فرمایا اور مینی اوپر تخت دولت کی جلوس کیا بعد اوسکی کہ خسرو کا تعاقب کرکے لاہور مین داخل ہوا مین خبر پہنچی کہ امرا خراسان کے جمعیت کرکے بر سر قندہار آئے ہین اور شاہ بیگ حاکم وہان کا بیچ قلعہ کے محصور ہوکر منتظر کمک کا ہے بالضرورت کمک قندہار کے مقرر ہوئی یہہ فوج خوالی قندہار پہنچی تہی کہ لشکر خراسانیون کا تاب مقابلہ کی اپنی بین نہ دیکہکر لوٹ گیا میرزا غازی نے قندہار مین پہنچکر ملک اور قلعہ کو سردار خان کے کہ حاکم وہان کا تہا سپرد کیا اور شاہ بیگ خان طرف جاگیر اپنی کے متوجہ ہوا اور میرزا غازی نے بہکر ہوکر عزیمت لاہور کیے کی اور سردار خان نی تہوڑی مدت مین کہ بیچ قندہار کے تہا وفات پائی اور پہر وہ ولایت محتاج ایک سردار صاحب وجود کے ہوئی اس مرتبہ قندہار کو ساتہہ اضافہ ٹہٹہہ کے میرزا غازی کو مرحمت کیا مینی اوس تاریخ سے زمان رحلت تک وہانپر ساتہہ لوازم حفظ وحراست کی قیام واقدام رکہتا تہا سلوک اوسکا ساتہہ سرکشون کی بعنوان پسندیدہ تہا جو بعوض میرزا غازی کے ایک سردار بیچ قندہار کے بہیجا تہا اسواسطی ابو النبی اذبک کو کہ ملتان اور اوس حدود مین واقع تہا اوپر اس خدمت کی مامور کیا مینی منصب

اوسکا ہزار دو پانصدی ذات اور ہزار سوار کا تہا سہ ہزاری ذات و سوار مقرر کیا اور
خطاب بہادر خانی اور علم سے سربلند ہوا اور حکومت دہلی اور حفظ و حراست ولایت
کے ساتہہ مقرب خان کے مقرر ہوئی اور رد پ خواص کو کہ خدمتگارون نزدیک
والد بزرگوار میری سی تہا ساتہہ خطاب خواص خانی اور منصب ہزاری ذات اور پانصد
سوار کے سرفراز کر کے فوجداری سرکار قنوج کی اوسکو مرحمت کی جو دختر اعتقاد خان
ولد اعتماد الدولہ کے واسطی خورم کے خواستگاری کی تہی اور مجلس کدخدائی اوسکی
درمیان مین تہی روز پنجشنبہ اٹہاروین خورداد کو اوپر مکان اوسکی کے جا کر ایک
روز اور ایک شب وہان رہا مین اور تحفہ لایق بہت پیشکش کیی اور بیگمون اور
مادرون اپنی کو مع خادمان محل کے توری سامان مین دیگر امیرون کو سروپا
عنایت کیی اور عبد الرزاق کو کہ بخشی دریخانہ کا تہا واسطی سرانجام ولایت
ٹہٹہ کے بہیجا کہ تا تعین سردار مستقل صاحب وجود کے سپاہی اور رعیت کو
وہان کیی دلاسا دیکر اوس ولایت کو بیچ قید ضبط کے لاوی اور سات اضافہ
منصب اور عنایت فیل اور پرم نرم خاصہ کے سرفرازی پاکر مرخص ہوا معز الملک
کو بجای اوسکی بخشی کیا اور خواجہ جہان کو کہ واسطی دیکہنی عمارت لاہور کے اوقرار
طرح اوسکی کے مرخص ہوا تہا بیچ آواخر اسی مہینی کے آکر ملازمت حاصل کیی
میرزا عیسی ترخان کو کہ خویشون میرزا غازی سی بیچ لشکر دکن کے تعین
تہا اور واسطی مصلحت امور ٹہٹہ کے طلب کیا تہا مینی بیچ اسی تاریخ کی سعادت

خدمت کی پائی جو قابل رعایات اور تربیت کے تہا ساتہہ منصب ہزاری ذات اور
پانصد سوار کے ممتاز ہوا اور جو کہ خون بنی اوپر مزاج میری کی کچہہ غلبہ کیا تہا بصوابدید
اطبا کے چہارشنبہ ماہ مذکور کو قریب ایک آثار کے خون دست چپ اپنی سی نکالا مینی
جو خفت اوسکی تمام حاصل ہوئی بیچ خاطر کے پہنچا کہ اگر محاورات مین خون کہینچنی کو
سبک ہونا کہین تو بہتر ہو گا الحال یہی لکہا جاتا ہی مقرب خان کو کہ اوسنی فصد لی تہی
کہپوہ مرصع عنایت کیا کشن داس مشرف فیلخانہ اور اصطبل کو کہ زمانہ حضرت عرش
آشیانی سی اب تک کہ متصدی انہین دو خدمت کا تہا اور مدت عمر سی آرزوی
خطاب راجگی اور منصب ہزاری ذات کی رکہتا تہا اور پہلی اس سی ساتہہ خطاب کے
سرفرازی پاتی ہوی تہا اب ساتہہ منصب ہزاری کے کام روا ہوا میرزا رستم
ولد سلطان حسین میرزای صفوی کو کہ بیچ لشکر دکن کے متعین تہا اور حسب
التماس اوسکو طلب کیا تہا روز شنبہ نہم ماہ تیر کو ساتہہ فرزندون کی آکر ملازمت
حاصل کیے ایک قطعہ لعل اور چہالیس دانہ مروارید پیشکش کیی اوپر منصب تاج خان
حاکم بہکر کے کہ امرای قدیم اس دولت سی ہی پانصدی ذات اور سوار زیادہ
کیی گیی اور قضیہ فوت شجاعت خان کا کہ امور عجیبہ اور غریبہ سی ہی بعد اوس سے
کہ متصدی ایسی خدمت کا ہوا اور اسلام خان نے اوسکو طرف سرکار اوڈیسہ
کے رخصت کیا تو اثنای راہ مین ایک رات اوپر مادہ فیل جو کہ ندی دار کے سوار
ہوا اور خواجہ سرای خورد سال کو بیچ خواصی اپنی کے بٹہایا جس وقت کہ لشکر اپنی سے

فوت شجاعت خان

باہر ایا ایک فیل مست بر سر راہ باندہا تہا عرہ فیل آواز تیز اسپان وحرکت سوارون
سی دیبی اوسکی ہوا کہ زنجیر توڑا دی اس سبب سی شور و غوغا بلند ہوا جو یہہ شور و غل بگوش
خواجہ سرا کی پہنچی مضطربانہ شجاعت خان کو کہ بیچ خواب کی یا در حالت بی شعوری شراب
کی تہا بیدار کیا اور کہا کہ فیل مست کہل گیا ہے اور متوجہ اسطرف کا ہے بمجرد سننی
اس سخن کے مضطرب ہوکر اویرسی چوکندی کے آپکو نیچی ڈالا بعد گرنی کے انگشت پاون
اوسکی نیچے اوپر ایک پتہر کے لگ کر چر گئی اور صدمہ ایسی زخم کے سی بعد دو تین روز کے
وفات کی مجملاً گوش زد ہوئے اس خبر کیسی حیرت تمام حاصل ہوئی کہ ایسا جوان
مردانہ بمجرد اوس فریاد کے کہ اوس تک پہنچی یا وہ سخن خورد سال سی سنی اسطرح
مضطربانہ اور بی تابانہ آپکو بالای فیل سے نیچی ڈالی واقع مین جای حیرت ہی
اونیسوین ماہ تیر کو خبر اس حادثہ کے مجکو پہنچی لڑکون اوسکیکو ساتہہ نوازشون
اور منصبون کے دلجوئی کے مینی اگر یہ قضیہ اوسیر نگذرتا تو ایسی خدمتین نمایان
کیے تہین کہ ساتہہ طرح طرح کے رعایتون اور شفقتون کے سرفرازی پاتا مصرعہ
با قضا بر نمی توان آمد ایک سو ساٹہہ زنجیر فیل نر و مادہ اسلام خان نے بنگالہ سے
بہیجی تہی بیچ اسی روز کے نظر سی گذری اور داخل فیلخانہ خاصہ شریفہ کے ہوی
راجہ بکرماجیت چندر راجہ کمایون سے رخصت چاہی جو کہ باپ اسکی کو بیچ زمانہ عرش
آشیانی کے ایک سو راس اسپ مرحمت ہوئی تہی بموجب اوسی دستور کے
مرحمت کی مینی اور فیل بہی دیا گیا اور جب تک یہان پر تہا ساتہہ خلعتون بہت کے

سرفرازی پائی اور خنجر مرصع بہی دیا برادرون اوسکی کو بہی خلعت اور اسپ
دیی گئی ولایت اوسکی کو بدستور سابق اوسکو عنایت فرمایا یعنی کہ شاد مان اور
کامران جای اور مقام اپنی کو پہنچی اور ساتہہ کسی تقریب کی کہ یہ شعر امیر الامرا کا پڑہا گیا
بگذر مسیح از سر ما کشتگان عشق ٭ یکزنده کردن تو بصد خون برابرست ٭
جو طبیعت میری موزون ہے کبہی ساتہہ اختیار کے اور کبہی بی اختیار مصرعہ
یا رباعی یا بیت بیچ خاطر میری کے آتی ہے یہ بیت اوپر زبان کے گذری
از من عتاب رخ کہ نیم بی تو یک نفس ٭ یکدل شکستن تو بصد خون برابرست ٭
جب یہ پڑہا گیا تو ہر شخص نے کہ طبع موزون رکہتا تہا اس زمین مین بیت کہکر گذرانی
ملا علی احمد مہرکن نے بہی کہ احوال اوسکا پہلی گذرا بدیہہ نہین کہا ای محتسب زگریہ
پیر مغان تبرس ٭ یک خم شکستن تو بصد خون برابرست ٭ ابوالفتح دکنی کہ امرای
معتبر عادلخان سی تہا اور پہلی اس سی دو برس دولت خواہی اختیار کرکے اپکو
داخل اولیای دولت قاہرہ کا کیا تہا دسوین تاریخ امرداد کو ملازمت مین آیا
اور منظور عنایت اور تربیت کا ہو کر ساتہہ شمشیر خاصہ اور خلعت کے سرفرازی
پائی اور بعد چند روز کے اسپ خاصہ بہی اوسکو مرحمت کیا خواجہ محمد حسین کہ
نیابت بہتیجی اپنی کے بیچ کشمیر کو گیا تہا جو خاطر جمعات وہان کے سی جمع کی
بیچ انہین دنون کے آکر ملازمت حاصل کیے جو کہ واسطی حکومت پٹنہ اور
دار الملکی وہان کے کوئی سردار بہیجنا ضرور تہا تو تجویز کیا یعنی کہ میرزا رستم کو

بیجون منصب اوسکیکو کہ پنجہزاری ذات اور ہزار و پانصد سوار کا تھا پنجہزاری ذات
اور سوار کرکے بتاریخ چھبیسوین جماد الثانی مطابق ۲۰ و ہم شہریور کے سوبہ حکومت پٹنہ
کا کرکے ساتھہ اسپ اور زین مرصع اور فیل خاصہ اور شمشیر مرصع اور خلعت فاخرہ کے
رخصت کیا بیٹی اور لڑکون اوسکی کو اور لڑکون مظفر حسین خان میرزائی برادر اوسکی
کو ساتھہ اضافون منصب اور فیل اور اسپ اور خلعت کی سرفرازی دی اور ہمراہ
اوسکی بین مرخص ہوی رای دلیپ کو واسطی کمک میرزا رستم کی تعین کیا جو کہ جگہہ
اور مقام اوسکا نزدیک اوس حدود کی تہا جمعیت خوب اوس خدمت مین حاضر
کری پانصدی ذات اور سوار اور منصب اوسکی کی زیادہ کیی یعنی کہ دو ہزاری ذات
اور ہزار سوار ہوی اور فیل بہی عنایت ہوا اور ابوالفتح دکنی سے کہ بیچ سرکار ناگپور
اور اوس حدود کے جاگیر پائی تہی مرخص ہوا کہ سرانجام جاگیر اپنی کا بہی کرے
اور محافظ و نگہبان اوس ملک کا بہی رہی خسرو بی اذبک اوپر فوجداری
سرکار میوات کی معین ہوا اور منصب اوسکا ہشت صدی ذات اور سیصد سوار کا
تہا اب اور ہزاری ذات اور پانصدی سوار کا حکم ہوا اور اسپ بہی اوسکو رحمت
کیا یعنی جو نظر اوپر خدمت قدیم مقرب خان کے کی یعنی تو بیچ خاطر کے ایسا پہنچا
کہ کوئی آرزو دی دلی اوسکی بجا چھی چھوڑنا اسواسطی منصب اوسکی کو بڑہایا تہا
یعنی اور جاگیرین خوب پائی تہین لیکن آرزو علم اور نقارہ کی رکہتا تہا ساتھہ
اس عنایت کی بہی سرفراز ہوا اور صالح پسر تبنی خواجہ بیگ میرزا صفوی کا

ہوئی تھی کہ شعور اور ہوش اوس سی کمتر ہوگیا تھا اور بیچ حافظہ اوسکی کے
نقصان بہت آگیا تھا مجہسی اخلاص بہت رکہتا تہا حیف کہ اوس سی کوئی
فرزند نہا کہ قابل تربیت اور رعایت کی ہوئی حسین قلیخان کہ اپنی والدے کے
طرفسی بیچ پیشاور کے تہا آگرہ بستم آذر کو ملازمت حاصل کیے ایکسو مہر اور ایکسو
روپیہ نذر گذرانی اور پیشکش اپنی کو گہوڑی اور اقمشہ اور دوسری جلسون سے
کہ ہمراہ رکہتا تہا بیچ نظر کے لایا ظفر خان کو کہ خانہ زادون اور کوکہ زادون
معتبر سے ہی مینی نوازش کرکے ساتہہ صوبگی بہار کے سرفراز کیا اور منصب
بالصدی ذات اور سوار بڑہا کر سہ ہزاری ذات اور دو ہزار سوار کا مقرر رکہا
اور ساتہہ بہائیون کی خلعت اور اسپ سی سرفرازی پاکر طرف اوس صوبہ
کے رخصت ہوا ہمیشہ آرزو اوسکی یہہ ہی کہ ساتہہ خدمت علحدہ کی سرفرازی پاوی
تاکہ جوہر اپنی کو ظاہر کری مینی بہی چاہا کہ اوسکو آزماؤن یہ خدمت کسوٹی
آزمایش اوسکی کے مقرر کی مینی جوکہ وقت سیر و شکار کا تہا سہ شنبہ کی دن دوم
ذیقعدہ مطابق چہارم ماہ دی کو دار الخلافت آگرہ سی بارادہ شکار کی نکلا مین
اور بیچ باغ دہرہ کے منزل ہوئی اور چار روز اوس باغمین توقف ہوا دسوین
روز ماہ مذکور کو خبر فوت ہوئی سلیمہ سلطان بیگم کے کہ بیچ شہر کے بیمار تہین سنی
والدہ انکی گلرخ بیگم صبیہ حضرت فردوس مکانی کے تہین اور باپ اونکی میرزا
نورالدین محمد خواجہ زادون خواجہ نقشبند سی ہین ساتہہ جمیع صفات حسنہ کی

آراستگی رکہتی تہی عورتون مین ایسی ہنر اور قابلیت کم جمع ہوتی ہین حضرت جنت آشیانی نی اس خواہرزادی اپنی کو ازراہ کمال شفقت کی نام زد بیرام خان کی کیا تہا بعد انتقال ہونی اونکی کے بیچ آغاز سلطنت حضرت عرش آشیانی کے یہ شادی واقع ہوئی بعد کشتہ ہونی مشار الیہ کے والد بزرگوار میری انکو عقد نکاح اپنی مین لای بیچ شصت سالگی کے ساتہہ رحمت خدا کی واصل ہوئین اوس روز باغ دہرہ سی کوچ ہوا اعتماد الدولہ کو واسطی سرانجام تجہیز و تکفین انکی کے بہیجا مینی اور بیچ عمارت باغ منڈاکر کے کہ بیگم نے خود تیار کرایا تہا فرمایا مینی کہ انکو رکہین سترہوین ماہ دی کو میرزا علی بیگ اکبر شاہی نی لشکر دکن سے آکر ملازمت کی خواجہ جہان نے کہ طرف کابل کے رخصت ہوا تہا تاریخ اکیسوین ماہ مذکور کو لوٹ کر سعادت خدمت کی پائی اور مدت جانی آنی اوسکی کے تین مہینی گیارہ روز ہوی اور بارہ مہر اور بارہ روپی نذر کری اور اوسی دن راجہ رامداس نی لشکر فیروزی اثر دکن سی آکر ملازمت کی اور ایکسو ایک مہر نذر گذرانی جوامرای دکن کو خلعت زمستانی نہین بہیجا گیا تہا بدست حیات خان کے ارسال کیا گیا اور جو بندر سورت کا بیچ جاگیر قلیچ خان کے مقرر تہا حسین قلیچ کو واسطی ضبط اور حراست اوس جگہہ کے التماس کیا کہ حضور ہووی ستائیسوین تاریخ کو ساتہہ خلعت اور خطاب خانی اور علم کی سرفراز ہوکر مرخص ہوا واسطی نصیحت امرای کابل اور ناسازی کے کہ درمیان انکی

اور قلیچ خان کی واقع ہوئی تھی راجہ راؤ اس کو بہیجا اور اسپ اور خلعت اور
تیس ہزار روپیہ مد خرچ عنایت ہوی بیچ تاریخ چھٹی ماہ بہمن کی کہ پرگنہ باڑی
محل نزول کا تہا خبر فوت ہونی خواجہ محمد حسین کے کہ بندون قدیم الخدمت
اس دولت سی تہا پہنچی بڑا بہائی اوسکا محمد قاسم خان بیچ زنانی والد بزرگوار میری
کے رعایت کلی پای ہوی تہی اور خواجہ محمد حسین بہی اون خدمتون سی کہ از روی
اعتماد کے فرمایا گیا تہا مثل بکاولی اور امثال اوسکی سرفراز ہوتا تہا اوس سی کوئی
فرزند نہین ہوا اور کوسہ تہا کہ اصلا بیچ دہاڑہی اور موچہ اوسکی کے ایک بال نہین
نکلا بات کرنی مین بہی بہت فریاد کرتا تہا اور مثل خواجہ سرایون کے سمجھا جاتا تہا
دوسری شاہ نواز خان کہ خانخانان نے برہانپور سی واسطی عرض کرنے بعضی
معروضات کے روانہ کیا تہا پندرہوین ماہ مذکور کو آکر ملازمت کی ایکسو مہر
اور ایکسو روپیہ نذر کیی جو معاملون دکن کی نے نسبت جلد ہی عبد اللہ خان
اور نفاق امرا کی سے صورت بہتر کی پیدا نکی دکہنی لوگ راہ سخن کے پاکر ساتھہ
امرا اور دولتخواہون وہان کے حکایت صلح کے درمیان مین لای اور عادلخان
نے طریقہ دولتخواہی کا اختیار کرکے التماس کیے کہ اگر ہم دکن طرف میری رجوع
ہو ایسا کرون کہ ظاہر ہوی اور یہ معنی باعث حیرت تمام کا ہو یوز کا حال مقرر
ہے کہ غیر جگہہ مین مادہ اپنی سے جفت نہین ہوتا ہے چنانچہ والد بزرگوار نے
ایک مدت مین قریب ہزار یوز کے جمع کیی تہی بہت چاہا کہ یہ آپس مین ساتھہ

ایک دوسری کے جفت ہووین ہرگز ہرگز نہوی اور بارہ یوز نر و مادہ کو باغات
مین قلادہ نکالکر چھوڑا وہان بھی ساتھ ایک دوسری کے جفت نہوی ان دنونمین
ایک یوز نر نے قلادہ اپنا توڑ کر پاس ایک مادہ یوز کے جاکر جفت ہوا بعد ڈہائی
مہینی کے تین بچہ جنمی فی الجملہ عجائبات سی لکھا گیا جبکہ یوز ساتھ یوز کے جمع نہین
ہوتا ہے شیر بدرجہ اولی سنا نہین گیا کہ بعد گرفتاری کی جفت ہوا ہو جو کہ عہد دولت
فیض مہد میری مین وحشت طبیعت جانورون صحرائی کیسی اوٹہائی گئی چنانچہ
شیر اسقدر رام ہوی تہی کہ بغیر قید اور زنجیر کے کہولی ہوی درمیان آدمیون
کے پہرتی ہین اور نہ ضرر اپنی آدمیون کو پہنچاتا ہے اور نہ وحشت اور رمید گی
رکہتی ہین حسب اتفاق ایک شیرنی حاملہ ہوئی اور بعد تین مہینی کے تین بچی
جنمی اور یہہ ہرگز نہین ہوا کہ شیر جنگلی بعد گرفتاری کے ساتھ مادہ اپنی کے
جمع ہوا ہو حکیمون سی سنا گیا تہا کہ دودہ شیر کا واسطی روشنی آنکہ کے
نہایت مفید ہے ہر چند کوشش کیگئی کہ نم دودہ کا پستان اوسکی مین ظاہر ہو
بیسر نہوا بیچ خاطر کے ایسا پہنچا جو کہ شیر جانور غضبناک ہی اور شیر پستان
مادر مین از روی محبت کی کہ ساتھ بچہ کی ہوتی ہے نزدیک ہوتی اور جو منی
بچہ شیر کی سہی وقت پکڑنے پہتن اوسکی کے واسطی نکالنی دودہ کی غصہ
اوسکا زیادہ ہوتا ہے اور شیر خشک ہو جاتا ہے اور آوا خر اردی بہشت مین
خواجہ قاسم برادر خواجہ عبد العزیز کے کی کہ خواجہ زادون نقشبندیہ سی ہین

ماورالنہر سے آکر ملازمت کی اور بعد چند روز کی بارہ ہزار روپی بطور انعام اوسکو
مرحمت ہوی اور جو کہ خواجہ جہان نے حوالی شہر مین فالیز خربوزہ کی بوائی تھے
بعد گذرنی دوپہر کے روز پنجشنبہ دہم خورداد کو اوپر کشتی کی سوار ہو کر راہ دریا کی
واسطے سیر فالیز کی روانہ ہوا اور لوگ ہمراہ تھی دو تین گھڑی دن رہی پہنچکر تسب کو
سیر فالیز مین سحر کی عجب تند باد اور جکڑ ہوا کا ہوا کہ خیمہ اور سراپردہ برپا نرہا
اوپر کشتی کے وہ رات بسر کی اور کچھ روز جمعہ سی بھی سیر فالیز مین گذرا اور پہر طرف
شہر کے لوٹ آیا مین افضل خان کہ مدت مدیدی ساتھہ الم دل اور زحمون غریب
کے گرفتار تہا دسوین تاریخ خورداد کے فوت ہوا جاگیر اور وطن راجہ جگمن کا کہ بیچ
خدمت دکن کی تقصیر کی تھی بدلکر مہابت خان کو عنایت کیا شیخ پیر کہ وارستگون
اور بی تعلقون وقت سی ہی اور خاص بسبب محبت اور اخلاص کی کہ ساتھہ
میری رکہتا ہی طریقہ خدمتگاری اور ہمراہی کا اختیار کیا ہے پرگنہ میرٹھہ مین جو
وطن اوسکا ہے قبل اس سی بنیاد ایک مسجد کی ڈالی تھی ان دنون مین
اوپر کسی تقریب کی ذکر اوسکا ہوا جو خاطر اوسکی کو طرف اتمام اس بنا سے
خبر کے پایا مینی چار ہزار روپیہ دیی مینی کہ خود جا کر صرف اوسکی کری اور ایک
فردشال خاصہ کی مرحمت کرکے رخصت کیا مینی اور دیوانخانہ خاص وعام مین
دو محجر چوبین ترتیب دی گیی ہین محجر اول مخصوص ہی واسطی امرا اور ایلچی
اور اہل عزت کی اور کوئی بغیر حکم کے داخل نہین ہوتا ہے اور محجر دوسرا

کہ وسیع تر مجرا اول سی ہی واسطی جمیع بندگان اور منصبداران اور احدیان اور
اونلوگونکی کہ اطلاق نوکریکا اوپر اونکی کیا جاوی قرار دیا گیا اور باہر اس مجرے
نوکران امرا اور تمام لوگ کہ دیوانخانہ مذکور مین آتی ہین کہڑی ہوتی ہین جو
درمیان مجرا اول اور ثانی کی کچہہ فرق نتہا دین آیا کہ مجرا اول کو ساتہہ نقرہ کی
زینت دیجاوی فرمایا مینی کہ مجر مذکور اور اوس نردبان کو کہ اس مجرسی اوپر
بالاخانہ جہروکی کی رکہاہے اور دو فیل کو کہ دونو طرف جہروکی کی ہنرمندون
نے چوب سی ترتیب دی ہین چاندی مین منڈوائین بعد اتمام کے عرض ہوا
کہ اکیسو پچیس ۱۲۵ من چاندی بوزن ہندوستانی کہ آٹہہ سواسی من ولایتی کے
ہے صرف کی گئی الحق ایسی زیب وزینت پیدا کی کہ گویا یہی چاہتا تہا تیسری
تاریخ ماہ تیر کو مظفر خان نی پٹنہ سی آکر ملازمت کی بارہ مہر نذر گذرانی بعد اوسکے
کہ مظفر خان بیچ خدمت کی تہا بالضدی ذات اوپر منصب سابق اوسکی کے بڑہاکر
علم عنایت فرمایا اور شال خاصہ دیکر پٹنہ کو رخصت کیا جانتا تہا مین کہ دیوانہ کتا
جس جانور کو کاٹ ڈالتا ہی غالبا یہ معنی اوپر ہاتی کے صحیح نہین ہوا تہا عہد دولت
میری مین ایسا واقع ہوا کہ ایک رات ایک کتی دیوانہ نی بیچ جگہہ بندہنی ایک کی
فیلان خاصہ سی کہ کجی نام تہا آکر پاونمین ایک مادہ فیل کے کہ ہمراہ فیل خاصہ کے
تہے کاٹ کہایا دفعتہً فیل مادہ مذکور چلائی جو فیلبان دوڑکر نزدیک پہنچی سگ
دیوانہ بہاگ کر ایک زقوم زار مین کہ حوالی اوسکی مین واقع ہی گہس گیا

اور بعد تہوڑی دیر کے نکلکر قریب فیل خاصہ کی پہنچا اور ہاتہہ اوسکا کاٹا فیل نے
اوسکو مار ڈالا جو مدت ایکماہ پانچ روز کے گذری ایکروز کہ ہوا ابرناک تہی شور رعد کا
بگوش مادہ فیل کے کہ عین چرانی مین مشغول تہی پہنچا یکبارگی فریاد کی اور لرزا
اوپر اعضا کے طاری ہوا کانپی اور زمین پر گر پڑی اور پہر اوٹہکر ساتہہ روز تک
اس حال سی کہ پانی مونہہ سی جاری تہا اور ناگاہ فریاد کرتی تہی اور بی آرامی
تمام رکہتی تہی فیلبان ہر چند درپی علاج کی ہوی نفع نہ بخشا آٹہوین روز گر پڑی
اور مر گئی بعد گذرنی ایک مہینی کے مرنی مادہ فیل سی فیل کلان کو کنارے پانیکی
طرف جنگل کے لیجاتے تہی بطریق اول ابر و رعد ظاہر ہوا فیل مذکور عین
مستی یکبارگی کانپ کر اوپر زمین کے بیٹہہ گیا فیلبان اوسکو بہزار محنت و مشقت
اوپر مقام کے لای بعد اوسی مدت اور ساتہہ اوسی حالت مادہ فیل کے یہہ
ہاتی بہی بتصدق ہوا واقع ہونی اس مقدمہ کی سی حیرت تمام حاصل ہوئی
الحق جای حیرت ہی کہ اتنا بڑا جانور باوجود اس کلانی اور بزرگی ہیکل اور
ترکیب کے ادنی جراحت مین کہ ایک حیوان ضعیف سی اوسکو پہنچی اسقدر موثر
ہووی جو خانخانان نی مکرر حسب استدعا حضرت شاہنوازخان پسر اپنی کو
کیا تہا بتاریخ چوتہی امرداد کو اسپ و خلعت دیکر رخصت طرف دکن کے کیا
بہی اور یعقوب بدخشی کو کہ منصب اوسکا صد و پنجاہ ہی تہا بسبب ایک تردد
کے کہ اوس سے وقوع مین آیا تہا ساتہہ منصب ہزار و پانصدی ذات اور ہزار

سوار کے سرفراز کی بخطاب خانی کی اوسکو سر بلند کیا یعنی اور علم بہی کرامت ہو
گروہ ہنود بی اوپر چار قسم کے قرار پایا ہی اور ہر ایک اوپر طریق اور آئین
خاص کے عمل کرتا ہی اور ہر برس بین ایک روز معین رکہتی ہین اول
طریقۂ برہمن یعنی پہچاننی والی اللہ تعالی جل شانہ کی اور وظیفہ انکا چہہ چیز ہے
علم سیکہنا اور دوسرونکو تربیت کرنا اور آتش پوجنا اور آدمیون کو دلالت کرنا
طرف آتش پرستی کی اور کچہہ محتاجون کو دینا اور کچہہ آپ لینا اس طایفہ کا ایک
روز معین ہے اور وہ روز آخر ماہ ساون کا ہی کہ دوسرا مہینہ برسات کا ہی
اس روز کو مبارک جانکر عابد انکی اوپر کنارون دریا اور تالاب کی جاتی ہین
اور طرح طرح کی افسون پڑہکر اوپر رسیون اور دوڑون رنگین کے پہونکتی ہین
اور دوسرا روز کہ بہادون شروع سال کا ہے اون رسنہا ہی افسون دیدہ
کو لوگون اور بزرگان عہد پر باندہتی ہین اور شگون جانتی ہین اور اسکو راکہی
کہتی ہین یعنی نگہداشت یہ دن ماہ تیر بین کہ آفتاب جہانتاب برج سرطان بین
سے واقع ہوتا ہے اور طائفہ چہتری ہی کہ ساتہہ کہتری کے معروف اور
مشہور ہی اور مراد چہتری سی ایک طائفہ ہے کہ مظلومون کو سر ظالمون کیسی
محفوظ رکہتی ہین آئین اس طائفہ کا تین چیز ہے ایک یہ کہ خود علم پڑھنا
اور دوسری کو تعلیم نکرنا اور دوسری یہہ کہ خود آتش پرستی کرنا اور
طرف پرستش کے اور و نکو رہنمون نہونا اور تیسری یہہ کہ خود محتاجون کو

دینا اور آپ باوجود احتیاج کے کچہہ نہ لینا روز اس طائفہ کا بہی اور دشمن سے
اس دن سواری کا کرنا اور لشکر اوپر دشمن کے کہنچنا نزدیک انکی مبارک ہے
اور امیدوار ہے کہ اوسکو ساتہہ خدائی کے پوجتی ہین اس روز لشکر کہینچکر اوپر
خصم اپنی کے ظفر پائی ہے اس روز کو معتبر جانتی ہین اور پانی گہوڑونکی
آرایش کرکی پرستش کرتے ہین اور یہہ روز ہر مہینہ شہریور کے ہین کہ آفتاب
برج سنبلہ مین سے واقع ہوتا ہی سائیسون اور فیلبانون وغیرہ کو انعام
دیتی ہین طائفہ تیسرا بیش ہے اور یہہ جماعت ان دونون طائفون کی کہ ذکر
انکا گذرا خدمت کرتے ہی زراعت اور خرید وفروخت اور سوداسی شغل انکا مقرر ہے
اس طائفہ کا بہی ایک روز معین ہے کہ اوسکو دیوالی کہتی ہین اور یہہ روز
بیچ ماہ مہر کے کہ آفتاب برج میزان مین سے واقع ہوتا ہے اٹہائیسوین
تاریخ ماہہا ہی قمری کی رات کو اس روز چراغ روشن کرتی ہین اور دوستون
اور عزیزونکو جمع کرکے ہنگامہ قماربازی کا گرم کرتے ہین جو نظر اس طائفہ
کے اوپر سود وسودا کے ہی لین دین کا اس روز شگون لیتی ہین طائفہ
چوتہا شودر ہے یہ گروہ شقاوت شکوہ کہترین طائفہ ہنود سی ہی سبکی
خدمت کرتے ہین اور ان چیزون سی کہ مخصوص ہر طائفہ مذکور کے
ہوئی ہین بہرہ نہین رکہتی روز انکا ہولی ہی باعتقاد انکی روز اخیر سال کا ہے
یہہ روز بیچ مہینہ اسفندیار کے کہ نیر اعظم برج حوت مین منزل کرتا ہی

واقع ہوتا ہی بیچ رات اس دن کی آتش کو چون اور بازار ہین روشن کرتی ہین اور
جو دن ہوتا ہی تو ایک پہر تک خاکستر وغیرہ اوپر سر و ایک دوسری کی اوڑاتی ہین اور ایک
شور و غوغا بلند کرتی ہین اور بعد اوسکی نہا دہو کر پوشاک پہنتی ہین اور واسطی سیر باغات اور
صحرا کی جاتی ہین جو کہ ضابطہ مقرر ہنود کا ہی اگر مردہ اپنی کو جلاتی ہین آگ جلانا اس رات کہ شب
آخر سال گذشتہ کی ہی کنایہ اوس سے ہی کہ سال گذشتہ کو بمنزلہ مردہ کی ہی جلاتی ہین زمانہ
والد بزرگوار میری کی ہین امرای ہندوا اور باقی طوائف بتقلید اونکی کی رسم راکھی کی بجالای کہ
لعل و مروارید اور گلہای مرصع بجواہر گران بہا رشتون ہین پرو کر اوپر دست مبارک انکی کے
باندہتی تہی کئی برس تک معمول اس رسم کا رہا چو تکلف حد سی زیادہ گذرا یہ معنی اوپر طبیعت
اونکی کی گران آیا منع فرمایا اور برہمن ساتہہ اوسی شگون کی رشتہ اور ابریشم کہ ضابطہ انکا ہے
باندہتی تہی مینی بہی اس سالین اوپر طریقہ اونکی کی عمل کر کی فرمایا کہ امرا ہند اور اعیان اس طائفہ
کے راکھی اوپر ہاتہہ میری کی نہ باندہین بروز راکھی کی کہ نوین تاریخ امرداد کی تہی پہر وہی رسم قائم
ہوا اور دوسرونی براہ تقلید کے جا کر ہاتہہ اس تعصب سی باز رکھا اسی شان کو قبول کیا تو
فرمایا مینی کہ ساتہہ اوسی ضابطہ قدیم کی برہمن ابریشم اور رشتہ باندہتی رہوین اس روز بحسب
اتفاق عرس حضرت عرش آشیانی کا واقع ہوا اور عرس ایک قاعدہ ایسی ہی کہ معمول ہندوستان کا
ہے ہر سال مین روز انتقال پیر اور عزیز اپنی کی اور اقسام خوشبو وغیرہ باندازہ حالت اور
قدرت اپنی کے ترتیب دیکر علما اور صلحا اور تمام مردم کو جمع کرتی ہین اور یہ مجلس کبہی ایک ہفتہ
تک بہتے ہے اس روز بابا خرم کو بہیجا مینی کہ اوپر روضۂ متبرکہ انکی کے جا کر یہ مجلس جمع کری

اور دس ہزار روپیہ دس آدمیون کو بندگان معتبر سی دیگئی کہ فقرا اور ارباب احتیاج کو تقسیم
کرین بیدرہوین ماہ امرداد کو پیشکش اسلام خان کی نظرسی گذری اٹھائیس ہاتی اور چالیس
گہوڑی اوس زمین کی کہ ٹانگن وہانکی مشہور ہین اور پچاس نفر خواجہ سرا اور پانصدیر کالہ نفیس بنگالی
بہیجی تہی جو ضابطہ ہوا کہ وقائع جمیع صوبونکا بتخصیص سرحد و محالیج عرض سے کے پہنچا رہے
اور واقعہ نویس درگاہ سی اوپر اس خدمت کی تعین ہووین اور یہ امر ایک ضابطہ ہی اونمین سے
کہ پدر بزرگوار میری نی مقرر کیئی ہین اور مین بہی موافق اوسکی عمل کرتا ہون اور اس ضمن مین
فوائد کلی اور نفع عظیم مشاہدہ ہوتی ہین اور اطلاع اوپر دوسری حالون عالم اور عالمیون کی
پہنچتی ہے اگر فوائد اوسکی مرقوم ہووین عبارت طول ہو جاوی اندنون وقائع نویس
لاہور نی لکہا تہا کہ ماہ تیر کی اخیر مین دس آدمی شہر کے امن آباد کو کہ بارہ کوس پر واقع ہی گئی
ہین جو وقت گرمی کا ہوا نیچی سایہ ایک درخت کی پناہ لیگئی مقارن اوسکی ہوا اور ایک بگولہ آیا
اور وہ ہوا جو اس جماعت کو پہنچی لرزہ مین آگر نو آدمی نیچی اوس درخت کی مرگئی اور ایک شخص
زندہ رہا اور وہ زندہ ایک مدت بیمار رہا اور بعد محنت اور اذیت بہت کی صحت پائی اور وہ جانور
کہ اوپر درخت مذکور کی گہونسلہ رکہتی تہی زمین پر گر کر مر گئی اور اوس نواح مین ہوانی اسقدر
خرابی پیدا کی کہ جانور جنگلی کشت زار و نیز آگر آپکو ڈالتی تہی اور سبزہ مین لوٹ لوٹ کر مرتی
تہی مجملا یہ کہ جانور بہت ہلاک ہوی بروز پنجشنبہ ۱۳ امرداد کی بارادہ شکار کشتی پر سوار ہوکے
طرف موضع سمونگر کہ ایک شکارگاہ مقرر ہے گیا مین اور خان عالم کو بمصلحت بہیجنی عراق
اور ہمراہ ہے ایلچی بادشاہ ایران کی بلایا تہا تیسری تاریخ شہریور کی بہانیر پہنچا

ایک سو مہر نذر کی جو کہ سمونگر مہابت خان کی جاگیر مین مقرر تہا اوسنی ایک مکان پر تکلف اوپر
کنارے دریا کی بنایا تہا خوش آیا اور ایک ہاتی اور ایک انگشتری نگین زمرد کی پیشکش کی قبول
ہوئی چہٹی شہر یوریک مشغول شکار ہا اس چند روز مین چہل و ہفت آہو نر و مادہ اور دوسری جانور
شکار ہوے اس عرصہ مین کہ دلاور خان نی ایک قطعہ لعل پیشکش بہیجا تہا مقبول ہوا شمشیر خاصہ
واسطی اسلام خان کی بہیجی اور منصب حسین علی ترکمان کی کہ ہزاری ذات اور ہفتصد سوار کا تہا
پانصدی ذات اور ایکسو سوار زیادہ ہوی آخر ماہ روز پنجشنبہ ۲ ماہ مذکور کو منزل مریم الزمانی
مین وزن شمسی کیا گیا آپکو ساتہ فلزات اور دوسری چیزون کی بدستور معمول سکے وزن کیا
اس برس سن مبارک چہل و چہار سال شمسی پورا ہوا اوسی روز یادگار علی ایلچی ایران اور خانعالم
کہ اس جانب سی ہمراہ اوسکی معین ہوا تہا مرخص ہوی یادگار علی کو اسپ با زین مرصع اور کمر
شمشیر مرصع اور چارقبہ طلادوزی و کلغی پاپر وجیغہ اور تیس ہزار روپیہ نقد مرحمت ہوی کہ کل
چالیس ہزار روپیہ ہوی اور خان عالم کو کہپوہ مرصع با پہول کٹارہ کہ علاقہ مروارید سی رکہتا ہی
شفقت کیا مینی ۲۲ ماہ مذکور کو واسطی زیارت روضۂ مقدسہ منورہ والد بزرگوار کے بہشت آباد کو
قبل سوار متوجہ ہوا مین پچہزار روپی لوٹائی گئی اور پانچ ہزار روپی خواجہ جہان کو دی کہ فقرا کو تقسیم
کری اور بعد نماز مغرب کی کشتی پر سوار ہو کر متوجہ شہر کے ہوا جو مکان اعتماد الدولہ کا کنارے جمنا کی
واقع تہا اوترا مین اور شب اوس مکان مین اخیر دوسری روز تک بسر کی اور پیشکش اوسکی
سے جو خوش آیا قبول فرما کر متوجہ دولتخانہ کا ہوا مکان اعتقاد خان کا بہی اوپر کنارے
آب جمنا کی تہا حسب التماس اوسکی ساتہہ مردم محل کے اوتر کر منازل اوسکی کو کہ نو ساختہ

تہی سیر کی لائق جاے مطبوع اور دلچسپ تہی بہت خوش آیا اور تحفی لائق اقمشہ اور جواہرات
اور اقسام اجناس سی جمع کئی تہی سب نظر اشرف سی گذری اکثر پسند خاطر ہوی قریب شام کی داخل
دولتخانہ مبارک مین ہوا جو کہ منجمون اور اختر شناسون نی آجکی رات ساعت نیک واسطی جانی اجمیر کے
اختیار کی تہی دو گہڑی رات گئی دوشنبہ دوسری شعبان کو مطابق ۱۲ شہریور کی ساتہہ فیروزی اور
اقبال کی باراده اجمیر دار الخلافت اگرہ سی باہر آئی اور اس عزیمت مین دو چیزین منظور خاطر تہین
اول زیارت روضہ منورہ خواجہ حضرت معین الدین چشتی کی کہ برکتون روح پر فتوح انکی سی کشایشین
عظیم اس دودمان والا کو پہنچی ہین اور بعد جلوس کی زیارت مرقد بزرگوار انکی کی میسر نہین ہوئی
تہی اور دوسری دفع کرنا رانا امر سنگہ مقہور کا کہ زمینداروں اور راجون معتبر ہندوستان سے
ہی اور سروری اور سرداری اوسکی اور باپ دادون اوسکی کی تمام راجی بالنواس ولایت کی
قبول رکہتی ہین اور ایک مدت گذری کہ دولت اور ریاست بیچ خاندان اونکی کی ہی اور مدت
داز حدود مشرق مین کہ پورب وے ہی حکومت کی ہی اوس ایام مین ساتہہ خطاب راجگی کے
مشہور ہوی ہین بعد اوسکی زمین دکن مین گئی ہین اور بیشتر ولایت وہان کی تصرف
مین لای ہین بجای راجہ کی لقب راول کا جزو اسم کیا ہے پیس اوس سی کوہستان میوات
مین آئی اور رفتہ رفتہ قلعہ چیتوڑ مین تصرف کیا اور اوس روز سے آجتک کہ آٹھوان سال جلوس
میری سی ہی ایکہزار چارسو اکہتر برس ہوی ہین چہبیس ۲۶ آدمی دوسری اس طائفہ سی کہ مدت
حکومت انکی کی ایکہزار دس برس ہوی راول خطاب رکہتی ہین اور اول سی کہ جسنی پہلی
ساتہہ راول کے اشتہار پایا ہے رانا امر سنگہ تک کہ آجکی دن رانا ہی بست وشش نفر ہین

کہ عرصہ چار سو اٹھہ سال سی سرفرازی کرتی ہین اور اس مدت مدید مین کسی بادشاہ کی بادشاہان ہند سی اطاعت نہین کی اور اکثر اوقات مقام سرکشی اور فتنہ انگیزی مین رہی ہین چنانچہ عہد سلطنت حضرت ظل سبحانی فردوس مکانی مین رانا سانگا نی تمام راجون اور رایون اور زمینداروں اس ولایت کو جمع کرکی سات ایک لاکہہ اسی ہزار سوار اور کئی لاکہہ پیادہ کی حوالی بیانہ مین صف جنگ کی اور مدد باری تعالی اور یاوری بخت سی لشکر ظفر اثر اسلام نی افواج کفر پر غلبہ کیا اور شکست عظیم نی اوپر احوال اوسکی کے راہ پائی تفصیل اس جنگ کی تواریخ معتبرہ خصوص واقعات مین کہ تصنیفات حضرت فردوس مکانی سے ہی مذکور اور مسطور ہی والد بزرگوار میری نی کہ مرقد منور اونکا جای فیوض نامتناہی کا ہو جیتیج رفع کرنی ان سرکشون کی بہت سعیین کین اور کئی بار لشکر اوپر سر انکی کی تعین کیا اور سال دوازدہم مین جلوس اپنی سی واسطی تسخیر کرنی قلعہ چیتوڑ کے کہ محکم تر قلعون مقررہ معمورہ عالم سی ہی اور خانہ و برباد کرنی ملک رانا کی عزیمت کی اور قلعہ مذکور بعد اوسکی کہ چار مہینی دس روز محاصرہ کیا اور ساتھہ جان نثاروں پدر رانا امرسنگہ کی جنگ و جدال کرکی ازروی قدرت اور قوت تمام کی لیا اور قلعہ کو خراب کرکی لوٹی اور سہ مرتبہ افواج قاہرہ نی کار اوپر اوسکی تنگ کرکی ایسا چاہتی تہی کہ گرفتار آوی یا خراب اور آوارہ ہووی مقارن اسکی ایک امر ایسا واقع ہوتا تہا کہ یہ مہم رہ جاتی تہی یہان تک کہ آخر عہد مین ایکدن خود بدولت واسطی تسخیر ملک دکن کی متوجہ ہوی اور مجکو ساتھہ لشکر عظیم اور سرداران صاحب تعظیم کے اوپر رانا کی بہیجا بحسب اتفاق یہ دونون کام بواسطہ چند سبب کی کہ ذکر اوسکا طول و طویل ہی صورت پذیر نہوئی جب زمانہ خلافت کا مجکو پہنچا اور یہ مہم ادہوری میری تہی بیچ جلوس اول کی ایک لشکر کہ حدود ممالک مین بہیجا پہنچی یہی لشکر تہا فرزند پرویز کو سردار کرکے

مع ارکان دولت کہ زیر تخت حاضر تھی ساتھہ اس خدمت کی مقرر ہوی اور خزانہ معمور اور توپخانہ
موفور ہمراہ کر کی روانہ کیا جو کہ تقدیر الہی سی ہر کام اوپر ہر وقت کی موقوف ہی اس اثنا مین قضیہ
بدعاقبت خسرو کا وقوع مین آیا مجکو ضرور تعاقب اوسکا طرف پنجاب کی کرنا تھا اور ولایت اور پایہ تخت
کہ بیچ دار الخلافت اگرہ کی تھی خالی رہی جاتی تھی بالضرورت لکھا گیا کہ یہ ونیز بالعضی امرا لوٹ کر واسطی محافظت
اگرہ اور حوالی وحواشی اسکی کے قیام کری مجملاً اس دفعہ بھی مہم رانا کی حسب دلخواہ نہوئی جو ساتھہ عنایت الہی کے
شر و فساد خسرو سی اطمینان قلبی حاصل ہوئی اور پھر اگرہ محل نزول رایات عالیات کا ہوا افواج قاہرہ ساتھہ
سرکردگی مہابتخان و عبد اللہ خان و دیگر رؤسا کی مقرر کی گئی اور اوسی تاریخ سی وقت لوٹنی رایات
عالیات کی طرف اجمیر کی ہمیشہ ولایات اوسکی پایمال عساکر فیروزی مآثر کی تھی انتہا اس مہم کی صورت
پسندیدہ ظاہر کرتی تھی تب سوچا مینی کہ اگرہ مین کچہ کام نہین ہی اور یہ مہم بغیر میری تمام نہوسکے
بیچ ساعت مقرر کی قلعہ اگرہ سی باہر آکی باغ دہرہ مین منزل واقع ہوئی دوسری دن جشن دسہرہ
کی صورت دکھائی بدستور معمول گھوڑی اور فیلون کو آراستہ کر کی نظر سی گذرا جو دو بار والدہ اور
ہمشیرون خسرو کی نی عرض کیا کہ اب وہ اپنی کامون سی نادم اور پشیمان ہی عرق عطوفت اور شفقت
پدری نی جوش مارا تب مینی اوسکو بلایا اور مقرر کیا کہ ہر روز واسطی سلام کی آمد و رفت رکھی باغ مذکور
مین آٹھہ دن مقام ہوی اٹھائیسوین کو خبر پہنچی کہ راجہ رام داس نی کہ بنگش اور حدود کابل مین ہمراہ
قلیج خان کی خدمت کرتا تھا وفات پائی غرہ ماہ مہر مین باغ سی کوچ کیا اور خواجہ جہان کو واسطی نگہبانی
دار السلطنت اگرہ و محافظت خزائن و محلون کی رخصت فرمایا اور فیل اور فرغل خاصہ اوسکو مرحمت ہوا
دوسری ماہ مہر کو خبر پہنچی کہ راجہ باسو کی تہانہ شاہ آباد مین کہ سر حد ولایت امرا متمرد سی ہے

وفات پائی دسوین ماہ مذکور کو روپ باس کہ الحال ساتھ امن آباد کی موسوم ہوا منزل ہوئی اور یہہ
محال بیچ جاگیر روپیہ خواص کی مقرر تہی یہہ ساتھ لڑکی جہانگیر موسوم بابان اللہ کی مرحمت کی گئی کہ اوسکی نام
کی لئی جای گیارہوین دن بہی یہین مقام ہوا جو شکارگاہ موجود تہی طبیعت مائل شکار ہوئی ہر روز واسطی
شکار کی سوار ہوتا مین چنانچہ اس چند مدت مین یکصد و پنجاہ و ہشت آہو نر و مادہ اور تمام جانوران شکار
ہوی پچیسوین ماہ مذکور کو امن آباد سی کوچ ہوا اکیسوین اس ماہ کو مطابق آٹھوین ماہ رمضان کی
خواجہ ابوالحسن نی کہ برہانپور سی طلب کیا گیا تہا ملاقات کر کی پچاس مہر نذر اور سیندرہ بارہ مرصع آلات
اور ایک زنجیر فیل کہ اوسکو داخل فیلان خاصہ کیا پیشکش گذرانی دوسری آبان کو مطابق دسوین
رمضان کی خبر فوت قلیچ خان کی پہنچی ساتھہ عمر اسی برس کی جان بحق تسلیم کی پرشاور مین واسطی
خدمت دفع کرنی افغانون بدسیرتون کی مقیم تہا منصب اوسکا چہہ ہزاری ذات اور پانچہزاری
سوار کا تہا مرتضی خان دکنی کہ علم پونٹہ بازی مین کہ باصطلاح دکہنیان ایک انکی مشہور ہی اور نزدیک
مغلون کی شمشیر بازی بی نظیر و بی مثل تہا چند مدت آگی اوسکی ساتھہ مین اس ورزش کی متوجہ
ہوا ہون اس اثنا مین اوسکو خطاب ورزش خانی مرحمت ہوا اور جو قاعدہ میرا تہا کہ راتون کو
ارباب استحقاق اور درویش نظر سی گذرا کرین تا منظر ساتھہ حال ہر ایک کی ڈال کر زمین و زر نقد
اور پوشش عطا کرین درمیان اون آدمیون کی ایک شخص نی جہانگیر نام کو ساتھہ اسم اعظم اللہ
اکبر کی حساب ابجد مین مطابق پایا تہا عرض کی اور اس بات کو ساتھہ تفاول و شگون کی خوب
لیکر ساتھہ محاسب اوسکی سکی زمین و اسپ و زر نقد و خلعت کرامت کیا روز دوشنبہ پانچوین
شوال مطابق چھبیسوین آبان کی کہ ساعت داخل ہونی اجمیر کی قرار پائی تہی علیم روز مذکور کے

متوجہ ہوا جب قلعہ و عمارت روضہ حضرت خواجہ بزرگوار ظاہر ہوا ایک کوس پیادہ پا چلا اور ہر دو
جانب راہ پر معتمد مقرر ہوئی کہ مساکین کو زر دیتی ہوی چلین چہار گھڑی دن چڑھی داخل شہر
و آبادی کی ہوا پانچوین ساعت کو شرف زیارت روضہ متبرکہ کی نصیب ہوئی بعد ازان طرف دولتخانہ
ہمایون کی متوجہ ہوا اور دوسری دن حکم دیا کہ تمام خادم شریف روضہ وغیرہ خورد و بزرگ شہری اور
گدائی نظر سی گذر کر مورد عطیات و بخشش بی غایات کی ہووین ساتوین آذر کو بہ قصد سیر و شکار
تالاب پہکر کہ معبد ہنود کا ہی متوجہ ہوا بعد شکار مرغابی وغیرہ کی پہر اجمیر کو آیا پہکر مین دیو ہری بہت
ہین من جملہ اونکی رانا شنکر کی کہ عم امرای مقہور کا ہی اور میری یہان امرا عظیم سی ہی اوسنی ایک مندر
لاکہ روپی صرف کر کی بنایا اوسمین ایک صورت سنگ سیاہ سی تراشی ہوئی ہے کہ سر اوسکا شکل
سر خوک اور جسم مانند آدمی کی دیکھنی مین آئی اور عقیدہ ناقص ہنود کا یہ ہی کہ اللہ تعالی نی پہلی
اس صورت مین ظہور فرمایا ہے مینی اوس صورت کو توڑ واکر تالاب مذکور مین ڈلوا دی اور قلہ کوہ
پر ایک گنبد سفید نظر آیا اور حال اوسکا دریافت کرایا گیا یہان ایک جوگی نی کفر و شرک پہیلایا ہی
جوگی مذکور کو خارج کراکے بت پرستش اوسکا توڑ وادیا لوگون نی کہا کہ عمق تالاب کی انتہا نہین
معلوم کروایا بارہ گز سی عمق زیادہ نہین ہی اور دور اوسکا ڈیڑہ کوس کا اوسیوقت شکار شیر کا
کر کی لوٹ آیا اور گوشت نیل گاؤ کا فقرا کو تقسیم کروایا اور زر وغیرہ مرحمت ہوا اور خبر پہنچی کہ فرنگیون
نی چہار جہاز سورت بندر کی درہم برہم کر کی مال و متاع اوسکا لوٹ لیا یہ معنی اوپر دلکی ناگوار معلوم
ہوا مقرب خان کو کہ بندر مذکور حوالی اوسکی تہی بعطای خلعت و فیل وغیرہ روانہ کیا اور وہ حسن خدمت
کی یوسف خان اور بہادر الملک سی صوبہ دکن مین ظاہر ہوئی تہی اسواسطی نشان اونکو عنایت

[illegible]

[illegible]

ہوئی اور لکہا گیا کہ مقصد اصلی اس قصد سی بعد زیارت حضرت خواجہ صاحب کی سرانجام مہم رانا مقہور
کا تہا اسلیئی دلمین آیا کہ مین یہان ٹہیرون اور فرزند باخورم کو اوسطرف روانہ کرون تب اپنا
مغرق بگوہر و مروارید کہ لایق شان شاہان ہووی فرزند مذکور کو عطا کر کی ساتہہ بارہ ہزار سوار جرار اور
افسران جان نثار کی اور خلعت فراخور حوصلہ ہر افسر وغیرہ کی دیکر رخصت کیا اور فدائی خان بخشی لشکر مذکور کا
ہوا اوسی ساعت صفدر خان واسطی حکومت کشمیر کی خلعت وغیرہ پاکر روانہ ہوا اور ابو الحسن خان کو
بخشی کل کی خلعت دیا اور ایک دیگ کلان اکبر آباد سی تیار کروا کی روضہ معتبرکہ خواجہ صاحب مین لا کر چڑہوائی
اور طعام واسطی مساکین اور فقرا کی کہلوا کر زر نقد وغیرہ دیکر رخصت کیا اور پانچہزار آدمی اوس دیگ سی شکم
سیر ہوی اسلام خان حاکم بنگالہ نی اندنون مین ساتہہ منصب ششہزاری ذات اور سوار کی سرفرازی
پائی اور ساتہہ مکرم خان پسر معظم خان کی علم مرحمت ہوا دسوین محرم کو اجمیر سی شکار کہیلتا ہوا باہر گیا
مین اور بیس دن مین لوٹ کر داخل شہر کا ہوا جو حسن خدمتی خواجہ جہان اور کم جمعیتی اوسکی واسطی حفاظت
اور حراست آگرہ اور نواحی اوسکی کی عرض کی گئی پانصدی ذات اور ایکسو سوار اوپر منصب اوسکی کی زیادہ
کی گئی اور انہین دنونمین ابو الفتح دکہنی نی جہانگیر سی آکر ملاقات حاصل کی تیسری ماہ مذکور کو خبر فوت
ہونی اسلام خان کی پہنچی اور وہ حسن خدمت کہ خانمذکور سی ساتہہ لینی ولایت غیر محروسہ کی ظاہر ہوئی
تہی اگر اور زندگی ہوتی تو مصدر خدمات کلی کا ہوتا اور خان اعظم نی چاہا کہ شاہزادہ فیروزمند ساتہہ اس
خدمت کی مامور ہو جب یہ مقدمہ معلوم ہوا ابراہیم حسین کو کہ خدمتگارون معتمد حضور سی تہا ہمراہ بہیجکر
باتین لطف آمیز مہر انگیز پیغام کی کہین کہ جسوقت بیچ برہانپور کے تہا ساتہہ آرزو کی تو مجہسی خواستگاری
اس امر کی کرتا تہا اور بیچ مجالس اور محافل کے ذکر اوسکا ہوتا کہ اگر اسی قصد مین مرجاؤن تو شہید

ورنہ غازی ہوا تھا تب ساتھہ تیری سپرد کی ہیئی اور جو کچھہ کمک و مدد تو یگانہ سی خواہش رکھتا تھا سر انجام
پایا اور یہہ لکھتا ہی کہ بحرکت رایات جلال اس حدود کی فیصل ہونا بہت دشوار ہی الحال شاہزدہ کو غرض بھیجکر طلب کیا
اور حسن صوابدید تیرا ظاہر ہوا کیا باعث کہ پاؤن معرکہ سی یکبار کہینچکر بیچ مقام ناسازگاری کی آئی بابا خورم کو کہ اس
مدت مین ہرگز اپنی سی جدا نکیا تہا محض ساتھہ اعتماد کاردانی تیری کی بہیجا گیا چاہیی کہ طریقہ نیکخواہی او دور
اندیشی منظور و مرعی رکہکر شب و روز خدمت فرزند سعادتمند سی غافل نرہو اور اگر خلاف اسکا ہوا اور قرار داد
اپنی سی قدم باہر رکہا تو حق تیری مین اچہا نہوگا ابراہیم حسین نی جاکر ساتھہ اس تفصیل کے یہ باتین خاطر نشین
اوسکی کین کچھہ نتیجہ نہ ملا جبل اور قرار داد اپنی سی باز نہ آیا بابا خورم نی جانا کہ وجود اوسکا مخل کاروبار ہی نظر بند کرکے
عرضداشت کی کہ رہنا اسکا یہان کچھہ کام نہیں دیتا اور محض واسطی اوس نسبت کی کہ ساتھہ خسرو کی رکھتا ہے
بیچ مقام کام بگاڑنی کی ہی ساتھہ مہابت خان کی حکم کیا کہ اوسکو اودیپور سی لی آوی اور محمد تقی دیوان
بیوتات ساتھہ لانی فرزندون اور متعلقان اوسکی کی مندسور سی طرف اجمیر کی مقرر ہوا گیارہوین ماہ مذکور
کو خبر پہنچی کہ دلیپ ولد رای سنگہ نی برادر خورد اپنی راؤ سورج سنگہ سی کہ واسطی اوسکی مقرر ہوا تہا شکست
عظیم کہا کر بیچ ہاتھہ مردان محکمجات سرکار حصار اور دوسری فوجدار و جاگیردار اوس نواح کی مقید ہو کر
درگاہ والا مین پہنچا جو چند بار اوس سی حرکات ناشایستہ ظہور مین آئین تہین قتل اوسکا واسطی
عبرت اور مفسدون کی ضرور ہوا اور بدلی اس خدمت کی اوپر منصب راؤ سورج سنگہ کی پانصدی
ذات اور چار سو سوار افزود ہوی عرضداشت فرزند بابا خورم کی پہنچی کہ ستر ہ زنجیر فیل مع ہاتی عالم گمان
نامی رانا کی بیچ ہاتہہ لشکر ظفر پیکر کے پڑی اور عنقریب ہے کہ صاحب اوسکا بہی ساتہہ کیفر

کردار کے پہنچے ۵۵

نوان جشن نوروز کا جلوس مبارک سی ٭

نوین صفر کو بعد نصف شب کی جمعہ سی آفتاب نی برج حمل مین کہ خانہ شرف اوسکا ہی نقل کیا اوسکی
عمر کو کہ غرہ ماہ فروردی تہا مجلس جشن نوروزی کی خطہ دلپذیر اجمیر مین آراستہ ہوئی اور
تحویل کی وقت کہ نیک ساعت تہی مین تخت پر جلوس کیا اور موافق رسم قدیم کی دولتخانہ کو سامان
سی آراستہ کیا اوس حالین ہاتی عالمگمان نام ساتہہ اور سترہ ہاتیون کی نر و مادہ کہ بابا خورم نی
رانا کی ہاتیونین سی بہیجی تہی نظر اشرف سی گذری اور موجب خوشی کی ہوی دوسری دن مین
اوسیر واسطی نیک فالی کی سوار ہوا اور بہت زر نثار کیا اور تیسری تاریخ منصب اعتقاد خانکا کہ دو ہزاری
اور پانسو سوارون کا تہا سہ ہزاری ذات اور ہزار سوار کا مقرر ہوا اور آصف خانی کی خطاب سی ممتاز
کیا کہ پہلی دو آدمی اوسکی خاندان کی اس خطاب سی سرفراز ہوتی تہی اور منصب دیانت خان پر بہی
پانصدی ذات اور دو سو سوار اضافہ کیی اور انہین دنون اعتماد الدولہ کو منصب پنجہزاری ذات
اور دو ہزار سوار سے مع اصل و اضافہ کی سرفراز کیا اور حسب التماس بابا خورم کی سیف خان بارہہ کی منصب
پر پانصدی ذات اور دو سو سوار اور اسیقدر منصب پر دلاور خان اور کشن سنگہہ اور سرفراز خان کی زیادہ
کیا اور یکشنبہ کو دسوین تاریخ پیشکش آصف خان کی ملاحظہ سی گذری اور چودہوین تاریخ اعتماد الدولہ
نے اپنی پیشکش پیش کے ان دونون پیشکشونین سی جو عمدہ چیزین پسند ہوئین اونکو مین قبول
کیا اور باقی سب پہیر دین اور قلیج خان نی مع اپنی برادرون اور لشکر کی کابل سی آگر ملازمت
حاصل کی ابراہیم خان کا منصب کہ ہفت صدی ذات اور تین سو سوار کا تہا ڈیڑہ ہزاری ذات

اور چهه سو سوار کا هوا اور او بر خدمت جلیل القدر بخشی گری دریی خانه کی سرفراز گشت خواجه ابو الحسن
کی مقرر هوا پندرهوین تاریخ مهابتخان لی که واسطی لانی خان اعظم اور اوسکی بیٹی عبد الله کی مقرر
هوا تها آکر ملازمت حاصل کی اونیسوین کو مجلس شرف آراسته هوئی اوسمین پیشکش مهابت خان کے
نظر اشرف سی گذری اور خاصه هاتی روپ سندر نام اسطی فرزند پرویز کی بهیجا گیا دوسری دن مینی حکم کیا
که خان اعظم کو آصف خانکی سپرد کرین تا اوسکو قلعه گوالیار مین نظر بند کرین اور دور اندیشی اوسکی اس
قید مین یه تهی که مبادا باعث قرابت خسرو کی مهم رانا مین کوئی نفاق اور فساد اوس سی ظاهر هو اسواسطی
مینی حکم کیا که نظر بند رهی اور کسی چیز کی طرف سی اوسی تنگی نه کیجاوی اور قلیج خان کو انهین دنون ساتهه
منصب ڈهائی هزاری ذات اور سات سو سوار کی مع اصل و اضافه کی سرفراز کیا اور منصب تاج خان کا
که حاکم بهکر کا تها پانصدی ذات اور سوار زیاده کیی اٹهارهوین تاریخ کو بهشت کو خسرو کو سلام سی
ممانعت کی اسواسطی که مینی بسبب الفت پدری کی اوسکی ماںبهنون کی سفارش سی یه اجازت دی تهی
که همیشه سلام کو آیا کری لیکن جب اوسکی چهری سی خوش حالی نه معلوم هوئی اور همیشه مینی اوسکو
ملول و رنجیده پایا اسواسطی حضوری سی منع کیا عهد سلطنت مین میری والد بزرگوار کی مظفر حسین
میرزا اور رستم میرزا بیٹی سلطان حسین میرزا کی که بهائی شاه طهماسپ صفوی کا هی اور حکومت قندهار
اور موضع داور سی اونکی تصرف مین تهی بواسطی قرب خراسان اور آنی عبد الله خان اوزبک کی
اوسطرف مکرر عرضیین بهیجین تهین که نگهبانی اس ملک کی هم سی نهین هو سکتی اگر کسی بنده درگاه کو
اسطرف بهیجین تو هم یه ملک اوسکو سپرد کرکی حصول ملازمت سی آکر شرف یاب هون اسواسطی
شاه بیگ خان کوکه الحال خطاب خاندورانی سی سرفراز هی واسطی حکومت قندهار اور ملک داور و غیره

کی روانہ کیا تہا اور فرمان عنایت آمیز اوسکو لکہہ کر حضور مین بلوایا اور بعد آنی اونکی کی ہر لکہہ
عنایتون سی خوشنود کر کی قندہار سی سہ گونہ ملک زیادہ حاصل کا اونکو مرحمت کیا تہا چونکہ اوسسی
بندوبست نہو سکا اسواسطی رفتہ رفتہ جاگیر اونکی متغیر ہوگئی مظفر حسین میرزا خود رو بر و میری والد
کی انتقال کر گیا اور میرزا رستم کو ہمراہ خانخانان کی صوبہ دکن کیطرف روانہ کیا اور کچہ جاگیر اوسکو وہان
دی جب اللہ تعالی نی تخت سلطنت کو میری وجود سی آراستہ کیا تو مینی میرزا رستم کو وہان سی
بخیال اس بات کی بلوایا کہ اسکو کسی سرحد پر روانہ کرون اوسکی آتی ہی میرزا غازی کہ حاکم ٹہٹہہ اور
قندہار کا تہا رحمت خدا مین داخل ہوا تو چاہا مینی کہ اسکو ملک ٹہٹہہ کی حکومت پر روانہ کرون کہ اپنی
لیاقت سی اوسکو خوب حفاظت کری اسواسطی منصب پنجہزاری ذات اور سوار سی سرفراز کر کی دو لاکہہ
روپیہ نقد بطور مدد خرچ اوسکو عنایت کیی اور ٹہٹہہ کی طرف رخصت فرمایا اور گمان تہا کہ اوسی وہان
خوب خدمتین ظاہر ہون گی خلاف گمان کی وقوع مین آیا اور اسقدر ظلم شروع کیا کہ بہت لوگون نی اوسکا
شکوہ کیا اور علاوہ اوسکی اور چند باتین اس سی سنین کہ اوسکا معزول کرنا ضرور پڑا اسواسطی مینی
اپنا ایک معتبر شخص مقرر کیا کہ اوسکو لی آوی چہبیسوین اردی بہشت کو حاضر درگاہ ہوا چونکہ ظلم اوسکا
خلق خدا پر نہایت کو پہنچا تہا سو بموجب عدالت کی ضرور ہوا کہ اوسیدن مقدمات کی تحقیق کیجاوی
اسواسطی مینی اوسکو سپرد انیرای سنگہ دلن کی کیا کہ بخوبی تحقیق کری اور کچہ تنبیہ اوسکو دیجاوی کہ اورونکو
عبرت ہو اور انہین دنونمین خبر شکست احداد افغان کی آئی تفصیل اسکی یہ ہی کہ معتقد خان پولم
گذ مین کہ حوالی پشاور کی ہی ساتہہ افواج قاہرہ کی رہا کرتا تہا اور خاندوران مع اپنی لشکر کی
کابل وغیرہ کیطرف خیال مین اوس روسیاہ کی رہا کرتا تہا اسی اثنا مین پیشں بولاغ سی

معتقد خان کو تحریر آئی کہ احداد افغان کوہ تیراہ مین کہ جلال آباد سی اٹھہ کوس ہی ہمراہ بہت سوار
و پیادون کی آیا ہی اور بادشاہی رعایا وغیرہ سی بہت کو قتل کیا ہی اور اکثر کو قید کرکی جاتا ہی کہ تیراہ
بہیجی اور ارادہ اوسکا یہ ہی کہ جلال آباد اور پیش بولاغ پر شب خون ماری معتقد خان بمجرد سننی اس خبر کی
مع اپنی جماعت کی روانہ ہوا اور پیش بولاغ مین جاکر جاسوس دشمن کی خبر کو روانہ کری جب اوسکو معلوم ہوا
کہ احداد اوسی جگہہ مقیم ہی تو ہمراہ اپنی جماعت کی عنایات الہی پر اعتماد کرکی اوسکی طرف چلا اور اپنی لشکر کو جلد
تہوک کیا احداد نامراد ہمراہ چار یا پانچہزار پیادہ و سوار کی مغرور و بی فکر تہا اور گمان اوسکا یہ تہا کہ اسطرف
مین سوا خاندوران کی کوئی اور فوج نہین جو مجہپر غالب ہو جب یکبارگی خبر آمد اس لشکر شاہی کی سنی اور نشان
لشکر کی دیکہی تو گہبرایا اور اپنی لوگونکی چار ٹکڑی کرکی خود ایک چہوٹی پہاڑی پر کہ لوگونکو وہان جنگ
مین جانا دشوار تہا چڑہ گیا اور وہان سی اپنی لوگونکو لڑائی لگا برقندازون نی افواج قاہرہ کی اسکو
بندوقون مین گہیر لیا اور اوسکی بہت ہمراہیونکو قتل کیا اور معتقد خان غول ہمراہ لیکر اتنا جلد اونکی طرف
آیا کہ وہ سوا دو تین باڑ ہونکی اور نہ مار سکی اور سوا بہاگنی کی پناہ نہ دیکہی معتقد خان نی تین چار کوہ پر پیچہا کیا
اور ڈیڑ سو آدمی اوسکی قتل کیی باقی اکثر زخمی ہوی اور ہتیار چہوڑکر اطراف و جوانب مین بہاگ گئی فوج
شاہی شب کو وہین رہی اور فجر کو چہہ سو سر کاٹ کر پشاور مین لی آئی اور اونکا ایک مینار بنوایا پانسو
اسپ اور مواشی بیشمار اور بہت مال و ہتیار ہاتہہ لگا اور قیدیون نی رہائی پائی اور قدرت الہی سے
بادشاہی فوج کا کوئی معتبر شخص نہین مارا گیا اور شب پنجشنبہ کو کہ غرہ خورداد تہا مینی واسطی شکار شیر
کے بہکر کیطرف توجہ کی اور جمعہ کی دن دو شیر بندوق سی ماری اور وہین سنا کہ نقیب خان راہی
ملک بقا ہوا اونکا قوم سادات سیفی قزوین سی ہی اور اوسکی والد میر عبد اللطیف کی قبر اجمیر مین

ہی بارہ دیمین تب سی وفات کی تہی برابر مزار اوسکی بیوی کی کہ اندر روضہ متبرکہ خواجہ بزرگوار کی ہی
اور جو معتقد خان سی خدمتین پسندیدہ جنگ احداد مین ظاہر ہوئی تہین سو اوسکی عوض مین مینی
اوسکو خطاب لشکر خانی کا عطا کیا اور دیانت خان کہ اودیپور کیطرف بابا خورم کی پاس بعضی احکام
پہنچانی گیا تہا ساتوین ماہ خورداد کو لوٹ آیا اور بندوبست اور نوک بابا خورم کا اچہا بیان کیا فدائی
خان کہ ایام شہزادگی سی میرا نوکر تہا اور بعد تخت نشینی کی مینی اوسی بہت رعایتین کی تہین اوس
لشکر کا بخشی کیا تہا بارہوین اس ماہ کو اس دار فانی سی کوچ کر گیا اور میرزا رستم کہ اپنی نالائق کاموں سی
پشیمان تہا تو مروت میری مقتضی اس بات کی ہوئی کہ اوسکی قصوروں کو معاف کروں اسواسطی مینی اوسکو
حضور مین بلا کر خوبی تسلی اور دلجوئی کی او خلعت پہنا کر حکم کیا کہ دربار مین سلام کو آیا کری گیارہوین تاریخ
ماہ تیر کی اتوار کی شب ایک ہتنی نی فیلخانہ خاص کے بچہ دیا مینی پہلی سی حکم کیا تہا کہ ہاتی کی مدت حمل
دریافت کرین آخر تحقیق ہوا کہ بچہ مادہ ڈیڑ سال اور بچہ نر اونیس مہینہ ماں کی پیٹ مین رہتا ہی اور خلاف
ولادت آدمی کی کہ سر کیطرف سی پیدا ہوتا ہی ہاتی کا بچہ پاؤن کیطرف سی نکلتا ہی غرض جب کوئی سردار
ہوا تو مانی پاؤن سی اوسپر خاک ڈالی اور محبت کرنی لگی تہوڑی دیر وہ پڑا رہا پہر اوٹہکر ماین اسواسطی ملنی
ہوا چودہوین تاریخ مجلس گلاب پاشی کی رسم قدیم اور ساتہ آب پاشی کی شہر ہی سرفراز کیا اور
امرداد کو خبر فوت راجہ مانسنگہ کی آئی یہ راجہ میری والد مرحوم کی بڑی معتمدوں بمنصب پنجہزاری تہا
درگاہ کو مینی رفتہ رفتہ مہم دکن پر بہیجا تہا اسواسطی اسکو بہی اوس خدمت پر منصب اوسکا ہوچکا
وفات کی کہ اوس خدمت مین واقع ہوئی میرزا بہاؤ سنگہ کو کہ اوسکا لائق بیٹا بعد دوپہر کی جینی
کیا جو شہزادگی سی طریقہ خدمتگاری کا میری خدمتین رکہتا تہا اور جو دیکا مہ دیوالی کا تہوار شروع ہوا

جانشین بڑا بیٹا ہوتا ہی اور موافق اس دستور کی ریاست مہا سنگہ بیر جگت سنگہ کو کہ بڑا بیٹا راجہ متوفی
کا تہا پہنچتی تہی لیکن مینی منظور کیا اور مہا سنگہ کو ساتہ خطاب میرزا جی کی سرفراز کرکی منصب چار ہزاری
ذات اور تین ہزار سوار کا عنایت کرکی اور موضع انبیر کہ وطن اوسکی باپ دادا کا تہا اوسکو مرحمت
کیا اور مہا سنگہ کی بہی تسلی اور دلجوئی کرکی پانصدی اوسکی منصب پر اضافہ کیا اور ضلع گڑہ اوسکو
بطریق انعام دیکر خنجر مرصع اور اسپ و خلعت اوسکی واسطی بہجوایا مینی آٹہوین امرداد کو میری مزاج
مین تغیر ظاہر ہوا اور رفتہ رفتہ تپ اور دردسر اس نوبت کو پہنچی کہ مینی بخیال اس بات کی کہ مبادا پریشانی
ملک اور لوگونمین واقع ہو اس بات کو اپنی مصاحبون سی پوشیدہ رکہا بلکہ طبیبونسی بہی نہ کہا
چند روز اسی حالمین گذری سو انور جہان بیگم کی کہ اوس سی زیادہ کوئی عزیز نہ تہا کسیکو اس
امر کی اطلاع نکی طریقہ کمال پرہیز کا بجالایا کہ سوا غذای خفیف کی اور سب کہانا ترک کیا اور موافق قاعدہ
ہمیشہ کی دیوان خانہ خاص و عام اور جہروکہ اور غسلخانہ مین آتا رہا یہانتک کہ چہرہ پر آثار ضعف ظاہر
آیا کہ وہ سواد بعضی دوست مطلع ہوی ایکدو طبیب کہ معتمد تہی مثل حکیم مسیح الزمان اور حکیم ابوالقاسم
اور ڈیر سو آدمی اورکی اس مرض سی آگاہ ہوی جب تپ نگئی اور تین رات حسب عادت شراب پی گئی
ستاہی شب کو دیہ زیادہ ہوا اوس حال پریشانی مین روضہ متبرکہ خواجہ بزرگوار مین گیا اور وہان
اسپ اور مواشی یا بہشت صحت کا طلبگار ہوا اور صدقی اور نذرین مانین اللہ تعالی جل جلالہ نی محض
بادشاہی فوجکا کو ہی مجکو صحت عطا فرمائی اور ظاہر مین علاج حکیم عبد الشکور کا باعث ہوا اور
کے بہکر کیطرف توجہ کی بیس روز مین حالت اصلی پر رجوع کیا سب نی شکرانہ الہی اس خوشی کا
ملک لیا ہوا تہا نذر کو دیا مینی کسیکی یہان کا صدقہ قبول نکیا اور حکم کیا کہ ہر شخص

اپنی گہر مین جو کچہہ چاہی فقرا اور مساکین کو دلوی اور دسوین ماہ پوری کی خبر آئی کہ تاج خان افغان حاکم پٹنہ کا مر گیا یہ قدیم امیر و لشی اس خاندان کی تہا عینی بیماری مین سوچا تہا کہ جب مجہکو صحت کامل عنایت ہوگی تو جیسی مین باطن مین خواجہ بزرگ کی خادمون مین سی ہون اسطرح ظاہر مین بہی اپنی کان مین سوراخ کرا کر داخل حلقۂ غلامون مین ہونگا پنجشنبہ کو بارہوین ماہ پور کی اپنی دونو کان چہدوا کر ہر کان مین ایک ایک بڑا موتی ڈلوایا جب یہ امر بندگان درگاہ اور مخلصان ہواخواہ پر روشن ہوا تو بہت لوگون نی کہ ہمراہ تہی اور اکثر و ن نی کہ سرحد پر مقرر تہی اپنی کان چہدوا کر اظہار عقیدت کیا مینی اون سبکو جواہرخانۂ خاص سے موتی عمدہ کان مین ڈالنی کو عنایت کئی آخر رفتہ رفتہ یہ عمل سب لوگونمین عام ہوا اور دسوین شعبان کو مجلس وزن شمسی کی آراستہ ہوئی اور حسب دستور قدیم سب کام ادا ہوی اور اوسی دن میرزا راجہ بہاؤ سنگہ شادکام باطمینان تمام اپنی وطن کو رخصت ہوا اور وعدہ کیا کہ دو تین مہینی سی زیادہ وہان توقف نکرونگا اور بعد چند روز کی خبر آئی کہ فریدون خان برلاس نی اودیپور مین انتقال کیا جماعت برلاسیہ مین سوا اوسکی کوئی سردار نہین رہا تہا چونکہ ان لوگونکو اس سلطنت مین حقوق اور نسبتین بہت ہین اسواسطی مینی اوسکی لڑکی مہر علی کو نوازش کرکی منصب ہزاری ذات اور سوارون سی سرفراز کیا اور قاندوران سی جو اچھی خدمتین ظاہر ہوئی تہین اسواسطی مینی اوسکی منصب پر ہزاری ذات اضافہ کیا کہ اصل و اضافہ ملا کر ششش ہزاری ذات اور پنجہزاری سوار منصب اوسکا ہوجاوی اور ششم ماہ آبان کو قراولان خاص خبر لائی کہ چہہ کوس پر تین شیر ہین بعد دو پہر کی مین اوسطرف روانہ ہوا اور تینونکو مینی بندوقسی مارا آٹہوین تاریخ کو ہنگامہ دیوالی کا شروع ہوا

فرمایا مینی کہ دو تین رات مصاحب روبرو میری کھیلی بارجیت کا کھیلین اٹھارہوین تاریخ کو
لاش سکندر معین قراول خاص کے کہ ایام شہزادگی سی خدمت گذار میرا تھا اودیپور سی اجمیر شریف
مین آئی مینی اوسکی جماعت کو حکم دیا کہ اس لاش کو لیجاکر کناری تالاب اناساگر کی دفن کرین
سب خدمتگارونمین اسکو مجھسی کمال اخلاص تھا اور بارہوین ماہ آذر کو دو لڑکیین کہ اسلام خان
نی اپنی حیات مین زمینداران کوچ سی کہ شرقی جانب مین واقع ہی لایا تھا مع اوسکی فرزند اور
چورانوی ہاتیونکی ملاحظہ سی گذرین بعد پسند اکثر ہاتی داخل فیلخانہ خاصہ ہوی اور انہین دنون
مین ہوشنگ نی کہ بڑا بیٹا اسلام خان کا تھا بنگالہ سی آکر سعادت آستان بوسی کی حاصل کی
اور دو ہاتی اور اکیسو ایک مہر اور اسیقدر روپیہ نذر کیا موسم سرما مین ایک شب مینی خواب مین اپنی
والد بزرگوار کو دیکھا کہ فرماتی ہین باباگناہ عزیز خان کا کہ خان اعظم ہی بجہت میری خاطر کی بخش
دی جب مین بیدار ہوا تو دلمین مقرر کیا کہ اوسکو قلعہ گوالیار سی طلب کرونگا قریب شہر اجمیر کے
ایک درہ عمدہ ہی اوسمین ایک چشمہ شیرین ظاہر ہوا کہ اجمیر کی سب پانیونمین سی بہتر اور عمدہ ہی
یہ درہ اور چشمہ دونو ساتہہ نام حافظ جمال کی مشہور ہین جب مین وہان گیا تو حکم کیا کہ ایک مکان
لائق اس جگہہ کی بناوین ایک سالمین وہ عمارت ایسی عمدہ بنی کہ لوگ اور جگہہ ویسی عمارت بیان
نہین کرتی معمارون نی وہان ایک بڑا حوض بنایا اور اوس پانی کو فوارہ سی حوض مین
ڈالا وہ فوارہ بارہ گز اوٹھتا ہی اور وہ حوض چہل در چہل گز ہی اور حوض کناری ایک دالان عمدہ
اور اسیطرح اوسکی اوپر کی درجی مین عمدہ مکانات بنائی ہین مینی اپنی نام کی نسبت سی اوسکا
نام چشمہ نور رکھا اوس چشمہ مین فقط یہی عیب ہی کہ درمیان شہر یا سر شاہ راہ نہین اکثر

ات اور [illegible] حسب مرضی میری شاعرون نے اوسکی تاریخین کہین سعیدائی

نی نذر [illegible] تاریخ نکالی سے محل شاہ نور الدین جہانگیر

حکم کیا مینے کہ اسکو [illegible] اور ابتدائی ماہ دی مین سوداگر ولایت کی آئی

اور یزدی انار اور کاریزی خربزہ [illegible] مینے سب امرا اور بندگان درگاہ کو

اونمین سے حصہ عنایت کیا اور سب نے [illegible] اعلی خربوزہ اور انار کی نہ دیکہی

تہی باوجودیکہ ہرسال بدخشان سے خربوزہ اور کابل [illegible] لیکن مجہ خربوزہ اور

انار خربوزہ کاریزی اور انار یزدی سے کچہ مناسبت نہین رکہتی [illegible] شوق تہا

اسواسطے مجکو بڑا افسوس ہی کہ کاشکی یہ میوی اونکی روبرو آتی کہ [illegible]

اور اسیطرح مجکو عطر جہانگیری پر افسوس آتاہی کہ افسوس وہ اسکی خوشبو سے [illegible]

دولت مین یہ عطر نورجہان بیگم کی والدہ نے نکالاہی گلاب کہنچتے وقت کچہ چکنائی اوپر [illegible]

آجاتی ہی بسبب گرمی کی اوسکو تہوڑا تہوڑا جمع کرتی ہین اور جب سب گلاب نکالا جاوی تو وہ چربی

زیادہ ملتی ہی خوشبو اوسکی اسقدر تیز ہوتی ہی کہ ایک قطرہ سے تمام مجلس مہک جاتی ہی اور ہر کوئی

یہ جانتاہی کہ میری پاس بہت پہول گلاب کی رکہی ہین ایسی شوخ اور ملایم خوشبو

کہین نہین ہوتی کہ جان و دل پژمردان کو شادمان اور بحال کرتی ہی مینے اونکو اس بنانی کے

عوض ایک ہار موتیون کا عنایت فرمایا سلطان سلیمہ بیگم مرحومہ وقت ایجاد اس عطر کی حاضر

تہین نام اس روغن کا عطر جہانگیری رکہاہی ہندوستان کی ہوا مین اختلاف کثیر معلوم ہوتاہی

ابتدای سرما مین درمیان لاہور کے کہ حد مشترک ہی ہندوستان کی اور خراسان کی درخت توت کا

پہلا اور ایسا لطیف و شیرین ہوا جیسا کہ موسم میں ہوتا ہی لوگ [illegible] مش ہوے
یہ خبر پرچہ نویس نی مجکو لکہہ بہیجی اور انہیں دنون مخبر زبان [illegible] دل [illegible] ہی سے
نسبت تمام رکہتا تہا کہ اپنی بہتیجی کو عادلخان [illegible] ہی مین اوسکو اپنا خلیفہ بنایا ہے
لباس درویشانہ مین یہان آیا ہی [illegible] داری اوسکی کی اول مجلس مین
دس ہزار روپیہ [illegible] تسبیح مروارید اوسکو عنایت کی اور آصفخان
کی [illegible] اسکا احوال بو اجبی تحقیق کیا جاوی لیکن یہ ظاہر نہوا کہ وہ
[illegible] مین لی اجازت عادل خان کی سیر کو چلا آیا ہی یا عادلخان نی اوسکو
[illegible] پوشیدہ واسطی جاسوسی کی روانہ کیا ہی تا یہان کی صلاح بخوبی دریافت کری
[illegible] لیکن گمان غالب میرا یہ ہی کہ وہ باوجود اون نسبتون کی عادلخان سی بلا تجویز اوسکی
آیا ہی اور دلیل اسپر عرضداشت میر جمال الدین حسین کی ہی کہ بطریق ایلچی کری بیجا پور مین مقرر ہے
کہ اوسنی لکہا تہا کہ عادلخان نی مجسی کہا ہی کہ جو کچہ عنایتین بادشاہی بہ نسبت بختر خان کی ظہور
مین آئی ہین حقیقت مین وہ سب شفقت و مرحمت میری حق مین ہی مینی اسیواسطی اوسکی بہت
رعایت کی اور جب تک یہان رہا عنایتون سی سرفراز ہوتا رہا اتون کو میری پاس رہتا تہا
اور دو تین عادلخان کی بنائی ہوئی کہ خود اوسنی دو ڈہنگ ایجاد کری اونکا نام نورس کہا ہے
مجکو سنایا کرتا باقی احوال اوسکا تاریخ رخصت مین لکہا جاویگا ان دنو مین ایک جانور ولایت
زیرباد سی لوگ لای تہی کہ رنگ اوسکا طوطی کا تہا لیکن بدن اوس سی چہوٹا ایک خاصہ
اوسکا یہ ہی کہ جس شاخ یا لکڑی پر اوسکو بٹہادو تمام رات وہین چہپا رہتا ہی جب

ون ہوتا ہی تو اوس سی اوپر کی شاخ بیٹھتا ہی مشہور ہی کہ جانور عبادت کرتی ہین غالب
گمان میرا یہ ہی کہ یہ حال اوسکا طبعی ہی پانی ہرگز کبھی نہین پیتا کہ اوسکی حقمین ضرر زہر کا کرتا ہی
ماہ بہمن مین پیاپی خبرین خوشی کی آئین اول خبر اطاعت رانا امر سنگہ کی کہ اوسنی بندگی درگاہ
کے اختیار کی تفصیل اسکی یون ہی کہ جب فرزند سلطان خرم واسطی بہانی تہانون خصوصًا
اون مقامون مین کہ بسبب خرابی آب و ہوا کی لوگون کی نزدیک وہان دشوار تہی اور واسطی
تعاقب رانا کی فوج لیکر بلا لحاظ گرمی اور برسات کی گئی اور اکثر اہل و عیال اون لوگون کی پکڑی گئی
تو رانا اسقدر تنگ ہوا کہ اگر چند روز اور یہی معاملہ رہتا تو وہ اوس سی بالکل جاتا یا پکڑا جاتا تو بحال لاچار
ہوکر اطاعت اختیار کی اور اپنی خالو سوب کرن نام کو ہمراہ ہرداس جہالہ کی کہ مرد معتبر اوسکا تہا فرزند
اقبالمند کی پاس بہیجا اور عرض کی کہ اگر میری قصور معاف ہون اور تسلی دیجاوی اور نشان
پنجۂ مبارک کا واسطی اطمینان کی ملی تو خود مین بہی ملازمت مین حاضر ہون اور اپنی ولیعہد کرن
سنگہ کو بعوض اپنی خدمت شاہی مین روانہ کرون تا سب راجون کی طرح وہ وہان حاضر رہکر خدمتین
بجالاوی اور مجکو بعذر پیری کی حضور ہی درگاہ شاہی سی معافی ہو اسواسطی فرزند خرم نی
اوسکی اون وکیلون کو ہمراہ اپنی دیوان ملا شکر اللہ کی کہ بعد اس مہم کی خطاب افضل خانی
سی سرفراز ہوا ہی اور ہمراہ اپنی میر سامان سندر داس نام کی کہ بعد اسکی اوسکو خطاب رای
رایان کا ہوا ہی طرف درگاہ والا کی روانہ کیا اور حقیقت مفصل لکہہ بہیجی جو قدیم سی ہماری
ہمت اس بات پر مصروف ہی کہ قدیمی خاندانون کو خراب و برباد نکرین اور غرض یہی تہی
کہ رانا امر سنگہ اور باپ دادا اوسکی نی بسبب غرور مضبوطی اپنی کوہستان کی کسی بادشاہ

ہندوستان کی مطیع نہین ہوی میری ایام سلطنت مین یہ غرور اونکی سر سی نکل جاوی
سو موافق التماس فرزند خرم کی بیٹی اوسکی تقصیرین معاف کین اور فرمان عنایت آمیز
اوسکی دلجمعی کو مع نشان پنجہ مبارک عنایت کیا اور دوسرا فرمان رحمت عنوان فرزند جگر پیوند
بابا خورم کو لکہا کہ اگر کسی ہیہ مقدمہ تمام ہوا تو میری آرزو یہی ہی کہ آویگی تو اوس فرزند کی اون وکیلوںکو ہمراہ ملا شکر اللہ
کی مع فرمان رحمت اور نشان پنجہ مبارک رانا کی پاس روانہ کیا کہ خاطر تسلی ہوکر امیدوار عنایات
بادشاہی کا ہووی اور مقرر کیا کہ ایک شنبہ کی دن چہبیسوین ۲۶ ماہ بہمن کی رانا مع فرزند کی
میری پاس حاضر ہو دوسری خبر انتقال بہادر کی کہ ملک گجرات کی حاکم زادونسی تہا اور
باعث فتنہ اور فساد کا کہ اللہ تعالی نی محض اپنی کرم سی اوسکو نیست و نابود کیا تیسری خبر
شکست اوس ہیرزا کی کہ واسطی لینی قلعہ اور شہر سورت کی بڑہی سامان سی آیا تہا اوی
ساتہہ انگریزونکی کہ اوس بندر مین واسطی پناہ کی آئی تہی لڑائی واقع ہوئی سوا شکست کے
اکثر جہاز اوسکی انگریزون نی جلا دیی لاچار تاب مقابلہ نلا سکا اور بہاگ گیا اور اپنا وکیل
مقرب خان کے پاس کہ حاکم گجرات وغیرہ کا تہا بہیجا اور پیغام دیا کہ مین واسطی صلح کی آیا تہا
نہ ارادہ مخالفت سی ناحق انگریزونی یہ لڑائی ڈالی اور دوسری یہ خبر آئی کہ چند راجپوت جو واسطی
قتل عنبر کے مستعد ہوی تہی وقت فرصت کی اونہون نی عنبر کو گہیرا اور کچہ زخمی کیا لیکن عنبر
ہمراہیون نی اون سب کا کام تمام کیا اور آخر اس ماہ مین باہر اجمیر کے شکار مین مشغول تہا
محمد بیگ ملازم فرزند سلطان خورم کا آیا اور عرضی اوس فرزند کی مجکو دی اوسمین لکہا تہا
کہ رانا مع فرزند کی میری ملازمت مین آیا تفصیل اسکی رانا کی عرضی سی معلوم ہوویگی

بہی اوسوقت سجدۂ شکر اللہ تعالی کا کیا اور فیل اور خنجر مرصع محمد بیگ کو عنایت کیا اور خطاب
ذوالفقار خان بہی سرفراز کیا مضمون عرضی سے دریافت ہوا کہ یکشنبہ کی دن چہبیسوین [26] تاریخ
ماہ بہمن کی رانا مانند بندگان درگاہ کی باداب و تورہ فرزند خورم کی ملازمت مین حاضر ہوا اور
ایک بڑا لعل اور جڑاو ہتیار اور سات ہاتی عمدہ اور نو گہوڑے پیشکش کیے فرزند خورم نے بہی بہ نسبت
اوسکی کمال عنایت کی یہانتک کہ جب رانا نے فرزند مذکور کا قدم پکڑ کر معافی اپنی قصورونکی چاہی
تو فرزند اقبالمند نے اوسکو اوٹہا کر اپنی بغل مین لیا اور اوسکی ایسی تسلی کی کہ ہر طرح اوسکی دلجمعی
ہوگئی اور ایک بڑا خلعت مع شمشیر مرصع اور اسپ بازین مرصع اور خاصہ ہاتی مع سامان نقرہ
کے اوسکو عنایت کیا اور اوسکی ہمراہیون کو کہ قریب سو آدمیون کی لایق سروپا دینی کی تہی
ایکسو سروپا اور پچاس گہوڑی اور بارہ کہپوہ مرصع اونکو دیی جو راجستان مین رسم ہی کہ فرزند
ولیعہد راجون کا ہمراہ باپ کی بادشاہون کی خدمت مین نہین آتا موافق اس رسم کی اونی
بہی بڑی بیٹی کرن نام کو کہ ٹیکہ والا تہا ہمراہ نہ لایا چونکہ اوسی شام سلطان خورم روانہ ہوئی
والی تہی اسواسطی رانا کو اوسیوقت رخصت کیا تو خود جا کر کرن کو بہیجدے بعد اوسکی جانی کے
کرن بہی آکر حاضر ملازمت ہوا اوسکو بہی عمدہ خلعت اور شمشیر و خنجر مرصع اور اسپ طلائی زین کا
اور خاصہ ہاتی عنایت کیا اور کرن کو ہمراہ لیکر سلطان خورم اوسی شام کو روانہ طرف درگاہ
شاہی کی ہوہی عرضکہ مین تیسری اسفندیار مذکور شکار سے لوٹ کر اجمیر شریف مین آیا ان
سولہ دن کی شکار مین ایک شیرنی مع تین بچون کی اور تیرہ نیلگاو شکار ہوی تہے
فرزند خورم دسوین تاریخ مذکور کی قریب اجمیر شریف سے موضع دیورائی مین آکر مقیم ہوے

مینی سب امیرونکو حکم کیا کہ استقبال کو جاوین ہر ایک نی حسب طاقت استقبال کرکی
پیشکش گذرانی اور فرمایا کہ یکشنبہ کو گیارہوین تاریخ شاہزادہ بلند اقبال میری
ملازمت سی مشرف ہو دوسری دن شاہزادی نی سب لشکر ہمراہی اپنا خوب سامان سی آراستہ کرکی
اجمیر مین آیا اور داخل دولتخانہ خاص مین ہوا اور بعد دوپہر کی میری ملازمت حاصل کیے بعد تسلیم اور
کورنش کی ایکہزار اشرفی اور ہزار روپی بطریق نذر اور ہزار اشرفی اور ہزار روپی بطریق تصدق پیش
کیی مینی اوس نور چشم کو قریب بلاکر بغل مین لیا اور پیشانی پر بوسہ دیکر عنایات شاہی سی مخصوص
کیا بعد نذر اور عرض ضروریات کی عرض کی کہ اگر حکم ہو تو کرن سنگہ بہی اداب اور کورنش سے سرفراز
ہو مینی اوسکو روبرو طلب فرمایا بخشیون نی اوسکو موافق ادب اور قاعدہ کی حاضر کیا جب وہ
کورنش سی فارغ ہوا تو حسب التماس بابا خرم کی مینی حکم کیا کہ اوسکو دہنی جماعت مین پہلی کہڑا
کرین پہر مینی خرم کو فرمایا کہ جاکر اپنی والدہ کو سلام کری اور خلعت خاص اپنا کہ مشتمل اوپر
چارقب مرصع اور قبای زربفت کی تہا اور ایک تسبیح مروارید اوس فرزند ارجمند کو عنایت کی
جب شاہزادی نی اس خلعت خاص کا سلام کیا تو پہر مینی اسپ خاصہ با زین مرصع
اور فیل خاصہ اوسکو عنایت فرمایا اور کرن سنگہ کو بہی عمدہ خلعت اور شمشیر خاصہ
سی سرفراز کیا اوسوقت سب امرا اور منصبدارون نی جماعت جماعت اگر کورنش کی اور نذرین
دین اور ہر ایک موافق اپنی مرتبہ کی عنایتون سی سرفراز ہوا چونکہ خوش کرنا اور دلجمعی کرنا اسکے
منظور تہی اسواسطی مین ہر روز عنایت تازہ کرتا تہا چنانچہ دوسری دن خنجر مرصع اور
تیسرے دن خاصہ گہوڑا عراقی مع زین مرصع اوسکو دیا اور جب محل کی دربار مین گیا

تو نورجہان بیگم نے بہی اوسکو عمدہ خلعت اور شمشیر مرصع اور اسپ مع سازان اور ہاتہی دیکر سرفراز
کیا بعد اسکے مینے تسبیح مروارید بیش قیمت اوسکو دی دوسرے دن خاصہ ہاتہی مع سامان طلائی عنایت کیا
جو منظور تہا کہ ہر طرح کی چیزین اوسکو دی جاوین اسواسطے تین باز اور تین جرہ اور ایک شمشیر
خاصہ اور ایک بکتر اور ایک چار آئینہ خاصہ اور دو انگوٹہیین ایک لعل ایک زمرد کی اوسکو عنایت کین
اور اوسی ماہ کی آخیر مین مینے حکم دیا کہ فرش قسم قسم طرحکی اور قالین اور نمد تکیہ اور ہر قسم کی خوشبوئین
اور سنہری برتن اور دو منزل محل گجراتی اور بہان طرح طرحکی کپڑون کی سو خوانونمین رکہکر احدی
لوگ اپنے سر اور کندہون پر دیوانخانہ خاص و عام مین لاوین پہر یہ سب چیزین مینے اوسکو مرحمت کردین
اور ثابت خان کہ ہمیشہ دربار مین نالایق باتین اور اعتراض اعتماد الدولہ اور اوسکے بیٹے آصف خان
پر کیا کرتا تہا ہر چند مجکو یہ معلوم ہوتی تہین مینے اوسکو منع کیا کہ ایسی باتین مخلصان بارگاہ کے
حقمین نکیا کرے لیکن وہ اپنی اس عادت سے باز نہ آیا چونکہ مجکو خاطر اعتماد الدولہ کی بہت منظور
تہی اور مجکو اوسکے خاندان سے بہت نسبتین اور تعلق تہی اسواسطے مجکو ناپسند ہوتی تہین
باوجود ان باتونکی ایک رات بے جہت اور بے واسطہ پہر وہی نالایق باتین کرنا شروع کین
اور اسقدر کہین کہ آثار رنج و آزردگی کی اعتماد الدولہ کے چہرے مین ظاہر ہوے مینے بوقت
صبح ثابت خانکو ایک خدمتگار کے ہمراہ آصف خان کے پاس بہیجدیا کہ اسنے جرأت کو تیرے والد
کی حقمین نالایق باتین کی تہین اسواسطے مینے اسکو تیرے حوالہ کیا اب تو چاہے اسکو یہان
چاہے قلعہ گوالیار مین نظر بند رکہہ جبتک تیرا باپ اسکو اپنی نامہ ندیگا تو مین اوسکا قصور معاف
نکرونگا سو حسب الحکم آصف خان نے اوسکو قلعہ گوالیار مین بہیجدیا اور اسی مہینے مین بجاگیر

سوار منصب راجہ نرسنگہ دیو پر بڑہائی اور رخصت وطن کی عنایت کی کہ موافق وعدہ کی
درگاہ مین حاضر ہو اور انہیں دنون پیشکش ابراہیم خان کی ملاحظہ سی گذری ہر قسم کی چیزین
پسند خاطر ہوئین اور کشن چند کہ راجہ زادون ولایت نگرکوٹ سی ہی خطاب راجگی سی سرفراز ہوا پہر
پیشکش اعتماد الدولہ کی بمقام چشمہ نور مین ملاحظہ سی گذری بہت عمارہ مجلس آراستہ ہوئی تہی اور کمال
خوشی سی اوسکی پیشکش دیکہی گئی جواہرات اور جڑاو ہتیار اور پارچہائی نفیسہ سی قیمتی ایک لاکہہ روپیہ کی
کے قبول کیئی باقی اوسکو پہیر دی ساتوین روز منصب کشن سنگہ پر کہ دوہزاری ذات اور ڈیڑہزار
سوار کا تہا ہزاری ذات بیشی بڑہادیا اور انہیں دنون اطراف چشمہ نور مین ایک شیر شکار ہوا آٹہوین
کو منصب کرن سنگہ کا پنجہزاری ذات اور سوار سی سرفراز کیا اور ایک چہوٹی تسبیح موتیون اور زمرد
کی کہ لعل درمیان اونکی تہا اور اوسکا نام ہنود کی نزدیک سمرن ہی اوسکو عنایت ہوئی اور ابراہیم خان
کے منصب پر ہزاری ذات اور چارسو سوار اضافہ کیئی کہ اصل و اضافہ سب دوہزاری ذات اور
ہزار سوار کا ہوجای اور منصب حاجی ازبک پر تین سو سوار زیادہ ہوی اور راجہ شیام سنگہ کے منصب پر
پانصدی ذات اضافہ فرمایا کہ سب ڈہائی ہزاری ذات اور چودہ سو سوار کا ہوی یکشنبہ کو نوین
تاریخ کسوف واقع ہوا قریب دوپہر کے مغرب کی طرفسی آفتاب مین گہن شروع ہوا اور زیادہ تین
حصون سی گہن مین آیا اور آٹہہ گہڑی تک رہا صدقات ہر طرح کی از فلزات اور حیوانات اور غلہ
کے فقیرون کو دلی پہر اوسیدن پیشکش راجہ سورج سنگہ کی ملاحظہ سی گذری اوسمین جو چیز
مین پسند کیا وہ سب قیمتی تینتالیس ہزار روپیہ کا تہا اور پیشکش بہادر خان حاکم قندہار کے
بہی اوسیدن نظر سی گذری سامان چودہ ہزار روپیہ اوسمین سی مقبول ہوا پہر شب دوشنبہ

اور تیسوین صفر کو دختر آصف خان سی بابا خورم کا ایک پسر نرینہ پیدا ہوا اوسکا نام مینی دارا شکوہ
رکھا امید ہی کہ قدم اوسکا اس دولت اور اوسکی باپ پر مبارک ہو اور سید علی بارہہ کی منصب پر پانصدی
ذات اور تین سو سوار زیادہ ہوی کہ سب ڈیرہ ہزاری ذات اور ہزار سوار کا ہو جاوی دسوین تاریخ پیشکش
اعتبار خان کی ملاحظہ مین آئی سب انان مین سی قریب چالیس ہزار روپیہ کی مینی پسند کیا اور میان
منصب خسرو بی اوزبک پر تین سو سوار اور منصب منگلی خان پر پانصدی ذات اور دو سو سوار زیادہ
ہوی گیارہوین کو پیشکش مرتضی خان کی ملاحظہ ہوئی اوسکی تمام جواہرات سی سات قطعہ لعل کے
اور ایک تسبیح موتیون کی اور بہتر دانی متفرق موتیون کی مینی لیی غرضکہ جو کچہ اوسکی پیشکش سی پسند
ہوا قیمتی ایک لاکھہ بیتالیس ہزار روپیہ کا تھا بارہوین کو پیشکش میرزا راجہ بہاو سنگہ اور راوت شنکر
کی ملاحظہ فرمائی اور تیرہوین کو پیشکش خواجہ ابو الحسن سی ایک لعل قطبی اور ایک الماس اور ایک
لڑی موتیون کی اور پانچ انگوٹھین اور چار بڑی موتی اور پارہ تھان کہ سب قیمتی بیتیس ہزار روپیہ
کا تھا مقبول خاطر ہوا چودہوین کو منصب خواجہ ابو الحسن پر کہ سہ ہزاری ذات اور سات سو سوار
کا تھا ہزاری ذات اور پانسو سوار مینی اضافہ کیی اور وفادار خان کی منصب پر اضافہ ساڑھی سات سو
ذات اور دو سو سوارون کا فرمایا کہ کل منصب اوسکا دو ہزاری ذات اور بارہ سو سوار کا ہوے
اور اسیدن مصطفی بیگ ایلچی کہ وکیل سلطان ایران کا تھا سعادت ملازمت میری حاصل کرکے
کہ بعد درستی اور فراغت کی مہم گرجستان سی برادر عالیمقدار نی اوسکو مع خط فرحت نمط مشتمل
اوپر انواع محبت اور اظہار صداقت کی میری پاس بہیجا تہا اور چند راس اسپ اور شتر اور چند پارچی
اور فرش حلب کی کہ روم کیجانب سی اوس برادر کامگار کی واسطی آئی تہی اور نوکتی فرنگ کے

بڑی بڑی شکاری کرمینی اشارہ اونکی طلب مین کیا تہا اوسکی ہمراہ مجکو بہیجی غرض کہ وہ سب
تحفی اوس وکیل خجستہ نی میری پیش کیی اور مینی انہین دنون مرتضی خان کو واسطی فتح کرنی قلعہ
کانگڑی کی کہ کوہستان پنجاب مین ہی اور مثل اوسکی اور قلعہ محکم اور مضبوط کم بتاتی ہین رخصت کیا جبدن
سی کہ آوازہ اسلام کا ہندوستان مین بلند ہوا ہی اجتک کسی بادشاہ نی اسی فتح نہین پائی میری
والد بزرگوار کی وقت مین ایکبار لشکر پنجاب اس قلعہ کی محاصرہ پر مقرر ہوا تہا لیکن بضرورت ایک اور بڑی
لڑائی کی وہ لشکر کہ مشغول محاصرہ تہا اوسطرف بہیجا اور قلعہ فتح ہونی سی رہگیا اور وقت رخصت ہونیکی
مینی فیل خاص مرتضی خان کو عنایت کیا اور راجہ سورج مل کو کہ پوتا راجہ باسو کا ہی چونکہ ملک اوسکا
نزدیک اس قلعہ کی تہا اسواسطی اوسکو قلعہ کی نگہبانی پر مامور کیا اور پانصدی ذات وسو سوار اوسکی
منصب پر اضافہ فرمای اور راجہ سورج سنگہ نی اپنی جاگیر سی آکر ملازمت حاصل کی سو اشرفی
نذر کین ستروین کو نذر میرزا رستم علی کی دو خنجر مرصع اور ایک تسبیح دانہ موتیون کی اور چند
کشتیین پارچون کی اور ایک ہاتی اور چار عراقی گہوڑی مقبول ہوی باقی سامان نذر اوسکو
پہیر دیا اور اوسی تاریخ پیشکش اعتقاد خان کی قیمتی اٹہارہ ہزار روپی کی مقبول ہوئی اور
منصب اعتقاد خان پر کہ ہفتصدی ذات اور دو سو سوار تہا اٹہہ سو ذات اور تین سو سوار اضافہ کئی
کہ اصل و اضافہ پندرہ سو ذات اور پانسو سوار ہوی مسمی خسرو بی اوزبک کہ زمرہ سپاہیان نامی
تہا بعارضہ دست کی مرگیا اور صبح آٹہوین کو کہ یوم پنجشنبہ تہا ڈیڑہ پہر دن رہی شرف آفتاب ہوا
مینی خوشی سی تخت پر جلوس فرمایا اور ارکین دولت نی تسلیمات و کورنش مبارکبادی کی
بجالای پہر دن رہی طرف چشمہ نور کے گیا مین اور وہان نذر مہابت خان کو کہ بموجب

حکم مع جواہر نفیس و مرصع آلات و پارچہ ریشمی وغیرہ کی کہ خاطر خواہ مرتب کیا تہا دیکہا اون سب
مین ایک کہپوہ مرصع کہ بموجب عرض اوسکی زرگران سرکار نی تیار کیا تہا و از روی قیمت ویسا
ہیچ سرکار ابد دولت کی تہا تخمینا ایک لاکہہ روپیہ کا ہوا اور باقی جواہر اور اجناس ایک لاکہہ اٹہتیس ہزار
کا فی التحقیق کہ سامان بہت نادر تہا مصطفی خان ایلچی بادشاہ ایران کو دس ہزار روپیہ عنایت
کیا اور اکیسوین کو خلعت بدست عبد الغفور کی پندرہ نفر آدمیون کو امراء دکن سی بہیجا اور راجہ بکرماجیت
نی طرف جاگیر اپنی کی رخصت پائی و بیرم زم جاصلہ اوسکو مرحمت ہوا اور اسی دن خنجر مرصع مصطفی بیگ ایلچی
کو عنایت کیا اور اوپر منصب ہوشنگ پسر اسلام خان کی کہ ہزاری ذات اور پانسو سوار تہا پانصدی ذات
اور دو سو سوار اضافہ کیے تیسوین کو ابراہیم خان صوبہ دار ولایت بہار کا ہوا اور ظفر خان کو حکم ہوا
کہ متوجہ درگاہ ابد دولت ہو اور اوپر منصب ابراہیم خان کی کہ دو ہزاری ذات و ہزار سوار کا تہا
پانصدی ذات اور ہزار سوار زیادہ کیا مینی اور سیف خان اس روز طرف جاگیر کی رخصت ہوا اور جانی بیگ
اوزبک نی ساتہہ خطاب اوزبک خانی کی سربلندی پاکی طرف جاگیر کی رخصت حاصل کی اور بہادر الملک
متعینہ لشکر دکن نی کہ منصب دو ہزاری اور پانصدی ذات اور دو ہزار و یکصد سوار کا تہا باضافہ
پانصدی ذات اور دو صد سوار کے ممتاز ہوا اور اوپر منصب خواجہ تقی کی کہ ہشتصدی ذات و یکصد و ہشتاد
سوار کا تہا دو سو علاوہ اوسکی اضافہ ہوی اور چہبیسوین کو اوپر منصب سلام اللہ عرب کی دو سو سوار
اضافہ مقرر ہوی کہ سب پندرہ سو ذات اور ہزار سوار ہوی خاصہ گہوڑون سی گہوڑا سیاہ و ابلق
کہ دارای ایران نی بہیجی تہی مہابت خان کو عنایت کیا آخر روز پنجشنبہ کو دولت سرای خرم
مین تشریف لیجا کر پہر پہر رات تک وہان مقام فرما ہوا مین پیشکش دوبارہ اوسکی اوسوقت

نذر سے گذری روز اول کو کہ ملازمت حاصل کی تھی ایک قطعہ لعل مشہور رانا کا کہ وقت
ملاقات کی اوسنے دیا تھا قیمتی ساٹھہ ہزار روپیہ کا نذر کیا مگر جلینا کہ تعریف کرتی تھی نہ تھا
وزن اس لعل کا آٹھہ ٹانک تھا اور سابق راے مالدیو کہ سردار قبیلہ راٹھور اور راجہ مان نامی
ہندوستان سے تھا اسکا مالک تھا پھر اوسکی بیٹے چندر سین کی پاس آیا اور اوسنے پریشان حالی
مین رانا اودے سنگہ کی ہاتہہ بیچا اور اوسنے رانا پرتاب کو ملا اور رانا پرتاب سے اس رانا امر سنگہ کی
پاس آیا جو اونکی یہان اس سے اچھا تحفہ اور نہ تھا اسواسطے اوسنی مع اپنی بہت ہاتیون کی
وقت ملاقات شاہزادہ خورم کی نذر کیا اور مینے حکم کیا کہ اوسپر یہ لکھدین کہ رانا امر سنگہ نی ملاقات کے
وقت شہزادہ خورم کی نذر کیا ہے اور کئی چیزین بہی اوس روز بابا خورم کی پیشکش سے مینے پسند
کین منجملہ اونکی ایک صندوقچہ بلوری فرنگستانی تھا نہایت تکلف کا بنا ہوا اور چند قطعہ زمرد کی
اور تین انگوٹہیین اور چار گھوڑے عراقی اور چند متفرقات چیزین کہ قیمت اون سب کی اسی ہزار
روپیہ تھی اور اس مرتبہ کہ مین اوسکی گھر مین گیا بہت پیشکش آراستہ کی تھی تخمیناً اسباب چار پانچ
لاکھہ روپیہ کا مینے سب سامان دیکھکر اون سب مین سے قریب ایک لاکھہ روپیہ کا لے لیا اور باقی
اوسیکو مرحمت کیا اور اٹھائیسوین تاریخ کو اوپر منصب خواجہ جہان کی کہ سہ ہزاری ذات اور اٹھارہ
سو سوار کا تھا پانصدی ذات اور چار سو سوار اور زیادہ کیے مینے اور ابراہیم خان کو اسپ و خلعت
اور خنجر مرصع اور نشان و نقارہ مرحمت کیا اور صوبہ بہار کی طرف رخصت فرمایا اور خدمت عرض
مکرر کی کہ پہلی خواجہ حاجی محمد کی متعلق تھی بعد اوسکی وفات کی مخلص خان کو کہ میرا معتمد تھا
عنایت ہوئی اور تین سو سوار منصب ولاور خان پر زیادہ کیے کہ کل ہزاری ذات و ہزار سوار کا

ہوجاوی اور جو ساعت رخصت کنور کرن کی نزدیک آگئی تھی اور منظور تھا مجکو کہ اوسکو نشانہ اندازی
اپنی بندوق کی دکھلاوئین اسی درمیان مین قراولون نی ایک شیرنی کی خبر دی حالانکہ مین سوا
شیر کی نہین مارتا ہون مگر اس خیال سی کہ اوسکی جانی تک شاید اوشیرنی وسی کی طرف متوجہ ہوا مین
اور کرن سی پوچھا کہ گولی کہان مارون کہ وہین لگی جب قریب شیرنی کی گیا مین تو ہوا تیز چلنی لگی
اور ہتہی سواری کی شیرنی سی گہبرانی لگی لیکن مینی کہا کہ شیرنی کی آنکھہ پر گولی مارہی اللہ تعالی نی اپنی
کرم سی اوس ہندوزادہ کی روبرو میری عزت رکہی کہ اوسکی آنکھہ ہی مین گولی لگی اور شیرنی رہ گئی
کرن نی اوسی روز مجھسی بندوق خاصہ طلب کی مینی رومی بندوق خاص اوسکو عنایت کی اور جو
ابراہیم خان کو رخصت کی وقت ہاتی نہ دیا تہا اوسوقت خاصہ ہاتی اوسکو عنایت کیا اور ایک ہاتہی
بہادر الملک کو اور دوسرا وفادار خان کو مرحمت فرما کر اون کی پاس روانہ کیا اور ماہ اردی بہشت
کی آٹھوین کو مجلس وزن قمری کی آراستہ ہوئی اور مینی آپکو چاندی وغیرہ مین تول کر غربا کو وہ
تقسیم کر دیا اور نوازش خان کو اوسکی جاگیر کیطرف کہ صوبہ مالوہ مین تہی رخصت کیا اور انہین دنون
ایک ہاتی خواجہ ابو الحسن کو عنایت کیا اور نوین تاریخ خان اعظم خان کو کہ اگرہ مین گوالیار سی حسب الطلب
میری لائی تہی سامنی لائی باوجودیکہ اوس سی تقصیرین بہت ایسی ہوئی تہین کہ جو کچہ اوسی
سزا دیتا حق بجانب میری تہا لیکن اوسکی روبرو ہوتی ہی آثار شرمندگی مجہمین ظاہر ہوئی اور سب
قصور مینی اوسکی بخش دی اور شال کہ میری کمر سی بندہی تہی اوسکو عنایت کی اور کنور کرن کو
ایک لاکہہ روپی عنایت کیی راجہ سورج سنگہ نی اوسی روز ایک ہاتہی رن راوت نام کہ بڑا اچہا تہا
میری نذر کیا بیشک بہت نادر ہاتی تہا داخل فیلخانہ کیا مینی اور دسوین تاریخ پیشکش

خواجہ جہان کی آگرہ مین اپنی بیٹی کی ہاتہہ بہیجا ہی تہی نظر اشرف سی گذری اوسمین ہر طرح کی
چیزین تہین قیمت اوسکی چالیس ہزار روپی ہوئی اور بارہوین کو پیشکش چاندوران کی ملاحظہ
سی گذری اوسمین پانچ گہوڑی دو شتر اور چند کُتی تازی اور کئی جانور شکاری تہی اور اوس روز
سات ہاتہی راجہ سورج سنگہ نی پیش کیی اوسب داخل فیلخانہ خاص ہوی بختر خان بعد اوسکی کہ چار
ماہ ملازمت مین رہا اوس روز رخصت ہوا مینی معرفت اوسکی چند باتین عادلخان کو کہلا بہیجین
اور نفع نقصان دشمنی و دوستی کی بخوبی سمجہا کر رخصت کیا کہ اچہی طرح عادلخان کی دلنشین کردی کہ
وہ راہ دولت خواہی اور فرمان برداری اختیار کری اور اوسکی رخصت کی وقت عادلخان کو بہی چند
چیزین بہیجی مینی غرضکہ ان تہوڑی دنون مین خاص سرکار اور اکثر شہزادون اور امرا کی طرف سی
کہ حسب الحکم میری اونہون نی عادلخانکو بہیجا ہی قریب ایک لاکہہ روپی کی حساب ہوا اور چودہوین
کو منصب اور عوض خدمت فرزند خرم کا غور کیا منصب اوسکا بارہ ہزار بذات اور چہہ ہزار سوار کا تہا
اور منصب اوسکی بہائی کا پندرہ ہزار بذات اور آٹہہ ہزار سوار کا سو حکم دیا مینی کہ منصب اوسکا برابر منصب
پرویز کی اعتبار کری جو کچہہ اوس سی زیادہ ہوا وسکو بصیغہ انعام اس خدمت کی بطریق اضافہ جاری
رکہین اور ہاتہی خاصہ پنچی گج نام مع سامان قیمتی بارہ ہزار روپیہ کا اوسکو مرحمت کیا مینی اور
سولہوین تاریخ ایک ہاتہی مہابت خان کو عنایت ہوا ستروین کو منصب راجہ سورج سنگہ پر کہ
چار ہزاری ذات اور تین ہزار سوار کا تہا ایکہزار اور اضافہ کر کی منصب پنجہزاری سی سربلند کیا مینی
اور حسب التماس عبداللہ خان کی منصب خواجہ عبداللطیف پر کہ پانصدی ذات اور دوسو سوار کا
تہا حکم کیا مینی کہ اب منصب اوسکا ہزاری ذات اور چار سو سوار کا ہو اور عبداللہ خان پسر خان اعظم کو

که قلعه رنتهنبور مین مقید تها بالتماس اوسکی باپ کی مینی اوسکو بلوایا جب وه در دولت پر آیا تو
بیڑی اوسکی پانوکی نکلواکر اوسکو نزدیک اوسکی باپ کی بهجوا دیا اور چوبیسوین کو ایک هاتی فوج سنگار
نام راجه سورج سنگه نی نذر کیا اگرچه یه هاتی بهی خوب هی اور فیلخانه خاص مین داخل هوا لیکن اگلی هاتی
کی برابر نهین که وه نوادرات زمانه سی هی قیمت اوسکی بیس هزار روپیه هوی هین اور چهبیسوین
کو منصب بدیع الزمان ولد میرزا شاهرخ کا که سات سو ذات اور پانسو سوار کا تها دو صدی ذات
اوسپر اور اضافه کیا مینی اور اسی دن خواجه زین لی که نقشبندی خواجه زادون سی هی ماورا النهر سی
آکر ملازمت حاصل کی اور اتهاره گهوڑی نذر کیی اور چونکه قزلباش خان کی صوبه گجرات کا بخشی تها
وهان کی صاحب صوبه سی حاضر درگاه هوا تها اسواسطی مینی حکم کیا که ایک شخص یکه مین کا اوسکو
قید کرکی پهر نزدیک صاحب صوبه گجرات کی لیجاوی تا پهر لوگ ایسی هوس نکرین اور منصب
مبارک خان عزادلی پر پانصدی ذات اضافه کیی مینی که کل ڈیڑه هزاری ذات اور سات سو سوار کا
هو جاوی اور انتیسوین تاریخ ایک لاکه روپی خان اعظم کو مینی مرحمت کیی اور حکم کیا که پرگنه داسنه
اور پرگنه کاسنه کا که موافق پنجهزاری ذات کی هوتا هی اوسکی جاگیر مین مقرر هوا اور آخر اسی ماه مین
جهانگیر قلی خان کو مع اوسکی عزیزون اور برادرون کی صوبه اله آباد کیطرف که اوسکی جاگیر مین
مقرر تها رخصت کیا مینی اور اسی مجلس مین بیس گهوڑی اور ایک قبا پرم نرم کی خاصه اور بارهٔ
هرن اور دس تازی کتی کرن سنگه کو مرحمت هوی پهر دوسری دن که غره ماه خورداد کا تها چالیس
گهوڑی اور دوسری تاریخ مین اکتالیس گهوڑی اور تیسری تاریخ مین بیس گهوڑی که سب تین دن
مین ایک سو ایک هوی کنور کرن کو مرحمت هوی اور عوضمین فوج سنگار کی ایک هاتی خاص فیلخانه سی

قیمتی دس ہزار روپیہ کا راجہ سورج سنگہ کو مرحمت ہوا اور پانچوین تاریخ دس جیغہ اور دس قبائین اور دس ٹیکی کرن کو عنایت کیی اور بیسوین کو ایک اور ہاتی اوسکو دیا اور انہین دنون کشمیر کے اخبار نویس نی لکہا کہ ملا گدائی نام ایک درویش کہ چالیس برس سی یہان ایک خانقاہ مین بیٹہا تہا دو سال قبل اپنی وفات کی مالک خانقاہ سی اپنی جگہہ مانگی تہی اور اونہون نی حسب الطلب اوسکی خانقاہ مین اوسکی ایک جگہہ قبر کی دی تہی جب دن وفات کی قریب آئی تو اوسنی دوستون سی کہا کہ مجکو حکم ہوا ہی کہ جو امانت میری پاس ہی اوسکی سپرد کر کی طرف عالم آخرت کی روانہ ہون دوستون نی یہ سنکر تعجب سی خندہ کیا اور کہا کہ انبیا علیہم السلام کو اپنی موت پر اطلاع نہین تو یہ بات کسطرح کہتا ہی اوسنی پہر یہی کہا کہ مجکو حکم ہوا ہی پہر وہان کی ایک قاضی زادی سی کہ اوسکا معتقد تہا کہا کہ میرا قرآن سات سو تنکہ کا مال ہی اسیقدر مین اسکو ہدیہ کر کی میری تجہیز و تکفین مین صرف کرنا اور جب جمعہ کی اذان سننا تو میری خبر لینا اور یہ سب باتین جمعرات کو کہین تہین پہر سب اسباب اپنی حجرہ کا دوستون اور مریدونکو بانٹ دیا اور اوسی دن عصر کو حمام مین نہا کر لباس بدلا دوسری دن قاضی زادہ مذکور پہلی نماز جمعہ سی خانقاہ مین تحقیق احوال کو اوسکی آیا دیکہا کہ دروازہ حجرہ کا بند ہی اور ایک مرید اوسپر بیٹہا ہی خادم سی جب حال پوچہا تو اوسنی کہا کہ ملا نی حکم کیا ہی جب تک یہ دروازہ خود بخود نہ کہلجاوے اندر نہ آنا پہر ایک گہڑی گذری کہ وہ دروازہ کہل گیا اور قاضی زادہ مع خادم اندر گیا دیکہا کہ ملا قبلہ رو دوزانو بیٹہا ہی اور جان جان آفرین کی سپرد کی ہی کیا خوش احوال ہین وہ لوگ کہ اس دنیا سی جو دامگاہ تعلقات ہی یون آزادانہ چلی جاتی ہین اور منصب کرم سین راٹہور پر دو صدی ذات اور پچاس سوار اضافہ کیی یعنی کہ کل منصب اوسکا ہزاری ذات اور تین سو سوار کا ہوجاوے

گیارہوین تاریخ پیشکش لشکرخان کی کہ تین شتر ولایتی اور بیس شکاری تہی ملاحظہ سی گذری بارہوین
کو ایک خنجر مرصع اعتبارخان کو مرحمت کیا اور کرن کو ایک کلگی دو ہزار روپلی کی عنایت کی چودہوین
تاریخ بسیر بلند رای کو خلعت دیکر دکن کیطرف رخصت کیا اور جمعہ کی شب مین پندرہوین تاریخ ایک
عجیب امر واقع ہوا وہ مین اوس رات بہکر مین تہا خلاصہ اوسکا یہ ہی کہ کشن سنگہ بہائی سورج سنگہ کا
گوبنداس سی جو وکیل راجہ مذکور کا تہا بسبب مارہی جانی اپنی بہتیجی کو پالداس نام کہ کچہ دنون اس سی پہلی
گوبنداس کی ہاتہہ سی مارا گیا تہا دل تنگ رہا کرتا تہا اور قصہ اوسکی مارہی جانی کا طویل ہی غرضکہ
کشن سنگہ کو امید تہی کہ گوپال داس جو حقیقت مین راجہ کا بہی بہتیجا ہی عوض اوسکی خون کا
گوبنداس سی لیگا لیکن راجہ بسبب ہوشیاری اور کاربرآری گوبنداس کی طلب قصاص سی تغافل
کرتا تہا کشن سنگہ نی جب راجہ کی یہ بی پرواہی دیکہی تو خود اپنی بہتیجی کی قصاص لینی پر کمر باندہی
اور مدت تک اسی تاک مین رہا یہان تک کہ اوس رات اپنی لوگون کو جمع کرکی اسمقدمہ کا اظہار کیا
کہ مین آج گوبنداس کی مارنی کو جاتا ہون آگی جو کچہ ہوا اور یہ نہ سوچا کہ اسمین راجہ کو بہی ضرر پہنچیگا
اور راجہ اس حال سی بیخبر تہا پہر قریب صبح صادق کی ہمراہ اپنی بہتیجی کرن سنگہ اور دوسری ہمراہیون
کی جاکر دروازی پر راجہ کی حویلی پر پہنچا اور وہان سی اپنی چند لوگ معتبر گوبنداس کی مکان پر
کہ قریب راجہ کی مکان کی تہا روانہ کیی اور خود دروازی پر کہڑا رہا وہ لوگ جب گوبنداس کے مکانپر
گئی تو پہری والونکو اونہون نی قتل کیا اور اوس شور سی گوبنداس جاگ پڑا اور گہبرا کر تلوار لیی ہوی
گہر کے ایک طرف سی باہر آیا کہ اپنی پہری والون کی مدد کری اور وہ لوگ جب پہری والون کی قتل سے
فارغ ہوی تو گوبنداس کو ڈہونڈنی لگی اور بمجرد اوسکی دیکہنی کی اوسکا کام تمام کیا او قبل اس سے

کہ گوبنداس کی ماری جانی کی خبر کشن داس کو تحقیق ہو کشن سنگہ بہر اگر گہوڑی سی اوتر پڑا اور
احاطہ کی اندر چلا ہر چند اوسکی لوگون نی منع کیا کہ اسوقت پیادہ ہونا مناسب نہین لیکن اوسنی نمانا
اگر توقف کرتا تو دشمن کی ماری جانی کی خبر سنکر اوسطرح سوار صحیح و سالم پہر آتا لیکن تقدیر مین جو نکہ
اوسکی موت لکہی تہی پیادہ اندر گیا اور اوس شور سی راجہ بہی جاگ کر تلوار برہنہ لیی ہوی اپنی دروازی
پر اندر سی اکر کہڑا ہوگیا تہا اور لوگ ہر طرف سی وہ شور سنکر ننگی تلوارین لیی جمع ہوتی تہی اور پہلی اون چنید
پیادونکو گہیر لیا تہا وہ تہوڑی اور راجہ کی لوگ بہت تہی ایک ایک کی دس دس مقابل ہوگیی اور جب جس
وقت کشن سنگہ اور کرن سنگہ پیادہ راجہ کی مکان کی قریب پہنچی تو لوگون نی حملہ کرکی دونو کو
مار ڈالا کشن کی سات زخم اور کرن کی نو زخم آئی اور چہیاسٹ آدمی دونو طرف کی ماری گئی راجہ
کی تیس اور کشن کی چہتیس جب آفتاب نکلا تو سب مین یہ قصہ مشہور ہوا اور راجہ نی اپنی بہایی
اور ایک بہتیجی اور ایسی نوکر کو کہ زیادہ عزیز جان سی اوسکو کشتہ پایا اور باقی گرد پڑی ہوی مقدمہ
تقدیر سی حیران ہوکر اپنی گہر کو گیا یہ خبر مجکو بہکر مین پہنچی یعنی لاشونکی جلانی کا حکم موافق اونکی
طریق کی دیا اور تحقیق مقدمہ کی آخر جسطرح کہ تحریر ہوا ظاہر ہوا آٹہوین تاریخ میران صدر جہان نی
اپنی وطن سی اکر ملازمت حاصل کی ایک سو مہرین نذر کین اور رای سورج سنگہ خدمت دکن پر رخصت
ہوا ایک جوڑی موتی واسطی اوسکی کان کی اور بیرم نرم خاصہ یعنی اوسکو مرحمت کیا اور خانجہان کو
بہی ایک جوڑی موتی کی بہیجی اور چہبیسوین کو منصب اعتبار خان پر چہہ سو سوار زیادہ کرکے کل پنجہزار
ذات اور دو ہزار سوار کر دیا اور اوسی دن کرن اپنی جاگیر کی طرف رخصت ہوا گہوڑا اور ہاتی خاصہ
مع خلعت اور مالا موتیون کی پچاس ہزار روپی قیمت کا تہا اور خنجر مرصع دو ہزار کی لاگت کا

اوسکو مینی مرحمت کیا جس روز سی کہ وہ آیا تہا تو رخصت تک نقد و جنس اور جواہر اور جڑاو ہتیار ون
سی جو کچہ اوسکو عنایت ہوا دو لاکہہ روپیہ اور ایک سو دس گہوڑی اور پانچ ہاتی ہوی سوا اوسکی کہ فرزند
خرم نی چند بار اوسکو دیا ہی اور مبارک خان سنزاولی کو گہوڑا اور ہاتی دیکر اوسکی ہمراہ مقرر کیا اور کچہ زبانی
باتین رانا کو کہلا بہیجین اور راجہ سورج سنگہہ نی بہی بوعدہ دو ماہ کی اپنی وطن کی رخصت حاصل کی
ستائیسوین کو پایندہ خان مغل نی کہ امرای قدیم اس سلطنت سی تہا انتقال کیا اور آخر اسی مہینی
خبر آئی کہ سلطان ایران نی اپنی بڑی بیٹی میرزا صفی کو مروا ڈالا یہ خبر باعث کمال حیرانی کی ہوئی
بعد تحقیق کی معلوم ہوا کہ اوسنی بہبود نام غلام کو حکم کیا کہ صفی میرزا کو قتل کر غلام نی وقت موقع کا
دیکہکر جمعہ کو نوین محرم کی سنہ ایکہزار چوبیس مین کہ شہزادہ حمام سی نکلکر گہر کو جاتا تہا غلام مذکور نی دو
تلوار وںمین اوسکا کام تمام کیا اور بہت دیر تک اوسکی لاش خاک و خون مین پڑی رہی آخر شیخ
بہاالدین محمد نام ایک بزرگ نی کہ درمیان اوس ملک کی ولایت مین مشہور تہا اور معتقد علیہ
بادشاہ کا اجازت لاش اوٹہانی کی بادشاہ سی لیکر اوسکی بزرگون کی قبرستان مین دفن
کیا ہر چند مینی ایران کی آنی والون سی اسکا باعث تحقیق کیا کسینی ایسی بات نہ کہی کہ جس سے تسلی
خاطر کی ہووی اسواسطی کہ فرزند کی قتل کو بڑا سبب چاہیی کہ رفع اسکی بدنامی کا کری اوسیلی تاریخ
تیرماہ کی ایک ہاتی رنجیت نام مع سامان میرزا رستم کو مرحمت ہوا اور سید علی بارہہ کو بہی ایک ہاتہی
عنایت ہوا اور میرک حسین داماد خواجہ شمس کو بخشی اور واقعہ نویس صوبہ بہار کا مینی کیا اور
اوسطرف رخصت فرمایا اور خواجہ عبداللطیف قوش بیگی کو ہاتی اور خلعت دیکر اوسکی جاگیر کی طرف
رخصت کیا اور نوین ماہ مذکور کو شمشیر مرصع واسطی خاندوران کی اور خنجر واسطی الہ داد

ولد جلاله افغان کی بہیجا گیا اور تیرہوین کو مجلس عید آب باشی کی منعقد ہوئی بندگان درگاہ نی
آبیمین گلاب چہڑک کر خوشیین کین سترہوین کو امانت خان طرف بندر کہنبایت کی معین ہوا
چونکہ مقرب خان ارادہ آنی درگاہ کا رکہتا تہا اسواسطی اوسکو بندر مذکور سی تغیر کیا اور اوسی دن خنجر
مرصع فرزند پرویز کو بہیجا اٹہارہوین کو پیشکش خان خانان کی ملاحظہ سی گذری ہر طرحکی چیزین
آراستہ کیی تہین تین لعل اور ایک سو ایک موتی اور سو یاقوت اور دو جڑاو خنجر اور کلگی مرصع یاقوت
اور موتیون سی اور ایک جڑاو صراحی اور مرصع تلوار اور ترکش مخملی بند و باز مرصع کا اور ایک انگوٹہی
الماس کی قریب لاکہہ روپیہ قیمت کی کہ یہ سب سوا تہا اون اور جڑاو ہتیارون اور جواہر اور پارچون کی
جو دکن اور کرناٹک سی حاصل کی تہی کہ ہر قسم کی زردار اور سادہ اوسمین تہی اور پندرہ ہاتی اور ایک
گہوڑا کہ بال اوسکی زمین تک تہی اور پیشکش مین شاہ نواز خان کی بہی پانچ ہاتی تہی اور تین سو پارچہ
ہر قسم کی ملاحظہ سی گذری اور ہوشنگ کو خطاب اکرام خان سی سرفراز کیا مینی اور ایک روز افزون نام
راجہ زادہ صوبہ بہار کا کہ طفلی سی حاضر حضور رہا کرتا تہا مینی اوسکو مشرف باسلام کیا اور باوجودیکہ
اوسکا باپ سنگرام بسبب بدخلاقی کی میری سپاہ کی ہاتہہ سی مارا گیا تہا لیکن مینی اوس نوجوان
نومسلمان کو اوسکی باپ کی جگہہ راجہ کرکی وہی ملک اوسکو دیدیا اور ہاتی دیکر اودہر رخصت فرمایا
پہر ایک ہاتی جہانگیر قلی خان کو مرحمت ہوا کہ اوسکی پاس بہیجا جاوی چوبیسوین کو جگت سنگہ کنور
کرن نی کہ بارہ سال کا تہا آکر ملازمت حاصل کی اور عرضداشت اپنی دادا رانا امر سنگہ اور اپنی
باپ کی حضور مین گذرانی اکثر آثار اصالت اور امیرزادگی کی اوسمین چہرہ سی ظاہر تہی مینی
خلعت اور دلجوئی سی اوسکی دلکو بہت خوش کیا اور میرزا عیسی ترخان کی منصب پر دو صدی

ذات اضافہ کیے کہ کل بارہ صدی ذات اور تین سو سوار کا ہو جاوی اور آخر اسی ماہ مین شیخ حسین روہیلہ کو خطاب بہادر خانی سے سرفراز کیا اور بعد تعیین ایام رخصت جاگیر پر جانیکی اجازت دی اور میرزا شرف الدین حسین کاشغری کی قریبون کو کہ انہین دنون آستانہ بوسی سے شادکام ہوئی تہی دس ہزار روپیہ عنایت کیے اور پانچوین امداد کو منصب اوسکا جہ تہل پر کہ ڈیڑ ہزاری ذات اور گیارہ سو سوار کا تہا پانصدی ذات اور ایک سو سوار اضافہ کیے یعنی ساتوین تاریخ لیتو باقی کہ سرکار اوڈیسہ مین جاگیر رکہتا تہا اور بواسطہ شکوہ صاحب صوبہ وہان کی طلب کیا گیا تہا آکر ملازمت حاصل کی اور چار ہاتی پیشکش کیے چونکہ ان دنون مجکو خانجہان کی فرزند کی دیکہنی کا شوق کمال تہا اور واسطی تحقیق حالات دکن کی ایکبار آنا اوسکا ضروری تہا اسواسطی یعنی اوسکو طلب فرمایا تھا سہ شنبہ آٹہوین ماہ مذکور کو سعادت ملازمت سے شرف یاب ہوا ایکہزار اشرفی اور ایکہزار روپیہ نذر کیے اور چار لعل بیس موتی ایک زمرد اور ایک پہول کٹاری جڑاو پچاس ہزار روپیہ کا پیشکش کیا اور شب یکشنبہ کو کہ عرس خواجہ بزرگوار کا تہا اسواسطی یعنی روضہ مبارک مین آکر نصف شب تک وہان رہا صوفیون کو وہان حال آیا اپنی فقرا اور حاضرون کو اپنی ہاتہہ سے چہہ ہزار روپیہ نقد اور سو کرتی تقسیم کیے اور ستر تسبیح مروارید اور مرجان اور کہربا کی فقرا کو دین اور راجہ مانسنگہ کی پوتی مہاسنگہ کو خطاب راجگی سے سرفراز کر کی نقارہ اور نشان عنایت کیا سولوین کو ایک گہوڑا عراقی خاصہ اور ایک گہوڑا دوسرا مہابت خان کو مرحمت کیا انیسوین کو ہاتی خان اعظم کو عنایت ہوا اور منصب کیشو داس مارو پر کہ دو ہزاری ذات اور ہزار سوار کا تہا دو سو سوار اضافہ ہوی اور خلعت سے سرفراز ہوا اور خواجہ جہان کے منصب پر کہ بارہ صدی ذات اور چہہ سو سوار کا تہا دو صدی ذات

اور سو سوار اضافہ کیے بائیسوین کو میرزا راجہ بہاو سنگہ نے طرف اپنے وطن انبیر کے رخصت پائی اور اپنے
جامہ صوبہ کشمیری خاصہ اوسکو مرحمت کیا اور احمد بیگ خان نے کہ زنتنبور مین محبوس تہا اگر ملازمت حاصل
کیے مینے اوسکی قصورونکو بلحاظ اگلی خدمتونکی عفو فرمایا اور مقرب خان نے بہی صوبہ گجرات سے اگر شرافت
آستان بوسی حاصل کی ایک کلگی اور ایک تختی مرصع نذر کی یہہ مینے منصب سلام اللہ عرب پر پانصدی ذات
و سو سوار اضافہ کیے کہ سب دو ہزاری ذات اور گیارہ سو سوار کا ہوجاوے اور اول ماہ شہریور مین منصوبہ
اون لوگون کی جو خدمت دکن پر جاتی تہی اسطرح اضافہ کیا یعنے منصب باز خان پر تین سو سوار
کہ کل ہزاری ذات و سوار کا ہوجاوے اور ناہر خان کو اسیقدر اضافہ سے سرفراز کیا اور دلاور خان کا
اضافہ بہی تین سو سوار کا فرماکر کل ڈہائی ہزاری ذات و سوار کا مقرر کیا اور منگلی خان کی دو سو سوار
اضافہ کرکے ڈیڑہ ہزاری ذات و سوار مقرر کیا اور گردہر پسر رای سال ہشتصدی ذات و سو اسے ممتاز
ہوا اور الف خان قیام خانی اسیقدر منصب پر اصل و اضافہ سے سربلند ہوا یادگار حسین ہفتصدی ذات
اور پانسو سوار سے ممتاز ہوا اور کمال الدین خان پسر شیر خان کو بہی اسیقدر منصب سے عزت
بخشی اور ڈیڑہ سو سوار سید عبد اللہ بارہہ کی منصب پر زیادہ کیے کہ کل ہفتصدی ذات اور تین سو سوار
کا ہو پہر ایک اشرفی نورجہانی چہہ ہزار چارسو روپیہ کی مصطفی خان بیگ وکیل ایران کو مرحمت کی
اور پانچ چیتے شکاری قاسم خان حاکم بنگالہ کو مرحمت کیے اور میرزا امرا و بڑا بیٹا میرزا رستم کا بارہوین
اسی ماہ خطاب التفات خانی سے سرفراز ہوا سولوین شب کہ مطابق شب برات کی تہی چاروں طرف
تال رانا ساگر کی خوب روشنی کراکر اوسکی تماشے کو گیا مین چراغون کا عکس پانی مین عجیب
کیفیت دکہاتا تہا زائد نصف شب سے ہمراہ بیگمات کی وہان رہا سترہوین تاریخ میرزا جمال الدین

حسین کہ وکیل ہوکر بیجاپور گیا تہا آکر ملازمت حاصل کے اور انگوٹہیں تین کہ اونمیں ایک عقیق یمنی نہایت سیر لب کی تہی نذر کین ایسا عقیق کمیاب ہے عادلخان بیجاپوری نی سید کبیر نام ایک شخص کو اپنی طرفسے ہمراہ میر مذکور کی بہیجا تہا اور چند ہاتی مع سامان طلائی اور نقرہ اور عربی گہوڑی اور جڑاو ہتیار اور جواہرات اور کپڑی اور فروش اور ظروف کہ بنی ہوی ہمراہ اوسکی بطریق پیشکش بہیجی تہی وہ سب ہمیری ملاحظہ سی گذری اور عرضداشت اوسکی پہنی دیکہی پہر اوسی دن مجلس وزن شمسی کی منعقد ہوئی اور چہبیسوین کو مصطفی بیگ وکیل نے رخصت پائی بمدت حضوری میں اوسکو جو کچہ کہ مرحمت ہوا تہا اوسکی سوا بیس ہزار روپیہ نقد اور خلعت پہنی اوسکو عنایت کیا اور جواب میں شاہ ایران کی ایک محبت نامہ کمال دوستی کا لکہا چوتہی ماہ مہر کو منصب میر جمال الدین حسین کا کہ دو ہزاری ذات اور پانسو سوار کا تہا چار ہزاری ذات اور دو ہزار سوار کا مقرر فرمایا ہمنی پانچوین کو مہابت خان کہ ہمراہ خانجہانخان کی خدمت دکن پر مقرر ہوا تہا بواسطی ملاحظہ ساعت مقررہ سفر کی کہ آگئی تہی رخصت ہوا اور خلعت اور خنجر اور پہول کٹارہ اور شمشیر خاص اور ہاتی سی سربلند ہوا اوسی دن خانجہانخان رخصت ہوا اوسکو خلعت اور نادری خاصہ اور اسپ راہوار مع زین اور فیل خاصہ اور شمشیر خاصہ ہمنی عنایت کی اور اوسی روز حکم دیا کہ ستره سو سواروں کو ہمراہیان مہابت خان سی تنخواہ دو اسپہ اور سہ اسپہ کی دی جاوی وہ سب لوگ کہ اس بار خدمت دکن پر مقرر ہوی تین سو تیس منصب والے اور تین ہزار ایکی اور سات سو سوار اہدی ماقی کی اور تین ہزار افغان دلہزاک تہی یہ کل تین ہزار سوار ہوی کہ ساتہ تیس لاکہہ روپیہ خزانہ اور توپخانہ جنگی آراستہ اور جنگی ہاتیون کی خدمت مذکور پر روانہ ہوی اور منصب سربلند راے پر بالصدی ذات اور دو سو ساٹہہ سوار زیادہ کیی ہمنی کہ کل دو ہزاری

ذات اور ڈیڑہ ہزار سوار کا ہوا اور بالجو بہتیجا قلیچ خان کا منصب ہزاری ذات اور سات سو سوار سے
مع اصل و اضافہ کی سرفراز ہوا اور منصب راجہ کشن داس پر بہی پانصدی ذات اضافہ کیے یعنی اوس
حسب التماس خانجہان کی منصب شہباز خان لودیکا کہ متعینان دکن سی ہی مع اصل و اضافہ دو ہزاری
ذات اور ہزار سوار کا مقرر ہوا اور دو سو سوار وزیر خان کی منصب پر زیادہ کیے اور منصب سہراب خان
پسر میرزا رستم کا ہزاری ذات اور چار سو سوار کا مع اصل و اضافہ قرار پایا اور چودہوین اوسی ماہ کو اور
ایک ہزاری ذات اور پانسو سوار منصب میر جمال الدین حسین پر اضافہ کرکی اوسکو منصب بزرگ پنجہزاری
ذات اور ڈہائی ہزار سوار سی سرفراز کیا اونیسوین تاریخ راجہ سورج سنگہ نی مع اپنی پسر گجسنگہ کی کہ وطن
گیا تہا اگر ملازمت حاصل کی اور سو اشرفی اور ہزار روپیہ نذر کیے پہر یعنی سید کبیر وکیل عادلخان کو ایک اشرفی
نورجہانی پانسو تولہ کی مرحمت کی تیئیسوین [۲۳] تاریخ نو ہاتی کہ قاسم خان نی فتح ولایت کوچ اور فتح مکہہ
اور زمینداران اوڈیسہ سی لیے تہی ملاحظہ سی گذری اور داخل فیلخانہ خاص ہوی اور ارادت خان منصب
میر سامانی اور معتمد خان خدمت بخشیگری پر کو نیز اور محمد رضا جابری بخشیگری صوبہ پنجاب اور وہان کی
اخبار نویسی پر مقرر ہوی اور سید کبیر کہ عادلخان کی طرف سی واسطی درخواست عفو تقصیرات امرایان دکن
کے اور ذمہ داری چہوٹ جانی قلعہ احمد نگر کے مع دیگر ممالک شاہی کہ بعضی مفسدون کی خرابی سی
قبضہ عاملان شاہی سی جاتا رہا تہا حاضر حضور ہوا تہا اس تاریخ مین رخصت ہوا اور خلعت اور
ہاتی اور گہوڑا لیکر اپنی مقام کو گیا اور چوتہی ماہ آبان مین سیف خان بارہہ کو نقارہ مرحمت ہوا اور
اوسکی منصب پر تین سو سوار اضافہ کیے کہ کل سہ ہزاری ذات اور دو ہزار سوار کا ہوا اور اسی تاریخ راجہ
مان کہ قلعہ کانگرہ کو الیا پہر بندہا یعنی مرتضی خان کی رسالی دیکر منصب اوسکا پر قرار رکہا اور

اور مہم قلعہ کانگڑہ کی نزدیک تہا محمد کو رکی روانہ کیا اور حسب التماس خان دوران کے صادق خان کی منصب
تین سو سوار بڑہا کر حکم کیا کہ کل ہزاری ذات اور سو سوار کا ہوا اور میرزا علیسی ترخانی نی سنبل سی کہ اوسکی جاگیر
مین تہا آکر ملازمت حاصل کے اور سو اشرفی نذر کین سو لوین کو راجہ سورج سنگہ طرف خدمت دکن کے
رخصت ہوا اور تین سو سوار اوسکی منصب پر بڑہا کر کل پنجہزاری ذات اور تین ہزار تین سو سوار کا مقرر کیا
اور وقت روانگی کی خلعت اور گہوڑا اوسکو عنایت ہوا اور منصب میرزا علیسی کل مع اصل و اضافہ ڈیڑہ ہزاری
ذات اور آٹہہ سو سوار کا مقرر کر کی خلعت اور ہاتہی مرحمت کیا اور دکن کیطرف بہیجا اور انہین روزون خبر
فوت چین قلیچ بدبخت کی کہ عرضداشت جہانگیر قلی خان سی معلوم ہوئی ابعد وفات قلیچ خان کی کہ قدیمی امیر
اس سلطنت کا تہا یعنی اس نالائق کو بمقتضای عنایت امیر کیا تہا اور جونپور کا سا ضلع اوسکی جاگیر مین مقرر کیا تہا
اور اوسکی سب عزیز اور قریبون کو اوسکی ہمراہ فرمانبردار اوسکا کیا اوسکی بہائیون مین لاہوری نام ایک شخص تہا
نہایت مفسد اور شریر ملینی سنا کہ مخلوق الہی اوس سے تکلیف مین ہین تو کہی ہی روانہ کیی کہ اوسکو حضور مین
لی آوین جب احدی وہان پہنچی تو چین قلیچ نی اپنی کم فہمی سی چاہا کہ اپنی اوس نالائق بہائی کو ہمراہ
لیکر بہاگ جاوی بنابر اسکی سب منصب اور جاگیر اور دولت اور عزیزون کو چہوڑ کر چند لوگون کی ساتہہ کچہہ
زر و جواہر لیکر بہاگ گیا اور ملینی یہ خبر سنکر کمال تعجب کیا اور وہ جس زمیندار کی پاس جاتا اوس سی کچہہ لیکر
مار ڈالتا یہانتک کہ ملینی سنا کہ وہ ملک جوہٹ مین گیا اور بموافقت وہانکی چند زمینداروں کی کچہہ مدت
وہان اسبر کیے جب جہانگیر قلی خان نی اوسکی یہ خبر سنی تو اپنی آدمی بہیجی کہ پکڑ لاوین اونہون نی جاکر
اوسکو قید کر لیا اور چاہا کہ جہانگیر قلی خان کی پاس لیجاوین تو اپنی ہاتہون آپ کو ہلاک کیا اوسکی
ہمراہیون نی کہا اوسکو چند روز پہلی سی ایک بیماری ہوئی تہی اوس سے ہلاک ہوا ہی لیکن اوسکا

خود ہاں ہوتا ہی سنا گیا اسواسطی کہ اوسکو جہانگیر خان کی پاس نہ لیجا دین پہر اوسکی لاش کو اوسکی فرزند
اور غلام آلہ آباد مین لای اور اکثر مال اوسکا ضائع ہوا بی شک نمک حرامی کا یہی انجام خراب ہی ۔ ازبس خوب گفتہ
کہ بود بر اُمم فرض بود حق ولی النعم ❊ اور حسب التماس خاندوران کی منصب یاوعلی ہمدانی پر کہ متعینان بنگش سی
تہا دو سو سوار بڑہا کر کل ڈیڑہ ہزاری ذات اور ہزار سوار مقرر کیی اور لشکر خان کی کہ دو ہزاری ذات اور نو سو
سوار تہی سو سوار اضافہ کیی اور مقرب خان کو کہ سہ ہزاری ذات اور دو ہزار سوار کا منصب تہا پنجہزاری
ذات اور ڈہائی ہزار سوار کا مقرر کیا اور قیام نام بیٹی شاہ محمد قندہاری کو کہ امیرزادہ ولنشی تہا اور خدمت
قراولی کی رکہتا تہا خطاب خانی سی سرفراز کیا پانچوین ماہ آذر کو خنجر مرصع داراب خان کو عنایت کیا اور راجہ
سارنگدیو کی ہمراہ خلعت واسطی امرای دکن کی بہیجا اور جو صفدر خان حاکم کشمیر کی بعضی مقدمات ناشائستہ
بیجا سنی اسواسطی اوسکو حکومت سی معزول کر کی احمد بیگ خان کو نظر اوسکی اگلی خدمتون کی حکومت
کشمیر کی عنایت کی اور اوسکا منصب ڈہائی ہزاری ذات اور ڈیڑہ ہزار سوار کا بحال رکہکر جڑاؤ خنجر اور خلعت سی
ممتاز کیا اور رخصت فرمایا اور اہتمام خان کی ہمراہ جڑاول واسطی قاسم خان کی کہ حاکم بنگالہ تہا روانہ کیا
اور پیشکش مکرمی ولد افتخار خان کی کہ ایک ہاتی اور چودہ ٹانگن تہی اور کچہ فروش پندرہوین ماہ مذکور کو
ملاحظہ سی گذری اور خطاب مروت خانی سی اوسکو ممتاز کیا اور دیانت خان کو کہ قلعہ گوالیار مین تہا اور حسب
التماس اعتماد الدولہ کی اوسکو بیچ طلب کیا تہا سعادت کورنش سی مشرف ہوا اور جو مال اوسکا کہ ضبط ہوا
تہا اوسکو مرحمت ہوا اور انہین دنون خواجہ ہاشم دہبیدی نی کہ ان دنون ماوراء النہر کی طرف درویشی
مشہور اور معتقد علیہ اوس ملک کی لوگون کا ہی ہمراہ اپنی ایک مرید کی ایک خط مشتمل اوپر دعا اور
اخلاص قدیم سی ساتہہ اس خاندان عالیشان کی بہیجا اور وہ شعر کہ حضرت ہمایون نی واسطی خواجگی نام ایک

بزرگ نی کہ اوسی سلسلہ مین تہا تحریر فرمایا تہا کہ مصرعہ آخر اوسکا یہ ہی ؎ خواجگی را بندہ ایم و خواجگی را
بندہ ایم اوس خط مین لکہا بہیجا ہی اوس خط کی جواب مین چند سطرین اپنی ہاتہہ سی تحریر کین اور یہ رباعی
اوسیوقت کہکر ہزار اشرفی جہانگیری خواجہ مذکور کو بہیجین رباعی ای آنکہ مرا مہر تو بیش از بیش ست ۞
از دولت یاد بودت ای درویش ہست ۞ چندانکہ ز مژدہ ات دلم شاد شود ۞ شادیم از آنکہ لطفت از حد بیش است
یعنی مصاحبون کو حکم دیا کہ جو کوئی شعر کہتا ہو اسپر رباعی کہی سو حکیم مسیح الزمان نی کہی اور بہت خوب کہی
؎ داریم اگرچہ شغل شاہی در پیش ۞ ہر لحظہ کنیم یاد درویشان بیش ۞ گر شاد شود ز ما دل یک درویش ۞
آنرا شمریم حاصل شاہی خویش ۞ یعنی حکیم مذکور کو اوسکی صلہ مین ہزار اشرفی عنایت کین اور ساتوین ماہ
دی کو کہ بنگہ سی سیر کرکی اجمیر کو آتا تہا راہ مین بالیس خوک شکار ہوی بیسوین کو میر میران نی آگرہ سی آکر عزت
حاصل کی مجمل احوال اوسکی خاندان کا یہ ہی کہ باپ کیطرف سی یہ پوتا میر غیاث الدین میر میران ولد شاہ
نعمت اللہ ولی کا ہی شاہان صفویہ اسکی عزت کمال کرتی تہی چنانچہ شاہ طہماسپ نی اپنی بہن
جانش خانم کو شاہ نعمت اللہ کو دیا تہا کہ پہروہ مرتبہ پیری سی ساتہہ دامادی بادشاہ ایران کی ممتاز ہوا
اور والدہ کیطرف سی یہ میر میران نواسہ شاہ اسماعیل ثانی کا ہی بعد وفات حضرت شاہ نعمت اللہ کی
اوسکا بیٹا میر غیاث الدین میر میران رعایات شاہی سی ممتاز رہا اوسی بادشاہ مرحوم نی پہر خاندان
سلطنت سی ایک لڑکی کا نکاح اوسکی بڑی فرزند سی کیا اور شاہ اسمٰعیل کی دختر اوسکی چہوٹی فرزند
کو دی کہ نام اوسکا میر خلیل اللہ تہا یہ میر میران اوس سی پیدا ہوی اور میر خلیل اللہ نی آٹہہ
برس پہلی اس سی لاہور مین آکر مجہسی ملاقات کی ہی چونکہ سلسلہ نامی اور گرامی سی تہا اسواسطی
مینی اوسکی بہت عزت کی اور منصب اور جاگیر اور عزت سی اوسکو مالا مال کیا اور اوسکی تربیت مین

مصروف رہا یہہ جب آگرہ مقام خلافت کا ہوا تو تہوڑی دنون مین بسبب بہت افیہ کہانی کے
اوسکو عارضہ انسہال کبدی کا شروع ہوا اور بارہ روز مین وفات پائی مین اوسکی وفات سے
کمال غمناک ہوا اور اوسکی سب نقد و جنس کو حکم کیا کہ ولایت مین لیجا کر اوسکی فرزندون کو پہنچا دین
ان دنون اس میر میران نی بائیس برسکی عمر مین بصورت قلندرانہ کہ اوسکو راہ مین کسی نی نہ پہچانا
اپنی آپکو اجمیر مین مجہہ تک پہنچایا مینی اوسکی سب رنج و تکلیف کا عوض کرکی منصب ہزاری ذات اور
چار سو سوار سی سرفراز کرکی پریشانی اوسکی ظاہر و باطن کی دور کی اور تیس ہزار درب نقد اوسکو مرحمت
کیی اب میری خدمت اور ملازمت مین ہی بارہوین کو مظفر خان نی کہ صوبہ داری بہار سی تغیر
پایا تہا آکر ملازمت حاصل کیے اور سو اشرفی نذر اور تین ہاتی پیشکش کیی پہر مینی قاسم خان صاحب
صوبہ بنگالہ کی منصب پر ہزاری ذات اور سو سوار اضافہ کیی کہ کل چار ہزاری ذات اور سوار کا ہوا اور
جو دیوان اور بخشی بنگالہ سی کہ حسین بیگ اور طاہر ہین خدمت پسندیدہ وقوع مین نہ آئی اسواسطی
مینی مخلص خان کو کہ بندہ معتمد اس درگاہ کا تہا خدمتون مذکورہ پر معین فرما کر منصب اوسکا دو ہزاری
ذات اور سات سو سوار کا مقرر کیا اور نشان بہی عنایت فرمایا اور خدمت عرض مکرر کیے دیانت خانکو
مرحمت کی پچیسوین کو جمعہ کی دن وزن فرزند خورم کا واقع ہوا آجتک کہ عمر اوسکی چوبیس سال کی ہے
اور صاحب اولاد ہی کبہی شراب نہین پی ہی اوس مجلس وزن مین کہا مینی بابا تو صاحب
اولاد ہوا ہی اور بادشاہ زادی شراب پیتی آئی ہین آج تیرا جشن وزن ہی تجکو شراب پلاتا ہون
اور اجازت دیتا ہون کہ جشن اور نوروز اور بڑی مجلسون مین شراب بطریق اعتدال پیا کر اسقدر
کہ عقل زائل نہو اور اوس سی غرض فائدہ اور نفع کی رکہا کر بو علی نی جو بہتر سب حکیمون کا ہی رباعی کہی ہے

رباعی می دشمن مست و دوست ہوشیارست ✿ اندک تریاق و بیش زہر مارست ✿ در بسیارش
مضرت اندک نیست ✿ در اندک او منفعت بسیارست ✿ آخر بمبالغہ تمام ملینی اوسکو شراب دینی
بہی پندرہ برس کی عمر تک اسکو نہ پیا تہا مگر لڑکپن مین کہ والدہ نی دو تین بار بطریق دوا مجکو دے
تہی کہ مقدار ایک تولہ کی پانی اور گلاب مین ملا کر کہانسی کی دوا کی نام سی پلا دی اور جبکہ میری
والد کا لشکر واسطی دفع فساد افغانان یوسف زئی کی قلعہ اٹک مین کنارے دریای نیلاب کی واقع
تہا ایکدن مین شکار کو گیا چونکہ بہت تہکا تہا تو اوستاد شاہ قلی نے کہ افسر توپخانہ میری چچا میرزا محمد
حکیم کا تہا مجہی کہا کہ اگر پیالہ نوش جان فرماو تو سب کسل اور ماندگی جاتی رہیگی چونکہ ایام جوانی
کی تہی اور طبیعت راغب ایسی کاموں کی تہی تو مینی محمود آبدار سی کہا کہ حکیم علی کی پاس جاکر
شربت کیفناک لی آ حکیم نی مقدار آدہی پیالہ کی شراب زرد رنگ شیرین چہوٹی شیشی مین بہیجی
مینی جب اوسکو پیا تو اوسکا نشہ پسند آیا بعد اوسکی مینی شراب پینا شروع کیا اور ہر روز اتنا بڑہایا
کہ شراب انگوری کا نشہ نہوتا تہا پہر عرق پینا شروع کیا اور روز بروز بڑہایا کہ نو سال مین بیس
پیالی عرق دو آتشہ کی پینی لگا چودہ دنمین باقی رات مین کہ وزن اوسکا چہہ سیر ہندوستانی
ہوتی ہین اور ایران کا ڈیڑہ سیر اور خوراک میری ان دنون ایک مرغ نان اور مولی کی ساتہہ
جب کوئی مجکو منع نہین کر سکتا تہا اور میرا یہ حال ہوا کہ بسبب کمال رعشہ کی ہاتہہ سی پیالہ نہین
اوٹہا سکتا تہا اور لوگ پلایا کرتی تہی پہر مینی حکیم ہمام برادر حکیم ابو الفتح کو کہ میری والد کی مصاحبوں سے
تہا بلا کر اس حال سی مطلع کیا اوسنی کمال دلسوزی اور اخلاص سی مجہی کہا کہ صاحب عالم اسطرح
کہ آپ عرق نوش فرماتی ہین خدا تعالی پناہ دی اگر چہہ مہینی اسطرح گذری تو علاج نہو سکیگا

جو اوسنی خیر خواہی سی کہا تہا اور جان عزیز ہی مجہسی اوسکی کہنی کا اثر ہوا اوس وقتسی
مین کم کرنی لگا اور فلونیا کہانا شروع کیا اور جسقدر شراب کم کرتا فلونیا بڑہاتا تہا اور فرمایا کہ شراب
انگوری اور ایک حصہ عرق ہوا کری اور ہر روز کم کرتا رہا مدت چہہ برس مین چہہ پیالونپر نوبت پہنچی
کہ وزن ہر پیالہ کا اٹھارہ مثقال ہوتا تہا اب پندرہ برس ہوی کہ اوسیقدر پیتا ہون نہ اسی
کم نہ زیادہ اور رات کو پیا کرتا ہون مگر جمعرات کو کہ دن میری جلوس مبارک کا ہی اور شب جمعہ کو
کہ مبارک شب ہی نہین پیتا اوسکی عوض آخر دن مین پی لیتا ہون تا یہ سبب غفلت مین نہ گذری
اور شکر منعم حقیقی مین خلل نہ واقع ہوا اور جمعرات اور اتوار کو گوشت بہی نہین کہاتا ہون اسواسطے
کہ جمعرات دن میری جلوس مبارک کا ہی اور اتوار میری والد کی ولادت کا وہ اس روز کی
بہت تعظیم کرتی تہی پہر ملینی عوض فلونیا کی افیون شروع کی اب کہ میری عمر چھیالیس سال
چار مہینی کی بحساب سنین شمسی کے ہی اور سینتالیس سال نو مہینی کی قمری حساب سی آٹھ رتی
افیون پانچ گہڑی دن چڑہی اور چہہ رتی بعد پہر رات جانی کی کہاتا ہون اور خنجر مرصع بدست
مقصود علی کی عبداللہ خان کو مرحمت ہوا اور شیخ موسی خویش قاسم خان کا خطاب خانی سی
سرفراز ہو کر منصب ہشتصدی ذات اور چار سو سوار سی امتیاز پایا اور طرف بنگالہ کی رخصت ہوا اور
ظفر خان کی منصب پر پانصدی ذات اور سو سوار سی اضافہ کیی ملینی اور مہم بنگش پر مقرر ہوا اور
انہین دنون محمد حسین بہائی خواجہ جہانکا عہدہ فوجداری موضع حصار سی ممتاز ہو کر رخصت ہوا
اور دو سو سوار اوسکی منصب پر اضافہ کر کے کل پانصدی ذات اور چار سو سوار کا کیا اور ہاتی
بہی عنایت کیا اور میر میران کو بہی ہاتی عنایت کیا اور خواجہ عبدالکریم سوداگر ایران جب

ہندوستان کو آتا تہا تو میری بہائی شاہ عباس نے اوسکی ہاتہہ تسبیح عقیق یمنی اور ایک
رکابی یکاروئیدیک کی کہ بہت تحفہ تہی مجکو بہیجی تہی مین اوسکی ملاحظہ سی بہت خوش ہوا اور
پیشکش سلطان پرویز کی کہ جڑاو ہتیار وغیرہ بہیجی تہی ملاحظہ سی گذری ساتوین اسفندارمذ کو صادق
نام بہتیجا اعتمادالدولہ کا کہ بخشی تہا خطاب خانی سی سربلند ہوا دسوین کو جگت سنگہہ پسر کنور کرن کا
کہ وطن کو رخصت ہوتا تہا اسواسطے مینی اوسکو بیس ہزار روپے اور ایک گہوڑا اور ایک ہاتہی اور خلعت
اور شال خاصہ مرحمت کی اور ہرداس جہالہ کہ معتمدان رانا سی تہا اتالیق کرن کی لڑکی کا اوسکو بہی مینی
پانچ ہزار روپے اور گہوڑا اور خلعت عنایت کیا اور اسکی ساتہہ ششپری حلا کی واسطے رانا کی بہیجی بائ
یسوین کو راجہ سورج مل ولد راجہ باسو کہ ہمراہ مرتضی خان کی مہم قلعہ کانگڑہ پر مقرر تہا حسب الطلب
آکر شرف اندوز ملازمت ہوا خانہ زاد اوس سی کچہہ بدگمان ہوا تہا اسواسطے مکرر عرضیین اوسکی طلب
مین بہیجی تہین کہ رہنا اوسکا میری ہمراہ مخل مطلب ہے سو مینی باعث اوسکی تحریر کے طلب کیا
اور نظام الدینخان نی بہی ملتان سی آکر ملازمت کی اور آخر اسی سال مین اخبار فتوح ہر طرف سی
ممالک محروسہ کی پہنچی ایک حال احداد افغان کا کہ مدت سی کوہستان کابل مین سرکشی کرتا
تہا اور وہانکی اکثر افغانون کو ملاکر میری والد کی عہد سی آج تک طریق مخالفت پر تہا
ہر چند افواج شاہی نی اوسکو شکستین دین اور اوسکی جمعیت کو کشتہ اور متفرق کیا لیکن وہ
موضع چرخی مین کہ مامن اوسکا تہا مطمئن رہتا تہا ہر چند اوسکو خاندوران نی محاصرہ
کیا اور راہ آمد و رفت مسدود کی جب وہان کاہ و غلہ تہ ہوا تو ایک رات مواشی کو پہاڑ سی اوتار کر
میدان مین چراتا تہا اور خود بہی خبرگیری کو آیا تہا خاندوران نی یہ سنکر کاردیدہ لوگ

اوسوقت مقرر کیی که قریب جرجی کی جاکر کمین گاه مین چهپ جاوین اور لوگون نی راتون رات
جاکر اپنی کو کمین گاه مین پوشیده کیا فجر کو خاندوران مع سپاه اوسطرف چلا جب اون بدبختون
کو خاندوران کا آنا معلوم هوا پهر کر لوٹنا چاها لیکن خاندوران نی باگین اوٹهادین اور اوسکو آلیا
اور کمین والون نی جب سنا که احداد لوٹ کر ادهر آتا هی تو اونهون نی بهی نکلکر حمله کیا چونکه مقام سخت
اور جنگل تها اسواسطی دو پهر تک لڑائی رهی آخر افغان شکست کهاکر پهاڑ مین چلی گیی اور بہت سو
آدمی احداد کی مارے گئی اور سو پکڑی آئی اور احداد کو جو اوسجگهه جانا دشوار هوا تو خود قندهار کیطرف
بهاگ گیا فوج شاهی نی موضع جرجی مین جاکر اونکی سب گهر بار جلا دیی دوسری خبر شکست
عنبر بد اختر کی اور حال اسکا یه هی که ایک جماعت سرداران قوم برگی هی که نهایت سخت جان اور
جفاکش هوتی هین اور مدار کاروبار اوس ملک کا اونهی پر هی عنبر سی ناراض هوکر بعضم دولت
خواهی چاها که پاس شاه نواز خان کی آوین اور اسواسطی قول و قرار چاها خانمذکور که بالاپور مین مع
افواج تها اونکا آوازه سنکر خوش هوا اور هر طرح کی اونکی تسلی کیے بعد اسکی آدم خان اور یاقوت خان
اور سرداران برگیون سی جادو رای اور بابو کانتیه آکر شاه نواز خان سی ملی اوسنی هر ایک کو اسپ
و فیل اور خلعت لایق دیا اور میری اطاعت پر اونکو مستعد کیا پهر اونکی همراه بالاپور سی کوچ کرکی
عنبر مدبر کیطرف چلا راه مین دکنیون کی فوج سی که اوسمین اکثر سردار عنبر کی تهی مقابله هوا آخر
شاه نواز نی اونکو شکست دی وه بدبخت بهاگ کر عنبر کی لشکر مین گئی اوسنی بباعث غرور جاها
کی فوج شاهی کا مقابله کرنی اس عزم سی اپنی لشکر اور سپاه عادلخان اور فوج قطب الملک کی
کو جمع کیا تها مع توپخانه اور سامان تمام کی آگی بڑهی یهانتک که فوج شاهی سی فاصله پانچ چهه

کوس کا رہا یکشنبہ کو پچیسوین بہمن کی مقابلہ لشکر شاہی اور اوس تباہ کار کا ہوا پہر دن
رہی سی بان اور توپ شروع ہوی آخر دراب خان افسر ہراول اور باقی سرداران مثل راجہ نرسنگہ دیو
اور رای چند اور علی خان نقاری اور جہانگیر قلی بیگ ترکمان وغیرہ نی تلوارین کہینچکر غنیم کی فوج
ہراول پر حملہ کیا اور مردانگی سی اونکو متفرق کر دیا پہر سیدہی اونکی غول پر گری اور دو گہری تک
ایسی جنگ ہوئی کہ دیکہنی والی حیران ہو گئی کشتوں نی پشتی ہوی غنیر سیاہ اختر تاب مقابلہ کی
نہ لاسکا اور میدان سی بہاگا اگر تاریکی شب نہ ہو جاتی تو کوئی اونمین کا سلامت نجات نہ پاتا دلاوران بادشاہی
نی دو تین کوس تک اونکا پیچھا کیا جب اسپ و سوار تہک گئی اور دشمن متفرق ہو گئی تو یہ لوگ
لوٹ آئی بالکل توپخانہ دشمن اور تین سو اونٹ بان لدی ہوی اور جنگی ہاتی اور عربی گہوڑی
اور ساز و سامان زائد حساب سی لشکر شاہی کی ہاتہ مین آیا کشتونکا کچہ شمار نہ تہا اکثر سردار اونکی
زندہ پکڑی گئی دوسری دن افواج ظفر امواج لی مقام گاہ سی طرف موضع کرکی کی کوچ کیا جب
دشمنونکا وہان نشان نہ پایا تو وہین مقام کیا چند روز لشکر نی کرکے مین مقام کرکی اونکی مکانونکو
خراب و تباہ کیا اور فتح و فیروزی سی راہ کہاٹی وہین کنڈہ کی لوٹ آئی بیچ اس جانفشانی کی انعام
مین اونسبکا اضافہ کیا اور تیسری خبر فتح ملک کہوکہرہ اور ملنی کان الماس کی ہی کہ حسن
سی ابراہیم خان سی حاصل ہوی یہ ملک مضافات صوبہ پٹنہ اور بہار سی ہی اور وہان
ایک نہر بہتی ہی کہ اوسمین سی الماس لاتی ہین اور طریق اوسکا یہ ہی کہ بعد کم ہو جانی پانی
کے اوسمین گڑہی ہو جاتی ہین اور جس گڑہی مین الماس ہوتا ہی اوسپر بہت مچہر اور بہنگی
اوڑا کرتے ہین وہ لوگ اس نشان سی معلوم کرتی ہین اور اوسکو کہود کر ریتی اور پتہر وغیرہ سی

چھوٹی بڑی الماس نکال لاتی ہین اور کبھی لاکھہ روپی قیمت کا بھی الماس اوسمین سی ہاتھہ آتاہی
اوس ملک اور دریا کا حاکم ایک ہندو درجن سال نام ہی ہر چند حکام صوبہ بہار نی اوسپر فوجین
بھیجین اور خود بھی چڑہائی کی لیکن بسبب مضبوطی اور ہونی جنگل کے دشوار جانکر دو چار الماس لیکر
لوٹ آئی اور اوس راجہ کو برقرار رکھا جب ظفر خان حکومت صوبہ مذکور سی بدل گیا اور اوسکی جگہہ
ابراہیم خان مقرر ہوا تو بہی اوسیوقت رخصت کی کہدیا کہ اوس ملک کو اوس مرد کی مجہول سی لی لینا
ابراہیم خان نی بہار مین جاکر لشکر جمع کیا اور اوس ملک پر گیا راجہ نی حسب سابق دنیا کئی الماس اور چند
ہاتیونکا اپنی وکیلون کی معرفت کہلا بہیجا ابراہیم خان نی اسکو منظور نکیا اور تندی اور تیزی سی اوس
ملک کی اندر گیا اور قبل جمع ہونی اوسکی لشکر کی اوسکی مقام پر مخبر ونسی حال دریافت کرکی الیغار کیا اور
اوسکو اطلاع ہوتی ہی ابراہیم خان نی اوسکی مکان کو کہ پہاڑ کی گہاٹی مین تہا گہیر لیا اور اپنی
آدمی اوسکی جستجو کو متفرق بہیجی آخر اوسکو ایک غار مین مع چند عورتون کی کہ ایک اوسکی حقیقی ما
اور چند سوتیلی تہین اور ایک بہائی کی پکڑ لیا اور تلاشی لیکر جو کچہ الماس اونکی پاس تہی لیلئی اور
تیئیس ہاتی بھی ہاتہہ لگی یعنی اس خدمت کی انعام مین ابراہیم کا منصب مع اصل و اضافہ
چار ہزاری ذات اور سوار کا مقرر فرمایا اور خطاب فتح جنگی سے سرفراز کیا اور اسیطرح
اوسکی ہمراہیونکی منصب بڑہای اب وہ ملک قبضہ مین ملازمان شاہی کی ہی اوس نہر سے جسقدر
الماس نکلتی ہین درگاہ شاہی مین بہیجدیتی ہین ان دنون مین
ایک الماس پچاس ہزار روپی قیمت کا اوسمین سے آیا یقین ہے کہ بعد
بہت جستجو کے بہت الماس ہاتہہ آوینگے ؞ ؞

گیارہوان جشن نوروز کا جلوس مبارک سے ۶ ج

یکشنبہ کی دن آخر ماہ اسفندار مذکور مطابق غرہ ربیع الاول کی تخمیناً دو پہر دن چڑہی آفتاب نے برج حوت سی برج حمل مین پرتو سعادت ایناڈالا مینی شکر اللہ تعالی کا اداکرکی دیوانخانہ خاص وعام فروش اور شامیانون اور پردون زربفت سی آراستہ کرایا اور تخت دولت پر جلوس کیا شاہزادی اور امرا اور سب ارکان دولت نی تسلیم مبارکبادی بجالاکر دعائین دین چونکہ حافظ نادعلی گوینده میری قدیم نوکرونمین سی تہا اسواسطی مینی حکم کیا کہ دوشنبہ کو جو کچہ نقد و جنس پیشکش مین آوی بطریق انعام اوسکو دی جاوی دوسری دن پیشکش بعضی امیرون کی ملاحظہ سی گذرین چوتہی کو پیشکش خواجہ جہان کی کہ آگرہ سی بہیجی تہی اور اوسمین چند قطعہ الماس اور چند دانہ مروارید اور کچہ جڑاو ہتیار اور قسم کے فروش و سامان تہی مع ایک ہاتی کی ملاحظہ سی گذری وہ سب سامان پچاس ہزار روپیہ قیمت کا تہا پانچوین کو کنورکرن اپنی گہر گیا تہا آکر شرف یاب ملازمت ہوا سو اشرفی اور ہزار روپی اور ایک ہاتی مع سامان اور چار گہوڑی پیشکش کری ساتوین روز منصب پر آصف خان کی چار ہزاری ذات مع دو ہزار سوار کے اضافہ کرکی نشان و نقارہ دیکر سربلند فرمایا پہر اوسی دن پیشکش میر جمال الدین حسین کے ملاحظہ سی گذری سب چیزین اوسکی پسندیدہ ہوئین اونمین ایک خنجر جڑاو خود اپنی راے سے درست کرایا تہا اور ہندی سی اوسمین دستہ پر ایک یاقوت زرد بقدر نصف بیضہ مرغ کی کمال صفائی اور لطافت سی جڑا تہا کہ ویسا یاقوت کم کسی نی دیکہا ہوگا اور گرد اوسکی اور یاقوت اور زمرد خوش وضعی سی لگای تہی کوتنی والون نی اوس خنجر کی پچاس ہزار روپی قیمت کی میر مذکور کی منصب پر

ہزار سوار زیادہ کیے کہ کل پنجہزاری ذات اور ساڑھے تین ہزار سوار کا ہوا آٹھوین تاریخ منصب پر
صادق خان کی تین صدی ذات اور سوار سے بیٹے زیادہ کیے اور منصب ارادت خان پر بھی تین
صدی ذات کی اور دو سو سوار بڑھای کہ یہ دو نو ہزاری ذات اور پانسو سوار سے ممتاز ہون نوین مین
پیشکش خواجہ ابو الحسن کی نظر سے گذری اوسمین سے جواہرات اور جڑاو ہتیار اور فروش قیمتی چالیس
ہزار روپے کی مینے قبول کیے اور باقی اوسکو مرحمت فرمایا اور پیشکش سے تاتار خان بکاول بیگی کی ایک
لعل اور ایک یاقوت اور ایک تختی جڑاو اور دو انگوٹھیین اور چند پارچہ قبول کیے دسوین کو تین ہاتھے
دکنی راجہ مہا سنگہ کی بھیجی ہوی اور ایک سو چند تہان زربفت کی کہ مرتضی خان نے لاہور سے بھیجے
تھے ملاحظہ مین آے دیانت خان نے بھی اپنی پیشکش کہ دو تسبیح مروارید اور دو لعل اور چھ موتے
متفرق بڑے بڑے تھے اور ایک خوانچہ سنہری قیمتی اٹھائیس ہزار روپیہ کا اسی تاریخ پیش کیے
اور جمعرات کو گیارہوین تاریخ واسطے سرفرازی اعتماد الدولہ کی اوسکے مکان پر گیا اور وہین تو
اوسکی پیشکش ملاحظہ کی دو موتی اسمین سے تیس ہزار روپیہ قیمت کی اور ایک لعل سے قطبے
بائیس ہزار روپیہ کا اور چند مروارید اور لعل کہ قیمت ان سب کی ایک لاکھ دس ہزار روپیہ
تھی مینے قبول کیے اور فروش و سامان وغیرہ بھی پندرہ ہزار روپیہ کا لیا اور بعد ملاحظہ کے
باقی اوسکو عنایت کیا اور پہر رات گئی تک امرا اور مصاحبون نے خوشی سے مجلس کیے اور حکم
دیا کہ بندگان خاص کو پیالہ دین بیگمات بھی وہان ہمراہ گئی تھین خوب محفل رہے پھر اعتماد
الدولہ سے عذر کر کے طرف دولتخانہ کی آیا اور اونہین دنون مینے حکم دیا کہ نور محل بیگم کو
نور جہان بیگم کہین پھر پیشکش اعتبار خان کی ملاحظہ ہوئی ایک صراحی شراب

تیکل محملی کے جڑاو علحدہ بانڈا ہی میری بیٹی کی بہت خوب بنائی تہی اوسکو ساتہہ اور جواہرات
اور جڑاو ہتیارون اور سامان و فروش کی کہ قیمت اون سب کی چہپن ہزار روپیہ کی تہی یہی
قبول کیی باقی اوسیکو عنایت فرمای اور بہادر خان حاکم قندہار سی مجکو سات گہوڑی عراقی
اور کئی گٹہی پارچون عمدہ کی بہیجی ملاحظہ ہوی اور پیشکش ارادت خان اور راجہ سورج مل پسر راجہ
باسو کی تیرہوین کو ملاحظہ سی گذرین عبد السبحان کو منصب بارہ صدی ذات اور چہہ سو سوار سی
اضافہ کرکی ڈیرہ ہزاری ذات اور سات سو سوار کا کیا اور پندرہوین کو صوبہ داری ملک ٹہٹہہ کی
شمشیر خان کو معزول کرکی اوسکی جگہ مظفر خان کو سربلند کیا پہر پیشکش اعتقاد خان پسر
اعتماد الدولہ کی ملاحظہ مین آئی اوسمین سی سامان تیئس ہزار روپیہ کا قبول کرکی باقی اوسکو
مرحمت کیا پہر پیشکش تربیت خان کی ملاحظہ ہوئی جواہر اور سامان وغیرہ اوسمین سی سترہ ہزار
روپیہ کا پسند آیا پہر مین آصف خان کی گہر گیا اور وہین اوسکی پیشکش ملاحظہ کی دولتخانہ
سی اوسکی گہر تک مسافت ایک کوس کی تہی تمام راہ مین اوسنی مخمل زربفت اور دارائی اور
مخمل سادہ فرش کرادی تہی چنانچہ دس ہزار روپی اوسکی قیمت مجہسی معروض ہوئی تمام روز
اور نصف شب تک مع بیگمات مین اوسکی یہان رہا اور خوبی سیر اوسکی پیشکش کی سے کے
جواہرات اور جڑاو ہتیار اور طلائی ظروف اور پارچہای نفیسہ سی مقدار ایک لاکہہ چودہ ہزار
روپیہ کے اور چار گہوڑی اور ایک اونٹ پسند خاطر اشرف کا ہوا اوسیوین کو کہ دن شرف
آفتاب کا تہا دولتخانہ شاہی مین بڑی مجلس آراستہ ہوئی تہی موافق ساعت نیک کے
دو تہائی گہڑی دن رہی تخت پر جلوس کیا فرزند بابا خورم نی اوسوقت ایک لعل آبدار نذر کیا

کہ اوسکی قیمت اسی ہزار روپیہ ہوئی یعنی منصب اوس فرزند کا کہ پندرہ ہزاری ذات اور آٹھہ ہزار
سوار کا تہا بیس ہزاری ذات اور دس ہزار سوار کا مقرر فرمایا اور اونہیں دنون وزن قمری عمل
مین آیا اور منصب اعتماد الدولہ کا کہ شش ہزاری ذات اور تین ہزار سوار کا تہا میتی اضافہ کر کی سات
ہزاری ذات اور پنجہزاری سوار کا مقرر کیا اور تومن اور توغ دیکر حکم دیا کہ نقارہ اوسکا بعد نقارہ فرزند
خورم کی بجایا کرین اور تربیت خان کی منصب پر پانصدی ذات اور سو سوار زیادہ کر کی کل ساڑہی
تین ہزاری ذات اور ڈیڑہ ہزار سوار کا کیا اور اعتقاد خان اضافہ ہزاری ذات اور چارسو سوار سی
ممتاز ہوا اور نظام الدینخان مع اصل و اضافہ ہفتصدی ذات اور تین سو سوار سی سرفراز ہوکر صوبہ دار
بہار کا ہوا اور سلام اللہ عرب کو خطاب شجاعت خانی کا عنایت ہوا اور حلقہ مروارید سی سرفراز ہوکر
حلقہ بگوشان درگاہ سی ہوا امیر جمال الدین انجو کو خطاب عضد الدولہ سی سرفراز کیا اکیسوین
تاریخ اللہ تعالی نی فرزند خسرو کو لڑکا دختر مقیم ولد مہتر فاضل رکابدار سی عنایت کیا اور اللہ داد
افغان کو کہ طریقہ بندگی کا اختیار کیا تہا اور براہ اخلاص احداد بدنہاد سی جدا ہوکر درگاہ مین
آیا تہا بیس ہزار درب عنایت کیے پچیسوین کو خبر فوت رای منوہر کی کہ لشکر دکن مین مقرر تہا
سنی یعنی اوسکی بیٹی کو منصب پانصدی ذات اور تین سو سوار سی سرفراز کیا اور مقام باپ کا
اوسکو دیا دوسری دن پیشکش یادعلی میدانی کی نو گہوڑی اور چند پلنگہی اور چار اونٹ
ولایتی ملاحظہ سی گذری ایک ہاتی بہادر خان حاکم قندہار کو اور ایک ہاتی میر میران ولد خلیل اللہ
کو اور ایک ہاتی سید بایزید حاکم بہکر کو عنایت ہوئی اور غرہ اردی بہشت مین حسب التماس
عبداللہ خان کی اوسکی بہائی سردار خان کو نقارہ عنایت کیا اور ایک جزائر کہپوہ الہداد خان

افغان کو رخصت کیا اور انہین دنون سنا گیا کہ قدم بیگانہ بنگانہ قوم آفریدی کا کہ دو تنخواہ دار اور فرمان
بردار تہا اور راہداری گہاٹہ خیبر کی اوسکی متعلق تہی بنا اپنی وہم وخیال کی اطاعت چہوڑکر مستعد
فساد ہوا اور ہر تہانی پر اپنی آدمی بہیجکر غفلت مین وہانکی لوگونکو مروا ڈالا دوبارہ اوس نادان افغان
کے حرکت سے کوہستان مین شور و فساد مچا مینی جب یہ سنا تو ہارون برادر قدم اور اوسکی بیٹی کو کہ حاضر
دربار تہی حکم کیا کہ مقید کرکی آصف خان کی سپرد کرین تا قلعہ گوالیار مین محبوس رکہی اور ایک امر اللہ تعالی
کے عنایات سے یہ ہوا کہ فرزند خورم نی جو بعد فتح رانا کی اجمیر آکر مجکو ایک لعل آبدار ساٹہ ہزار روپیہ قیمت کا
نذر کیا تہا مینی چاہا کہ اگر اسکی لایق دونو طرف کی دو موتی بڑی ملین تو اوسکا بازوبند بناکر اپنی ہاتہ
پر باندہون ایک موتی حسب خواہش بیس ہزار روپیہ کا مقرب خان نی پیشکش نوروزین نذر کیا
دوسرا نہین ملتا تہا کہ بازوبند پورا ہو فرزند خورم کہ میری والد کی خدمت مین شب و روز رہا کرتا
تہا مجسی عرض کی کہ قدیمی سرپنچ مین ایک موتی اسکی جوڑی کا یاد پڑتا ہی مینی اوسکو منگاکر دیکہا
بلا فرق اوسیقدر کا تہا جوہری تمام حیران ہوی کہ ایسا موتی برابر ملنا وزن صفائی مین امر
عجیب ہی گویا دونو ایک سانچی کی ڈہلی ہوی ہین پہر مینی اوس بازوبند کو طیار کرا کر بازو پر
باندہا اور سجدۂ شکریہ پروردگار حقیقی کا بجا لایا ❊ ازدست وزبان کہ برآید ❊ کز عہدۂ شکرش
بدرآید ❊ پانچوین تاریخ تیس گہوڑی عراقی اور ترکی بہیجی ہوی مرتضی خان کی لاہور سے
ملاحظہ مین گذری اور ترسٹہ گہوڑی اور پندرہ اونٹ نر و مادہ اور ایک کلگی اور نو عاقری
اور نو چینی خطائی اور نو دندان ماہی جوہردار اور تین بندوق وغیرہ پیشکشین خانزادہ خان
کے کہ کابل سے بہیجی تہین ملاحظہ مین آئین اور ایک چہوٹا ہاتی حبشہ کا کہ جہاز پر لای تہی

سوار کی سرفراز کیا تین لاکھ روپیہ خزانہ لاہور سے واسطی انعام اور مدد خرچ خانزدان کی کہ خرابی افغانان مین خوب کوشش کی تہی مقرر ہوی اٹہائیسوین کنور کرن واسطی شادی کی اپنی مقام کو رخصت ہوا خلعت اور عراقی خاصہ گہوڑا مع زین اور کمر اور خنجر مرصع ہمہی اوسکو مرحمت کیا اس مہینی کی تیسری کو خبر فوت مرتضی خان کی کہ قدیمان اس دولت سی تہا پہنچی حضرت والدنی اوسکو تربیت کر کی درجہ اعتبار پر پہنچایا تہا اور میری عہد مین بہی توفیق خدمت نمایان کی کہ زیر کرنا خسرو کا تہا پائی اور منصب اوسکا شش ہزاری ذات اور پنجہزار سوار کو پہنچا اور ان دنون صاحب صوبہ پنجاب تہا اور واسطے تسخیر قلعہ کانگڑہ کی کہ اوس ضلع مین بلکہ تمام عالم مین ایسا قلعہ محکم و مضبوط نہوگا رخصت ہو کر مشغولی رکہتا تہا اس جہت اس خبر ناخوش سی دلکو بہت رنج ہوا چوتہی ماہ خوزداد کو منصب سید نظام کا مع اصل و اضافہ نہ صدی ذات اور ساڑہی چہہ ہزار سوار کو پہنچایا اور خدمت مہمانداری ایلچیان اطراف کی نور الدین قلی کو فرمائی گئی ساتوین کو خبر فوت سیف خان بارہہ کی کہ جنگ خسرو مین خوب تردد کیا تہا پہنچی کہ صوبہ دکن مین علت ہیضہ سی فوت ہوا اوسکی فرزندون کے پرورش کی گئی علی محمد کہ بڑا اور دانا اوسکی بیٹون مین سی تہا ساتہہ منصب سہ صدی ذات اور چارسو سوار کے اور دوسرا بہائی بہادر نام ساتہہ منصب چارصدی ذات اور دوسو سوار کے سرفراز ہوا اور سید علی بہتیجا اوسکا ساتہہ اضافہ پانصدی ذات و سوار کے ممتاز ہوا انہین دنون خوب اللہ پسر شہباز خان کنبو ساتہہ خطاب شہباز خان کی مشرف ہوا آٹہوین کو منصب ہاشم خانکا مع اصل و اضافہ ساتہہ ڈہائی ہزاری ذات اور اٹہارہ سو سوار کے مقرر ہوا اسی تاریخ کو ایکہزار بیس درب اللہ داد خان افغان کو مرحمت کیی مہینی بکرماجیت راجہ ولایت باندہونکا کہ اباواجداد سے

منجملہ زمینداران معتبر ہندوستان سے ہی ہے بوسیلہ فرزند اقبال مند بابا خورم کی سعادت کورنش
کے حاصل کیے تقصیرات اوسکی معاف فرمائی گئین نوین کو کلیان جیسلمیر سے کی کہ راجہ گشتہ اوسکو
لینی گیا تہا آکر ملازمت حاصل کیے اور ایک سو مہر اور ہزار روپیے بطریق نذر کی گذرانی برادر کلان
اوسکا راول بہیم کہ صاحب مقام تہا جب فوت ہوا ایک لڑکا دو مہینے کا چھوڑا وہ بہی چند روز مین
جبکہ مرا اوسکی لڑکی دختر بااختر کو ایام شہزادگی مین واسطے اپنی خواستگاری کر کی ساتھ خطاب
ملکہ جہان کی مخاطب کیا چو آبا و اجداد سے یہ لوگ دولتخواہ ہین یہ پیوند بہی درمیان مین
آیا کلیان مذکور کو بلا کر ساتھ ٹیکہ راجگی اور خطاب راول کے سرفراز کیا ہے خبر پہنچی کہ بعد فوت
مرتضی خان کی راجہ مان سے دولتخواہی ظہور مین آئی اور عرصہ مان قلعہ کانگڑہ کو دلاسا دیکر
یہ بات مقرر کی ہی کہ راجہ زادہ اوس ملک کو کہ اونتیس سال کا ہی دربار مین لاوی بسبب مستعد و سرگرم
ہونے اوسکی کے خدمت مذکورہ مین منصب اوسکا کہ ہزاری ذات اور ہشتصد سوار کا تہا ڈیڑہ ہزاری ذات اور
ہزار سوار کا مقرر کیا ہے خواجہ جہان مع اصل و اضافہ ساتھ منصب چار ہزاری ذات اور ڈہائی ہزار
سوار کے سرفراز ہوا اس تاریخ مین ایک واقعہ پیش آیا ہر چند مینے اوسکا لکہنا چاہا دل اور دست نے
کام نہ دیا جب مینے قلم پکڑا حال متغیر ہوا ناچار اعتماد الدولہ کو فرمایا کہ لکہدے غلام با اخلاص اعتماد
الدولہ حسب الحکم یعنی موافق فرمان بیچ اس جریدۂ اقبال کے لکہتا ہے گیارہوین تاریخ ماہ خرداد
کو صبیہ قدسیہ شاہزادہ بلند اقبال شاہ خرم کی تہین کہ بادشاہ بہت عزیز رکہتے تہے تپ یعنی بخار
ہو کر بعد تین روز کی آبلی ظاہر ہوئی اور تاریخ چہبیسوین مہینے مذکورہ مطابق اونتیسوین
ماہ جمادی الاول ۱۰۲۵ روز بدہ کے روح اوسکی پنجرۂ عنصری سے پرواز کر کے باغ بہشت مین

پہنچی اور اسی تاریخ سی حکم ہوا کہ چہار شنبہ کو کم شنبہ لکہا جاوی کیا لکہو منین کہ اس واقعہ جانسوز
اور سانحہ غم اندوز سی اوپر ذات پاک حضرت ظل سبحانی کی کیا گذرا ہوگا جبکہ اوس جان جہان کی
تئین حال اسطرح پر ہوا دوسری بندونکو کہ زندگی ساتہہ اوس ذات پاک کی وابستہ ہی کیا حال ہوگا
دو دن دربار نہوا اور وہ مکان کہ جگہہ نشست اور برخاست شہزادی کا تہا حکم ہوا کہ دیوانی بنائی
جاوی تاکہ نظر پڑی اسیواسطی دولتخانہ مین نگئی تیسری دن بتیابونکی مانند مکان شاہزادہ والا
قدر مین تشریف لیگئی اور بندون نی بہی ساتہہ نکلنیکی کورنش کی سرفراز ہوکر زندگی تازہ پائی
بیچ درمیان راہ کی حضرت ہرچند چاہتی تہی کہ اپنی کو ضبط فرماوین بی اختیار اشک چشم مبارک
سے گرتی اور مدت دراز تک ایسا رہا کہ تہوڑی سی ایک بات کی کہ لواوس واقعہ کی جسم مین آتی
حال بادشاہ کا مبدل ہوجاتا چند روز مکان شاہزادہ مین گذرانکر دو شنبہ تیرماہ آلہی کو مکان
آصف خان مین تشریف لیگئی پہر وہان سی لوٹ کر چشمہ نور کو توجہ فرمائی چند روز تک خاطر
مبارک اپنی کو اوس جگہہ مشغول رکہا لیکن اجمیر تک کہ جگہہ لشکر اقبال کی تہی ضبط اپنی کو نہین
کرسکتی تہی جسوقت بات شاہزادی کی کان پہنچتی تہی بی اختیار آنسو انکہو لسی ٹپکتی تہی اور
دل نوکرون چاکرونکا سوراخ سوراخ ہوتا تہا جب کوچ لشکر اقبال کا طرف دکن کی اتفاق پڑا
کچہ تسلی حاصل ہوئی انتہی اسی تاریخ پرتہی چند بیٹی رای منوہر کو خطاب رای اور منصب
پانسو ذاتی اور چارسو سوار اور جاگیر کا وطن مین ملا دن شنبہ گیارہوین تاریخ کو چشمہ نور سے
متوجہ دولتخانہ اجمیر کے ہوا اپنی رات یکشنبہ تاریخ بارہوین کو بعد گذرنی تینتیس پل کے اوس وقت
کہ ستائیس درجہ طالع قوس سی تہا حساب نجومیان ہندسی اور پندرہ درجہ طالع جدی حساب

نجومیان یونان سے آصف خان کی بیٹی سے ایک لڑکا پیدا ہوا اس خوشی کی بیچ مین
نقارے بجے اور دروازے خوشی کی اوپر خلایق کی کہلے بغیر تامل اور فکر کے نام اوسکا شاہ شجاع
میری زبان پر آیا امید ہے کہ قدم اوسکا اوپر ہمارے اور باپ اوسکی کی مبارک ہووے بارہوین
تاریخ کو ایک قبضہ مرصع اور ایک زنجیر فیل راول کلیان جیسلمیر کو مرحمت کیا یعنی بیچ انہین دنون
کے خبر انتقال خواص خان کی کہ جاگیر اوسکی بیچ سرکار قنوج کی تہی پہنچی ایک ہاتی واسطے کنور دیوان
گجرات کی مرحمت کیا یعنی بائیسوین اسی مہینے کو پانسو ذات اور سوار راجہ مہاسنگہ کی منصب پر اضافہ
کیا یعنی کہ چار ہزار ذاتی اور تین ہزار سوار ہین منصب علیخان تتاریکا کہ پہلے اس سے ساتہ خطاب
نصرت خانی کی سرفراز ہوا تہا دو ہزار ذاتی اور پانسو سوار مقرر ہووے نیزہ بہی ایک مرحمت کیا
واسطے حصول بعضے کار دن کی خیال کیا تہا یعنی کہ کٹہرا شسکہ دار طلائی واسطے مرقد یعنی قبر
منورہ خواجہ بزرگوار کی بنا دین تاریخ ستائیسوین اس مہینے کو اتمام پایا فرمایا یعنی کہ لیجا کر لگا دیوین
ایک لاکہ دس ہزار روپیہ مین بنا تہا جو سرداری لشکر دکن کی جیسا کہ چاہتا تہا فرزند سلطان پرویز
سے نہوئی دل مین آیا کہ فرزند مذکور کی تئین بلاکر بابا خرم کو کہ نشانی رشد اور کاردانی کی احوال
اوسکی سے ظاہر ہے سردار لشکر فیروزی اثر کا کرے بدولت واقبال بیچ بہیجنے سے اوسکی روانہ چاہیے
ہونا اسواسطے پہلے پرویز کو لکہا کہ روانہ صوبہ الہ آباد کہ درمیان ملکون محروسہ کی واقع ہے
ہووے بیچ اون دنون کی کہ ہم دکن مین ہون ساتہ حفاظت اور حراست آدمیون اور
ملک کی پیشوائی کرے اونتیسوین ماہ مذکور کو عرضداشت بہاری داس واقعہ نویس
بنگالہ سے معلوم ہوا کہ شاہزادہ تاریخ بیسوین کو ساتہ خیریت اور خوشی کی شہر سے روانہ

صوبہ مذکور کے ہوی پہلی تاریخ امرداد کو طرہ مرصع واسطی میرزا راجہ بہاؤ سنگہ کی مرحمت کیا
ہمنی درکاہی کو ایک کشتی گیر باتی مرحمت ہوا اٹہارہوین تاریخ کو چار راس گہوڑی راہوار کہ
لشکرخان نی بہیجی تہی نذر سی گذری میرمغل اوپر حکومت سرکار سنبہل کے بسبب بدلی جانی
سید عبدالوارث کی کہ بجای خواص خان کی اوپر حکومت سرکار قنوج کی مقرر ہوا تہا حاکم مقرر ہوا
اور منصب اوسکا بشرط خدمت مذکور کی پانسو ذاتی او رسوار کی مقرر ہوا اکیسوین تاریخ کو نذرانہ
کلیان جیسلمیر کا نظر سی گذرا تین ہزار مہر اور نو راس گہوڑی اور پچیس مہار اونٹ اور ایک زنجیر
ہاتی تہا منصب قزلباش خان کا اصل اور اضافہ سی دو سو ذاتی اور ہزار سوار مقرر ہوا انتیسوین
کو شجاعت خان نی اجازت جاگیر کے پائی کہ جاگر کی سرانجام کرکر او ولایت اپنی کا کر کی بیچ جا کے
وعدہ مقررہ کی حاضر ہوی بیچ اسی سال کی بلکہ درمیان سال جلوس کی دسوین کو وباء عظیم
بعض مقامات ہندوستان سی ظاہر ہوئی اور آغاز اس بلا کا پرگنات پنجاب سی ہوا رفتہ رفتہ بیچ
شہر لاہور کے پہنچی اور بہت مخلوق مسلمانون اور ہندوونسی اس بیماری مین تلف ہوی پیچہی
اس سی تا سرہند اور دواب سی دہلی تک اور پرگنات اطراف تک پہنچی اور بہت گانون اور بستی
ویران کئی اندنونمین کم ہی اور آدمیون عمر رسیدہ اور تواریخون گذشتہ سی ظاہر ہوا کہ ایسا
مرض کسی زمانہ مین دیکہا سنا نہ گیا سبب اسکا حکما اور داناپان سی دریافت کیا گیا تو بعضون
نے کہا کہ جو دو سال خشکی کی پی درپی ہوی اور بارش نہولی اس سبب سی ہی اور بعضون
نے بیان کیا کہ یہ بباعث خشکی اور عفونت ہوا کی ہے بعضون نی اور باویلین کین علم تر دیک
اللہ تعالی کی ہے انسان فرمان برداری پر گردن جہکا ی مصرعہ چہ کند بندہ کہ گردن نہند

فرمان را ۞ پانچوین تاریخ مہینی پورکو پانچہزار روپیہ بطریق مدد خرچ کی پاس والدہ میر میران
کہ دختر شاہ اسماعیل ثانی کی تہی ساتہہ سوداگرون کی ولایت عراق مین بہیجی گئی چہٹی تاریخ عرضداشت
علی خان بخشی اور واقعہ نویس احمد آباد شامل اوپر اس بات کی کہ عبد اللہ خان بہادر فیروز جنگ نے
بسبب اس بات کی کہ بعض مقدمات کہ دل اوسکا نہین چاہتا تہا کہ داخل واقعہ کرون مین اور خلاف
مرضی اوسکی کے داخل واقعہ ہوئی مجہسی لڑائی کی اور آدمی میری اوپر پہنچی اور مجکو بی عزت کرکے
اپنی گہر لیجاکر جہان چنین سکے یہ بات مجکو بری معلوم دی چاہا مینی کہ یکبارگی اوسکو نظر سی ڈالکر
ضائع مطلق کردون آخرکار دلمین آیا کہ دیانت خان کو احمد آباد بہیجا مینی تا یہ قضیہ اوس جگہہ جاکر
آدمیون بیغرض سے تحقیق کری اگر یہ کار حقیقت مین سچ ہو تو عبد اللہ خان کو ہمراہ لیکر درگاہ
پر حاضر ہووی اور نگہبانی احمد آباد کی ذمہ سردار خان بہائی اوسکی کے ہووی پہلی روانہ ہونے
دیانت خان کی بہی یہ خبر خان فیروز جنگ کی پہنچی وہ نہایت اضطراب اور بیقراری کی ساتہہ اپنی
آپ کو گنہگار قرار دیکر پیادہ پا روانہ درگاہ کا ہوا دیانت خان رستی بیچ خانمذکور سی ملا اور
اوسکو خراب حال سے دیکہا جو پیا پیادگی راہ سی پیر زخمی تہی سواری دیکر ہمراہ لیکر حاضر درگاہ
کا ہوا اور مقرب خان کہ خدمتگذاران قدیم اس درگاہ سی ہے زمان شاہزادگی سی درخواست
صوبہ گجرات کی مجہسی کرتا ہے جو اسطرح کی حرکت عبد اللہ خان سی وقوع مین آئی دلمین آیا ہی
کہ آرزو خدمتگار قدیم کی نکالکر اوسکو بجای خانمذکور کے احمد آباد بہیجدون انہین دنون
ساعت اختیار کرکی ساتہہ منظور کرنی حکومت و صاحب صوبگی صوبہ مذکور کے اوسکو کارروائی
ظاہری اور باطنی کیا مینی دسوین تاریخ اوپر منصب بہادر خان حاکم قندہار کے کہ چار ہزاری

ذات اور تین ہزار سوار کا تہا پانسو ذات کی زیادہ کہی گئی شوقی طنبورہ نواز کی تئین کہ نادران روزگار

سی ہی اور نغمون ہندی اور فارسی کو اسطرحسی بجاتا ہی کہ زنگ گویا دلسی تراشتا ہی ساتہہ خطاب

انندخانی کی سرور اور دلخوش کیا مہنی انند زبان ہندی مین خوشی اور راحت کو کہتی ہین دن خوشی

کے ولایت ہندوستان مین آخر مہینی ساون تک ہین مقرب خان نی بیچ پرگنہ کرانہ کی کہ وطن آبا

واجداد اوسکیکا ہی باغات لگا کر آمونکو فصل سے زیادہ دلون تک یعنی دو مہینی زیادہ تک محافظت

کرکے ہمیشہ بہیجا کرتا تہا جو یہ بات ایک قسم کی تعجبات سی تہی لکہا گیا آٹہوین تاریخ کو گہوڑا عراقی نادر

لعل نے بہا نام واسطی سواری پرویز کے ہاتہہ شریف خدمتگار کے اوس فرزند کو بہیجا گیا تصویر انا

اور کرن لڑکے اوسکی کے سنگ تیز جنگ کو فرمایا کہ سنگ مرمر سی ساتہہ قد اور اوس ترکیب کی کہ وہ کہتی

ہین تراشین بیچ اسی تاریخ کی صورت نی اتمام پایا اور خیال مین آیا تو فرمایا ملی کہ آگرہ لیجا کر

ہین بیچ باغ کی جہاد ین چہبیسوین تاریخ کو مجلس وزن شمسی موافق قاعدہ مقررہ

یہ وزن اول چہہ ہزار اور پانسو چودہ تولی سونی کا ہوا اور بارہ تک ہر وزن ساتہہ ایک

جنس کے ہوتا ہے چنانچہ وزن دوسرا پارہ کا اور وزن تیسرا ریشم کا جو تہا اقسام عطریات عنبر او مشک

وصندل وعود سی اور یہان تک اسی طرح بارہ وزن تک تمام ہوتا ہی اور حیوانات سی موافق

شمار سال گذشتہ کی ایک بکری نر اور ایک مرغ فقیرون اور درویشونکو دیا اور فرمایا کہ اون جنسونکا

روپیہ کل کہ ایک لاکہہ ہوتا ہے فقیرون اور محتاجون اور ارباب حاجت کو تقسیم کرین انہین دنون میں یہ

وہ لعل کہ مہاتجخان نی عبداللہ خان سی خریدہ تہا نذرسی گذرا اچہا معلوم دیا ایکطرحسی لعل

خوش نما ہے منصب خاصہ خان اعظم کا ہفت ہزاری ذات کا مقرر ہوا اور حکم دیا گیا کہ ایک پرگنہ

موافق اوسکی بطریق جاگیر تنخواہ مین دین اور جو کچہ کہ منصب دیانت خان سی بسبب مقدمات
گذشتہ کی کم ہوا تہا موافق عرض کرنی اعتماد الدولہ کی سلامت رہا اور عضد الدولہ کو کہ صوبہ دار
ملک مالوہ کا کیا تہا رخصت کیا اور مہربانی سی ایک خلعت اور گہوڑا اوسکو مرحمت ہوا منصب اول
کلیان جیسلمیری کا دو ہزاری ذات اور ہزار سوار کا مقرر ہوا اور حکم ہوا کہ ولایت مذکور اوسکو
تنخواہ کی جاگیر مین دیوین اور جو ساعت رخصت اوسکی کے بیچ اسی تاریخ کی تہی ایک گہوڑا اور ایک
ہاتی اور شمشیر مرصع اور کہپوہ او خلعت اور پرم نرم خاصہ پاکر ساتہہ خوشی تمام کی اپنی ولایت
کو رخصت ہوا اکتیسوین تاریخ مقرب خان احمد آباد کو رخصت ہوا اور منصب اوسکا کہ پانچہزار ذاتی
اور ڈہائی ہزار سوار تہی پانچہزار ذات اور سوار کا قرار پایا اور خلعت خاصہ اور نادری ہتہ تکمہ مروارید کے
مرحمت ہوئی اور دو راس گہوڑی طویلہ خاصہ سی اور ایک زنجیر ہاتی خاصہ اور ایک قبضہ تلوار
مرصع کی اوسکو مرحمت ہوئی اور خوش ہوکر صوبہ مذکور کو روانہ ہوا گیارہوین تاریخ مہینی مہر کو
جگت سنگہ بیٹا کنور کرن نی وطن اپنی سی آکر ملازمت حاصل کیے سولہوین میرزا علی بیگ اکبر شاہی نی
ولایت اودہ سی کہ وہ بیچ جاگیر اوسکی کے مقرر تہی آکر ملازمت حاصل کیے ہزار روپی نذر گذرانی
اور ایک ہاتی کہ ایک زمیندار کا تہا اور حکم ہوا تہا کہ اوسی لی آوی نذر کیا اکیسوین تاریخ کو نذرانہ
قطب الملک حاکم گولکنڈہ کا کہ شامل چند آلات مرصع کا تہا نظر سے گذرا او منصب سید قاسم
بارہہ کا اصل اور اضافہ سی ہزاری ذات او چہہ سو سوار کا مقرر ہوا جمعہ کی رات بائیسوین تاریخ
کو میرزا علی بیگ کہ اکا سی برس کے عمر ہوگئی تہی مرگیا اس دردولت پر اوس سے اچہی اچہی
خدمتین سرانجام پائین پلہ منصب اوسکی کا رفتہ رفتہ چار ہزار تک پہنچا جوانان کریم الطبع سے

ایسا تہا کہ فرزند اور نسل تک نہ رکہا طمع نظمی رکہتا تہا جسدان کہ واسطی زیارت روضۂ منورہ حضرت
خواجہ بزرگوار معین الدین چشتی کی گیا تہا وہین حال اوسکا متغیر ہوگیا یعنی فرمایا کہ اوسکو اوسی
مقام متبرک مین دفن کرین اور جسوقت ایلچیون عادلخان بیجاپوری کو رخصت کرتا تہا مین تو سفارش
کیے تہی یعنی کہ اگر ولایت مذکور مین کوئی شمشیر باز نامی یا کشتی گیر نامی ہو تو عادلخان سے کہدین کہ
ہمارے لیے بہیجے بعد ایک مدت کے ایلچی پہر آئے شیر علی نام مغل زادہ کو کہ بیجاپور کی پیدایش تہا اور
کشتی گیری اور ورزش مین کمال مہارت رکہتا تہا مع اور چند آدمیون شمشیر باز کے لائے شمشیر بازی
خود ظاہر ہوئی مگر شیر علی کو ساتہ اپنے پہلوانون اور کشتی گیرون کے لڑایا کوئی مقابلہ نکر سکا خلعت
اور ہزار روپے اور ایک ہاتی اوسکو مرحمت ہوا کیونکہ بہت خوش ترکیب اور زور آور ظاہر ہوا اوسکو بیچ
ملازمت کے بلا کے پاس رکہا اور خطاب پہلوان پای تخت کا دیا اور منصب اور جاگیر دیکر رعایت
تمام رکہی اور چودہوین تاریخ دیانت خان کہ واسطے لینے عبد اللہ خان بہادر جنگ کے یعنی مقرر
فرمایا تہا اوسکو حاضر لاکر ملازمت خدمت کی حاصل کی اور ایک سو مہر نذر گذرانی بیچ اسی تاریخ
کے رامداس ولد راجہ راج سنگہ نے کہ امرای راجپوت سے بیچ دکن کے وفات پائی تہی سات ہزاری
ذات اور پانسو سوار کے سرفرازی پائی جو عبد اللہ خان سے تقصیرات وقوع مین آئی تہی اور
باباخرم کو شفیع گناہون اپنے کا کیا چہبیسوین تاریخ واسطے خاطر باباخرم کے حکم کورنش کا کیا
یعنی ازروی شرمندگی تمام کے ملازمت کی ایک سو مہر اور ایکہزار روپیہ کا گذرانا جو پہلے آئی
ایلچیون عادلخان کے سے قرار یافتہ دلمین یون تہا کہ باباخرم کو ہراول کرکے خود متوجہ
دکن ہوون مین اور اس مہم کو کہ واسطے بعضی کارون کے بیچ تامل کے پڑی ہے صورت

ظہور مین دون اسواسطی حکم کیا تہا یعنی کہ مہم دنیاداروں دکن کی تئین بغیر شاہزادہ سی دوسرا کوئی
عرض نکری بیچ اندنون کی شاہزادہ نی ایلچیونکو ملازمت مین لاکر عرضی گذرانی بہیجی وفات مرتضی
خان کی راجہ مان اور اکثر سرداران کی خانہ کو کی درگاہ مین آئی تہی بیچ اسی تاریخ کی راجہ مان کو
موافق عرض کرنی اعتماد الدولہ کی بسبب دلدہی لشکر واسطی لینی قلعہ کانگڑہ کی مقرر کیا یعنی اور ایک
جماعت آدمیون کی ہمراہ اوسکی بہیجی اور ہر ایک کو موافق حالت اوسکی کے ساتہہ انعام اور گہوڑی
او ہاتی اور خلعت اور زر کے دل خوش کیا اور رخصت دی اور بعد چند روز کی کہ عبد اللہ خان
بہت دل شکستہ ہو گیا تہا بالتماس باباخورم کی خنجر مرصع اوسکو مرحمت کیا یعنی اور حکم ہوا کہ
منصب اوسکا بدستور برقرار ہوکر بیچ ملازمت فرزند مذکور کے تعینات دکن سی ہو تاریخ ۳ آبان کو
منصب وزیر خانکا کہ بیچ ملازمت بابا پرویز کے رہتا تہا دو ہزاری ذات اور ہزار سوار کا اصل و اضافہ
سی حکم دیا چہٹی تاریخ خسرو کو کہ انیرائی سنگدلن واسطی محافظت اور خبرداری اوسکی کی مقرر تہا
بسبب بعض خیالات کی آصف خان کو سونپ کر شال خاصہ اوسکو مرحمت کی ساتوین شوال کو محمد رضا
بیگ نام ایک شخص نے کہ دارای ایران نی اوسکو بطریق وکالت کی بہیجا تہا ملازمت حاصل کیے بہیجی
ادا کرنی رسمون کورنش و سجدہ او تسلیم کی وہ خط کہ رکہتا تہا پیش کیا جو گہوڑی او تحفی کہ لایا تہا
نظر سی گذرانی جو کچہ کہ لکہا اور کہہ بہیجا تہا تمام از روی دوستی او صداقت کی تہا ایلچی کو اسی تاریخ
تاج مرصع اور خلعت مرحمت کیا یعنی اور جو کچہ کہ کتابت مین اظہار قسم دوستی او محبت
بہت کا کیا تہا اچہا معلوم دیا کہ بجنسہ اوس کتابت کو داخل جہانگیر نامہ کرون مین

نقل کتابت دارای ایران

نضارت سر البستان اخلاص و عقیدت اور طراوت بہارستان اعتقاد و عبودیت کی بیچ تعریف اوس
معبود کی حاصل ہے کہ افسر دولت و اقبال برگزیدگان عرصۂ فرمانروائی اور تخت سلطنت اور اجلال
فارسان مضمار جہانگشائی کو ساتھ جواہر توفیقات بی نہایت کی آراستہ کر کے طرف شاہراہ ترقی دین
و دولت اور انتظام ملک و ملت کی ہدایت فرمائی لیکن جو وسعت آباد خاطر کو گنجایش کم تر تبہ ستایش
اوسکی کیے نہیں ہی تو بہتر یہ ہی کہ پای فکر کا قطع کر کے اس دشت ناپید اکناری باز رکھہ کر ہاتھہ شفاعت
کا دامن مقدس حضرت رسل ہادی سبل سید الکل فی الکل کے اور باقی حضرات ائمہ اطہار مین خصوصا
شاہ اولیا سرور اصفیا علیہم الصلوۃ والسلام مین مضبوط کر کے کچہ نسبت خاص معنوی اور قرب
باطنی کو بیش نہاد ہمت حقیقت شناسان دور بین اور آگاہ دلان حق گزین کا ہی بیچ جلوہ گاہ
ظہور کے لاوی اور مرات ضمیر انور اور آئینۂ خاطر فیض گستر کی کہ مقتبس انوار ولایت اور روشن اشعہ
ہدایت سی ہی مخفی اور محتجب نہ ہی کہ دنیا مین کوئی چیز محبت سی فائق تر اور کوئی امر مودت سی
لائق تر نہین اسواسطی کہ مدار انتظام عالم کا محبت اور الفت پر ہی خوش ہی وہ دل کہ جو قبول
کرنیوالا پرتو آفتاب محبت کا ہو اور جہان جان اور عالم روح کو ظلمت وحشت سی خالی کیا الحمد للہ
کہ یہ شیوۂ پسندیدہ اور طریقہ برگزیدہ بی ازنا اور التسا درمیان ان دونو سلطنتون عالیہ کے
قرار پایا ہے اور شہرۂ اتحاد اور آوازۂ وداد کا مانند باد صبا اور فروغ آفتاب کی تمام زمین مین
پہیل گیا ہے اور مسرت افزای خاطر نیک خواہان عاقبت اندیش اور حقیقت گزینان وفاکیش کا ہوا ہے
تو بنابر تقاضای وحدت حقیقی اور الفت ازلی کی کہ درمیان اس اخلاص شعار اور اوس برادر کامگار
نامدار کے ہی اوس مرتبہ مضبوطی پائی ہی مصرع اندر غلطم کہ من توام یا تو منی موافقت صوری اور معنوی

پہنچاتی ہی کہ دوئی اور جدائی دنیا اور عقبی مین گنجایش نہین ہی ظہور اس معنی سی گلزار
دوستی کی سرسبزی پاتا ہی غنچہ آرزو نہ ایسا کہلا ہی کہ عندلیب جان مشتاق اور مرغ روح کثیر الاشتیاق
ساتھہ دستان سرائی کی عہدہ شکر اوسکی سی باہر آسکی خواہش ضمیر محبت تاثیر کی یہ ہی کہ اس سے پہلی
ایک شخص طرزدان بساط محبت کا ہمیشہ جلیس مجلس انس کا ہووی چون رفعت پناہ عزت دستگاہ
محمد حسین چلپی کہ سبق ارادت اور اخلاص اس خاندان کو ساتھہ نسبت خدمت اور اختصاص اوس
آستانہ کی ارتباط دیگر ساتھہ وفور عقل اور کیاست کی متصف اور طرز خدمت سلاطین سی واقف ہی اور
وضع اوسکی پسند خاطر شریف ہماری کی ہی اور ہماری طرف سی واسطی درستی بعضی کامون کی یہان
مامور تہا سو اوسکو اسکام کا جانک چند روز توقف فرمایا ہمنی اور چونکہ یہ سلطنت اور اشیاء مملوکہ اس
مخلص کے طفیل ملازمان عالی کا ہی اور تکلفات ظاہری بالکل مفقود ہین تو مشار الیہ کو کہ مرد آگاہ
اور مزاجدان اوس بادشاہ کا ہی مقرر فرمایا کہ جو کچہ ہماری سرکار مین ہو متاع و جنس اس ولایت
کی نظر مین لا کر جو کچہ پسند خاطر اقدس کا جانی بہیجا جاوی یکشنبہ کے دن اٹہارہوین شوال کو
مطابق بیسوین ماہ آبان کی پیشخانہ فرزند باباخرم کا ساتھہ قصد تسخیر ولایت دکن کی اجمیر سے
نکلا اور قرار پایا کہ فرزند مذکور بطریق ہراول کے آگی سی روانہ ہو اور رایات جلال میری پیچھے سے
اوسکی روانہ ہوں دن دوشنبہ ۹ تاریخ مطابق نوین آبان کی تین گہڑی دن سی گذرا تہا
کہ دولتخانہ ہمایون میرا بہی اوسیطرف روانہ ہوا دسوین تاریخ کو منصب راجہ سورج مل کہ ہمراہ شاہزادہ
کے مقرر ہوا تہا اصل اور اضافہ سی دو ہزاری ذات اور سوار کا مقرر ہوا تیسوین تاریخ کی رات
کو موافق عادت ہر روزہ کے غسلخانہ مین تہا مین اور بعضی امرا اور خدمتگار بہی حاضر تہی اور

حسب اتفاق محمد رضا بیگ ایلچی درای بہی حاضر تہا ایک الو بعد گذرنی چہہ گہڑی کی ایک بلند محل
پر محلون بادشاہی سی مونڈیر پر بیٹہا تہا اور بہت کم نظر آتا تہا چنانچہ اکثر آدمی اوسکی معلوم کرنی سے
عاجز رہتی تہی اپنی بندوق منگوا کر اوسطرف کہ اوسکو دیکہتی تہی سر راست کر کی سر کی تو گولی اوسکی
لگی ٹکڑی ٹکڑی ہو گیا حاضرین متعجب ہو گئی اور لب سب لی ساتہہ تحسین اور آفرین کی کہولا اسی
رات کو قاصد بہائی عباس کی سی کچہہ باتین دریافت کی گئین یہان تک کہ بات بیچ قتل صفی
میرزا کی آئی پوچہا کہ مدت سی یہ بات دلمین تہی بیان کر کہا کہ اگر مرزا اوسکا اوسی روز پردہ خفا
سے بیچ ظاہری کے نہ آتا تو البتہ وہ قصد شاہ کا کرتا جب یہ بادشاہ کو معلوم ہوئی مروا دیا منصب
میرزا حسین پسر میرزا رستم کا بیچ انہین دنون کی اصل و اضافہ سی ہزاری ذات و تین سو سوار
کا مشخص ہوا اور منصب معتمد خان کا کہ اوپر خدمت بخشیگری اوس لشکر کے ہمراہ بابا خورم کے
گیا تہا ہزاری ذات او ڈہائی سو سوار قرار پایا دن جمعہ کو بیسوین ساعت رخصت بابا خورم کی ہوئی
آخری ساعت اس روز کو بیچ دیوانخانہ کی آدمیون خاص اور عام اپنی کو مسلح اور مکمل سوار
اندر دروازہ کی لا کر نظر سی گذرانی اور عنایات ظاہری سی کہ ساتہہ فرزند مذکور کی واقع ہوئی
خطاب شاہی کو جزو اسم اوسکی کا کیا اور فرمایا گیا کہ اوسکی تئین بعد آج سی سلطان خورم کہا
کرین اور خلعت اور چارقب مرصع کہ دامن و گریبان گوہر آمود تہا اور ایک گہوڑا عراقی معہ
زین مرصع اور ایک گہوڑا ترکی اور ایک ہاتی خاصہ بنسی بدن نام اور رتہ طرز انگریزی کہ اوسپر
بیٹہہ کر متوجہ ہوا اور شمشیر مرصع با پرتلہ خاصہ کہ بیچ فتح قلعہ احمدنگر کی ہاتہہ لگا تہا اور وہ پرتلہ
بہت نامی اور مشہور ہے اور خنجر مرصع اوسکو مرحمت ہوی ساتہہ لیاقت تمام کی متوجہ ہوا امید

کرم واجب تعالی سے وہ ہی کہ بیچ اسی خدمت کی سرخرو ہووی اور ہر ایک امیرون اور منصبدارونکو
بقدر مراتب اونکی کی گہوڑا اور خلعت مرحمت ہوا شمشیر خاصہ کمر اپنی سے کہولکر عبد اللہ خان فیروز جنگ
کو مرحمت کی مینی جو دیانت خان کو ہمراہ شاہزادہ کی معین کیا تہا خدمت عرض مکرر خواجہ قاسم قلیچ
خانی کو فرمائی پہلی اس سے جو اوپر خزانہ سرکار کی چوری کر کر خزانہ مین سے روپیہ لیگئی تہی اور وہ خزانہ
گرد چبوترہ کوتوالی کی تہا بیچہ چند روز کے سات آدمی اونمین سے مع سردار اونکی کی کہ نول نام
رکہتا تہا گرفتار آئی اور کچہ مال مسروقہ بہی ظاہر ہوا دلمین آیا کہ جو انہون نی اس قسم کی دلیری
کری ہی تو اونکو سیاست عظیم مین بہیجا چاہیی ہر ایک ایک کو سیاست خاص ہووی مگر نول
کہ سردار اونکا تہا فرمایا مینی کہ اوسکو نیچی پیر ہاتی کی ڈالدین اونسی کہا اگر حکم ہووی تو ہاتی سے لڑائی کرون
مین کہا مینی ایسی ہی ہوا ایک ہاتی بدمست منگوا کر مقرر کیا اور خنجر ہاتہہ اوسکی مین دیکر ہاتی کے
روبرو کیا چند مرتبہ ہاتی نی اوسکو گرایا مگر وہ مشہور بیباک باوصف دیکہنی سیاست اپنی ہمراہیون
کے کہ اون پر گذری تہی قایم حواس رہا اور جگہہ سے نہ ہلا اسطرح مردانہ اور دلیرانہ وار خنجر ہاتی
کے سونڈ مین پہنچایا کہ ہاتی حملہ کرنی اوسکی طرف سے ہٹ گیا جب یہ حال دلیری اوسکا دیکہا مینی
تو فرمایا کہ اوسکی طرف سے خبردار رہین اور جان بخشی کی بعد تہوڑی دنون کی بمقتضای بدذاتی
اور دون طبعی کی آب و ہوا اپنی وطن کی یاد کر کے بہاگا یہ بات مجکو بری معلوم ہوئی جاگیرداروں
سے کہدیا کہ اوسکو ڈہونڈ کر لاؤ اتفاق سے دوسری مرتبہ بہی گرفتار ہو گیا اسکی حکم دیا مینی کہ اوس
ناسپاس قدرناشناس کو مار ڈالین مضمون کہا ہوا شیخ سعدی شیرازی رحمہ اللہ کا مطابق
حال اوسکی کے آیا ~ عاقبت گرگ زادہ گرگ شود * گرچہ با آدمی بزرگ شود

سہ شنبہ غرۂ ذیقعدہ کو مطابق اکیسوین ماہ آبان کی پچھی اسکی کہ پانچ گہڑی دن گذرا بخیریت
اور ساتہہ قصد درست کی اجمیر سی اوپر رتھہ فرنگی کی کہ چار گہوڑی جوتی جاتی تہی سوار ہوکر آیا مین
اور حکم دیا مینی کہ اکثر امرا رتھہ پر سوار ہوکر ہمراہ میری ہوں اور قریب غروب آفتاب کی یونی دو کوس
جاکر مقام دیورائی گانون مین اوترا مین ہنود کہتی ہین کہ اگر طرف شرق کی بادشاہ یا کوئی
بزرگ جاوی اوپر ارادہ ملک لینی کی تو ہاتہی دندان دار پر سوار ہووی اور اگر مغرب کی طرف جاوی
تو اوپر گہوڑی یکرنگ کی سوار ہووی اور اگر شمال کی طرف تو اوپر پالکی اور سکہاسن کی اگر جنوب
کو جاوی تو اوپر رتھہ کی از قسم گاڑی ہے سوار ہو تین برس پانچ دن کم اجمیر مین توقف کیا
آبادی اجمیر کو کہ جگہہ قبر شریف خواجہ بزرگوار حضرت معین الدین چشتی سنجری رحمۃ اللہ تعالی
علیہ کے ہی اقلیم دوسری سی جانتی ہین ہوا اوسکی معتدل ہی مشرق اوسکا دار الخلافت
آگرہ ہے شمال قصبات دہلی جنوب اوسکا صوبہ گجرات اور مغرب اوسکا ملتان اور دیپالپور مین
اس ولایت کی تمام ریگستان ہی آب بدشواری زمین سی نکلتا ہی اور مدار اسکی کہیتی کا باران پر ہے
جاڑا معتدل تمام ہوتا ہی اور گرمی اسکی آگرہ سی ملایم تر ہے اس صوبہ سی چہیاسی ہزار سوار اور تین
لاکہہ چار ہزار پیادہ راجپوت وقت لڑائی کے نکلتی ہین اس آبادی مین دو تال کلان واقع
ہین ایک کو بیسل تال اور دوسری کو آنا ساگر کہتی ہین بیسل تال خراب ہی اور بند اوسکا شکستہ
اندنون مین حکم کیا مینی کہ مرمت اوسکی از سر نو کرین اور آنا ساگر اس مدت اقامت اجمیر مین
ہمیشہ پر آب و مواج رہا شہر سی یہ تال مذکور ڈیڑہ کوس اور پانچ طناب ہی بیچ ایام قیام کے
نو مرتبہ زیارت روضۂ منورہ مقدسہ حضرت خواجۂ خواجگان جناب معین الدین چشتی سنجری

رحمہ اللہ علیہ سی مشرف ہوا ہین اور پندرہ مرتبہ تال بہکر کو گیا اور اٹھہ تیس مرتبہ چشمہ نور کے
دیکہنی کو گیا پچاس مرتبہ شیر وغیرہ کی شکار کو گیا ہین پندرہ شیر اور ایک چیتہ اور ایک سیہ گوش
اور تین نیل گاہی اور تینتیس گوزن یعنی بارہ سنگہی اور نوی ہرن اور اسّی بد جانور اور تین سو
چالیس مرغابی شکار کین یعنی کانو دیواری مین سات مقام ہوی اس جگہہ پانچ نیل گاہی بارہ
مرغابی شکار کین اونتیسوین کو دیواری سی کوچ کیا اور گانون داسہ والہ مین کہ دیواری سے
پونی تین کوس تہا نزول اجلال فرمایا ایک ہاتی آج کی دن معتمد خان کو مرحمت کیا یعنی دوسری دن
اس گانون مین اتفاق مقام کا ہوا ایک نیل گاہی او شکار کی اور دو دست باز واسطی شاہزادہ
خرم کی بہیجی یعنی تیسری تاریخ مہینی آذر کو گانون مذکور سی کوچ ہوا اور موضع ہاوبل مین کہ سوا
دو کوس تہا نزول اجلال فرمایا درمیان رستہ کی چہہ قطعہ مرغابی وغیرہ شکار ہوئی چوتہی تاریخ
ڈیڑہ کوس چلکر نواح رامسر مین کہ تعلق نور جہان بیگم سی رکہتا تہا نزول جاہ اور اجلال کا ہوا آٹہہ
روز تک یہان مقام کیا خدمت میر توزکی سی خدمت گار خان کو موقوف کرکی ہدایت اللہ کو اوسکی
جگہہ مقرر فرمایا یعنی پانچوین دن سات ہرن اور ایک کلنگ اور پندرہ مچہلے شکار ہوی دوسری
دن جگت سنگہ ولد کنور کرن گہوڑا اور خلعت پاکر روانہ وطن اپنی کو ہوا اور کیشو داس لالہ کو بہی
گہوڑا مرحمت ہوا ایک زنجیر ہاتی اللہ داد خان افغان کو عنایت ہوا بیچ اسی دن کی ایک بارہ
سنگہا اور تین ہرن اور سات مچہلے اور دو مرغابی شکار کی یعنی اور خبر فوت ہونی راجہ سیام سنگہ کے
کہ متعینان لشکر بنگش سی تہا بہی انہین دنون مین سنی گئی اور ساتوین کو تین ہرن اور پانچ
مرغابی اور قتقلداغ شکار کیا دن جمعرات او شب جمعہ کو جو مقام رامسر جاگیر مین بیگم کی تہا مجلس جشن

اور مہمانی کی مرتب ہوئی اور ہر قسم کی آلات مرصع اور اسباب نفیسہ اور ہر جنس اور ہر شی نظر سے گذرین
اور رات کی وقت تالابون مین روشنی کرائی گئی فی الجملہ مجلس ساتہہ ترتیب شایستہ کی ہوئی آخر
دن جمعرات کو امیرون کو بلا کر اکثر کو حکم پیالہ کا دیا گیا بیچ سفرون خشکی کے بہی ہمیشہ کشتی ساتہہ
رہتی ہی تاکہ ملاح اوسکو گاڑیون پر کہینچتی رہین دوسری دن اس جشن کے کشتی پر سوار ہو کر متوجہ
شکار مچہلی کا ہوا تہوڑی سی دیر مین اڑتالیس مچہلی کلان جالمین آئین کہ نصف اونمین سے قسم روہو
کیسی تہین رات کی وقت اپنی حضور کے نوکرون کو تقسیم کی ہیتی تاریخ تیرہوین کو راستے سے کوچ
ہوا چار کوس تک شکار کرتی ہوی گانون بلودہ مین پہنچا دوسری دن مقام کیا سولہوین تاریخ
کو سوا تین کوس چلکر موضع نہال محل مین نزول اجلال کیا اٹہارہوین کو کوچ ہوا راستہ سوا دو کوس
قطع ہوا آجکی دن ایک ہاتی محمد رضا بیگ ایلچی دارای ایران کو عنایت ہوا اور مقام جونسہ مین
اٹہیر اکیسوین کو کوچ کر کے دیو گانو مین منزل کی تین کوس کا راستہ شکار کرتی ہوی طی ہوا اس
منزل مین دو روز مقام رہا پچہلی دن سے بارادہ شکار کی سوار ہوا اس منزل مین ایک امر عجیب دیکہا
گیا پہلی اس سے کہ ہم وہان پہنچین ایک خواجہ سرا کناری تال پر جو کہ اس گانو مین واقع تہا گیا دو بچہ
سارس کی قسم کلنگ سی کہ جانور مشہور ہے پکڑ لیی تہی رات کی وقت کہ وہان مورد لشکر اقبال ہوا
دو سارس کلان گرد غسلخانہ کی فریاد کرتی ہوی پہرنے لگی کہ اوپر کناری اس تال کی غسلخانہ کہڑا
تہا جیسا کہ کسی نی اونپر ظلم کیا ہو الغرض الامر مظلومانہ فریاد کرتی تہی اور بلا وحشت اور دہشت
سامنی آتی دلین آیا کہ البتہ کسی نی انپر ظلم کیا ہے چنانچہ دریافت کیا گیا تو حقیقت مین خواجہ سرا نے
دو بچے پکڑ لیی تہی لا کر نذر مین گذرانی جو سارسون نی آواز بچون کی سنی بیتابانہ اپنی بچون کے

سر سر گرتی اور بگمان اس بات کی کہ اونہون نی کچہہ نہ کہایا ہوگا چوگہہ لاتی تہی اور اونکی مونہ مین
دیتی تہی اور قسم قسم کی غمخواری کرتی تہی آخر کار اون بچون کو درمیان مین لیکر چہاڑتی ہوئی
شوق سہی طرف آشیانی کی متوجہ ہوئی تیئیسوین کو کوچ کرکی یونی چار کوس راہ طی کی اور کانون
بہاسو مین پہنچی دو دن اسجگہہ مقام ہوا اور روز شکار کو سوار ہوا چہبیسوین کو کوچ ہوا موضع کاکل مین
بعد قطع ہونی دو کوس کی پہنچی اور ستائیسوین کو منصب بدیع الزمان ولد میرزا شاہرخ کا اصل و اضافہ
سے ڈیرہ ہزاری ذات اور ساڑہی سات سو سوار کا مقرر ہوا انتیسوین کو کوچ ہوا یونی تین کوس راہ قطع کرکے
موضع لاسہ مین مقام ہوا یہ دن عید قربان کا تہا فرمایا کہ لوازمات عید کی بجالاوین دن روانہ ہونے
اجمیر سہی اسوقت تک کہ تیسری تاریخ ماہ آذر کی ہی سرسٹہ نیل گائی اور ہرن وغیرہ اور سینتیس قطعہ مرغابی
اور سوای اوسکی شکار ہوا تہا دوسری دی ماہ کو لاسہ سے کوچ ہوا تین کوس اور دس جریب شکار
کرتی ہوئی قطع کیا اور گردنواح کانزہ کی جاکر منزل اور مقام ہوا چوتہی تاریخ کو کوچ ہوا سوا تین
کوس چلی موضع سور ستہہ مین منزل ہوئی چہٹی تاریخ ساڑہی چار کوس چلکر موضع پروار مین نزول
ہوا ساتوین کو مقام تہا پچاس مرغابی اور چودہ قشقلداغ شکار ہوئی دوسری دن بہی مقام ہوا
اس دن ستائیس مرغابی شکار کین نوین دن کوچ ہوا سوا چار کوس جاکر شکار کرتی ہوئی منزل
ایک اچہی تال پر کی اس منزل مین عرضداشت معتمد خان کی آئی کہ جو عملداری رانا مین نزول
شاہ خرم کا ہوا تو آوازہ فوج قاہرہ سہی خوف کہاکر ادہی پور سہی آگرہ کہ سرحد منزل جاکر اوسکی
تہی ملازمت حاصل کے اور تمام شرطین اور آداب بجالایا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا شاہ
خرم نی رعایت اوسکی کرکی خلعت چارقب اور شمشیر مرصع اور گہوڑا عراقی

اور ترکی اور ہاتی دیکر اوسکو خوشدل کیا اور عزت کی ساتہہ اوسکو رخصت کیا اور فرزندون اور نزدیکون
اوسکی کو بہی نوازا اور نذرانہ اوسکی سی کی پانچ زنجیر ہاتی اور ستائیس گہوڑی اور خوانچی بہری ہوی جواہرات
اور مرصع آلات کی تہی تین گہوڑی لیکر سب اوسکو واپس کر دیی اور قرار پایا کہ لڑکا اوسکا کرن
بیچ اس مہم کی سات ہزار اور پانسو سوار کے ہمراہ بابا خورم کی رہی دسوین تاریخ کولڑ کی راجہ مہا سنگہ
کے اپنی وطن اور جاگیر سے آکر بیچ حوالی رنتہنبور کے سعادت ملازمت سی مشرف ہوی اور ستہ زنجیر فیل
اور نو گہوڑی نذر گذرانی اور ہر ایک بی لائق اپنی حال کے سرفرازی پائی جو حوالی قلعہ مذکور محل صدد
رایات جلال کا ہوا تو اکثر قیدیونکو جو اوسمین قید تہی رہا کیا مینی بیچ اسجگہہ کی دو دن مقام رہا
اور سیر و شکار کو جاتا تہا اور آٹہہ قطعہ مرغابی اور قسقلداغ شکار ہوی بارہوین تاریخ کوچ کر کی
بعد طی ہونی چار کوس کی موضع کویلہ مین نزول رایات اقبال کا ہوا اور میان راہ کی چودہ مرغابی
اور ایک ہرن شکار کیا مینی چودہوین تاریخ پونی چار کوس راہ قطع کر کی اطراف موضع النورہ مین
منزل ہوئی اور ایک راس نیل گاو اور بارہ قطعہ کروانک وغیرہ اثنای راہ مین شکار ہوی بیچ
اسی تاریخ کی آغا فاضل کہ نیابت اعتماد الدولہ مین بیچ حکومت لاہور کے معین ہی بخطاب فاضل خانی
سربلند ہوا بیچ اس منزل کے دولتخانہ ہمایون کو اوپر کنارہ ایسی ایک تالاب کی کہڑا کیا تہا کہ
نہایت صفائی اور لطافت رکہتا تہا اسیواسطی دوسری دن اس منزل مین مقام رہا آخر ہای روز کو
شکار مرغابی کیطرف توجہ کری مینی چہوٹا لڑکا مہابت خان کا بہرو نام تہا بیچ اس منزل کے
قلعہ رنتہنبور سی آکر کہ اوسکی جاگیر مین تہا ملازمت حاصل کر کے دو زنجیر ہاتی لایا دونون داخل
فیلخانہ خاصہ مین ہوگئی صفی بیٹا امانت خان کی تئین ساتہہ خطاب خانی اور اضافہ منصب سی

سرفراز کرکی بخشی اور واقعه نویس صوبه گجرات کا کیا ستائیسوین تاریخ ساڑہی چار کوس قطع راه
کرکی محل سایہ پر منزل ہوئی بیچ دن مقام کی ایک قطعه مرغابی اور تیس تیتر شکار کیے جو لشکرخان کو بسبب
ناسازگاری اوسکی کی خان دوران سے ہی طلب کیا تہا اس منزل مین عابد خان بجای اوسکی اوپر خدمت
بخشی گری اور واقعه نویسی کی مقرر کیا گیا انیسوین[۱۹] تاریخ کو کوچ ہوا سوا دو کوس چلکر متصل نواح کوکہ
کے کراو پر کنارہی دریای چنبل کی واقع ہی منزل کی بسبب خوبی جگہہ اور لطافت آب وہوا کی تین دن
تک توقف رہا ہر روز کشتی مین سوار ہوکر شکار مرغابی کی واسطی اور سیر اور گشت دریای مذکور کے
کیے بائیسوین[۲۲] تاریخ کوچ کرکی شکار کہیلتی ہوی ساڑہی چار کوس کی اوپر موضع سلطانپور اور جیلیه مین
اوترا ہوا مقام والی دن میران صدر جہان کو پانچ ہزار روپیه دیکر اوسکو اوسکی جگہہ کہ جاگیر مقرر تہی
روانه کیا اور ہزار روپیه اوس شیخ پیر کو مرحمت ہوی پچیسوین[۲۵] تاریخ کو کوچ کرکے ساڑہی تین کوس راه طی
کرتی ہوی اور شکار کہیلتی ہوی موضع مانپور مین محل نزول ہوا ضابطه کی واسطی ایک مقام اور
ایک کوچ مقرر کہا ستائیسوین[۲۷] دن کوچ فرمایا چار کوس اور ایک ربع چلکر شکار کرتی ہوی موضع اوده
مین منزل کری اس منزل مین دو روز ٹہیرا بیچ اسی مہینی دی کی چار سو سوله جانورون کا شکار
کہیلا ستانوی تیتر اور ایک سو بانوی قشقلداغ اور ایک سارس اور سات قطعه کروانک اور ایکسو اٹہاره[۱۱۸]
مرغابی اور ایک خرگوش غرہ بہمن موافق بارہوین محرم سنه ۱۰۲۶ کو با محل کشتیون مین بیٹہہ کر متوجه
آگی کی منزل کا ہوا ایک گہڑی دن باقی رہی ہی بیچ حوالی روپا سیرہ مین که محل اقامت کا تہا
پہنچی چار کوس اور نیم ده جریب رسته قطع کیا اور پانچ تیتر ماری اور بیچ انہین دنون کی الیس فرنگو
مستعیان دکن سے بہی خلعت زمستانی یکجنسه کے ہاتہہ بہیجا گیا اور کہا گیا که دس ہزار روپیه انعام مذکور سے

شکرانہ خلعت مین لیوی یہ منزل نہایت طراوت بخش تہی تیسری روز کوچ ہوا موافق قاعدہ دوسرے
دن کی کشتی پر سوار ہوکر سوا دو کوس راہ قطع کرکی موضع نکاہادا س محل نزول اجلال کا ہوا درمیان
راستی کی شکار کرتے ہوی مین آتا تہا کہ ایک تیتر سامنی سی اوٹہا اور جاکر ایک بوتہ مین گر گیا ہر چند اوسکی
تفحص ہوئی لیکن اوسکا نشان بہی نہ ملا آخر کار ایک قراول کو حکم دیا کہ وہ تلاش کرکی اوسکو لاوی
او رمین آگی بڑہا اس عرصہ مین ایک تیتر اور اوٹہا اوسکو مینی باز سی پکڑوایا اسی درمیان مین وہ قراول
آیا اور وہ تیتر نظر سی لا گذرانا حکم دیا کہ اسکو لیجا کر خورش باز کا کری اور اوس تیتر کو کہ ہمنی پکڑوایا ہے
چونکہ وہ جوان ہی اوسکو نگاہ رکہا جاوی بر وقت پہنچنی اس حکم کی میر شکار نی اسکو باز کو کہلا دیا تہا
تہوڑے عرصہ مین قراول نے معروض کیے کہ اگر تیتر کو ذبح نکرونگا تو یہ مرجاویگا حکم دیا کہ اگر ایسا ہی تو ذبح
کرین جو تلوار اوسکی گلی پر رکہی تہوڑی دیر مین تلوار کی نیچی سی نکلکر ہاتہہ مین سی اوڑ گیا پیچہی اس سے
کہ کشتی سی مین گہوڑی پر سوار ہوا ایک چڑیا ہوا کی زور سی تیر کے بہال پر کہ میری ایک قراول کی ہاتہہ کا
کے ہاتہہ مین تہا لگ کر مرگئی اس حسرت افزا بات اور نیرنگی زمانہ سی تعجب کیا مینی کہ وہان تو تیتر اجل
رسیدہ خلاص ہوی اور یہان چڑیا اوڑتی ہوئی آ پہنچی اجل مین گرفتار ہوجاوی سچ ہی شعر اگر تیغ عالم بجنبد زجای
نبرد رگی تا نخواہد خدای ✤ امراء کابل کو بہی خلعت زمستانی ہاتہہ قراول کے بہیجا گیا بسبب طراوت
اور خوبی ہوا کی اس منزل مین بہی مقام کیا انہیں دنون خبر فوت ہوجانی یادعلی خان کی کابل سے
آئی اوسکی لڑکون کو ساتہہ مناصب کے سرفراز کیا گیا اور منصب راوت سنگہ کے موافق التماس ابراہیم خان
فیروز جنگ کی پانسو ذات کی اور نہ سوار زیادہ کیا گیا چھبیسوین تاریخ کو کوچ ہوا ساڑہی چار
کوس درہ سی کہ گہاٹی چاند امشہور ہے گذر کر موضع اچاریین نزول اجلال ہوا نہایت

سبز اور اچھی درخت تر و تازہ نظر مین آئی اس منزل تک کہ اتھار صوبہ اجمیر کا ہی چوراسی کوس راستہ
قطع ہوا یہ منزل بھی منزلون مین سی خوب ہی نورجہان بیگم نی اس جگہہ ایک شیر بندوق سی مارا
کہ آجتک ویسا کلان اور خوشرنگ دیکھا نہ گیا تھا فرمایا مینی کہ اوسکو تولین جب وزن کیا تو نوی تولہ
پانچ ماشہ وزن مین اوترا موضع مذکور ابتدای ولایت مالوہ سی ہی اور مالوہ ولایت دوسری سی ہے
درازی اس صوبہ کی آخیر ولایت گرہ سی ولایت بانسوالہ تک دوسو بیالیس ۲۴۲ کوس ہوتی ہین عرض اسکا پرگنہ
چندیری سی پرگنہ نذربار تک دوسو تیس کوس ہے شرقی اوسکی ولایت ماندہو اور شمالی قلعہ نرور ہے اور جنوبی
ولایت بگلانہ غربی صوبہ گجرات اور اجمیر ہے یہ بہت ولایت پرآب ہی اور خوش ہوا پانچ دریا سوای نہرون
اور ندیون کی اوسمین جاری ہین گوداوری اور بیجا اور کالی سند اور نیرا اور نربدا اور ہوا اوسکی معتدل
ہے زمین اس ولایت کی بہ نسبت طرفون کی کچہ بلند ہی بیچ قصبہ دہار کے کہ جگون مقررہ مالوہ سی ہے
انگور کے پیڑ مین ہر سال دو مرتبہ انگور لگتی ہین اول حوت اور ابتدای اسد مین یعنی جس زمانہ مین کہ
آفتاب حوت مین آتا ہی اور جس زمانہ مین کہ آفتاب اسد مین آتا ہی حوت مین انگور شیرین تر ہوتا ہے
زمیندار او رعیتیہ ور بی ہتیار کے نہین رہتی اور چار کرور اور سات لاکہہ دام جمع اس ملک کا ہوتا ہی کار
وقت نوہزار اور تین سو چند سوار اور چار لاکہہ ستر ہزار تین سو پیادہ مع ایک زنجیر فیل کے اس ولایت سی
نکلتی ہین آٹھوین تاریخ کو پونی چار کوس راہ طی کرکے خیرآباد منزل اور مقام ہوا راستہ مین چودہ
تیتر اور تین کروانک شکار ہوی اور تین کوس شکار کرتی ہوی موضع سندارہ مین پہنچی —
گیارہوین مقام تھا باقی دن سی سوار ہوکر شکار کو گیا نیل گای ماری بارہوین تاریخ کو بعد قطع
کرنے سوا چار کوس کے گانون بچھیاری مین منزل ہوئی انہین دنون مین رانا امرسنگہ نی چند

سبد انجیر بہیجی خوش مزہ تہی یہانتک کہ انجیر ہندوستان کا اوس مزہ کو کم پہنچتا تہا مگر تہوڑی
کہاہی کہ زیادہ کہانا نقصان رکہتاہی چوتہی تاریخ کو کوچ ہوا اونی پانچ کوس راستہ قطع کرکی گانون
بلبلی مین جاٹہیری کی ہوئی راجہ جاپانی کہ زمینداروں معتبرہ اس نواح سی ہی دوہاتی نذر کی لیی
بہیجی تہی نذر سی گذری بیچ اس منزل کی بہت خربزہ اوس کاریز سی کہ قریب ہرات کی واقع ہی لائی
خانعالم نی بہیجی پچاس اونٹ بہیجی تہی خلاصہ یہ ہی کہ اتنی بہت پچہلی سالوںمین نہین لای تہی ایک
خوان مین چند قسم کے میوی حاضر لای خربزہ کاریزی اور خربزہ بدخشانی اور کابلی اور انگور سمرقند
اور بدخشان کی اور سیب سمرقند اور کشمیر اور کابل اور جلال آباد کی اور اناس کہ عمدہ میوون ملک
فرنگ سی ہی اور درخت اوسکی آگرہ کی باغات مین لگائی گئی ہین اور اسقدر پہلتی ہین کہ ہر سال
چند ہزار بیچ باغات آگرہ کی کہ متعلق ساتہہ خالصہ شریفہ کی ہی پہل آتاہی اور کولہ کہ شکل اور قدر مین
خوب چہوٹا نارنج سی ہی مزہ مین مائل بشیرینی اور صوبہ بنگالہ کا خوب ہوتاہی شکر اس نعمت کا کونسی
زبان سی آدا کیا جاوی والد بزرگوار کو میوون سی بہت رغبت تہی خاصکر ساتہہ خربزہ اور انگور
اور آنار کی اونکی زمانہ مین خربزہ کاریز کا اور آنار یزد کا کہ معروف اور مشہور عالم ہی اور انگور
سمرقند کا ہندوستان مین کوئی نہین لایا تہا جبکہ یہ میوی نظر مین آتی ہین تاسف آتاہی
کہ کاش یہ میوی اوس زمانہ مین آتی تا اسکی لذت وہ معلوم کرتی پندرہوین تاریخ کو خبر فوت ہونی
میر علی ولد فریدون خان برلاس کہ ایک امیرزادوں اس درگاہ سی تہا سنی سولوین کوچ ہوا
سوا چار کوس چلکر قریب موضع گرہی کی اوتری راستہ کی درمیان مین قراول خبر لائی کہ ایک
شیر ببر اس نواح مین ہی اوسکی شکار کو متوجہ ہوا ہین اور ایک بندوق مین کار اوسکا تمام ہوا

جو کہ دلاوری شیر ببر کی مشہور ہے چاہا مینی کہ احوال اسکی ہیئت کی اندر کا ملاحظہ کرون جب پیٹ چیروایا
تو ظاہر ہوا کہ پتہ شیر ببر کا اندر جگر کی بخلاف اور دوسری حیوانون کی کہ پتہ اونکا جگر سی باہر ہوتا ہی دل
مین سوچا کہ دلاوری شیر ببر کی اس سبب سی ہوتی ہوگی اٹھارہوین تاریخ کو بعد قطع کرنی پونی تین کوس
کے موضع اہریا مین مقام ہوا انیسوین تاریخ کو کہ مقام تہا شکار کو متوجہ ہوا مین بعد طی کرنی فاصلہ
دو کوس کے ایک جگہہ نظر آئی نہایت صفا اور خوش وضع اور قریب سو درختون انبہ کے اوسمین اوگی ہوی
اسقدر بڑی اور سبز کہ اور جگہہ دیکہنی مین ویسی نہین آئی اور اس باغ مین ایک درخت برگد کا نظر پڑا فرمایا
مین کہ مساحت کرو بلندی اوسکی زمین سی سر شاخ تک ستر اور چار گز کی دور اوسکی تنہ کا ساڑہی چالیس گز کا
عرض اوسکا ایکسو ساڑہی چہتر گز کا ہوا غرابت تمام تہا لکہا گیا بیسوین دن کوچ ہوا راستہ مین نیل
گائی بندوق سی ماری اکیسوین دن مقام تہا دن رہی سی شکار کو سوار ہوا بعد وہان سی لوٹنی کے
اعتماد الدولہ کی گہر واسطی جشن خواجہ خضر کہ اوسکو خضری کہتی ہین آیا اور ایک پہر رات گئی تک وہان کہانا
کہا کر دولت سرای ہمایونکو لوٹا آجکی دن اعتماد الدولہ کو ساتہہ نسبت محرمیت کی نوازکر مقیمان
حرم سرای کی گہر گیا کہ اوس سی منہ نہ چہپاوین اور پردہ نکرین اس عنایت والا کی ساتہہ اوسکو سرفراز
کیا تاریخ بائیسوین کو کوچ ہوا اور ساڑہی تین کوس طی کر موضع بول کہری مین پہنچی رستہ کی بیچ مین
دو نیل گائی مارین تئیسوین تیر کو کہ مقام تہا ایک نیل گائی بندوق سی ماری چوبیسوین تاریخ بعد
قطع کرنی پانچ کوس کے قریب قاسم کہڑہ کی منزل ہوئی رستہ مین ایک جانور سفید شکار ہوا قسم خورد پائی
سی تہی کل چار سینگ رکہتا تہا دو سینگ سامنی گوشہ آنکہہ کی تہی دو انگشت بلند اور دو سینگ گردن
یعنی گودہی کی طرف رکہتا تہا چار انگشت بلند تہی اہل ہند اس جانور کو دودہاریہ کہتی ہین اور

مشہور ہی کہ نر اوسکا چار سینگ اور مادہ بی سینگ ہوتی ہی اور ایسا ذکر ہوا کہ اس قسم کا ہرن زہرہ
نہین رکھتا ہی شکم اوسکا چیرا گیا پتہ نکلا معلوم ہوا کہ غلط تھی یہ بات [۲۵] پچیسوین دن کہ مقام تہا آخر دنکی
شکار کو روانہ ہوا ایک نیل گای مادہ بندوق سی ماری مالجو بہتیجی قلیج خان کو کہ اوسکا منصب ہزاری ذات
اور دوہزار دوسو سوار کا کیا اور ساتھہ خطاب قلیج خانی کی سرفراز فرماکر صوبہ بنگالہ پر تعین کیا چھبیسوین [۲۶] تاریخ کو
کوچ ہوا ساڑہی چار کوس مسافت طی کرکی دہ قاضیان پر کہ نواح اوجین مین ہی منزل کی اس منزل مین
انبونکو بہول بہت آرہا تہا خیمہ اوسکی کنارہی پانی کی کہڑا کرایا گیا بہاڑ ولد غزنین خان اس منزل مین
سیاست کو پہنچا اس بی سعادت کو بعد مرنی اوسکی باپ کی نوازکر قلعہ اور ولایت جالور کہ جگہہ اور مقام آبا
و اجداد اوسکی کا تہا مرحمت کیا تہا جو کہ کم عمر نادان اوسکی بعضی برائیون سی مانع ہوتی تہی وہ روسیاہ
کم بخت چند نوکر لیکر رات کو گہر مین آیا اور اپنی حقیقی ماکو مار ڈالا یہ خبر میری پاس آئی حکم دیا کہ اوسکو
حاضر کرو بعد تحقیق اور تصدیق کی قصاص کیا گیا اس منزل مین ایک درخت نظر پڑا کہ اندام وضع نئی
طرح کی رکہتا تہا جڑہ سی ایک تنہ اور چہہ گز سیدہا جاکر دو شاخ ہوگیا تہا ایک شاخ دس گز کی اور دوسری
شاخ نو گز کے اور فاصلہ دونون شاخون کا ساڑہی چار گز کا زمین سی اونچا یک کہ جہان سی شاخ نکلتی
مین ایک بڑہی کی طرف سی سولہ گز اور ایک شاخ کیطرف سی ساڑہی پندرہ گز اور جس جگہہ سی کہ شاخ اوپر نکلتی
سبز ہوئی تہی درخت کی چوٹی تک ڈہائی گز اور گرد اوسکا ڈہائی گز اور ایک پاؤ فرمایا کہ چبوترہ تین گز کا
بلند گرد اوسکی تیار کرین بہت سیدہا اور موزون تہا مصورونکو کہا کہ مجلس جہانگیرنامہ مین اوسکی
تصویر بناؤ ستائیسوین [۲۷] تاریخ کوچ ہوا ساڑہی دو کوس چلی اور موضع ہندوال مین جاکر ٹہیرے
درمیان راہ کی ایک نیل گای شکار کیے اٹہائیسوین [۲۸] تاریخ دو کوس راستہ قطع کرکی کالیادہ

مین منزل کی کالیادہ مین عمارتین بنائی ہوئین ناصر الدین بن سلطان غیاث الدین بن
سلطان محمود خلجی نے کہ حاکم مالوہ کا تہا اوسنے ایام حکومت اپنی کی نواح اوجین مین کہ شہر نامی
مشہور اور معروف صوبہ مالوہ سے ہی بنوائین کہتی ہین گرمی مزاج مین اوسکی غالب ہوگئی تہی
چنانچہ پانی مین بسر اوقات کرتا تہا یہ مکان دریا مین بناکر نہرین اوسکی پانی کی ہر درجہ مکان
مین دوڑائین ہین اور چہوٹی بڑی حوض لائق ہر مقام کے تیار کری ہین بہت دلنشین اور
فرحت افزا مقام ہی مشہور مکانون سے ہندوستان کی اور پہلی اس سے کہ مین وہان آؤن معماروں کو
مینے حکم دیا کہ وہان جاکر اون مکانون کو صفا کرین بہترین رونق مین اوسی مقام دلکش
مین راجہ شجاعت خان نے اپنی جاگیر سے آکر مین ملازمت کی اوجین قدیم شہر ولنشی ہی اور
ہنود کی پرستش گاہ ہونسی جو مشہور ہین ایک یہ شہر ہی اور راجہ بکرماجیت کہ جسنے رصد افلاک اور
ستارون کی ہندوستان مین بنای ہین اس ملک کا حاکم تہا ابتک کہ مدت ایکہزار چہہ سو
پچہتر برس کی ہوئی وہ رصد موجود او ہندوستانی منجم اوسی رصد سے احکام نکالتی ہین یہہ
شہر دریای سپرا کی کنارے پر آبادی ہی اور ہندونکا یہ اعتقاد ہی کہ برس مین ایکبار اس دریا کا پانی
دودہ ہوجاتا ہی میری والد کے وقت مین جب شیخ ابو الفضل کو واسطی درستی حالات میری بہائی
شاہ مراد کی دکن کو بہیجا تہا تو اوسنی یہانسی عرضی لکہی تہی کہ بہت ہندو مسلمانون نی گواہی
دی ہی کہ میری آنی سے چند روز پہلی ایک رات اسکا پانی دودہ ہوگیا تہا یہانتک کہ جن لوگون
نی اوس رات پانی اوسکا برتنون مین بہر لیا تہا فجر وہ برتن اونکی بہری ہوی دودہ سے
تہی چونکہ یہ بات مشہور عام تہی اسواسطی مینی حضور کو اوس سے مطلع کیا لیکن میری عقل

حال اوجین

ہرگز قبول نہین کرتی کہ یہ بات سچ ہو واللہ اعلم بالصواب اور دوسری تاریخ اسقدر کی منزل
کالپیادہ سی کشتی پر سوار ہوکر متوجہ اگلی منزل کا ہوا مین نی سنا تہا مینی کہ ایک سناسی صاحب ریاضت
جدروپ نام بہت پرسونسی اوجین کی پاس جنگل مین عبادت کرتا ہی مجکو اوسکی دیکہنی کی کمال
آرزو تہی آگرہ مین بہی چاہتا تہا کہ اوسکو بلاکر دیکہون لیکن اوسکی ناراضگی کی خیال سی نہین بلوایا
جب مین اوس شہر کے قریب پہنچا کشتی سی اوترکر پانچ کوس تک پیادہ اوسکی ملاقات کو چلا اوسنی
اپنی رہنی کو ایک ٹیلہ مین سوراخ کیا تہا کہ اوسکی اندر رہا کرتا تہا اور راہ اوسکی اسقدر تنگ تہی کہ دبلا
آدمی بہزار مشقت اوسمین جا سکی وہ تنہا اوسمین رہا کرتا تہا کچہ فرش اور چٹائی اوسکی پاس نتہی
اور کمال سردی مین سوا اوسی لنگوٹی کے کچہ نہین اوڑہتا تہا اور آگ بہی نہین جلاتا تہا گو اوسکی حق مین
یہ قول مولانا روم علیہ الرحمہ کا صادق ہی ع پوشش ما روز تاب آفتاب ٭ شب نہالی ولحاف
از آفتاب ٭ اور اوس پانی مین جو اوسکی غار کی قریب ہی اوسمین ہر روز دو بار جاکر نہاتا ہی
اور ایکبار ہر روز شہر اوجین مین آتا ہی اور تین گہر ولسی منجملہ اون سات گہرون برہمنون کے
کہ وہ اوسکی معتقد اور مرید ہین اور عیالدار پانچ لقمی کہانی کے لئی کہ جو کچہ وہ اپنی کہانی کو پکاتی
ہین مانگ کر اور ہتیلی پر رکہکر بی چابی نگل جاتا ہی تا لذت اوسکی نہ معلوم ہو اور وہ بہی اس شرط
سے کہ اون گہرون مین اوس دن کوئی مصیبت یا ولادت یا حائضہ عورت نہو اور ہمیشہ اوسکی طریق
زندگانی کا یہی ہی اور کسی سی نہین ملتا لیکن لوگ بسبب اوسکی شہرت کے اوسکو دیکہنی جاتی
ہین البتہ وہ شخص خالی عقل سے نہین علم بیدانت کہ ہنود کی نزدیک علم تصوف ہی خوب جانتا ہے
چہ گہڑی تک میری اوسکی ملاقات رہی اچہی باتین وہ کرتا رہا کہ اوسکی باتون کا میرے دل مین

اثر ہوا اور میری ملنی سی وہ بہی خوش ہوا جسوقت میری والد قلعہ آسیر اور ملک خاندیس کو فتح کرکے
آگرہ جاتی تہی اسی جگہہ اس سی ملی تہی اور ہمیشہ اوسکو یاد کرتی تہی دانایان ہندنی ایام زندگانی
قوم برہمن کو کہ سب ہندؤنمین بہتر ہی چار قسم کیا ہی اون چارون قسمونکو چار آسرم کہتی ہین برہمن کے
گہرمین جب لڑکا پیدا ہوتا ہی تو سات برس تک کہ عہد طفولیت ہی اوسکو برہمن نہین کہتی اور کسی
طرحکی اوسپر تکلیف نہین پہر آٹہوین سال محفل آراستہ کرکے برہمنونکو جمع کرتی ہین اور ایک رسی مونج کی
کہ اوسکو مونجی کہتی ہین بٹکر سوا دو گز کی اوسپر کچہہ دعائین اور منتر پڑہکر دم کرتی ہین اور تین گرہین
لگاتی ہین اپنی پیشواونکا نام لیکر پہر اوس لڑکی کی کمر مین باندہ دیتی ہین اور ایک زنار کچی سوت
کے بٹکر بدہی کیطرح اوسکی سیدہی کاندہی مین لٹکاتی ہین اور ایک لکڑی گز سی کچہہ بڑہی اور ایک
لوٹا پیتل کا پانی پینی کو اوسی دیکر بڑہی برہمن کی پاس علم سیکہنی کو سپرد کر دیتی ہین کہ بارہ سال
اوسکی پاس پڑہی اور بید سیکہی اور انکی نزدیک بید علم الہی ہی پہر اوس روزسی اوسکو برہمن کہتی ہین
اور اس مدت تک شرط ہی کہ وہ بدنکی آرام کی طرف مشغول نہو دوپہر دنکو اور برہمنون کی گہر سے
فقیرونکی طرح مانگ لاوی اور اوستاد کی پاس لاکر اوسکی اجازت سی کہاتی اور لباس مین سوا ایک دہوتی
اور ایک چادر کے اور کچہہ پاس نرکہی اس حالکو برہمن چرج کہتی ہین یعنی مشغولی کی ساتہہ کتاب الہی کے
اور بعد اس مدت کی اوستاد اور باپ کی اجازت سی شادی کرتا ہی اب اوسکو درست ہی کہ ہر طرحکی
لذت سی بدن کو آرام دی یہانتک کہ اوسکی بیٹا پیدا ہوا اور عمر سولہ سالکی ہوا اور اگر اوسکی بیٹا نہو تو
اٹہتالیس سال تک اوسکو لباس تعلق مین رہنی کی اجازت ہی اور اس مدت کو گرہست کہتی ہین یعنی
صاحب گہر کا پہر جب اوسکی بیٹا ہوا یا اس مدت کو پہنچی تو پہر سب اپنی بیگانون اور دوست

آشناؤن سی جدا ہوکر اسباب عیش و عشرت کو ترک کری اور تنہائی اور جنگل مین عبادت مین
مشغول ہو اور اس حال کو بان پرست کہتی ہین یعنی جنگل کا رہنا اور ہندؤنکی نزدیک مقرر ھے
کہ جو کوئی نیک کام دنیادار سی بی شرکت عورت کی نہین ہوتا اور ابھی نیک کام اوسکو عبادت
در پیش ہی تو عورت کو جنگل مین ہمراہ لیجاوی اور اگر حاملہ ہو تو نہ لیجاوی جب تک کہ وہ جنی اور
لڑکا پانچ برس کا ہو تب لڑکیکو بڑی بہائی پاسی اور قریب کی سپرد کری اپنی کام مین مشغول ہو اور
یون ہی عورت کو اگر حائضہ ہو تو پاک ہونی تک ہمراہ نہ لیجاوی اور پھر اس مدت تک جماع نکری اور
رات کو کپڑا اپنی بچھاون کی مقام پر رکھکر سویا کری اور وہ بارہ برس تک اسیطرح رہی اور جنگلی
پتی خود رو کھایا کری اور زنار پہنی رہی اور آگ پوجا کری اور خط اور سر اور ناخن نہ بنوائی جب
بارہ برس اسطرح کاٹی تو پھر اپنی گھر کو آوی اور عورت کو نزدیک لڑکی بالون اور باقی قریبون کے
چھوڑکر کسی مرشد کامل کی پاس جاوی اور اپنی بال اور زنار وغیرہ اوسکی آگی سب آگ مین ڈالے
اور کبھی نہی اپنا سب تعلق یہان تک کہ ریاضت اور عبادت اور خواہش دل سب چھوڑ دیا پھر مراقبہ
حق مین مشغول ہو اور موجود حقیقی کسی چیز کو سوا خدا کی نہ جانی اور علم بیدانت کی باتین کیا کری
حاصل اوسکا بابا فغانی نی اس شعر مین خوب کہا شعر یک چراغ ست درین خانہ کہ از پرتو آن
ہر طرف می نگرم انجمنی ساختہ اند ؛ اور اس حالکو سرب بیاس کہتی ہین یعنی سبکی ترک اور
اوس شخص کو سرب بیاسی کہتی ہین غرضکہ پھر مین بعد ملاقات جدروپ کی ہاتی پر سوار ہو کر
اوجین کے اندر سی نکلا اور ساڑھی تین ہزار روپیہ دہنی بائین فقرا پر پھینکی اور سوا کوس جاکر
موضع داؤد کھیڑہ مین کہ لشکر گاہ تھا اوترا پھر تیسری روز کہ وہان مقام تھا جدروپ سے ملنی گیا

اور چهه گهڑی تک اوس سی باتین کین اوسدن بهی خوب باتین رہین قریب شام کی اپنی دولتخانه

سرامین آیا چوتهی روز سوا تین کوس کوچ کرکے قریب موضع جراو کی باغ نرائینه مین مقام کیا یهه

منزل بهی بهت خوب جگهه سبزه زار ہی چهٹی کو پهر کوچ کیا اور پونی پانچ کوس چلکر دیپالپور پهر یه کے

تالاب کے کنارے اوترا اوس جگهه کے خوبی کی سبب سی چار دن تک وہین مقام کیا اور ہمیشه شام کو تالاب

مین کشتی پر سوار ہوکر مرغابیونکا شکار کیا یهان لوگ واسطی میری انگور فخری احمدنگر سی لائی تهی

اگرچه کابل کے انگور فخری کی برابر بڑا نهین ہوتا مگر خوبی مین اوس سی کم نهین اور منصب پنج

الزمان پسر میرزا شاہرخ کا باخرم کی سفارش سی ڈیڑ ہزاری ذات اور ہزار سوار کا مقرر کیا پهر

گیارہوین کو کوچ کیا اور سوا تین کوس جاکر حوالی پرگنه دولت آباد مین اوترا بارہوین کو مقام

کرکے شکار کو گیا اوس پرگنه کی موضع شیخ پور مین ایک بڑا درخت بڑ کا دیکها که دوره اوسکی

تنه کا ساڑهی اٹهاره گز کا تها اور درازی جڑ سی سر شاخ تک ایک سو اٹهائیس گز کا اوسمین سے

بهت شاخین اور ڈاڑہین اوگی ہین اور ایک شاخ ہاتهی کی دانتونکی صورت لنبی چالیس گز کی سی

جب میری والد مرحوم یهان آئی تهی تو اس شاخ پر زمین سی ساڑهی تین گز اوپر اپنی پنجه کا

نشان کهدوا دیا ہی طلبی بهی اوسکی برابر کے شاخ پر ساڑهه گز اوپر حکم کیا که میرا پنجه کهدوا وین

اور اس خیال سی که بعد چند مدت کی گهس نجاوی دونو پنجونکا نقش سنگ مرمر پر کهدا کر اوس

درخت کے تنه مین رکهوا دیا ہی اور اوس درخت کی چارون طرف ایک عمده چبوتره بنوایا اور

جو ایام شهزادگی مین میر ضیاء الدین قزوینی سی که سادات سیفی سی ہے اور اب مشهور ساتهه خطاب

مصطفی خان کی وعده کیا تها که پرگنه مالده جو مشهور پرگنون سی بنگالی کی ہی بطریق جاگیر

تجلوا اور تیری اولاد کو دونگا تو اس منزل مین ملینی اپنا وہ وعدہ وفا کیا تیرہوین کو کوچ کرکے
شکار کو مع بیگمات اور چند مصاحب اور خدمتگارون کی لشکر سے جدا ہوکر موضع حاصلپور کے
طرف چلا اور لشکر بالچہ مین اوترا لیکن ملینی موضع سانگور مین مقام کیا وہان کی کیا خوبی لکھون
کرانبہ کے درخت بہت اور تمام زمین سبزہ زار ہے تین دن تک وہین مقیم رہا اور اوس موضع کو
کیشو مارو سے لیکے کمال خان قراول کو مرحمت فرمایا اور حکم کیا کہ بعد آج سے اس جگہہ کو کمال پور کہا کرین
اسی منزل مین تلبوات واقع ہوئی بہت جوگی جمع ہوے لوازمات اوس رات کی بجالائی گئی اور
اوس قوم کے داناؤن سے مجلس رہی پہر دن کو تین نیل گاؤ ماری اور خبر وفات راجہ مان کی وہین پہنچی
اوسکو ملینی سردار لشکر کرکے قلعہ کانگڑہ پر بہیجا تہا جاتی وقت لاہور مین جب پہنچا تو سنا کہ سنگرام کہ ایک
راجہ کوہستان پنجاب ہے ہی اوسکی ملک مین آیا اور اوسکی کچہ ملک پر قابض اور متصرف ہواہے تو اوسکا
دفع کرنا مناسب تر سمجہ کر اوسکی لڑائی کو چلا سنگرام مین کہ اوسی لڑائی کی طاقت نہتی اوسکا آنا سنکر
وہ ملک لیا ہوا چہوڑ دیا اور محکم پہاڑون اور جہاڑیونمین چلا گیا لیکن راجہ مان اوسکی تعاقب مین
اوسی سخت جگہہ گیا اور کمال غصہ او غرور مین نظر لیس و پیش پر نکی اور تہوڑی جماعت سے اوسیر گرا
سنگرام نی جب اگی جگہہ بہاگنی کے نہ دیکہی اور اوسکی لشکر کو کم اپایا تو بمقتضای اس شعر کی ؎ وقت
ضرورت چو نماند گریز ٭ دست بگیرد سر شمشیر تیز ٭ اوسی لڑائی مین لوٹ پڑا تقدیر الٰہی سے ایک تیر
راجہ مان کی لگا کہ وہ اوسی سے مرگیا اور اوسکی فوج کو شکست ہوئی بہت آدمی مارے گئی اور خستے
خراب اسباب چہوڑ کر لوٹ آئے پہسترہوین کو سالکیو سے کوچ کرکے بعد قطع تین کوس راہ کی موضع
حاصلپور مین پہنچا اور راہ مین ایک نیل گاؤ شکار کیا موضع مذکور مالوہ کی مشہور مقامون مین سے

ہی انگور اور انبہ یہان بہت ہوتا ہی اور ہر طرف پانی بہتا ہی جب مین وہان گیا تو برخلاف
موسم ولایت کی وہان انگورونکی کثرت تہی اور خشخاش کی کہیت بہار پر تہی تین روز تک اوسی عمدہ
موضع مین مقام کیا اور تین نیل گاؤ ماری الیسوین کو دو کوچ کرکے لشکر سی جا ملا بالیسوین کو لعلچے
کوچ کرکے قلعہ مانڈو کی تلی تالاب پر مقام کیا اور قراولون نی خبر دی کہ ہمنی ایک شیر تین کوس پر گہیر رکہا ہی
ہرچند مین یکشنبہ اور پنجشنبہ کو شکار نہین کرتا لیکن خیال کیا کہ یہ موذی جانور ہے جب تلک اسکو مار لی
اسواسطی اوسیدن اودہر گیا شیر کو دیکہا مینی کہ ایک درخت کی سایہ مین بیٹہا ہے اور کچہ موہنہ اوسکا
کہلا ہوا ہے مینی اوسکی موہنہ کی اندر بندوق کو جوڑ کر آگ دی تقدیر سی گولی حلق مین لگ کر مغز تک
جانکلی اور اوسکا ایک ہی گولی مین کام تمام ہوا لوگون نی جب اوسکی بدن پر کہین زخم گولی کا
نہ دیکہا تو کمال حیران ہوی مینی کہا اسکا موہنہ کہولو تو سبکو ظاہر ہوا کہ گولی حلق مین لگی ہی اور
میرزا رستم نی وہان ایک بہیڑیا مارا مینی اوسکا شکم چاک کرایا کہ ملاحظہ کرون اسکا پتہ بہی شیر کیطرح
جگر کے اندر ہوتا ہی یا اور جانورون کی طرح باہر جگر کے لیکن بعد تحقیق معلوم ہوا کہ شیر کیطرح اسکا پتا
بہی جگر کی اندر ہے پہر دوشنبہ کو تیئیسوین تاریخ پہر دن چڑہی مبارک ساعت مین ہاتی پر سوار
ہوکر قلعہ مانڈو کی اندر گیا راہ مین ڈیرہ ہزار روپی تصدق کیی اور قلعہ کے اندر میری واسطی جو مکان
آراستہ کیا تہا اوسمین اوترا اجمیر سی مانڈو تک کہ ایک سو اونسٹہ کوس ہے مین چار مہینی دو دن مین
چہیالیس کوچ کرکے پہنچا اور اٹہتر مقام راہ مین کیی اور منزلونمین دلکش و عمدہ مقام دیکہکر اوترا
کرتا تہا اور کہین سیر اشکار خالی نہین گیا تمام راہ ہاتی اور گہوڑی پر سیر و شکار کرتے ہوی گیا
کسیی راہ مین نہ تہکا گویا باغونمین سیر کرتا پہرتا ہون اس راہ کی شکار ونمین آصف خان اور

میرزا رستم اور میر میران اور رای انیرای اور ہدایت اللہ اور راجہ سارنگدیو اور سید کاسو اور خواص
خان ہمیشہ میری رکاب مین ساتہہ ہی مینی اول اسی کہ ادہر کوچ کرون عبد الکریم معموری کو واسطے
تعمیر عمارات حکام سابق کی قلعہ ماندو مین بہیجا تہا اوسنی یہان اگرچہ ہنوز مین اجمیر مین تہا کم مدت مین
اگلی مکانون کی خوب مرمت کی اور بعضی مکانات نئی بنائی غرض کہ اون سبکو ایسا ایک عمدہ مکان
کر دیا کہ کہین اور ایسا لطیف مقام نہوگا کل مرمت اور تعمیر مین تین لاکہہ روپیہ ولایت کی دو ہزار تومان
ہوئی صرف مین آئی ایسی عمارت کاش کسی بڑی شہر مین کہ میری تخت گاہ ہو لائق تہی یہ قلعہ پہاڑ
پر بناہی دورہ اوسکا دس کوس کاہی برسات مین کوئی جگہہ اس قلعہ کے برابر عمدہ اور خوش نہین اور
بہادو نمین یہان اسقدر سردی ہوتی ہی کہ بی لحاف تنب کو نہین سویا جاتا اور دن کو نہانی کی حاجت نہین
مشہور ہے کہ راجہ بکرماجیت سی پہلی ایک راجہ تہا جیسنگہ دیو نام اوسکی وقت مین ایک شخص گہانس لانی کو
جنگل مین آیا تہا گہانس کاٹتی مین اوسکی دراتی سونی کی ہوگئی اوسنی وہ دراتی متغیر دیکہکر مادن نام
ایک لوہار کے پاس درست کرانی کو لایا لوہار نی پہچانا کہ یہ سونی کی ہوگئی ہے اوسنی پہلی سی سنا تہا کہ اس
جنگل مین سنگ پارس ہوتا ہے کہ اوسکی چہو جانی سی لوہا سونا ہو جاتا ہے اوسیوقت لوہار اوس گہانس
والی کو ہمراہ لیکر گہانس کاٹنی کی جگہہ لایا اور تحقیق کرکی وہ پتہر پایا اور اوسوقت کی راجہ کو وہ پتہر
نذر کیا راجہ نی اوس پتہر سی بہت سونا بنا کر یہ قلعہ اور مکانات بنوائی اور بارہ برس مین بسبب
عمارت تمام ہوئی اور حسب خواہش اوس لوہار کے اکثر پتہر بصورت سندان ترشوا کر دیوار قلعہ مین چنوائی
پہر اوس راجہ نی اپنی آخر عمر مین دل دنیا سی اوٹہا کر دریای نربدا کی کنارے کہ عبادت خانہ مقرر
ہنود کا ہے ایک مجلس آراستہ کی اور برہمنونکو جمع کرکے ہر ایک کو نقد و جنس بمہربانی عنایت کیی

جب نوبت ایک برہمن کی کہ راجہ کا قدیمی تہا آئی تو وہ سنگ پارس اوسکو دیا برہمن نی اوسکو نہ جانا
اور رنجیدہ ہوا کہ راجہ نی غیر چیز مجکو یہ کچہ دیا اور محبی قدیمی رفیق کو الگ بلاکر ہاتہہ مین ایک پتہر دیا سے
غصہ سے دریا مین پہینک دیا جب معلوم ہوا کہ یہ سنگ پارس تہا تو افسوس کیا اور بہت چند ڈہونڈہا
نہ پایا اگرچہ یہ بات کتابی نہین لوگون کی زبانی سنی ہی لیکن میرا دل ہرگز اسکو قبول نہین کرتا مانڈو
ایک سرکار ہے صوبہ مالوہ کی مقرر سرکارون سی ایک کرور اوتالیس دام یہانکی جمع ہی اور یہ قلعہ
مدتون تخت گاہ یہان کی بادشاہون کی رہا ہی عمارت اور نشانیان اونکی اسمین موجود ہین
کر اونمین ابتک نقصان نہین ہوا ہی یہ چوبیسوین ذیقعدہ کو واسطی سیر عمارات سلاطین سابق کی سوار
ہوا پہلی مسجد جامع مین کہ سلطان ہوشنگ غوری کی بنائی ہوئی ہی آیا مین ایک عمارت عالی دیکہی
تمام تراشیدہ پتہر سی بنوائی ہی اور باوجودیکہ ایک سو اسی سال اوسکو بنی ہوئی گذری لیکن ایسی
معلوم ہوتی ہی کہ گویا آج بنی ہی پہر سلاطین خلجیہ کے مقبرہ مین گیا وہا نقبر سیاہ ازل نصیر الدین ابن
سلطان غیاث الدین کی بہی تہی مشہور ہی کہ اوس بدبخت نی دوبار اپنی باپ کی مارنیکو زہر دیا
اور وہ دونو بار زہر مہرہ کی استعمال سی بعنایت الہی بچگیا تیسری بار شربت کی پیالہ مین خود زہر
ڈالکر اپنی ہاتہہ سی باپ کو دیا کہ اسکو نوش کریجیی باپ نی جو اوسکو اسکام کی دریی دیکہا تو پہلی زہر مہرہ
اپنی بازو سی کہولکر بیٹی کی آگی ڈال دیا و بعجز و انکسار پروردگار سی عرض کیے کہ الہی اب عمر میری اسی
برس کو پہنچی آجتک تیری عنایت سی بخوشی و خورمی گذری کہ یہ عیش کسی بادشاہ کو میسر نہوا ہوگا
اب کہ اخیر وقت ہی امیدوار ہون کہ نصیر کو میری خون مین نہ پکڑی اور میری اس موت کو
اجل مقدر مین حساب کرکے اسی اسکا مواخذہ نفرماوی یہ باتین کہکر وہ شربت زہر ملا

سلطان نصیر الدین خلجی

عطا کیا اور جان جان آفرین کی سپرد کی جب اوسکا بیٹا نصیر تخت سلطنت پر بیٹھا تو اٹھہ اور چالیس
برس کا تھا مصاحبوں سے کہنے لگا کہ مین اپنے باپ کی روبرو تیس برس تک دشمنوں سے لڑا ہون اور ہر طرف
فوج کشی کیے ہے اب ارادہ میرا ملک گیری کا نہین چاہتا ہون کہ باقی عمر عیش و عشرت سے بسر کرون
مشہور ہے کہ پھر اوسنے پندرہ ہزار عورتین اپنے محل مین جمع کین اور ایک شہر عورتونکا بسایا کہ اوسمین
مرد نہ تھے عوض تمام پیشہ ورون اور حاکم اور قاضی کی بھی عورتین تھیں ہر طرح دکاندار اور منتظم شہر کے
انہین عورتونکو کیا اور جہان کوئی عورت حسین سنتا پھر حیلہ اوسکو ہاتھ مین لاتا طرح طرح کے
کاریگریان اور علم و ہنر عورتون کو سکھائے اور شکار کا بھی اوسکو کمال شوق تھا ایک رمنہ بناکر
اوسمین ہر طرح کے جانور چھڑوائے جب دل ہوتا عورتون کی ساتھہ اوسمین شکار کھیلتا بعد سلطنت تینتیس
برس تک کہ زندہ رہا انہین باتوں مین مشغول رہا کسی طرف لشکر کشی نکی اور فراغت اور عیش سے
عمر گذاری اور اسیطرح اور کسی نے بھی اوسکی ملک پر چڑھائی نکی کہتے ہین کہ جب شیر خان افغان
اپنی حکومت ایام مین اوسکی قبر پر آیا تو نصیر الدین کی قبر پر بجہت اوسکی اس فعل شنیع کے ہمراہیون
سے کہا کہ لکڑیان مارین مین بھی جب وہان گیا تو اوسکی قبر پر چند لاتین ملنے مارین اور
ہمراہیون سے کہا کہ تم سب بھی اسیطرح لکد کاری کرو اور جاتے بھی دل تسلی نہوا تو چاہا
کہ اوسکی قبر کھدوا کر جو کچھ لاش سے باقی ہے اوسکو آگ مین جلوا دون لیکن پھر خیال آیا کہ آگ
اللہ تعالی کا نور ہے بہتر یہ ہے کہ اوس ناپاک کی اجزا بدلنے نہ پاوے اور یہ بھی دل مین گذرا کہ مبادا
اس میری جلوانے سے کچھ اوسکا عذاب کم ہو جاوے اسواسطے حکم کیا کہ قبر اوکھیڑ کر اوسکی اجزا
نربدا مین ڈالدین زندگی مین بباعث کمال حرارت کی ہمیشہ پانی مین رہا کرتا تھا مشہور ہے

که ایک بار مستی مین کالیاده لی کسی حوض مین کود پڑا وه بت کهیرا تها خدمتگارون نی بهزار
مشقت اوسکی سر کی بال پکڑ کر باہر کهینچا جب اوسکو ہوش ہوا اور اپنا نکلنا اسطرح سنا که میری بال
پکڑ کے کهینچا ہی تو بہت غصه ہوا اور ہاتهه اون خدمتگارونکی کٹوائی پهر دوسری بار که کنوئین سے
اوسمین گرا تو کسی نی مارے خوف کی اوسکی نکالنی کی جرات نکی یہانتک که غوطی کهاکر اوسی مین مر گیا
عجب اتفاق ہی بعد گذرنی ایک سو دس برس کے اوسکی موت سے یه مقدمه واقع ہوا که گلا ہوا بدن
اوسکا پهر پانی مین پڑا چهبیسوین تاریخ یعنی عبد الکریم کو جلدو مین درستی عمارت مانڈو کی که بہت
کوشش سے جلد اور عمده انجام دیا تها منصب ہشتصدی ذات اور چار سو سوار سے مع اصل و اضافه
کے سرفراز کیا اور معمور خان کی خطاب سے سربلندی دی اور اوسی دن که رایات اقبال میری
قلعه مانڈو مین داخل ہوی فرزند اقبال سلطان خرم مع لشکر ظفر پیکر اپنی کی شہر برہانپور
مین که تخت گاه ملک خاندیس کے ہی داخل ہوا بعد چند دنون کی عرضی میں افضل خان اور
راجہون کی که اجمیر سے جاتی وقت فرزند مذکور نے اونکو ہمراه ایلچی عادلخان کی رخصت کیا تها
آئین او نمین لکہا تها که جب خبر ہماری آنی کی عادلخان نی سنی تو سات کوس تک واسطی استقبال
فرمان شہزادی کی آیا اور لوازم تسلیم اور سجده اور آداب معمولی درگاه کی سب بجا ادا کیے
اور وقت ملاقات کمال دولتخواہی ظاہر کرکے اس بات کی ذمه داری کیے که جو ملک ہاتهه سے ملازمان
شاہی کی نکل گیا ہی مین اوس سکو عنبر تیره بخت سے چہین کر بندگان بادشاہی کی سپرد
کرونگا اور اقرار کیا که پیشکش لائق ہمراه ایلچیون کی بتحت تمام درگاه شاہی مین بهیجونگا پهر یه کهکر
ایلچیونکو کمال عزت سے اون مکانون مین که اونکی واسطی آراسته کیے تهی اوتروایا اور اسی روز

اپنا وکیل عنبر کے پاس بھیجکر جو کچھہ اوسکو سمجھانا تھا کہلا بھیجا اجمیر سے روز دوشنبہ تئیسوین ماہ
مذکور تک کہ اسکو عرصہ چار مہینے کا گذرتا ہے دو شیر اور ستائیس [۲۷] نیل گاو اور چھہ چیتل اور ساٹھہ ہرن
اور تئیس خرگوش اور لومڑی اور دوسو مرغابی اور باقی جانور شکار ہوے تھے اوس رات کہ ذکر اس شکار
کا ہوا چونکہ مجکو اسطرف کمال رغبت ہے اسواسطے مینے اپنے پاس والون سے کہا کہ میرا دل چاہتا ہے
کہ مین اپنا سب شکار جو سن شعور سے آجتک کیا ہے معلوم کرون واقعہ نویسون اور شترفون اور قراولون نے
اسباب کو تحقیق کرکے ہر طرح کے جانورون کو مجھسے علیحدہ علیحدہ عرض کروا اونھون نے یہ بات بخوبی دریافت کرکے
مجھسے عرض کے کہ بارہ برس کے عمر سے لغایت سنہ نوسے اٹھاسی ہجری تک کہ گیارہوان سال میرے جلوس
ہمایون کا ہے اور عمر پچاس برس کی ہے سنین قمریہ کے حساب سے کل شکار اٹھائیس ہزار پانسو بتیس ہوے
ہین اونمین سے سترہ ہزار اور ایکسو سرسٹھہ جانور تھے خود میرے ہاتھہ کے کہ بندوق وغیرہ سے خود ملینے
اسطرح شکار کیے ہین چرندہ جانور تین ہزار دوسو تین اور چہپاسی شیر بچہ اور چیتا اور لومڑی
اور اودبلاو اور جرخ اور نو [۹] نیل گاو اور آٹھہ سو ستانوے راس مہا کہ قسم بارہ سنگے کی ہے بڑے
مین نیل گاو کے برابر پینتیس [۳۵] ہرن نر و مادہ اور چکارہ اور چیتل اور بزکوہی وغیرہ ایکہزار چھہ سو
ستر راس مینڈھے اور سرخہ ہرن دوسو پندرہ بھیڑی جو لشٹہ ارنی بھینسے چھتیس سور نوسے راس رنگ
کہ قسم ہرن سے ہے اور چھبیس [۲۶] جنگلی مینڈھے بائیس ارغلی تیس راس گورخر چھہ راس خرگوش تئیس راس
اور جانور پرندہ اونمین سے تیرہ ہزار نوسو چونسٹھہ کبوتر دس ہزار تین سو اٹھتالیس لگڑ اور جگڑ تین عقاب
دو قیلواج تئیس [۲۳] قطعہ چغد اونتالیس قرطان بارہ قطعہ موش خور پانچ قطعہ گنجشک اکتالیس [۴۱]
قطعہ فاختہ چھبیس قطعہ بوم تین قطعہ مرغابی اور قاز اور کرونک وغیرہ ڈیڑھسو زاغ تین ہزار دوسو چھہتر اور

دریائی جانورونمین سی مگرمچہہ کہ جسکو ناسی بہی کہتی ہین نہنگ اونکا ہندی مین کہتی ہین دس عدد شمار مین آئی

بارہوان جشن نوروز کا جلوس مبارک سی ❁

بارہوین تاریخ ربیع الاول کی سنہ ایکہزار چہبیس [۲۶] ہجری مین دوشنبہ کی دن ایک گہڑی دن چڑہی آفتاب نی برج حوت سی اپنی عشرت سرای حمل مین کہ خانہ شرف اوسکا ہی گذر فرمایا مینی اوس ساعت سعید مین تخت دولت پر جلوس کیا اور بدستور سابق دیوانخانہ عام و خاص کو آراستہ عمدہ فرش اور شامیانون سی کرایا فرزند خرم مع اپنی ہمراہی امرا کی حاضر نتہی لیکن عمدہ مجلس مرتب ہوئی کہ بیان سی باہر ہے پیشکش سہ شنبہ کی اننذ خان کو رحمت کی یعنی اور غرہ فروردین کو عرضداشت شاہ خرم کی آئی مضمون اوسکا یہ تہا کہ بدستور جشن نوروزی ہوا لیکن جو سفر درپیش ہے اسواسطی عرض کرتا ہون کہ پیشکش تمام سال کی بندگان مخلص سے معاف ہو جاوین مین اس بات سی کمال خوش ہوا اور اپنی فرزند سی بہت خوش ہوکر اوسکی ترقی دارین کے پروردگار سے دعا کی اور حکم کیا کہ اس نوروز مین کوئی پیشکش نکری اور واسطی دور کرنی نام و نشان تمباکو کے مینی حکم دیا تہا کہ کوئی ممالک محروسہ مین حقہ نپیا کری اور میری بہائی شاہ عباس نی بہی اوسکی نقصان پر نظر کرکی تمام ملک ایران مین اوسکی پینی کو ممانعت کی تہی یادگار علی سلطان ایلچی شاہ ایران نی یہ حال اسکا شاہ عباس کو لکہا کہ خانعالم بی حقہ ایک ساعت نہین رہ سکتا شاہ عباس نی اوسکی جواب عرضی مین یہ شعر لکہا ❁ رسول یار میخواہد کند اظہار تنباکو ❁ من از شمع وفا روشن کنم بازار تنباکو ❁ خانعالم نے یہ سنکر اسکی جواب مین یہ شعر لکہکر بہیجا ❁

من بیچارہ حاجز بودم از اظہار تمنا گوشہ ز لطف شاہ عادل گرم شد بازار تمنا گوشہ تیسری دن
حسین بیگ دیوان بنگالہ حاضر حضور ہوا بارہ ہاتی نر و مادہ پیشکش کری خانہ زادم اگلا بخشی بنگالہ کا
کہ عتاب شاہی مین تہا باریاب سلام ہوا اوسکی پیشکش کے اکیس ہاتی ملاحظہ سی گذری اوسمین سے بارہ مجکو
پسند آئی باقی اوسیکو عنایت کیی اوسدن تمام حاضرین دربار کو شراب عنایت کرکی مسرور کیا پھر
قراولون نی خبر دی کہ ایک شیر بیر کو قریب سکر تالاب کے کہ قلعہ کے اندر ہے عمارات حکام مالوہ سی ہی
گہیر رکہا ہی مین اوسیوقت وہان شکار کو گیا اور شیر نی نکلکر میری ہمراہی احدیون پر حملہ کیا اور دس
بارہ آدمی زخمی کیی آخر مینی تین گولیون مین اوسکو مارا پہر منصب میر میران کا کہ ہزاری ذات اور چار سو
سوار کا تہا ڈیڑہ ہزاری ذات اور پانسو سوار کا مقرر کیا اور حسب التماس فرزند خرم کی خانجہان کے
منصب پر ہزاری ذات اور سوار زیادہ کیی کہ کل چہہ ہزاری ذات اور سوار کا ہوا اور یعقوب خان کہ ڈیڑہ
ہزاری ذات اور ہزار سوار کا تہا دو ہزاری ذات اور ڈیڑہ ہزار سوار کا ہوا اور منصب پر بہلولخان بیلونی
کے پانصدی ذات اور تین سو سوار زیادہ کیی کہ کل ڈیڑہ ہزاری ذات اور ہزار سوار کا ہو جاوے
اور منصب میرزا شرف الدین حسین کاشغری کا کہ دکن مین عمدہ خدمتین کی تہین مع اصل
و اضافہ ڈیڑہ ہزاری ذات اور ہزار سوار کا ہوا اور دسوین تاریخ مطابق بائیسوین ربیع الاول کو
مجلس وزن قمری کی آراستہ ہوئی اوسدن دو عراقی گہوڑی خاصہ اور خلعت یلیی فرزند
خرم کو عنایت کرکے ہمراہ بہرام بیگ کی روانہ کیی اور ہزار سوار اعتبار خان کے منصب پر بڑہائی
کہ پنجہزاری ذات اور تین ہزار سوار سے سرفراز ہو جاوی اور حسین بیگ تبریزی کو کہ شاہ ایران
نے بطور وکالت پاس حاکم گلکنڈہ کی بہیجا تہا اور بواسطی نزاع فرنگیون کی ساتہہ

قزلباشون کی میر مذکور نی راه اوسر جانی کی نه پائی تو ہمراه ایلچی گلکنڈه کے میری خدمتمین
آگیی اور دو گهوڑی اور چند تهان دکنی اور گجراتی پیشکش اوسیلن مینی ایک عراقی گهوڑا خاصه
خانجہانکو مرحمت کیا پهر ہزاری ذات منصب میرزا راجه بهاو سنگه کی بڑہاکر کل پنجہزاری ذات
اور تین ہزار سواری ممتاز کیا اور پانسو سوار اور میرزا رستم کی منصب پر زیاده کرکی کل منصب اوسکا
پنجہزاری ذات اور ہزار سوار کا کیا اور منصب صادق خان کا مع اصل و اضافه ڈیڑہ ہزاری ذات
اور سات سو سوار کا مقرر کیا اور ارادت خان کو بهی اسیقدر منصب سے سرفراز کیا اور انیرای کی منصب پر
پانصدی ذات اور سو سوار زیاده کیی که کل ڈیڑہ ہزاری ذات اور پانسو سوار کا ہوا اور اونیسوین کو تین
گهڑی دن رہے شنبه کو شروع ساعت شرف کا ہوا مینی پهر تخت پر جلوس کیا تئیس قیدی لشکر غنیم کے
که شہنواز خان نی لڑائی مین پکڑی تهی اونمین سے مینی ایک کو اعتقاد خان کی سپرد کیا تها پہرے
والون نی غفلت کرکے اوسکو بهگا دیا مین یه سنکر کمال رنجیده ہوا اور اعتقاد خان کو تین مہینی
تک واسطی سلام کی نه آنی دیا چونکه وه شخص نی پتا تها ہرچند ڈهونڈها اوسکو نه پایا آخر مینی حکم کیا
که اون سپاہیون کی افسر کو سیاست کرین پهر اعتقاد خان کو اعتماد الدوله کی سفارش سے
باریابی سلام کی ہوئی اور جو ایک مدت سی احوال بنگاله کا اور قاسم خان کا سلوک وہانکی لوگون
سے مفصل نہین سنا تها اسواسطی دلمین آیا که ابراہیم خان فتح جنگ صوبه بہار کو که وہان کا
بندوبست بخوبی کیا ہی اور الماس کی کان پر عملداری شاہی کرادی ہی بنگاله کا صوبه دار کرون
اور جہانگیر قلیخانکو که اله آباد مین جاگیردار ہی اوسکی جگهه صوبه بہار مین بهیجکر قاسم خان کو درگاه
مین طلب کرون اسواسطی اوسی دن مبارک مین حکم کیا که فرمان ان باتون کے تحریر ہون اور

منزاول مقرر ہوئی کہ جہانگیر قلی خان کو صوبہ بہار مین لیجاکر ابراہیم خان فتح جنگ کو وہان سے روانہ
بنگالہ کرین پہر مینی سکندر جوہری کو ہزاری ذات او تین سو سواری سے سرفراز کیا اکیسوین کو محمد رضا
ایلچی شاہ ایران کا رخصت ہوا تیس ہزار روپیہ اور خلعت اوسکو مرحمت ہوئی اور برابر تحفی شاہ عباس کے
کہ مجکو بہیجی تہی مینی بہی چند جڑاو ہتیار بہیجی ہوئی امیران دکن کی اور عمدہ پارچی ہر قسم کی اور ہر طرح
کے تحفی کہ بادشاہون کی لائق ہون قیمتی ایک لاکہ روپیہ کی ایلچی مذکور کے ہمراہ روانہ کیی اوسمین
ایک بلوری پیالہ تہا کہ چلبی نی عراق سے مجکو بہیجا تہا اوس پیالی کو پہلی شاہ عباس نے بہی دیکہا
تہا ایلچی نے مجسی کہا کہ شاہ عباس نے اس پیالہ کو دیکہکر کہا تہا کہ اگر بہائی جہانگیر اسمین شراب
پیکے مجکو بہیجین تو بڑی خوشی ہو مینی ایلچی سے یہ سنکر اوسکی روبرو اوسمین چند بار شراب پی پہر سرپوش
ورکابی اوسکی بنواکر سوغات مین بہیجا سرپوش اوسکا مینا کار تہا اور منشیون سے جواب خط
موافق لکہواکر وکیل کو دیا پہر قراول ایک شیر کے خبر لائی مینی اوسیوقت جاکر تین بندوق مین
اوسکو مارا اور مسیح الزمان نی ایک حبشنی بلی لاکر مجکو نذر کی میری یہان اوسکی پیٹ سے بچی پیدا ہوے
اور اوسکی بچی اور بلی سے جفتی کریں تو اونسے بہی پیدا ہوئی پہر مینی جہروکہ درشن مین بیٹہکر اعتماد الدولہ
کی فوج کو میدان مین ملاحظہ کیا دو ہزار عمدہ سوار کہ اکثر اونمین مغل تہی اور پانسو پیادی بندوقچی
اور گولہ انداز اور چودہ ہاتی اوس فوج مین بخشیون نی شمار کیی مجکو اوس فوج کی آراستگی
اور تزک بہت خوب معلوم ہوئی پہر مینی ایک شیرنی کا شکار کیا جمعرات کی دن غرہ اردیبہشت
مین الماس مقرب خان کا بہیجا ہوا ملاحظہ سے گذرا بہت اعلی الماس تہا تیس ہزار روپیہ
اوسکی قیمت ہوئی مینی اوسکی انگوٹہی بنوائی تیسری تاریخ منصب یوسف خان کا بسفارش

بابا خرم کے مع اصل واضافہ کے ہزاری ذات اور ڈیڑہ ہزار سوار کا مقرر کیا اور اسفند منصب اور
امیرون اور منصبدارونکا بہ تجویز بابا خرم کی مقرر کیا گیا ساتوین کو قراولون نے کہ چار شیر گہیری تھے
مینے سنکر مع بیگمات اودہر ارادہ کیا جب شیر دیکہی تو نور جہان بیگم نے عرض کی کہ اگر حکم ہو تو مین بندوقونسے
ان شیرونکو مارون مینے اوسکو اجازت دی اوسنے دو شیر ایک ایک بندوق مین اور باقی دو مین سے
ہر ایک کو دو دو بندوقین ماری غرض کہ اوسنے چہہ بندوقین اون چار شیرونکو مار لیا یہ کمال تہا کہ عماریے
مین سے بے خطا نشانہ ایسا مارا کہ شیر نہ ہل سکی مینے اسکی عوض مین اوسپر سے ہزار اشرفی قربان کی اور
ایک جوڑی پہنچی الماس کے قیمتی لاکہہ روپیہ کی اوسکو عنایت کیے اور انہین دنون معمور خان واسطے
تیاری مکانات دولتخانہ لاہور کے رخصت ہوا دسوین کو خبر فوت سید وارث کی کہ فوجدار صوبہ اودہ کا
تہا معروض ہوئی پہر حسب استدعا میر محمود کی خطاب تہور خانی اور اضافہ سے سرفراز کرکے بعضی پرگنات
صوبہ ملتان کا اوسکو فوجدار کیا پہر طاہر بخشی بنگالہ کو کہ بسبب ممانعت کی سلام سے محروم تہا اجازت سلام
کے ہوئی اور پیشکش اپنی نذر کی اور آٹہہ ہاتی پیشکش قاسم خان حاکم بنگالہ کی اور دو ہاتی شیخ مودود کے
اوسدن ملاحظہ سے گذرے اور بالتماس خاندوران کی منصب عبد العزیز خان پر پانصدی اضافہ
کیا اور پانچوین خورداد کو دیوانی صوبہ گجرات سے کیشو داس کو موقوف کرکے میرزا حسین کو مقرر کیا
اور اوسکو خطاب کفایت خانی سے سرفراز فرمایا آٹہوین کو لشکر خان نے کہ بخشی گری بنگش پر مقرر تہا
آکر ملازمت حاصل کیے سو مہر پانسو روپیہ نذر کیے چند روز اس سے پہلے اوستاد محمد نائی کو کہ اپنے فن
مین بے مثل تہا فرزند خرم نے بموجب طلب بہیجا تہا کئی بار مینے اوسکا گانا سنا اور وہ نقش کہ
غزل مین میرے نام پر باندہا تہا پیش کیا بارہوین کو مینے اوسے روپیونمین تلوایا اور چہہ ہزار

تین سو روپیہ اور ہاتی مع حودہ اوسکو دیکر حکم کیا کہ اسیر سوار ہو کر روپیہ اپنے ہمراہ گہر کو لیجاوے
اور ملا اسد قصہ خوان نے کہ میرزا غازی کا نوکر تہا انہین دنون مین اگرٹہہ سی ملازمت حاصل کی
اوسکی قصہ خوانی سی مین کمال خوش ہوا خطاب محفوظ خانی کا اوسکو دیکر ہزار روپیہ اور خلعت اور گہوڑا
اور ہاتی پالکی عنایت کی اور بعد چند روز کی اوسکو بہی روپیون مین تلوایا اوسکی وزن کی چار ہزار
چار سو روپیہ ہوی پہر منصب دو صدی ذات اور بیس سوار سی اوسکو سرفراز کیا اور حکم کیا کہ ہمیشہ مجلس
کیپ اور دل لگی مین حاضر ہوا کری اور اوسیدن لشکر خان کی جماعت کو جہروکہ درشن مین سے ملاحظہ
کیا پانسو سوار چودہ ہاتی اور سو برق انداز بہتر تہے جو بیسوین کو خبر آئی کہ مہاسنگہ نواسہ راجہ مانسنگہ کا
کہ امرائی کلان مین سے تہا شہر بالاپور ولایت برار مین بسبب کثرت شراب خواری کی مر گیا اوسکا باپ بہی
بتیس برس کی عمر مین بہت شراب پینی سی مرا تہا اور اونہین دنون بہت انبہ دکن کی برہان پور
اور گجرات اور اطراف مالوہ سے اگر میوہ خانہ خاص مین داخل ہوی ویسی عمدہ انبہ اور کہین سوا بیجاپور
مُلک کی نہین ہوتی سوا سیر کی وزن مین بلکہ کچہہ زیادہ تہی اٹہائیسوین کو ایک خاص نادری کہ
ویسی عمدہ میری یہان اور نہ تہی بابا خرم کی واسطی بہیجی اور لیجانی والی کو حکم کیا کہ یہ نادری
ہے کہ مینی اسکو وقت روانگی تسخیر دکن اجمیر سے پہنا تہا اب سب فرزندون مین تمکو عزیز تر جانکر
بہیجتا ہون اور اوسی دن پگڑی اپنی سر کے بندہی ہوئی سر سی اوتہا کر اعتماد الدولہ کے سر پر
رکہدی اور اس بڑی عنایت سی اوسکو سرفراز کیا اور تین زمرد اور ایک قطعہ اور بسی مرصع اور
اونکو ٹہی یاقوت کی نذر کی کہ مہابت خان نے بطریق پیشکش بہیجی تہین ملاحظہ سی گذرین
سات ہزار روپی قیمت ہوی اور اوسی روز باران رحمت برسا ضلع ماندو مین انوس سال

پانی کی کمی تھی اور مخلوق پریشان تھی مینہہ بجہت پریشانی لوگون کی باوجودیکہ اون دنون مینہ
بارش کے نہ تھی لوگون کو زہد اکی کنار ہی دعاء استسقا کی واسطے بہیجا اور خود بکمال عاجزی اللہ تعالی کے
طرف متوجہ ہوا پروردگار نی میری شرم رکہی اور اپنی کرم و فضل سے آٹہہ پہر ایسا پانی برسایا کہ سب تال و تال
بہر گئی اور لوگون کی پریشانی جاتی رہی شکر یہ اس عنایت کا کس زبان سے ادا کرون اور غرہ ماہ تیرہین
نشان وزیر خان کو مرحمت ہوا اور پیشکش راناکی کہ دو گہوڑی اور تہان گجراتی اور چند کوزہ اچار اور
مربی کی تھی ملاحظہ مین آئی تیسری کو معزالی خبر گرفتاری عبد اللطیف کی کہ گجرات کیطرف باعث
فتنہ و فساد کا تہا سنائی جو اوسکی پکڑی جانی مین خلق اللہ کا نفع تہا مینی بہت شکر ادا کیا اور حکم
کیا کہ مقرب خان اوسکو کسی اپنی معتمد کی ہمراہ درگاہ شاہی مین روانہ کری اور اکثر زمیندار اطراف ماندو کے
پیشکش لائی اور ملازمت حاصل کے آٹہوین تاریخ رامداس پسر راجہ راجسنگہ کچہواہہ کو ٹیکہ راجگی کا لگا کر
اس خطاب سے سرفراز کیا اور یادگار بیگ کہ ماوراء النہر مین ساتہہ یادگار قورچی کی مشہور ہے اور وہان
کے حکام کی نزدیک صاحب نسبت تہا مجہسی آکر ملا اوسکی پیشکش مین سے مجکو ایک پیالہ سفید خطائی
پایہ دار بہت پسند پڑا اور پیشکش بہادر خان حاکم قندہار کی کہ نو گہوڑی اور نو تہان ہی کپڑون کے
اور چمڑی روباہ سیاہ کی اور باقی چیزین تہین ملاحظہ سی گذری اور اوسی دن راجہ کدیہہ نرائن
سعادت باریابی سے مشرف ہوا اسات ہاتی پیشکش کری دسوین تاریخ ایلچی گہوڑا اور خلعت یادگار
قورچی کو مرحمت کیا تیرہوین کو عید گلاب پاشون کی ہوئی لوازمات اوسدن کے بخوبی کہی گئی اور شیخ
مودود چشتی کہ صوبہ بنگالہ کے متعینون مین سے ہی ساتہہ خطاب چشتی خانی کے سرفراز ہوا اور مینی گہوڑا
اوسی مرحمت کیا چودہوین کو پسر اول سمر سے پسر اول او دیسنگہ زمیندار بانسوالہ نے آکر ملازمت

حاصل کیے اور تین ہزار روپے تین ہاتی ایک جڑاؤ پاندان اور ایک جڑاؤ پیچکا پیشکش کیا پھر نو الماس
ابراہیم خان فتح جنگ صوبہ دار بہار نے اوسطرف سے بیدار کے ہمراہ محمد بیگ کے بھیجے وہ سب ملاحظہ مین گذرے
اون سب مین ایک قطعہ الماس ساڑھے چودہ ٹانک کا تھا کہ اوسکی لاکھہ روپیہ قیمت ہوئی اور انہین دونون
یادگار قورچی کو چودہ ہزار درب بطریق انعام دیکر ساتہہ منصب پانصدی ذات اور تین سو سوار کے سرفراز
کیا اور منصب تاتار خان بکاول بیگی کا مع اصل و اضافہ دوہزاری ذات اور تین سو سوار کا مقرر ہوا اور اوسکے
بیٹون مین سے علحدہ ہر ایک کو اضافہ منصب سے سرفراز فرمایا اور حسب التماس شاہزادہ سلطان پرویز کی پانصدی
ذات منصب وزیر خان پر بڑہایا اور آخر ماہ مین جمعرات کو سید عبد اللہ بارہہ نے کہ بھیجا ہوا بابا خورم کا تھا
آکر ملازمت حاصل کیے اور عرائض اوس فرزند نامدار کے پیش کیے کہ اونمین اخبار فتح دکن کی تھی کہ سب امراء
دکن نے اطاعت اختیار کے اور فرمانبرداری اور کنجیان قلعون کی خاص کر احمد نگر کے مجہے دی گئی مینے
اسکی شکریہ مین سر نیاز آگے پروردگار کے زمین پر رکہا اور بکمال عجز و نیاز مندی کی اور شادیانے بجانے کو
حکم دیا شکر اللہ تعالی کا کہ ہاتہہ سے نکلا ہوا ملک پہر آیا اور مفسدون سرکش نے اقرار عجز و ناتوانی کا کیا
اور سب خراج گذار ہوے جب یہ خبر نور جہان بیگم کی زبانی سنی پرگنہ بودہ دو لاکہہ روپیہ حاصل کا اوسکو
خوشخبری مین عنایت کیا انشاء اللہ تعالی بعد جہاونی افواج شاہی اور تہانہ بندی کی جب بابا
خورم وہان کی کامون سے مطمئن ہونگے تو پیشکش وہان کے امراکی معرفت اونکی وکیلونکی
کہ بے حد و نہایت ہے ملاحظہ مین آوے گی اور بابا خورم نے لکہہ بہیجا تہا کہ جن امیرون کو اس صوبہ
مین جاگیر دی جاوے گی اون سبکو مین ہمراہ لاؤنگا کہ سعادت ملازمت حاصل کرکے
واپس آوین اور نشان فتح و اقبال کی بخبری روانہ دار الخلافت ہون چند روز پہلے آئی

اس خبر فتح کی ملنی ایک رات دیوان حافظ مین اسکی فال دیکھی تھی کہ دیکھیی انجام اسکا کیون کر
ہوویہ غزل نکلی ع روز ہجران وشب فرقت یار آخر شد ٭ زدم این فال گذشت اختر وکار آخر شد ٭
مجھی حافظ مرحوم کی لسان الغیب ہونی سہی ایک گونہ اطمینان ہوا اور بعد کئی بیس روز کی یہ خبر فتح آئی
یعنی بہت مطلبونکی فال دیوان حافظ مین نکالی ہی جب نکلا آخر کو ویسا ہی ہوا ہی اور حکم خلاف
ہوا اور انہین دنون آصف خان کی منصب پر یعنی ہزار سوار بڑہای کہ پنجہزاری ذات وسوار سی سربلند
رہی اور آخر روز مین مع بیگمات کی سیر عمارت ہفت منظر کو گیا یہ مکان مالوہ کی اگلی بادشاہون کا
بنوایا ہوا ہی اوسکا نام سلطان محمود خلجی تھا یہ مکان سات طبقہ کا ہی ہر طبقہ مین چار برآمدہ ہین
ہر ایک مین چار چار دریچہ بلندی اس منار کی ساڑھی چون گز کی ہی اور دورہ پچاس گز کا زمین سے
ساتوین طبقہ تک ایک سو اکہتر گز ہے آئی جامع مین وہان کی ایکہزار چار سو روپیہ نثار ہوی پہر عبد اللہ
خانکو خطاب سیف خانی سی سرفراز کیا اور خلعت مع ہاتی گہوڑی اور خنجر مرصع کی دیکر اوسکو سربلند
کیا اور بابا خورم کی خدمت مین رخصت فرمایا اور ایک لعل زیادہ تیس ہزار روپیہ قیمت کا اوسکی ہاتھ
فرزند بلند اقبال کو بہیجا کہ اوسکی قیمت پر نظر نکری چونکہ ملنی اوسکو مدتون اپنی سر پر باندہا ہی مبارک
جانکر بہیجا گیا اور سلطان محمود خویش خواجہ ابو الحسن بخشی کو اوپر خدمت بخشی گری اور واقعہ نویسی
صوبہ بہار کے مقرر کیا اور رخصت کی وقت ہاتی بہی اوسکو عنایت کیا پہر ہمراہ بیگمات کی سیر نیل کنڈ
کو کہ قلعہ ماندو کی عمدہ مقامون مین سی ہی گیا مین شاہ بداق خان کہ امرا معتبر سے میری والد
کے تہا جبکہ اوسکی پاس یہ ملک جاگیر مین تہا تو اوسنی یہان ایک عمدہ عمارت بنائی ہی بلکہ وہ بس
مقام دلکش ہین دو تین گہڑی ٹہیر کر لوٹ آیا اور چونکہ مخلص دیوان اور بخشی صوبہ بنگالہ سے

اسونالائق میں سی تھی اسواسطی اوسکی منصب سے ہزاری ذات اور دوسو سوار کم کی ساتوین تاریخ ایک
مست ہاتی گجراج نام عادلخان کی پیشکش مین کا واسطی رانا امرسنگہ کے بہیجا اور گیا رہوین کو بقصد شکار
ایک منزل قلعہ سے باہر آیا لیکن باعث کیچ اور بارش کے ایک قدم چلنا دشوار تہا اوگونکا رنج خیال کرکے لوٹ گیا
پہر ہدایت اللہ کو کہ خدمت توزک اور کار حضور مین بہت چالاک ہی خطاب فدای خان سی سرفراز کیا اس سال
ایسی بارش ہوئی کہ پرانی لوگون نی کہا ہمین ایسی بارش یاد نہین چالیس دن برابر جہڑی رہی بسبب
شدت باد و باران کل اکثر مکانات نی پرانی گرگئی اور ایک رات اس زور کی کڑک سی بجلی گری کہ کبہی ویسا
آواز نہ سنا تہا بیس آدمی زن و مرد اوسمین ضائع ہوی اور اکثر نجتہ مکانات پہٹ گئی کوئی آواز اوس سے
زیادہ سخت نہین جنگل اور پہاڑونمین اسقدر سبزہ اور پہول ہوی کہ بیان اونکا نہین ہوسکتا معلوم
نہین کہ ہند مین ماندو کی برابر کوئی مکان عمدہ آب و ہوا اور خوبی صحرا مین اور بہی ہو خاص کر
برسات مین کہ موسم گرمی کا ہوتا ہی لیکن یہان گہرونمین شب کو لحاف اوڑہ کر سوتی ہین اور دنکو
مطلق پنکہی کی حاجت نہین ہوتی یہان کی خوبیون مین سی جسقدر لکہا جاوی حقیقت مین کم ہوگا
یہان دو چیز ایسی دیکہین کہ کہین ہندوستانمین نہ دیکہی تہین ایک جنگلی کہ اس قلعہ کے جنگل
مین جو ذرو بہت اوگا ہے دوسری گہونسلے ممولا کی جسکو فارسی مین سرچہ کہتی ہین آجتک کسی
شکاری نی اوسکا گہونسلہ نہ دیکہا تہا حسب اتفاق یہان کی ایک عمارت مین اوسکا گہونسلہ ملا اوسمین
دو بچی ممولا کی تہی پہر پنجشنبہ کو اونیسوین تاریخ مع بیگمات سکر تالاب کے سیر کو گیا مین وہان کے
مکانات مالوہ کے اگلی حاکمون کے بنوای ہوی ہین اور واسطی اعتمادالدولہ صوبہ دار پنجاب کے
ایک ہاتی خاصہ جگت جوت نام راہ مین عنایت کیا شام تک اونمین عمدہ مکانات مین رہا

اور بعد نماز شام کی دولت سرا کو لوٹ آیا اور جمعہ کے دن ایک ہاتی رن بادل نام کہ جہانگیر قلی خان
نے بطریق پیشکش بھیجا تھا ملاحظہ ہوا پھر بعضی لباس اور سامان خاص اپنی پہننی کے واسطی مقرر کرکے
حکم کیا کہ اور کوئی ایسا نہ پہنا کری مگر جسکو مین عنایت کیا کرون او نمین سے ایک دگلہ نادری ہی کہ قبا
کے اوپر پہنا کرتی ہین درازی اوسکی کمر سے نیچے تک ہی اور آستین اوسمین نہین ہین آگی تکمہ لگتا ہے
مردم ولایت اوسکو کردی کہتی ہین مینی اوسکا نام نادری رکھا ہی دوسرا جامہ شال طوس کا ہے
کہ میری والد بزرگوار نے اوسکو اپنی واسطی خاص کیا تھا اور قبا حاشیہ دار کہ بیل دامن وغیرہ مین اوسکی
ہوتی ہی اور قبائی اطلس گجراتی اور چیرہ اور کمر بند ابریشمی بنا ہوا کہ کلابتون سنہری اور نقرہ سے
بنا ہوا ہو اور جو ماہیانہ تھوڑی سی سوارونکا مہابت خان کی ہمراہیون سی مطابق قاعدہ سہ اسپہ
اور دو اسپہ کی واسطی انتظام دکن کے اضافہ ہوا تھا اور آخر مین یہ خدمت پوری نہ ہوئی تو مینی
حکم کیا کہ دیوانی والی اوس مصارف کو اوسکی جاگیر سے وصول کرین اور جمعرات کو چھبیسوین
تاریخ مطابق چودہوین شعبان کہ شب برات تھی مینی درمیان ایک مکان کے مکانات نورجہان
بیگم سے کہ بڑی تالاب کے درمیان واقع ہی مجلس جشن کے آراستہ کی اور مقربان شاہی اور امرا کو
اوس محفل مین کہ آراستہ کی ہوئی بیگم کی تھی طلب کیا اور حکم کیا کہ لوگون کو موافق اونکی
خواہش کے پیالی اقسام مکیفات اور نشون کے دیوین بہتون نی وہ پیالی لیکر پی پھر مینی فرمایا
کہ جو کوئی پیالہ پیئی اپنی منصب کے موافق اس مجلس مین بیٹھی اور طرح طرح کی کباب اور میوے
بطریق گزک وہان مینی مقرر کیی کہ ہر کسی کی آگی رکھین عجیب مجلس آراستہ ہوئی اور شام سے
تالاب کے کنارون پر فانوس اور جھاڑ چراغون کے روشن کرا دیی تھی امید ہے کہ اسطرح کی روشنی

اور کہین شعوئی ہوگی اون سب چراغون اور فانوسونکا عکس پانی مین دیکہتا تہا اور یہ تماشا تہا که گویا تمام تالاب مین آگ لگی ہوئی ہی بہت زیب و زینت سی وہ محفل آراستہ رہی اور پیالہ پینی والون نی اپنی حوصلہ سی بڑہ کر پیالی نوش کیی اور سرور و خورمی سی ہمدوش رہی نظم

دل افروز بزمی شد آراستہ ❁ بخوبی بدانسان که دل خواستہ ❁ فگندند دیش این سبز کاخ

بساطی چو میدان ہمت فراخ ❁ ز لبس نکہت بزم میرفت دور ❁ فلک نافہ مشک بود از بخور

شدہ جلوہ گر نازنینان باغ ❁ رخ افروختہ ہمگی چون چراغ ❁ بعد گذرنی تین چار گہڑی رات کی مردونکو رخصت کرکے اہل محل کو طلب کیا ایک پہر رات اسمقام خوشی مین صرف کرکی حسب دلخواہ عیش و خوشی کری جو اس پنجشنبہ مین بعضی کام خاص آگی آئی تہی اول آنکہ روز ہمارے جلوس کا تہا دیگر آنکہ شب برات تہی اور یہی دن رالہی کا تہا کہ پہلی بیان کیا گیا اور ہنود کا یہہ معتبر دن ہی بنابران بسبب سعادت کی اس روز کا مبارک شنبہ نام رکہا اور ۲۷ کو سید کاسو خطاب برورش خان کے سرفراز ہوا بعد اسکی چہار شنبہ جیسا کہ مبارک شنبہ ہمکو اچہا ہوا تہا یہ برخلاف اوسکی ہوا اسواسطی اسدن کا نام کم شنبہ رکہا کہ ہمیشہ یہ دن جہان سی کم ہوجیو دوسری دن خنجر جڑاو یادگار قورچی کو عنایت کرکے فرمایا ہمنی کہ آیندہ اسکو یادگار بیگ کہا کرین اور اسی روز جبینگہ فرزند راجہ جہاسنگہ کہ بعمر بیس برس کے ہی بلایا ہوا ملاقات کو آیا اور ایک ہاتی نذر کو لایا پہر ایک پہر اور تین گہڑی دن رہے مبارک شنبہ کو دوم ماہ شہریور کے بارادہ سیر بجانب نیل کنڈہ سواری ہوئی وہان سی صحرای عیدگاہ اوپر ایک ٹیلی کے کہ نہایت سبزی اور شگفتگی سے کئی گل چنیا اور دوسری پہول صحرائی جنگلی اسقدر کہلی تہی کہ جسطرف نظر جاتی تہی پہول و سبزہ نظر آتی تہی پہر رات گئی داخل محل سرای

مین ہوئی جو دوبارہ چرچا ہوتا تھا کہ جنگلی کیلے سے اسطرح کی شیرینی ملتی ہی کہ اکثر درویش وارباب
احتیاج اوسکو قوت اپنا کرتے ہین فکر اوسکی دریافت کا مینے کیا معلوم ہوا کہ وہ میوہ بکسا اور بیمزہ ہے
یہانتک کہ طرف ڈنڈی کی کہ جسمین سے کیلہ نکلتا ہی ایک پارچہ شیرینی کا کہ بالکل مزہ مالودہ کا سا رکھتی ہے
معلوم ہوتا ہی کہ آدمی اوسکو کہاتے ہین اور اوسکی مزہ سے بہت خوش ہوتے ہین اور کبوتران نامہ بر کے
بھی باتین سنی گئین تھین کہ زمانہ خلیفون بنی عباس کے مین کبوترون بغدادی کو نامہ بر کرتے تھے
اور سچ ہی کہ جنگلی کبوتر بڑے پرکے ہین سکہلانے سے تعلیم پاتے ہین ہمنے کبوتر بازونکو فرمایا کہ انکو سکہلاؤ
کبوتر بازون نے کئی جوڑونکو ایسا تعلیم کیا کہ اگر اونکو صبح سے اوڑاؤ تو ماندو سے برہانپور تک اگر ترشح
بارش کے بہت ہوتی تھی تو دو اڑہائی بلکہ دو پہر مین پہنچتے تھے اور اگر ہوا نہایت صاف ہوتی تھی
تو اکثر ایک پہر مین پہنچتے تھے اور بعضے کبوتر چار گہڑی مین بھی پہنچتے تھے تیسری کو عرضی باجوڑ
کے متضمن آنی افضل خان ورامی رایان اور پہنچنے ایلچیون عادلخان اور لانے پیشکشون تحفہ جواہر
اور جڑاؤ ہتیارون اور ہاتی و گہوڑون کے کہ کسی عہد و زمانہ مین ایسی پیشکش نہین آئی تھی اور
مشعر بہت تنگ گذرانی خدمات و دولتخواہی خانخانان کے اور وفائے عہد و قول خود کا کرنا اور درخواست
فرمان عنایت عنوان کی اوسکی مقدمہ مین اور چاہنا خطاب فرزندی کا مع دوسری عنایتون
کہ ابتک اوسکی حقمین صادر نہین ہوئین تہین پہنچی جو پاس خاطر فرزندم کو رکہنے نہایت عزیز تھی اور
اوسکی عرضی بجا تھی ہمنے حکم فرمایا کہ منشی عطارد رقم ایک فرمان بنام عادلخان لکھین متضمن طرح طرح
کے شفقت و مہربانیونکا اور اوسکی تعریف القاب مین دس بارہ لفظ جسقدر زمانہ سابق مین لکھی
جاتی تھی زیادہ کئے اور تاکید ہوئی کہ اوسکو فرمانونمین مطاع فرزند لکھتے رہین اور صدر فرمان

مین بقلم خاص یہ بیت لکہی گئی بیت شدی از التماس شاہ خرم ۞ بفرزندی یا مشہور عالم ۞
چوتہی روز فرمان مذکور مع نقل کے بہیجا گیا تا کہ فرزند شاہ خرم نقل کو دیکہکر اصل کو روانہ کری ۹
روز مبارک شنبہ کو مع اہل محل آصفخان کی گہر گیا مین ڈیرہ اوسکا متصل درہ کی تہا نہایت لطیف
وصاف اور کئی درہ اوسکی اطراف مین تہی اور کئی جگہہ چادرین پانی کی گرتی تہین اور درخت
آنبہ وغیرہ نہایت سبز و شاداب سایہ افگن تہی قریب دو تین سو پہول کیوڑہ کے ایک درہ مین اوگی
تہی وہ تمام دن نہایت خوشی و خورمی مین گذرا اور محفل شراب کی شروع ہوئی امیرون اور تشیلون
کو بہت پیالی دیی پیشکش آصف خان کی ملاحظہ مین گذری بہت تحفی تہی جو کچہ پسند آیا لیا باقی
اوسیکو عنایت کیا اسیدن خواجہ میر ولد سلطان خواجہ نی کہ حسب الطلب بنگش کی خدمت سی آیا تہا
ملاقات کری ایک قطعہ لعل دو دانہ موتی اور ایک ہاتی نذر کیا راجہ بہیم نراین زمیندار ولایت گذہہ منصب
ہزاری ذات اور پانصدی سوار کی سرفراز ہوا اور حکم ہوا کہ جاگیر تنخواہ وطن اوسکی سے دیوین بارہوین [14] کو
عرضداشت فرزند خرم کی پہنچی کہ راجہ سورجمل ولد راجہ باسو کہ زمین اور ولایت اوسکی متصل قلعہ کانگڑہ
کے ہی عہد کرتا ہی کہ عرصہ ایک سال مین اوس قلعہ کو بتصرف سرکار کے لاویگا اور اوسکا اقرارنامہ بہی بہیجا
تہا حکم ہوا کہ جو مطلب کہ رکہتا ہے سمجہکر اور خاطر نشان اپنی کرنی راجہ کو واسطی ملازمت کی بہیجی بابندوبست
مہمات اپنی کا کرکے خدمت مذکور پر متوجہ ہو اسی روز کہ یکشنبہ بارہوین [12] تاریخ مطابق غرہ رمضان کی تہی
بعد گذرنی چار گہڑی اور سات پل کے ایک لڑکی دختر فرزند مذکور کی دختر آصفخان سی پیدا ہوئی
روشن آرا بیگم نام رکہا گیا زمیندار جیت پور کہ گردہ مانڈو مین واقع ہے جو بسبب بدبختی کی آستان
بوسی نہ کری فدائی خان کو حکم فرمایا کہ چند منصبدار اور چار سو پانسو برقنداز اوسکی ولایت پر دوڑین

تیرہوین کو ایک ہاتی فدائی خان کو ایک ہاتی میر قاسم ولد سید مراد کو عنایت کیا سولہوین کو جلسنگہ
ولد راجہ مہاسنگہ کہ بارہ برس کے عمر مین تہا منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار کے سرفراز ہوا میر میران
ولد میر خلیل اللہ کو ایک ہاتی پسند اوسکا اور ایک ہاتی ملا عبدالستار کو بہی عنایت کیا بموجب پسر راجہ بکرماجیت
بہدوریہ نی بعد مرنی اپنی باپ کی صوبہ دکن سی اکر ملاقات کری ایکسو اشرفی نذر گذرانی سترہوین[17] کو
عرض ہوی کہ راجہ کلیان ولایت اوڑیسہ سی اکر ارادہ آستان بوسی کا رکہتا ہی جو کہ اوسکی باتین ناخوش
کے سنی تہین حکم ہوا کہ اوسکو مع اوسکی بیٹی کے سپرد آصف خان کی کرین تا تحقیقات اون باتونکی
کہ جو بمقدمہ اوسکی مذکور ہوئین ہین کری اونیسوین[19] کو ایک زنجیر فیل جلسنگہ کو مرحمت ہوا بیسوین کو دو سو
سوار اوپر منصب کیشو ماروکی مرحمت ہوی کہ منصب اوسکا اصل و اضافہ سی دو ہزاری ذات اور بارہ
سو سوار کا ہووی تیئیسوین[23] کو الہداد افغان کو بخطاب رشید خانی امتیاز دیکر بہی پرم نرم خاصہ عنایت
کیا اٹہارہ ہاتی پیشکش راجہ کلیان سنگہ کے ملاحظہ سی گذری سولہ ہاتی اصل فیلخانہ خاص کے ہووے
دو ہاتی بہی اوسکو دیی جو ولایت عراق سی خبر وفات والدہ میر میران لڑکے شاہ اسمعیل ثانی کے
کہ طبقہ سلاطین صفویہ سی تہا پہنچی تہی اوسکو خلعت بہیجا اور لباس تعزیت سی اوسکو نکالا پچیسوین[25] کو فدائی
خان خلعت پاکر باتفاق اوسکی بہائی روح اللہ اور دیگر منصبدارون کی واسطی تنبیہ جیت پوری کی
روانہ ہوی اٹہائیسوین[28] کو بارادہ تماشای نربدا اور شکار اوس طرف کی قلعہ سی اوترکر مع اہل محل اوس
طرف کو گئی ہم اور کنارے نربدا کی اوتری جو کہ بیشہ و گیاہ بہت تہی ایک شیر ہی دوسری دن مارا
پور مین آئی اور روز جمعہ اکتیسوین[31] کو مراجعت کری غرہ ماہ مہر مین محسن خواجہ کو کہ اندنون ماوراء
النہر سے آیا تہا خلعت اور پانچہزار روپیہ مرحمت ہوی دوسری[2] کو بعد تحقیقات اون مقدمات کے

کہ راجہ کلیان کی باب مین عرض ہوئی سے تہی اور آصف خان واسطی تحقیقات اوسکی کے مامور ہوا تہا
جو بیگناہ واضح ہوا سعادت آستان بوسی کی پائی ایکسو اشرفی اور ایکہزار روپیہ نذر کیی اور پیشکش اوسکی
کہ ایک سلک مروارید اسّی دانہ و دو لعل کے اور ایک پہنچی کہ اوسمین دو دانہ مروارید اور ایک لعل تہا او صورت
اسپ طلاکی جڑاو جواہر سے بہی نذر مین گذری پہر عرضداشت فدائی خان کی آئی کہ جب فوج قاہرہ بیچ ولایت
جیت پور کے آئی زمیندار وہانکا بہاگ گیا طاقت مقابلہ کے نہ لایا ولایت اوسکی لٹ گئی وہ اپنی کیی سے پشیمان
ہے ارادہ رکہتا ہی کہ درگاہ جہان پناہ مین حاضر ہوکر بندگی اور اطاعت کری روح اللہ کو مع فوج کی
اوسکی پیچہی بہیجا گیا کہ اوسکو گرفتار کرکے درگاہ مین لاوی یا آوارہ جنگل بدبختی کا کری اور اوسکی عورتون
اور علاقہ دارونکو کہ بمقام زمینداران ہمسایہ کی آئی ہین قید کری آٹہوین کو خواجہ نظام چودہ آنار کہ ٹہٹہ
بندر موچا سی لایا تہا نذر کیی بندر مذکور سی صورت تک چودہ دن مین آیا تہا او صورت سی ماندو مین
آٹہہ روز مین آیا تہا کلانی آنار مذکور برابر آنار ٹہٹہ کے ہی آنار ٹہٹہ کا بیدانہ یہ آنار با دانہ و نازک تہا آنار کی
مین اوپر آنار ٹہٹہ کے غلبہ رکہتا تہا نوین کو خبر پہنچی کہ روح اللہ نی اوس علاقہ کی ایک گانو مین سنا کہ
عورتین او متعلقان جیت پوری اس گانو مین ہین بارادہ تلاش باہر گانو کی اوترا آدمی بہیجی
کہ جو آدمی اس گانو مین ہین اونکو حاضر کرو درمیان تحقیق و تلاش کے ایک شخص [illegible] جانباز
اوس زمیندار مذکور کا درمیان آدمیون گانو کی آیا جسوقت آدمی وہان پہنچا اوتری تہی اور روح اللہ
کچہہ اسباب اوتار کر اوپر قالین کی بیٹہا تہا اوس شخص جانباز نی پیچہی سر اوسکی کے اپنی تئین پہنچایا اور
برچہا اوپر اوسکی مارا اور وہ برچہا کارگر پڑا کہ سر سینہ اوسکی سے نکل گیا جو برچہا کہینچا روح اللہ فوت
ہو گئی آدمی جو حاضر تہی اونہون نی اوس مرد کو قتل کیا اور تمام آدمی جو علاحدہ اوترے تہے

ہتیار باندہکر گانو کولی گانو والون کو مجرم ٹہرائی مخالفون و سرکشون کی ایک گروہ مین قتل کیا عورتین
اور لڑکیان اوسکی گرفتار ہوکر قید ہوئین گانو مین آگ لگادی ایسا جلایا کہ سوا ہی ڈہیر راکہ کے نظر
نہین آتا تہا یہہ تمام لوگون کی جنازہ روح اللہ کو پاس فدائی خان کی بہیجا یا مردان کی مین کچہہ
کسر نہی تہی بسبب غفلت کی یہ مقدمہ ہوا جو نشان آبادی کا اوس ولایت مین نرہا وہ زمیندار پہاڑون
اور جنگلون کو چلا گیا پوشیدہ اور گمنام ہوکر پاس فدائی خان کی آدمی بہیجا غرض بخشش اپنی گناہون کے
کی حکم ہوا کہ اوسکو قبول کرکی درگاہ مین لاوی منصب مروت خان کا اصل اور اضافہ بشرط نیست
و نابود کرنی ہوبہان زمیندار چندر کوٹہ کو کہ لوگ اوس سی ازار تمام پاتی ہین دو ہزاری ذات
اور پندرہ سو سوار مقرر ہوئی تیرہوین کو راجہ سورجمل نے ہمراہ تقی بخشی لوکر باجوزم کی آگر ملاقات
جو مطلب کہ رکہتا تہا تمام عرض کیا جس کام کا اقرار کیا تہا واجبی نکلا موافق عرض فرزند مشار الیہ
کے بعنایت علم اور نقارہ کی سربلندی پائی تقی کو کہ اوسکی ہمراہ تہا کہپوہ مرصع دیا اور مقرر ہوا
کہ اپنا کام کرکے جلدی روانہ ہوا اور منصب خواجہ علی بیگ میرزا کہ واسطی حفاظت اور حراست احمد
نگر کے مقرر ہوا تہا پنجہزاری ذات اور سوار کا حکم ہوا نور الدین علی اور خواجگی طاہر اور سید خان
محمد اور مرتضی و ولی بیگ ہر ایک کو ایک زنجیر فیل مرحمت کیا ستر ہوین کو منصب جاگم بیگ اصل و اضافہ
سے ایکہزاری ذات اور دو سو سوار کا مقرر ہوا اور اسی دن راجہ سورجمل کو خلعت اور ہاتی اور کہپوہ
مرصع اور تقی کو خلعت دیا اور خدمت کانگڑہ پر رخصت کیا جو بہیجی ہوی لوگ فرزند بلند اقبال
شاہ خرم کی ساتہہ ایلچیون عادلخان کے اور اوس پیشکش کے کہ جو بہیجی تہی داخل برہانپور کے
ہوی اور خاطر اوس فرزند کی بالکل مہمات صوبہ دکن سی جمع ہووی تو صاحب صوبگی برہ و

خاندیس و احمدنگر کے سپہ سالار خانخانان کی واسطی عرض کرکی شاہ نواز خان بیٹی اوسکی کو کہ
وقت مین خانخانان جوان ہی بارہ ہزار سوار سے واسطی بندوبست کرنی ولایت فتح کی ہوئی
کے بھیجا اور ہر جگہہ اور ہر موقع پاکر جاگیرین ہر ایک معتبر و نمکین سے دیکر بندوبست وہانکا جیسا چاہئے لائق
و مناسب تہا کیا اور تمام لشکر سے کہ ہمراہی اوس فرزند کی مقرر تہا تیس ہزار سوار اور سات ہزار
پیادہ برقنداز وہان چہوڑکر تمام باقی آدمی کہ پچیس ہزار سوار اور دو ہزار توپچی تہی ہمراہ لیکر روانہ
ملاقات کا ہوا روز مبارک شنبہ آٹھوین مہر ماہ الٰہی کو سنہ ۱۲ جلوس موافق یازدہم شہر شوال سنہ ۱۰۲۶
ہجری بعد گذرنی تین پہر اور ایک گہڑی کی قلعۂ ماندو مین ساعت مبارک اور خوشی کی ملاقات حاصل
ہوی عرصہ جدائی کا پندرہ مہینی اور گیارہ دن ہوی بعد ادا کرنی آداب کورنش و زمین بوسی کے
جہروکہ مین ہمنی بلایا اور نہایت محبت و شوق سے بی اختیار اپنی جگہہ سے اوٹھکر بغل مہربانی مین
پکڑا جسقدر کہ اوسنی آداب و فروتنی مین زیادتی کری ہمنی عنایت و مہربانی زیادہ کی اور اپنی
پاس بیٹہنی کا حکم فرمایا ہزار اشرفی و ہزار روپیہ بطور نذر اور اسیقدر بصیغہ نثار پیشکش کری اور
جو وہ وقت اوسکی سب پیشکش دیکہنی کا نہ تہا اسواسطی فیل سرناک کہ عادلخان کی سب ہاتہیون مین
عمدہ تہا اور صندوقچہ بہرا ہوا نفیس جواہرات کا اوسوقت ملاحظہ مین گذرا آیا پہر بخششیون کو حکم
ہو کہ جو امراء ہمراہ اوس فرزند کی آئی ہین موافق منصب کے باریاب ہون اول خانجہان نے
ملازمت حاصل کے بیٹھی اوسکو آگی بلوا کر دولت قدمبوس سے ممتاز کیا ہزار مہر اور ہزار روپیہ نذر اور
صندوقچہ بہرا جواہرات کا پیشکش کیا بیٹہی اوسکی پیشکش مین سے اسباب قیمتی پینتالیس ہزار کا
پسند کیا پہر عبداللہ خان نے آستانہ بوسی کرکے سو مہرین نذر کین پہر مہابت خان نے زمین

ابہی بہی سر بلندی پائی سو اشرفی اور ہزار روپیہ نذر کری اور کچہہ جواہرات اور جڑاو ہتیار پیشکش گذرانے
قیمت اونکی ایک لاکہہ چوبیس ہزار روپیہ ہوی اوسمین ایک لعل گیارہ مثقال کا تہا کہ پرسال ایک فرنگی اوسکو
اجمیر مین بیچنی لایا تہا اور دو لاکہہ روپیہ مانگتا تہا جوہری قیمت اوسکی اسی ہزار روپیہ کہتی تہی جب سودا
نہ بنا تو وہ اوسکو پہیر لی گیا برہانپور مین مہابت خان نی اوسی لاکہہ روپیہ کو خریدا پہر راجہ بہاوسنگہ
نے ملازمت حاصل کرکے ہزار روپیہ نذر کری اور کچہہ جواہرات اور جڑاو ہتیار پیشکش گذرانی اور
اسیطرح داراب خان پسر خانخانان اور سردار خان برادر عبد اللہ خان اور شجاعت خان عرب اور
دیانت خان اور شہباز خان اور معتمد خان بخشی اور اور امرا کہ عمدہ سرداروں نظام الملک سے ہی اور
بعد اسکی شاہ خرم کی پاس آکر سلک دولت خواہوں مین منتظم ہوا ہے اور باقی امرا اپنے موافق
مراتب منصب کے ملازمت حاصل کیے پہر عادلخان کی وکیلون نی زمین بوس کرکے عرضداشت
اوسکی پیش کری اول اسی جلدو مین فتح رانا مین منصب بیست ہزاری اور دس ہزار سوار کا فرزند
اقبالمند کو مرحمت ہوا تہا جب مہم دکن کو روانہ ہوا تو خطاب شاہی کا پایا اب بعوض فتح اس مہم کے
منصب تیس ہزاری ذات اور بیس ہزار سوار کا اور خطاب شاہجہانی بہی اوسکو عنایت کیا اور حکم کیا کہ بعد
اسکی دربار مین صندلی چوکی قریب تخت کی بچہا کری کہ وہ فرزند اوسپر بیٹہی اور یہ خاص عنایت
واسطی اوس فرزند کی ہوی پہلی ہماری یہان اسکی رسم نہ تہی اور خلعت خاص مع چارقب زربفت
دوزی کا کہ گریبان اور سر آستین اور حاشیہ دامن موتیوں سے سلا ہوا تہا پچاس ہزار روپیہ قیمت کا
اور شمشیر مرصع مع پردلہ مرصع اور خنجر مرصع اوسکو عنایت فرمایا اور واسطی اوسکی سرفرازی کے
خود جہروکہ سی اوترکر خوانچہ جواہرات کا اور خوان زرکا اپنی ہاتہہ سی اوسپر نثار کیا اپنی اور سر کا

ہاتی کو قریب بلا کر دیکہا حقیقت مین جیسا مشہور تہا اوس سے زیادہ عمدہ اور خوبصورت ہی ویسا ہاتی
کم ہوگا مینی بہت پسند کیا اور اوسپر سوار ہوکر اندر دولتخانہ خاص کے لی گیا اور اوسپر زر نثار کرنی کا حکم کیا کہ اندر
دولتخانہ کی اوسکو باندہا کرین اور نام اوسکا نور بخت رکہا جمعہ کو چوبیسوین[۲۴] تاریخ راجہ بہرجیو زمیندار بگلانہ نے
آکر ملازمت حاصل کی اصلی نام اوسکا پرتاب ہی لیکن وہان کی راجہ کو بہرجیو کہتی ہین ڈیرہ ہزار سوار
اوسکی نوکر ہین کام کیوقت مین ہزار سوار اور جمع کر لیتا ہی ملک بگلانہ کا درمیان مین گجرات اور خاندیس
اور دکن کی ہی وہان دو مضبوط قلعی ہین سالیر اور مالیر نام بسبب ہونی قلعہ مالیر کی آبادی مین یہہ
خود اوسمین رہتا ہی وہ ملک سیراب بہت ہی آنبہ وہان بڑا اور بہت عمدہ ہوتا ہی اور نو مہینی تک
رہتا ہی انگور بہی وہان بہت ہین لیکن نامی اور عمدہ نہین اور اگرچہ راجہ حکام گجرات اور خاندیس اور
دکن سی موافقت رکہتا ہی لیکن کسی کے یہان ملاقات کو نہین گیا اور جب کوئی اسکا ملک لینا چاہتا ہی
تو یہ اور ونکے مدد سی اوسکی دست درازی سی محفوظ رہتا ہی جب گجرات اور خاندیس اور دکن عنایت
ایزدی سی میری والد کے تصرف مین آیا تو اوسنی برہانپور مین آکر سعادت زمین بوس میری والد کی
حاصل کی اور سلک بندگان مخلص مین داخل ہوکر سہ ہزاری منصب سے سرفراز ہوا اب کہ شاہجہان برہانپور
مین پہنچی تو اوسنی آکر گیارہ ہاتی پیشکش کری اور ملازمت حاصل کی اور اوسی فرزند کی ہمراہ حاضر
درگاہ ہوا موافق اپنی اخلاص اور بندگی کے عنایات شاہی سی سربلند ہوا اور عنایت شمشیر مرصع
اور فیل اور اسپ اور خلعت سی امتیاز پایا مینی اوسکو تین انگوٹہیان یاقوت اور الماس اور لعل
کے مرحمت کین مبارک شنبہ کو ستائیسوین[۲۷] تاریخ نورجہان بیگم نے جشن فتح فرزند شاہجہان کا کیا
اور شاہجہانکو بہاری خلعت مع نادری کہ جڑاؤ پہولون اور موتیون مین آراستہ تہی اور جڑاؤ

سرپیچ عقدہ جواہرات کا اور دستار مع طرہ مروارید اور کمربند مسلسل مروارید کا اور شمشیر مع پرتلہ مرصع
اور پہول کٹارہ اور دو گہوڑی کہ ایک مع زین جڑاؤ تہا اور خاصہ ہاتی مع دو مادہ فیلون کی عنایت
کیا اور اسیطرح فرزند شاہجہان کی بیٹون کو اور بیگمات کو خلعت اور زرین سامان بخشا اور اوسکی عمدہ
نوکرون کو گہوڑی اور خلعت اور جڑاؤ خنجر مرحمت کیی غرض کہ تین لاکہ روپیہ اوسکی اس جشن مین
صرف ہوی اور ملینی اوسیدن عبد اللہ خان اور اوسکی بہائی سردار خان کو خلعت اور اسپ دیکر کالپی
کیطرف کہ اونکی جاگیر مین تہی رخصت کیا اور شجاعت خان کو بہی اوسکی جاگیر کیطرف کہ صوبہ گجرات
مین بوجہ تنخواہ تہی خلعت اور ہاتی دیکر رخصت فرمایا اور سید حاجی کو کہ جاگیر دار بہار کا تہا گہوڑا دیکر
رخصت کیا اور جب مین سنا کہ خاندوران خان پیر و ضعیف ہوگیا ہی طاقت سواری اور دوڑ دہوپ کی
نہین رکہتا اور صوبہ کابل اور بنگش مین کہ ملک فتنہ خیز ہے حاکم جوان قوی چاہیی کہ واسطی
تنبیہ پٹہانون کی کہ ہمیشہ سوار ہوا اور دوڑ کیا کری چونکہ احتیاط شرط بادشاہی کی ہی اسواسطی مینی مہابت
خان کو صوبہ دار کابل اور بنگش وغیرہ کا کیا اور خلعت عنایت فرماکر رخصت کیا اور خاندوران کو
ملک ٹہٹہ کی حکومت سی سرفرازی دی اور ابراہیم خان فتح جنگ نی کہ اوسنی پچاس ہاتی بہار سے
پیشکش مین بہیجی تہی ملاحظہ سی گذری وہان میری واسطی لوگ سون کیلہ لای آجتک ویسا کیلا نہ کہایا
تہا ہر چند ایک انگشت کا تہا لیکن اسقدر شیرین کہ کوئی کیلہ ویسا نہین ہوتا البتہ کچہ سقل اوسمین تہا
کہ جب دس کیلی مینی کہای تو گرانی معلوم ہوئی اگرچہ کیلہ لائق کہانی کی نہین مگر واسطی کہانی
کے یہہ قسم سزاوار ہے اس سال تیئیسوین ماہ مہر تک معرب خان نی آنبہ گجرات سی ڈاک چوکی مین بہیجا
اوسی تاریخ مینی سنا کہ محمد رضا ایلچی میری بہائی شاہ عباس کا آگری مین دستون کی عارضہ

سی مرگیا اور محمد قاسم سوداگر کو میری بہائی کیطرف سی آیا تہا اپنا وصی کر گیا ہی اسواسطی مینی حکم
کیا کہ بموجب اوسکی وصیت کی اوسکی اسباب اور سامان کو حوالہ اوسکی کرین کہ شاہ ایران کی خدمت
مین پہنچاوی اور وہ اپنی روبرو اوسکی وارثون کی سپرد کرین اور سید کبیر اور بختر خان وکلاء عادلخان
کو خلعت اور ہاتی مرحمت فرمائی مبارک شنبہ کو تیرہوین آبان ماہ الہی کی جہانگیر قلی بیگ ترکمان نی
کہ خطاب جانسپار خانی سی سرفراز ہے دکن سی آکر ملازمت حاصل کی اوسکا باپ ایران کی امرا مین سے
تہا میری والد کے عہد مین ولایت سی آیا تہا اونہون نی اوسکو منصب دیکر صوبۂ دکن مین بہیجا وہ
وہین رہا اگرچہ بکر رحاضر حضور ہوا ہی لیکن اب کہ شاہجہان نی آکر اوسکی اخلاصمندی اور جانسپاری
بیان کی تو مینی اوسکو جریدہ درگاہ مین طلب فرمایا کبار یاب ہوکر پہر لوٹ جاوی اور اوسیدن اودارام
کو منصب سہ ہزاری ذات اور چودہ سو سوار سی سرفراز کیا ذات کا برہمن ہی عنبر کے یہان بڑا معتبر تہا جب
شاہنواز خان عنبر سی لڑنی گیا تہا تو آدم خان حبشی اور جادو راے اور بابو راے کاتیہ اور اودارام
اور چند سردار نظام الملک کی اوس سی جدا ہوکر شاہنواز خان سی آملی تہی اور بعد شکست عنبر کے عادلخانکی
نرمی اور عنبر کے فریب سے ترک بندگی اور دو تنخواہی کرکے چلی گئی عنبر نے آدم خان سی قرآن شریف درمیان
کرکے وقت غفلت مین فریب سے پکڑا اور قلعہ دولت آباد مین مقید کیا یہانتک کہ آخر اوسکو مار ڈالا اور
بابو راے کاتیہ اور اودارام عادلخان کی یہان گئی عادلخان نی اونکو اپنی یہان آنی نہ دیا اور بابو راے
چند دنون مین اپنی کسی آشنا کی فریب سے مارا گیا اور اودارام پر عنبر نی فوج بہیجی اوسنی خوب لڑکر فوج
عنبر کو شکست دی پہر اوس ملک مین نہ رہ سکا سرحد پر ملک شاہی کی چلا آیا اور امان لیکر مع اہل
وعیال فرزند خورم کے پاس حاضر ہوا فرزند شاہجہان نی اسپر بہت عنایت اور مہربانی کی کے

اور منصب سہ ہزاری ذات اور ہزار سوار کا امیدوار کیا اور ہمراہ اپنی درگاہ مین لایا چونکہ وہ بندۂ کار
آمدنی تہا مینی پانسو سوار اور اوسکی اضافہ فرمای اور شاہباز خان کو کہ منصب دوہزاری ذات اور ڈیڑہ ہزار
سوار کا رکہتا تہا پانسو سوار او رعنایت کیی اور فوجدار سرکار سارنگپور اور بعضی صوبہ مالوہ کا کیا اور خانجہان کو
خاصہ گہوڑا اور ہاتی مرحمت فرمایا مبارک شنبہ کو دسوین تاریخ ماہ مذکور کے فرزند شاہجہان نی اپنی پیشکش
ملاحظہ مین گذرانی جواہرات اور جڑاو ہتیار او رسامان اور پارچہ نفیس ہر قسم کے سب صحن جہروکہ مین آراستہ
کیی اور ہاتی اور گہوڑی مع سامان طلائی اور نقرہ سجاکر اونکی پاس کہڑی کیی مینی اوسکی خاطر کو جہروکہ
مین سی اوترکے تفصیل اوس سامان کو دیکہا اوسمین ایک عمدہ لعل تہا کہ بندر گوہ مین اوس فرزند کیواسطی
دولاکہہ روپیہ کو مول لیا گیا تہا وزنی سترہ مثقال ساڑہی پانچ رتی کا کہ وزن مین سرکاری لعلونسی
بڑہ کر تہا جوہریون نی بہی اوسکی وہی قیمت لگائی اور ایک نیلم تہا لاکہہ روپیہ کا کہ ویسا عمدہ اور بڑا
آجتک نہ دیکہا تہا اور ایک الماس جمکورہ کا کہ قیمت اوسکی چالیس ہزار روپیہ کی تہی جمکورہ دکن مین
ایک ساگ کو کہتی ہین جبکہ میر تقی خان نظام الملک نے برار کو فتح کیا تو عورتون کی ساتہہ ایکدن باغ
کے سیر کو گیا وہان ایک عورت نی اس الماس کو درمیان ساگ جمکورہ کے پاکر نظام الملک کی پاس لیگئی اوس
روز سی اسکا نام الماس جمکورہ ہوا اور احمد آباد سی ابراہیم عادلخان کے ہات لگا اور ایک زمرد تہا اوسی
عادلخان کی پیشکش مین سی اور اگرچہ نیا تہا مگر ویسا خوشرنگ و نفیس کم دیکہا تہا اور دو موتی کہ ایک
نو ماشہ گیارہ رتی قیمتی پچیس ہزار روپیہ کا اور دوسرا سولہ رتی بارہ ہزار روپیہ قیمت کا تہا
نہایت گول و صاف اور دوسرا الماس قطب الملک کی پیشکش مین کا کہ تیس ہزار روپیہ اوسکی قیمت
تہی اور ڈیڑہ سو ہاتی کہ سامان تین کا مع زنجیر وغیرہ طلائی تہا اور نو کا نقرہ بلیس ہاتی اونمین

سے مینے داخل فیلخانہ خاص مین کرے پانچ اونمین بہت عمدہ اور نامی ہین ایک نور بخت نام کہ فرزند
خورم نے پہلے دن نذر کیا سوا لاکہہ روپیہ قیمت کا دوسرا مہوبت نام کہ عادلخان نے دیا تہا لاکہہ روپیہ قیمت کا
مگر مینے اوسکا نام درجن سال رکہا اور بخت بلند کہ یہ بہی اوسکی پیشکش مین کا تہا اسکی قیمت بہی لاکہہ
روپیہ تہی مینے اسکا نام گران بار رکہا چوتہے ہاتی کا نام قدوسخان اور پانچوین کا فیل امام رضا تہا
یہ دونو قطب الملک کے یہان سے آئے تہے لاکہہ لاکہہ روپیہ انکی بہی قیمت مشخص ہوئی باقی اوسمین ایک
سو گہوڑے عربی اور عراقی کہ اکثر اونمین خوب تہے اونمین سے تین کا زین اور سامان مرصع تہا مختصر
کہ اگر سب پیشکش بابا خورم کی خاص اور وہ جو کچہہ کہ امرا دکن سے لایا ہے مفصل تحریر ہو تو بیان ٹہرجاوے
مجمل یہہ ہے کہ جو کچہہ مینے اوسکی سب پیشکش سے قبول فرمایا قیمتی بیس لاکہہ روپیہ کا تہا اور سوا اسکی سامان
دو لاکہہ روپیہ کا اپنی والدہ نور جہان بیگم کے نذر کیا اور ساٹہہ ہزار روپیہ اور والدہ اور بیگمون کو
دیے یہ سب بحساب ایران چہتر ہزار تومان ہوے اور سٹ لاکہہ اسی ہزار خانی رائج توران کے
ایسی پیشکش اس سلطنت مین کبہی نہوئی تہی مینے فرزند مذکور پر کمال شفقت اور عنایت کیے
اور اوس سے نہایت راضی ہون کہ سب اولاد مین لائق تر ہے اللہ تعالی اوسکو عمر و دولت سے
برخوردار کرے اور جو مینے کبہی ہاتی کا شکار نہین کیا تہا اور گجرات اور سمندر کے دیکہنے کا مشتاق
تہا اور قراولون نے مقام ہاتی کے شکار کا دیکہہ رکہا تہا سو مینے مقرر کیا کہ بعد دیکہنے احمد آباد
اور سمندر کے لوٹتے وقت کہ موسم گرما اور زمانہ شکار ہاتی کا ہوگا تو شکار سے فراغت کرکے
دار الخلافت آگرہ کو روانہ ہونگا اس خیال سے حضرت مریم زمانی اور باقی بیگمات کو مع اسباب اور کارخانجات
سلطانی کے روانہ اکبر آباد کیا اور خود مع ضروری ہمراہیون کے بطریق سیر و شکار صوبہ گجرات کو

چلا اور شب جمعہ ماہ آبان مین بمبار کی مانڈو سی کوچ کرکے کنارے تال العلیحہ کے مقام کیا فخر شکار
مین ایک نیل گاو بندوق سی ماری اور شنبہ کی رات مہابت خانکو اسپ و فیل خاصہ عنایت کرکے اوسے صوبہ
داری کابل اور بنگش کے روانہ فرمایا اور اوسکی التماس سے رشید خانکو خلعت اور ہاتی گہوڑا اور خنجر مرصع
دیکر اوسکی کمک کی واسطی مقرر فرمایا اور ابراہیم حسین خانکو بخشی دکن مقرر کیا اور میرک حسین کو اوس
صوبہ کا اخبار نویس کیا راجہ کلیان پسر راجہ ٹوڈرمل کہ اوڈیسہ سی آیا تہا بسبب اوسکی چند قصورون
کے تہوڑی دنون سلام سی محروم رکہا اور بعد ثبوت اوسکی بیگناہی کے اسپ او خلعت دیکر ہمراہ
مہابت خان کی مہم بنگش پر معین کیا دوشنبہ کی دن عادل خان کے وکیلونکو طری جڑاو بطور دکن کے
عنایت ہوی اور جو افضل خان اور رای رایان لی فرزند شاہجہان کی نوکرونمین سے اس خدمت کو
بخوبی سر انجام دیا تہا اسواسطی اون دونونکو اضافہ منصب سے سرفراز فرماکر رای رایان کو خطاب
بکرماجیت سی کہ ہندی مین عمدہ خطاب ہے ممتاز فرمایا بیشک وہ بندہ شایستہ لائق تربیت ہی اور یہ
شکار مین جاکر دو نیل بندوق سی ماری دوشنبہ کو پہر ساڑہی چار کوس کوچ کرکے موضع کید حسن مین
اوترا ایندہ ہر دین کو تین نیل گاو ماری اونمین سے بڑا بارہ من کا ہوا اور اوس روز میرزا رستم سے
عجیب ایک خطا واقع ہوئی کہ بندوق بہر کر سینے سی لگائی اور گولی کو بسبب روانہ ہونی کے
جاب رہا تہا کہ توڑہی بندوق نے آگ لی لی اور بقدر ایک بالشت کی اوسکا سینہ جل گیا اور بارود
نے بدن مین گہس کر زخمی کیا اس سے میرزا کو نہایت الم پہنچا سولہوین کو چار نیل گاو شکار ہوئے
مبارک شنبہ کو واسطی سیر دریا کے کہ اوسمین آب روان تہا گیا بیس گز اوپر سی وہان پانی گرتا
تہا دن اوس تماشی مین گذار کر لشکر مین لوٹ آیا اوس روز راجہ جیت پور کا کہ فرزند شاہجہان کے

عرض سے اوسکا گناہ معاف کیا تھا دولت آستانہ بوسی سے مشرف ہوا پھر متفرق نیل گاؤ
اور دو مادہ شیر شکار ہوی پھر جو قراولون نی عرض کیے کہ پرگنہ حاصل پور مین شکار بہت ہے
بڑا لشکر یہان چھوڑکر بیسوین کو خاص لوگونکی ساتھ حاصل پور مین کہ تین کوس تھا گیا میر حسام الدین
ولد میر جمال الدین حسین انجو کو کہ عضد الدولہ کا خطاب رکھتا تھا منصب ہزاری ذات اور چار سو سوار سے
مع اصل و اضافہ سرفراز کیا اور یادگار حسین قوش بیگی اور یادگار قورچی کو کہ مہم بنگش پر مقرر ہوی تھے
ہاتی مرحمت ہوی اور اس تاریخ انگور بیدانہ حسینی کابل سے آے زبان شکریہ انعامات الہیہ سے قاصر ہے کہ
مسافت تین ماہ پر انگور تر و تازہ عنایت کیے پھر متفرق چند نیل گاؤ اور شکار ہوی جو بیسوین کو کنارے تال
حاصل پور پر بزم پیالہ منعقد ہوی فرزند شاہجہان اور بڑے امیرونکو پیالی عنایت ہوی یوسف خان
پسر حسین خان کو کہ لائق تربیت تھا منصب ہزاری ذات اور ڈیڑھ ہزار سوار سے مع اصل و اضافہ سرفراز کیا
اور فوجداری گونڈوانہ پر رخصت فرمایا اور سوا اسکے فیل اور خلعت انعام مین دیا پھر راے بہاری داس
دیوان صوبہ دکن کا سعادت آستانہ بوسی سے ممتاز ہوا جمعہ کے دن جانسپاری خان کو عنایت
نشان سے سربلند کرکے اسپ و خلعت مرحمت کیا اور دکن کیطرف رخصت فرمایا چھبیسوین کو دو کوس
کوچ کرکے موضع کمال پور مین منزل کیے اور راہ مین ایک نیل گاؤ مارا اور اسی روز رستم خان کہ شاہجہان
کے عمدہ نوکرونمین سے ہے اور برہانپور سے مع لشکر راجہ گونڈوانہ پر معین ہوا تھا اکیسو دس ہاتی
اور سوا لاکھہ روپیہ پیشکش کے لیے ہوی اس تاریخ مین آستانہ بوسی سے مشرف ہوا اور زاہد خان
پسر شجاعت خان منصب ہزاری ذات اور چار سو سوار سے مع اصل و اضافہ سرفراز ہوا ستائیسوین کو
شکار باز و جرہ کا کھیلا اور راہ مین تیل گاؤ بھی مارے اور بیسوین کو بہلول میانہ اور الہ یار کوکہ

کی مہم کو نبٹوانے سی آکر ملازمت حاصل کی یہ بہلول خان پسر حسین میانہ کا ہی اور میانہ ایک فرقہ ہے
افغانونکا بہلی حسن نوکر صادق خان کا تہا مگر آدم آقا شناس ہی بعد بادشاہی غلامونمین
داخل ہوا اور خدمت دکن مین مرا بعد اوسکی بیٹی منصبون سی سرفراز ہوی اوسکی آٹھہ بیٹون مین سی
دو بیٹی خوب شمشیر زن نکلی اونمین سی بڑی نی ابتدای جوانی مین وفات پائی اور یہ بہلول رفتہ رفتہ
ہزاری منصب سی سربلند ہوا اور شاہجہان نی برہانپور مین جاگیر اوسی لائق پرورش دیکہکر منصب ڈیڑہ ہزاری
ذات اور ہزار سوار سی امیدوار کیا مجکو اوسنی آج تک نہ دیکہا تہا لیکن چونکہ کمال مشتاق تہا اسواسطی ملنی
اوسکو طلب کیا معلوم ہوا خوب خانہ زاد ہی اور جیسی اوسکا باطن شجاعت سی آراستہ ہی ظاہر اوسکا بہی وجاہت
سی خالی نہین منصب تجویز کیا ہوا شاہجہان کا ملنی اوسکو عنایت کیا اور خطاب سربلند خان کا دیا
اور الہ یار کوکہ بہی بندہ لائق تربیت ہی اوسکو خدمت حضوری مین سزاوار جانکر بلوا لیا بہ غرہ ماہ نوکو
شکار مین جاکر نیل گاو کو مارا اور اوس روز اخبار کشمیر سی ظاہر ہوا کہ ایک ابریشم فروش کی گہر مین
دو لڑکیان جڑوان پشت کیطرف پیدا ہوئین باقی اعضا جدا تہی اور تہوڑی دیر زندہ رہکر مر گئین
دوسری تاریخ مبارک شنبہ کو کنارہ تال کی کہ ڈیرہ ہوا تہا بزم پیالہ مرتب ہوئی لشکر خان کو خلعت
اور ہاتہی مرحمت ہوا اور خدمت دیوانی صوبہ دکن سی سرفراز فرمایا منصب اوسکا مع اصل و اضافہ
ڈہائی ہزار ذات اور ڈیڑہ ہزار سوار کا مقرر کیا اور وکلاء عادلخان کو اشرفیان کوکب طالع کہ ہر ایک
وزن مین پانسو اشرفیان مروجہ کی تہین انعام مین دین اور سربلند خانکو اسپ و خلعت
عنایت ہوا اور چونکہ الہ یار کوکہ سی بہی عمدہ خدمتین وقوع مین آئی تہین اسواسطی اوسکو
خطاب ہمت خانی کا دیکر خلعت مرحمت کیا جمعہ کو سوا پانچ کوس چلکر پرگنہ دکنان محل نزول اجلال ہوا

اور پہر شنبہ کو اسقدر چلکر قصبہ دہار مین مقام کیا دہار عہد وسط الی قدیمی شہر ولن مین سی یا سے
راجہ بہوج یہین گذرا ہے اوسکی زمانی کو ہزار برس ہوی اور اکثر سلاطین مالوہ بہی یہان رہی ہین
جب سلطان محمد تغلق بعزم تسخیر دکن روانہ ہوا تو ایک قلعہ سنگ تراشیدہ کا اوسکی اندر عمارت بطور بالا قلعہ دلپذیر
بنوایا ظاہر مین بہت عمدہ اوصاف ہی لیکن اوسکی اندر عمارت نہین طول اندر کا بارہ طناب سات گز ہے
اور عرض سات طناب تیرہ گز اور چوڑا دیوار قلعہ کا ساڑہی اونیس گز اور بلندی کنگورہی تک ساڑہی
سترہ گز اور اوسکی باہر اندر قلعہ بیرونی کا طول پچپن طناب ہے اور شاہ عمید غوری لی کہ جو ساتہہ دلاور
خان کے مشہور تہا اور زمان سلطان محمد پسر سلطان فیروز بادشاہ دہلی کی مین مستقل بادشاہ مالوے
کا گذرا ہے سو اوسنی باہر بالا قلعہ کے ایک مسجد جامع بنوائی ہے اور مقابل در مسجد کے ایک میل لوہیکا
کہڑا کیا ہے جب سلطان بہادر گجراتی نی مالوہ پر قبضہ پایا تو چاہا کہ اس میل کو گجرات مین لیجاوی
لوگون نی اوکہاڑتی وقت احتیاط نکی کہ گر کر زمین پر دو ٹکڑی ہو گئی ایک ٹکڑا اوسکا ساڑہی
سات گز کا اور دوسرا سوا چار گز کا ہی اور دور سوا گز کا چونکہ وہان بیفائدہ پڑا تہا مینی حکم کیا کہ بڑا
ٹکڑا لیجا کر آگرہ مین درمیان روضہ میری والد کے اسکو کہڑا کرین اور راتون کو اوسپر روشنی
ہوا کرے اوس مسجد کے دو در مین ایک مضمون کی نثر کہدی ہوئی ہے کہ سلطان عمید غوری نے
سنہ آٹہہ سو سات مین یہ مسجد تعمیر کیے ہے اور دوسری در پر ایک قصیدہ کندہ ہی کہ اوسمین سے یہ چند
اشعار ہین ؎ خدایگان زمان کوکب سپہر جلال ✤ مدار اہل زمین آفتاب اوج کمال ✤ پناہ
ولیت شہر لعیت عمید شہ داؤد ✤ کہ افتخار کند غور از ان حمیدہ خصال ✤ معین وناصر دین نبی لاور
خان ✤ کہ برگزیدہ خداوند ایزد متعال ✤ لشہر دہار بنا کرد مسجد جامع ✤ بوقت سعد خجستہ بروز

فرخ فال ❁ گذشته بود ز تاریخ هشتصد و هفتاد ❁ که شد تمام ز اقبال درگه آمال ❁ جب دلاور خان
نے انتقال کیا اوسوقت ہندوستان مین کوئی بادشاہ مستقل نہ تھا اور زمانہ ہرج مرج کا تھا ہوشنگ پسر
دلاور خان نے کہ ہوشیار و باہمت تھا تخت مالوے پر جلوس کیا اوسکی فوت کی بعد تقدیر سے سلطنت
محمود خلجی پسر خانجہان کو کہ ہوشنگ کا وزیر تھا ملی اور اوسکی بعد اوسکی فرزند غیاث الدین کو پہنچی پہر
ناصر الدین پسر غیاث الدین بادشاہ ہوا کہ باپ کو زہر دیکر بدنامی کی سند پر بیٹھا پہر اوسکی بعد اوسکا فرزند
محمود نام بادشاہ ہوا اور سلطان بہادر گجراتی نے ملک مالوہ اوسی محمود سے لیا ہے کہ سلسلہ سلاطین مالوہ کا
محمود مذکور پر تمام ہوتا ہے چھٹی تاریخ پہر شکار مین نیل گاؤ مارا اور میرزا شرف الدین حسین کاشغری
کو ہاتی عنایت کر کے خدمت صوبہ بنگش پر رخصت کیا اور اودارام کو جیغہ و خنجر اور اشرفی سو تولہ والی
اور بیس ہزار درب انعام مین دیے ساتوین کوتال دہار مین ایک مگر بندوقسے مارا ہرچند یہ بہت بڑا
نہ تھا لیکن مینے آٹھ گز کا لنبا اور ایک گز کا چوڑا دیکھا ہے ہندوستان کی پانیون مین بہت
ہوتی ہین پہر ایک شنبہ کو ساڑھے چار کوس کوچ کر کے سعدلپور مین مقام کیا یہان ایک ندی پر ناصر الدین
خلجی نے پل باندہا ہے اور کنارے پر مکانات بنواے ہین منزل کالادیہ کی کہ دونو مقام اوسی کے
بنواے ہوے ہین مینے کنارے دریا کی خوب روشنی کرا کے مبارک شنبہ کو نوین تاریخ بزم پیالہ
آراستہ کی اور وہان فرزند شاہجہان کو ایک لعل قیمتی سوا لاکہہ روپیہ کا اور دو موتی انعام مین
دیے یہ وہ لعل ہے کہ میری پیدا ہونے کی وقت میری دادی حضرت مریم مکانی نے میری مونہ دکھائی
مین دیا تھا اور برسون یہ میری والد کے سرپیچ مین رہا ہے پہر مینے بہی تبرکاً اپنی سرپیچ مین رکھا
قطع نظر مالیت کی مبارک جانکر مینے اس فرزند کو عنایت کیا پہر مبارز خان کو منصب ڈیڑہ ہزاری

ذات اور سوار سے مع اصل و اضافہ سربلندی دیکر فوجداری سرکار میوات پر معین کیا اور خلعت
اور تلوار اور ہاتی انعام مین دیا اور ہمت خان پسر رستم خان کو شمشیر مرحمت ہوئی اور کمال خان قراول
کو کہ قدیمی خدمتگار اور ہمیشہ حاضر شکار سے ہی خطاب شکار خانی کا عنایت کیا اور اودارام خدمت
صوبہ دکن پر مقرر ہوا اور انعام خلعت اور فیل اور عراقی گہوڑون سی سرفرازی پائی اور اوسکی ہمراہ
خنجر خاصہ رزین سامان کا سپہ سالار خانخانان اتالیق کو بہیجا شنبہ کو گیارہوین تاریخ پونی چار کوس چلکر
موضع حلوت مین نزول اجلال کیا بارہوین کو پانچ کوس کوچ کرکے پرگنہ مین جاگیر کیشو داس مارو کی
مقام کیا میری والد کی وقت سی اسی کی جاگیر مین ہی اسنی اپنا وطن مقرر کیا ہی کہ مکانات اور
باغات بنائی ہین اور ایک باولی سرراہ بہت عمدہ بنائی ہی تیرہوین کو شکار مین جاکر ایک نیل گاو
بندوقسی مارا اور نوربخت فیل خاصہ کہ اندر دولتخانہ کی رہتا تھا باوجود موسم سردی کی پانی سے
الفت تمام رکہتا تہا جب پانی اوسکو ملتا تو اپنی سب بدن پر ڈالتا مینی کہا کہ سردی مین اسکو ضرر نہو
اسواسطی گرم پانی مشکون سی اسکی سونڈ مین ڈالین پہر اتفاقاً جب سرد پانی اوسنی اپنی اوپر ڈالا
تو کانپنی لگا اور گرم پانی سے آرام پایا چودہوین کو چہ کوس کوچ کرکے مقام سیلگڈہ مین منزل
ہوئی پندرہوین کو دریای مہی سے اوترکر رام گڈہ مین اوترا سولہوین کو کہ مبارک شنبہ تہا مقام
کرکے قریب لشکر کے ایک نہر پر مجلس ساغر مرتب ہوئی وہان سربلند خان کو عنایت علم سی سرفراز کرکے
ہاتی دیا اور خدمت صوبہ دکن پر بہیجا اور منصب اوسکا مع اصل و اضافہ ڈیڑہزاری ذات اور بارہ سو
سوار مقرر فرمایا اور راجہ بہیم نرائن زمیندار گرہہ کا کہ ہزاری منصب اوسکا تہا اپنی جاگیر کو رخصت
ہوا اور راجہ بہرجو زمیندار بگلانہ کو منصب چار ہزاری سے سربلند کرکے اوسکی وطن کو رخصت فرمایا

اور حکم دیا کہ جب وطن پہنچے تو اپنی بڑی بیٹی جانشین کو حضور مین روانہ کرے کہ اوسکی عوض
درگاہ مین حاضر رہے اور حاجی بلوچ کہ قراولونکا سردار ہے اور نسبت بندگی کی قدیمی رکھتا ہے خطاب
بلوچ خانی سے سرفراز کیا جمعہ کو سترہوین[۱۷] تاریخ پانچ کوس چلکر موضع دہاولہ مین اوترا اور شنبہ کو
اٹھارہوین تاریخ کہ عید قربان تھی بعد فراغت قربانی وغیرہ کی سوا تین کوس جاکر موضع ناگور مین
کنارے تالاب کی مقام کیا اونیسوین[۱۹] کو پانچ کوس چلکر کنارے تال سمریہ کی قیام گاہ مقرر ہوئی بیسوین[۲۰]
کو سوا چار کوس جاکر پرگنہ دوحد مین اوترا یہ پرگنہ سرحد مالوے اور گجرات کی ہے جبسے بیچ بدلوسے کوچ
کیا ہے تمام راہ جنگل اور جہاڑی اور سنگستان تہا اکیسوین[۲۱] کو مقام کرکے بائیسوین[۲۲] کو سوا پانچ کوس
راہ قطع کرکے موضع انباؤ مین منزل ہوئی مبارک شنبہ کو تیئیسوین[۲۳] تاریخ مقام کرکے کنارے تالاب کے
مجلس ایاغ مرتب ہوئی جمعہ کو چوبیسوین[۲۴] تاریخ ڈہائی کوس چلکر موضع جالوت مین اوترا اس منزل مین
کرتب کی بازی گرون نے اپنے تماشے دکھلائے ایک نے زنجیر لوہے کی کہ ساڑھے پانچ گز تھی پانی کی مدد سے
پی گیا اور پہر پیٹ سے نکالی پہر چھبیسوین[۲۶] کو پانچ کوس چلکر موضع نیمدہ مین اوترا اور ستائیسوین[۲۷] کو
بھی پانچ کوس جاکر کنارے ایک تالاب کی مقام کیا دوسرے دن چار کوس کوچ کرکے کنارے تال کے مقیم
ہوا اوس تال مین نیلوفر جسکو کمودنی کہتے ہین سرخ رنگ کی بکثرت کہلی ہوئی تہی سفید اور سبز پہلے دیکہے
تہے مگر سرخ نیلوفر یہان ملاحظت خوش اور نادر تہی کنول کا پہول کمودنی سے بڑا ہوتا ہے اور کنول
دنکو کہلتا ہے رات کو بند ہو جاتا ہے اور نیلوفر رات کو کہلتا ہے دنکو بند ہوتا ہے اور بہنورا ان دونون
پہولون پر شیرہ کہانیکو بہت بیٹہتا ہے اور اکثر بسبب اوسکی بند ہوجانے کی رات کو اوسمین رہ جاتا ہے
جو بہور سیاہ ہمیشہ ان پہولون کی ساتہہ رہتا ہے اسواسطے ہندی شاعر بہونری کو کنول پر عاشق

باندہتی ہین اور بلبل کو گلاب پر اور طرح طرح کی عمدہ مضامین اسمین کہتی ہین تان سین کلاونت
کہ میری والد کے خدمت مین اپنی وقت کا بی مثل تہا اور گل گائی والونکا اوستاد ہی اوسنی ایک نقشی مین
معشوق کے مونہہ کو آفتاب اور آنکہہ کہولنی کو کنول کا کہلنا اور آنکہونکی تپلیونکو بہنوری کا نکلنا تشبیہ
دیا ہی اور ایک دوہری مین معشوق کے کنا ہی آنکہوسنی دیکہنی کو تشبیہ ساتہہ کہلنی کنول اور نکلنی بہنورے
کے دی ہی اور اس منزل مین انجیر احمدآباد کی آئی اگرچہ برہانپور کے بہی عمدہ ہوتی ہین لیکن شیرین اور کم
دانہ ہین مینی وہان دو مقام کیی اور سرفراز خان نی احمدآباد سی وہین آکر ملاقات حاصل کے اوسکی
پیشکش مین سے ایک تسبیح موتیون کی گیارہ ہزار روپیہ کی اور دو ہاتی دو گہوڑی اور سات بہلیین
مع بیلون کے اور چند تہان گجراتی کپڑی مقبول ہوی باقی سامان مینی اوسیکو بخشا سرفراز خان
نواسہ مصاحب بیگ کا ہی کہ میری دادا حضرت ہمایون شاہ کی امیرون مین سی تہا اور میرے والد
اوسکو اوسکی دادا کی نام پر مصاحب بیگ کہا کرتے تہی مینی اول جلوس اپنی مین اوسکا منصب بڑہا کر
صوبۂ گجرات مین مقرر کیا چونکہ خانہ زاد موروثی اس درگاہ کا تہا گجرات مین اچہی کام کیی مینی اوسکو
سزاوار تربیت جانکر خطاب سرفراز خانی سی سربلند کیا اور منصب دوہزاری ذات اور ہزار سوار کا مقرر کیا
جمعہ کو غرۂ ماہ دی کی چار کوس کا کوچ کرکے کنارے تال جہود پر اوترا یہان راجہ مان افسر خدمتیے
پیادونکا روہو مچہلی لایا چونکہ گیارہ ماہ سی نہ ملی تہی اور مجکو اوسکی طرف شوق بہت ہی کمال مین خوش ہوا
اور راجہ مان کو گہوڑا عنایت کیا اگرچہ پرگنہ دوحد داخل گجرات مین ہے لیکن اس منزل سی بہت
اختلاف ملک کا معلوم ہوتا ہی کہ جنگل اور زمین اور لباس اور زبان لوگون کی سب نئی
اور غیر ہے اس صحرا مین درخت آنبہ اور املی اور کہرنی کی بہت ہین ہر کہیت مین باڑ تہوہر کی ہی

اور تمام ملک یہ رعیت کا ہی تہوڑی جماعت سی گرد بہت اوٹہتی ہی ہمنی کہا کہ اس ملک کو عوض احمدآباد
کے گرد آباد کرنا چاہیی دوسری تاریخ چار کوس جاکر کنارے دریای مہی کی اوترا اور تیسری کو پہر
چار کوس جاکر موضع بردلہ مین نزول سعادت ہوا وہان اکثر منصبدارون نی کہ صوبہ گجرات مین مقرر
تھی آکر آستانہ بوسی حاصل کیے چوتہی کو پانچ کوس چلکر جیر سیما مین اوترا پانچوین کو ساڑہی چار کوس
مسافت طی کرکے پرگنہ موندہ اعلام اقبال سے مشرف ہوا اس دن تین نیل گاو مارے بڑا اونمین تیرہ
من دس سیر کا تہا چہٹی کو چہہ کوس چلکر پرگنہ نیلاو مین منزل ہوئی اور تہہلین سے مین شکار کرتا ہوا گیا
ساتوین کو ساڑہی چہہ کوس چلکر پرگنہ نیلاب مین فروکش ہوا گجرات مین اس سی بڑا کوئی پرگنہ
نہین سات لاکہ روپیہ اسکا حاصل ہے چونکہ یہان کی لوگونکی سواری کا مدار گاڑی پر ہے مجکو بہی
دیکہکر شوق گاڑی پر سواری کا ہوا دو کوس گاڑی پر بیٹہکر گیا لیکن گرد و غبار سی بہت تکلیف
ہوئی پہر آخر منزل تک خاص گہوڑے پر گیا راہ مین مقرب خان نی احمدآباد سی آکر سعادت ملازمت
حاصل کیے اور ایک موتی قیمتی تیس ہزار روپیہ کا کہ خریدا تہا پیشکش کیا جمعہ کو آٹہوین تاریخ
ساڑہی چہہ کوس جاکر کنارے سمندر کی نزول اقبال فرمایا کہنبایت قدیمی بندر ہی برہمنونکی
قول سی کئی ہزار برس اسکی تعمیر کو ہوی پہلے اسکا نام ترنباوتی تہا اور راجہ ترنبک کنوار وہانکا حاکم تہا
اگر موافق برہمنون کے اوس راجہ کا حال مفصل لکہا جاوے تو کتاب دراز ہو جاوی غرض جبکہ نوبت
ریاست راجہ ابہی کمار کو کہ اوسکا نواسہ تہا پہنچی تو تقدیر سی اس شہر مین ایک بلا نازل ہوئی کہ اسقدر
خاک برسی کہ تمام مکانات اور شہر چہپ گیا اور بہت جاندار ہلاک ہوی کہتی ہین کہ ایک بت نی
جسکو راجہ پوجتا تہا کئی دن پہلی راجہ سی یہ واقعہ کہدیا تہا راجہ مع اہل و عیال اور اوس بت کی

جہاز پر سوار ہوکر وہان سے دور چلا گیا مگر تقدیر سے وہ جہاز بہی طوفان مین اگر ڈوب گیا لیکن راجہ
کے جو حیات باقی رہتی تہی جہاز کی ستون پر بہتا ہوا کنارے آلگا اور یہین سے شہر آباد کیا اور اوسی ستون
کو بیچ مین واسطی علامت کی کہڑا کیا جو ہندی مین ستون کو استہنب اور کہنب کہتی ہین اس سببسے
اس شہر کو استنب نگری اور کہنبا وتی کہتی ہین اور کبہی راجہ کی نام پر تربنا وتی کہتی ہین رفتہ رفتہ کثرت
استعمال سے کہنبایت ہوگیا اس شہر کے قریب ایک بڑی کہاری سمندر کے ہے طول اوسکا چالیس کوس اور
عرض سات کوس جہاز اوس کہاری مین نہین آتا بندر گوگہ مین کہ توابع کہنبایت سے ہے دریا کی کنارے
پر لنگر کر دیتی ہین اور وہان سے اسباب غرابون مین بہر کر کہنبایت مین لاتی ہین اور اسیطرح لی جاتی ہین
میری پہنچنے سے پہلی چند روز وہان کئی جہاز فرنگ کی آئی تہی اور خرید و فروخت کرکے جانا چاہتی تہی
چلکو غراب آراستہ کرکے تماشا دکہلایا اور اجازت لیکر راہی مقصود ہوگیا ہوبن کو مین خود غراب
پر بیٹہکر ایک کوس کے قدر پانی مین پہرا آیا ہوین کو شکار مین چیتی سے دو ہرن مارے پہر سیر تال
تارنگ سر کو سوار ہوا اور شہر مین سے نثار کرتا ہوا گیا میری حضرت والد مرحوم کی وقت مین کلیان رای
نی کہ حاکم اس بندر کا تہا بحکم بادشاہی ایک قلعہ پختہ چونی اینٹ کا گرد شہر کے بنایا ہی بہت سوداگر اطراف
سے آکر اس شہر مین بسی ہین اور عمدہ اور خوش وضع مکانات تعمیر کیے ہین اور خوشی اور خورمی سے
اوقات زندگانی وہان بسر کرتی ہین بازار اس شہر کا اگرچہ مختصر ہے لیکن بہت پاکیزہ اور پر جمعیت ہے
عمارات اسمین گنجان اور بکثرت ہین گجرات بادشاہون کے وقت مین درمیان اس شہر کے سائر مین
حاصل سامان کا بہت لیا کرتی تہی اب مینی حکم دیا ہی کہ چالیس مین ایک لیا کرین اور زیادہ سے
دست بردار ہون کہ تجار اور خلق کو رنج نہ پہنچی اور ترقی کاروبار حاصل ہو بخلاف اور بندرونکی

زربان حاصل وہان مین ایک لیتی ہین اور سوداگرون کو بہت تکلیف دیتی تہی اور جدہ مین بہی کہ
قریب اسکی ہی بجای ایک کی چار لیتی ہین بلکہ زیادہ اسلیسی قیاس کیا جاوی کہ حاصل بندر گجرات کا اگلی
حکام کے وقت مین کسقدر زیادہ تہا شکر اللہ تعالی کا کہ مجکو توفیق معافی محصولات کل ممالک محروسہ کے بحید
ونہایت ہی عنایت فرمائی اور نام محصولونکا میری تمام ملک سی جاتا رہا اور انہین دنون مینی حکم کیا کہ تنکہ
طلا اور نقری کا وزن مہر اور روپیہ معمولی سی نصفی بناوین اور تنکہ طلا پر ایک طرف یہ لکہین جہانگیر شاہی سنہ
۱۰۲۷ اور دوسری طرف یہہ ہوا ضرب کہنبایت سنہ ۱۲ جلوس اور سکہ تنکہ نقرہ کا یون ہو کہ ایکطرف درمیان مین
لفظ جہانگیر شاہی سنہ ۱۰۲۷ کا ہوا اور گرد اوسکی یہہ مصرع بزراین سکہ زد شاہ جہانگیر ظفر پرتو اور دوسری طرف
درمیان مین یہہ ہو ضرب کہنبایت سنہ ۱۲ جلوس اور اوسکی گرد یہہ دوسرا مصرع بس از فتح دکن آمد چو در گجرات
از ماندو کسی عہد مین تنکی سوا میری ہی زمانی کی مسکوک نہین ہوی اور تنگی سونا چاندی کی میری نکالی
ہوی ہین اور اسکا نام تنکہ جہانگیری رکہا میعنی اور مبارک شنبہ مین چو دہوین تاریخ پیشکش امانت خان
متصدی بندر کہنبایت کی محل مین ملاحظہ سی گذری منصب اوسکا مع اصل و اضافہ ڈیڑہ ہزاری ذات
اور چار سو سوار کا مقرر ہوا اور نور الدین قلی منصب مین ہزاری ذات اور چہہ سو سوار سی مع اصل
و اضافہ کے سرفراز ہوا جمعہ کو نوربخت ہاتی پر بیٹہکر اوپر گہوڑی کی دوڑایا بہت خوب دوڑا اور زکتی
وقت بہی اچہا رہا یہہ تیسری مرتبہ ہی کہ مین خود سوار ہوا ہون بہرامداس لیسر جلسنگہ کا منصب
ڈیڑہ ہزاری ذات اور سات سو سوار سی مع اصل و اضافہ سرفراز ہوا اور دلاب خان اور امانت خان اور
سید بایزید بارہہ کو ہاتی عنایت کری ان چند روزون کہ کنارہ سمندر کے مقام لشکر کا تہا سوداگر
اور اہل حرفہ اور ارباب استحقاق اور کل رہنی والون کو بندر کہنبایت کی مینی ملاحظہ کیا اور

موافق حال ہر کسی کے خلعت اور اسپ اور خرچ اور جاگیر عنایت کی اور اسی تاریخ سید محمد سجادہ نشین شاہ عالم کا اور بیٹی شیخ محمد غوث کی اور شیخ حیدر نواسہ میان وجیہ الدین کا اور دوسری مشائخ جتنی والی احمد آباد کی واسطی استقبال کے آکر مجہسی ملی اور جو مطلوب دیکہنا سمندر اور اوسکی اوبار چڑہاو کا تہا اسواسطی اس عزم مقام کر کی سہ شنبہ کو انیسوین [۱۹] تاریخ نشان اقبال احمد آباد کیطرف بلند کیی عمدہ مچہلی یہان کے عربیت نام مکر جالا اسے پکڑ کر میری واسطی لائی ہتنک اور قسم کی مچہلیون سے یہان کے بہتر ہے مگر وہو کیے لذت کو نہین پاتی اور غذا خاص گجراتیون کی باجری کی کہچڑی ہی اوسکو لذیذہ کوتی ہین باجرہ سوا ہندوستان کی اور کہین نہین ہوتا اور بہ نسبت تمام ہندوستان کی گجرات مین بہت ہی اور سب ناج مین سستا ہی مینی آگی کبہی نہین کہایا تہا جب پکوا کر کہایا تو خالی لذت سی نہ تہا مجہی پسند آئی اور حکم کیا کہ عمل پرہیز کی دنون مین جب ترک حیوانات کیا کرون تو اسکی کہچڑی اکثر خاصہ پر حاضر کیا کرو بہر سہ شنبہ کو ساڑہی چہہ کوس کوچ کیا اور موضع گوسالہ مین منزل ہوئی اور بیسوین [۲۰] تاریخ پرگنہ باردہ ہی نکلکر کنارے ایک نہر کے اوترا یہہ منزل چہہ کوس کے تہی اکیسوین کو مقام کر کے مجلس شراب آراستہ کی اور اس نہر مین بہت مچہلیان شکار کین اور اہل مجلس کو بانٹین جمعہ کو بائیسوین [۲۲] تاریخ چار کوس چلکر موضع پاریجہ مین مقام فرمایا اس راہ مین دیوارین بنی ہوئی دیکہائی دین گز اونچی گز کے بلند دیکہین بعد تحقیق معلوم ہوا کہ لوگون نی بقصد ثواب بنوا دین ہین کہ بوجہہ اوٹہانی والی جب راہ مین تہک جایا کرین تو اسپر رکہکر دم لیا کرین اور پہر بی مشقت اوٹہا دین یہہ عمل خیر نکالا ہوا خاص گجراتیونکا ہی مجکو بہت پسند آیا اسواسطی حکم دیا کہ تمام بڑی شہرون مین سرکار کیطرف سی راہ پر ایسی دیوارین بنائی جاوین پہر تیئیسوین [۲۳] کو پونی پانچ کوس چلکر کنارے تال کاکریہ کی مقام

لشکر ظفر پیکر کا ہوا اس تالاب کو قطب الدین محمد نواسہ سلطان احمد نے کہ جسنی شہر احمد آباد بسایا تہا
تعمیر کیا ہی چاروں طرف اوسمین پختہ سیڑہیں رکہی ہین اور درمیان تالاب کے چہوٹا باغ اور ایک مکان
بنایا ہی اور کنارہ سی اوس مکان تک تالاب مین پل باندہا ہی کہ بسبب بہت دنون کی اکثر جگہہ سی ٹوٹ
گیا ہی اور مقام نشست کا ہی درست نہین یہان روز دون کہ نشان اقبال احمد آباد کیطرف متوجہ ہوی
صفی خان بخشی گجرات نی سرکار کیطرف سی اوسکی مرمت کی اور باغ صاف کرکے اور نیا ایک مکان کنارہ تالاب
اور باغ کی بنایا وہ مکان بہت خوب تیار ہوا اور مجکو بہت خوشی ہوئی اور اوس پل کیطرف نظام الدین احمد نے
کہ میری باپ کی عہد مین گجرات کا بخشی تہا ایک باغ کنارہ تال کے بنا ہی اوسوقت مینی سنا کہ عبد اللہ خان نے
بسبب عداوت کی کہ عابد پسر نظام الدین احمد سی اوسکو تہی درخت اوس باغ کی کٹوا ڈالی ہین اور یہہ بہی
سنا گیا کہ عبد اللہ خان نے اپنی وقت حکومت مین درمیان مجلس شراب کی ایک مسخرہ کو کہ لوگونکو ہنسایا کرتا تہا
بمجرد اس بات کی کہ اوسی بیہوشی مین موںہ سی نادانستہ کوئی حرف نامناسب نکلا سنکر خفا ہوا اور اپنی غلام سے
اوسکی گردن اڑوا دی مینی بمقتضای عدالت یہ سنکر کمال غصہ کیا اور حکم دیا کہ دیوانی والی ہزار سوار
دو اسپہ اور سہ اسپہ کو ہمراہیان عبد اللہ کی سی موافق ایک اسپہ کی مقرر کرکے باقی روپیہ کہ سترہ لاکھ
دام ہوی اوسکی جاگیر سے تحصیل کرلین جو اس منزل مین بر سر راہ مقبرہ شاہ عالم کا واقع ہی مین فاتحہ پڑہکر
وہان سی آگی بڑہا قریب لاکہہ روپیہ کی خرچ تعمیر اس مقبرہ کا ہوا ہوگا یہ شاہ عالم فرزند قطب عالم کی ہین
اور سلسلہ انکا حضرت مخدوم جہانیان کیطرف تمام ہوتا ہے یہان کی سب خاص و عام حضرت شاہ عالم کے
معتقد ہین اور کہتی ہین کہ شاہ عالم مردی زندہ کیا کرتی تہی جب کئی مردونکو جلایا اور اونکی والد نے
سنا تو اونکو اس حرکت سی بہت منع کیا کہ اللہ تعالی جل شانہ کی کارخانہ مین یہ گستاخی بہت کیا کر

[illegible] سلسلہ مخدوم جہانیان

کہ خلاف شرط بندگی کی ہی اتفاقاً ان شاہ عالم کا ایک خادم تہا اوسکی فرزند نہین ہوتا تہا اللہ تعالی نی انکی
دعا سی اوسکو لڑکا دیا وہ ستائیس برسکا ہوکر مرگیا وہ خادم روتا ہوا زار زار انکی پاس آیا اور عرض کی کہ
حضرت میری ایک بیٹا تہا کہ مرگیا جو آپکی دعا سی اللہ تعالی جلت قدرتہ نی دیا تہا اب امیدوار ہون کہ پہر آپکی دعا
سے وہ زندہ ہوجاوی شاہ عالم ایک لحظہ متفکر ہوکر اپنی حجرہ مین گئی اور خادم بیقرار ہوکر آپکی چہوٹی فرزند
کے پاس کہ اونکو بہت چاہتی تہی آیا اور کہنی لگا کہ بیبیان تم اندر جاکر میری بیٹی کی زندگی کی لیی اپنی والد سے
دعا کراؤ فرزند شاہ عالم نی اندر جاکر باعث کم عمری کی اس باب مین کمال مبالغہ کیا شاہ عالم نی کہا اگر تم اوسکی
جیتی پر راضی ہو تو اپنی جان اوسکی عوض دو شاید میری دعا مقبول ہو لڑکی نی کہا جسمین رضا اللہ تعالی
کے اور آپکی خوشی ہو وہ عین رضامندی میری ہی شاہ عالم نی اپنی بیٹی کی دونو ہاتہہ پکڑکر اوٹہا
لیا اور آسمان کیطرف موںہ کرکے کہا بارالہا عوض اوس بزغالہ کے اس بزغالہ کو لی اوسیوقت فرزند اونکا
راہی فردوس ہوا شاہ عالم نی اوسکو اپنی پلنگ پر لٹاکر اپنی چادر اوڑہا دی اور باہر نکلکر اوس خادم سے
کہا کہ اپنی گہر جا اور اپنی لڑکیکی خبر لے شاید اوسکو سکتہ ہوا ہو اور نہ مرا ہو جب وہ گہر مین آیا تو اپنی لڑکیکو
زندہ پایا غرضکہ ملک گجرات مین اسطرحکی قصی شاہ عالم سی بہت بیان کرتی ہین اور مینی خود سید محمد
صاحب سجادہ نشین اونکی سی کہ بڑی صاحب فضیلت ہین پوچہا کہ یہ قصہ کسطرح ہی اونہون نی کہا
مینی اپنی باپ دادا سی اسیطرح بلا خلاف سنا ہی اور اوسکی شہرت متواتر ہے واللہ اعلم اگرچہ یہ بات
مقتضای عقل سے دور ہے لیکن باعتماد بہت مشہور ہونی کے لکہا رحلت شاہ عالم کے سنہ اٹہہ سو اسی
ہجری مین واقع ہوئی ہی عہد سلطنت سلطان محمود بیگڑہ مین اور مقبرہ آپکا بنوایا ہوا تاج خان
تریانی کا ہی کہ سلطان مظفر ابن محمود کی بڑی سرداروں مین سی تہا بیچ روز دوشنبہ کو ساعت

نیک واسطے داخل ہونی شہر کے مقرر ہوئی تھی اسواسطے یکشنبہ کو جو بیسوئین تاریخ مقام فرمایا یہین خربوزے
کاریز کے کہ ایک قصبہ ہے توابع سے میرے واسطے آئے خراسان مین ویسے خربوزے اور کہین نہین ہوتے
جیسے خربوزے کاریز کے ہین باوجودیکہ مسافت ایکہزار چارسو کوس ہے مدت پانچ مہینے مین آئے تھے
تب بھی بہت تر و تازہ آئے اور اتنے بہت تھے کہ میرے سب لوگونکو کافی ہوے اور انہین دنون کیلے بنگالہ
سے آئے اور باوجودیکہ مسافت ہزار کوس ہے آئے ہین خراب نہوے چونکہ اسکی طرف مجکو کمال رغبت ہے
اسواسطے ڈاک چوکی والے ہاتہون ہاتہ میرے خاصہ پر پہنچاتے رہتے ہین زبان اللہ تعالی کے اداے شکر
سے قاصر ہے مصرعہ شکر نعمتہاے تو چندانکہ نعمتہاے تست ۔ امانت خان نے دو دانت ہاتی کے
نذر کیے ایک اوسمین تین گز آٹھ طسو کا طول ہین اور سولہ طسو کا موٹائی ہین تہا وزن مین تین من
دو سیر کا کہ عراقی ساڑھے چوبیس من ہوتے ہین دوشنبہ کو پچیسوین [25] تاریخ چہہ گہڑی دن چڑہے
نیک ساعت مین طرف شہر کے روانہ ہوا اور صورت کچہہ نام ہاتی پر کہ مجہے پسند تر تہا سوار ہوا باوجودیکہ
مست تہا لیکن بسبب اعتماد کے اوسپر خوف نکیا ایک مخلوق مرد و زن سے گلی کوچے مین بہری تہی بلکہ
دیوارونپر بہی میرا انتظار کرتے تہے شہر احمد آباد کی ایسی جیسے تعریف کی ہے ویسا نہ پایا راستہ بازار کا اگرچہ
بہت چوڑا ہے لیکن دوکانین اوسکی موافق وسیع نہین سا عمارات بازار تمام چوبی ہے کوچہ و بازار پر گرد
و غبار کنارے تال کاکریہ سے قلعہ کے اندر تک جسکو یہ لوگ بدر کہتے ہین نچہاور اور خیرات کرتا ہوا گیا مین
بدر یہان یعنی مبارک کی ہے مکانات سلاطین گجرات کی جو بدر مین واقع ہین اس مدت چہہ سات سال
مین خراب ہوگیے ہین ہمارے طرف کے حاکمون نے اکثر کو درست اور تعمیر کیا ہے جب مین ماندو سے احمد آباد
کو چلا تو مقرب خان نے ایک قدیم مکان کو تعمیر کرکے دیوانخانہ ایک بنایا کہ میرے داخلے ضرور تہا

مشتمل جهروکه اور دربار عام وخاص پر بنایا جو اوس روز مبارک مین وزن فرزند شاهجهان کا تہا اوسکو
برسم قدیم اوسکو سونا چاندی اور باقی اجناس مین تلوایا اور اوسکا ستائیسوان سال بخیر و خوبی شروع ہوا
الله تعالی اوسکو مجہپر مبارک کری اور عمری کامیاب رکہی پہر اوسی دن یعنی ملک گجرات اوس فرزند کی جاگیر
مین دیا قلعه ماندو سی بندر کہنبایت تک جسراه سی که مین آیا ایکسو چوبیس کوس ہے اٹہائیس کوچ تین مقام
ہوی تہی اور شہر کہنبایت مین دس روز مقام کیا وہان سی احمدآباد تک اکیس کوس ہے پانچ کوچ دو مقام کرکے
پہنچا مین غرضکه ماندو سی کہنبایت تک اور وہان سی احمدآباد تک بہ تفصیل سابق ایکسو پینتالیس کوس کی مسافت
ہی ساڑہی دو مہینی مین آیا مین کل تینتیس کوچ اور بیالیس مقام ہوی پہر دیکہنی کو مسجد جامع کی جو چوک
مین ہے وہان جاکر فقرا کو روپیه تقسیم کیا یه خیرات اپنی ہاتہه سے کی یه مسجد بنائی ہوئی سلطان احمد کی ہی جسنی
احمدآباد بسایا ہی تین دراوسکی ہین اوسکی دونو طرف بازار ہی اور در شرقی کی مقابله مین مقبره اوسی
سلطان احمد کا ہی اوس گنبد مین سلطان احمد اور بیٹا اوسکا سلطان محمد اور پوتا اوسکا قطب الدین مدفون
ہین طول صحن مسجد کا سوا عمارت کی ایکسو تین گز ہے اور عرض نناوی گز ہی اور اوسکی چوگرد دالان
بنا ہی ہین ساڑہی چار گز چوڑی ستون سنگ سرخ کی ہین اور فرش چہیلی اینٹ کا دالان مین اوسکی
ایکسو چون ستون ہین اونکی اوپر گنبد بنا ہی ہین اور طول دالان کا ستہتر گز ہے اور عرض سینتیس گز کا
فرش اور محراب و منبر اوسکی سنگ مرمر کے ہی اور دونون طرف اوسکی پیشطاق کی دو مینار تراشیدہ پتہر کے
ہین ہر ایک پر تین تین گنبد مین اونپر عجائب نقش و نگار کری ہین او سیدہی طرف منبر کے جدا ایک شاہ نشین
بنا ہی اوسکی آگی جالی ہی سنگ مرمر کی جب بادشاہ نماز جمعه اور عید کو آتا ہی تو مع چند اپنی مصاحبون کے
اوسمین جاکر نماز پڑہتا ہی اوسکو یہان والی ملوک خانه کہتی ہین اور یه بڑا کام واسطی احتیاط کی کیا ہی

ہجوم عام ہین اور بیشک یہ سبہی عجیب بنی ہی پہر یکشنبہ کو بین ستائیسوین تاریخ خانقاہ ہین شیخ وجیہہ الدین کے
کہ نزدیک دولتخانہ کی تہی گیا اور اونکی مزار کہ اوسکی صحن ہین واقع ہی فاتحہ پڑہی یہ خانقاہ صادق خان کی کہ میرے
والد کے امیرونمین سی تہا بنائی ہی یہ شیخ وجیہہ الدین خلیفہ شیخ محمد غوث کی ہین مگر یہ وہ مرید ہین کہ پیر کو انپر فخر تہا
انکا مرید ہونا دلیل ہے شیخ محمد غوث کی بزرگی پر شیخ وجیہہ الدین کمالات ظاہری اور باطنی سی آراستہ تہی تیس
برس پہلی آج سی اس شہر ہین اونکی وفات ہوئی پہر اونکی بیٹی شیخ عبد اللہ موافق وصیت باپ کی مسند ارشاد
پر بیٹہی بڑی ریاضت کش تہی بعد اونکی انتقال کے اونکی بیٹی شیخ اسد اللہ اونکی جانشین ہوئی اونکا بہی جلد
انتقال ہوا پہر اونکی بہائی شیخ حیدر صاحب سجادہ نشین ہوئی اب بہی زندہ ہین اور اپنی باپ دادا کی
قبر و نیز فقرا کی خدمت مین مشغول ہین صلاحیت اونکی پیشانی سی ظاہر ہی اون دنون کہ عرس شیخ
وجیہہ الدین کا درپیش تہا مینی ڈیڑہ ہزار روپیہ اوسکی خرچ کو شیخ حیدر کے حوالہ کیی اور ڈیڑہ ہزار روپیہ خانقاہ کے
فقیرونکو دیی اپنی ہاتہہ سی اور پانسو روپیہ شیخ وجیہہ الدین کے بہائی کو عنایت کیی اسطرح ہر ایک کو اونکی
قدر بیونین سی لایق ہر ایک کی خرچ اور زمین معافی عنایت کی اور شیخ حیدر سی فرمایا کہ تم جن درویشون
اور فقیرون کو جانتی ہو اونکی واسطی خرچ اور جاگیر کے عرض کرو شنبہ کو اٹہائیسوین تاریخ واسطی سیر
رستم خان باڑی کی گیا ہین ڈیڑہ ہزار روپیہ اوسکی راہ ہین نثار کیی باڑی یہان باغ کو کہتی ہین یہ وہ
باغ ہی کہ میری بہائی شاہ مراد نی اپنی فرزند رستم نام کی نام پر آباد کیا ہی ایک جشن مبارک شنبہ کا
مینی اس باغ مین کیا اور بندگان خاص کو پیالی عنایت کیی شام کو سیر باغچہ حویلی شیخ سکندر کے
کی اوسمین انجیر پختہ بہت عمدہ تہی اپنی ہاتہہ سی اوسمین سی مینی انجیر توڑی اصل شیخ سکندر کے گجرات
سے ہی اور نہایت معقول شخص ہے سلاطین گجرات کی حالات سی خوب واقف ہی آٹہہ نو برس سے

میری نیازمندی مین ہی جو فرزند شاہجہان نے رستم خان کو کہ اوسکی عمدہ مصاحبون مین سی ہی احمد آباد کا
حاکم کیا تو مینی شاہجہان کی التماس سے رستم بلا ہی اس رستم خانکو بلحاظ مشارکت نام کے عنایت کی اور اسیدن
راجہ کلیان زمیندار ولایت ایدر کا آستان بوسی سی مشرف ہوا ایک ہاتی نو گہوڑی پیشکش کری پہر مینی
ہاتی اوسکو بخش دیا یہ گجرات کی معتبر زمینداروںمین سے ہی ملک اوسکا کوہستان رانا سی ملا ہی گجرات کی بادشاہ
ہمیشہ اسکی ملک پر لشکر کشی کرتی رہی ہین اگرچہ بعضون نی کچہہ اطاعت بہی کی ہی اور پیشکش کری لیکن کسیکے
سلام کو نہین آئی جب میری والد نی گجرات فتح کی تو لشکر ظفر پیکر اسپر روانہ کیا جب اینی بچاو سوا فرمانبرداری کے
نہ دیکہا تو بندگی اختیار کے اور حاضر درگاہ ہوا اوس وقت سی سلک بندگان مین منسلک ہی جو احمد آباد مین
حاکم آتا ہی تو یہ راجہ مع لشکر کاروبار کے وقت اوسکی پاس حاضر ہوتا ہی اور روز شنبہ غرہ ماہ بہمن کو چند بہیل
کہ عمدہ زمیندار و نمین سی اس ملک کی ہی دولت آستانہ بوسی سی مشرف ہوا انکو اسپ نذر کیے دوسری
دن راجہ کلیان زمیندار ایدر اور سید مصطفی اور میر فاضل کو ہاتی عنایت ہوی اور دوشنبہ کو واسطی
شکار باز و جرہ کی سوار ہوا روپیہ راہ مین خیرات کرتی اس روز ناشتا تیمین بدخشانسی میری واسطے
آئین چہٹی تاریخ مبارک شنبہ کو واسطی سیر فتح باغ کے کہ موضع سرخیز مین ہی گیا مین اور راہ مین
روپیہ نثار کیے غرض شیخ احمد کہٹو کی چونکہ راہ مین واقع تہی پہلی وہان جا کر فاتحہ پڑہی کہٹو ناگور کا
ایک قصبہ ہے یہہ بزرگ وہان پیدا ہوی تہی اور عہد سلطان احمد مین جسنی احمد آباد بسایا ہی یہین آئی یہ بادشاہ
انکا کمال معتقد تہا یہانکی لوگون کو بہی انسی بہت عقیدت ہی اور بڑا ولی جانتی ہین ہر شب جمعہ سب
خورد و بزرگ انکی مزار پر جمع ہوتی ہین سلطان محمد پسر سلطان احمد نی انکی مزار پر بڑی عمارت بنوائی
ہے اوس مقبرہ مین مسجد اور خانقاہ بہی ہے اور جنوبی طرف اوسکی بڑا تالاب بنوایا ہی لیکن تمامی

اس عمارت کی عہد سلطان قطب الدین ولد سلطان محمد مین ہوئی اور مقبرہ چند سلاطین گجرات
اوس تالاب پر واقع ہی اوسمین سلطان محمود بیگرہ او سلطان مظفر بیٹا اوسکا اور سلطان محمود شہید
نبیرہ سلطان مظفر کا کہ آخری بادشاہ گجرات کا تہا مدفون ہین بیگرہ گجراتی زبانمین بڑی بڑی ٹیڑی
مونچہونکو کہتی ہین اس شاہ محمود کی بڑی اور ٹیڑی مونچہین تہین اسو اسطی اسکو بیگرہ کہتی تہی اور انکی
مقبرہ کی قریب گنبد سردار خان کی ہین لیکن مقبرہ شیخ بہت بلند اور نفیس ہے قیاس سے صرف اوسکا پانچ لاکہہ
روپیہ معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم بالصواب بعد فراغت زیارت کی فتح باغ مین گیا مین اس میدان مین
خانخانان آتالیق نی مظفر خان نبو کو لڑکر شکست دی تہی اسواسطی اسکا نام فتح باغ رکہا گجراتی اسکو
فتح باڑی کہتی ہین تفصیل اسکی یون ہے کہ جب ببرکت میری والد کی ملک گجرات فتح ہوا اور نتو قید مین آیا
تو اعتماد خان نی عرض کیا کہ یہ لڑکا ایک بہلبان کا ہی چونکہ سلطان محمود سی کوئی بیٹا نرہا تہا
اور سلاطین گجرات کی بہی اولاد سی کوئی نہ تہا اسواسطی ہمنی صلاح وقت دیکہکر اوسکو سلطان محمود
کا بیٹا مشہور کیا اور اسکا خطاب سلطان مظفر مشہور ہوکر کے ہمنی اپنا بادشاہ اسکو بنایا سب لوگ اس بات
پر راضی ہوئی چونکہ میری والد اعتماد خان کی قول کو معتبر جانتی تہی اسواسطی اوس شخص کا
کچہہ وجود معتبر نہ جانا مدتون وہ خدمتگارون مین خدمت کرتا رہا اوسکی احوال پر کچہہ توجہ نفرمائی
غرض وہ فتحپور سے بہاگ کر پہر گجرات مین آیا اور زمیندارون کی گہر ایک مدت تک چہپا رہا یہانتک
کہ میری والد نی شہاب الدین احمد خان کو حکومت گجرات سی معزول کر کے اعتماد خانکو اوسکی جگہہ حاکم
گجرات کیا اکثر نوکر شہاب الدین خان کی کہ گجرات اونکو پسند تہی اوس سے جدا ہو کر بامید نوکری کی اعتماد
خان کی پاس احمد آباد مین رہی جب اعتماد خان شہر مین آیا تو سبہون نی اوسکی طرف رجوع کیا

اوسنی انکی طرف کچھ توجہ نکی وہ پہر شہاب الدینخان کے پاس بہی نہ جا سکی اور نہ وہان رہ سکی اوسپر طرفین حیران
ہوکر صلاح یہ دیکھی کہ نبو کی پاس جاکر دست آویز فساد اوسکو گردانین غرض کہ اس ارادہ سے ساتھ سو سوار
اوسکی پاس گئی اور نبو کو مع لونیا کاتھی کی کہ اوسکو پناہ دیے تہی فساد پر اوبھارا اور احمد آباد کو لوٹی اور
شہر کے پاس آئی تک اوسکی جماعت بڑہ گئی جب اعتماد خان نے یہ سانحہ سنا شیر خان نام اپنی بیٹی کو شہر مین چھوڑ کر
خود بہی شہاب خان کی کہ متوجہ درگاہ کا ہوا تہا دوڑا آیا اوسکو لاکر اوسکی مدد سے علاج اس فساد کا کری اور
ہر چند شہابخان کی ہمراہی بہی عمدہ لوگ جدا ہو گئی تہی لیکن رہی ہوؤن کی جالسی بہی نشان بی وفائی ظاہر
تہی مگر چار و ناچار اعتماد خان کی ساتہہ راہ مین سے لوٹا اتفاقاً پہلی انکی پہنچنے سے نبو قلعہ احمد آباد مین
داخل ہوگیا تہا بندگان بادشاہی میدان مین لڑائی کو مستعد ہوئی اور نمک حرام بہی قلعہ سے نکلکر مقابلہ
مین آئی جب فوج نبو کی نمودار ہوئی تو ایکبارگی شہاب خان کی سب ہمراہی نکلکر غنیم سے جاملی اور
شہاب خان نے شکست کہا کر طرف پٹن کی کہ بادشاہی عملداری مین تہا لوٹ گیا سب مال و اسباب اوسکا
مع لشکر کشی کے
لٹ گیا پہر نبو نے اون مفسدون کو منصب اور خطاب دیکر قطب الدین محمد خان پر کہ بڑودہ مین تہا لشکر کشی کی
اسکی بہی نوکرون نے مانند نوکرون شہاب خان کی بیوفائی ظاہر کی اور جدا ہوکر نبو سے جاملی شرح
اس کی اکبرنامہ مین ہی پہر قطب الدین محمد خان کو قول و قرار دیکر شہید کر ڈالا اور اوسکا سب مال منال
کہ برابر خزانہ ایک بادشاہ کی تہا لٹ گیا تہوڑی دنون مین پینتالیس[۴۵] ہزار سوار نبو کی پاس جمع ہو گئے
جب یہہ حال میری والد مرحوم نے سنا تو میرزا خان خلف بیرم خان کو ہمراہ ایک لشکر بہادران رزم
جو کے نبو پر مقرر کیا کہ جاکر اوسکی گوشمالی کرین جب میرزا خان حولی شہر مین پہنچا تو صفوف جنگ آراستہ
کین اوسوقت ہمراہ اوسکی آٹھہ نو ہزار سوار تہے لیکن نبو تیس ہزار سے مقابلہ مین آیا بعد واقع ہونے

جنگ عظیم کے فوج بادشاہی مظفر و منصور ہوئی اور وہ شکست کہا کر بحال خراب بہاگ گیا میری والد نے
اسکی جلدو میں اوسکا منصب پنجہزاری ذات کا اور خطاب خانخانان کا عنایت کیا اور حکومت گجرات کی میرزا
خان کو دی وہ باغ جو خانخانان نے اوس میدان میں بنایا ہے کنارے دریا کے تھی کہے ہی اور عمارت عالی
مع برآمدہ طرف دریا کی اوسمین بنائی ہے گرد اوسکی دیوار پختہ ہی ایک سو بیس جریب کا وہ باغ ہے قریب دو لاکھہ
روپیہ کی اوسمین صرف ہوی ہیں مجکو بہت پسند آیا تمام گجرات میں ایسا باغ نہو گا میں نے اوسمین جشن مبارک
شنبہ کا کرکے درباریونکو پیالی عنایت کیے اور رات کو وہان رہکر آخر روز جمعہ کو شہر میں آیا اور ردیپہ
راہ میں اوٹہای پیرا اوسکی باغبان نے عرض کیے کہ کہی درخت چنپہ کے کہ سامنے اوس برآمدہ کی تھی ایک نوکر نے
مقرب خان کی کاٹ ڈالی ہیں میں یہ سنکر کمال غصہ ہوا اور خود اوسکی تحقیق کو گیا بعد ثبوت اس
جرم کی میں نے اوسکی دو نو انگوٹھی کٹوا ڈالی تا اور نوکرونکو عبرت ہو یقین ہے کہ مقرب خانکو اسکی خبر نہوئی ہوگی ورنہ
اوسیوقت سزا دیتا سہ شنبہ کو تیرہویں تاریخ کو کوتوال شہر ایک چور پکڑ لایا کہ پہلی اوسکو کئی بار دزدی میں
پکڑ کر اوسکی اعضا کاٹی تھی چنانچہ سیدہا ہاتھ اور اولٹی ہاتھ کا انگوٹھا تھا اور اولٹا کان اور ناک اور دونو
پٹھے پانونکی کٹی ہوئی تھی لیکن وہ اس حال پر بہی اپنی اس حرکت بد سے باز نہیں آتا تھا کل یہ چوری کو
گہانس والی کے گہر میں گیا اوسنی مطلع ہو کر اسکو پکڑ لیا اسنی کئی چہری مین گہانس والی کی مارین اور اوسکو
ہلاک کیا اس شور میں اوسکی قریبون نے اسکو گرفتار کر لیا میں نے وہ چور مقتول کے وارثونکو دیدیا کہ اپنا قصاص
اوس سے لین بارہویں کو تین ہزار روپیہ عظمت خان اور معتقد خان کو حوالہ کیے کہ کل شیخ احمد کہٹو کی قبر پر
جا کر فقرا کو بانٹ دیں تیرہویں کو میں فرزند خرم کی مکان میں گیا اور جشن مبارک شنبہ وہان کیا اور دولت
کو بنیالی دیلی اوسنے مٹہی بہانتی خاصہ تیز دوڑنی والا کہ اوسکو میری والد بہت دوست رکہتے تھے اسبب

شاہجہان کی کمر مین بھی کبھی بار رہا تہا مع سامان طلائی یعنی زنجیر وغیرہ ساتھ ایک اور یادگار کے اونکو
عنایت کیا اور ایک لاکھہ روپیہ نقد عادلخان کے وکیلونکو عنایت فرمایا پھر اونہین دنون مین سنا کہ خان عالم
پسر معظم خان نے جو صوبہ دار اوڈیسہ کا ہی ملک خوردہ کو اوسنی فتح کیا اور وہانکا راجہ بہاگ کر راجہ مہندرہ
کے پاس گیا چونکہ وہ میری بندگان مخلص سے تہا اسواسطے اوسکی ترقی ضرور ہوئی منصب اوسکا مع اصل و
اضافہ سہ ہزاری ذات اور دو ہزار سوار کا کر کے حکم دیا کہ نقارہ اور اسپ اور خلعت بھی اوسکو دیا جاوی درمیان
سرحد اوڈیسہ اور گولکنڈہ کی دو راجہ واسطی تہی ایک خوردہ کا دوسرا مہندرہ کا ملک خوردہ کا عملداری
شاہی مین عنایت خداوند کریم سے آگیا اور ملک مہندرہ باقی رہا امید بعنایت الٰہی یہی ہے کہ قدم ہمت آگی بڑہی
اور عرضداشت قطب الملک کی فرزند شاہجہانکو آئی کہ میرا ملک جو بادشاہی سرحد سے ملا ہوا ہے اور مین ہوا
خواہ مخلص ہون امید ہی کہ مکرم خانکو فرمان ہو جاوی کہ میری ملک سے دست تصرف کوتاہ رکھی یہ مکرم خان کے
شجاعت کی بڑی دلیل ہے کہ قطب الملک سا شخص اوسکی طرف سے تردد ہی اور اسی تاریخ اکرام خان پسر اسلام خانکو
فوجدار فتح پور وغیرہ کا کر کے خلعت اور ہاتی اوسکو مرحمت کیا اور جند سیلین بلوچ کو خلعت اور اسپ اور ہاتی سے
ممتاز کیا اور راجہ جین با افتقال کو فیل عنایت ہوا اور اوسیوقت مظفر پسر میرزا باقی ترخانکو سعادت آستانہ
بوسی حاصل ہوئی اوسکی باد خبر یہ ہے زمیندار کچہ کی تہی جب میرزا باقی نے دولت کی تور یاست ٹہٹہ کی سرحد
جانی کو پہنچی تو اوسنی میرزا جانی کے وہم سے اس زمیندار مذکور کے یہان پناہ لی اور ظفر لیت بہی ایکا عمر
گذران کیے ان دنون کہ لشکر مظفر اور نشان اقبال احمد آباد مین سایہ افگن ہوی تو اوسنی آکر ملازمت
کی اگرچہ جنگلی لوگون مین بڑا ہی اور رسم و عادت دربار سے بے خبر ہے لیکن چونکہ اوسکا سلسلہ کہ نسبت خدمتگاری یا اور
حقوق بندگی زمان حضرت صاحبقرانی سے ہمارے خاندان کے ساتھ محقق ہین تو رعایت اوسکی احوال کے

لائق جانکر اسوقت دس ہزار روپیہ خرچ اور خلعت اوسکو عنایت کیا اور منصب لائق اوسکی دیا جاویگا شاید
سپاہگری مین خوب مشہور ہو بائیسوین کو مبارک شنبہ کے دن فتح باغ مین جاکر سیر گلاب کی یہان ایک تختہ
بہت عمدہ تہا یہان گلاب کمتر ہے اسقدر بہی غنیمت تہا سیر لالہ بہی اوسمین خوب تہی چند انجیر تختہ مینے اپنے ہاتہ
سے توڑی بڑا اوسمین ساڑہی سات تولہ کا تہا اور اوسیدن ڈیڑہ ہزار خربوزی کاریز کے بہیجی ہوی خان
اعظم کے پہنچی مینے ہزار اوسمین سی درباریونکو دی اور پانسو بیگمات کو چار دن اوس باغمین بخوشی رہکر شہر
مین آیا اور چند خربوزی وہانکی مشائخ کو دی وہ کہاکر حیران ہوی اسواسطی کہ گجرات مین خربوزہ اچہا
نہین ہوتا ستائیسوین کو باغ نگینہ مین کہ دولتخانہ کی اندر ہے ایک شامیانہ گجرات سی اوسکو بنایا تہا مجلس
آراستہ کرکے پیالی درباریونکو دی ایک تختہ انگور کا اس باغ مین خوب پکا ہوا تہا مینے حکم کیا کہ جن درباریون
نے پیالی پی ہین وہ انگور ونکو اپنی ہاتونسی توڑین اور روز دوشنبہ غرہ اسفندارمذ کو احمد آباد سے
کوچ کرکے نشان اقبال مالوہ کی طرف بلند ہوی اور کنارہی تال کانکریہ تک کہ دولتخانہ وہان آراستہ تہا نشان
کرتا ہوا گیا مین تین دن وہین مقام کیا مبارک شنبہ کو چوتہی تاریخ پیشکش مقرب خان کی ملاحظہ ہوئی
کوئی چیز اوسمین پسند اور مرغوب نہ تہی اوسنی شرمندہ ہوکر وہ پیشکش اپنی فرزندون کی معرفت
محل مین گذرانی کہ مجکو وہان پسند آوی اوسوقت جواہرات اور جڑاؤ ہتیارون سی اور باقی سامان
قریب لاکہہ روپیہ کی مینے قبول کرکے باقی اوسیکو سپرد دیا اور کچہی گہوڑونمین سے بہی قریب گہوڑونمین کوئی
عمدہ اور بہتر نہ تہا جمعہ کو پانچوین تاریخ بعد کوچ چہہ کوس کے کنارہی دریای احمد آباد پر مقام ہوا جو فرزند
شاہجہان نے رستم خان کو کہ اوسکی عمدہ نوکرونمین سے تہا حکومت گجرات پر چہوڑا تہا سو حسب استدعا
اوسکی نشان اور نقارہ اور خلعت اور جڑاؤ خنجر اوسکو عنایت فرمایا مینے آجتک ہمارے یہان رسم نہ تہی

کہ شہزادونکی نوکرون کو نشان و نقارہ مرحمت ہو چنانچہ میری والدنی باوجود اس محبت کی کہ
مجہسی تہی میری کسی نوکر کو نشان اور نقارہ اور خطاب تجویز نفرمایا جو مجکو فرزند خرم کیطرف عنایت
نہایت ہی اور وہ فی الحقیقت لائق ہر عنایت کی ہی اور نوعمری مین جس مہم پر متوجہ ہوا اوسکو بہتر
خاطرخواہ پورا کیا اسواسطی مینی اوسکی خوشی پوری کیے اور اسی روز مقرب خان نی رخصت وطن کی پائی
اور جو مزار قطب عالم پدر شاہ عالم بخاری کا کہ موضع بتوہ مین برسر راہ تہا مین خود وہان گیا اور وہانکی
رہنی والونکو پانسو روپیہ دیی چہٹی کو دریا ہی محمود آباد مین کشتی پر بیٹہکر شکار ماہی کرتا ہوا مقبرہ سید
مبارک بخاری پر کہ کنارہ پر واقع تہا گذرا سید مبارک بخاری عمدہ امراء گجرات سی ہی یہ مقبرہ اوسکی
بعد اوسکی فرزند سید میران نی بنایا ہی بہت مضبوط اور عمدہ بلند مکان ہی زیادہ دو لاکہ روپیہ سے
اوسمین صرف ہوی ہین جتنی مقبری سلاطین گجرات کی مینی دیکہی کوئی اسکو نہین پہنچیا باوجودیکہ وہ حاکم
اور یہہ نوکر تہا لیکن ہمت خدا کی طرفسی ہے ہزار آفرین اوس فرزند پر کہ باپ کا ایسا مقبرہ بناوی
کہ دنیا مین ہے اوسکی یادگار رہی ایک شنبہ کو مقام کرکے مچہلی کا شکار کیا چار سو شکار ہوئین ایک اونمین
ماہی پی پولک کہ جسکو سنگ ماہی کہتی ہین نظر آئی شکم اوسکا بڑا اور نکلا ہوا تہا روبرو اپنی اوسکا شکم
چاک کرایا اوسمین ایک تازہ مچہلی نکلی کہ ابہی اوسنی کہائی تہی جب دونو کو تلوایا تو سنگ ماہی ساڑہی
چہہ سیر کی تہی اور وہ کہائی ہوئی دو سیر کے آٹہوین کو سوا چار کوس چلکر موضع مودہ مین اوترا
وہان کے لوگ برسات گجرات کی بہت تعریف کرتی تہی اتفاقاً آٹہ پہر تک باران رہا اور گرد دونکا دریا کے
جو یہ ملک بالکل ریگستان ہے برسات مین کیچڑ نہین ہوتی اور جنگل سبز ہو جاتا ہی غرضکہ نمونہ برسات
کا بہی دیکہا سہ شنبہ کو ساڑہی پانچ کوس چلکر قریب موضع جریسا کی نزول اقبال کا ہوا وہان خبر آئی کہ رانا سنگ

سیلوڑہ داخل جہنم ہوا سیلوڑہ ایک قوم ہی ہنودسی کہ ہمیشہ پاؤن اور سر برہنہ رکہتی ہین بعضی اونمین
بال سر کے اور ڈاڑہی مونچہہ رکہتی ہین اور بعضی نہین اور سیاہ کپڑا نہین پہنتی اونکا یہ دین ہی کہ کسی
جاندار کو تکلیف نہ دینا چاہیی قوم بنیہ اونکو اپنا پیر و مرشد سمجہتی ہین اور اونکو سجدہ اور پرستش کرتی ہین
اور سیلوڑون کے دو فرقی ہین ایک تپا دوسرا کرتہل مانسنگہ مذکور سردار قوم کرتہل کا اور بالچند مرشد تپا کا
یہ دونو میری والد کے خدمت مین رہا کرتے تہی جب اونہون نی رحلت فرمائی اور خسرو بہاگا اور مین اوسکی
پیچہی گیا تو رای سنگہ بریتہ زمیندار بیکانیر نے جو میری والد کے عنایت سی مرتبہ امارت کو پہنچا تو مانسنگہ مذکور
سی پوچہا کہ مدت میری سلطنت اور حکمرانی کی کتنا ہی اوسنی کہ خود کو علم نجوم اور تسخیرات کو اکب مین
استاد جانتا تہا اوسنی کہا کہ نہایت سلطنت جہانگیر کے دو برس تک ہی وہ بیوقوف اوسکی اعتماد پر بیے
رخصت میری اپنی وطن چلا گیا جب مین بعنایت الٰہی بفتح و ظفر مہم خسرو سی لوٹ کر آگرہ کو آیا تو وہ شرمندہ
پہر حاضر درگاہ ہوا غرضکہ مانسنگہ مذکور اوسی تین چار ہفتہ مین بیماری جذام مین مبتلا ہوا اور اعضا اوسکی
گر گئے اور اوس حال مین کہ موت ایسی جلنی سی بہتر تہے بیکانیر مین رہا جب مینی یاد کرکے اوسکو بلوایا تو راہ مین
ہاری خوف کی زہر کہا کر فی النار ہوا چونکہ نیت میری ہمیشہ خیر و عدالت اور پرورش پر لوگون کی ہے
تو یقین جانتا ہون کہ میری برا چاہنی والی کا یہی حال ہو قوم سیلوڑہ اکثر شہرونمین ہندوستان کے
ہین خصوصاً گجرات مین کہ بنیونکا جو وہان لین دین بہت ہی تو یہ لوگ بہی بہت ہین اور سوا انجانو رنکے
رہنی کو اور عبادت کی جدا مکان بنا ہی ہین کہ حقیقت مین اونکو دار الفساد کہنا چاہیی کہ بنیی
اپنی جورو بیٹیون کو سیلوڑونکی پاس بہیجتی ہین اور کچہہ حیا شرم نہین کرتی وہ اونسی طرح طرح کے
فساد اور بیحیائی کرتی تہی اسواسطی مینی سیلوڑونکی نکال دینی کا حکم کیا اور ہر طرف فرمان بہیجی کہ جہان یہ ہون

ہیری ملک سی نکالی جاوین دسوین کو شکار کو گیا اور دو نیل گاؤ نر و مادہ بندوق سی مارے اوسدن
دلاور خان کی بیٹی نی پٹن سی کہ اوسکی باپ کی جاگیر تنخواہ مین تہا آکر ملازمت حاصل کی اور دو کچھی
گہوڑی نذر کی کہ بہت خوبصورت اور خوش رفتار تہی ایسی کبہی سلے تمام گجرات مین نذر نہین گذری گیارہوین
گوکنار ہی تالاب کے بزم پیالی کی آراستہ ہوئی وہان اون نوکرونکو کہ اوس صوبہ کی خدمت پر مقرر تہی
انعام اور خلعت دیکر رخصت کیا اوسدن سی شجاعت خان عرب کو ڈہائی ہزار ذات اور دو ہزار سوار کی
مع اصل و اضافہ سرفراز کیا اور نقارہ اور گہوڑا اور خلعت دیا اور ہمت خان کو منصب ڈیڑ ہزاری ذات
اور آٹہ سو سواروں سی ممتاز کر کے خلعت اور ہاتی دیا کفایت خانکو دیوان صوبہ گجرات کا کیا اور
بارہ صدی ذات اور دو سو سواروں سی مع اصل و اضافہ ممتاز کیا صفی خان بخشی اسپ و خلعت سی سرفراز
ہوا خواجہ عاقل کو ڈیڑ ہزاری منصب ذات اور ساٹہ ہی چہ سو سوار کا مع اصل و اضافہ مقرر فرما کر احدیونکا
بخشی کیا اور عاقل خانی کا خطاب بخشا اور تیس ہزار درب قطب الملک کی وکیل کو کہ پیشکش لایا تہا
انعام ہوی اسدن فرزند شاہجہان نی انار اوبہی کہ اوسکی واسطی فراہ سی آئی تہی مجکو نذر کیی اور
اسقدر بڑی آجتک نہ دیکہی تہی جب تلوایا تو بہی اونتیس[۲۹] تولہ تو ماشہ کی اور انار ساڑہی چالیس تولہ کا
ہوا جمعہ کو بارہوین[۱۲] تاریخ شیخ اسمعیل ولد شیخ محمد غوث کو خلعت اور پانسو روپی خرچ کو دیی پندرہوین[۱۵] کو
پہر شکار مین دو نیل گاؤ مارے سولہوین[۱۶] کو مینی مشایخ گجرات کو کہ میری ہمراہ آئی تہی دوبارہ خلعت اور
خرچ اور زمین جاگیر دیکر رخصت فرمایا اور ہر ایک کو کتابین کتبخانہ خاص سے مثل تفسیر کشاف اور تفسیر حسینی
اور روضۃ الاحباب کے عنایت کین اور اونکی پشت پر آنا گجرات کا اور عنایت کرنا لکہا جب تک مین احمدآباد
مین رہا یہی شغل مجکو تہا کہ غربا اور اہل کمال سے ملون اور اونکو جاگیر عنایت کرون اور باوجودیکہ

شیخ احمد صدر اور کئی مصاحب آج دان مقرر ہوی تہی کہ فقرا اور علما کو سامنی لاوین اور بیٹا شیخ محمد غوث کا اور نبیرہ
شیخ وجیہ الدین کا بہی اس خدمت پر مع مشایخ کی مقرر تہی کہ جہان ایسی لوگونکو سنو میسر ہی رو برو لاؤ اور مجلس مین سے چند
عورتین بہی اس خدمت پر مقرر تہین کہ بوڑہیون اور بیوہ نکو لایا کرین اور مراد میری یہ تہی کہ جو سالہا سال مین محبت
بادشاہ یہان آیا ہی تو کوئی محروم نہ رہجاوی اسواسطی مینی اسقدر کوشش کی کہ حق تعالی میری نیت کا گواہ ہی کہ مینی قصور
نہین کیا اور اگرچہ مین احمد آباد کی آنی سی خوش نہین ہوا لیکن دل مین مجکو اس بات کی خوشی ہی کہ میری آنی سے
یہان بہت غربا کی پرورش ہوئی اور مخلوق آسودہ ہوئی پہر کوکب پسر قمر خان کو کہ برہانپور مین فقیر ہوکر نکلگیا تہا لوگ پکڑ کر
میرے روبرو لائی تفصیل اسکی یہ ہی کہ یہ کوکب نواسہ میر قطب الدین قزوینی کا ہی سادات سیفی سے خانہ زاد موروثی اس خاندان کا ہی
لشکر دکن مین مقرر تہا چند روز وہان تنگدست و پریشان رہا جو بہت دنون اضافہ منصب سے سرفراز ہوا تہا تو اسکو
نا مہربانی اور بی عنایتی کا اوسکو گمان ہوا پریشانی اور تنگ حوصلگی سے فقیر ہوکر نکل گیا چہ جہنی تمام ملک دکن مین مثل
دولت آباد اور بیدر اور بیجاپور اور کرناٹک اور گولکنڈہ کی سیر کیے پہر بندر دابل مین جاکر کشتی پر بیٹہا اور بندر گو
کہ مین آیا اور بندر سورت اور بروچ وغیرہ پہر کر احمد آباد کو آیا ابن زاہد نام ایک نوکر فرزند شاہجہان کا اوسکو پکڑ کر
میرے روبرو لایا جب سامنی آیا اوسکی باعث اسکا پوچہا کہ باوجود حقوق باپ دادا اور قدیم خانہ زادگی کی موجب
اس نالایقی کا کیا تہا تو عرض کی کہ قبلہ عالم کی روبرو جہوٹ کہنا نہ بجا ہی حق یہ ہی کہ مین پہلی امیدوار رحمت کا تہا جب نصیب سے
حاصل نہوئی تو سب کچہہ چہوڑ کر فقیر ہو نکلا جب اوسکی سچ بات تو مینی عصہ میرا فرو ہوا تو پوچہا کہ اس سفر مین عادلخان
اور قطب الملک اور عنبر وغیرہ کو بہی تو نی دیکہا ہی یا نہین اوسنی عرض کی کہ جب مین ایسی دریای بیکران سے محروم
تو لب ہمت اپنا اون نہرون سے تر نہین کیا اور وہ بہر نہو کہ اس درگاہ مین جہگڑا اور کسی سلام کو جہکی غریب نواز
مین جسبد نسی فقیر ہو کر نکلا ہون اپنا سب احوال بطریق روزنامچہ لکہا ہی حضور اوسمین میرا سب احوال دریافت

کرین مجکو اوسکی اس بات سی کمال رحم آیا جب اوسکی تحریر دیکھی تو معلوم ہوا کہ اوسنی اس سفر مین محنت کی ہی اور کئی برس زیادہ
کہرے مین اوسپر بہت مہربان ہوا اور دوسری دن اوسکو حضور مین بلاکر قید اوسکی ہاتہہ پاون سے دور کی اور خلعت اور
گہوڑا اور ہزار روپیہ خرچ دیکر اوسکی اگلی منصب پر اضافہ فرمائی اور اسقدر اوسپر لطف و مہربانی کی کہ اوسکی خیال مین بہی
اور وہ اپنی زبان حال سی کہنی لگا کہ اینکہ می بینم به بیداریست یا رب یا بخواب ﴿ خویشتن را در چنین نعمت پس از چندین
عذاب ﴿ پہر ستر دن کوچ کرکے کوس چلکر مقام ہوا ان دنون مین اتفاق زوال اقبال کا ہوا پہلی اس سی سنا جاتا تہا کہ
کشمیر مین کچہہ وبا ہی وہان سی عرض داشت واقعہ نویس کی آئی کہ اس ملک مین وبا البتہ ہی بہت آدمی تلف ہوئی
صورت اوسکی یہ ہے کہ پہلی دن درد سر قریب ہو کر حرارت سی بہت جاتا ہی دوسری دن وہ شخص مرجاتا ہی اور
جس گہر کا ایک شخص اسمین مرتا ہی سب گہر کے لوگ معرض تلف مین آتی ہین اور جو بیمار یا مردی کی پاس جاتا ہی وہ بہی
اسی حال مین مبتلا ہوتا ہی اونمین سی ایک کی لاش کو گہاس کے گنجی پر ڈال کر نہلایا تہا اتفاقاً ایک گائی جائی اوسمین سی اگر
کہایا وہین مرگئی پہر کتون نی اوس گائی کا گوشت کہایا وہ سب بہی مرگئی لوگونپر یہ خوف پڑا کہ باپ بیٹی کی اور بیٹا
باپ کی پاس نہین جاتا اور عجب یہ ہی کہ جس محلہ سی پہلی یہ بیماری اوٹہی وہان آگ لگی اور تین ہزار گہر اوسکی جل گئی اور
اوسکی تحریر کو شہر والی اور اطراف کے کہ اوٹہکر نکلے تو ایک گول شکل دروازونپر دیکہی کہ اونمین ہر ایک کی صورت پر تین
دائری بڑی اور دو دائری میانی اور ایک چہوٹا اون شکلونمین تہا اور یہ شکلین دروازونپر سب گہر والونکی تہین
یہانتک کہ مسجدونمین بہی دیکہین لیکن جس روز سی آگ لگی ہے اور یہ شکلین دیکہی ہین وبا بہی تخفیف ہوگئی
ہی مینی باعث غرابت کی یہ حال لکہا عقل سی کچہہ سمجہہ مین نہین آتا واللہ اعلم امید ہے کہ پروردگار مہربان اپنی
گنہگار بندونپر رحم فرماکر اس بلا کو مخلوق سی دور کری اٹہائیسوین کو ڈہائی کوس چلکر کنارہ دریا بہی کی
مقام ہوا اس بندار جام نی وہان مین لوہی کی پچاس گہوڑی اور سو اشرفی اور سو روپیہ نذر گذرانی اوسکا

جبا اور جام لقب ہی جو وہان جانشین ہوتا ہی اوسکو جام کہتی ہین یہ سب گجراتی زمینداروں مین عمدہ
اور بہتر ہی بلکہ تمام ہندوستانی راجوتین نامی ہی اسکا ملک سمندر سی ملا ہوا ہے چھہ ہزار سوار ہمیشہ اسکی پاس رہتی ہین
کام کیوقت بارہ ہزار سوار کا جمع کر لیتا ہی اوسکی یہان گہوڑا بہت خوب ہوتا ہی دو ہزار روپیہ تک بکتی ہی گہوڑا وہان بکتا ہی
مینی اوس راجہ کو خلعت عنایت کر کی خوشدل کیا اور اسیدن لچھمی نرائن راجہ ملک کوچ کا کہ پرے ہی ملک بنگالہ کی واقع ہے
آستانہ بوسی سے مشرف ہوا پانسو مہرین نذر کین او وہ عنایت خلعت او خنجر مرصع سے سرفراز ہوا اور نوازش خان پسر سعد اللہ خان
کہ ملک جونا گڑہ کی حکومت پر تہا دولت آستانہ بوسی سے مستسعد ہوا انیسوین[19] کو جمعہ کے روز قیام کیا بیسوین[20] کو پونی چار
کوس چلکر کنارے تالاب جہود کی منزل ہوئی اکیسوین[21] کو ساڑہی چار کوس کوچ کر کے کنارے تالاب پدروالہ کے اوترا
وہان خبر فوت عظمت خان گجراتی کی سنی کہ بسبب بیماری کے احمد آباد مین رہ گیا تہا مصاحبان قدیم سے تہا اور چند مین
عمدہ کی تہین حقیقت ملک دکن اور گجرات سی خوب واقف تہا مجکو اوسکی خبر فوت سی رنج ہوا اوس تالاب مین ایک بوٹی
دیکھی کہ بمجرد ہاتہہ یا لکڑی لگانی کے اکٹھی ہو جاتی تہی اور بعد تہوڑی دیر کے پہر کہلتی تہی پتی اوسکی مانند املی کے
تہی عربی مین اوسکو شجر الحیا کہتی ہین اور ہندی مین لجونتی کہ لاج حیا کو کہتی ہین کہ ہاتہہ لگنی سے مرجہاتی ہے
اسواسطی حیا کی طرف منسوب ہے عجیب چیزین کہتی ہین وہ خشکی مین بہی ہوتی ہے بائیسوین[22] کو مقام کیا قراولون نے خبر دی
کہ یہان سے قریب ایک شیر مسافرونکو بہت ستاتا ہی اوسکی جنگل مین تازہ آدمیون کی اعضا دیکھی مینی اوسکی طرف توجہ
شکار کی کر کے ایک بندوق مین اوسکا کام تمام کیا اگرچہ بڑا شیر تہا مگر مینی اوس سے زیادہ بڑے مارے ہین جو شیر کہ مینی قلعہ
ماندو مین مارا تہا ساڑہی آٹہہ من کا تہا اور یہ ساڑہی سات من کا تیئیسوین[23] کو قریب ساڑہی تین کوس کے کوچ کر کے کنارے
دریای بابر کے اوترا اور چوبیسوین[24] کو چہہ کوس چلکر کنارے تالاب ہمدہ کی منزل کی مبارک پنجشنبہ کو پچیسوین[25] تاریخ مقام
کیا او مجلس پیالہ آراستہ ہوئی نوازش خان کو سہ ہزاری ذات پر پانصدی کا اضافہ کر کے مع دو ہزار سوار کے سرفراز کیا

اور خلعت اور فیل مرحمت فرماکر رخصت جاگیر پر جانیکی دی اور محمد حسین سنبل کو واسطی خریدنے عمدہ گہوڑون کے
بطرف بلخ بہیجا تہا اوسنی اوس تاریخ مین حاضر ہوکر سعادت آستانہ بوسی حاصل کی اوسمین لائی ہوئی گہوڑون مین سے
ایک ابرش نہایت خوشرنگ اور اچہی جوڑ وڑکا ہی ابتک ایسا ابرش نہ دیکہا تہا اور گہوڑی قدم باز بہی خوب لایا تہا اسواسطے
مینی اوسکو خطاب تجارت خانی کا عنایت کیا جمعہ کو چہبیسوین ۲۶ تاریخ سوا پانچ کوس چلکر موضع جالود مین منزل ہوئی
اور راجہ لچہمی نرائن بیچارا جہ کوچ کو کہ ان دنون اپنی ملک گجرات اوسکو عنایت کیا ہی بخشش اسپ سے سرفراز کیا شنبہ کو ستائیسوین
تاریخ تین کوس جاکر مقام بودہ مین نزول اجلال فرمایا پہر اٹہائیسوین ۲۸ کو پانچ کوس راہ طی کرکے قریب قصبہ دوحد کے کہ یہ قصبہ
سرحد گجرات اور مالوی کا ہی مقام رایات اجلال کا ہوا وہان پہلوان بہاؤالدین برقانداز نے ایک بچہ لنگور کا مع ایک بکری
کے ملازمت مین حاضر کیا اور عرض کی کہ میری ہمراہیی ایک بندوقچی نی راہ مین اسکی ماکو لیے ہوی درخت پر دیکہکر
رحمی اور سنگدلی سے اوسکو زخم بندوق سی مار ڈالا اوسنی گولی لگتی ہی بچہ کو سینہ سی جدا کرکے اور ڈالی پر ڈال دیا
اور زمین پر گرپڑی دیکہا تو اوسمین جان نتہی اسحال مین وہان مین بہی پہنچا اور اوس بچہ کو اوتار کر واسطی دودہ
پلانی کے اس بکری کی تہن سے ملایا حق تعالی نی اس بکری کو اوسپر ایسا مہربان کیا کہ چاٹنی لگی اور ایسی چاٹنی لگی
کہ یہ گویا اوسکی پیٹ سی نکلا ہی فرمایا مینی کہ یہ بچہ اوس بکری سی جدا کرین بمجرد جدا کرنی کی فریاد او سکی بکری
اور بچہ لنگور کا بہی تڑپنی لگا کمال جای تعجب ہے بواسطی غرابت اسحال کے لکہا گیا دوشنبہ کو انتیسوین ۲۹ تاریخ مقام
کرکے شکار نیل گاو کا کہیلا ایک مادہ بندوقسی ماری سہ شنبہ کو تیسوین ۳۰ تاریخ بہی وہین مقام فرمایا فقط

الحمد للہ والمنۃ کہ جلد اول توزک جہانگیری بتاریخ دوم ماہ شعبان سنہ ۱۲۹۰ ہجری
در مطبع محمدی واقع علیگنج باہتمام غالب علیخان در ٹونک
طبع شد فقط

حکم جہانگیری

بعد تمام ہونی تحریر اِن حالات بارہ سال کے کہ خود میں نے لکھے تھے
کارگذاران اہل فن اور محرران شیرین قلم کو حکم
کیا کہ اسکو ایک جلد میں ترتیب دیکر نسخہای متعدد
لکھیں کہ بندگان خاص کو اطراف و جوانب
میں بھی بھیجی جاویں تا اور شہروں
میں ارباب دولت اور احباب
سعادت اسکو دیکھکر اپنا
دستور العمل روزگار اسکی موافق
کریں موجب آبادی
ملک اور خوشنودی
خلق اللہ اور رضامندی
میری کا ہو
فقط

اللّٰھم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء

کتاب

توزک جہانگیری اردو

سنہ ۱۲۹۰ ھ

جلد دوم

محمد آباد عرف ٹونک کی محمدی چھاپہ خانہ میں چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی محمد وآلہ اجمعین

تیرہوان جشن نوروز جلوس مبارک سی

تیئیسوین ربیع [illegible] سنہ [illegible] ہجری کو دیڑہ پہر دن چڑہی نیر اعظم نی برج حمل مین تحویل کیے
اس نوروز تک [illegible]ری سلطنت کو بارہ سال گذری تہی عنایت الٰہی سے یہہ تیرہوان
سال بخوشی و خرمی [illegible]وع ہوا مبارک شنبہ کی دن دوسری فروردی ماہ الٰہی کو جشن
وزن قمر آراس[illegible] ور اللہ تعالی کے کرم سی اکانوان سال میری عمر کا ساتہہ برکت
کے شروع ہوا امید کا[illegible] زندگی رضامندی الٰہی مین صرف ہو بعد وزن کی
بندگان خاص ساغر لبریز نہایت سی کامیاب ہوی آصف خان کو دوسرے روز کہ

منصب

منصب پنجہزاری ذات اور تین ہزار سوار سی سرفراز تہا مینی مہربانی سی اور چار ہزار
سوار دو اسپہ اور سہ اسپہ اوسکو عنایت کیی اور ثابت خان کو خدمت عرض مکرر
کی دی اور خدمت توپ خانہ معتمد خان کو مرحمت ہوئی اور گہوڑا کچہی کا کہ لسپر دلاور خان
نے پیشکش کیا تہا اور گجرات مین ویسا عمدہ گہوڑا میری سرکار مین نہین آیا لیکن جب
میرزا رستم نی اوسکی بہت خواہش کی تو مینی بسبب رغبت اوسکی کے وہ اوسکو عنایت
کیا اور جام کو چار انگوٹہین الماس اور یاقوت اور زمرد اور نیلم کی اور دو باز مرحمت ہوے
راجہ لچہمی نرائن کو بہی چار انگوٹہین لعل اور عین الہرہ اور زمرد اور نیلم کی دین اور مرو تخان
نی تین ہاتی بنگالہ سی نذر مین بہیجی تہی دو اونمین سی خاصہ مقرر کیی اور شب جمعہ کو مینی
چوگرد تالاب کی خوب روشنی کرائی نہایت عمدہ تماشا ہوا اور حاجی رفیق نی عراق
سی آکر سعادت آستان بوسی حاصل کی اور خط میری بہائی شاہ عباس کا مجکو دیا
یہہ شخص غلام میر محمد امین قافلہ باشی کا ہی میری اسکو بجای فرزند پرورش کیا ہی مقرر
عمدہ خدمتگار ہی بارہا عراق مین آمد و رفت کی ہی اور میری بہائی نی ابتاس سی آشنا
ہوا ہی سیار پنچاقی گہوڑی اور سامان عمدہ لایا تہا چنانچہ اوسکی گہوڑون سی چند گہوڑی
اصطبل خاصہ مین داخل کیی جو کہ بندہ کار آمدنی تہا خطاب ملک التجار سی اوسکو سرفراز کیا
اور راجہ لچہمی نرائن کو شمشیر خاصہ اور تسبیح مرصع و چار موتی وسطی حلقہ کان کی عنایت کیی اور
منصب مرزا رستم کا کہ پنجہزاری ذات و ہزار سوار کا تہا اوسپر اضافہ پانسو سوارونکا فرمایا
اور اعتقاد خان منصب چار ہزاری ذات و ہزار سوار سی ممتاز ہوا سرفراز خان کو منصب

ڈہائی ہزاری اور چودہ سو سوار اور معتمد خانکو منصب ہزاری و ساڑہی تین سو سوار سی معزز کیا اور آئی راے سنگہ لن اور
فدائی خان کو اسپ صد مہری عنایت ہوا اور جو اعتماد الدولہ صوبہ دار پنجاب کا تہا اوسکی خواہش
سے میر قاسم کو کہ خویش اوسکا ہی بخشی احدیون کا اوسی صوبہ مین مقرر کیا اور منصب
ہزاری ذات اور چار سو سوار ہی سرفراز کرکے خطاب قاسم خانی سی ممتاز کیا اور پہلی راجہ
لچھمی نرائن کو عراقی گہوڑا دیا تہا اِستاریخ مین ہاتی اور ترکی گہوڑا بہی مرحمت کرکی بنگالہ کی
طرف رخصت کیا اور راجہ رام کو خاص تلوار مرصع اور جڑاو تسبیح اور ایک گہوڑا عراقی اور
ایک ترکی اور خلعت دیکر وطن کو رخصت کیا اور آصف خان کی بہتیجی صالح نام کو منصب
ہزاری اور تین سو سوار سی ممتاز کرکے صوبہ بنگالہ کی طرف رخصت کیا وقت وداع انکی ایک گہوڑا بہی
مرحمت کیا اور اسی تاریخ میر جملہ نی عراق سی آکر آستان بوسی کی یہہ شخص اصفہان کی سیدون
مین معتبر ہی اور اسکا خاندان عراق مین ہمیشہ معزز رہا اب اسکا بہتیجا میر رضی میری بہائی
شاہ عباس کی خدمتمین منصب صدارت سی مخصوص ہی اور بادشاہ نی اپنی بیٹی اوس سے
منسوب کی ہی میر جملہ چودہ برس ہوی کہ عراق سی آکر نزدیک محمد قلی قطب الملک کی گلکنڈہ
مین گیا تہا پہلی نام اوسکا محمد امین تہا قطب الملک نی میر جملہ خطاب دیا دس برس تک وہ اوسکا
مدار المہام رہا اور صاحب سامان ہوا جب قطب الملک مر گیا اور اوسکا بہتیجا حاکم ہوا تو اوسنی
میر سی جیسا چاہیی سلوک نہ کیا اسواسطی میر رخصت لیکر وطن کو گیا اور بادشاہ نی بسبب قرابت میر
رضی اور صاحب عزت اور با سامان ہونی اوسکی اوسپر شفقت اور توجہ بہت فرمائی اوسنی پیشکش لائق پیش
کی تین چار سال عراق مین رہا اور ملکین حاصل کین جو کئی بار عرض ہوئی کہ وہ ارادہ یہان آنیکا رکہتا ہی فرمان

بھیجکر بلوایا اور میر مذکور نے بمجرد فرمان پہنچنے کے ترک تعلقات کرکے جریدہ آستان بارگاہ مین حاضر
ہوا اور آستان بوسی سی مفتخر ہوکر بارہ گہوڑی اور نوکشتین سامان اور دو انگشترین پیشکش نذر
کین جو عقیدت اور اخلاص سی آیا تہا اینی اوسپر بہت عنایت کرکے بالفعل بیس ہزار
درب خرچ اور خلعت عنایت فرمایا پہر خدمت بخشی گری احدیون کی قاسم خان سی لیکر
عنایت خان کو مرحمت کی اور خواجہ عاقل کو کہ قدیمی ملازم تہا خطاب عاقل خانی سی سرفراز
کیا اور خاصہ گہوڑا دیا جمعہ کو دلاور خان نے دکن سی آکر آستان بوسی کی سو اشرفی اور ہزار
روپیہ نذر کیی اور باقر خان فوجدار ملتان کا منصب ہشتصدی ذات اور تین سو سوار سی ممتاز
ہوا اور تجارت خان اور بارہوی زمیندار صوبہ ملتان کا عنایت فیل سی سربلند ہوی گیارہوین
کو واسطی شکار ہاتی کے دوحد سی کوچ کرکے موضع کرہ بارہ مین نزول فرمایا اور بارہوین کو
نام موضع
موضع سجارہ مین جاکر اوترا یہانسی دوحد آٹہہ کوس ہی اور شکارگاہ ڈیڑ کوس تیرہوین
تاریخ کو مصاحبون کے ہمراہ ہاتی کی شکار کو چلا ہاتیون کی چرائی پہاڑون مین تہی دشواری راہ
سی پیادے وہان جاسکتے تہی لیکن پہلی سی بہت سوارون و پیادون نی اوس جنگل کو گہیر لیا
تہا اور اوس جنگلمین ایک درخت پر تخت لکڑی کا میری واسطے بنا کر اوسکی گرد کی درختون
پر بیٹھکین واسطی باقی امرا کی بنائی تہین دوسو نر ہاتی ساتہہ مضبوط کمندونکی اور بہت ہتنیون
تیار کرکے ہر ہاتی پر دو دو شخص توخم گہ کے کہ واسطی شکار ہاتی کے مخصوص ہین بٹہا دیے ہوتی
اور حکم دیا تہا کہ جنگلی ہاتیون کو اطراف سی میری سامنی لاوین تا اونکی شکار کا تماشا کرون اون تعمیر کرائے
کثرت جہاڑی اور نشیب فرازکی جنگل گہیر نہ سکا ہاتی متفرق ہوکر بہاگ نکلی اور محمد زرشاہ جہان کو

میری روبرو آئی اسخوف سی کہ مبادا یہہ بہی اور طرف بہاگ جاوین سرکاری ہاتی بڑہوا کر اون
سبہونکو باندہ لیا اگرچہ بہت ہاتی شکار نہوی لیکن اونمین دو بہت عمدہ نکلی جو اوس پہاڑکو
کہ مقام ہاتہیونکا تہا راکس پہاڑی یعنی دیوونکا پہاڑ کہتی تہی اس نسبت سی مینی اون دونون
پہاڑیونکا نام راون سر اور باون سر کہ دیوونکا نام ہی رکہا اور دو دن مقام کرکے سولہوین کو
کوچ کیا اور گرہہ بارہہ مین مقام ہوا حاکم بیگ کوکہ خانہ زاد درگاہ کا ہی خطاب حاکم خانی
ہی سرفراز کیا اور تین ہزار روپیہ نگرام زمیندار پنجاب کو انعام ہوی اور بسبب شدت گرمی کی کوچ
شب کا مقرر کیا اونیسوین کو کہ آفتاب نی برج حمل مین جلوہ گری کی تو مینی جشن عالی آراستہ کرکے
تخت پر جلوس فرمایا شہنواز خان کو کہ پنجہزاری تہا دو ہزار سوار دو اسپہ و سہ اسپہ عنایت کیی اور خواجہ ابو
الحسن میر بخشی کو منصب چار ہزاری ذات اور دو ہزار سواری مع اصل و اضافہ کی سرفرازی دی اور
احمد بیگ خان کابلی حاکم کشمیر نے جو فتح تبت اور کشتوار کا وعدہ دو برس کا کیا تہا اور باوجود گذرنے
اس مدت کی اوسنی فتح نکی اسواسطی اوسکو معزول کرکے دلاور خان کاکر کو صوبہ دار کشمیر کیا اور خلعت
مع ہاتی دیکر رخصت کیا اوسنی بہی تحریر فتح کی عرصہ دو سال مین واسطی تبت اور کشتوار کے لکہدی اور
بدیع الزمان پسر میرزا شاہرخ نی اپنی جاگیر سی کہ سلطانپور مین تہی آکر سعادت آستان بوسی حاصل
کی قاسم خان کو جڑاو خنجر اور ہاتی عنایت ہوا اور صوبہ داری پنجاب کرکے رخصت فرمایا اکیسوین کو ہانسی
میتہ دکی طرف کوچ کیا اور بسبب گرمی کی سفر اون دنون دشوار تہا مینی جانا آگرہ کا اوس موسم مین
رضی اون کی خیال سے موقوف کیا اور گجرات کی برسات کی تعریف سنکر وہان جانا چاہا لیکن رہنا
کی تینون جاڑی قرار پایا جو عنایت الٰہی ہر وقت میرے ہی شامل حال ہی خبر آئی کہ پہر آگرہ مین وبا شروع

ہی اور بہت لوگ تلف ہوتی ہین تہر تیئیسوین کو جشن مبارک شنبہ کا منزل جالو دمین مرتب ہوا
آگے سکہ کا یہہ قاعدہ تہا کہ ایک طرف میرا نام اور دوسری طرف نام مقام اور ماہ اور سنہ
جلوس نقش کرتی تہے اب میری خیال مین آیا کہ مہینی کی جگہہ صورت اوس برج کی کہ اوس سے
مخصوص ہی کہودا کرین جیسی فروردی مین صورت برہ کی اردی بہشت مین ثور کی اوراسطرح
اوردن مین اور یہہ خاص میری ایجاد ہی کسی نے اب تک نہین کیا ہی اعتقاد خان اور مروتخان
متعینہ بنگالہ کو نشان مرحمت ہوے ستائیسوین کو موضع بدروالی مین کہ پرگنہ سہرا سی ہے
مقام ہوا وہان آواز کویل کا سنا یہہ جانور بشکل کوی کے ہی مگر اوس سی چہوٹا آنکہین کوے
کی کالی اور اسکی سرخ ہوتی ہین اور کویل کی مادہ پر سفید نقطہ ہوتی ہین اور نر یکرنگ سیاہ آواز نر کا
بہت عمدہ ہی اور حقیقت مین یہہ ہند کی بلبل ہی کہ جسطرح بلبل بہار مین مست ہوتی ہی مستی
کویل کی برسات مین کہ بہار ہندوستان ہی بڑہتی ہی اور اسکا نالہ دل مین کمال اثر کرتا ہی
انبہ کے پکنے کی وقت بہت مست ہوتی ہی اور اوسکی رنگ و بوسی خوش ہوکر پکارتی ہی اور
کمال یہہ ہی کہ کویل اپنی بچے آپ نہین نکالتی جہان کوی کا گہونسلہ خالی پاتی ہی اوسکی انڈون کو چونچہ
سی توڑکر پہینکدیتی ہی اور اپنی انڈی دیکر اوڑجاتی ہی کوا اوسکو اپنا انڈا جانکر بچے نکالتا ہی
مینی خود یہہ امر عجیب الہ آباد مین دیکہا اوتیسوین کو کنارے دریای بہی کی منزل ہوی اور وہین
مبارک شنبہ کا جشن کیا وہ پانی اسقدر صاف تہا کہ اگر خشخاش اوسمین گرتی تو معلوم ہوتی
تہی تمام دن بیگمات کی ساتہہ وہین رہا اور بسبب عمدگی اوس جگہہ کے دالان تعمیر کرائے
اور جمعہ کو شکار مچہلی کا کہیلا بڑہی بڑی مچہلیان کہٹہ دار شکار ہوین پہلی فرزند شاہجہان کو

حکم کیا کہ تلوار اپنی آزماوی پہر اور امیرون سی کہا کہ اپنی کمرون کی تلوارین آزماوین شاہجہان کی تلوار نے سب سی زیادہ کاٹا پہر خاص لوگون کو کہ حاضر تہی مچہلیان عنایت کین آور غرہ اردی بہشت مین وہانسی کوچ کیا آور خاص بردارون اور اردلی والون کو حکم دیا کہ راہ مین اور قریب اوس سی جہان بیوہ اور بیچارون کو پاوین جمع کرکی میری روبرو لایا کرین کہ اپنی ہاتہہ سی اونکو دیا کرون کہ اس سی بہتر کوئی شغل نہین تیسری تاریخ شجاعت خان عرب اور ہمت خان اور دوسری متعینان دکن اور گجرات نی دولت آستان بوسی حاصل کی اور احمد اباد کے مشائخ اور اہل کمال نے آکر ملازمت کی چوتہی کو کنارہ دریای محمود اباد کے اوترا رستم خان کو کہ فرزند شاہ جہان نی حکومت گجرات پر چہوڑا تہا اوسنی آکر سعادت آستان بوسی سی سرفرازی حاصل کی جشن مبارک شنبہ چہٹی کو کنارے تال کاکریہ کی مرتب ہوا آور ناہر خان نے حسب الحکم دکن سی آکر کورنش ادا کی پہر فرزند شاہ جہان کو انگوٹہی الماس کی کہ قطب الملک کی پیشکش مین آئی تہی قیمتی ہزار مہر کی مرحمت ہوی اس الماس مین تین خط برابر اور ایک خط محرف اونکی نیچی واقع تہا کہ نقش اللہ اوس سی معلوم ہوتا تہا اوسنی اوسکو لوادرات سی جانکر بہیجا تہا باوجودیکہ ہونارگ وغیرہ کا جواہرات مین عیب ہی اور فرزند شاہ جہان نی اوسکو واسطی میری بہائی شاہ عباس کی فتوح دکن کی نشانی کرکی بہیجا اس روز مینی ہزار روپیہ بطور انعام رُوکہہ رای بادفروش کو عنایت کیی یہہ شخص اصل مین گجراتی ہی اوس ملک کے حالات گذشتہ خوب یاد رکہتا ہی پہلی نام اوسکا بونشہ تہا بمعنی پودہ میرے دلمین آیا کہ بوڑہی آدمی کو بونٹہ سی کیا نسبت خصوصا اب کہ ہمارے سچا

انعام سی سرسبز و بار آور ہوا اسلیے مینے حکم کیا کہ آیندہ اوس کو رو کہہ را ی کہا کرین کہ رو کہہ زبان ہندی مین درخت کو کہتی ہین ساتوین کو مطابق غرہ جمادالاول کے احمدآباد مین آیا وقت سواری کی فرزند اقبالمند شاہ جہان بیس ہزار چرن جسکی پانچ ہزار روپیہ ہوتے ہین واسطی نثار کے لایا در دولت خانہ تک مین نثار کرتا آیا وہان اوسنی طرہ مرصع قیمتی پچیس ہزار روپیہ کا نذر دیا اوسکی اتباع نے بہی جو اوس صوبہ مین تہی نذرین دین قریب چالیس ہزار روپیہ کے ہوی ہونگی جب ہمسی عرض کی گئی کہ میرزا خواجہ بیگ صفوی احمد نگر مین فوت ہوا تو اوس کی متبنی خنجر خان کو کہ فرزند حقیقی سی بہی اوسکو عزیز تر تہا اور فی الحقیقۃ وہ جوان شایستہ خدمت طلب قابل پرورش ہی ساتہہ منصب دو ہزاری ذات و سوار معہ اصل و اضافہ کے سرفراز کر کے قلعہ دار احمد نگر کا کیا آنذنون بسبب شدت گرمی اور عفونت ہوا کے بیماری کی کثرت ہوئی حاضر و وارد سی کوئی آدمی کم بچا ہو گا کہ تب محرق یا درد اعضا مین مبتلا نہوا ہو دو تین دن مین لوگون کو ایسا ضعیف و نحیف کر دیا کہ مدت تک بعد صحت کے اثر باقی رہا لیکن بیماری خیر کی ہے جان کا خطر کم ہی وہان کے معمر لوگون سی معلوم ہوا کہ تیس برس پہلی اسی قسم کی تپ ہو گئی تہی لیکن ساتہہ خیریت کی نکل گئی بہر حال گجرات کی آب و ہوا کا نقصان ظاہر ہوا مین یہان کے آنی سی بہت پشیمان ہون امید ہی کہ اللہ تعالی اس رنج و دغدغہ کو لوگون سی رفع فرماوی تیرہوین مبارک شنبہ کو بدیع الزمان پسر میرزا شاہرخ ساتہہ منصب ڈیڑہ ہزاری ذات و سوار اور عنایت نشان سی سرفراز ہو کر خدمت فوجداری سرکار پٹن پر معین ہوا سید نظام فوجدار سرکار لکہنو ساتہہ منصب ہزاری ذات اور سات سو

سوار کے ممتاز ہوا منصب علی قلی درمن کا کہ متعینان صوبہ قندہار سی ہی بہادر خان صاحب صوبہ قندہار کے التماس سی ہزاری ذات اور سات سو سوار کا مقرر ہُوا سید ہزبر خان بارہ بمنصب ہزاری ذات اور چار سو سوار کے سربلند ہُوا زبردست خان کو منصب آٹھہ صدی ذات اور ساڑہی تین سو سوار کے سرفراز فرمایا انہون قاسم خواجہ دہ بندی نی کہ پانچ باز توبغون کے ماوراء النہر سی ہمراہ ایک شخص ہمقوم اپنی کی برسم نیاز ارسال کیی تہی ایک باز راستہ مین تلف ہوا چار باز سلامت اوجین مین پہنچی حکم ہوا کہ مبلغ پنجہزار روپیہ حوالہ آدم خواجہ کے کرین تا کہ متاع ہر قسم کی موافق مرضی خواجہ کی خرید لیجاوی اور ہزار روپیہ اوس شخص کو انعام ہوی اور اوسوقت خان عالم نی جو نزدیک دارای ایران کی ایلچی ہوکر گیا تہا ایک باز آشیانی جسکو فارسی مین اکنہ کہتی ہین اور پیشکشمین ہین بہیجا تہا نظر سی گذرا ظاہر مین کچہہ فرق باز دامی سی نہین رکہتا ہی لیکن بعد اوڑانی کی فرق ظاہر ہوتا ہی روز مبارک شنبہ کو بیسوین تاریخ میر ابو صالح خویش میرزا یوسف خان مرحوم کی نی حسب حکم دکن سی آکر سعادت آستان بوسی حاصل کی سو اشرفیین اور کلگی جڑاو نذر کی میرزا یوسف خان سادات رضوی مشہدی سی ہی اور سلسلہ انکا خراسان مین ہمیشہ مکرم اور معزز رہا ہی اور بالفعل میرے بہائی شاہ عباس نی اپنی لڑکی کو ابو صالح مذکور کی برادر خرد سی منسوب کی ہی باپ اوسکا میرزا الغ خادم باشی روضہ رضیہ امام ہشتم کا ہی اور میرزا یوسف خان مین پرورش حضرت عرش آشیانی سی مرتبہ امارت اور منصب پنجہزاری کو پہنچا بہت خوب امیر تہا اور نوکر کو بڑی توزک سی رکہتا تہا اور بہت خویش و اقربا اوسکی نزدیک اوسکے

جمع ہو گئی تہی وہ صوبہ دکن مین واصل رحمت الٰہی ہوا چند فرزند اوسکی باقی رہی اونکی نظر
حقوق قدامت کی پرورش اونکی کی گئی خصوصا اوسکی بڑی بیٹی کی پرورش مین بہت توجہ
مصروف فرماکر تہوڑی مدت مین مرتبہ امارت پر پہچایا لیکن اوسمین و باپ مین فرق
بہت ہی روز مبارک شنبہ ستائیسوین کو بیس ہزار درب انعام کی حکیم مسیح الزمان کو
مرحمت ہوی اور حکیم روح اللہ کو سو مُہر اور ہزار روپیہ مینی عنایت کیی جو وہ میری مزاج
کو خوب پہچانتا تہا اور دیکہا کہ ہوا گجرات کی ناموافق ہی عرض کی کہ جو مین آپ شراب
و افیون معمولی مین کچہہ کمی فرماؤگی یہہ تمام کوفت آپ کی یکبارگی جاتی رہی گی جب مینی
اون دونون سی کچہہ کم کیا اول ہی روز فائدہ ہوا روز مبارک شنبہ تیسری خورداد کو قزلباش
خان ساتہہ منصب ڈیڑہ ہزاری ذات اور دوسو سوار کی اصل و اضافہ سی سرفراز ہوا اور
عرضی کچپت خان داروغہ فیلخانہ اور بلوچ خان قراول بیگی کی پہنچی کہ اب تک اونتہر ہاتی نر
و مادہ سکار ہوی ہین اور آئندہ جو کچہہ کہ سکار ہونگی عرض کیجاویگی مینی حکم کیا کہ ہاتی بوڑہا اور
چہوٹا ہرگز نپکڑین اور اون دو قسم کی سوا نر و مادہ جو کچہہ نظر آوی پکڑلین جو دہوین کو دو ہزار
روپیہ واسطی عرس شاہ عالم کی اونکی سجادہ نشین سید محمد کو عنایت کیی اور اسپ خاصہ
کچہی کہ اسپان عمدہ راجہ جام سی تہا اور اوسنی مجکو پیشکش کیا تہا راجہ نرسنگہہ دیو کو مرحمت ہوا
ہزار روپیہ بلوچ خان قراول بیگی کو کہ خدمت سکار فیل پر متعین ہی انعام فرمائی پندرہوین کو
مینی اثر گرانی اور درد سر کا پایا آخر بخار ہو گیا رات کو پیالے معمولی نہ پیی اور بعد آدہی رات کے
آزار خمار کا محنت تب پر زیادہ ہوا صبح تک بستر پر لوٹتا رہا سولوین کو پچھلی دن سی

کم ہوئی اور بصواب دید حکما کے اوس رات دو ثلث پیالہ معتاد کے پیی اور وہ واسطی کہانے شوربای ماش و برنج کی ہر چند مبالغہ کرتی تہی لیکن مینی قبول نکیا اور جب سی کہ حد تمیز کو پہنچا ہون یاد نہین کہ کبہی یہہ کہانا کہایا ہو امید ہی کہ اینده بہی اسکی حاجت نہ پڑے صبحکو بہی غذا پر طبیعت راغب نہوی تین دن دو راتین فاقہ سی گذرین باوجودیکہ ایک دن رات تب ہی مگر ضعف اور ناطاقتی اس مرتبہ کو ہی کہ گویا مدتون صاحب فراش رہا ہون اور اشتہا بالکل جاتی رہی خواہش کہانی کی نہین ہوتی جای حیرت ہی کہ اس شہر کی بنانی والی کو کیا خوبی منظور تہی کہ ایسی زمین بی فیض مین شہر بسایا اور بعد اوسکی اورون نی بہی عمر عزیز اپنی اس خاکدان مین گذاری ہوا اس شہر کی مسموم ہی اور زمین کم آب ریت اور گرد وغبار جسقدر کہ مذکور ہوا اور پانی ناقص اور غیر ہاضم اور ندی کہ شہر کے کنارے پر ہی سوا برسات کی خشک رہتی ہی کنوین اکثر شور و تلخ ہین تالاب کہ گرد شہر کی ہین دہوبیون کی صابون سی گویا کہ چہاچہہ ہین بڑی آدمیون نی جو مقدور رکہتی ہین اپنی مکان مین حوض بنا رکہی ہین برسات مین آب باران سی پر کردیتی ہین اور سال آیندہ تک اوسی کا پانی پیتی ہین اور ضرر اوس پانی کا جسکو کبہی ہوا نہ لگی اور رستہ نکلنی بخارات کا اوسمین نہ ہو ظاہر ہی بجای سبزہ و ریاحین کی تمام جنگلمین زقوم کہڑا ہی اور جو ہوا کہ زقوم زار سی آوی فیض و منفعت اوسکی معلوم ** مصرعہ ** ای تو مجموعہ خوبی بچہ نامت خوانم * اول ہمنی احمدآباد کو گرداباد کہا تہا اب اسکا سموستان نام رکہین یا بیمارستان یا زقوم زار یا جہنم آباد کہ تمام صفتین اوسمین موجود ہین اگر موسم برسات مانع نہ ہوتا تو مین یکدن بہی

اس محنت خانہ مین توقف نہین کرتا اور مانند سلیمان علیہ السلام کی تخت ہوائی پر بیٹھکر
چلا جاتا اور خلق خدا کو اس آفت و رنج سی بچاتا اور اس خیال سی کہ لوگ یہان کی ضعیف دل
اور عاجز ہین اور مبادا کہ کہین بعضی مردمان لشکران لوگون کی گھرونمین بزور تعدی اوترین
اور فقرا اور مساکین کو ستاوین اور قاضی اور میر عدل بسبب بر نا سکنی کے اون ستم پیشون سے
رو داری اور رعایت کرین اسی احتیاط سی جس تاریخ سی کہ مین اس شہر مین آیا ہون باوجود
شدت حرارت ہوا کے ہر روز بعد فراغ عبادت دوپہر کے دریا کی طرف کی جھروکہ مین کہ
کوئی شی حائل در و دیوار اور سیاول وچوبدار سی نہین ہوتی دو تین ساعت نشست کرتا
ہون اور بمقتضای عدالت دادخواہ کے فریاد سنکر ظالم کو موافق خطا کی سزا دیتا ہون حتی کہ
ایام ضعف مین بہی باوجود کمال درد کی ہر روز موافق عادت کی جھروکہ مین بیٹھکر آرام
اپنی پر حرام کیا ہی **نظم** شب نکنم دیدہ بخواب آشنا بہر نگہبانیِ خلق خدا
از پی آسودگی جملہ تن رنج پسندم بتن خویشتن اللہ کی فضل سی عادت
ایسی پڑ گئی کہ شب و روز مین زیادہ دو تین ساعت نجومی سی نقد وقت کو اب مین
ضایع نہین کرتا اسمین محکود و فائدے منظور ہین ایک آگاہی ملک سی دوسری
بیدار دلی یاد حق مین اور حیف ہی جو کہ عمر چند روزہ غفلت مین گذری جو بہت بڑی
در پیش ہی اس جگنی کو کہ پہر خواب مین بہی نہین دیکھین گی غنیمت جانکر ایک لحظہ یاد حق
سی غافل نچاہیی ہونا **مصرعہ** باش بیدار کہ خوابی عجبی درپیش ست اور چند دن
کہ مجکو تپ ہوئی فرزند جان پیوند شاہ جہان کو بہی تپ ہوئی اوسکو وقت بلدت

تک رہی دس روز کورنش کو حاضر نہو سکا چوبیسوین تاریخ روز مبارک شنبہ کو ملازمت حاصل کی نہایت ناتوان نظر آیا گویا بیماری ایک مہینی یا زیادہ پائی ہی شکر کہ انجام بخیر ہوا روز مبارک شنبہ اکتیسوین کو میر جملہ کہ اندنون ایران سی آیا تہا اور کچہہ حال اوسکا اول مذکور ہوا ہی ساتہہ منصب ڈیڑہ ہزاری ذات اور دو سو سوار کے سربلند ہوا آج بسبب رفع ضعف کی کہ مجکو پہنچا تہا ایک ہاتی اور ایک گہوڑا اور اور قسم کی چوپایہ اور کچہہ سونا چاندی اور باقی اجناس بطور صدقہ کے مستحقون کو عنایت ہوا اکثر بندہا ی درگاہ موافق اپنی تصدقات لائی تہی ملینی کہا کہ اگر غرض اسی اظہار اخلاص اور محبت ہی تو قبول نہین اور اگر سبب اسکا صدق عقیدت ہی تو حضور مین لانی کی کیا حاجت بلکہ غائبانہ فقرا اور مستحقون کو تقسیم کرین ساتوین تیر ماہ آلہی کو صادق خان بخشی نی منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار مع اصل و اضافہ کے سرفرازی پائی ارادت خان میر سامان منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار سی ممتاز ہوا میر ابو صالح رضوی منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار اور خطاب رضویخان اور عنایت علم اور فیل سی سرفراز ہوکر صوبہ دکن کو رخصت ہوا ان دنون عرض ہوی کہ سپہ سالار اتالیق خان خانان نی اس مصرع مشہور پر مصرعہ بہ رنگ گل زحمت صد خار می باید کشید ٭ غزل کہی ہی اور میرزا رستم صفوی اور اوسکی بیٹی میرزا مرادنی طبع آزمائی کی ہی ایک مطلع فی البدیہہ میری خیال مین آیا ساغر می رخ دلدار

می باید کشید ابر بسیار ست می بسیار میباید کشید حاضران بزم سی ہر شخص نی کہ طبع موزون رکہتا تہا غزل کہکر گذرانی ظاہر ہوا کہ یہہ مصرعہ مولانا جامی کا ہی اور پوری غزل بہی نظر سی گذری لیکن سوا اس مصرعہ کی کہ ضرب المثل زمانہ ہی اور کوئی شعر بر کار نہین بلکہ سادہ وہموار ہی آئی خبر فوت ہونی احمد بیگ حاکم کشمیر کی آئی بیٹی اوسکی کہ خانہ زاد اس درگاہ کی ہین اور اثر نیکبختی اور کارطلبی کا اونکی ناصیہ حال سی ظاہر ہی سب تہہ مناصب مناسب تے سرفرازی پاکر صوبہ بنگش و کابل پر متعین ہوئی منصب اوسکا ڈہائی ہزاری تہا پسر کلان اوسکا ساتہہ منصب تین ہزاری کی اور تین بیٹی دوسری اوسکی ساتہہ منصب نہصدی کی ممتاز ہوی چودہوین مبارک شنبہ کو خواجہ باقی خان کہ جو ہر شرافت و شجاعت سی آراستہ ہی اور ایک تہانہ ملک پر اسی اوسکی عہد مین ہی ساتہہ منصب ڈیڑہ ہزاری ذات و ہزار سوار مع اصل و اضافہ و خطاب باقی خانی کی سربلند ہوا آگی کہنور کہ سابق مین دیوان صوبہ گجرات کا تہا ساتہہ دیوانی صوبہ مالوہ کے ممتاز ہوا اندنون جفتی کرنا سارس کا کہ ایک دیکہا نہین تہا اور مشہور ہی کہ کسی نی نہین دیکہا نظر آیا ایک جوڑا سارس کا میری سرکار مین ہی اور لیلی مجنون اون کا نام ہی ایک روز خواجہ سرائی آکر عرض کی کہ روبرو میری یہہ دونون سارس جفت ہوی مینی فرمایا کہ پہر اگر جفت ہونی کا ارادہ کرین مجکو اطلاع دینا وقت صبح صادق کی آکر عرض کی کہ اب جفت ہونا چاہتی ہین اوسی لحظہ مین واسطی تماشی کے گیا مادہ پانو پہیلا کر جہک گئی نر نے اول ایک پانو پہر دوسرا پانو اوس کی پشت پر رکہہ کر کچہہ دیر بیٹہ کر جفتی کی اور اوتر آیا پہر گردن زمین پر جہکا کر ایک بار مادہ کے گرد گشت کیے ممکن ہے کہ انڈے دے کر بچے نکالین گے

اور محبت سارس مین ساتهه اپنی جوڑی کے نقلین عجیب غریب سنی هین جو حد تواتر کو
پهنچین اور عمده هین لکهی جاتی هین منجمله فکلی قیام خان نی که خانه زاد درگاه هی اور فن
شکار و قراولی مین وقوف تمام رکهتا هی عرض کی که ایک دن مین شکار کو گیا ایک
سارس بیٹها دیکها جب مین نزدیک گیا تو وه اپنی جگهه سی اوٹهه کر چلا اوسکی چال سی
ضعف اور درد ظاهر تها وه جهان بیٹها تها وهان کچهه استخوان اور پر پڑی دیکهی که
وه اون کو اپنی نیچی دبا کر بیٹها تها مین اوس جگهه جال لگا کر چهپ گیا جب اوس سارس نے
وهان آکر چاها که اپنی جگهه بیٹهی تو پانو جال مین پهنس گیا مینی جا کر اوسکو پکڑ لیا
بهت هی هلکا معلوم هوا جو دیکها تو سینه اور شکم مین اصلا پر نرهی تهی اور گوشت
اور پوست وهان کا گل گیا تها اور کرم پڑ گئی تهی بلکه تمام اعضا مین گوشت نه تها ایک
مشت پر و استخوان ها تهه آئی ظاهر هوا که جوڑا اوس کا مر گیا اوسکی فراق نی اسحال کو
پهچایا رباعی بگداخت تن از هجر دل افروز مرا افروخت چو شمع آه جان سوز
مرا روز طربم سیاه شد چون شب غم نشناند فراق تو بدین روز مرا همت خان
نے که بنده خوب هی اور سخن اوسکا قابل اعتبار عرض کی که پرگنهٔ دوجا مین ایک جوڑه
سارس کا کنارهٔ تالاب پر نظر آیا میری ساتهه کی بندوقچی نے ایک کو مار لیا اور وهین
سر اوس کا کاٹ کر صاف کیا اتفاقا اوس منزل مین دو تین مقام هوی جوڑا
اوسکا همیشه اوس گرد نواح مین پهرتا تها اور فریاد و فغان کرتا تها اوسکی بیقراری سی دل
بهرا و کهتا تها اور سوا ندامت کی کچهه نهین بن پڑتا تها جو اوس منزل سی کوچ هوا حسب

اتفاق بعد پچیس دن کی پہر اوسی منزل مین گذر ہوا وہان کی رہنی والون ہی انجام
حال اوس سارس کا پوچہا بولے اوسنی اوسی دن جان دی اور اب تک اثر اوسکی
پروبال کا وہین ہی مینی جاکر دیکہا جس طرح لوگون نی کہا تہا ویسا ہی پایا ایسی
نقلین بہت ہین اونکی لکہنی مین طول ہوتا تہا سولوین کو خبر فوت ہونی راوت شنکر
کی کہ تعینات صوبہ بہار سی تہا عرض ہوئی مان سنگہہ پسر کلان اوسکا منصب
دو ہزاری ذات اور چہہ سو سوار سرفراز ہوا اور بیٹی اور ہمقوم اوسکی ساتہہ اضافہ کی ممتاز
ہوی اور اوسکی متابعت کو مامور ہوے اور مبارک شنبہ اکیسوین کو فیل باون سرسکار کیا
ہوا خاص میرا کہ واسطی ہلجانی کی پرگنہ دوحد مین چہوڑا تہا حضور مین آیا مینی حکم فرمایا کہ
نزدیک جہروکہ جانب دریا کی رکہین تاکہ ہمیشہ زیر نظر رہی فیل خانہ عرش آشیانی مین کوئی
ہاتی کلان تر فیل درجن سال سی جو مدت سی سرگروہ فیلان خاصہ کا تہا نظر نہین آیا
بلندی اوسکی دو گرہ کم پانچ گز الہی تہی کہ آٹہہ گز اور تین اونگل شرعی ہوتی ہین اور
بالفعل فیل میری سرکار مین سب سے بڑا پہلوان عالم گجراج ہی کہ حضرت عرش آشیانی
خود بدولت نی اوسکو شکار فرمایا تہا اور سرگروہ فیلان خاصہ میرے کا ہی اونچائی
اوسکا چار گز نیم پاؤ ہی کہ سات گز اور سات اونگل شرعی ہوتی ہین ف گز شرعی
چوبیس اونگل مردم متوسط کے مقرر ہین اور گز الہی چالیس انگشت ہی اس تاریخ کو
مظفر خان نی کہ ساتہہ خدمت صوبہ ولایت ٹہٹہہ کی سرفراز تہا سعادت آستان
بوسی حاصل کی سو مہر اور سو روپیہ نذر اور بمقدار ایک لاکہہ روپیہ کی جواہر اور سامان جڑاو

پیشکش کیا ان دنون خبر پہنچی کہ حق تعالی نے فرزند پرویز کو لڑکا دختر شاہ مراد مغفور سے عطا فرمایا امید کہ قدم اوسکا اس دولت پر مبارک ہو جو بیسوین کو راہی بہارہ نے دولت آستان بوسی حاصل کی ملک گجرات مین اس سے بڑا کوئی زمیندار نہین ملک اوسکا دریای شور سے ملا ہوا ہی بہارہ اور جام ایک جد ہی ہین اور اوس پشت اوپر جا ملتی ہین حاصل کلام ملک اور جمعیت کی جہت سے اعتبار بہارہ کا جام سے زیادہ ہے کہتی ہین کہ واسطی ملاقات کسی سلاطین گجرات کی نہین آیا تہا سلطان محمود نی اوس پر فوج کشی کی اور لڑائی ہوئی فوج محمود پر شکست پڑی القصہ جس وقت کہ خان اعظم واسطی تسخیر قلعہ جوناگڈہ ملک سورتہ کے آیا ننو کہ سلطان مظفر اوس کا خطاب تہا اور آپ کو وہ وارث ملک کہتا تہا اور بحال تباہ پناہ زمیدارون مین روزگار بسر کرتا تہا بعد اوسکی جام سے ساتہہ افواج منصورہ کے صف جنگ کر کے شکست کہائی اور ننو بیچ پناہ رای بہارہ کے آیا اعظم خان نے ننو کو رای بہارہ سی طلب کیا مشار الیہ نے جو تاب مقابلہ لشکر منصور کی نہ رکہتا تہا ننو کو حوالہ کر دیا اس دولتخواہی کے سبب تا صدرات افواج قاہرہ سی محفوظ رہا جب کہ احمد آباد نے ساتہہ نزول مواکب اقبال کے رونق پائی اور جلدی سی کوچ ہوا اس باعث وہ ملازمت مین نہ پہنچا اور زمین اوسکی بہی دور تہی اور فرصت بہی مقتضی تعین افواج کی نہ ہوئی جو اتفاق سے پہر مراجعت واقع ہوئی اس دفعہ فرزند شاہ جہان نے راجہ بکرماجیت کو ساتہہ

ایک فوج کے بندہاے درگاہ سے تعین فرمایا وہ نجات اپنی منحصر آنے
مین جان کر خود وسیلۂ سعادت آستان بوس کے دوڑ آیا دو سو مہر
اور دو ہزار روپیہ نذر اور سو گھوڑے پیشکش کیے لیکن ایک بہی گھوڑا
ایسا نہ تہا کہ خاطر پسند ہو عمر اوس کی اسّی برس سے زیادہ نظر
آتی ہے اور وہ کہتا ہے کہ مین نوّے سال کا ہون لیکن حواس اور
قواے ظاہری مین کچہہ فتور نہین آیا اوسکی لوگون مین ایک بوڑہا شخص
نظر آیا کہ ریش و بروت اور ابرو اوسکی سفید ہوگئی تہی کہتا ہی کہ میرے
ایام طفولیت کو بہارہ یاد رکہتا ہے کہ مین آگے اوسکی بڑا ہوا ہون۔ اسی
تاریخ کو ابو الحسن منصور ساتہہ خطاب نادر الزمانی کے سرفراز ہوا مجلس
میری جلوس کی دیباچہ جہانگیر نامہ مین کہینچکر سامنی لایا جو سزاوار تحسین اور آفرین
کے تہا مورد الطاف بی نہایات کا ہوا اور مقصود کو پہنچا تصویرین اوسکی
نوادرات روزگار سے ہین اس زمانہ مین نظیر اپنا نہین رکہتا ہی اگر آج اوستاد
عبد الحی اور اوستاد بہزاد ہوتی تو داد اوسکی کارگی دیتی باپ اوسکا آقا رضا مروی میرے
ایام شاہزادگی مین میری خدمتمین رہا ہی اوسکو نسبت خانہ زادگی کی اس
درگاہ سی ہی لیکن اوسکو کچہہ مناسبت اپنی باپ سی نہین بلکہ دونون کو ایک
عالم سی نہین کہہ سکتی ہین مجکو اوسکی ساتہہ خیال تربیت کا بہت ہی
صغر سن سی اب تک خاطر ہمیشہ متوجہ اوسکی پرورش کے لیے تہی

یہان تک کہ کام اوسکا اس درجہ کو پہچا الحق کہ وہ شخص نادر اپنی زمانہ کا
ہی اور ایسا ہی اوستاد منصور نقاش کہ ساتہہ خطاب نادر العصری کے ممتاز
ہی اور فن نقاشی مین یگانہ اپنی عصر کا ہی اور میری باپ کی عہد مین اور میری
زمانہ مین یہہ دونون شخص ثالث اپنا نہین رکہتی ہین مجکو ذوق تصویر اور مہارت
اوسکی تمیز کی اسقدر رہو گئی ہی کہ اوستادون سی بڑہ گیا ہون اور عمل ہر ایک کا
نظر مین آجاتا ہی بدون اسکی کہ نام اوسکا مذکور ہو معلوم کرلیتا ہون کہ یہہ کام
فلانی کا ہی بلکہ اگر ایک مرقعہ مشتمل چند تصویرون کا ہو اور ہر تصویر عمل جدا
جدا اوستاد کی ہو تو مین معلوم کرجاونگا کہ ہر چہرہ بنایا ہوا فلانی کا ہی اور
جو ایک صورت مین چشم اور ابرو کو کسی دوسری نی کہینچی ہو اس صورت مین
مین سمجہتا ہون کہ اصل چہرہ کہیچا ہوا فلانے کا ہی اور چشم اور ابرو بنائی ہوئی
فلانی کی اکتیسوین کو باران بہت ہوا غرہ ماہ امرداد تک بہت شدت
سی برسا سولہ روز تک برابر باران رہا جو یہہ ملک ریت کا ہے
اور عمارتین اوسکی بہت کمزور ہین اس باعث بہت سی مکانات
گر پڑی جنسی چند آدمی بہی تلف ہوی یہان کے رہنی والون سی سنا
گیا کہ ایسا مینہہ کا برسنا کبہی کسی کو یاد نہین کہ کسی سال مین برسا ہو ندی
سانبہر مہتی اگرچہ ظاہر پر آب نظر آتی ہے لیکن اکثر جگہہ پایاب ہے
اور ہاتی ہمیشہ آمد رفت کرتا ہے جون ہین کہ ایک دن مینہہ موقوف ہوا

گہوڑا

گہوڑا اور آدمی بہی پایاب گذرنی لگا سرچشمہ اس ندی کا کوہستان ملک رانامین ہی کوکرہ کی گہاٹی سی نکلتی ہی اور ڈیڑ کوس نکلکر نیچی میرپور کے گذرتی ہی وہان اس ندی کو دریای واکل کہتی ہین اور تیس کوس میرپور سی آگی بڑہ کر ساہنہر متہی کہتی ہین روز مبارک شنبہ دسوین کو راو بہارہ ساتہہ عنایت ہاتی اور ہتنی اور خنجر مرصع اور چار انگشتری یاقوت سرخ اور زرد اور نیلم اور زمرد کے سرفراز ہوا ساتق اتالیق جان سپار خان خانان سپہ سالار نے حسب الحکم ایک فوجکو سرداری اپنی بیٹی امر اللہ کے جانب گونڈوانہ واسطی لینی کان الماس کے جو قبضہ بیخوز میداران سین مین تہی متعین کیا تہا آج اوسکی عرضی آئی کہ زمیدار مذکور نے مقابلہ لشکر منصور کا خارج اپنی حوصلہ سی جان کر کان کو پیشکش کیا اور داروغہ بادشاہی واسطی محافظت اوس کان کے مقرر ہوا الماس وہان کا اصالت اور نفاست مین سب قسم کی ہیرون سی فوقیت رکہتا ہی اور نزدیک جوہریون کی نہایت معتبر اور سب اچہی اور خوبصورت اور اعلی ہوتی ہین دوسری کان گوکرہ کہ حدود ملک بہار مین واقع ہی اور الماس وہان کان سی نہین نکلتا بلکہ ایک ندی ہی کہ ایام برسات مین نالہ پہاڑ کے اوپر سی اوترتا ہی آگا اوسکا بند کر دیتی ہین جب سیل بند سی گذر جاتا ہی اور پانی کم ہو جاتا ہی جو لوگ کہ اس فن مین مہارت رکہتی ہین اور اس کام کی مخصوص ہین ندی مین آکر الماس نکالتی ہین اور مدت تین سال سی یہہ ملک میری تصرف مین آیا زمیدار وہانکا محبوس ہی حاصل کلام پانی اوس زمین کا نہایت مسموم ہی

اور مردم اجنبی وہان نہین رہ سکتا تیسری ولایت کرناٹک مین متصل سرحد قطب
کان
الملک کی پچاس کوس کی فاصلہ مین چار کان ہین اور زمیندارون کے تصرف مین
ہین الماس وہان کا اکثر بچنہ ہاتہہ آتا ہی روز مبارک شنبہ دسوین کو نامہر خان
بمنصب ڈیڑہزاری ذات اور ہزار سوار کے سرفراز ہوا اور ایک ہاتی اوس کو
عنایت ہوا مکتوب خان داروغہ کتب خانہ ساتہہ ڈیڑہزاری ذات کی سربلند ہوا
جوگینی حکم دیا تہا کہ شب برات کو جو گرد تال کاکریہ کے چراغ روشن کرین روز
دوشنبہ چودہوین شعبان کو متوجہ اوس تماشی کی ہوا اطراف تال و بیچ کی عمارات کو
فانوس اقسام اور رنگارنگ چراغون کی صنعت سی آراستہ کیا تہا اور آتشبازیونسی
عجب روشنی تہی باوجودیکہ اس مدت مین متواتر ابر وہوا وباران تہا لیکن اللہ کی
عنایت سی اوس رات اول ہی شب سی ہوا صاف ہوی اور ابر کچہہ نرہا اور حسب دلخواہ
تماشا چراغون کا میسر ہوا اور بندہای خاص ساغر نشاط سی خوشوقت ہوی حکم کیا تہی
کہ شب جمعہ کو پہر اوسی دستور سی چراغان روشن کرین اور غرائب اتفاقات
سی یہہ ہی کہ آخر روز مبارک شنبہ کو متصل بارش ہوی اور وقت روشنی کی باران
موقوف ہوا اور تماشا چراغون کا خاطرخواہ ہوا اوس روز اعتماد الدولہ نی
ایک قطعہ نیلم قطبی نہایت نفیس اور ایک ہاتی مکنہ مع سامان نقرئی پیشکش
کیا خوبصورت اور خوش اندام تہا داخل فیلان خاصہ ہوا کنارہ تال کاکریہ کی ایک
جوگی سناسی کہ پسندیدہ طائفہ ہنود کی ہوتی ہین حجرۂ درویشانہ بناکر رہتا تہا جو

خاطر ہمیشہ سی واسطی صحبت درویش کی راغب ہی بی تکلف اوسکی ملاقات کو
گیا مین دیر تک صحبت اوسکی پائی خالی معقولیت سی نہین کہ موافق آئین دین
اپنی کے مقدمات صوفیہ سی خوب واقفیت رکہتا ہی اور ظاہر اپنا بطور فقیران اہل
تجرید کے بنایا ہی اور طلب دنیا سی اپنی تئین دور رکہا ہی چنانچہ اس طائفہ مین
بہتر اس شخص سی نظر نہین آیا اکیسوین کو سارس نے کہ ذکر جفتی اوسکی کا اول مذکور
ہوا باغیچہ مین خس و خاشاک جمع کرکے اول ایک انڈا دیا اور تیسری دن دوسرا
انڈا دیا اس جوڑہ سارسکو کہ ایک مہینی کا تہا پکڑ کر لائی تہی پانچ سال سرکار مین
رہا بعد ساڑہے پانچ برس کی جفتی کی پہر اکیسوین ماہ مرداد یعنی ساون کو انڈے دیی
نر نزدیک مادہ کی کہڑا کہڑا پاسبانی کیا کرتا ہی اور اسقدر خبرداری رکہتا ہی کہ کسی
جانور کی مجال نہین کہ پاس اسکی جا سکی ایک وقت نیولا نمودار ہوا نر بہت
غصہ سی پیچہی اوسکی دوڑا اور سوراخ مین گہسنی تک پیچہا اوسکا نچہوڑا وقت طلوع
آفتاب کی نر آکر پشت مادہ کی کہجلاتا ہی مادہ اوٹہہ جاتی ہی اور نر انڈون پر
بیٹہہ جاتا ہے پہر مادہ بہی اسی دستور سی نر کو اوٹہاتی ہی اور آپ بیٹہتی ہی غرض
کہ مادہ تمام شب تنہا انڈون پر بیٹہی رہتی ہی اور دن کو نر و مادہ اپنی اپنی
نوبت سی بیٹہتی ہین اور اوٹہنی بیٹہنی مین بہت احتیاط کرتے ہین کہ مبادا
کچہہ صدمہ انڈون کو نہ پہنچی وقت مراجعت کی فیل سے جو کہ موسم شکار باقی
تہا اسلیی کچہبت خان داروغہ اور بلوچ خان قراول بیگی کو مین وہین چہوڑ آیا کہ

جسقدر ممکن ہو ہاتی پکڑین اور اسیطرح چند قراولون کو فرزند شاہ جہان نے بہی اسی
خدمت پر متعین و مامور کیی تہی اونہون نی اسی تاریخ کو آنکر ملازمت حاصل کی کل
ایک سو پچاسی ہاتہی پکڑ کر لائی نر تہتر مادہ ایک سو بارہ منجملہ اونکی سینتالیس نر اور
پچہتر مادہ کہ ایک سو بائیس ہوتی ہین قراولان شاہی نی شکار کیی اور چہبیس نر
اور سینتیس مادہ کہ ترسٹہ ہوی قراولان فرزند نی پکڑے چوبیسوین کو واسطی سیر
فتح باغ کے گیا دو دن وہان عیش و آرام مین گذاری پہر دولتخانہ مین آیا جو آصف
خان نے عرض کیے کہ باغچہ میری حویلی کا نہایت سبز و خرم ہوگیا ہی اور انواع گل و ریاحین
اوسمین شگفتہ ہین حسب التماس اوسکی روز مبارک شنبہ اکتیسوین کو اوس حویلی مین
گیا مین مکان خوب تہا خوش ہوا مین آلات و اقمشہ مرصع جواہر کی اور بینتیس ہزار
روپیہ پیشکش کیی قبول ہوے مظفر خان عنایت فیل و خلعت سی سرفراز ہوکر عہدہ حکومت
صوبہ ٹھٹھہ پر مقرر ہوا خواجہ عبد الکریم گیلانی کہ بطریقہ تجارت ایران سی آیا تہا اور
میری برادر شاہ عباس نے ایک خط ساتہہ کچہہ تحفہ کے اوسکی ہاتہہ بہیجا تہا اسی تاریخ
مشار الیہ کو خلعت و فیل عطا فرماکر رخصت کیا اور جواب خط بہیجا گیا اور خان عالم
ساتہہ فرمان مرحمت عنوان اور خلعت خاصہ کے سرفراز ہوا روز جمعہ کو غرہ ماہ شہریور
کا ہوا تیسری تاریخ روز یکشنبہ سی مبارک شنبہ تک پانی برسا عجائبات سی یہہ
ہے کہ جوڑہ سارس کا دن مین پانچ چہہ مرتبہ نوبت بنوبت انڈون پر بیٹہا
کرتا تہا جب کہ باران برسا اور ہوا سرد ہوئی واسطی گرم رکہنی انڈون کے صبح سی

دوپہر تک برابر بیٹھا رہا اور دوپہر سی دوسری دن کی صبح تک بی فاصلہ مادہ بیٹھی
کہ مبادا برخاست ونشست سی برودت ہوا کی اثر کر جائی اور نمی انڈون کو
پہنچی تو وہ بگڑ جاوین غرض یہہ کہ آدمی رہنمونی عقل سی ادراک کرتا ہی اور حیوان
موافق حکمت ازلی کے پیدا اوسی پر ہوا ہی او رغریب تر یہہ کہ وہ ابتدا مین انڈونکو
متصل سینہ کے نیچی نگاہ رکھتی تہی جب چودہ پندرہ دن گذرے درمیان انڈونکی
قدری فاصلہ کر دیا کہ مبادا متصل رہنی سی گرمی بہت ہو اور انڈی سڑ جاوین
روز مبارک شنبہ ساتوین کو ساتہہ خرمی اور مبارکی کے پیش خیمہ طرف آگرہ کی
نکالا گیا اول نجومیون نے واسطے کوچ کے ساعت مذکور کو اختیار کیا تھا لیکن
جو بارش بہت ہوئی چنانچہ ندی محمود آباد اور دریاے مہی سی عبور لشکر منصور
کا متعذر تہا اسلیی ناچار اس ساعت مین پیش خیمہ نکال کر اکیسوان روز
شہریور کا واسطے کوچ کے مقرر ہوا اول فرزند شاہ جہان نے خدمت فتح قلعہ
کانگڑہ کی کہ کسی بادشاہ کی قبضہ مین نہ آیا تہا اپنی ذمہ ہمت پر لازم کی تہی اور ایک
فوج سرداری راجہ سورجمل پسر راجہ باسو کے کہ بندہاے معتقد اوسکے سی ہے
بہیجی تہی آب ظاہر ہوا کہ فتح اوس قلعہ کی اوس فوج سی صورت پذیر نہین
اسلیی اوسنی راجہ بکرماجیت کو کہ بندہای عمدہ اوسکی سی ہی ساتہہ ہزار سوار موجود ملازم خاص
اپنی اور ایک جماعت بندہای جہانگیری سی مثل شاہ باز خان لودہی اور ہر دی نرائن
ہاڈا اور رای پرتہی چند اور پسران رام چند اور دو سو برق انداز اور پانسو گولہ انداز

پہنچی اور جو ساعت رخصت اوس کی یہی تاریخ ٹہری تہی مشار الیہ نے تسبیح زمرد قیمتی
دو ہزار روپیہ کی بطور نذرانہ کے گذرانی ساتہہ عطای خلعت و شمشیر کی سرفرازی پاکر
اوس خدمت پر رخصت کیا گیا جو وہ اوس صوبہ مین جاگیر رکہتا تہا فرزند شاہجہان
نے پرگنہ برہانہ کہ بائیس لاکہہ کا ہی بطور انعام کے التماس کرکے اوسکو جاگیر مین دیا خواجہ
تقی دیوان بیوتات کہ واسطی خدمت دیوانی صوبہ دکن کے مقرر ہوا تہا ساتہہ
خطاب معتمد خان اور فیل اور خلعت کی ممتاز ہوا اور ہمت خان کو خدمت فوجداری سرکار
بہرونج اور اوسکی حدود کے رخصت فرماکر اسپ اور پرم نرم خاص عنایت کیا
اور پرگنہ بہرونج اوسکی جاگیر مین مرحمت ہوا اور رای پرتہی چند کہ خدمت فتح کانگڑہ
پر متعین ہوا تہا ساتہہ منصب ہفتصدی اور ساڑہی چار سو سوار کے سربلند ہوا
جو عرس شیخ محمد غوث کا قریب آگیا تہا دو ہزار درب واسطی خرچ کے اون کے بیٹونکو
عطا ہوے مظفر ولد بہادر الملک کہ متعینان صوبہ دکن سی ہی بمنصب ہزاری ذات اور پانصد
سوار کے سربلند ہوا اب کہ وقایع بارہ سالہ جہانگیرنامہ کی بیاض مین لکہی گئی تہی
متصدیان کتب خانہ خاص کو حکم ہوا کہ اس بارہ سال کے احوال کی ایک جلد بناکر نسخہا
متعدد تیار کرین کہ مین اپنی بندہای خاص کو عنایت کرون اور تمام شہرون مین
بہیجون تاکہ ارباب دولت اور اصحاب سعادت اس کو دستور العمل اپنی روزگار کا کرین
آٹہوین کو ایک واقعہ نویس تمام کو لکہہ کر جلد بنواکر حضور مین لایا جو یہہ پہلا نسخہ تہا تو
فرزند شاہجہان کو کہ مین اوسکو ہر چیز مین اپنی باقی فرزندون سی مقدم جانتا ہون

مرحمت کیا اور ثبت کتاب پر خط خاص سی لکھہ دیا کہ فلانی تاریخ اور فلانی مقام مین اس فرزند کو عنایت ہوا امید کہ اوسکو توفیق دریافت ان مطالب کی کہ باعث رضاجوئی خالق اور دعاگوئی خلق کا ہی نصیب اور روزی ہو بارہوین کو سبحان قلی قراول سیاست کیا گیا تفصیل اس اجمال کی یہہ ہی کہ وہ بیٹا حاجی جمال بلوچ کا جو قراولان عمدہ میری باب کی سے تہا ہی اور بعد وفات اون حضرت کی نوکر اسلام خان کا ہوکر ہمراہ اوسکی بنگالہ گیا اور اسلام خان نہایت رعایت اوسکی بسبب خانہ زادگی اس درگاہ کی کیا کرتا تہا اور معتمد جان کر ہمیشہ سواری اور سکاری مین نزدیک اپنی رکہتا تہا عثمان افغان نی کہ سالہا تمرد و عصیان سی اوس صوبہ مین رہا اور انجام حال اوسکا اوپر مذکور ہوا جو کہ خوف بی قیاس اسلام خان سی رکہتا تہا تو اوسنی ایک شخص نزدیک اس بی سعادت کی بہیجکر واسطی قتل اسلام خان کی گفتگو کی اسنی خود ذمہ داری اس کام کی کر کے دو تین شخص اپنی ساتہہ متفق کیے اتفاقا پہلی اوس سی کہ ارادہ باطل اس ناحق شناس کا ظہور مین آوی ایک نی اونہین مین سی آکر اسلام خان کو آگاہ کر دیا اسلام خان نی اوسی دم اوس بکحرام کو مقید کر دیا پہر بعد فوت ہونی اسلام خان کے وہ درگاہ مین آیا جو اور خویش و اقربا اوسکی سلک قراولون مین منتظم تہی حکم ہوا کہ وہ قراولون مین رہا کری اوس وقت اسلام خان نی بطور مُعمی کے عرض کی کہ یہہ لایق خدمت میری نزدیک نہین بعد کرید کے ظاہر ہوا کہ یہہ مقدمہ طرف اوسکی منسوب ہی لیکن جو اوسکی برادرون نے بمبالغہ عرض کی کہ محض تہمت تہی

اور بلوچ خان قراول بیگی ضامن ہوگیا تو بہی قتل اور سیاست اوسکی سی درگذر کی اور حکم دیا کہ ہمراہ بلوچ خان کے خدمت کرتا رہی پہر باوجود اس کرامت اور جان بخشی کے بی سبب اور بی جہت وہ حضور سی بہاگ کر طرف اگرہ کی چلا گیا حکم ہوا کہ بلوچ خان کو کہ ضامن تہا اول حاضر کرین اوسنی آدمی اوسکی تلاش مین بہیجی ایک موضع مین مواضع اگرہ سی کہ خالی تمردسی نہین اور جہندہ اوسکا نام ہی بلوچ خان کی بہائی نے کہ اوسکی تلاش مین گیا تہا اوسکو جا ملا یا ہرچند ملائمت اور نرمی سی چاہا کہ اوسکو حضور مین لاوی کسی وجہ راضی نہ ہوا اور لوگ اوسکی حمایت کو کہڑی ہوگئے ناچار نزدیک خواجہ جہان کے اگرہ مین جا کر حقیقت بیان کی مشارالیہ نے فوج اوس گانو پر معین فرمائی کہ جبراً و قہراً اوسکو گرفتار کر لاوین وہان کے لوگون نے جو خرابی اور ویرانی اپنی آئینہ حال مین معاینہ کی اوسکو پکڑوا دیا اس تاریخ کو وہ مسلسل اور مقید حضور مین آیا تو بہی حکم اوسکی قتل کا دیا میر غضب نے بسرعت تمام اوسکو سیاست گاہ مین لیگیا بعد کچہہ دیر کے بسبب شفارش ایک کی مقربون سی جان بخشی فرما کر حکم واسطی کاٹنی پانو کے فرمایا وہ بحکم تقدیر پہلی بہیجی حکم کے قتل ہو چکا تہا ہرچند کہ وہ خون گرفتہ لایق قتل تہا معہذا خاطر حق شناس نی ندامت اوٹہا کر مقرر فرمایا کہ بعد اسکی حکم واسطی قتل جس شخص کے ہو باوجود تاکید و مبالغہ کے تا وقت غروب افتاب اوسکو نگاہ رکہین اور مار نہ ڈالین پہر جو اوسوقت تک حکم نجات کا نہ پہنچی ضرور سزا کو پہچاوین روز یکشنبہ دریای مہی نے بڑی طغیانی کی اور بڑی بڑی موجین

نظر آئین کہ سالہاے گذشتہ مین یہہ دریا کبھی ساتہہ اس شدت کے بلکہ آدہا بھی اس سے نہ آیا ہوگا شروع روز سی آنا سیل کا شروع ہوا اور پچہلی دن سے کچہہ مائل کمی ہوا اس شہر کے معمر لوگون نے عرض کی کہ ایک مرتبہ ایام حکومت مرتضی مین ایسے زور سے سیل آیا تہا پہر کبھی ایسا معلوم نہ ہوا آن دنون ایک قصیدہ مغربی کا جو مداح سلطان سنجر اور ملک الشعرا اوسکا ہی سُنی مین آیا نہایت سلیس اور صاف تہا مطلع اوسکا یہہ ہی

ای آسمان مسخر حکم روان تو		کیوان پیر بندہ بخت جوان تو

سعیدای زرگر باشی نے کہ طبیعت ناظم رکہتا ہے قصیدہ مذکور پر قصیدہ کہہ کر لایا خوب کہا ہے یہہ چند شعر اوس قصیدہ کے ہین سے

ای نہ فلک نمونہ از آستان تو	دوران پیر گشتہ جوان در زمان تو
بخشند دل تو فیض و نوید سبب چو مہر	جانہا ہمہ فدای دل مہربان تو
از باغ قدرتست فلک یک ترنج سبز	انداختہ بروی ہوا باغبان تو
یارب چہ گوہری تو کہ افروخت در ازل	جانہای قدسیان ہمہ از نور جان تو
بادا جہان بکام تو ای پادشاہ عہد	در سایۂ تو خرم شاہ جہان تو
ای سایۂ خدا ز تو پر نور شد جہان	بادا ہمیشہ نور خدا سائبان تو

روز مبارک شنبہ چودہوین کو واسطی صلہ اس قصیدہ کے حکم فرمایا مینی کہ سعیدا کو سونے سے تولین پچہلی دن کو واسطی سیر باغ رستم بارٹی کے جانا ہوا نہایت سبز و خرم تہا وقت شام کے کشتی پر سوار ہوکر دولت خانہ کو لوٹ آیا پندرہوین کو

ملا امیر نام ایک پیر مرد نی ماوراء النہر کی طرف سی آکر سعادت آستان بوسی کی پائی
اور عرض کیا کہ مین قدیمان عبد اللہ خان اوزبک سی تہا اور ایام شباب سی تا
وقت وفات خان کے خدمت گاران قدیم و مقرب مین ممتاز رہکر خلا و ملا
مین محرم راز رہا بعد انتقال خان کے اب تک مینی اوس ملک مین با آبرو بسر کی
اندنون واسطی زیارت دولتخانہ مبارک کے وطن مالوفہ سے نکلکر اپنی تئین ملازمت
شریف شاہی مین پہنچایا آمینی جانے اور رہنی مین اوسکو مختار کردیا اوسنی
عرض کی کہ چند روز خدمت مین رہونگا ہزار روپیہ خرچ اور خلعت اوسکو مرحمت
ہوا بغایت پیر شگفتہ روی و پر نقل و سخن ہے فرزند شاہ جہان نے بہی پانسو روپیہ
اور سرو پا اوسکو لطف کیا درمیان باغچہ دولت خانہ کے عمدہ چبوترہ اور حوض
ہے ایک طرف اوس چبوترہ کے درخت مولسری کا ہی کہ پشت اوسکو لگاکر
بیٹہہ سکتی ہین لیکن جو ایک طرف کا تنہ خمدار اور بدنما تہا فرمایا مینی کہ سنگ مرمر
کی لوح تراشکر وہان مضبوط کردین کہ اوسپر پشت لگاکر بیٹہہ سکین اوسوقت
فی البدیہہ ایک بیت زبان پر جاری ہوئی سنگتراشون کو حکم ہوا کہ اوس لوح
مین کہود دین تا بطریق یادگار صفحہ روزگار مین باقی رہی وہ بیت یہہ ہی
نشیمنگاہ شاہ ہفت کشور ٭ جہانگیر ابن شاہنشاہ اکبر ٭ آونیسوین کو دولتخانہ
خاص مین بازار مرتب ہوا اول ضابطہ ایسا تہا کہ اہل بازار اور اہل پیشہ شہر کے حسب
حکم صحن دولتخانہ مین دکانین آراستہ کرکے جواہر اور مرصع آلات و اقمشہ

ہر طرح کے اور سامان اقسام کی اور اسباب عمدہ جو کچھہ بازار مین فروخت ہوتی
ہین حاضر کرکے میری سامنی لائی آب دل مین آیا کہ اگر شب کو یہہ بازار مرتب
ہوا کری اور بہت سی فانوس آگی صحن دکانون کے روشن کیی جایا کرین
تو ایک طور کی نمود ہوگی جب مرتب ہوا تو بی تکلف خوب نمود ہوئی کہ لاثانی تہی
تمام دوکانون مین سیر کرکے جو کچھہ جواہرات اور آلات مرصع اور ہر قسم کی چیزیں
پسند آیا خریدا مینی ہر دکان کے کچھہ سامان سی ملا امیر کو انعام ہوا اسقدر
جنس اوسکو ملی کہ لینی سی عاجز ہوگیا اکیسوین شہریور روز مبارک شنبہ مطابق
بائیسوین رمضان سنہ ١٠٢٧ ہجری کو بعد گذرنے اڈہائی گھڑی نجومی کے ساتہہ مبارکی
اور فرخی کے طرف دار الخلافت آگرہ کی کوچ ہوا دولت خانہ سی تال کاکریہ تک
کہ محل نزول رایات اقبال کا ہی بحسب معمول نوچہاور کرتا گیا مین آ سی روز جشن
وزن شمسی منعقد ہوا اور از روی حساب سن شمسی کے سال پچاسوان عمر اس
نیاز مند درگاہ خدا کا شروع ہوا اور موافق ضابطہ مقرر کے اپنی تئین ساتہہ
طلا و دیگر اجناس کے تول کر موتی اور گل زرین نوچہاور کیی اور شب کو تماشا
چراغون کا کر کے حرم سرا مین ساتہہ عیش و عشرت کی گذارا تیئیسوین جمعہ کو
حکم کیا مینی کہ تمام مشایخ اور ارباب سعادت کو کہ اس شہر مین رہتی ہین حاضر کرین
تا کہ ملازمت مین روزہ افطار کرین تین شب اسی تیرہ پر گذرین اور حضرات
آخر مجلس تک برپا کھڑا ہو کر زبان حال سے کہتا مین نظم

خداوندگارا توانگر تویی	توانا و درویش پرور تویی
نه کشورگشایم نه فرمان دهم	یکی از گدایان این درگهم
تو بر خیر و نیکی دهم دسترس	وگرنه چه خیر آید از من بکس
منم بندگان را خداوندگار	خداوندرا بندهٔ حق گزار

ایک جماعت فقرا نے کہ اب تک ملازمت مین نہ پہنچی تہی التماس مدد معاش کی
کی لایق استحقاق ہر ایک کی زمین اور خرچی مرحمت کی کامیاب خواہش کیا
شب مبارک شنبہ اکیسوین کو سارس نی ایک بچہ نکالا اور شب دوشنبہ بچیسوین کو
دوسرا بچہ حاصل تہیہ کہ ایک بچہ بعد چوبیس دن اور ایک بعد چہبیس دن کی نکلا
جثہ مین بچہ فارسی ذہ یازدہ حصہ کلان تر یا برابر بچہ تک یا ہہ طاوس کی پشم
اوسکی نیلی ہی پہلی دن کچہہ نہ کہایا دوسری دن مان باپ اوسکی ٹڈی چہوٹی
چہوٹی جو بچہ سی پکڑ کر کبہی مثل کبوتر کے کہلاتی تہی اور کبہی مانند مرغی کے آگی بچہ کے ڈالتی
کہ بچہ آپ اوٹہا کر کہا جاوی اگر ٹڈا چہوٹا ہوتا تو سلامت چہوڑ دیتی اور اگر بڑا ہوتا
تو بعضی کو دو ٹکڑے اور بعضی کو تین ٹکڑے کرتے تا بفراغت بچی اوسکو کہاوین
جو بہت رغبت اونکی دیکہنی کی مجکو تہی حکم دیا مینی کہ ساتہہ احتیاط تمام کے کہ کچہہ آزار
اون کو نہ پہنچی حضور مین لاوین بعد ملاحظہ کے پہر فرمایا مینی کہ اوسی باغچہ مین
اندر دولت خانہ کی لیجا کر رکہین جب چلنا پہرنا سیکہین ملازمت مین لاوین
اس روز حکیم روح اللہ بانعام ہزار روپیہ سرفراز ہوا بدیع الزمان پسر مرزا شاہرخ

نے جاگیر اپنی سے آکر ملازمت حاصل کی چہبیسوین کو تال کاکریہ سی کوچ کرکے موضع
گنج مین منزل کی ستائیسوین کو کنارہ دریاے محمود آباد پر کہ ایزک نام ہی نزول اقبال
ہوا جو آب وہوا احمد آباد کی بہت ناقص تہی محمود بیکرہ نے ساتہہ صواب دید حکما کے
کنارہ دریاے مذکور پر شہر بساکر وہان اقامت اختیار کی تہی بعد اوسکی کہ جاپانیر کو
فتح کیا تو اوس مقام کو دار الملک کرلیا اور تا عہد محمود شہید کے حکام گجرات اکثر اوقات
وہان رہتے پہر محمود مذکور نے کہ آخر بادشاہان گجرات کا ہی آخر محمود آباد مین نشیمنگاہ
اپنا مقرر کیا بے تکلف آب وہوای محمود آباد کو کچہہ نسبت ساتہہ احمد آباد کے نہین
واسطے امتحان کے فرمایا ہمنی کہ بکری کا پوست اوتار کر کنارہ تال کاکریہ کی لٹکاوین
اور اسیطرح ایک بکری محمود آباد مین تاکہ تفاوت ہوا کا ظاہر ہوا اتفاقا سات گہڑی
دن چڑہی اوس جگہہ بکری لٹکائی جب کہ تین گہڑی دن باقی رہا اسقدر متعفن ہوگیے
کہ نکلنا اوسکی گرد سے دشوار ہوگیا محمود آباد مین وقت صبح کی بکری لٹکائی شام تک
کچہہ متغیر نہوئی بعد گذرنے ڈیڑہ پہر رات کی تعفن پیدا ہو حاصل کلام یہہ کہ سواد شہر احمد
آباد مین بعد آٹہہ گہڑی نجوم کے متعفن ہوے اور محمود آباد مین بعد چودہ [۱۴] گہڑی کے
روز مبارک شنبہ اٹہائیسوین کو رستم خان کو کہ فرزند اقبال مند شاہ جہان نے واسطے
حکومت اور حراست ملک گجرات کی مقرر کیا تہا ساتہہ عنایت اسپ و فیل اور پرم نرم
خاص کے سرفراز کرکے رخصت فرمایا اور بندہای جہانگیری کہ متعین صوبہ مذکور رہین
لایق رتبہ اپنے اپنے کی ساتہہ عطای اسپ خلعت کے سرفراز ہوی اونتیسوین کو

راجی بہارہ ساتہہ خلعت اور شمشیر مرصع اور اسپ خاصہ کے سربلند ہوکر اپنے وطن
کو رخصت ہوا اور اوسکی بیٹون نے ساتہہ اسپ و خلعت کے سرفرازی پائی سید محمد
نبیرہ شاہ عالم کو فرمایا مینے کہ جو کچھہ چاہیے بی تکلف التماس کرے اور اسپر مینے اوسکو قسم قرآن
کی دی مشار الیہ نے عرض کی کہ جو آپ قرآن کی قسم دیتے ہو التماس قرآن کا کرتا ہون
تاکہ ہمیشہ اپنی ساتہہ رکہون اور پڑہنی کا ثواب حضرت کو پہنچی اسلیے ایک قرآن لکہا ہوا
یاقوت کا تقطیع مختصر پسندیدہ کہ نوادر روزگار سی تہا میر مذکور کو عنایت ہوا اور اوسکی
پشت پر خط خاص سی مرقوم کیا کہ فلانے تاریخ فلانی مقام مین سید محمد کو یہہ قرآن کرامت
ہوا فی الواقع میر نہایت نیک نہاد اور مغتنم ہی باوجود نجابت ذاتی اور فضائل کسبی کے
ساتہہ اخلاق حمیدہ اور اطوار پسندیدہ کی آراستہ ہی بہت شگفتہ رو اور کشادہ پیشانی ہی
اس ملک کی لوگون مین برابر میر کے خوش ذاتی مین اور کوئی نظر نہین آیا مشار الیہ کو
مینی فرمایا کہ ترجمہ قرآن مجید کا عبارت سلیس و صاف مین بی تکلف کرہی اور اصلا
ساتہہ بسط و بیان شان نزول کے مقید نہو لغات ریختہ مین لفظ بلفظ قرآن کا ترجمہ
فارسی ہوا اور ایک حرف معنی تحت اللفظ پر زیادہ نہ کرین اور بعد تمام ہونے کی ہمراہ
اپنی فرزند سید جلال الدین کے روانہ درگاہ کرین اور یہہ فرزند سید کا بہی ایک جوان
ہے ساتہہ فنون ظاہری اور باطنی کے آراستہ آثار صلاح اور سعادتمندی کی ناصیہ
حال اوس کے سے ظاہر میر اوسکی فرزندی پر نازان ہی اور سچ وہ لیاقت اسکی رکہتا
ہے اور عمر جوان ہے باوجودیکہ بکثرت ساتہہ مشایخ گجرات کی عنایتین ہوتین تہین

پہر از سر نو لایق استحقاق ہر ایک کی نقد و جنس سی رعایتین کر کے رخصت کیی جو آب
و ہوا اس ملک کی میرے مزاجکو موافق نہین ہی حکیمون نی یہہ صلاح دی کہ قدرے
پیالہ معمولی سی کم کرنا چاہیی تب موافق صوابدید حکما کے کمی کرنا شروع کیا اور عرصہ ایک ہفتہ
مین بتعداد ایک پیالہ کے کم کیا اول ہر شب کو چہہ پیالہ تہی اور ہر پیالہ ساڑہی سات تولہ کا
کہ کل پینتالیس تولہ ہوتی ہین اب چہہ پیالہ ہین ہر پیالہ چہہ تولہ اور تین ماشی کا کہ کل ساڑہے
سینتیس تولہ ہوے پینے مین آتی ہین اور عجایبات سی یہہ ہی کہ سابقاً الہ آباد مین ساتہہ
خدا اپنے کے مینے عہد کیا تہا کہ جب سال میری عمر کا پچاس کو پہنچیگا تو شکار تیر و بندوق ترک کر کے
کسی جاندار کو اپنی ہاتہہ سے آزار نہ دونگا مقرب خان کہ منظوران محفل قدسی سے تہا اس
ارادہ سی واقف تہا القصہ اس تاریخکو کہ عمر میری سن مذکور کو پہنچی شروع سال پچاسوان
کا ہوا ایک روز کثرت مراقبت اور بخارات سی مین دل تنگ ہوا اور تکلیف بہت اوٹہائی
او سوقت ساتہہ الہام غیبی کے جو عہد کہ مینی اپنی اسی کیا تہا یاد آیا اور قصد سابق میری
دلمین مصمم ہوگیا اور اپنی دل مین مقرر کیا کہ جب سال پچاسوان تمام ہوکر مدت وعدہ
کی پوری ہو ساتہہ توفیق حق تعالی کے جسدن کہ زیارت حضرت عرش آشیانی
سے مشرف ہون استمداد ہمت بواطن قدسی مواطن حضرت سی کر کے دل کو اوس
شغل سی باز رکہون بمجرد پیدا ہونی اس نیت کی دل سی وہ تکلیف و رنج دور ہوئی
اور آپ کو خوشوقت اور تازہ پایا اور زبان کو حمد و سپاس خدا اور شکر نعمت اوسکی سے حلاوت
بخشی امید کہ توفیق میسر ہو ۔ چہ خوش گفت فردوسی پاکزاد ٭ کہ رحمت بران تربت پاک باد

میازار موری کہ دانہ کش ست		کہ جان دارد و جان شیرین خوشست	

روز مبارک شنبہ چوتھی کو سید کبیر اور بختر خان وکیلان عادل خان کو کہ پیشکش اوس کا
درگاہ والا مین لائی تھی رخصت لوٹنی کی ارزانی کی سید کبیر نی عطای خلعت او رخنجر
مرصع و اسپ سی سرفرازی پائی اور بختر خان ساتھہ عطای خلعت و اسپ و اُوربسی
مرصع کے کہ لوگ اوس ملک کی گردن مین لٹکاتے ہین ممتاز ہُوا اور چھہ ہزار درب
خرچ کے دونون کو انعام ہوی اور جو عادل خان نے کئی دفعہ بوسیلہ فرزند اقبال مند
شاہ جہان کے التماس سوال شبیہ خاص کا کیا تھا سو مینے ایک شبیہ اپنی ساتھہ ایک لعل گران
بہا اور فیل خاصہ کے مشار الیہ کو عنایت فرمائی اور فرمان مرحمت عنوان صادر ہُوا کہ
ولایت نظام الملک و قطب الملک سی جس جگہہ اور جسقدر پرگنہ قابض ہوسکی اوسکی انعام
مین مقرر ہوا اور جبکہ کمک اور مدد چاہیی شاہ نواز خان درستی فوج کرکے واسطے کمک کے
متعین کرے زمانِ سابق مین نظام الملک کہ کلان تر حکام دکن کا تھا اور سبھون نے اوسکو
بڑائی مین قبول کرلیا تھا اور بڑا بہائی جانتی تھی آندنون کہ عادل خان مصدر خدمات شایستہ
کا ہوا اور ساتھہ خطاب والاے فرزندی کے خصوصیت پائی تو مینی اوسکو ساتھہ
سرداری تمام دکن کے ممتاز کیا اور واسطے شبیہ کے یہہ رباعی خط خاص سی لکھدی

ای سوی تو دائیم نظر رحمتِ ما		آسودہ نشین بسایۂ دولتِ ما	
سوی تو شبیہ خویش کردیم روان		تا معنی ما بینی از صورتِ ما	

اور فرزند شاہ جہان نے حکیم خوشحال پسر حکیم ہمام کو کہ خانہ زادان خاصہ درگاہ ہی

اور صغر سن سی اوس فرزند کی خدمتمین بڑا ہولت ہے واسطے پہچانے خوشخبری مراحم جہان گیری کے نزدیک عادل خان کے ہمراہ اوسکے وکیلون کے بہیجا اور اسی روز میر جملہ واسطے خدمت عرض مکرر کے مقرر ہوکر سربلند ہوا کفایت اللہ خان دیوان صوبہ گجرات جبکہ ساتہہ دیوانی صوبہ بنگالہ کے مختص تہا بسبب وقوع بعضی حادثات کی بے سامان ہوگیا تہا اسلیے مبلغ پندرہ ہزار روپیہ بطور انعام اوسکو عنایت ہوی اندنون دو جلدین جہانگیر نامہ کی مرتب ہوئین اور نظر مین گذرین تہین ایک کو اول مدار الملک اعتماد الدولہ کو مرحمت کیا تہا آج دوسری جلد فرزند آصف خان کو عنایت کی پانچوین کو بہرام پسر جہانگیر قلیخان صوبہ بہار سی آیا دولت زمین بوس کی حاصل کی اور چند ہیرہ کان کوکرہ کی لاکر نظر کیے جو اوس صوبہ مین جہانگیر قلیخان سی خدمت شایستہ ظاہر نہوئین اور باوجود اسکی کئی بار عرض ہوی کہ اکثر بہائی برادر اوسکی دست تسلط اور تعدیکا دراز کرکے خدا کے بندون کو آزار پہنچاتی ہین اور ہر ایک اپنی کو حاکم جانکر جہانگیر قلیخان کو خیال مین نہین لاتا اسلیے مقرب خان کو کہ بندہ قدیم الخدمت مزاجدان ہی فرمان دستخطی خاص صادر ہوا کہ بعہدہ صوبہ بہار کے سرفراز ہوکر بمجرد پہنچنی فرمان قضا جریان کے اوس طرف پہنچی اون ہیرون سی کہ ابراہیم خان فتح جنگ نے بعد فتح کرنے کان مذکور کی حضور مین بہیجی تہی چند قطعی واسطے تراشنی کے حوالہ حکاکان سرکاری کی ہوی تہی اب کہ بہرام ناگاہ آگرہ مین پہنچا اور ارادہ آنی درگاہ کا کیا خواجہ جہان نی چند ہیری کہ تیار ہوگئی تہی اوسکی ساتہہ حضور مین بہیجی ایک اون مین سی ایسا ہی کہ ظاہر مین نیلم سی تمیز نہین کرسکتی اب تک ہیرا اس رنگ کا

دیکھا نہین تہا کیی برخ کا وزن مین ہوا جوہریون نے قیمتی تین ہزار روپیہ کا بتایا اور کہا کہ اگر سفید اور کامل عیار ہوتا تو بیس ہزار روپیہ کی قیمت پاتا اسسال مین چھٹی تاریخ ماہ تیر تک آنبہ کہانی مین آئی اس ملک مین لیمون بہت کثرت سے ہی اور بڑا ہوتا ہی گاگو نام ایک ہندو کی باغ سے چند لیمون لائی تہی نہایت لطیف اور بڑی تہی ایک کو جو سب سی بڑا تہا حکم کیا مینی کہ تولین سات تولہ کے برابر تہا چھٹی تاریخ جشن دسہرہ کا مرتب ہوا اول گھوڑون خاصہ کو آراستہ کر کے روبرو لائی بعد ازان فیلان خاصہ کو مزین کر کے ملاحظہ کرایا جو دریای مہی اب تک پایاب نہین ہوا لشکر عبور کر سکی اور آب و ہوای محمود آباد کو وہان بہ نسبت اور منازل کے کچھہ نسبت تہی اس باعث پہر دس روز اوسی منزل مین مقام ہوا ستاوین کو وہان سے کوچ کر کے موضع مین نزول فرمایا خواجہ ابو الحسن بخشی کو ساتہہ ایک جماعت بندہای کارگزار اور ملاحون و کشتیون بسیار کی آگی بہیجا تہا کہ دریای مہی کا پل باندہین کہ انتظاری پایاب ہونی کی نہ کہیچین اور لشکر ظفر قرین ساتہہ سہولت کی عبور کر جای آٹوین کو مقام ہوا دسوین کو موضع اینہ مین نزول رایات اقبال کا ہوا ابتدا مین سارس نے پانچ بچہ کا چونچہ مین پکڑ کر اوڑا لگا لیتا تہا اندیشہ اس بات کا ہوتا تہا کہ مبادا بیہ بی مہری کا اثر ہوا اور بچی کو ضایع کرے اسواسطی مینی حکم دیا تہا کہ نر کو جدا رکہین پاس بچون کے آنے نہ دین آن دنون واسطی امتحان کے فرمایا ہمنی کہ نزدیک بچون کی چھوڑین تا حقیقت بی مہری اور محبت کی ظاہر ہو بعد چھوڑنی کی نہایت رغبت اور محبت پائی گیی محبت اوسکی مادہ کی محبت سی کچھہ کم نہین معلوم ہوتا ہی کہ وہ ادا بہی از راہ پیار کی تہی آدینہ روز مبارک شنبہ گیارہوین کو مقام ہوا اور پہلی

دن چیتی کے شکار کو گئی تین ہرن کالی اور چار مادہ اور چکاری چیتی سی پکڑوالی پھر چودہین
کو واسطی شکار چیتی کے گئی پندرہ ہرن نر و مادہ پکڑی آور میرزا رستم اور اوسکی بیٹی سہراب خان
کو حکم کیا مینی کہ نیل گاہی کی شکار کو جاوین جسقدر ممکن ہو بندوقیں ماریں ہفت راس نر و مادہ
دونون نے شکار کیی جو عرض ہوئی کہ اس نواح مین ایک شیر آدم خوار ہی فرزند شاہجہان
کو حکم ہوا کہ شر اوس کا خلق خدا سی دور کری وہ فرزند بندوق سی مارکر شب کو میرے
سامنی لایا فرمایا مینی کہ حضور مین اسکا پوست اوتارین اگرچہ ظاہر اٹرا معلوم ہوتا ہی لیکن جو
لاغر تھا میری ماری ہوئی شیرون سی وزن مین کم نکلا پھر پندرہوین اور سولہوین کو واسطے
شکار نیل گاہی کی گیا مین ہر روز دو نیل گاہی بندوق سی ماری روز مبارک شنبہ اٹھارہوین کو
اوپر کنارہ تال کی کہ وہان خیمہ بارگاہ اقبال کا تھا مجلس پیالہ کی آراستہ ہوئی کنول کی
پھول پانی پر خوب شگفتہ تھی بندہای خاص ساغر نشاط سی خوشوقت ہوئی جہانگیر قلیخان
نے بیس فیل صوبہ بہار سی اور مروت خان نی آٹھہ ہاتی بنگالہ سی بھیجی تھی ملاحظہ مین گذری
ایک فیل فیلان جہانگیر قلیخان سی اور دو فیلان مروت خان سی داخل خاصہ ہاتھیون مین
کیے اور باقی ہاتی شاہزادون کو تقسیم کردیی میرخان بیٹا میرزا ابوالقاسم تمکین کا کہ خانہ زادان
درگاہ سی ہی ساتھہ منصب آٹھہ سو ذات اور چھہ سو سوار کی اصل و اضافہ سرفراز ہوا قیام خان
ساتھہ خدمت قراول بیگی اور منصب چھہ سو ذات اور ڈیڑ سو سوار کے ممتاز ہوا عزت
خان کہ سادات بارھہ سی ہی اور ساتھہ بڑی شجاعت اور کارطلبی کے امتیاز رکھتا ہی
اور متعینان صوبہ بنگش سی ہی حسب التماس مہابت خان کی ساتھہ منصب ڈیڑ ہزاری ذات

ہزار آٹھہ سو سوار کے سربلند ہوا کفایت خان دیوان صوبہ گجرات کا ساتہہ عنایات فیل کے
سرفراز ہو کر مرخص ہوا صفی خان بخشی صوبہ مذکور کو شمشیر مرحمت ہوئی انیسوین کو مین شکار
کو گیا اور ایک نیل گای ماری اور اپنی تمام عمر مین یاد نہین کہ گولی بندوق کی نیل گاو
سے پار نکلی ہو گو کہ مادہ سے پار نکلجاتی ہے اس تاریخ کو باوجودیکہ پینتالیس قدم کا
فاصلہ تہا دو طرفی پوست سے صاف نکل گئی۔ اصطلاح اہل شکار مین قدم مراد دو
قدم سے ہے کہ آگے پیچہے کہے جاوین اکیسوین کو خود واسطے شکار باز و جرہ کی جاکر خوشوقت
ہوا پہر مرزا رستم اور داراب خان اور میر میران اور اور بندون کو حکم دیا مینے کہ شکار
نیل گاو کو جاکر جسقدر ہوسکے مارین وے تیس نر و مادہ ماری اور دس اس آہو جیتے سے
پکڑوائی ابراہیم خان بخشی صوبہ دکن حسب التماس سپہ سالار خان خانان کی ساتہہ
منصب ہزاری ذات اور دو سو سوار کے سرفراز ہوا بائیسوین کو وہانسے کوچ ہوا
تیئیسوین کو پہر کوچ ہوا قراولون نے عرض کیے کہ اس نواح مین ایک شیرنی تہا
تین بچون کے نظر آتی ہے جو نزدیک تہی خود نزدیک جاکر چارون کو بندوق سے
مارا مینے اور وہانسے چلکر پل کی اوپر سے جو مہی پر باندہا گیا تہا عبور کیا مینے باوجودیکہ اس
دریا مین کشتی تہی کہ پل باندہ سکین اور پانی بہت گہرا تہا اور تیز تہا لیکن ساتہہ حسن
اہتمام خواجہ ابو الحسن میر بخشی کے پہلے دو تین دن سے ایک پل بہت محکم ایکسو چالیس
گز کا لنبا چار گز کا چوڑا مرتب ہوا واسطے امتحان کے فرمایا مینے کہ فیل گن سندر
خاص کو کہ فیلان قوی ہیکل سے ہے مع تین ہتہنیون کے پل پر سے گذارین پل استقلال

بخوبی

مضبوط تہا کہ پایہ اوسکی ہاتہیون کو پیکر کے بوجہہ سی نہ ہلی اور جنبش نہ کہائی زبان معجز
بیان حضرت عرش آشیانی سی سنا ہی مینی کہ فرماتی تہی کہ ایکروز عنفوان جوانی مین دو
تین پیالہ ہمنے پیے اور ہاتی مست پر سوار ہوی باوجودیکہ ہشیار تہا مین اور ہاتی سلہتہ
نہایت جلو کی میرے ارادہ اور اختیار سی پہرتا تہا لیکن مینے اپنی آپ کو بیہوش اور ہاتی
کو سرکش و بدمست ظاہر کرکے طرف لوگون کی دوڑایا بعد اوسکی ہاتی دوسرا منگا کر دونون
کو لڑایا وہ لڑتے لڑتے پل تک جو دریای جمنا پر باندہا تہا گئی اتفاقا وہ ہاتی بہاگ گیا اور جو راہ
بہاگنی کی نہ پائی ناچار سمت پل روان ہوا اور مین جس ہاتی پر سوار تہا وہ اوسکی پیچہی ورا
ہرچند باگ اوسکی میرے اختیار مین تہی اور اشارہ سی وہ کہڑا ہوسکتا تہا لیکن دل
مین آیا کہ اگر ہاتی کو پل پر جانی سی روک لونگا تو لوگ اوس ادای مستانہ کو بناوٹ پر حمل
کرینگی اور ظاہر ہوجاویگا کہ نہ مین بدمست و بیخود تہا نہ ہاتی اور ظہور ایسی ادا کا بادشاہون
سے ناپسند ہی پس ساتہہ تائید اللہ سبحانہ جلشانہ کے استعانت طلب کرکی اپنی ہاتی
کو اوسکی تعاقب سی نہ روکا دونون ہاتی پل پر روان ہوی جو کہ پل کشتیون کا تہا جب ہاتی
اگلی پانو اپنے کشتی کے کنارے پر رکہتا آدہی کشتی ایک طرف سی ڈوب جاتی تہی اور دوسری
طرف سی کہڑی ہوجاتی تہی ہر ایک قدم مین گمان ہوتا تہا کہ جوڑ بند کشتی کی الگ ہوجاینگی
آدمی اس حال کی دیکہنی سی غرق دریای بیقراری ہوی اور شور کرنی لگی جو حمایت اور نگہبانی
خدای تعالی کی ہر وقت شامل حال اس نیازمند درگاہ الہی کی ہی دونون ہاتی سلامت
اوس پل سی عبور کر گئی دن مبارک شنبہ پچپنوین کو اوپر کنارے آب جہی کی بزم پیالہ آراستہ

ہوئی اور چند بندہای خاص نے کہ اس قسم مجالس اور محفل مین شمول ہوتی تھے ساغر لبریز عنایات سی کام دل حاصل کیا بی تکلف یہہ جگہہ نہایت دل نشین ہے دو جہت سی وہان چار مقام ہوے ایک خوبی جا دوم یہہ کہ لوگ عبور مین اضطراب نکرین آٹھائیسوین کو وہان سی کوچ کیا دوسری دن بہی کوچ ہوا اوس روز نہایت نادر تماشا دیکہا کہ جوڑہ سارس نی کہ بچی نکالی تہی دن مبارک شنبہ کی اوسکو احمد آباد سی لائی وہ مع بچون کے صحن دولت خانہ مین کہ کنارہ تال پر مرتب ہوا تہا پہرتے تھے اتفاقاً نر و مادہ نے آواز کی ایک صحرائی جوڑہ نے تال کے دوسری کنارہ پر آواز ان کی سنکر فریاد کی اور انکی آواز کی سیدہ پر اوڑکر آئی اور نر نے ساتہہ نر کی اور مادہ نے ساتہہ مادہ کی لڑائی شروع کی اور لوگون سی جو وہان موجود تہی کچہہ خوف نکیا خواجہ سرا کہ اونکی حفاظت پر متعین تہی اونکی پکڑنی کو دوڑے ایک نی نر کو پکڑ لیا اور دوسری نی مادہ کو جسنی کہ نر کو پکڑا تہا ترکیب سی اوسکو تہام لیا اور جسنی کہ مادہ کو پکڑا تہا مادہ اوسکی ہاتہہ سی نکل گئی ہمنی اپنی ہاتہہ سی نر کے ناک اور پانو مین حلقہ ڈال کر چہوڑ دیا نر و مادہ دونون اپنی مقام پر جاکر ٹہیری پہر جب کہ سارس خانگی آواز کرتی تہی وہ بہی برابر آواز کرتے تہی اور اسی قسم سی تماشا جنگلی ہرن کا دیکہا کہ پرگنہ کرنال مین شکار کو گیا تہا مین قریب تیس دمیون کے اہل شکار اور خدمت گار ملازمتمین حاضر تہی ایک کالا ہرن مع چند ہرنیون کے نظر آیا ایک مرتبہ ہرن آہو گیر کو لڑنے کی واسطی چہوڑا دو تین ٹکرین سینگون کی مار کر پیچہی لوٹا دوسرے مرتبہ چاہا کہ ہرن کے سینگہہ مین آہو گیر باندہ کر

بیان قصہ سارس

بیان قصہ آہوی صحرائی

چهوڑ دین تا گرفتار ہو جاوی اِس مرتبہ آہوی صحرائی شدت غضب او رغیرت سی ہجوم آدمیون کا خیال مین نہ لا کر دوڑ کر آیا اور تین سینگہہ آہوے خانگی کے مار کر بہاگ گیا اسی تاریخ کو خبر فوت ہونے عنایت خان کی پہنچی وہ خدمت گزارون مقرب سی تہا با وجود افیون کہاتا تہا اور وقت فرصت میں ایک پیالہ کا بہی ہوتا تہا رفتہ رفتہ شیفتہ شراب کا ہو گیا تہا جو کہ وہ ضعیف الجسم تہا اور زیادہ حوصلہ اپنے سی ارتکاب پیالہ کا کرتا تہا مرض اسہال مین مبتلا ہوا اور اِس ضعف مین دو تین بار مثل مرگی کے غشی اوسکو ہو گئی بحسب حکم حکیم رکنا اوسکی معالجہ مین مصروف ہوا ہر چند تدبیرین کین فائدہ مند نہ ہوئین باوجود اسکی خوب بہوک اوسکو پیدا ہوئی چنانچہ حکیم مبالغہ اور تاکید کرتا تہا کہ دن رات مین زیادہ ایک دفعہ سی کہانا نہ کہاوی لیکن وہ نہ رہ سکا دیوانہ کی طرح آگ پانی پر پڑتا تہا یہانتک کہ مرض سوء القینہ اور استسقا کا اور بہت ضعیف و نحیف ہو گیا چند روز پیشتر عرض کی کہ آگرہ مین جاوی حکم دیا میں نے کہ حضور مین آ کر رخصت ہووی پالکی مین ڈالکر لائی نہایت ضعیف و لاغر ہو گیا تہا کہ موجب حیرت کا ہوتا تہا ع کشیدہ پوستی بر استخوانی * بلکہ ہڈیان تحلیل ہو گئیں تہین یہانتک کہ مصور لاغر تصویر کے کہینچنی مین بہت تکلف کرتی ہین مگر اس قسم کی ڈہلی صورت بلکہ قریب اسکی بہی دیکہنی مین نہ آئی سبحان اللہ آدمزادہ اِس ہیئت کی ساتہہ بہی ہوتا ہی یہہ دو بیت اوستاد کی مناسب اِس مقام کی ہین

سایہ من گر مم نگیرد پا ے	تا قیامت ندارد م بر جائی		
نالہ از بس کہ ضعف دل عنید	تا لب چند جائی بنشیند		

نہایت نوادر سی سمجھ کر فرمایا مینی کہ مصور اوسکی صورت کھینچین القصہ اوس کا حال
مینے نہایت متغیر پایا کہا مینی کہ ایسی وقت مین خدا کی یاد سی ایک دم غافل مت رہ
اور اوسکی کرم سی ناامید نچاہیی ہونا اگر بچ جاوی تو سمجھنا چاہیی کہ کچھ فرصت واسطے
عذر تقصیر اور تدارک مافات کی ملی اور اگر عمر تمام ہو چکی ہی تو جو دم کہ اوسکی یاد مین
گذری بہتر ہے آپنے پس ماندون مین دل کو مشغول نکر کہ تھوڑا حق خدمت بہی
ہماری نزدیک بہت ہی اور جو اوسکی پریشانی کا حال سنا دو ہزار روپیہ راہ خرچ
اوسکو دی اور رخصت کیا وہ دوسری دن مسافر راہ عدم کا ہوا تیئیسوین کو کنارہ آب
بانب پر منزل ہوی جشن نوروز مبارک شنبہ کا دوسری تاریخ ماہ آبان کو اوس منزل
مین مرتب ہوا آمان اللہ پسر مہابت خان موافق التماس مہابت خان کی منصب
ہزاری ذات اور تین سو سواری سی سرفراز ہوا عبد اللہ خان اعظم بہی ہزاری ذات
اور تین سو سواری سی ممتاز ہوا دلیر خان جو صوبہ گجرات کی جاگیر دارون سی ہی عطاے
فیل و اسپ سی سربلند ہوا نباز خان بیٹا شہباز خان کنبوہ کا موافق حکم کے صوبہ دکن
سی آکر ساتھہ خدمت بخشی گری اور وقایع نویسی کے سرفراز ہوا اور منصب اوسکا
آٹھہ سو ذات اور چار سو سوار کا مقرر ہوا روز جمعہ تیسری کو کوچ کیا اوس منزل مین
شاہزادہ شجاع بیٹی شاہ جہان کو کہ نور جہان بیگم کے نزدیک پرورش پایا ہے
اور مجکو اوس سی اس قدر محبت ہی کہ اپنی جان سی زیادہ اوسکو عزیز رکہتا
ہون جو بیماری کہ بچون کو ہوتی ہے اور اوسکو ام الصبیان کہتی ہین وہ اوسکو

لاحق ہوئی اور بہت دیر تک بیہوش رہا ہر چند اہل تجربہ نے تدبیرین اور معالجہ کیے
کچھہ فائدہ نہ ہوا اور اوسکی بی ہوشی نے میری ہوش اوڑائی جبکہ معالجی ظاہری سی
نا امید ہوے از روے عجز و نیاز کے سر درگاہ کریم کارساز مین رگڑ کر اوسکی صحت
چاہی او سوقت دل مین آیا کہ جو اپنے خدا سے مینے اقرار کیا تہا کہ بعد عمر پچاس برس کی
تیر و بندوق کا شکار نکرونگا اور کسی جاندار کو اپنے ہاتہہ سی آزار نہ دونگا اگر اوسکی سلامتی
کی نیت کرکے اسی تاریخ سے ترک شکار کرون امید ہی کہ حیات اوسکی وسیلہ نجات بہت
سے جاندارون کا ہو القصہ اوسی وقت ساتہہ اعتقاد درست اور قصد صادق کے خدا سی اقرار
کیا مینی کہ اس سی بعد کسی جاندار کو آزار نہ دونگا کرم الٰہی سی اوسکی بیماری کو تخفیف تمام
حاصل ہو گئی اور اوس زمانہ مین کہ مین شکم مادر مین تہا اکثر اطفال کہ شکم مین حرکت کرتی ہین
مجھسے کبھی اثر حرکت کا ظاہر نہین ہوتا تہا پرستارون نے مضطرب ہو کر صورت حال حضرت
عرش آشیانی سی عرض کی اوس زمانہ مین والد ہمیشہ شکار چیتی کا کیا کرتے تھے جو وہ دن جمعہ
کا تہا واسطے سلامتی میری کے نذر مانی کہ تمام عمر دن جمعہ کے چیتی کا شکار نکرونگا آخر
عمر تک اسی نیت پر ثابت رہی اور مینی بہی متابعت حضرت کی کرکی آج تک دن جمعہ کے
شکار چیتی کا نہین کیا حاصل کلام بجہت ضعف نور چشم شاہ شجاع کے تین روز اوسی منزل
مین مقام ہوا امید کہ حق تعالی اوسکو عمر طبعی عطا فرماوی ساتوین کو وہانسی کوچ ہوا ایک روز
حکیم کا بیٹا اونٹ کے دودہ کی تعریف بہت کرتا تہا دلمین آیا کہ چند روز کہ دودہ اونٹ
کا پیون کہ نفع مند ہو اور مزاج کو گوارا ہو آصف خان وہ لاتیے اونٹنی شیر دار رکھتا تہا تہوڑا

اوسکی دوده مین سی پیا بخلاف دوده اور اونٹون کی که کهارا هوتا هی مجکو لذیذ اور شیرین
معلوم هوا اور اسپ ایک مهینی کے عرصے سی هر روز موافق آدهی آبخوری کے دوده اوسکا
پیتا هون نفع اوسکا ظاهر هوا که تشنگی کو کهوتا هی اور غرائب یهه هی که دو سال پیشتر
اوسکو آصف خان نے خریدی تهی اور اوسوقت اوسکی بچه نه تها اور اصلا اثر دوده کا
ظاهر نه تها اندنون اتفاقا دوده اوسکی تهنون سی نکلا اور هر روز چار سیر دوده گائی کا
اور پانچ سیر گیهون اور ایک سیر گڑ اور ایک سیر سونف اوسکی کهانی کو دیا جاتا هی که
دوده اوس کا شیرین اور لذیذ اور مفید هو بتکلف مجهه کو پسند آیا اور واسطی امتحان
کے دوده گائی اور بهینس کا منگوا کر چکها اوس کے دوده کی شیرینی اور مٹهاس کو
نهین پهنچا حکم دیا که اور چند اونٹنیون کو اسی قسم کی خوراک دین تا که معلوم هو که
مٹهاس غذا کے سبب سی هے یا خود هی هے آٹهوین کو کوچ هوا دن مبارک شنبه تاریخ
نوین کو مقام هوا ڈیره ایک بڑی تال پر هوا تها فرزند شاه جهان نے کشتی کشمیری طرز
کی کر نشیمن گاه اوسکی نقره کی تهی نذر کی باقی دن اوس کشتی پر بیٹهه کر سیر اوس تالاب کی کی
عابد خان بخشی بنگش کو که درگاه پر بلایا تها اسی روز آیا خدمت دیوانی بیوتات سی سرفراز
کیا سرفراز خان که کامدارون صوبه گجرات سی هے ساتهه عطاے علم اور گهوڑی نچاق
خاصه اور هاتی کے عزت پا کر رخصت هوا عزت خان که تعینات لشکر بنگش سی هی ساتهه
عنایت علم کے سرفراز هوا دسوین کو کوچ هوا میر میران منصب دو هزاری ذات اور چهه سو سوار
سے سرفراز هوا گیارهوین کو پرگنه دوحد مین منزل کی شب یکشنبه بارهوین ماه آبان کو

(ف) شیرین ورنا دوده و لطیف ساختن حصول مسرور آمدی

تیرهوین

تیرہوین سال جلوس سی مطابق پندرہوین ذیقعدہ سنہ ۱۰۲۷ ہجری کے وقت طالع انیسوین
درجہ میزان کے خداوند کریم بخشش والی مبارک کے نی فرزند اقبال مند شاہ جہان کو آصفخان
کی بیٹی کے شکم سے فرزند کرامت فرمایا امید کہ قدم اوس کا اوپر اس دولت ابد قرین
کے مبارک اور فرخندہ ہو تین دن منزل مذکور مین مقام رہا پندرہوین کو موضع شمرنہ
مین منزل کی جو یہہ بات مقرر ہی کہ جشن مبارک شنبہ کا بمقدور کنارہ آب جاہی خوب
وصاف مین ہو اور اس مین ہین ایسی جگہ نتہی اسلیی قریب دہی رات مبارک شنبہ تاریخ
سولہوین کو یہہ سوار ہوا مین وقت طلوع آفتاب کی کنارہ تالاب باکہور کی نزول فرمایا
آخر دن سی بزم پیالہ مرتب ہوی چند ملازمان خاص کو پیالہ عنایت کیی جمعہ کی دن
سترہوین کو کوچ کیا کیشوداس مارو کہ جاگیردار اوس نواحی کا ہی موافق حکم کے دکن
سے آکر خدمت مین حاضر ہوا اٹھارہوین کو حوالی رام گڈہ کی مقام ہوا چند روز پہلی
تین گھڑی رات باقی رہی تہی کہ کرہ ہوا مین مادہ بخار اور دخان کا مانند ستونکی
نمودار ہوا اور ہر شب کو پہلی رات سی گھڑی بہر پیشتر ظاہر ہوتا تہا اور بڑہتا جاتا تہا جب تمام
ہوا صورت حربہ کی پیدا کی دونون سر باریک اور درمیان سی گندہ خمدار مانند دہرہ
کے پشت طرف جنوب اور رو طرف شمال کے اب پہر رات پچہلی سی ظاہر ہوتا ہی
منجمون اور ستارہ دانون نے قد و قامت اوس کا اوصطرلاب سی معلوم کیا
کہ چوبیس جزو فلک کو ساتہہ اختلاف منظر کے برابر ہوا ہی اور ساتہہ حرکت
فلک اعظم کے متحرک ہی اور حرکت خاص بہی بیچ جہت حرکت فلک اعظم کے اوسمین

معلوم ہوتی ہی چنانچہ پہلی برج عقرب مین تہا اوسکو چہوڑکر میزان مین پہنچا اور حرکت
عرض زیادہ جنوب کی طرف رکہتا ہی منجمون نی اس قسم کا حربہ نام رکہا ہی اور لکہا ہے
کہ اسکا ظہور دلالت کرتا ہی اوپر ضعف ملوک عرب اور غالب ہونی دشمنون کی اون پر
اور حقیقت خدا جانی تاریخ مذکور تک بعد سولہوین شب کی کہ وہ علامت ظاہر ہوی
تہی اوسیطرف ایک اور ستارہ نمودار ہوا کہ سر اوسکا روشنی رکہتا تہا اور دو تین گز کی دم
اوسکی دکہلائی دیتی تہی مگر دم مین صلا روشنی اور چمک نہ تہی اب قریب آدہہ
رات کی ہوئین جبسی کہ نمودار ہوا ہی جسوقت کہ گم ہو جائیگا اور اوسکی آثار سی جو کچہہ ظہور
پائین گے لکہا جائیگا اونیسوین کو مقام کرکے بیسوین کو موضع سیتل کہیڑہ مین منزل
کی اکیسوین کو پہر مقام ہوا رشید خان افغان کو خلعت و فیل رنباز خان کی ہاتہہ بہیجا
بائیسوین کو پرگنہ مدن پور مین نزول اقبال فرمایا دن مبارک شنبہ تاریخ تیئسوین کو
مقام کرکے بزم پیالہ کی آراستہ کی داراب خان خلعت نادری سی سرفراز ہوا چوبیسوین کو
پرگنہ نواڑی مین منزل کی چہبیسوین کو کنارہ آب چنبل پر نزول فرمایا ستائیسوین
کو اوپر کنارہ آب کہنر کے ڈیرا کیا اٹہائیسوین کو سواد بلدہ اوجین مین ٹہری احمد آباد
سے اوجین تک اٹہانوین کوس مسافت کو اٹہائیس کوچ اور اکتالیس مقام مین کہ دو
مہینی اور نو دن ہوتی ہین آئی اونتیسوین کو ساتہہ جدروپ کی پسندیدگان
مذہب ہنود سی ہی اور تفصیل حال اوسکی اوراق سابق مین لکہی گئی صحبت
رکہنی کی واسطی سیر اور تماشی کا لیا دہ کی توجہ فرمائی بی تکلف اوسکی صحبت مغتنمات سی ہے

اسی تاریخمین عرضی بہادر خان حاکم قندہار سی معلوم ہوا کہ پارسال قندہار اور نواحی قندہار
مین کثرت چوہون کی اسقدر تہی کہ تمام غلون اور کہیتون اور درختون کی سرون کو ضایع
کردیتی تہی جب تک کہیتی نہ کٹی تہی خوشون کو کاٹ کر کہاتے تہی اور جب دہقانی
اپنی مزروعات کو کہلیانون مین کوٹی اور صاف کرکی آدہا اور کہا گیی چنانچہ جو تہا حاصل
شاید کہ ملا ہوا اور اسیطرح پالیزون اور باغات سی اثر نہا بعد چند روز کے آوارہ اور
معدوم ہوگئے جو فرزند شاہجہان نے جشن ولادت فرزند اپنی کا نکیا تہا اور چین مین کہ
پرگنہ جاگیر اوسکی کا ہی عرض کی کہ محفل مبارک شنبہ تاریخ تیسوین مین اوسکی یہان آراستہ
ہونا چار اوسکی کہنی کو مان کر اوسکی یہان عیش و طرب سی گذرانی اور بندہاے
خاص ساغر لبریز عنایت سی کامیاب ہوی آور فرزند شاہجہان اوس اپنی فرزند کو
روبرو لایا اور خوان جواہرات اور مرصع آلات اور پچاس ہاتی تیس نر اور تیس مادہ نذر
گذران کے التماس نام رکہنی کا کیا انشاء اللہ تعالی ساعت نیک مین نام رکہا جائیگا
اون ہاتیون مین سی سات ہاتی داخل فیلخانہ خاص مین ہوی باقی فوجدارونکو
تقسیم کردیی اور نذرانہ اوسکا کہ قبول ہوا دو لاکہہ روپیہ کا ہوگا - اسدن عضدالدولہ
نی اپنی جاگیر سی آکر سعادت آستان بوسی کی پائی اکاسی مہر نذر کی اور ایک ہاتی
پیشکش کیا قاسم خان نے کہ اوسکو حکومت بنگالہ سی معزول کرکے درگاہ مین
بلایا تہا دولت زمین بوس کی پاکر ہزار مہر نذر کی دن جمعہ غرہ آذر ماہ الٰہی کو
طرف شکار باز اور جرہ کی رغبت ہوئی اثنا ہی سواری مین جوار کے کہیت

مین گذرتا ہوا باوجودیکہ ہر درخت ایک خوشہ بار لاتا ہی ایک درخت نظر سی گذرا کہ بارہ
خوشہ رکہتا تہا موجب حیرت کا ہوا اُسوقت حکایت بادشاہ اور باغبانکی دل مین گذری

حکایت بادشاہ عادل و باغبان عاقل

ایک بادشاہ موسم گرمی مین ایک باغ کے دروازہ پر پہنچا ایک بوڑہا باغبان دیکہا
دروازہ پر کہڑا ہوا پوچہا کہ اس باغ مین انار ہین کہا ہین بادشاہ نی کہا کہ ایک پیالہ انار
کے پانی کا لاؤ باغبان نے اپنی لڑکی کو کہ نہایت خوبصورت اور نیک سیرت تہی
اشارہ کیا تا آب انار حاضر کری لڑکی گئی اور اوسی وقت ایک پیالہ انار کے پانی کا
بہر لائی اور چند پتی اوسکی موہنہ پر رکہہ لائی بادشاہ نے اوسکی ہاتہہ سے لی لیا اور پیا
پہر لڑکی سے پوچہا کہ مقصود ان پتون کے رکہنے سے اس پیالہ کے موہنہ پر کیا تہا لڑکی
نے زبان فصیح اور ادای ملیح سے عرض کیا کہ ایسی گرم ہوا اور عرق آنی اور سواری ہی
یکبارگی بہنچنی مین پانیکو ایک دم مین پینا منافی حکمت کی ہی اسلیے پتی مینی پانی کے
موہنہ پر رکہی تا پانی تامل سے پیو بادشاہ کو یہہ بات نہایت پسند آئی اور دل مین خیال
کیا کہ اس لڑکی کو داخل حرمخانہ مین کرون بعد ازان باغبان سی پوچہا کہ ہر سال
تجکو اس باغ سی کیا حاصل ہوتا ہی کہا تین سو دینار کہا کہ بادشاہ کو کیا دیتا ہے
کہا سلطان سر ہر درخت سی کچہہ نہین لیتا بلکہ زراعت سی دسوان حصہ لیتا ہے
بادشاہ کی دل مین آیا کہ میری سلطنت مین باغ بہت ہین اور درخت بیشمار
اگر حاصل باغ سی بہی دسوان حصہ لین روپیہ بہت ہوتا ہی اور رعیت کو اسمین

چندان نقصان نہین آپ حکم دونگا کہ محصول باغات کا بہی لیا جاوی پہر کہا تہوڑا
پانی انار کا اور بہی لا تب لڑکی گئی اور بہت دیر کی بعد آئی اور پیالہ انار کے پانی
کا لائی بادشاہ نے کہا اول مرتبہ کہ تو گئی تہی جلد آئی تہی اور بہت لائی تہی اب کی بار
دیر کیون لگائی اور تہوڑا لائی لڑکی نی کہا کہ اول مرتبہ پیالہ ایک انار کی پانی سے
بہر گیا تہا اور اب کی بار پانچ چہہ انار نچوڑے اور اوسقدر پانی نہ نکلا بادشاہ کو حیرت
ہوئی باغبان نے عرض کی کہ برکت زمین کی پیدایش مین بادشاہ کی نیت سے
ہوتی ہی مجکو معلوم ہوتا ہی کہ تم بادشاہ ہو جب تمنی حاصل باغ کا مجہہ سی پوچہا نیت
تمہاری بدل گئی ہوگی ایسلیے برکت میوون کی کم ہوگئی بادشاہ کو اوسکی کہنی کا اثر
ہوا اور اوس خیال کو دل سی دور کیا پہر کہا اب اور ایک پیالہ انار کی پانی کا لا لڑکی گئی
اور جلد ہی پیالہ بہر لائی اور خوش و خرم بادشاہ کی ہاتہہ مین دیا اوسوقت بادشاہ نے
باغبان کی عقل پر تحسین و آفرین کی اور حقیقت بیان کیے اور وہ لڑکی اوس ہی چاہی
اور خواستگاری کی۔ اور یہہ بات اوس بادشاہ حقیقت آگاہ سی صفحہ روزگار پر باقی
رہی۔ القصہ ظہور ایسی برکت کا اثر نیت نیک و ثمرہ عدالت کا ہی۔ جبکہ تمام ہمت
اور نیت بادشاہونکی مصروف اوپر آسودگی خلق اور رفاہیت رعایا کی ہوتی ہے
ظہور خیرات اور کثرت محصول زراعت اور باغات کا مستبعد نہین الحمد للہ کہ
اس دولت ابد قرین مین ہرگز رسم محصول سر درخت نہین ہی اور تمام ملک
محروسہ مین ایک حبہ اس قسم سی داخل خزینہ مین نہین ہوتا بلکہ حکم ہی کہ

جو کوئی زمین مزروع مین باغ لگائی حاصل اوسکا معاف ہوگا امید کہ حق تعالے
اس نیاز مند کو ہمیشہ اس نیت خیر پر قائم رکھی سے چونیت بخیر ست خیرم
دہی + دن شنبہ کو دوسری مرتبہ صحبت جدروپ مین دل کا شوق بڑہا بعد
فراغ عبادت دوپہر کے کشتی پر سوار ہوکر اوسکی ملاقات کو گیا پچہلی دن سی اوسکی
گوشہ مین جاکر اوسکی صحبت حاصل کی بہت بلند باتین حقایق اور معارف
کی سنین مقدمات تصوف کی خوب صاف بیان کرتا ہے صحبت اوسکی سی
خوش ہوا اوسکی سنا ٹہہ برس کی عمر ہی بائیس برس کا تہا کہ قطع تعلقات
ظاہری کا کیا اور تجرید اختیار کی اڑتیس برس سی بی لباسی مین بسر کرتا ہی
رخصت کی وقت کہا کہ شکر اس بخشش الٓہی کا کس زبان سی ادا کرون کہ ایسی
بادشاہ عادل کے عہد مین جمعیت و آرام سی اپنی معبود کی عبادت مین مشغول ہون
اور کسی راہ سی غبار تفرقہ میری دامن عزمیت پر نہین بیٹہا ہے تیسری کو کالیانو
سے کوچ کیا اور قاسم کہیڑہ مین ٹہیری درمیان راہ کی شکار باز وجرہ کا کیا
اتفاقا ایک کروانک اوٹہا باز تو یغون کو کہ نہایت توجہ اس سی رکہتا ہون
اوسکی پیچہی چہوڑا کروانک اوسکی چنگل سی نکل گیا باز اونچا چڑہ گیا کہ نظر نہین
آتا تہا اور غائب ہوگیا ہر چند قراولون اور میر شکارون نی تجسس کی کچہہ پتہ نہ لگا
اور مشکل ہوئی کہ ایسی جنگل مین باز ہاتہہ آوی آور لشکر میر کشمیری کہ سردار
میر شکارون کشمیر کا ہی اور باز مذکور حوالہ اوسکی تہا پریشان اطراف صحرا

مین پہرتا تہا ناگاہ دور سی ایک درخت دیکہا جو نزدیک اوسکی گیا ایک ٹہنی پر
بیٹہی ہوی پایا مرغ خانگی دکہلا کر باز کو بُلا لیا تین گہڑی سی زیادہ نہین گذری
تہی کہ باز کو پکڑ کر حضور مین لایا اور یہہ بخشش غیبی کہ گمان وخیال مین کسی شخص
کے نہ تہی مسرت افزای خاطر ہوی انعام مین اس خدمت کی منصب اوسکا
بڑہایا گیا اور اسپ وخلعت مرحمت ہوا چوتہی پانچوین چہٹی کو برابر کوچ ہوا روز سہ شنبہ
ساتوین کو مقام کر کے کنارہ تال پر جشن مرتب کیا نورجہان بیگم کو مدت سی
ایک بیماری تہی اور حکیم مسلمان اور ہندو جو ملازمت مین تہی علاج کرتے تہی
کچہہ موثر نہین ہوتا تہا اور دوا کرنے سی عاجز ہونی کا اقرار کرتے تہی ان دنون
کہ حکیم روح اللہ خدمت مین آیا اور اوسکا علاج کیا تہوڑی مدت مین فائدہ کامل
ہو گیا صلہ مین اس خدمت شایستہ کی حکیم کو منصب لایق سی سرفراز کر کے تین
گانو اوسکی وطن مین بطور ملکیت کی عنایت کیی اور حکم ہوا کہ مشار الیہ کے برابر
چاندی تول کر وجہ انعام مین مقرر رکہین آٹہوین سی تیرہوین تک برابر کوچ
ہوا اور ہر روز آخر منزل تک شکار باز وجرہ کا کیا اور تیتر بہت پکڑے آسی تیرہوین
کو کنور کرن فرزند رانا امر سنگہہ نے در دولت پر حاضر ہو کر تسلیمات مبارکباد
فتح دکن کی کی سو مہر اور ہزار روپیہ نذرانہ اور موازی اکیس ہزار روپیہ کے
قسم مرصع آلات سی مع چند گہوڑون اور ہاتی کے پیشکش کیا مگر جو کہ قیا ہاتے
گہوڑے سی تہا اوسکو واپس بخشا اور باقی قبول کیا دوسری دن اوسکو

خلعت عطا ہوا اور میر شریف وکیل قطب الملک کو ایک ہاتی اور ارادت خان میر بلو
بہی ایک ہاتی عنایت ہوا سید بہرہ خان اوپر فوجداری سرکار میوات کی سرفراز
ہوا منصب اوس کا اصل واضافہ سی ہزاری ذات اور پانسو سوار کا مقرر ہوا سید
مبارک کو واسطی جرات قلعہ رہتاس کی ممتاز کر کے منصب پانسو ذات اور
دو سو سوار کا مرحمت فرمایا دن مبارک شنبہ چودہوین تاریخ کو کنارہ تالاب موضع سندرا
کے مقام کر کے بزم پیالہ آراستہ ہوئی اور بندہا سے خاص ساتہہ ساغرون نشاط
کے خوشوقت ہوی جانور شکاری کہ آگرہ مین واسطہ گریز کے باندہی تہی خواجہ لطیف
توشک بیگی نے اندنون لا کر نظر سی گذرانی جو کہ لایق سرکار خاص کے تہی انتخاب
کر کے باقی امیرون کو تقسیم کیی آسی تاریخکو خبر بغاوت اور کفران نعمت راجہ سورج
مل ولد راجہ باسو کی سنی راجہ باسو کی چند بیٹی تہی سورج مل اگرچہ سب سی بڑا تہا لیکن
باپ اوسکو بسبب بد اندیشی اور فتنہ جوئی کی ہمیشہ قید رکہتا تہا اور ویسا ہی اوس
سے ناراض مرا بعد اوسکی مرنی کی جو یہہ بی سعادت سب سی بڑا تہا اور اور فرزند
قابل ورشید راجہ باسو نہین رکہتا تہا اسلیے حقوق خدمت راجہ باسو کے ملحوظ
فرما کر واسطہ انتظام سلسلہ زمینداری اور محافظت اوسکی وطن کے اس بی دولت
کو خطاب راجگی اور منصب دو ہزاری سی سرفراز کیا اور جاگیر اوسکی باپ کی کہ خدمت
اور دولت خواہی سی حاصل کی تہی اور تمام نقد و جنس کہ بہت سالہا سال سے
جمع کیا تہا اوسکو مرحمت ہوا اور جسوقت کہ مرتضی خان مرحوم نے اوپر خدمت فتح کانگڑہ

کے دستوری پائی جو بہہ بے دولت زمیندار عمدہ اوس کوہستان کا تہا
اور ظاہر مین عہد خدمت اور دولت خواہی کا کیا واسطی کمک مشار الیہ کی مقرر ہوا
اور بعد اوسکی کہ مطلب اوس کا حاصل ہوا اور مرتضی خان نے محاصرہ اہل قلعہ
کا بہت سخت کیا اوس بدسگال نی صورت حال سی معلوم کیا کہ عنقریب فتح ہوگا
تب بمقام ناسازی اور فتنہ انگیزی مین آکر پردہ نفاق کا موہنہ سے اوٹہایا اور
مشار الیہ کے لوگون سے منازعت اور مخاصمت کرنی لگا مرتضی خان نے
نقش بی دولتی اور ادبار کا اوسکی پیشانی سی دریافت کرکے شکایت اوسکی درگاہ
مین لکھہ بہیجی بلکہ بالتصریح لکہا کہ آثار بغاوت کی اوسکی حالات سی ظاہر ہین مرتضی
خان جیسا سردار عمدہ ساتہہ لشکر بہت کی اوس کوہستان مین تہا اوس
بی سعادت نی وقت کو مناسب اسباب شورش اور آشوب کا نہ پاکر خدمت فرزند
شاہ جہان مین عرض کی کہ مرتضی خان بتحریک ارباب غرض کے میری ساتہہ
عداوت رکہتا ہی اور ساتہہ عصیان و بغی کے تہمت کرتا ہی امید کہ آپ باعث
نجات اور سبب میری حیات کی ہوکر مجہہ کو درگاہ مین طلب فرماؤ ہرچند مرتضی خان کی
بات کا مجکو اعتبار تہا لیکن جب اوسنی بہت التماس واسطی طلب اپنی کے درگاہ مین
کیا شبہہ دل مین آیا کہ مبادا مرتضی خان نے بتحریک ارباب فساد کے رنج کہاکر غور
نکرکے اوسکو متہم کیا ہو حاصل کلام بسبب التماس فرزند شاہجہان کی تقصیرات اوسکی
معاف کی اور درگاہ مین بلایا اور درمیان اوس حال کے مرتضی خان مرگیا

اور فتح ہونا قلعہ کانگڑہ کا دوسری سردار کے بہیجنی پر موقوف رہا جو یہہ فتنہ سرشت درگاہ والا مین پہنچا نظر اوسکے ظاہری احوال پر ڈال کر اوس جلد ہمین مشمول عواطف کا کرکے بیچ ملازمت شاہجہان کے اوپر خدمت فتح کرنے دکن کے رخصت کیا بعد اسکی کہ ملک دکن فتح ہوگیا اوس فرزند کی خدمتمین وسیلی اوٹہا کر طلبگار خدمت فتح کانگڑہ کا ہوا ہر چند اس بی حقیقت اور حق ناشناس کو پہر اوس کوہستان مین راہ دینا آئین حزم اور احتیاط سی بعید تہا لیکن جو اوس خدمت کو اوس فرزند نے اپنی ذمہ لی تہی ناچار اوسکی مرضی پر اوسکو چھوڑا اور فرزند اقبالمند نے اوسکو ساتہہ تقی نامی کے بندون درگاہ اوسکی سی تہا اور ساتہہ فوج شایستہ منصبداروں اور احدیون اور برق اندازون بادشاہی کے تعین فرمایا چنانچہ یہہ احوال بطور اجمال اوراق گذشتہ مین لکہا گیا جو اپنی مقصد کو پہنچا ساتہہ تقی کے بہی خصومت اور بہانہ جوئی شروع کرکے جوہر ذاتی اپنا دکہلایا اور دو تین مرتبہ شکایت اوسکی معروض کی یہان تک کہ صریح لکہا کہ صحبت میری اوس سی راست نہین ہے اور یہہ خدمت اوس سی ہوتی نہین دکہتی اگر سردار دوسرا مقرر فرماوین فتح اس قلعہ کی جلدی ممکن ہے ناچار تقی کو حضور مین طلب کیا راجہ بکرماجیت کو کہ ملازمون عمدہ اوسکی سی ہی ساتہہ فوج تازہ کے جلد رخصت کیا جو اس بی سعادت نے جانا کہ زیادہ اس سی حیلہ اور مکر نہین چلیگا بکرماجیت کی پہنچنی تک ملازمان درگاہ کو اس بہانہ سی رخصت دی کہ بہت مدت سی بی سامان ہوگئی ہو اپنی گہرون

اور جاگیرون کو جاکر آسے لے راجہ بکرماجیت تک درستی سامان کی کرکے آجائین جو
ظاہر اسلئے جمعیت دولتخواہون مین تفرقہ ہوا اکثر اپنی محال جاگیرون مین
گئے اور چند آدمی روشناس اونکے ہمراہ بہی تہے دستی قابو پاکر باغی اور فسادظاہر
کی سید صفی بارہہ والی نے کہ ساتہہ نہایت شجاعت اور دلیری کی خصوصیت
رکہتا تہا ساتہہ چند برادر اور خویشون اپنی کے پانون ہمت کا جماکر شربت شہادت
کا چکہا اور بعضون کو ساتہہ زخمون کاری کے کہ پیرایہ شیران کارزار کا ہوتا ہے
وہ نابکار پکڑکر میدان لڑائی سی نکبت سر اپنی کو لیگیا اور بعضونے آپ کو بہاگ
کر بچایا اوس بدبخت نی ہاتہہ تعدی اور تصرف کا بیچ پرگنون دامن کوہ کے
کہ اکثر اونمین سی جاگیر مین اعتماد الدولہ کے مقرر ہین دراز کیا اور لوٹنی اور
غارت کرنے مین سر موفرق نرکہا امید ہی کہ جلدی سزا اعمال اپنی کو
پہنچی اور نمک اس دولت کا اپنا کام کرے انشاء اللہ تعالی ستروین تاریخ کو
گہانٹی چاندا سی عبور ہوا اٹہارہوین کو اتالیق جان سپار خان خانان سپہ سالار
ساتہہ سعادت آستانبوسکی مفتخر ہوا جو مدتون سی حضور سی دور تہا اور لشکر منصور
نواحی خاندیس اور برہانپور سی عبور کرتا تہا التماس ملازمت مین حاضر ہونے
کی کی حکم ہوا کہ اگر دل اوسکا سب طرف سی جمع ہو جریدہ آکر جلدی معاودت
کری اسواسطی موافق حکم کے جلدی آجکی تاریخ کو آکر سعادت قدمبوسکی حاصل کی اور
ساتہہ طرح طرح کی نوازش کی سرفراز ہوا ہزار مہر اور ہزار روپیہ نذر گذرانے

جو لشکر نے گذرنے گہاٹیون سے سختی بہت کہینچی تہی واسطی رفاہیت (آرام) لوگون کے اونہیکو
مقام ہوا بیسوین کو کوچ کرکے دن مبارک شنبہ اکیسوین کو پہر مقام ہوا کنارہ دریای
سند پر بزم پیالہ مرتب ہوئی گہوڑا اسمند خاص سمیر نام کہ پہلی گہوڑون مین سے تہا
خانخانان کو عنایت ہوا سمیر اصطلاح ہند مین کوہ طلا کو کہتی ہین بسبب نسبت رنگ
اور کلانی جثہ کے اس نام سے مشہور ہوا بائیسوین تیئسوین کو برابر کوچ ہوا اسدن عجیب
ندی دیکہی پانی نہایت صاف پرجوش وخروش بلند جگہہ سے گرتا ہی کنارہ پر نشست گاہین
غیبی بنی ہوئین اس نواح مین چشمہ اس خوبی کی ساتہہ نظر نہین آیا خوب سیر کی جگہہ ہی
تہوڑی دیر اوسکی سیر سے محظوظ ہوا مین چوبیسوین کو اوس تالاب مین کہ سامنی دولت
خانہ کے واقع تہا کشتی پر بیٹہہ کر شکار مرغابی کا کیا پچیسوین چہبیسوین ستائیسوین
کو پی در پی کوچ ہوا خان خانان کو پوستین خاص اپنی پہنی کا مرحمت کیا اور ہفت
راس اسپ طویلہ خاص سے کہ ہر ایک پر سواری کی تہی یہہ بہی مرحمت کیی روز
یکشنبہ دوسری دی ماہ الٰہی کو قلعہ رن تہنبور مین نزول اجلال فرمایا یہہ بڑا قلعہ ہندوون
کے قلعون سی ہے سلطان علاء الدین خلجی کے وقتمین رای پتہمبر دیو متصرف تہا سلطان
نے مدتون محاصرہ کیا بہت محنت سے فتح ہوا اور آغاز عہد حضرت عرش آشیانی مین
رای سرجن ہاڈا تصرف مین رکہتا تہا اور ہمیشہ چہہ سات ہزار سوار اوسکی نوکر رہتی
تہے اور حضرت والد نے اس قلعہ سخت کو ایک مہینی اور بارہ دن کے عرصہ
مین ساتہہ مدد خدای پاک کی فتح کیا اور رای سرجن ساتہہ رہنمونی بخت کے

بیان قلعہ رن تہنبور

ملازمت مین حاضر ہوا اور سلک دولتخواہون مین منتظم ہوا اور امیران معتبر اور بندون معتمد سے ہوگیا بعد اوسکی اوسکا بیٹا راہی بہوج بہی زمرہ امرای عظام مین رہا اب پوتا اوسکا سربلند رای داخل بندہاے عمدہ مین ہے تیسری تاریخ کو واسطے دیکہنی قلعہ کے متوجہ ہوا مین دو پہاڑ برابر ہین ایک کو رن اور دوسری کو تہنبور کہتے ہین اور قلعہ اوپر تہنبور کی بنا ہے ان دونون نامون کو ملاکر رن تہنبور نام رکہا نہایت مضبوط ہی اور پانی کی اوسمین کثرت ہی کوہ رن ایک حصن قوی ہی اور فتح اس قلعہ کی منحصر ہے اوسیکی طرف سی چنانچہ والد بزرگوار نے حکم فرمایا تہا کہ توپین اوپر کوہ رن کے چڑہاؤ قلعہ کے اندر کی عمارتون کو توڑو اول توپ کو کہ آگ دی چوگہنڈے محل سرای سرجن مین گولہ لگا گرنے اوس عمارت کی سے زلزلہ اوسکی بنیاد ہمت مین پڑا اور گہبراہت اوسکی دلپر غالب ہوئی اور نجات اپنی قلعہ کے سونپنی مین جانکے سر عبودیت کا درگاہ بادشاہ جرم بخش عذر پذیر مین رکہا القصہ ارادہ میرا ایسا تہا کہ رات کو قلعہ پر رہون اور دوسری دن لشکر مین آؤن لیکن جو قلعہ ہندوون کی عمارتون سی بنے ہوا اور کم فضا تہا اسلیے دل نی نچاہا کہ توقف کرون ایک حمام دیکہا کہ ایک نی رستم خان کے نوکرون مین سے متصل جہارکے بنایا تہا باغیچہ اور نشیمن جانب صحرا کا خالی فضا اور ہوا سی نہین ہے تمام قلعہ مین اس سے بہتر جگہہ نہ تہی رستم خان ایک امراؤن حضرت عرش آشیانی کے سی تہا لڑکائی مین خدمت حضرت والد مین تربیت پاکر نسبت محرمیت اور قرب خدمت سے کہتا تہا

نہایت اعتماد سے اوس قلعہ کو حوالہ اوسکی فرمایا تہا بعد فراغت سیر قلعہ کے حکم دیا مینے
کہ مجرمون کو جو اس قلعہ مین قید ہین حاضر کرین تا حقیقت حال ہر ایک کی دریافت
کر کے حکم فرمایا جاوے مجملا سوا مجرم خونی اور اوس شخص کے کہ خلاصی اوسکی سے
فتنہ اور فساد مملکت مین واقع ہوتا تہا باقیون کو رہا کر دیا اور ہر ایک کو لایق
اوسکی حال کے خرچ اور خلعت عنایت ہوا چوتہی کو بعد گذرنی پہر پہر رات اور
تین گہڑی کے دولت خانہ کو لوٹا مین پانچوین کو قریب پانچ کوس کے کوچ کر کے
دن مبارک شنبہ چہٹی تاریخ کو مقام ہوا اسی دن مین خانخانان نی پیشکش گذاری
قسم جواہر اور مرصع آلات و اقمشہ اور فیل سے جو کچہہ پسند آیا قبول کیا اور
باقی مشار الیہ کو دیا تمام نذرانہ اوسکا جتنا کہ قبول ہوا قیمتی ڈیڑلا کہہ کا ہوا ساتوین
کو پانچ کوس کوچ کیا پہلی اس سی سارس کو شاہین سے پکڑوایا تہا لیکن شکار
درنا کا اب تک تماشا نہین دیکہا تہا فرزند شاہجہان کو ذوق شکار شاہین کا بہت
ہے اور شاہین اوسکو خوب ملی موافق التماس اوس فرزند کے سوار ہوا مین
ایک درنا اپنی ہاتہہ سے پکڑوایا مینے دوسری درنا کو شاہین نی کہ اوس
فرزند کے ہاتہہ مین تہا پکڑا بی تکلف اچہی شکار ون سی بہی اچہا ہی مین بہت خوش
ہوا اگرچہ سارس جانور کلان ہے لیکن سست پرواز کا واکہی درنا کی شکار کو
کچہہ نسبت اوس سی نہین ہی ناز کرتا ہون شاہین کی دلیری اور جگر کو کہ اس
قسم کے جانور قوی جثہ کو پکڑتا ہے اور ساتہہ زور سر پنجہ ہمت کی زبون

کرتا ہی حسن خان توشجی اوس فرزند کے تی بعوض اس شکار کے ساتھہ عنایت ہاتی اور گھوڑے اور خلعت کی سرفرازی پائی اور بیٹا اوسکا بہی عطای اسپ و خلعت سے ممتاز ہوا آٹھوین کو سوا چار کوس کوچ کرکے نوین کو بہر مقام کیا آن دنون مین خان خانان سپہ سالار کو ساتھہ خلعت خاص اور کمر شمشیر مرصع اور ہاتی خاص مع ساز و سامان کے عزت بخشی اور ازسرنو ساتھہ عہدہ صاحب صوبگی خاندیس اور دکن کی سربلندی پائی اور منصب اوس رکن السلطنت کو مع اصل واضافہ سات ہزاری ذات و سوار کا مرحمت ہوا جو صحبت اوسکی ساتھہ لشکر خان کے راست نہ آئی موافق التماس اوسکی کی عابد خان دیوان بیوتات کو اوپر دیوانی بیوتات کی مقرر فرمایا مینے اور منصب ہزاری ذات اور چار سو سوار کا عنایت کیا اور اسپ و فیل و خلعت مرحمت کرکے اسطرف روانہ فرمایا اسی روز خان دوران صوبہ کابل سی آیا ہزار مہر اور ہزار روپیہ نذر کیی اور ایک تسبیح مروارید کی مع پچاس راس گہوڑون کی اور دس ولایتی اونٹ نر و مادہ اور چند جانور شکاری جینی اور خطائی وغیرہ پیشکش کیے دسوین کو سوا تین کوس گیارہوین کو قریب چہہ کوس کی کوچ ہوا آج کے دن خان دوران اپنی آدمیون کو آراستہ کرکے سامنی لایا اور ہزار سوار مغل کہ اکثر گہوڑی ترکی اور بعضی عراقی اور دو غلی رکہتی تہی گنوائی باوجودیکہ جمعیت اوسکی اکثر متفرق ہوگئی بعضی ملازم مہابت خان کی ہوئی اور اوسی صوبہ مین رہی اور بعضی لاہور سی جدا ہوکر اور طرف چلی گئی لیکن اسقدر سوار خوش اسپہ غنیمت دکہلائی دیی بی تکلف خان دوران

شجاعت اور دلیری اور جمعیت داری مین یکتایان روزگار سی ہی مگر افسوس کہ ضعیف ہو گیا اور بسبب کبر سن کی بنیائی کم ہو گئی دولت کے جوان ورشید رکہتا ہی خالی معقولیت سی نہین ہین لیکن خان دوران کو نہین ملتی آن دنون خان دوران اور اوسکی فرزندون کو خلعت اور شمشیر مرحمت ہوئی بارہوین کو ساڑہی تین کوس کی مسافت طی کی اور اوپر کنارہ تال مانڈو کی رہی درمیان تال کی دالان تیہرون کی بیچ مین ایک ستون پر رباعی کسی شخص کی لکہی ہوئی نظر آئی اور مجہہ کو متعجب اور بیخود کر دیا فی الواقع خوب اور نادر شعرون سی ہی رباعی

یاران موافق ہمہ از دست شدند	در دست اجل یکان یکان پست شدند	
بودند تنک شراب در مجلس عمر	یک لحظہ زما پیشترک مست شدند	

اوسوقت ایک رباعی دوسری اسی قبیل سی سنی گئی جو کہ بہت اچہی تہی لکہدی گئی

افسوس کہ اہل خرد و ہوش شدند	از خاطر ہمدمان فراموش شدند	
آنہا کہ بصد زبان سخن میگفتند	آیا چہ شنیدند کہ خاموش شدند	

روز مبارک شنبہ تیرہوین تاریخ کو مقام ہوا عبد العزیز خان صوبہ بنگش سی آیا اور قدمبوسی کی اکرام خان کہ اوپر فوجداری فتح پور اور اوس اطراف کی متعین تہا سات دولت ملازمت کی سربلند ہوا خواجہ ابراہیم خان بخشی صوبہ دکن ساتہہ خطاب عقیدت خانی کے سرفراز ہوا امیر حاجی کہ کمک والون صوبہ دکن مین سے جوان مردانہ ہی ساتہہ خطاب شیر زہ خانی اور علم کے سربلندی پائی ——

چودہوین

چودہوین کو سوا پانچ کوس پندرہوین کو تین کوس راہ طی کرکے قریب بیانہ کے
ٹھہری خود مع اہل حرم تماشی کو بالاقلعہ کی گیا مین محمد خان نجشی حضرت عرش آشیانی
نے کہ حراست قلعہ کی ذمہ اوسکی تھی ایک مکان بنایا جانب صحرا کی نہایت بلند اور خوش
ہوا اور مزار شیخ بہلول کا بھی اوسکی قریب واقع ہی اور خالی فیض سی نہین تھا شیخ بڑے
بھائی شیخ محمد غوث کی ہین اور بیچ علم دعوت اسماء آلہی کی بڑا کمال رکھتا تھا اور حضرت جنت
آشیانی کو شیخ مذکور سی کمال محبت اور حسن عقیدت تھی اوس زمانہ مین کہ حضرت والا نی تسخیر
ولایت بنگالہ فرمایا تھا اور چند روز وہین ٹھیری تھی اور میرزا ہندال موافق حکم کی آگرہ مین
رہا تھا تو اکثر اہل طمع کہ طبیعت اونکی ساتھہ فتنہ و فساد کی مجبول ہی راہ بی وفائی لی کر بنگالہ سی
پاس میرزا کی آئی اور سلسلہ جنبان خبث باطنی میرزا کی ہوکر ساتھہ بغی اور کافر نعمتی کی میرزا کو
رہنمونی کی میرزا نا عاقبت اندیش نی خطبہ اپنی نام کا پڑہکر صریحا جھنڈی بغاوت کی بلند کیی
جو حقیقت حال حضرت سی عرض ہوئی آپ نی شیخ بہلول کو واسطی نصیحت کی بھیجا کہ میرزا کو
ارادہ باطل سے پھیر کر سیدہی راہ پر لاوی جو اون بی دولتون نی چاشنی سلطنت کی میرزا کو
چکھائی تھی میرزا ہی خلل اندیش ساتھہ موافقت اور متابعت کی راضی نہ ہوا اور ساتھہ تحریک ارباب
فساد کی شیخ بہلول کو بیچ چار باغ کی کہ حضرت فردوس مکان بابر بادشاہ نی اوپر کنارہ آب جون کے
بنایا تھا ساتھہ تلوار بی باکی کے شہید کیا جو محمد بخشی کو ساتھہ شیخ مذکور کے نسبت ارادت حاصل
تھی اونکو قلعہ مین لیجا کر دفن کیا سولہوین کو ساڑہی چار کوس جاکر منزل برہہ مین پہنچی جو باغ
اور باولی کہ موافق حکم مریم زمانی کی کہ پرگنہ جوست مین بیچ راستہ کی بنی ہی اوس سے

دیکھنی کو بھی گیا مین واقعی باولی ایک عمارت ہی بلند اور بہت عمدہ کارندون سی معلوم ہوا
کہ مبلغ بیس ہزار روپیہ اوسپر خرچ ہوے اور جو وہان شکار بہت تہا سترہوین کو مقام کیا
اٹہارہوین تاریخ سوا تین کوس چلکر موضع دائرہ مین پہنچی انیسوین کو ڈہائی کوس چلکر
کنارہ کول فتحپور پر ٹہیری آور جو وقت ارادہ فتح دکن کی رن تہنبور سی اوجین تک نام
منزلون کا اور بعد مسافت اونکی لکہی گئی دوبارا لکہنا اوسکا مناسب جانا آور رن تہنبور
سی فتحپور تک جس رستہ سی کہ آئی دو سو چوبیس کوس کو ترسٹہ کوچ اور چہین مقام مین کل
ایک سو نوی دن ہوی طی کیا حساب شمسی سی ایکدن کم چار مہینی اور قمری سی پوری چار
مہینی گذرہی آور جس تاریخکہ لشکر منصور نی واسطی فتح رانا اور تسخیر ملک دکن کی دار الخلافت سی کوچ
کیا آجتک کہ رایات جلال ہمعنان نصرت و اقبال ہوکر پہر مرکز سلطنت کو پہری پانچ برس اور چار
مہینی ہوی نجومیون نی کہ روز مبارک شنبہ تاریخ اٹہائیسوین مطابق سلخ محرم سنہ ۱۰۲۸ ہجری کی ساعت
واسطی داخل ہونی دار الخلافہ آگرہ کی اختیار کیا تہا آندنون مگر عرائض دولتخواہون سی معلوم ہوا
کہ آگرہ مین بیماری طاعون کی جاری ہی چنانچہ ہر روز قریب سو آدمیونکی بغل کی نیچی یا ران کی
جڑ مین یا نیچی گلی کے دانہ نکل کر مرتے ہین اور یہہ تیسرا سال ہی کہ جاڑی کی موسم مین زور کرتا
ہے اور شروع گرمی مین جاتا رہتا ہی اور غرائب سی یہہ ہی کہ اس تین سال مین تمام
قصبون اور گانوون مین قرب جوار آگرہ کی اثر کیا ہی اور فتحپور مین اصلا اثر اوسکا جا
نہین پہنچا تک امانا باد اور فتحپور مین کہ دو ڈہائی کوس کا فاصلہ ہی آدمی اوس جگہہ کے
خوف وبا سی وطن چہوڑ کر بہاگ گئی ناچار رعایت حزم و احتیاط کو ضروریات سے

جانکہ یہہ بات ٹھیری کہ اس ساعت مسعود مین ساتہہ مبارکی او میمنت کی فتحپور مین مقام ہو اور
بعد کم ہونی بیماری کی ساعت دوسری اختیار کر کی ساتہہ دولت سعادت کی ورود رایات جہان کشا
کا مستقر الخلافہ آگرہ مین ارزانی فرماوین ان شاء اللہ تعالی جشن مبارک شنبہ کا کنارہ کول
فتح پور پر مرتب ہوا جو ساعت داخل ہونی آبادی کی اٹھائیسوین پر قرار ہوئی تہی آٹہہ روز
اوسی جگہہ توقف ہوا مینی گرداو تال کا پانی کو فرمایا سات کوس کا نکلا اس منزل مین سوا
حضرت مریم الزمانی کے کہ قدری تکسیر رکہتی ہین تمام بیگمات اور خلوتیان سرادقات عفت
اور تمام بندہای درگاہ استقبال کو آئی لڑکی آصف خان مرحوم کی نی کہ گہر مین عبد اللہ خان
پسر اعظم خان کی ہی ایک نقل عجیب غریب بیان کی اور نہایت تاکید اوسکی تصحیح مین کی
نوادرات سی ہی ایسی لکہی گئی کہ ایک دن گہر کے صحن مین ایک چوہا نظر پڑا پریشان گرتا
پڑتا مستانہ کی مانند ہر طرفکو جاتا تہا اور جانتا نہ تہا کہ کہان جاتا ہون ایک خواص سے
تہا مینی کہ دم اوسکی پکڑ کے بلی کے آگی ڈال بلی نی شوق سی کود کر چوہی کو مونہ مین پکڑا
اور اوسی وقت چہوڑ کر نفرت کی اور رفتہ رفتہ آثار ملال کے اوسکی چہرہ سی ظاہر ہوے
دوسری دن قریب مرگ کے پہنچی دلمین آیا تہوڑا تریاق فاروق دیا چاہیی جو مونہہ اوسکا
کہولا تالو اور زبان سیہ نظر آئی تین دن حال تباہ سی گذرا نے چوتہی دن ہوش مین آئی
بعد اوسکی ایک باندی کے دانہ طاعون کا نکلا اور شدت درد سی بیقرار ہو گئی اور رنگ
بدل کر زرد مائل بسیاہی ہو گیا اور تپ محرق ہوئی دوسری دن اطلاق ہو کر مر گئی
اور اسی طرح سات آٹہہ آدمی اوس جگہہ مین ضایع ہوئی اور چند بیمار ہو گئی تہے

کہ اوس جگہہ سے نکل کر باغ مین آئے جو بیمار تھی باغ مین فوت ہوے اور اوس
جگہہ دوسری کو دانہ نہین نکلا مجملاً عرصہ آٹھہ نو دن مین سترہ آدمی مری اور یہہ
بھی بیان کیا کہ جنکی دانہ نکلا تہا اگر پانی پینی یا نہانی کو دوسری سی منگاتی اونکو بھی فی الفور
ہوجاتا تہا آخر ایسا ہوا کہ نہایت توہم سی کوئی آدمی اونکی پاس نجاتا بائیسوین کو خواجہ
جہان کہ اوپر حراست آگرہ کے مقرر تہا حضور مین آیا پانسو مہر بصیغہ نذر اور چار ہزار
روپیہ برسم تصدق گذرانے چوبیسوین کو مشار الیہ کو خلعت خاصہ مرحمت ہوا
دن مبارک شنبہ اٹھائیسوین تاریخ کو جبھی گذرنے چار گہڑی کے کہ قریب دو ساعت
نجومی کے ہوتے ہین مصرعہ بساعتی کہ تولا کند بدو تقویم ہو ساتہہ مبارکی اور فرخی
کے رایات منصور کا فتح پور مین نزول ہوا اسی ساعتمین جشن فرزند اقبالمند
شاہ جہان کا مرتب ہوا اوسکو سونی اور دوسری اجناس سی تولا مینے
اور اٹھائیسوان برس شمسی مہینون کے حساب سی شروع ہوا امید ہی کہ عمر
طبعی کو پہنچی اور اسی تاریخ حضرت مریم الزمانی آگرہ سے تشریف فرما ہوین اور اوسطے
دریافت دولت ملازمت اونکی کے سعادت دونون جہان کی جمع کی امید
امید کہ سایہ اونکی تربیت اور شفقت کا اوپر سر اس نیازمند کے ہمیشہ رہے
جو اکرام خان بیٹا اسلام خان کا خدمت فوجداری اس حدود کی جیسی چاہئی ویسی
بجا لایا منصب اوسکا مع اصل و اضافہ ڈیڑ ہزاری ذات اور ہزار سوار کا ہوا اسہراب خان
بیٹا میرزا رستم صفوی کا منصب ہزاری ذات اور تین سو سوار سی ممتاز ہوا آیندن

عمارت دولت خانہ حضرت عرش آشیانی کی تفصیل کی ساتھہ سیر کرکے فرزند
شاہ جہان کو دکھلائی گئی اندر اوسکی ایک حوض تپہر سی تراشی ہوئی بہت
صاف کیور بلاو نام مربع چہہ تیس ۳۶ در چہہ عرض اور چہہ تیس گز طول عمق ساڑہی چار
گز کا اور موافق حکم حضرت والد کے خزانہ عامرہ کے متصدیون نے پیسون
اور روپیون سے اوسکو بہراتہا چوبیس کروڑ اڑتالیس لاکھہ چہالیس ہزار دام
کہ سولہ لاکہہ اوناسی ہزار چار سو روپیہ ہوتا ہی کہ کل ایک کروڑ تین لاکہہ حساب
ہندوستان سے اور تین سو تینتالیس ہزار تومان حساب ایران سی ہوا کہ مدتون
تک تشنہ لبان بادیہ طلب کو اوس چشمہ سی سیراب آرزو کرتے تہی دن یکشنبہ شروع
بہمن ماہ الٰہی کو حافظ یاد علی گوئندہ کو ہزار روپیہ انعام ہوا محب علی بیٹا بداغ خان
چکنی کا اور ابو القاسم گیلانی کہ بادشاہ ایران نے اون دونون کے آنکہہ
مین سلائی پہیر کر صحرای آوارگی مین چہوڑ دیا تہا ایک مدت ہی کہ پیادہ در دولت
مین آئے اور ساتہہ جمع خاطر کے بسر اوقات کرتے ہین اور ہر ایک کو لایق حال اوسکے
وجہ معیشت مقرر ہو گئی ہی ان دنون مین آگرہ سی آکر سعادت آستان بوسکی
حاصل کیے ہر ایک کو ہزار روپیہ انعام ہوا جشن مبارک شنبہ پانچوین تاریخ کا دولت
خانہ مین آراستہ ہوا بندہا ہی خاص ساغر نشاط سی خوشوقت ہوئے نصر اللہ کو کہ
فرزند سلطان پرویز نے فیل کوہ دمان کو اوسکی ساتہہ درگاہ مین بہیجا تہا رخصت
کیا ایک جلد جہانگیر نامہ مع گہوڑی پنچاق خاصہ کے عنایت ہوا کہ واسطی اوس فرزند

کے لیے آٹھوین نو کنور کرن بیٹی رانا امراوسنگھہ کو ایک گھوڑا اور ایک ہاتی اور
خلعت اور کیوہ مرصع مع پہول کٹارہ کے مرحمت ہوا اور اوسکی جاگیر کو رخصت کیا
اور ساتہہ اوسکی ایک گھوڑا رانا کو بہیجا اور اسی دن واسطی شکار کے امان آباد
کو توجہ فرمائی جو حکم تہا کہ ہرن اوس سرزمین کا کوئی شکار نکرے اس چہہ برسکی
درمیان ہرن بہت جمع ہوگئی اور نہایت ہل گئی ہین دن مبارک شنبہ تک
کہ بارہوین تاریخ تہی دولتخانہ کو معاودت کی اور موافق قاعدہ مقررہ کی
محفل پیالہ کے آراستہ ہوئی شب جمعہ تیرہوین کو روضہ غفران پناہ حضرت شیخ
سلیم چشتی مین کہ تہوڑی سی تعریفین ذات اور محاسن صفات اونکی کے
دیباچہ کتاب مین گذر چکی ہین جا کر فاتحہ پڑہی ہرچند اظہار کرامات اور خوارق
عادات کا نزدیک مقبولون بارگاہ خدا کے پسندیدہ نہین ہی بلکہ کم اپنی مرتبہ
سی جانکر ایسی اظہار سی پرہیز کرتے ہین لیکن بعض اوقات بیچ حالت جذبہ مستی
کے بدون ارادہ اور اختیار کی رہنمونی اون سی ظاہر ہو جاتی ہی ایک اونمین
سے یہہ ہے کہ میرے پیدا ہونے سے پہلے حضرت عرش آشیانی کو ساتہہ خوش
خبری قدوم اس نیازمند کے اور دوسری دو بہائیون کے امیدوار کیا تہا
دوسری یہہ کہ ایک دن حضرت عرش آشیانی نے کسی تقریب سی پوچہا
کہ عمر تمہاری کتنی ہے اور زمانہ رحلت کا دار ملک بقا مین کب ہوگا جواب
مین کہا کہ حق جل وعلا عالم پوشیدہ اور مخفیات کا ہی اور بعد مبالغہ کے

شیخ سلیم چشتی کے مزار پر حاضری

اشارہ اس نیاز مند کی طرف فرمایا کہ جسوقت شاہزادہ تعلیم معلم سی یا کسی اور
شخص سی کچھہ یاد کرے اور ساتھہ اوسکی متکلم ہووے آثار وصال کا ہے یعنی
انتقال کا ناچار حضرت والد نی جن آدمیون کو کہ میری خدمتمین رہتی تہی تاکید
فرمائی کہ کوئی آدمی شاہزادہ کو نظم و نثر سے کچھہ تعلیم نکرے یہان تک کہ دو برس اور
چھہ مہینی گذری ایکدن ایک عورت خادمہ کہ اوس محلہ مین ہتی تہی اور
اور سپند ہمیشہ واسطی چشم بد کی جلایا کرتی اور اس بہانہ سی میری خدمتمین راہ
رکھتی تہی اور خیرات اور تصدقات سی بہرہ مند ہوتی مجھکو تنہا پاکر بیخبری مین
اوس مقدمہ سی یہہ بیت تعلیم مجھکو کی ؎ الٰہی غنچہ امید بکشا * گلی از
روضۂ جاوید بنما * مینے خدمتمین شیخ کی جاکر یہہ بیت پڑہی شیخ بی اختیار اپنی
جگہہ سی کود کر ملازمت مین حضرت عرش آشیانی کے دوڑے اور ظاہر ہونے
اس واقعہ کے آگاہی بخشی قضاء الٰہی اوسی رات آثار بخار نمودار ہوے
اور ایک آدمی کو خدمتمین حضرت والد کے بہیجا اور تانسین کلانوت کو کہ قوالون
بی نظیر سی تہا بلایا تانسین نی خدمتمین جاکر قوالی شروع کی بعد اسکی ایک آدمی واسطے
بلانی حضرت عرش آشیانی کے بہیجا جب حضرت والد تشریف لائی فرمایا کہ وعدہ
وصال کا آپہنچا اور تم سی وداع ہوتا ہون اور پگڑی اپنی سر سی اوتار کر میری
سر پر رکھی اور کہا کہ ہمنی سلطان سلیم کو جگہہ اپنی بٹھایا اور اوسکو خدا کو سونپا
اور دمبدم ضعف اون کا زیادہ ہوتا تہا اور اثر مرنے کا بیشتر ظاہر ہوتا تہا

بہر وصال محبوب مین واصل ہوئی ایک بڑی نشانیون مین سی کہ حضرت عرش آشیانی
کے عہد مین ظہور مین آئی یہہ مسجد اور روضہ ہی بے مبالغہ عمارت ہی نہایت عالی کہ مانند
اس مسجد کی کسی شہر مین نہین ہی عمارت اوسکی پتہر کی ہی بہ کمال صفائی کے اوسکی تیار ہونے
مین پانچ لاکھ روپیہ خزانہ عامرہ سی صرف ہوا اور وہ کہ قطب الدین خان کوکلتاش نے
کٹہرا اور دور روضہ کا اور فرش گنبد اور پیش طاق مسجد کا سنگ مرمر سی بنوایا لاگت
اوسکی جُدی ہی یہہ مسجد شامل ہی اوپر دو دروازون بڑے کی جو کہ جنوب کی طرف واقع ہی
نہایت بلند اور باتکلف پیش طاق بارہ گز عرض اور سولہ گز طول اور باون گز بلندی رکہتا ہی
بتیس ۳۲ سیڑیان اوپر چڑہین جب وہان پہنچین اور دروازہ دوسرا چہوٹا اس سی مشرق کی
طرف ہی طول مسجد کا جانب مشرق سی مغرب تک مع عرض دیوارون کے دوسو بارہ گز ہی
ازانجملہ مقصورہ ساڑہی پچیس گز کا پندرہ گز عرض اور پندرہ طول مین گنبد درمیان کا ہی
اور سات گز عرض اور چودہ ۱۴ طول اور پچیس گز بلندی پیش طاق کی ہی اور دونون طرف
اس گنبد کلان کے دو گنبد چہوٹے ہین اور دہ دردہ درعہ تتمہ ایوان ستون دار کا بنا
ہی اور عرض مسجد کا شمال سی جنوب تک ایک سو بہتر ۱۷۲ گز ہی اور گرد مسجد کی نوی ایوان
اور چوراسی حجرہ ہین عرض حجرہ کا چار گز اور طول پانچ گز ہی اور ایوان عرض مین ساڑہی
سات گز ہی اور صحن مسجد کا سوای مقصورہ اور ایوان اور دروازی کے ایک سو انہتر ۱۶۹
گز طول اور ایک سو تینتالیس ۱۴۳ گز عرض ہی اور اوپر دالانون اور دروازون کے اور اوپر
مسجد کے چہوٹے گنبد بنائی ہین کہ بیچ راتون عرس اور دنون متبرکہ کے شمع اونمین

رکہہ کر گرد اونکی کپڑا لپیٹتی ہین تو عالم فانوس سی دکہلائی دیتی ہین اور نیچی صحن مسجد
کے حوض بنایا ہی کہ آب باران سی بہر کرتی ہین اور فتحپور مین پانی کم اور بُرا ہے
وہ حوض اہل اس سلسلہ اور مجاوران مسجد کو تمام سال کفایت کرتا ہی اور مقابل بڑے
دروازہ کے شمال کی طرف مائل بمشرق روضہ شیخ کا ہی درمیان گنبذ سات گزکے
اور گرد گنبذ کی ایوان سنگ مرمرکا ہی کہ آگی اوسکی بہی پنجرہ سنگ مرمرکا بنا
ہوا نہایت مکلف ہی اور مقابل اوس روضہ کی مغرب کی تہوڑے فاصلہ پر گنبذ
دوسرا ہی کہ اقربا اور فرزند شیخ کی وہان آسودہ ہین قطب الدین خان اور اسلام
خان اور معظم خان بہ نسبت اس سلسلہ کے اور مراعات حقوق کی مرتبہ امارت اور پایہ
عالی کو پہنچی ہین چنانچہ احوال ہر ایک کا اپنی جگہہ گذرا آب بیٹا اسلام خان کا
کہ ساتہہ خطاب اکرام خانی کے سرفراز ہی صاحب سجادہ ہی اور آثار سعادتمندی کی اوس
سی ظاہر خاطر اوسکی تربیت پر بہت متوجہ ہی روز مبارک شنبہ اونیسوین کو عبدالعزیز خان
کو اوپر منصب دوہزاری ذات اور ہزار سوار کے سربلند کرکے اوپر خدمت فتح کرنے
قلعہ کانگڑہ اور استیصال سورج مل کے مقرر فرمایا میٔنے اور ایک ہاتی اور ایک گہوڑا اور
خلعت نامبردہ کو مرحمت فرمایا ترسون بہادر کو بہی اسی خدمت پر مقرر کیا اور
منصب اوسکا ایکہزار دوسو ذات اور ساڑہی چارسو سوار کا مقرر فرمایا اور ایک
گہوڑا عنایت کرکے رخصت کیا جو کہ جاے نزول اعتماد الدولہ کی
بیچ کنارے تال کے تہی اور نہایت جگہہ اچہی تہی اور اوسکی تعریف کرتی ہی

موافق التماس اوس نامبردہ کے جشن مبارک شنبہ تاریخ چھبیسوین[26] کا اوس جگہہ مرتب ہوا اور وہ رکن السلطنت ساتھہ لوازم پای انداز اور نذرانہ کے مشغول ہوا اور مجلس عالی درست کی اور شب کو بعد کھانے طعام کے دولت خانہ کو تشریف لی آیا روز مبارک شنبہ تیسری اسفندارماہ الٰہی سید عبد الوہاب بارہہ کو کہ صوبہ گجرات مین خدمات خوب اوس سے ظہور مین آئین منصب اوسکا ایکہزاری ذات اور پانسو سوار کا کیا اور ساتھہ خطاب دلیر خانی کے سرفرازی بخشی بارہوین تاریخ کو بقصد شکار احمد اباد کو کوچ کرکے مع اہل محل نشاط شکار مین مصروف ہوکر ستائیسوین[27] کو طرف دولت خانہ کی مراجعت فرمائی اتفاقاً درمیان راہ شکار کے لڑی موتیون کی مع ایک لعل کہ نور جہان بیگم کے گردن مین تھی ٹوٹ گئی ایک قطعہ لعل قیمتی دس ہزار روپیہ کا اور ایک دانہ موتی قیمتی ہزار روپیہ کا جاتا رہا دن کم شنبہ کے ہرچند قراولون نے تلاشی کی پر نہ ملا دل مین آیا کہ جو کہ اس دن کا نام کم شنبہ ہی اوسکا ملنا بھی دشوار ہی بخلاف دن مبارک شنبہ کی کہ مجہہ وہ نہایت مبارک ہی تھوڑی تلاش مین قراول دونون کو جنگل کے رستہ پاکر لائی اور اتفاقات حسنہ سی یہہ بھی ہوا کہ اسی دن مبارک کو جشن وزن قمری اور محفل جشن کی ہوئی اور خوشخبری فتح ہونی قلعہ مئو اور حال شکست سورج مل سیہ بخت کا معلوم ہوا تفصیل اس اجمال یہہ ہی کہ جب راجہ بکرماجیت

ہمراہ فوج منصور کی وہان پہنچا سورج مل برگشتہ تقدیر نے چاہا کہ کئی دن ہرزہ
درائی مین گذارے مشارالیہ نی کہ واقف تہا اوسکی کہنی کو نمانکر جرأت اور دلیری
کا قدم آگی بڑہایا اور اوس مخذول العاقبت سی کوئی تدبیر نہ بن پڑی نہ لڑائی مین ٹہیرا نہ
قلعہ کا بندوبست کیا تہوڑی سی مار پیٹ مین بہتسی آدمی قتل کرائی اور خود بہاگ
گیا اور قلعہ مئو اور شہر کہ قوت بازو اوس برگشتہ بخت کا تہا بی محنت و مشقت مفتوح
ہوا اور ملک جو باپ دادا کی وقت سی اوسکی تصرف مین تہا پامال عساکر اقبال کا
ہوا اور وہ سرگشتہ جنگل گمراہی و خواری کا ساتہہ خراب حال کی ٹیلون مین جاکر
چہپ گیا راجہ بکرماجیت نی اوسکی ملک کو پیچہی چہوڑکر اوسکا تعاقب ساتہہ فوج
قاہرہ کی کیا جب حال اوسکا مینی سنا عوض اس خدمت شایستہ کی راجہ
بکرماجیت کو نقارہ دیا اور ایک فرمان قضا جریان جاری ہوا کہ قلعہ اوسکا اور
عمارتین کہ بنائی ہوئین اوسکی باپ کی ہون جڑ سی گرادی جاوین کچہہ نشان
نرہنی پاوی اور نادرات سی یہہ ہی کہ سورجمل برگشتہ بخت کی ایک بہائی تہا جگت
سنگہہ نام جب اوسکو ساتہہ خطاب راجگی اور مرتبہ امارت کی سرفراز کیا اور
ملک راجا اوسکا اور سامان و حشم و خدم بے شریک و سہیم نامبردہ کو دیا واسطی
رعایت خاطر اوسکی کے جگت سنگہہ کو کہ اوسکی ساتہہ موافقت نرکہتا تہا
منصب کم تجویز فرماکر صوبہ بنگالہ کو بہیجا تہا مینی وہ بیچارہ وطن سی دور روزگار
ساتہہ خواری اور دشمن کامی کے گذرانکر انتظار لطیفہ غیبی کا رکہتا تہا

یہان تک کہ اوسکی نصیب مین ایسا ہی منصوبہ تہا اور اوس ہی سعادت نے
بسولہ اپنی پیر بریار اجگت سنگہہ کو جسقدر جلد جاہیی تہا درگاہ مین بلاکر ساتہہ خطاب راجگی
اور منصب ایک ہزاری ذات اور پانسو سوار کے سرفراز کرکے بیس ہزار درب مدد خرج
خزانہ عامرہ سی عنایت ہوا اور کپوہ مرصع اور خلعت اور گہوڑا اور ایک ہاتی مرحمت
فرماکر پاس راجہ بکرماجیت کی بہیجا اور فرمان گیتی مطاع فی شرف صدور پایا کہ اگر مشا
الیہ بر ہنمونی طالع مصدر خدمات شایستہ کا ہو اور دولت خواہی اوس سی ظہور مین
آئی تو ہاتہہ تصرف اوسکی کا اوس ملک مین پہر جاری کردی جو تعریف باغ نور منزل
اور اون عمارات کی کہ ساتہہ نازکی بنی تہین بکرریچ عرض کے پہنچی دو شنبہ کو اسپ
شوق پر سوار ہوکر باغ بوستان سرا مین منزل کی اور دن شنبہ کا سا اوس باغ مین
ساتہہ عیش و فراغت کی گذار کر شب گم شنبہ کو باغ نور منزل مین آیا اور یہہ باغ
تین سو اور تیس جریب کا ہی گز آلہی سی اور چوگرد اوسکی ایک دیوار چوڑی اور اونچی
چونہ اور اینٹون کی بہت مضبوط اور باغ مین عمارات عالی اور نشیمنگاہین مکلف اور حوض
پاکیزہ اور باہر دروازہ کی ایک کنوان بڑا کہدوایا کہ بتیس جوڑی بیل برابر پانی کہینچتی
ہین اور ایک شاہ نہر درمیان باغ کے جاری ہوکر حوضون مین گرتی ہی اور سوا اسکی
اور بہی کنوین ہین کہ پانی اونکا حوضون اور باغون مین تقسیم ہوتا ہی اور قسم قسم کے
فوارے اور آبشار بنوائی اور ایک تالاب درمیان باغ کے واقع ہی کہ پانی باران سے
پر ہوجاتا ہے اور جو کبہی سخت گرمی مین پانی اوس کا کم ہو کنوون کے پانی سے

مددپہنچاتے ہین کہ ہمیشہ لبریز رہی قریب ڈیڑلاکھ روپیہ کے اب تک صرف مین آسکے اور اب تک نا تمام ہین اور روپیہ واسطی بنانے کیارون اور لگانی اور بہت سے پودون کے صرف ہوگا اور یہہ بات ٹہیری ہے کہ میان باغ کو کہودو اگر راستے آمدورفت پانی کے اسطرح مضبوط کردین کہ ہمیشہ پانی بہرا ہوا ہو اور پانی اوسکا کہین سے نہ نکلی یقین ہے کہ قریب دو لاکھ روپیہ کے سب طرح سی صرف مین آوے تب تمام ہو روز مبارک شنبہ چوبیسوین کو خواجہ جہان نذرانہ لایا جواہر اور مرصع آلات وقمشہ اور ہاتی اور گہوڑا ڈیڑلاکھ روپیہ انتخاب کیا اور باقی تمام مشار الیہ کو دیا روز شنبہ تک وہی باغ مین خوشی کے ساتہہ گذار کر شب یکشنبہ تاریخ ستائیسوین کو فتح پور مین آیا اور حکم دیا کہ امرا موافق قانون ہرسال کی دولتخانہ کی آئین بندی کرین دوشنبہ کو کچہہ آشوب اپنی آنکہہ مین پایا جو کہ غلبہ خون سے تہا فی الفور علی اکبر جراح کو حکم دیا مینی کہ فصد کہولی دوسری دن نفع اوسکا ظاہر ہوا ہزار روپیہ اوسکو دیا شنبہ کو مقرب خان وطن سی آیا اور دولت ملازمت حاصل کی اور ساتہہ قسم قسم کے مرحمتون کی سرفراز ہوا

چودہوان جشن نوروز مبارک کا

صبح مبارک شنبہ چوتہی ربیع الاول سنہ ۱۰۲۸ ہجری کو نیر اعظم برج حمل مین آیا اور چودہوان سال جلوس اس نیازمند کا مبارکی اور فرخی سی شروع ہوا

دن مبارک شنبہ غرہ نور وز کو فرزند اقبالمند شاہ جہان نے جشن عالی ترتیب
کرکے منتخب تحفی زمانہ کے اور نفائس اور نوادر ہر ولایت کی برسم نذرانہ
گذرانے اون سب مین سے ایک یاقوت وزنی بائیس رتی کا خوش رنگ اور
آبدار تہا کہ موافق تشخیص جوہریون کے چالیس ہزار روپیہ قیمت کا ہوا اور ایک
لعل قطبی وزنی چہہ تانک نہایت نفیس یہہ بہی چالیس ہزار روپیہ کا ہوا اور
چہہ دانہ موتیون کے ہین کہ ایک اون مین وزنی ایک تانک اور آٹھہ رتی
کا ہی اور اوس فرزند کے وکیلون نے گجرات مین پچیس ہزار روپیہ کو خریدا تہا اور
پانچ دانہ دوسری تینتیس ہزار روپیہ کو اور ایک قطعہ ہیرا کہ اٹھارہ ہزار روپیہ
قیمت اوسکی ہوئی اور ایسا ہی پرتلہ مرصع کا مع قبضہ شمشیر کہ زرگر خانہ فرزند مین
تیار ہوا ہی اور اکثر جواہر اوسمین جہیلکر بٹہائے ہین اور اوس فرزند نی تصرف
طبعی سی اوسکی تیاری مین نہایت دقت کی تہی پچاس ہزار روپیہ قیمت
اوسکی ٹہیرائی اور اس قسم کی تصرفات طبعی خاصہ اوسی فرزند کا ہی اب تک
یہہ طرز کسی کے ذہن مین نہ آئی تہی بی تکلف خوب بنا ہی ایک جوڑی
نقارہ مع سل نواز کو طلا سے بنوا کر باقی تمام گورکہ اور نقاری اور کرنا اور شہنائی
وغیرہ جو کچہہ لازمہ نقارخانہ شاہان ذی شوکت کا ہوتا ہی سب کو چاندی سی
تیار کرا کی مبارک گہڑی مین کہ تخت مراد پر جلوس کیا نقاری بجائی گئی یہہ کل
سامان پینسٹھہ ہزار روپیہ مین تیار ہوا اور دوسرا تخت سواری ہاتی کا کہ اہل زمانہ

اوسکو ہو وہ کہتی ہین طلاسی تین ہزار روپیہ مین تیار ہوا دوسری دو زنجیر فیل کلان
ساتھہ پانچ زنجیر تلایر کے بابت نذرانہ قطب الملک حاکم گولکنڈہ کی آدل ہاتی کا نام
داد الٰہی تہا دن نوروز کی داخل فیل خانہ خاصہ کا ہوا نور نوروز نام رکہا مینی حقیقت مین
ہاتی نہایت بلند اور جمیل اور شکوہ دار ہے کہ مثل نہین رکہتا جو نظر مین اچہا معلوم ہوا
مینے خود سوار ہوکر صحن دولتخانہ مین پہرایا قیمت اس ہاتی کی اسّی ہزار روپیہ مقرر ہوے
اور قیمت دوسری ہاتی کی بیس ہزار روپیہ ٹہیری اور سامان سونیکا زنجیر وغیرہ سے
کہ واسطی ہاتی نور نوروز کے اوس فرزندی بنوایا تہا تیس ہزار روپیہ کا تہا اور ہاتی
دوسرا ساتھہ سامان چاندی کے گذرا اور دس ہزار روپیہ سوا اسکی جواہر متفرقہ سی
انتخاب کیی گئی اور پارچون نفیس و نوادر گجراتی سی کہ گرگرافان فرزندی بناکر بہیجی تہی
اگر بتفصیل حال اون کا لکہا جاوی طول ہوتا ہی القصہ تمام نذرانہ اوسکا ساڑہی چار
لاکہہ روپیہ کا ہوا امید کہ وہ عمر و دولت سی برخوردار ہو دوسری دن شجاعت خان
عرب اور نورالدین قلی کوتوال نے نذرانہ گذرا تیسری کو داراب خان پسر خانخانان
نے چوتہی کو خان جہان نے التماس ضیافت کا کیا اوسکی نذرانہ مین سی ایک
موتی خرید بیس ہزار روپیہ کا مع اور نفایس کی کہ کل قیمتی ایک لاکہہ اور تیس
ہزار روپیہ کا ہوا قبول کیا اور باقی اوسی کو بخشش کیا پانچوین کو راجہ کشن داس
اور حاکم خان نے ساتوین کو مصطفی اور امانت خان نی نذرانہ گذرانا ہر ایک
سی تہوڑا سا واسطی سرفرازی اونکی کے قبول کیا گیا آٹہوین کو مدار الملک

عماد الدولہ نے اپنی منزل مین جشن بلوکانہ آراستہ کرکے التماس
ضیافت کا کیا ساتہہ قبول التماس اوسکی کے مرتبہ اوسکا زیادہ کیا ہر آئینہ
آرایش محفل اور افزایش پیشکش مین نہایت مبالغہ اور تکلف کیا تہا جو گرد
تال کی جہان تک کہ نظر کام کرتی تہی اور کلیینا دور و نزدیک کی جسقدر کہ کہتی
تہین سات اقسام چراغون اور فانوس قسم قسم کے مزین تہین نذرانہ اس
مدار السلطنت کی مین سے ایک تخت ہی چاندی اور سونے کا نہایت مکلف پایہ
اوسکی مانند شکل شیر کے ہین گویا کہ شیرون نے تخت کو اوٹہا رکہا ہے تین برس
مین تیار کروایا تہا اور ساڑہی چار لاکہہ روپیہ مین تیار ہوا اور اس تخت کو
ہنرمند نام فرنگی نی بنایا تہا کہ ہیچ فن زرگری اور حکاکی اور اور فنون کی ثانی نہین
رکہتا ہی نہایت اچہا بنایا ہے اور یہہ خطاب ہینی اوسکو دیا اور سوا اسکے نذرانہ
کے کہ میری واسطے لایا موازی ایک لاکہہ روپیہ کی مرصع آلات و اقمشہ سی
بیگمون اور اہل محل کو نذر کیا بلا مبالغہ ابتدای دولت حضرت عرش آشیانی سی اب
تک کہ چودہوان سال عہد سلطنت اس نیازمند کا ہی کسی نی امرای عظام سی ایسا
نذرانہ نہین گذرانا ہیچ ہی اوسکو دوسرون سی کیا نسبت آمدن اکرام خان میر
اسلام خان منصب دو ہزاری ذات و ہزار سوار سی مع اصل و اضافہ کی سربلند ہوا
اور انی رای سنگہ لن ساتہہ منصب دو ہزاری ذات اور ایکہزار چہ سو سوار مع اصل و اضافہ
ممتاز ہوا نوین کو اعتبار خان کی نذرانہ گذرانا اور اسی روز خان دوران ساتہہ

عنایت گھوڑی اور ہاتی کے سرفرازی پاکر بسرداری ولایت پٹنہ کو رخصت ہوا اور
منصب اوس کا بدستور سابق چھہ ہزاری ذات اور پنجہزار سوار کا مقرر ہوا
دسوین کو فاضل خان گیارہوین کو میر میران بارہوین کو اعتقاد خان تیرہوین کو
تاتار خان اور رانی رای سنگدلن چودہوین کو میرزا راجہ بہاو سنگہہ نی پیش کشین گذراین
اور ہر ایک مین جو کچھہ کہ نفیس تہا قبول کیا باقی اوسی کو مرحمت فرمایا دن مبارک شنبہ
پندرہوین تاریخ آصف خان نے اپنے دیرے مین کہ نہایت جای صاف و
دلنشین تہی جشن شاہانہ آراستہ کرکے التماس ضیافت کیا ملتمس اوسکا
قبول فرماکر مع اہل محل کے گیا اوس رکن السلطنت نی اس عطیہ کو مواہب غیبی
سے تصور کرکے بیچ زیادہ کرنی نذرانہ اور سنوارنی محفل کی بہت دقت کی جواہر
بیش قیمت اور زر بفتون نفیس اور اقسام تحفون سی جو کچھہ پسند آیا قبول کیا اور باقی اوسی کو مرحمت ہوا
اوسکی نذرانہ مین سی ایک لعل ہے وزنی ساڑہی بارہ ٹانک کی کہ ایک لاکہہ پچیس ہزار روپیہ مین خرید اے تہا
پیشکش اوسکا جو قبول ہو قیمت اوسکی ایک لاکہہ سڑسٹھہ ہزار روپیہ ہوا آسد خان خواجہ جہان منصب
پنجہزاری ذات اور ڈہائی ہزار سوار سی سربلند ہوا لشکری خان نے حسب الحکم دکن سی آکر ساتھہ دولت ملازمت
کی سربلندی پائی چونکہ دلمین عزم تہا کہ بعد گذرنی برسات کی وقت آغاز خوبی ہوا کی ساتھہ فضل ایزد جل و علا کی موجب
اقبال واسطے سیر گلزار ہمیشہ بہار کشمیر کے روانہ ہونا چار محافظت اور نگہبانی قلعہ و شہر آگرہ اور فوجداری
گرد نواح کی جسطور سی کہ خواجہ جہان کرتا تہا لشکر خان کو مناسب جانکر اس خدمت پر مقرر کیا
امانت خان اوپر خدمت داروغائی داغ اور پیش کرنے اپنی محلہ کی سواروں کی مقرر ہوا

سولہوین کو خواجہ ابو الحسن میر بخشی اور سترہوین کو صادق خان بخشی اور اٹھارہوین
کو ارادت خان میر سامان اور انیسوین کو کہ دن جشن شرف آفتاب کا تھا
عضد الدولہ نے نذرانہ گذرانا سب سی جو کچھہ پسند آیا واسطی سرفرازی اونکی کے
قبول کیا اس نوروز کے نذرانون کی قیمت کہ بندہای درگاہ نی گذرانی اور قبول
ہوی بیس لاکھہ روپیہ ہوی دن نوروز کے فرزند سعادتمند شاہزادہ پرویز کو
منصب بیس ہزاری ذات اور دس ہزار سوار کا اصل و اضافہ سمیت مرحمت
فرمایا مینی اعتماد الدولہ نے ساتہہ منصب سات ہزاری ذات و سوار کی بزرگی
اختصاص کی پائی عضد الدولہ کو ساتہہ خدمت آتالیقی قرۃ العین شاہ شجاع کی امتیاز
بخشا امید کہ عمر طبعی کو پہچی اور اہل سعادت و اقبال سی ہو قاسم خان نے
ساتہہ منصب ڈیڑہ ہزار ذاتی اور پانسو سوار کی اور باقی خان نی ساتہہ منصب
ہزاری ذات اور چارسو سوار کے سرفرازی پائی مہابت خان نی کہ التماس
کمک کا کیا تہا پانسو سوار احدی صوبہ بنگش پر متعین فرمائی مینی اور عزت خان
کو کہ اوس صوبہ مین مصدر خدمات شایستہ ہوا تہا ایک ہاتی اور ایک گھوڑا
اور کپوہ مرصع مرحمت کیا انہی دنون عبد الستار نی ایک مجموعہ قلمی خط خاص حضرت
جنت آشیانی کا مشتمل اوپر بعضی دعاؤن اور مقدمہ علم نجوم اور امور غریبہ کے
کہ اکثر ازمائی اوسمین لکہی تہی بطور پیشکش کی گذرانا بعد زیارت کرنی خط
مبارک آنحضرت کی ایک خوشی اور ذوق اپنی مین پائی کہ حاصل ہونا ایسی خوشی کا

کبھی یاد نہین بخدا کہ کوئی تحفہ نزدیک میری برابر اوسکی نہین ہوسکتا عوض مین
اس خدمت کی منصب اوس کا اوس سی کہ اوسکی خیال مین بھی نہین آتا تھا زیادہ
کرکے ہزار روپیہ انعام مین دیئی ہنرمند فرنگی کو جسنی تخت مرصع بنایا تھا انعام مین تین
ہزار درب اور گھوڑا اور ہاتی عنایت ہوا خواجہ خاوند محمود کو کہ سالک طریق بزرگو
کا ہی اور خالی درویشی اور زہدی نہین ہزار روپیہ لطف فرمایا مینی لشکر خان کو ساتھہ
منصب تین ہزاری ذات اور دو ہزار سوار کے سرفرازی بخشی معمور خان کو ساتھہ
نوصدی ذات اور ساڑھے چار سو سوار کے اور خواجگی طاہر کو ساتھہ آٹھہ
صدی ذات اور تین سو سوار کے اور سید احمد قادری کو ساتھہ آٹھہ صدی ذات
اور ساٹھ سوار کے عزت بخشی راجہ سارنگ دیو کو منصب سات صدی ذات
اور تیس سوار کا بخشا میر خلیل اللہ پسر عضد الدولہ کو ساتھہ منصب چھہ صدی ذات
اور ڈہائی سوار کے اور فیروز خان خواجہ سرا کو منصب چھہ سو ذاتی اور ڈیڑھ سو سوار
سی اور خدمت خان کو منصب پانسو پچاس ذاتی اور ایک سو تیس سوار اور محرم
خان کو پانسو ذات اور ایک سو بیس سوار اور عزت خان کو چھہ سو ذات اور ایک
سو سوار اور رامی نیوالی داس مشرف فیلخانہ کو چھہ صدی ذات اور ایک سو بیس
سوار اور رامی ہانیداس داروغہ محل کو چھہ سو ذاتی اور ایک سو سوار سی سربلندی بخشی
ننتومل اور جگ مل بیٹی کشن سنگھہ کے ہر ایک نی ساتھہ منصب پانسو ذات اور
دو سو پچیس سوار کے امتیاز پایا اگر اضافہ منصب داری وان لوگون کا کہ پانسو

سی کم ہے لکہا جاوے تو طول کلام ہوتا ہے خضر خان متعینہ خاندیس کو
دو ہزار روپیہ انعام دیا اکیسوین کو شکار کے لیے متوجہ امان آباد کا ہوا مین
چند روز پہلی موافق حکم کے خواجہ جہان اور قیام خان قراول باشی نے واسطے
شکار قمرغہ کے ایک چوڑا میدان دیکہہ کر چوگرد اوس کی قناتین کہڑی
کر دین کہ بہت سے ہرن اطراف جنگل سے اندر قناتون کے آتے
تہی جو مینے عہد کر لیا ہے کہ اب کسی جانور کو اپنے ہاتہہ سی آزار نہ دونگا
دلمین آیا کہ سبہون کو زندہ پکڑوا کر درمیان چوگان فتحپور کے چہوڑوا دون کہ ذوق
شکار کا بہی پایا رہون اور اون کو بہی کچہہ صدمہ اور آزار نہ پہنچے اسواسطے سات سو ہرن حضور مین
پکڑوا کر فتحپور کو بہیجی گئی جو ساعت آنی دار الخلافت کی نزدیک تہی رائی مان خدمتی
کو فرمایا مینے کہ شکارگاہ سی تا میدان فتحپور دو طرفہ مانند کوچہ کے قناتین کہڑی کر دین
اور ہرنون کو وہان سے ہانک کر اوس میدان مین لاوین قریب آٹہہ سو ہرنون
کے اسی طریق سے بہیجے گئے کہ تمام ڈیڑ ہزار ہرن ہوئے اٹہائیسوین تاریخ امان آباد
سے کوچ کر کے بوستان سرای مین منزل کی اور وہان سی شب مبارکشنبہ تاریخ
اونتیسوین کو باغ نور منزل مین نزول اقبال کا اتفاق ہوا روز جمعہ تیسوین کو
والدہ شاہجہان کی بیچ ہمسایگی رحمت الہی کے گئی دوسری دن خود اوس فرزند
گرامی کی مکان پر جاکر بہت اقسام کی دلنوازی اور دلجوئی کے اوسکو اپنی ہمراہ
دولت خانہ مین لایا مین آنہ یکشنبہ غرہ اردی بہشت ماہ الٰہی کو بیچ ساعت

سعادت قرین سے کے کہ نجومیون اور اختر شناسون نے بہتر بتائی تہی باقی خاص
دلیر نام پر سوار ہوکر ساتہہ مبارکی اور فرخی کے شہر مین آیا خلق کثیر مرد و زن
سی کوچہ و بازار اور در و دیوار پر جمیع ہوکر منتظر کہڑی تہی مین اپنی معمول
سی اندر دولت خانہ تک نثار کرتا ہوا گیا اوس تاریخ سی کہ موکب اقبال نے
ساتہہ اس سفر مذکور کے عزم فرمایا تہا آج تک کہ ساتہہ سعادت و اقبال سے
مراجعت کی پانچ برس سات مہینے نو دن ہوی آندنون مین فرزند سلطان پرویز
کو فرمان ہوا کہ اتنی مدتون گذشتہ مین خدمت حضور سی محروم رہا اور سعادت ادراک
دولت زمین بوس کی سعادت حاصل نہ کی اب اگر آرزو مند ملازمت کا بموجب حکم
کے متوجہ درگاہ کا ہوا بعد ورود فرمان کے اوس فرزند نے ظہور اس امر کو مواہب غیبی
سے سمجہہ کر رو امید کا بیچ درگاہ والا کے رکہا اسی فرمان مین فقیرون اور ارباب
استحقاق کو چوالیس ہزار اور سات سو چہاسی بیگہ اور دو گانو اور زمین سو بیس
گو نین غلہ کی کشمیر سی اور سات ہل مین کابل سی مدد معاش مرحمت کئی امید کہ
ہمیشہ توفیق کام بخشی اور خیر سگالی کی روزی ہوجیو آندنون کی نئی
خبرون سے ناغی ہونا الہ داد پسر جلال خان افغان کا ہے تفصیل
اس اجمال کی یہہ ہے کہ جب مہابت خان نی واسطی ضبط بنگش اور جرگہ
او کہیڑ نے افغانون کے حکم پایا تو اوس گمان سے کہ شاید اوس
بی سعادت سی برابر مراسم اور نوازش ہماری کی کچہہ خدمت ظہور مین آوی

التماس کرکے اوسکو اپنی ہمراہ لیگیا تہا جوکہ سرشت ان نمکحراموں ناحق شناس کی نفاق اور بد اندیشی ہے اسلیے واسطے احتیاط کی یہہ بات ٹہیری کہ وہ اپنی بیٹی اور بہائی کو درگاہ مین بہیجی بالطریق اول کے خدمت حضور مین ہی پہیجی اوس سی کہ فرزند و برادر اوسکا درگاہ مین پہنچا واسطے اوسکی تسلی اور دلاسا کی قسم قسم کی نوازش اور مہربانیون سی سرفراز کیا مینے لیکن جوکہ کہتے ہین ؎ گلیم بخت کسی راکہ بافتند سیاہ ٭ بآب زمزم و کوثر سفید نتوان کرد ٭ جبتک یہ خبر کہ وہ اوس سرزمین مین پہنچا آثار بے دولتی اور نمکحرامی کے اوسی سے ظہور مین آنی لگی اور مہابت خان واسطے انتظام کار کے سررشتہ مدارات کو نہین چہوڑتا تہا یہان تک کہ اندنون ایک فوج ساتہہ سرداری اپنی بیٹی کی افغانون پر بہیجی تہی اوس بی دولت کو بہی ہمراہ کیا تہا جو مقصد کو پہنچی بسبب نفاق اور بد اندیشی موی الیہ کی وہ مہم خاطر خواہ انجام کو نہ پہنچی اور بی حصول مقصود کے لوٹ آئی اللہ داد بدنہاد نی اس وہم سی کہ مبادا اب کی بار مہابت خان ترک مدارات کرکے مقام تحقیق اور بازپرس مین آکر مجکو بعوض کردار ناہنجار اسیری کے گرفتار کری پردہ آشنائی کا درمیان سی اوٹہاکر بغی اور نمکحرامی کو کہ اس وقت تمین پوشیدہ رکہتا تہا اختیار ظاہر کیا جب حقیقت حال مہابت خان کی عرضی سی معلوم ہوئی حکم دیا مینی کہ اوس کی بیٹی اور بہائی کو قلعہ گوالیار مین محبوس رکہین اتفاق سی باپ اس بی دولت کا بہی خدمت حضرت عرش آشیانی سی بہاگا تہا اور سالہاسال رہزنی و سرقہ مین اوقات بسر کرتا تہا

یہان تک کہ اپنی کردار بد کی سزا مین گرفتار ہوا امید ھی کہ یہہ بی دولت بہی اپنے
اعمال کے وبال مین جلد پائمال ہو روز مبارک شنبہ تاریخ پانچوین کو مان سنگہہ
پسر راوت سنگہ کہ متعینون کمک صوبہ بہار سی ہی ساتہہ منصب ہزاری ذات
اور چہہ سو سوار کے سرفراز ہوا عاقل خان کو واسطی دیکہنی محلہ اور تحقیق جمعیت منصب
دارون بنگش کے ایک ہاتی بخشکر رخصت کیا مہابت خان کو خنجر خاص مانند زنرانے
وضع دوست بیگ کی ہاتہہ بہیجا مینے نذرانہ روز دوشنبہ کا واسطے محمود آب دار کے
کہ زمانہ شاہزادگے اور ایام طفولیت سی ساتہہ لوازم بندگی اور خدمت گذاری
کے اشتغال رکہتا ہی انعام مقرر ہوا بیژن خویش پاینده خان مغل کو ساتہہ منصب
سات سو ذات اور ساڑہی چار سو سوار کے سربلندی بخشی محمد حسین برادر خواجہ جہان
کو خدمت بخشی گری کانگڑہ پر مقرر ہی منصب چہہ سو ذات اور چار سو پچاس سوار کا
مرحمت کیا اسہی تاریخ مین تربیت خان کہ خانہ زادون موروثی اس درگاہ سی
تہا اور نیت درست کی برکت سی سلک امرای عظام مین انتظام رکہتا تہا عالم بقا کو
راہی ہوا خالی مردی اور سلامت نفسی سی نہ تہا جوان عیش دوست تہا تمام عمر اپنی
کو چاہتا تہا کہ فراغت سی گذارے نغمہ ہندوستانی نہایت رغبت رکہتا تہا اور بد
نہین سمجہتا تہا کہ مردبی بدی تہا راجہ سورج سنگہہ منصب دو ہزاری ذات و سواری
سرفراز ہوا اکرم اللہ ولد علی مردان خان بہادر اور باقر خان فوجدار ملتان اور ملک
محب افغان اور مکتوب خان کو ہاتی مرحمت ہوا سید بایزید بخاری کو بہی کہ حراست

قلعہ بہکرہ اور فوجداری اوس حدود کی اوسکے ذمہ ہی ساتھہ عنایت فیل کے
سرفراز کیا امان اللہ پسر مہابت خان ساتھہ انعام خنجر مرصع کے ممتاز ہوا
شیخ احمد ہانسوی اور شیخ عبد اللطیف سنبلی اور فراست خان خواجہ سرا اور
رائی کنور چند متوفی کو ہاتھی مرحمت کیا محمد شفیع بخشی صوبہ پنجاب کو منصب پانسو
ذات و تین سوسوار کا اور یونس خان پسر منہر خان کو کہ حراست قلعہ کابل کی
اوسکے ذمہ ہی منصب پانسو ذات اور دیڑہ سو سوار کا عنایت ہوا اس تاریخ مین
خبر فوت ہونے شاہ نواز خان بیٹے سپہ سالار خانخانان کی سبب گرانی خاطر کی ہوئی
اوسوقت کہ وہ اتالیق ملازمت سے رخصت ہوتا تھا تاکید تمام سے فرمایا گیا تھا
کہ ہمنے چند بار سنا ہی کہ شاہ نواز خان شیفتہ شراب کا ہو گیا اور شراب بہت
پیتا ہے اگر واقعی یہہ بات سچی ہی حیف ھی کہ اس عمر مین اپنے آپ کو ضایع کرتا ہے
چاہیے کہ اوسکو اوسکی مرضی پر چھوڑین اور بند و بست اوسکا واجبی کرین اگر وہ
خود نچھوڑے صریح عرض حضور مین کرنا تاکہ حضور مین بلوا کر اوسکی اصلاح حال کا
متوجہ ہون جب برہان پور مین پہنچا شاہ نواز خان کو نہایت ضعیف اور زبون
حال پایا اوسکی علاج کی تدبیر کی قضارا بعد چند روز کے صاحب فراش ہوکر بستر
ناتوانی پر پڑ گیا حسقدر کہ طبیبون نے معالجہ اور تدبیرین کین ایک سود مند نہ ہوئی
عین جوانی مین درمیان عمر تینتیس ۳۳ برس کی اس جہان فانی سے عالم جاودانی کو راہی ہوا
مجھے اس خبر ناخوش سے نہایت تاسف ہوا فی الحقیقت خوب خانہ زاد مرد رشید تھا

چاہتا تہا کہ اس در دولت پر مصدر خدمت شایستہ کا ہوتا۔ اگرچہ سب کو بہی راہ درپیش ہے
اور قضاء الٰہی سے کچہہ چارہ نہین لیکن اس عمر مین مرنا گران معلوم دیتا ہے امید کہ اہل مغفرت سے ہو
راجہ بہار سنگہ بندیلہ کو کہ خدمت گذاران نزدیک اور شدہ بستہ مزاج دان سے تہا اپنے باپ اوس
اتالیق کے بہیجکر ہر قسم کی دلجوئی اور اشک شوئی کی اور منصب ہزاری شاہنواز خان کو
اوپر منصب بہائیون اور بیٹیون اوسکے زیادہ کیا گیا داراب خان چہوٹے بہائی اوسکے کو ساتہہ
منصب ہزاری ذات و سوار کے اصل و اضافہ سے سرفراز کیا اور خلعت اور ہاتہی گہوڑا اور
شمشیر مرصع دیکر اوسکے باپ کے پاس رخصت کیا کہ اوسکو شاہنواز خان کی جگہہ اوپر سرداری
صوبہ برار اور احمد نگر کے مقرر کرین رحمن داد دوسرے بہائی اوسکے کو منصب ہزاری ذات
اور آٹہہ سو سوار کا دیا منوچہر بیٹا شاہنواز خانکا منصب دو ہزاری ذات و تین سو سوار کا کیا
طغرل ولد شاہنواز خان کا منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار کا مقرر کیا گیا روز مبارک
شنبہ تاریخ بارہوین کو قاسم خان قریب اعتماد الدولہ کا ساتہہ عنایت علم کے
سربلند ہوا اسد اللہ پسر سید حاجی کو کہ بارادہ بندگی اور خدمت کے آیا تہا
منصب پانسو ذاتی اور ایک سو سوار کا مرحمت کیا صدر جہان خویش
مرتضی خان مرحوم کا ساتہہ منصب سات سو ذات اور چہہ سو سوار
کے اوپر خدمت فوجداری سنبل کے سرفرازی پاکر ساتہہ عنایت ہاتہی کے رخصت
کیا گیا بہار سنگہ بندیلہ کو منصب چہہ سو ذات اور چار سو سوار اور ہاتہی عنایت ہوا
سنگرام راجہ جمو کو بہی ہاتہی عنایت ہوا۔ احمد آباد مین دو بکرہ مارخور

ہمراہ تہی جو مادہ سرکار مین نہ تہی کہ جفت کراتی دل مین آیا کہ اگر ساتہہ نر بربری
کے کہ عربستان مین خاص کر بندر شہر درخار سی لاتی ہین جفت کیا جاوی بچہ اوسکا
دیکہین ساتہہ کس شکل و شمائل کے پیدا ہو القصہ ساتہہ مادہ بربری کی جفت کرایا گیا
اور بعد گذرنے مدت چہہ مہینی کے فتح پور مین ہر ایک نی ایک ایک بچہ دیا چار مادہ اور تین
نر نہایت خوشنما خوش رنگ و خوش ترکیب چونانچہ مین سی کہ بکرہ سی مشابہ ہی
مانند سمت کے خط سیاہ پشت مین رکہتا ہی اور سرخ رنگ ہی اور دوسرے رنگون سی اچہا
معلوم دیتا ہے اور بہت اصیل ہے اور شوخی و نرخوش ادائی اور انواع جست و خیز اوسکی
اسقدر ہین کہ لکہی نہین جاتین چند ادائین دیکہنی سی دل خود بخود اوسکی تماشی مین
رغبت کرتا ہی اور یہہ جو مشہور ہے کہ مصور ادای جست و خیز نرغالہ کو نہین لکہہ سکتا ہے
اس جگہہ صادق ہے اگر ادای نرغالہ کی ایک طور کی تصویر کہینچ سکے اور ادائون
نادر اور قسم قسم کے جست و خیز اور شوخیون کی کہینچنی مین شک نہین کہ ساتہہ عجز کے
اعتراف کریگا بچہ یک ماہہ بلکہ بیس روز کا اسقدر بلند جگہہ سی زمین پر جست کرتا ہی
کہ اگر بجز نرغالہ کے اور جانور جست کری ایک عضو بہی سلامت نرہی مجکو بہت ہی
پسند آیا فرمایا کہ ہمیشہ میری پاس رہی اور ہر ایک کا نام علاحدہ رکہا گیا ہیچ جمع کرنے
بکرہ مارخور اور نر اصیل کے بہت توجہ رکہتا ہون چاہتا ہون کہ نسل ان کی بہت
ہو جاوے اور لوگون مین پہیل جاوے اگر ان کی بچون کو آپس مین جفت کرائیں
ظن غالب ہی کہ نفیس تر بچے نکلین اور خاصیتون انکی سی یہ نسبت اور نرغالونکی بہہ ہی کہ

بزغالہ پیدا ہوتی ہی جب تک کہ پستان مونہ مین نہ لی اور شیر نہ پیوی چلاتا ہی اور
اضطراب کرتا ہی اور یہہ اصلا آواز نہین کرتا بے پروا تون کی طرح کہڑا رہتا ہی شاید
گوشت انکا بہی ذائقہ دار ہو پہلی ایسا حکم ہوا تہا کہ مقرب خان صوبہ دار بہار کا ہو
کر وہان جاوے مشار الیہ نے آپ کو درگاہ پر پہنچایا کہ زمین بوس کر کے متوجہ
مقصود کا ہونگا اسواسطی دن مبارک شنبہ دوسری ماہ خورداد کو ایک فیل مع
تلایر اور گہوری اور کہپوہ مرصع مرحمت کر کے رخصت کیا پچاس ہزار روپیہ
بطور مدد خرچ مرحمت ہوا اور اسی تاریخمین سردار خان کو خلعت اور ہاتہی
اور گہوڑا دیا اور ساتہہ جاگیرداری سرکار منگیر کے کہ ولایت بہار اور بنگالہ
مین ہی رخصت کیا امیر شرف وکیل قطب الملک کہ درگاہ پر حاضر تہا مرخص ہوا
فرزند اقبالمند شاہجہان نے اپنی دیوان برادر افضل خان کو اوسکی رفاقت مین
تعین کیا جو قطب الملک نے اظہار اخلاص کر کے دوسری مرتبہ التماس شبیہ کا
کیا مشار الیہ کو تصویر اپنی مع کہپوہ مرصع اور پہول کتارہ مرحمت کی جو بیسوین
کو ہزار درب اور خنجر مرصع اور گہوڑا امیر شریف مذکور کو عنایت ہوا فاضل خان
دیوان بیوتات کا منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار کا ہوا حکیم رکہنا تہہ
ساتہہ منصب چہہ سو ذات اور ساٹہہ سوار کے مفتخر ہوا جو ان دنون
عرس حضرت عرش آشیانی کا تہا پانچہزار روپیہ حوالہ چند آدمیون معتبر کے
ہوی کہ فقرا اور مستحقون کو تقسیم کر دین حسن علی خان کو کہ جاگیردار سرکار منگیر کا تہا

منصب اڈہائی ہزاری ذات وسواری سی مفتخر کیا آور اوپر کمک ابراہیم خان فتح جنگ
صاحب صوبہ بنگالہ کے مقرر فرمایا اور ایک تلوار مشار الیہ کو عطا کی جو میرزا شرف
الدین حسین کاشغری خدمت بنگش پر جان نثار ہوا ابراہیم حسین بیٹی اوسکی کا
منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار کا کیا آنہین دنون مین ابراہیم خان نی
دو منزل کشتی کہ بیچ اصطلاح اوس ملک کی گوشہ کہتی ہین نشیمن گاہ ایک کا
طلاسی اور دوسریکا نقرہ سی تیار کراکی بطور نذرانہ کے بہیجا نظر سی گذرین
بی تکلف اپنی قسم مین اعلی ہین ایک فرزند شاہجہان کو مینی مرحمت کی روز
مبارکشنبہ نوین کو سادات خان کا منصب ہزاری ذات اور ساٹہہ سوار
کا کیا اسی تاریخمین عضد الدولہ اور شجاعتخان پرگنہ جاگیر اپنی کو رخصت ہوے
دن مبارکشنبہ کو آصف خان کو کپوہ مع پہول کٹارہ عنایت ہوا جو فرزند
سعادتمند سلطان پرویز متوجہ درگاہ والا کا ہوا اور التماس خلعت نادری
خاصہ کا کیا تہا کہ دن ملازمت کی پہین کر سعادت زمین بوسی کی پاوی
موافق التماس اوسکی کے خلعت نادری اور چیرہ اور فوطہ خاصہ حوالہ
شریف وکیل اوسکی کے کیا کہ اوسکی پاس بہیجدی دن مبارکشنبہ
تیئیسوین کو میرزا والی بیٹی پہوپی اس نیازمند کی نی موافق حکم کے صوبہ
دکن سی آکر دولت آستان بوسی کی پائی باپ اوسکا خواجہ حسن خالداز خواجہ
زادگان نقشبندی سی ہی چچا میری میرزا محمد حکیم نی ہمشیرہ اپنی کو خواجہ سی منسوب

کی تہی تعریف خواجہ کی آدمیون سی بہت سنی جاتی ہی حسب نسب اچہا رکہتا
تہا اور ہمیشہ بندوبست سرکار میرزا محمد حکیم عموی میری کا خواجہ کی قبضہ مین
تہا اور وہ رعایت خاطر خواجہ کی نہایت فرماتی تہی اور پہلی میرزا کی فوت
ہو گئی آون سی دو لڑکی رہی میرزا بدیع الزمان اور میرزا والی اور میرزا بدیع
الزمان بعد مرنے میرزا کی بہاگ کر ماوراء النہر مین جا کر مر گیا اور میرزا والی ہم بیگم
درگاہ مین آیا حضرت عرش آشیانی رعایت خاطر بیگم کی بدرجہ تمام رکہتی تہی
میرزا بہی جوان سنجیدہ صاحب وقار ہی خالی معقولیت اور فہمیدگی نہین علم
موسیقی خوب جانتا ہی آن دنون دل مین آیا تہا کہ لڑکی شاہزادہ دانیال
کو میرزا مذکور سی منسوب کی جاوی اور سبب بلانی میرزا کا یہ تہا یہہ لڑکی
محمد قلیچ خان کی بیٹی سی ہی یقین ہی کہ رضا جوئی اور خدمت گذاری کہ وسیلہ
سعادتمندی کا ہی نصیب اور روزی ہو آستی تاریخ سر بلند رائ کو کہ اویز خدمت
صوبہ دکن کے معین ہی ساتہہ منصب ڈہائی ہزاری ذات اور ڈہائی ہزار
سوار کے مفتخر کیا آن دنون عرض ہوی کہ شیخ احمد نامی ایک شخص نی جال
فریب اور مکر کا سہرند مین بچہا کر بہت سی ظاہر پرستون [illegible] لوح کو صید
اپنا کر رکہا ہی اور ہر شہر و ولایت مین ایک آدمی اپنی مریدون مین سی کہ قاعدہ
دکان آرائی اور معرفت فروشی اور مردم فریبی کا اور [illegible] ی بہتر جانتا ہو
خلیفہ نام رکہہ کر بہیجا ہی اور خرافات کہ اپنی مریدون او معتقدون کو

ذکر حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ

لکھی اوسکی ایک کتاب بناکر مکتوبات نام رکھا اور اوس مجموعہ مہملات مین بی فائدہ باتین
لکھین کہ ساتھہ کفر اور زندیقی کے پہچاوین آون مین سی ایک مکتوب مین لکھاہی کہ
اثنای سلوک مین گذر میرا مقام ذی النورین مین پڑا ایک مقام دیکھا نہایت عالی
اور خوب صفا وہان سی گذر کر مقام فاروق مین پہنچا اور مقام فاروق سی مقام
صدیق کو عبور کیا مینی اور ہر ایک کی تعریف لایق اوسکی لکھی اور اوس جگہہ سی مقام
محبوبیت مین پہنچا عمدہ مقام دیکھا نہایت نورانی اور رنگین اپنی کو قسم قسم کے
نورون اور رنگون کی ساتھہ مینی منعکس پایا یعنی استغفر اللہ مقام خلفاء سی گذر
کر عالیمرتبت حضرت کو آیا مین اور اور گستاخیین کہ کین لکھنا اونکا طول ہی
اور ادب سی دور ہی اسواسطی حکم کیا مینی کہ اوپر درگاہ عالی کے حاضر کرین ہوافق
حکم کے ملازمت مین حاضر کیا اور جس بات سی کہ دریافت کیا مینی جواب معقول
دینا نہ آیا اور باوصف کمی عقل و دانش کی پر غرور اور خود پسند اور متکبر معلوم
ہوا اصلاح اسکی منحصر اسیمین دیکھی مینی کہ چند روز قیدخانہ ادب مین مقید رہی
تو شوریدگی مزاج اور آشفتگی دماغ اوسکی کی کچھہ تہھٹری اور گمراہ ہونا عوام کابھی کم
ہو ناچار انی رای سنگدلن کے حوالہ کیا گیا کہ قلعہ گوالیار مین قید رکھی بچیسوین
کو فرزند ارجمند شاہزادہ سلطان پرویز الہ آباد سی آیا اور کورنش آستان خلافت
سی جبین خواص کو نورانی کیا بعد ادا کرنے رسموں آستانہ بوسی کی ساتھہ نوازش
بیکران کے مخصوص ہو کر حکم بٹھنی کا فرمایا مینی دو ہزار اشرفی اور دو ہزار روپیہ بطور

نذر اور ایک ہیرا برسم پیشکش کی وقت ملازمت کی گذرانا جو لائق اوسکی
اب تک نہین پہنچی تہی دوسری وقت نظر سی گذرین کی راجہ کلیان نے میدار
رنتہنبور کو کہ اوس فرزندی موافق حکم کے ایک فوج اوسپر بہیجی تہی آ سنی ہاتی
اور ایک لاکہہ روپیہ پیشکش لیکر اپنی ہمراہ درگاہ گیتی پناہ مین لایا دولت آستان
بوسی کی پائی وزیر خان دیوان اوس فرزند کا کہ قدیم بندگان اس درگاہ
سی ہی سعادت کورنش سی سرفراز ہوا اور اٹہائیس ہاتی نر و مادہ نذر گذرانی اون
مین سی نو ہاتی قبول وو باقی نامبردہ کو دی گئی جو عرض ہوی کہ مروت خان بیٹا
افتخار خان کا کہ خانہ زادون اور تربیت یافتون اس درگاہ کی سی بیچ نواح
بنگالہ کی ساتہہ طائفہ مگہہ کے لڑائی کر کے جان نثار ہوا اللہ یار بہائی اوسکی کو
اوپر منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار کے سربلند کیا اور بہائی دوسرا اوسکا
ساتہہ منصب چارسو ذات اور سوار کے ممتاز ہوا تا کہ پس ماندی اوسکی
پریشان نہ ہون دن دوشنبہ تیسری تاریخ تیر ماہ الٰہی کو گرد نواح شہر مین
چار کالی ہرن اور ایک مادہ اور ایک غزالہ شکار ہوا جو آگی منزل فرزند سعادتمند
سلطان پرویز کی سی اتفاق عبور کا ہوا دو زنجیر ہاتی دندان دار مع پلا برسم
پیشکش کی گذرانی دونون ہاتی داخل فیلان خاصہ مین کیی گئی دن مبارک شنبہ
تاریخ تیرہوین کو سید حسن ایلچی بہائی کامگار شاہ عباس فرمان روائے
ایران کا آستان بوس سعادت ہوا اور خط اوس بہائی کا مع پیالون

بلور کی کہ لعل سرپوش پراو کی جڑی ہوی تہی گذرانا جو نہایت محبت و خلوص
سی تہا سبب زیادہ ہونی محبت کا ہوا آن دنون مین فدائی خان ساتہہ
منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار کے سربلند ہوا نصر اللہ بیٹا فتح اللہ کا
کہ حراست قلعہ آنبیر کی ذمہ اوسکی ہی منصب اوسکا ڈیڑہ ہزاری ذات اور
چارسو سوار کا مقرر رہوا دن مبارکشنبہ تاریخ بیسوین کو امان اللہ بیٹا مہابت
خان کا منصب ڈیڑہ ہزار ذات اور آٹہہ سو سوار سی سربلند ہوا وزیر خان
کو خدمت دیوانی صوبہ بنگالہ کی دیگر گہوڑا اور خلعت اور شمشیر مرصع مرحمت کی میر
حسام الدین اور زبردست خان کو ہاتی مرحمت ہوا آستی تاریخمین حافظ حسن
نوکر خان عالم مع مکتوب مرغوب بہائی گرامی شاہ عباس کی اور عرضی اوس
رکن السلطنت کے درگاہ مین آیا او خنجر قبضہ دار دانت مچہلی کا جو ہر دار سیاہ
ابلق کہ میری بہائی نی خان عالم کو دیا تہا نہایت نادر تہا وہ اوسنی درگاہ مین
بہیجا تہا نظر سی گذرا بہت پسند آیا حقیقت مین تحفہ ہی نادر آب تک ایسا
دستہ ابلق دیکہا نہین مجہی بہت اچہا معلوم ہوا روز مبارکشنبہ تاریخ ستاییسوین
کو میرزا والی کا منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار کا مقرر کیا چوبیسوین
کو ہزار درب بوجہ انعام سید حسن ایلچی کو عنایت ہوی عبد اللہ خان بہادر
فیروز جنگ کو ہاتی مرحمت کیا مینی روز مبارکشنبہ دوسری مرداد کو اعتبار
خان کو گہوڑا عنایت ہوا عاقل خان ساتہہ منصب ہزاری ذات اور آٹہہ سو سوار
کے

کے سرفراز ہوا شب شنبہ چوتہی کو مطابق پندرہوین شب شعبان کی جشن شب
برات کا ہوا موافق حکم کے لب دریا پر کشتیون کو قسم قسم کی چراغون اور آتشبازی
سی بہر کر آگے لائی البتہ ایسی چراغ مرتب تہی کہ نہایت اچہی معلوم دیتی بہت
دیر تک مین اون کی سیر مین رہا دن سہ شنبہ کی میرن بیٹا نادعلی میدانی کا
کہ خانہ زادان قابل تربیت سی ہی منصب اوسکا سات سو ذات اور پانسو
سوار کا کیا خواجہ زین الدین کو منصب سات سو ذات اور تین سو سوار کا مرحمت
کیا خواجہ محسن کا منصب سات سو ذات اور ایک سو سوار کا ہوا نوین کو
بقصد شکار سمونگر مین گئی اوس صحرای دلکشا مین سیر و شکار کر کے تیرہوین کو
دولت خانہ کو تشریف لائی روز مبارک شنبہ سولہوین کو نوازش شیخ ابو الفضل کا
ساتہہ منصب سات سو ذات اور ساڑہے تین سو سوار کے سرفراز ہوا اوس
روز سیر باغ گل افشان کی کہ لب جمنا پر واقع ہی کی درمیان راستہ کی مینہ
برسا اور خوب برسا چمن کو از سر نو طراوت اور نضارت بخشی اثنا سی یک ہی
تہی سیر کابل کی گئی عمارتون سی کہ اوپر کنارہ دریا کے بنی ہوئین تہین جسقدر کہ
نظر کار کرتی تہی سوا سبزہ اور پانی کے کچہہ نظر مین معلوم نہین ہوتا تہا یہہ ابیات
انوری کی مناسب مقام ہین

نظم

روز عیش و طرب بستان است
روز بازار گل و ریحان ست
تودہ خاک عبیر آمیز ست
دامن باد گلاب افشان ست
از ملاقات صبا روی غدیر

راست چون آزدہ سوہان ست ❀ جو باغ مذکور بیچ ذمہ تربیت خواجہ جہان کے ہے پارچہ زربفت نئی طرح کی کہ اندنون مین اوسکی واسطی عراق سی لائی تہی برسم پیشکش کی گذرانی جو کچہ پسند آیا لیکر باقی اوسی کو مرحمت ہوا باغ کیے خوب تربیت کی تہی منصب اوسکا اصل و اضافہ سمیت پنجہزاری ذات اور تین ہزار سوار کا کیا گیا۔ اتفاقات عجیبہ سی ہہ ہے کہ خان عالم خنجر قبضہ دندان ابلق کا جو ہردار دیا ہوا میری بہائی کامگار عالیمقدار شاہ عباس کا کہ مجکو مجکو بہیجا تہا دل اسقدر مائل دندان ابلق کا ہوا کہ چند آدمی صاحب وقوف کو واسطی تلاش کرنی کے طرف ایران و توران کے بہیجا اور کہہ دیا کہ خوب تلاش کرکی جس جگہہ جسکی پاس جس طرح جس قیمت کو ملی حاصل کرنی مین تقصیر نکرین اور بہت سی بندہاے مزاجدان اور امراے ذی شان ہمیشہ اوسکی تلاش مین رہنی لگی اتفاق سی اسی شہر مین ایک مرد اجنبی بی وقوف نی دندان ابلق نہایت لطیف و نفیس تہوڑی سی قیمت کو بازار مین سی خریدا تہا اور یون جانتا تہا کہ شاید کبہی آگ مین گرگیا ہے سو یہہ سیاہی اثر اوسکا ہی بعد ایک مدت کی ایک نجار کو نجاران فرزند ارجمند شاہ جہان سی ملا اور کہا کہ اس دندان کو اوپرسی ریت کرا لیا کردی کہ داغ سیاہی اور اثر سوختگی کا نرہی اور غافل تہا اس سی کہ سیاہی نی قدر و قیمت سفیدی کے بڑہائی ہی اور یہہ خال و خط ہی

کر مشاطہ تقدیر نی پیرایہ جمال اوسکی کا بنایا ہی اوس نجار نی فی الفور
پاس داروغہ کارخانہ کے جاکر یہہ خوشخبری اوسکو سنائی کہ ایسی
جنس کم یاب ونادر کہ خلق اوسکی تلاش مین سرگردان ہین اور دور
دور گئی ہین یہین پر مفت ایک مرد بی وقوف کی ہاتہہ لگی کہ وہ قیمت
وقدر اوسکو ہر نایاب کی کچہہ نہین جانتا ہی سہل وآسان اوس سی
ہاتہہ آسکتا ہی مشارالیہ نے اوسکی ساتہہ جاکر اوسکو لیا دوسری دن
اوس فرزند کی خدمتمین لایا جب فرزند شاہجہان ملازمتمین آیا اول
اظہار نہایت شگفتگی کا کیا جب دماغ نشہ بادہ سی آراستہ ہوا ملاحظہ
مین گذرا مجکو نہایت خوشوقت کیا مصرعہ ای وقت تو خوش کہ وقت ما خوش
کردی × اتنی دعائین خیر اوسکی حقمین کین ہینی کہ اگر سو مین ایک مقبول
ہو واسطی برخورداری دین ودنیا کے اوسکو کافی ہی اسی تاریخمین بہلیم
خان نے کہ ایک نوکرون عمدہ عادلخان کے سے ہین آکر ملازمت حاصل
کی ازروی اخلاص کے بندگی اختیار کے تہی ساتہہ مراحم بی دریغ
کے اختصاص بخشکر خلعت اور اسپ وشمشیر اور دشنہ اور بانعام ہوئے
اور منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار مرحمت کیا آندنون عرضی خان دوران
کی پہنچی لکہا تہا کہ آپنی بکمال مرحمت اور قدردانی سی بوڑہی غلام اپنی
کو باوجود کہن سالی اور ضعف بصارت کی ساتہہ حکومت ملک تہٹہ کی

سرفراز کیا تھا اب جو بہہ ضعیف نہایت نحیف اور پیر منحنی ہو گیا کہ اپنی نیز
قوت تردد اور سواری کی نہین پاتا ہی عرض رکہتا ہی کہ سپاہ گری
سی معاف کر کے سلک لشکر دعا مین انتظام بخشین موافق التماس اوسیز
کے حکم ہوا کہ دیوانیان عظام پرگنہ خوشاب کو کہ تیس لاکھہ دام
جمع اصلی اوسکی ہی اور مدتون سی بیچ جاگیر نخواہ مشار الیہ کی ہی
اور نہایت آباد اور مزروع ہی واسطے مدد خرج مشار الیہ کے مقرر
رکہین کہ آسودہ اور مرفہ الحال اوقات بسر کری اور اوسکی بڑی بیٹی شاہ
محمد کا منصب ہزاری ذات اور چہہ سو سوار کا کیا اور دوسری لڑکے یعقوب
بیک کا منصب سات سو ذات اور ساڑہی تین سو سوار کا مقرر کیا تیسری
اسد بیگ کا منصب تین سو ذات اور پچاس سوار کا کیا دن شنبہ
غرہ شہر یور کو واسطے آتالیق جان سپار خان خانان سپہ سالار اور اور
امرای عظام کے کہ خدمت صوبہ دکن پر مقرر ہین خلعت بارانی ہاتہہ نیز دالی
کے بہیجا مینے جو قصد سیر گلزار ہمیشہ بہار کشمیر کا دل مین ہی نور الدین قلی
رخصت ہوا کہ نشیب و فراز راستہ کو حتی الامکان صاف کرین اسطرح
کہ عبور چارپایون باربردار کا گہاٹیون دشوار گذار سی ساتہہ آسانی کے
میسر ہو اور آدمی محنت اور سختی نہ اوٹہاوین اور بہت آدمی سنگتراشون
وغیرہ سی ہمراہ اوسکی کیی اور ایک ہاتی مشار الیہ کو عنایت ہوا شب مبارک شنبہ

پرگنہ خوشاب جو تیس لاکھ دام کا تھا ... (حاشیہ)

تاریخ تیرہوین کو باغ نور منزل مین جاکر سولہوین تک اوس گلشن مین
گذر وقت کیا راجہ بکرماجیت بہگیلہ قلعہ باندہو سی کہ وطن اوسکا ہی آیا
اور سعادت آستان بوسی کی پائی ایک ہاتی اور ایک کلغی مرصع برسم
پیشکش گذرانی مقصود خان منصب ہزاری ذات اور ایک سو بیس
سوار سی سرفراز ہوا دن مبارک شنبہ بیسوین کو فرزند پرویز نے دو ہاتی
نذر گذرانی اور واسطے داخل ہونی حلقہ خاصہ کے حکم ہوا چوبیسوین کو بیچ
دولت خانہ حضرت مریم الزمانی کے جشن وزن شمسی کا آراستہ ہوا سال
اکاون ساتہہ حساب مہینون شمسی کے شروع ہوا امید کہ مدت حیات
مرضیات الہی مین مصروف ہو سید جلال بیٹی سید محمد اور پوتی شاہ
عالم بخاری کو کہ مجمل احوال اوسکی درمیان وقایع سفر گجرات کی لکہی گیی
رخصت جانی کی دی ہاتتی واسطی سواریکی مع خرچ راہ عنایت کی شب
یکشنبہ بیسوین مطابق چودہوین ماہ شوال کے کہ چاند پورا تہا درمیان
عمارتون باغ کے کہ اوپر کنارہ جمنا کے ہین جشن ماہتابی مرتب کیا
اور محفل پسندیدہ ہوئی پہلی تاریخ ماہ الہی کو دندان ابلق جوہردار
سے کہ فرزند شاہ جہان نے نذر کیا تہا حکم دیا مینے کہ باندازہ دو
قبضون تلوار اور ایک شصت کی اوسمین سی کاٹین نہایت خوش رنگ
اور نادر ہوی استاد پورن اور کلیان کو کہ فن خاتم بندی مین

نظیر اپنا نہین رکہتی ہین حکم دیا کہ قبضہ تلوار کا جیسا کہ پسندیدہ اور
جہانگیری اوسکو کہتی ہین بنادین اور ایسی ہی تیغہ اور غلاف گیری
اور بندوبان کو بہی ایسی ہی اوستادون کو کہ اپنی فن مین نظیر نہین رکہتی
ہین فرمایا گیا فی الحقیقت جیسا کہ دل چاہتا تہا ویسا ہی بنا ایک قبضہ اسطرحکا
ابلق ہی کہ دیکہنی اوسکی سی حیرت ہوتی ہی اور سب سی ساتون رنگ معلوم
ہوتے ہین اور بعضی پہول ایسی دکہلائی دیتی ہین کہ گویا نقاش صنع نے
ساتہہ قلم بدایع نگار کے خط سیاہ سی گرداون کے تحریر کہینچی ہے
درحقیقت ایسی نفیس و نادر ہین کہ ایک دم نہین چاہتا کہ اپنے سی جدا
کرون اور تمام جواہر گران بہا سی کہ خزانہ مین ہین عزیز رکہتا ہون
دن مبارک شنبہ کے مبارکی اور فرخی کے ساتہہ کمر مین لگایا اور اوستادو
نادر کار کو کہ بنانی مین نہایت دقت و صنعت کی تہی انعام ہوا اوستاد پورن
کو ہاتی اور خلعت اور کڑی سونے کی اور کلیان ساتہہ خطاب عجائب دست
اور اضافہ اور خلعت اور پہونچی مرصع کے اور ایسی ہی ہر ایک کو لایق ہنر
مندی اوسکیکے سرفراز کیا جو عرض ہوئی کہ امان اللہ پر مہابت خان نے
احداد بدنہاد کو لڑائی کرکے فوج اوسکی کو شکست دیکر بہت سی افغانون روسیہ
سیہ باطن کو علف تیغ خون آشام کا کیا ایک تلوار خاص واسطی سرفرازی
اوسکی کے بہیجی گئی پانچوین کو خبر پہنچی کہ راجہ سورج سنگہہ ساتہہ مرگ طبیعی کے

دکن مین مرگیا اور وہ پوتا مال دیو کا ہی کہ ہندوستان کے عمدہ زمینداروں
سی تہا اور زمیندار کہ ساتہہ رانا کی دم برابری کا مارتا تہا یہی ہی بلکہ ایک
لڑائی مین رانا پر غالب ہوا تہا حال اوسکا اکبرنامہ مین ساتہہ شرح و بسط
کے مذکور ہی راجہ سورج سنگہہ ساتہہ برکت تربیت حضرت عرش آشیانی
اور اس نیاز مند درگاہ سبحانی کے مراتب بلند کو پہنچا ملک اوسکا باپ اور
دادا سی بہی زیادہ ہوگیا لڑکا اوسکا گج سنگہہ نام رکہتا ہی اور باپ نی
اوسکو اپنی زندگی مین مہمات ملکی اور مالی سونپ دیی تہی جو لائق پرورش
کے جانا مینی منصب اوسکا تین ہزاری ذات اور دو ہزار سوار اور علم اور
خطاب اور منصب اوسکی چہوٹی بہائی کا پانسو ذات اور ڈہائی سو سوار مقرر
کر کے جاگیر وطن مین مرحمت کی دن مبارک شنبہ دسوین ماہ مہر کو موافق
التماس آصف خان کے اوس کی منزل مین کہ اوپر کنارہ جمنا کے واقع ہی
گیا مین ایک حمام بنایا تہا نہایت صاف و نفیس بہت خوش ہوا مین بعد
غسل کے بزم پیالہ کی آراستہ ہوئی اور بندۂ خاص ساغر نشاط سی خوشوقت
ہوی نذرانہ اوسکی سی کہ لیا گیا تیس ہزار روپیہ ہوا باقر خان فوجدار ملتان
ساتہہ عنایت علم کے سربلند ہوا پہلی اس سی موافق حکم کے دار الخلافت آگرہ
سی دریای اٹک تک دور دو یہ درخت لگائی تہی اور کیارین بنوائین
اور ایسی ہی آگرہ سی بنگالہ تک ان دنون حکم دیا مینی کہ آگرہ سی لاہور تک

ہر کوس پر ایک مینل قائم کرین کہ علامت کوس معلوم ہو اور فاصلہ تین
کوس پر ایک کنوان پانی کا کہدوائین تا مسافرون کو آرام رہی دن مبارکشنبہ
چوبیسوین کو جشن دسہرہ کا ہوا آبائین ہند گہوڑون کو سنوار کر سامنی لائی
بعد اسکی ہاتی نظر سی گذری جو معتمد خان نے نوروز گذشتہ مین نذرانہ نہین
گذرا تہا ان دنون مین تخت سونے کا اور ایک انگشتری یاقوت کی اور ایک
لُبد کی وغیرہ جزویات نذر کیی تخت بہت نادر بنا تہا قیمت سبکی سولہ
ہزار روپیہ ہوی جو صدق اعتقاد سی لایا تہا قرین قبول ہوا انہ دنون مین زبردست
خان کا منصب ہزاری ذات اور چار سو سوار کا ہوا جو وقت کوچ کا دن دسہرہ
کا مقرر ہوا تہا شام کی وقت مبارک کی ساتہ کشتی پر سوار ہو کر متوجہ مقصد کا
ہوا مین آٹھہ دن اول منزل مین توقف ہوا تا کہ آدمی فراغ خاطر سی سامان
درست کر کے ہمراہ ہو جاوین مہابت خان بنگش نی کہ ڈاک چوکی پر
سیب بہیجی تہی بہت تر و تازہ آئی نہایت لطیف تہی کہا کر خوش ہوا
مین سیب کابل کی کہ وہین کہائی تہی اور سمرقند کی کہ ہر سال آتے
ہین کچہہ حقیقت نہین رکھتی اور شیرینی اور نزاکت اور خوشمزگی مین انکی
ساتہہ کچہہ نسبت نہین رکھتی ہین اب تک ایسا نفیس و لطیف سیب
ندیکہا تہا کہتی ہین کہ بنگش بالا مین متصل لشکر درہ کی ایک گانو ہی
سیوران نام اوسمین تین درخت اس سیب کی ہین بہت کوشش کی

لیکن

لیکن اور جگہہ ایسی نہین ہوی سید حسن ایلچی برادر میری شاہ عباس کو ان
سیبون سی الوش عنایت کیا مینی تا معلوم کری کہ عراق مین اس سی
بہتر ہوتا ہے یا نہین عرض کی کہ تمام ایران مین سیب صفہان کا ممتاز
ہی اگر نہایت درجہ خوب ہو تو ایسا ہی ہوگا دن مبارکشنبہ غرہ ماہ آبان
الہی کو واسطی زیارت روضہ حضرت عرش آشیانی کے جا کر سر نیاز کا اوپر
آستان ملایک آشیان کے گہس کر سو مہر نذر کرین اور تمام بیگمون اور اہل
محل نے طواف اوس آستان ملایک مطاف کا کرکے نذرین گذرانین
شب جمعہ کو مجلس عالی آراستہ ہوئی مشایخ اور علما اور اہل نغمہ جمع ہوے
ہر ایک کو حسب لیاقت اوسکی شال اور دوشالہ اور خلعت عنایت ہوا
عمارتین اوس روضہ متبرکہ کی نہایت عالی ہین اب کی بار پہر دل مین آیا
تو اور زیادہ کین تیسری شب چار گہڑی رات گذرنی کے بعد منزل
مذکور سی کوچ ہوا اور ساڑہی پانچ کوس راہ دریا طی کرکے چار گہڑے
دن چڑہے منزل مین پہنچی بعد دوپہر کی پانی سی اوتر کر سات تیتر شکار
کیی آخر روز مین سید حسن ایلچی کو بیس ہزار روپیہ مرحمت ہوا اور خلعت
زرین معہ جیغہ مرصع او فیل عطا کرکے رخصت کیا اور واسطی برادر
میری کے صراحی مرصع کہ مرغ کی شکل بنائی تہی اور موافق دستور کے
اوسمین شراب آتی ہی بطور ہدیہ کے بہیجی گئی امید کہ سلامت منزل

مراد پر پہنچی لشکر خان کوکہ اوپر حکومت اور حراست دار الخلافت آگرہ کے حکم ہوا خلعت اور گہوڑا اور ہاتی اور نقارہ اور تلوار مرصع دیکر رخصت کیا اکرام خان ساتہہ منصب دو ہزاری ذات اور ڈیڑہ ہزار سوار اور خدمت فوجداری سرکار میوات کی سرفراز ہوا یہہ بیٹا اسلام خان کا ہی اور وہ پوتا صاحب سجادہ غفران پناہ شیخ سلیم کا ہی کہ محامد ذات اور محاسن صفات اور نسبت دعاگوئی اون کے اس دودمان والا مین اوراق گذشتہ مین لکہی گئی آن دنون ایک شخص کی زبانی معلوم ہوا کہ جس زمانہ مین مجکو اجمیر مین ضعف بہت ہو گیا تہا پہلی اوس سی کہ یہہ خبر ناخوش بنگالہ کو پہنچی ایکدن اسلام خان خلوت مین بیٹہا تہا ناگاہ بیخود ہو گیا جو ہوش مین آیا تو ایک معتمد اپنی ہیکن نام کو کہ محرم راز تہا کہا کہ عالم غیب سی مجکو معلوم ہوا کہ طبیعت مقدس حضرت شاہنشاہی کی ناساز و علیل ہی علاج اوسکا منحصر ہی فدا کرنے ایک چیز نہایت عزیز اور گرامی کے ہی آوّل دل مین آیا کہ فرزند ہوشنک کو فدای فرق مبارک آنحضرت کا کرون لیکن جو خردسال تہا اور اب تک پہل زندگانی سی نکہایا تہا مجکو اوسکی حال پر رحم آیا اور مینی آپ کو فدا مربی اپنی پر کیا امید کہ جو صدق باطن سی ہی درگاہ الٰہی مین قبول ہو فی الفور تیر دعا کا ہدف اجابت پر پہنچا اور اسی وقت اثر بیماری اور ضعف اپنی مین پایا اور لحظہ بلحظہ بیماری بڑہتی گئی یہان تک کہ جوار

حقیقت فوت اسلام خان

رحمت الٰہی مین پہنچا اور حکیم علی الاطلاق نی صحت کامل شفاخانہ غیب سی اس نیاز مند کو کرامت فرمائی اگرچہ حضرت عرش آشیانی واسطی تربیت اور رعایت اولاد شیخ الاسلام کے نہایت خیال رکھتی تھی لیکن جب سی کہ اس نیاز مند درگاہ الٰہی کو نوبت سلطنت کی پہنچی واسطی ادای حقوق اوس بزرگ کی بڑی بڑی رعایتین کی گئین اکثر اون مین سی ساتھ عالی مراتب امارت کے پہنچی اور صاحب صوبہ ہوی جیسا کہ احوال ہر ایک کا اپنی مقام پر گذرا جو اس گانو مین ہلال خان خواجہ سرا نے کہ خدمت گارون زمانہ شاہزادگی سی ہی سرای اور باغ بنوایا تہا نذرانہ گذرانا اوسکی سرفرازی کی واسطی تہوڑا سا لیا گیا اس منزل سی چار کوچ مین متہرا پر پہنچی دن مبارکشنبہ تاریخ آٹھوین کو واسطی تماشی بندرابن اور بت خانون کے گیا اگرچہ زمان سلطنت حضرت عرش آشیانی مین امیرون راجپوت نی عمارتین اپنی طرز پر بنوائین اور باہر سی بہت تکلفات کیئی لیکن اندر اکثر ان کلون اور ابابیلون نے گہر بنائی ہین کہ اونکی بدبو سی دم لیا نہین جاتا

	وز درون قہر خدای عزوجل		از برون چون گور کافر پر حلل	

اسدن مخلص خان نے موافق حکم کے بنگالہ سی آکر ملازمت حاصل کیے سو مہر اور سو روپیہ نذر کیی اور ایک لعل اور ایک طرہ جڑاو کا پیشکش کیا نوین کو چھ لاکھ روپیہ خزانہ سی واسطی ذخیرہ قلعہ اسیر کے پاس خانخانان سپہ سالار کی بہیجا گیا اور اوراق گذشتہ مین احوال گسائین

جدروپ کہ اوجین مین گوشہ نشین تہا لکہا گیا اندنون مین اوجین
سی متہرا مین کہ عبادت گاہ ہنود کی ہی آیا اور لب دریای جمنا بر عبادت
معبود حقیقی مین مشغول ہی اوس سی ملنی کو جی چاہا اوسکی ملاقات کو گیا
او دیر تک خلوت مین صحبت رہی اوسکا ہونا غنیمت ہی اوس کی صحبت
سی خوش ہوا مین دسوین کو قراول خان نی عرض کی کہ یہان ایک
شیر ہی کہ رعایا اور مسافرون کو ستاتا ہی اوسی وقت مینی حکم دیا
کہ ہاتہیون کو لیجا کر جہاڑی کو خوب گہیر لین پچہلی دن سی آپ مع اہل محل کے
سوار ہوا مین جو مینی عہد کیا ہی کہ کسی جاندار کو اپنی ہاتہ سی نہین ستاؤنگا
نورجہان بیگم کو حکم دیا مینی کہ بندوق مارے باوجود اسبات کی کہ ہاتی بوی شیر
سی ٹہیرتا نہین ہی اور حرکت کرتا رہتا ہی اور بالاے عماری سی تفنگ بی خطا
مارنا بہت مشکل ہے چنانچہ میرزا رستم کہ فن بندوق اندازی مین بعد میری
اوس جیسا دوسرا نہین کئی بار ایسا ہوا کہ اوسنی تین چار فیر بالای فیل سے
خطا کیی اور نورجہان بیگم نے پہلا ہی فیر ایسا کیا کہ اوسی وار مین شیر تمام
ہوگیا بارہوین کو پہر دل مین آیا کہ ملاقات گسائین سی کرون بی تکلف گیا اور
صحبت اوسکی حاصل کی اور بلند باتین ہوئین اللہ تعالی نی خوب توفیق عنایت
کے ہی فہم عالی ساتہہ دانش خداداد کے جمع ہی دل تعلقات دنیا سی
اوٹہا کر آدہ گز ٹاٹ پرانا واسطی ستر عورت کی اور ایک ٹہیکرا بقدر پلانے

نورجہان کا شیر مارنا

پہننی کی اختیار کیاہی اور جاڑے گرمی برسات مین برہنہ تن اور سر پاؤن ننگا رکھتا ہے اور ایک سوراخ تنگ مین کہ جسکی راستہ مین طفل شیر خوارہ بہی بتکلیف سی گہس سکی رہنا اختیار کیاہی یہہ ابیات حکیم سنائی کی اوسکی مناسب حال ہین

چون کلو گاہ نای و سینہ چنگ
داشت لقمان یکی کریچی تنگ
چیست این خانہ شش بدست و دو بی
بو الفضولی سوال کرد از وی
گفت ہذا لمن یموت کثیر
با دم گرم و چشم گریان پیر

چودہوین کو پہر ملاقات کی ائین کو گیا اور اوس سی رخصت ہوا بے تکلف اوس سی جدا ہونی کو جی نہین چاہتا تہا دن مبارک شنبہ تاریخ پندرہوین کو کوچ کر کے برابر بندرابن کے منزل کی اثنا مین فرزند سلطان پرویز رخصت ہوکر الہ آباد اور طرف پرگنات جاگیر اپنی کے گیا دل مین ارادہ کیا تہا کہ اس سفر مین ہمراہ رہی جو پہلی اس سی اوسنی اظہار پریشانی کی ناچار جدائی اوسکی قبولی اور رخصت کیا اور گہوڑا ایچاق اور تکمہ کمر اور تلوار ابلق قبضہ جوہردار اور تیغ خاصہ اور ڈہال خاصہ مرحمت ہوئی امید کہ پہر ساتہہ جلدی اور خوبی کی آوی جو میعاد خسرو کی بہت ہوگئی تہی دل مین آیا کہ زیادہ اس سی اوسکو قید رکہنا اور خدمت سی محروم رکہنا ائین مرحمت سی دور ہی ناچار حضور مین بلاکر حکم واسطی کورنش کی دیا پہنی اور از سرنو گناہ اوسکا بخشا امید کہ توفیق رضاجوی اور سعادت بندگی

نصیب اوسکی ہو جمعہ کی دن سولہوین تاریخ مخلص خان کوکہ واسطی خدمت
دیوانی سرکار فرزند پرویز کی بلایا تہا خدمت مین اوس فرزند کی بہیجدیا اور
منصب اوسکا موافق ہمیشہ کی کہ بنگالہ مین رکہتا تہا دو ہزاری ذات اور
سات سو سوار مقرر کیا سترہوین کو مقام ہوا اس منزل مین سید نظام پسر
میر میران صدر جہانکا کہ اوپر فوجداری سرکار قنوج کی اختصاص رکہتا
تہا آیا دو ہاتی اور چند جانور شکاری نذر کیی ایک ہاتی اور باز قبول کی باقی
اوسیکو مرحمت کیا اٹہارہوین کو کوچ ہوا اندنون مین دارای ایران
نے ہاتہہ پری بیک میر شکار کے ایک دست شنقار خوشرنگ بہیجا تہا
اور ایک شنقار دوسرا خان عالم نے بہی اسی کے ہاتہہ دیگر درگاہ مین
بہیجا تہا لیکن یہہ راہ مین ضایع ہوگیا اور شنقار شاہی بہی غفلت میر
شکار کی سی پنجہ گربہ مین پڑ گیا تہا اگرچہ زندہ درگاہ مین پہنچا لیکن ہفتہ سی
زیادہ نرہا تلف ہوا کیا لکہون حسن اور رنگ اوس جانور کا خال سیاہ
بازو اور پشت اور پہلو پر بہت خوشنما تہی اور جو کہ غرایبات سی تہا اسلیی استاد
منصور نقاش کو کہ ساتہہ خطاب نادر العصر کے سرفرازی فرمایا مینی کہ شبیہ
اسکی کہینچکر نگاہ رکہین دو ہزار روپیہ میر شکار کو دیکر رخصت کیا حضرۃ عرش
آشیانی کے عہد مین وزن سیر کا تیس دام کا تہا متقارن اسحال کے
دل مین آیا کہ خلاف ضابطہ اون کی کیون کرین بہتر وہ ہی کہ تیس دام کا

سیر رہی ایک دن کسائین جدروپ نی کہا کہ کتاب بید مین کہ احکام دین ہماری کی ہی وزن سیر کا چھہ تیس دام کا لکھا ہی جو اتفاقات غیبی سی حکم تمہارا موافق کتاب ہماری کے پڑا اگر وہی سیر چھہ تیس دام کا مقرر کیا جاوے بہتر ہے حکم ہوا کہ اب سی تمام ملکون مین چھہ تیس دام کا سیر معمول ہووے اونیسوین کو کوچ ہوا راجہ بہاو سنگھہ واسطی کمک لشکر دکہن کی مقرر فرمایا گیا ایک گھوڑا اور خلعت اوسکو مرحمت کیا مینی آس تاریخنی اٹھائیسوین تک بیا بی اتفاق کچکا ہوا دن مبارک شنبہ اونتیسوین کو دار البرکات دہلی مین ورود لشکر اقبال کا ہوا پہلی مع فرزندون اور اہل محل کے واسطی زیارت روضہ منورہ حضرت جنت آشیانی کے گیا اور نذرین گذرانی اور اوس جگھہ سی واسطی طواف روضہ متبرکہ شیخ المشائخ شیخ نظام الدین چشتی کے گیا اور استمداد ہمت کی کی پہر آخر دن سی دولت خانہ کو آیا کہ سلیم گڈہ مین مرتب ہوا تہا تیسوین جمعہ کو مقام ہوا جو اسمد تحلین شکار پرگنہ پالم کو موافق حکم کے حفاظت کی تہی عرض ہوی کہ ہرن بہت جمع ہوگیی ہین روز شنبہ غرہ آذر ماہ الہی کو چیتی کے شکار کی واسطی سوار ہوی آخر روز مین درمیان راہ کی اولی پڑے سطبری مین مانند سیب کی تہی ہوا کو نہایت سرد کر دیا آسدن تین ہرن بکڑوائے دوسری دن چھالیس ہرن شکار کیی تیسری کو چوبیس ہرن چیتی سے

پکڑوائی اور دو ہرن فرزند شاہجہان نے بندوق سی ماری چوتھی کو پانچ پکڑوائے
پانچوین کو ستائیس شکار ہوے روز مبارکشنبہ چھٹی کو سید بہوہ بخاری
نے کہ ساتھہ حکومت دار الملک دہلی کے مختص تھا تین ہاتی اور اٹھارہ
گہوڑے اور اور اجناس نذر کین ایک ہاتی اور دوسری اجناس قبول کی
اور باقی اوسی کو بخشا ہاشم خوشتی فوجدار بعضی پرگنات میوات کا واسطی
سعادت آستان بوسی کے آیا روز مبارکشنبہ تیرہوین تاریخ تک گرد نواح
پالم کے چیتی کی شکار مین مشغول رہا مین بیچ عرصہ بارہ روز کی چار سو چہہ بیس
ہرن پکڑوائی اور دہلی کو مراجعت کی حضرۃ عرش آشیانی کی خدمت مین
سنا تہا مینی کہ جس ہرن کو کہ چیتی کے پنجہ سی خلاص کرین باوجودیکہ کچھہ
صدمہ اوسکی ناخون اور دانتون کا ہرن کو نہ پہنچا ہو تب بہی زندہ رہنا
اوسکا محالات سی ہی مینی اس شکار مین واسطی آزمایش کے
چند ہرن خوب صورت قوی جثہ کو پہلی پہنچنی صدمہ ناخون و دندان کے
چیتی کے پنجہ سی چہڑوا کر فرمایا کہ حضور مین نہایت غور سی انکو نگاہ رکہین
ایک رات دن آرام سی اپنی حالمین رہی دوسرے دن تغیر فاحش اونکی حالات
مین ظاہر ہوا مستونکی مانند دست و پا بیجا بار گر گری اوٹہنی لگی بہت کچھہ
تریاق فاروقی اور مناسب دوائین دین کسی نے اثر نکیا اور پہر اوسی
کیفیت کی ساتھہ رہ کر جان دی اسی تاریخ مین خبر ناخوش پہنچی کہ فرزند

کلان شاہ پرویز کی بیچ اگرہ مین ودیعت حیات کی سونپی پہول کی مانند
ہوا تہا اور وہ فرزند اوس سی نہایت محبت رکہتا تہا اس خبر دلخراش کی
سننی سی معلوم کیا کہ وہ بہت اندوہناک ہو کر بی طاقت ہوگیا ہی مینی ایک
عنایت نامہ واسطی تسلی اور دلجوئی اوسکی کی بہیجا اور ناسور دل اوسکی کو ساتہہ
مرہم لطف وعنایت کی دوا کی امید کہ خدای تعالی صبر بخشی کہ اس قسم کی ماجرو
مین سوای صبر و شکیب کی اور چیز بہتر نہین ہوتی روز جمعہ چودہوین کو موافق
التماس آغامان کی اوسکی مکان پر گیا مین اوسکو نسبت سبقت خدمت موروثی
ساتہہ اس دودمان کی متحقق ہے اور حضرۃ عرش آشیانی انار اللہ برہانہ نی جس وقت
کہ میری شادی کی آغا کی آغامان کو ہمشیرہ میری شاہزادی خانم سی لیکر بیچ خدمت
محل میرکی معین فرمایا اوس روز سی تین بیس برس ہوئی کہ میری خدمت مین ہے
مین اونکی خاطر بہت کرتا ہون اور انہون نی اخلاص سی خدمت ہماری سلسلی
کی کی کسی سفر مین ملازمت میری سی وہ آپ سی محروم نرہی جو عمر رسیدہ
ہوگئی التماس کیا کہ اگر حکم ہووی دہلی مین رہ کر جو کچہہ عمر رہی ہے دعا
گوئی مین صرف کرون کہ اب مجکو طاقت چلنی پہرنی کی نرہی آمد رفت سی
تکلیف ہوتی ہی اور سعادتمندی اونکی سی یہہ ہی کہ حضرت عرش آشیانی
کے ہمعمر ہین غرض آسودگی ان کے منظور فرما کر حکم دیا مینی کہ دہلی مین
رہین اور وہان اپنی واسطی اونہون نی ایک باغ اور سرای ومقبرہ بنوایا ہی

مدت سی اوسکو ہوا تہی ہین القصہ رعایت خاطر اوس قدیم الخدمت کی
مد نظر رکھ کر اون کے مکان پر گیا اور سید بہوہ حاکم شہر کو تاکید کر دی کہ ہیچ
لوازم خدمت گذاری اور خاطر داری اونکی اسقدر تاکید کرنا کہ کسی قسم
کا غبار کلفت اونکی دلپر نہ بیٹھی آسی تاریخمین راجہ کشن داس کا منصب دو ہزاری
ذات اور تین سو سوار مع اصل و اضافہ مقرر کیا جو سید بہوہ نی خدمت
فوجداری دہلی کے جیسا کہ چاہیی انجام دی اور سب آدمی وہان کی اونسی
خوش ہین موافق قرینہ سابق کے محافظت اور حراست دہلی کی اور
فوجداری اطراف کی بنام مشار الیہ کی مقرر فرمائی اور منصب ہزاری
ذات اور چہہ سو سواری مع اصل و اضافہ سرفراز کیا اور ایک ہاتی مرحمت کرکے
رخصت کیا پندرہوین کو میرزا والی کو منصب دو ہزاری و ہزار سوار اور
علم اور ہاتی دیکر صوبہ دکن پر متعین کیا شیخ عبدالحق محدث دہلوی نی کہ اہل
فضل اور ارباب سعادت سی ہی اس آنی مین دولت ملازمت حاصل
کی ایک کتاب تصنیف کی تہی شامل او پر احوال مشائخ ہند کی نظر سی گذری
بڑی زحمت کہینچی ہی مدتون سی بیچ گوشہ دہلی کی بطریق توکل و تجرید کے
بسر اوقات کرتا ہی مرد بزرگ ہی صحبت اوسکی خالی ذوق سی نہین
قسم قسم کی مرحمت کی ساتہہ دل نوازی کرکے رخصت فرمایا سولہوین
کو دہلی سی کوچ کیا اکیسوین کو پرگنہ کرانہ مین نزول ہوا یہہ وطن مقرب خان کا

ہی آب و ہوا اوسکی معتدل اور زمین قابل ہی خان مذکور نی اوس
جگہہ باغات اور عمارات بنائی تہی جو مکرر تعریف باغات کی سنی دل کو اونکی
سیر کی رغبت ہوئی بائیسوین کو مع اہل محل وسن باغ کی سیر سی محظوظ ہوا مین
بی تکلف باغ بڑا ہی اور دلنشین گرد اوسکی دیوار پختہ اور کیارون اور تختونکا
فرش بنا ہوا یہہ باغ ایک سو چالیس بیگہ کا ہی اور درمیان مین اوسکی
حوض بنا ہی طول دو سو بیس گز اور عرض دو سو گز کا درمیان حوض کے
چبوترہ ماہتابی بائیس گز کا مربع اور کوئی درخت گرم و سرد نہین کہ اوس باغ
مین نہو درخت میوونکی جو ولایتمین ہوتی ہین یہان تک کہ نہال سپیتہ
کا سبز و شاداب اور سرو خوش اندام اوس باغ مین ہین اور اب تک
اس خوبی و لطافت کا سرو نہین دیکہا تہا حکم دیا کہ کل درختان سرو کو
گنین تین سو درخت تہی اور جو کرد حوض کی عمارتین ایسی دلپسند اور مناسب
بنی کہ گویا ابہی طیار ہوئی ہین خنجر خان کہ قلعہ احمد نگر مین واسطی حراست کی
تہا ساتہہ منصب اڑہائی ہزاری ذات اور چہہ سو سوار کی ممتاز ہوا اللہ
تعالی نے فرزند شاہجہان کو صبیہ آصف خان سی لڑکا کرامت فرمایا ہزار
مہر نذر کرکے التماس نام کا کیا امید بخش نام رکہا امید کہ قدم اوسکا اس
دولت پر مبارک ہو روز مبارک شنبہ ستائیسوین کو مقام ہوا چند روز شکار جرز
اور تو غدری سی محظوظ ہوا جرز بور کو تلوایا سواد و سیر جہانگیری ہوا اور جرز ابلق

آدہ یا دو سیر کا ہوا تو غدی کلان ایک پاو جزر بورسی زیادہ نکلا پانچوین دی
ماہ الٰہی کو مقام اکبرپور مین کشتی سی اوتر کر راہ خشکی سی چلی اور آگرہ سی نہر
غدکونہ تک کہ درمیان دو کوس پرگنہ بوڑیہ کی واقع ہی ایک سو تیئیس کوس ۱۲۳ دریا
کہ اکانوی کوس راہ خشکی کے ہوی چوبیس کوچ اور سترہ مقام مین یہہ مسافت
طی کیے سوا اسکی ایک ہفتہ شہر کے نکلنی مین اور بارہ روز پالم مین واسطے
شکار کے توقف کیا تہا اسی تاریخ جہانگیر قلی خان نی پرگنہ بہار سے
آکر دولت زمین بوسی کی پائی اور سو مہر اور سو روپیہ نذر کیے پہر
اوسدن سی گیارہوین تک برابر کوچ ہوا روز مبارک شنبہ بارہوین
کو سیر باغ سہرند سی خوشوقت ہوا وہ بہی ایک باغ قدیمی ہی اور درخت
پرانی ہین تازگی پہلی سی نہین رہی تہی لیکن غنیمت ہی خواجہ ویسی کو
کہ زراعت وعمارت مین ماہر ہی محض واسطی اس باغ کی پہلی کوچ آگرہ سی
کروڑی سہرند کا کر کے بہیجا تہا اور ازسرنو تاکید کی کہ درختون کہنہ کو دور
کر کے نئی پودی اونکی جگہہ لگاوی اور عمارتون اور حمام وغیرہ کو درست
کراوی اسی تاریخ دوست بیگ کہ کمکیون عبداللہ خان کی سی ہی ساتہہ
ہفت صدی ذات اور پچاس سوار کے سرفراز ہوا مظفر حسین
فرزند وزیر خان ساتہہ ششصدی ذات اور تین سو سوار کے
ممتاز ہوا شیخ قاسم ساتہہ خدمت صوبہ دکن کی رخصت ہوا اونیسوین

مبارک شنبہ

مبارک شنبہ کو حسب التماس فرزند سعادتمند شاہجہان کی اوسکی مکان
مین تشریف لیگیا مین جشن ولادت فرزند کا آراستہ کیا تہا پیشکش
لایا اوسمین سی ایک شمشیر نیمچہ ہی کہ قبضہ اور بند اور سامان اوسکا ملک فرنگ
سی بنا تہا البتہ بہت پاکیزہ اور دل پسند تہی دوسرا ہاتی ہی کہ گلا نہ
اور برہان پور کی راجہ نی اوسکو نذر کیا تہا جو وہ ہاتی خوبصورت اور
خوش ادا ہی داخل فیلخانہ خاص مین ہوا کل قیمت پیشکش کے جو قبول ہوا
ایک لاکہہ اور تیس ہزار روپیہ ہی اور قریب چالیس ہزار روپیہ کی اپنی والدات
کو نذر دیا اندنون سید بایزید بخاری فوجدار صوبہ بکر نی ایک ایسا رنگ کہ بچہ
پہاڑ سی پکڑکر لایا تہا پیشکش بہیجا نظر سی گذرا نہایت پسند آیا بکری مارخور
پہاڑی بہت دیکہی تہی لیکن رنگ اب تک نہین دیکہا تہا فرمایا یہنی کہ بربری بکر
سی ملاکر یکجا رکہین باجفت ہوجاوین اور بچی پیدا ہون سید بایزید کو منصب ہزاری
ذات و پانسو سوار کا مرحمت کیا تیئیسوین کو مقیم خان کو ساتہہ خلعت اور اسپ و فیل
اور کہپوہ مرصع کی سرفراز کرکی واسطی صوبہ بہار کی مقرر فرمایا اونتیسوین کو لب آب بیاہ پر
جشن فرزند شاہجہان کا آراستہ ہوا اسی روز راجہ بکرماجیت کہ ساتہہ محاصرہ قلعہ
کانگڑہ کی مشغول تہا واسطی عرض بعض مقدمات کی موافق حکم کے درگاہ مین آیا اور سعادت آستان بوس
سی بہرہ پائی تیسوین کو فرزند شاہجہان واسطی دیکہنی عمارات دولت خانہ کے
کہ نئی بنی تہین دو تین دن کی رخصت لیکر لاہور کو گیا راجہ بکرماجیت ساتہہ

عنایت خنجر خاصہ اور خلعت اور گہوڑی کے سرفراز ہوکر واسطی خدمت محاصرہ
قلعہ کانگرہ کے پہر گیا روز گشنبہ دوسری تاریخ ماہ بہمن کو باغ کلانور سا تہہ
ورود موکب مسعود کی آراستگی پانی والا ہوا اسی زمین پر حضرت عرش
آشیانی نی اوپر تخت خلافت کی جلوس فرمایا ہی جو خبر نزدیک پہنچنی خان
عالم کی بیچ درگاہ کے پہنچی ہر روز ایک آدمی کو واسطی سرفرازی اوسکی کے
برسم استقبال بہیجکر طرح طرحکی مراسم اور نوازشون سی پایہ عزت اور
منزلت اوسکی کا بلند کیا اور عنوان فرمانون کو سا تہہ عنایات بی شمار کی مخصوص
کیا اونہین مین عطر جہانگیری بہیجا اور یہہ مطلع زبان قلم پر آیا شعر

بسویت فرستادہ ام بوی خویش × کہ آرم ترا زود تر سوی خویش

روز مبارک شنبہ تیسری کو خان عالم نے باغ کلانور مین سا تہہ سعادت آستان
بوسی کے سرفرازی پائی سو اشرفی اور ہزار روپیہ بطور نذر کی لایا اور پیشکش اپنی
پہر گذرانی گا زنبیل بیگ ایلچی شاہ عباس بہائی میری کا سا تہہ مراسلہ شاہی
اور نفایس اوس دیار کے کہ برسم سوغات کی بہیجی تہین پہنچا اور جو
عنایتین کہ برادر مذکور نے سا تہہ خان عالم کے فرمائین اگر تفصیل اوسکی
مرقوم ہووی تو محل اوپر مبالغہ کے ہوگا ہمیشہ بیچ محاورات کی خطاب کرتے
اور لحظہ بہر خدمت سی جدا نرکہتی اور بحسب اتفاق اگر چاہتا کہ دن کو یا
رات کو اپنی مکان مین بسر کرے تو بی تکلفانہ اوسکی مکان پر تشریف

لیجاتی اور زیادہ حد سی اظہار مرحمت کا کرتے ایکدن فرخ آباد مین شکار قمرغہ
کی طرح پڑی خان عالم کو حکم تیراندازی کا دیا مشارالیہ از راہ ادب کی کمان
ساتہہ دو تیر کے آگی لایا بادشاہ نی پچاس تیر اور ترکش خاصہ سی عنایت
کیے بحکم الٰہی ان تیرون مین پچاس تیر شکار پر پہنچی اور دو خالی گئی پہر باقی حاضر
ملازمون کو حکم تیراندازی کا فرمایا اکثر خوب ماہر تہی اونمین سی ایک محمد یوسف
قراول نی ایسا تیر مارا کہ دو خوکون سی پار نکلا سب حاضران محفل نے بی اختیار
آفرین کہی اور وقت رخصت کی خان عالم سی بغل گیر ہو کر بہت مہربانی کی
اور بعد اسکی کہ شہر سی باہر آئی پہر اوسکی ڈیرہ مین تشریف لائی اور غدر کی اور
وداع کیا نفائس ونوادر روزگار سی جو کہ خانعالم لایا اوسکی تائیدات طالع
سی تہا کہ ایک تحفہ ہاتہہ آیا مجلس جنگ صاحبقران کی ساتہہ نقش خان
کے اور شبیہ آنجناب اور اولاد امجاد اور امراء عظام کیے جو اوس جنگ
مین ہمراہ رکاب تہی اور ہر صورت پر لکہا ہوا کہ یہہ تصویر فلانی کی ہی اور یہہ
مجلس دو سو چالیس تصویرون کی تہی اور مصور نے نام اپنا خلیل میرزا شاہرخی
لکہا تہا کام اوسکا نہایت پختہ اور عالی تہا ساتہہ قلم اوستاد بہزاد کی مناسبت
اور مشابہت پوری رکہتا ہی اگر نام مصور کا لکہا نہ ہوتا تو گمان ہوتا کہ بہزاد کا
لکہا ہی اور جو بحساب تاریخ کی وہ بیشتر ہی اغلب کہ بہزاد اوسکی شاگردون سی
ہو یہہ عمدہ تحفہ کتب خانہ شاہ اسمٰعیل ماضی یا شاہ طہماسپ کی سی میری بہائی

شاہ عباس کی سرکار مین آیا تہا اور صادقی نام کتاب بردار نی چرا کر ایک شخص کے
ہاتہہ بیچا حکم الہی سی اصفہان مین یہہ مجلس خان عالم کی ہاتہہ آئی اور بادشاہ کو
خبر پہنچی کہ اوسکو ایسا تحفہ ہاتہہ لگا شاہ نی واسطی ملاحظہ کے خان عالم سی
طلب کیا خان عالم نی بہت چاہا کہ لطائف الحیل کی ساتہہ ٹلا دیوے لیکن جب بہت
مبالغہ ظاہر کیا ناچار بادشاہ کی خدمت مین بہجوا دی بادشاہ نی دیکہتی ہی پہچان
لی اور دن بہر نزدیک اپنی رکہی پہر حقیقت حال اوسکی خان عالم سی ظاہر کرکے
مشار الیہ کو واپس دی اور جسوقت کہ ہمنی خان عالم کو عراق کو بہیجا بشن
داس نام مصور کو کہ فن شبیہ کشی مین یکتائے روزگار ہی ہمراہ خان مذکور
کے کیا تا شبیہ بادشاہ اور عمدہا ہی دولت اون کی کہینچ لاوی اکثر شبیہ جو
کہینچ لایا نظر سی گذرین شبیہ میری برادر بادشاہ کی خوب کہینچی تہی چنانچہ
ہر ایک کو بندون بارگاہ اوسکی سی دکہلائی گئی عرض کی کہ خوب کہینچی ہی آسی
دن قاسم خان نے معہ دیوان اور بخشی لاہور کے دولت زمین بوسی کے
پائی بشن داس مصور ساتہہ عنایت فیل کے سرفراز ہوا با خواجہ جو کلمکیان صوبہ
قندہار سی ہی ساتہہ منصب ہزاری ذات اور ساڑہی پانچسو سوار کے سربلند ہوا
چہٹی کو مدار المہامی اعتماد الدولہ نی اپنی لشکر کو سامان دیا باوجودیکہ ضبط صوبہ پنجاب
کا بیچ عہدہ وکلا اون کے کی مقرر ہی اور ہندوستان مین جاگیرین متفرق
رکہتی پانچہزار سوار سامنی لائی اور جو وسعت کشمیر کی اسقدر نہین کہ محصول

اوسکا ساتھہ ایکجماعت کی کہ ہمیشہ ملازم موکب اقبال رہین و فاگرہی اور سختی
خبر وقصد رایات جلال کی سبی نرخ غلات وحبوبات کا بدرجہ اعلی گھٹ جاتا
ہی اسواسطی بنظر رفاہیت خلایق کے حکم ہوا کہ جو لوگ کہ ہمراہ رکاب
ہین سامان آدمیون اپنی کا درست کرکے موافق ضرورت کی تھوڑیسی آدمی
اپنی ہمراہ رکھین اور باقیون کو طرف محال اور جاگیرون اپنی کے رخصت
کرین اور اسی طرح بیچ تخفیف چارپایون اور شاگرد پیشیون کے نہایت
تاکید اور احتیاط مرعی رکھین روز مبارک شنبہ دسوین کو فرزند اقبالمند
شاہ جہان نے لاہور سی آکر سعادت قدمبوسی کے حاصل کی جہانگیر قلیخان
کو ساتھہ خلعت و اسپ و فیل کے سرفراز کرکے مع برادرون اور فرزندون
کے طرف صوبہ دکن کے رخصت فرمایا اسی تاریخ طالب آملی نے ساتھہ خطاب
ملک الشعرا کے خلعت امتیاز کا پہنا اصل اوسکی آمل سی ہی کچھہ مدت نزدیک
اعتماد الدولہ کی رہا صحبت تہہ سخن اوسکا ہمعصرونسی بڑہ گیا بیچ سلک شعرای پای تخت
کی منسلک ہوا یہہ چند بیت اوسکی ہین ع رخسارت چمنیست بہار منتہاست × کہ گل بدست تو از
شاخ تازہ تر ماند × لب از گفتن چنان بستم کہ گوئی × دہان بر چہرہ زخمی بود بہ شد × ع عشق در دل
واخ ہمہ ذوق ست وسماع × این شرابیست کہ ہم پختہ وہم خام خوش ست ع گر من بجای
جوہر آئینہ بودمی × بی رونما ترا بہ تو کی مینمودمی ع دولت دارم کی در می پرستی ×
یکی در عذر خواہی ہای مستی × چودہوین کو حسینی پسر سلطان قوام نی باغی ہوکر ہمیش کے

جو دہوین کو حسینی پسر سلطان قوام نے رباعی کہہ کر پیشکش کی رباعی

گردی کہ تراز طرف دامان ریزد	آب از رخ سرمہ سلیمان ریزد
گر خاک درت بامتحان بفشارند	از وی عرق جبین شاہان ریزد

معتمد خان نے اسوقت رباعی پڑہی مجکو نہایت پسند آئی اپنی بیاض مین لکہی

زہرم بفراق خود چشانی کہ چہ شد	خون ریزی و آستین فشانی کہ چہ شد
ای غافل ازانکہ تیغ ہجر تو چہ کرد	خاکم بفشار تا بدانی کہ چہ شد

احوال طالب آملی

طالب اصل مین اصفہان کا ہی آغاز جوانی مین بلباس تجرید و قلندری کشمیر مین گیا اور خوبی جا اور لطافت آب و ہوا سی شیفتہ اوس ملک کا ہوکر وطن اوتاہل اختیار کیا بعد فتح کشمیر کے بیچ خدمت حضرت عرش آشیانی کے پہنچکر بندہای درگاہ مین منسلک ہوا اب عمر اوسکی قریب سو برس کی ہوئی اور کشمیر مین بفراغ خاطر ہوکر ہمراہ فرزندون اور متعلقون اپنی کی ساتہہ دعای دولت ابد قرین کے مشغول ہی اور جو عرض ہوئی کہ لاہور مین شیخ محمد میر نام ایک درویش ہی اصل اوسکی سندہی نہایت فاضل و مرتاض و مبارک نفس و صاحب حال ہی اور گوشہ توکل و عزلت مین بیٹہا ہی فقر سی غنی اور دنیا سی مستغنی ہی اسلیے خاطر حق طلب نے بی ملاقات اون کے کی آرام نپایا اور اونکی دیکہنے کے واسطے راغب ہوا ولیکن لاہور جانی سی معذور تہا ایک رقعہ اون کی خدمتمین لکہہ کر شوق باطن ظاہر کیا وہ عزیز

باوجود کبر سن اور ضعیفی کے صدمہ راہ کہینچکر تشریف لائی اور بہت دیر
تہا اون کے ساتھہ بیٹھہ کر صحبت کامل رکہی الحق ذات شریف اون کیے
اسزمانہ مین نہایت غنیمت اور عزیز الوجود ہی اس نیازمندنی خود ہی سی باہر
آکر ساتھہ اون کے صحبت رکہی اور بہت سخن عالی حقیقت اور معرفت کی
سُنی مینی بہت چاہا کہ کچہہ بطور نیاز گذارون لیکن چو پایہ ہمت اون کے
کو اس سی بلند تر پایا دل نے واسطی اظہار اس مطلب کی حضرت مدی
پوست آہو سفید واسطی جای نماز کے اون کو دیا فی الفور وداع ہو کر طرف
لاہور کے تشریف لی گئی تیسوین کو بیچ حوالی دولت آباد کی نزول
موکب اقبال کا ہوا ایک لڑکے کسی باغبان کیے نظر آئی ساتھہ مونچہون اور
ریش انبوہ سیاہ مقدار ایک قبضہ کے اور درمیان سینہ کی بہی بال اوگی ہوے
لیکن پستان نہ تہی خیال کیا مینی کہ یہہ لڑکا نہ ہوا اوسنی کہا کہ مجکو اب
تک حیض نہین ہوا اور یہہ دلیل ہی اوسی کی چند عورتون کو بلا کر مینی
حکم دیا کہ الگ اسکو لیجاوین اور حقیقت حال اسکی دریافت کرین
مبادا کہ خنثی ہو آخر معلوم ہوا کہ اسمین اور عورتون مین سر مو تفاوت
نہین بباعث عجائبات کی اس نامہ اقبال مین لکہا گیا روز مبارک شنبہ
چوبیسوین کو باقر خان نے ملتان سی آکر قدم بوسی کی اور اوراق گذشتہ
مین لکہا گیا کہ آلہ داد ولد جلالہ تاریکی نے لشکر ظفر اثر سی فرار ہو کر راہ

جشن ۱۴

ادبار کی اختیار کی اس اثنا مین نادم ہوکر بمعرفت باقرخان کی اعتماد الدولہ سی التجا کی
کہ سفارش میری گناہون کی کرین موافق اون کی التماس کی حکم ہوا کہ اگر فعل اپنی
سی پشیمان ہی اور منہہ امید کا جیسچ درگاہ ہماری کے لایا خطا اوسکی معاف
کی گئی آٹہنی تاریخ باقرخان اوس کو درگاہ مین لایا از سر نو بواسطہ سفارش
اعتماد الدولہ کی آثار خجالت اور غبار ندامت کا ناصیہ حال وسکی سی ساتہہ پانی عفو
کے دہویا سنگرام زمیدار جمو ساتہہ خطاب راجگی اور منصب ہزاری ذات اور
پانسو سوار اور عنایت ہاتی اور خلعت کی سرفراز ہوا غیرت خان فوجدار میانہ دو
ساتہہ منصب آٹہہ صدی ذات اور پانسو سوار کی ممتاز ہوا خواجہ قاسم ساتہہ
منصب ہفتصدی ذات اور ڈہائی سو سوار کے سربلند ہوا تہمتن بیگ ولد
قاسم کو منصب پانصدی ذات اور تین سو سوار مرحمت ہوا خان عالم کو فیل خاصہ
مع تلایر کے عنایت کیا آسی منزل سی باقرخان کو ساتہہ منصب ڈیڑہ ہزاری
ذات اور پانسو سوار کے مفتخر کر کے بہر صوبہ داری کو رخصت فرمایا آتہا ئیسوین
کو پرگنہ کرہی کہ اوپر کنارہ بہت کی واقع ہی محل نزول موکب اقبال کا ہوا وہ کوہستان
شکارگاہون مقررہ سی ہی موافق حکم کے قراولون نی پہلی سی آکر گہیر ڈالا تہا
روز کمشنبہ غرہ اسفندارمذ ماہ الٰہی کو جہہ کوس کی مسافت سی شکار ہانک لائی
اور روز مبارکشنبہ دوسری تاریخ کو اندر گہیری کی لائی ایک سو ایک پہاڑی بکری
اور چکارہی شکار ہوی عنایت خان کو جو ایک مدت دراز سی سعادت قدمبوس سے

محروم تہا موجب التماس اوسکی کی حکم دیا گیا کہ اگر درستی اوس مہم کی سی اسی وقت
اطمینان حاصل کیا ہو اور کسی طرحکا دغدغہ اور خلش نہ ہو تو فوج کو تہانیجات
کی چہوڑ کر جریدہ متوجہ درگاہ ہووی اسی روز سعادت آستانبوسی سی مشرف
ہوا اور سو مہر نذر گذارین خانعالم ساتہہ منصب پنجہزاری ذات اور تین ہزار
سوار کے سرفراز ہوا اسقارن اسحال کے عرضی نورالدین قلی کی راہ پونچ
سی پہنچی لکہا تہا کہ گہاٹیون کو حتی الامکان ہموار کیا اتفاقا چند رات دن بارش
ہوی اور کوتل پر بلندی تین گز کے موافق برف پڑا اور ابہی برستا ہی
اگر باہر پہاڑ کے ایک ماہ تک توقف کرین تو عبور اس راہ سی میسر ہی ورنہ محالا
دشوار نظر آتا ہی جو غرض اس قصد سی دیکہنا موسم بہار اور شگوفہ زار کا
تہا توقف نہ کیا اور راہ پکلی اور دستور سی کوچ رایات اقبال کا اتفاق پڑا
تیسری کو دریای بہت سی عبور ہوا باوجود دیکہ پانی کمر تک تہا لیکن جو
نہایت تند جاتا تہا اور لوگون کو تکلیف ہوتی تہی حکم فرمایا کہ بائیس زنجیر
فیل لیجاکر اسباب لوگون کا اوتارین اور جو آدمی ضعیف و ناتوان ہو وہ بہی عبور نہین
پر کرین تا آسیب جانی و مالی سی محفوظ رہین اسی تاریخ خبر فوت ہونی خواجہ جہان کی پہنچی وہ
بندہای قدیم اور خدمت گذارون زمانہ شاہزادگی کے سی تہا اگرچہ آخر
مین ملازمت میری سی جدا ہو کر کتنی دن پیش خدمت حضرت عرش
آشیانی کی رہا جو اوس سی کچہہ خطا نہ ہوئے تہی دلگیر گران نہ گذرا

چنانچہ بعد جلوس کی وہ رعایت کہ اوسکی خیال مین بہی نہ تہی اوسکی ساتہہ
فرمائی گئی یہان تک کہ ساتہہ منصب پنجہزاری ذات اور تین ہزار سوار
کے سرفرازی بخشی اور شرح احوال اوسکی چند تقریبات سی اس نامہ
اقبال مین لکہی گئی عمدہ عمدہ خدمتین کین کام مین بہت کدر رکہتا تہا
کسب قابلیت اور استعداد ذاتی اور دوسری جزئیات سی کہ پیرایہ جوہر انسانی
کا ہوتا ہی بی نصیب نہ تہا اسی راہ مین ضعف دل مین بہم پہنچا چند روز باوجو
ضعف اور بیماری بدن کے بیچ رکاب سعادت مآب کی رہا جب ضعف زیادہ
ہوا کلانور سی رخصت لی کر لاہور گیا اور وہان ساتہہ اجل طبعی کی فوت ہوا
چوتہی تاریخ قلعہ رہتاس مین خیمہ ہوا قاسم خان کو ساتہہ عنایت اسپ و
شمشیر اور پرم نرم خاصہ کے سرفراز کرکے طرف لاہور کی رخصت کیا باغچہ
سرراہ واقع تہا سیر شگوفون کی کی گئی اسی منزل مین تیہو بہم پہنچی گوشت اسکا
لبک سی لذیذتر ہی پانچوین کو میرزا حسن ولد میرزا رستم ساتہہ منصب ہزاری
ذات اور چار سو سوار کی ممتاز ہوکر طرف صوبہ دکن کی مقرر ہوا خواجہ عبداللطیف
قوشبیگی بہی ساتہہ منصب ہزاری ذات اور چار سو سوار کی سرفراز ہوا
اس زمین مین ایک پہول اندر سفید اور باہر سرخ اور بعضی اندر سرخ اور باہر
زرد نظر آیا فارسی مین لالہ بیگانہ کہتی ہین جیسی کنول مخصوص آب ہی اسی
طرح یہہ تہل کنول مشہور ہی تہل ہندی مین زمین کو کہتی ہین روز مبارکشنبہ

نوین کو عرضی دلاور خان حاکم کشمیر کی خبر رسان فتح کشتوار کی ہوئی تفصیل سکی
بعد اسکی لکھی جائیگی فرمان مرحمت عنوان ساتھہ خلعت خاصہ اور خنجر مرصع کے
بھیجکر محصول یکسالہ ولایت مفتوحہ کا بدلے اس پسندیدہ خدمت کے
عنایت ہوا چودہوین کو مقام حسن ابدال مین منزل کی جو کیفیتین راہ
اور منزلون کی سفر کابل کی ضمن مین لکھی گئین اب دوبارہ نہ لکھی جائینگے
اور اس جا سی کشمیر تک منزل منزل لکھا جائیگا انشاء اللہ تعالی آوس تاریخ سی
کہ بیچ منزل اکبر پور کے ساتھہ مبارکی اور خیریت کی کشتی سی باہر آئی حسن
ابدال تک ایک سو ۱۷۹ اٹھہر کروہ مسافت بیچ عرصہ ۹۹ اونتہر دن کی اٹھتالیس
کوچ اور ایک مقام مین طی ہوا جو اسمنزل مین چشمہ پر آب وحوض نہایت
لطافت مین واقع تہا دو روز مقام فرماکر روز مبارک شنبہ سولہوین تاریخ کو
جشن وزن قمری نے ترتیب پائی سال پنجاہ وسوم حساب قمری سی عمر اس
نیازمند درگاہ الہی کا شروع ہوا جو اس منزل مین پہاڑ اور ٹیلی اور نشیب وفراز
بہت تہی اور دفعۃً عبور لشکر ظفر پیکر کا دشوار تہا تو مقرر کیا کہ حضرت مریم الزمانی
ساتھہ دوسری بیگموں کے چند روز توقف فرماکی ساتھہ آسودگی کی تشریف
لاوین مدار المہام اعتماد الدولہ وصادق خان بخشی وارادت خان میر سامان
ساتھہ عملہ بیوتات کی اور خانجات کی عبور کرین اور اسیطرح رستم میرزا ہی صفوی
اور خان اعظم اور ایک جماعت نی ساتھہ بندون کے راہ پونچ سی رخصت

پائی اور موکب اقبال نے جریدہ ساتھہ چند لوگون کے منظور بساط قرب اور
خدمتگزاردن ضروری سے روز جمعہ ستروین کو ساڑہی تین کوس کوچ کرکی سلطان
پور مین منزل کی اسی تاریخ خبر فوت رانا امر سنگہہ کی پہنچی کہ اودہیپور مین ساتہہ
اجل طبعی کے مسافر راہ عدم ہوا جگت سنگہہ پوتا اور بہیم سنگہہ بیٹا اوسکا کہ
ملازمت مین ہتی تہی ساتہہ خلعت کی سرفراز ہوی اور حکم ہوا کہ راجہ کشن داس
فرمان مرحمت عنوان ساتہہ خطاب رانا اور خلعت و اسپ و فیل خاصہ کے واسطی کنور
کرن کے لیجا کر رسم تعزیت اور تہنیت کی بیش پہنچاوی یہان کی لوگون
سی معلوم ہوا کہ بغیر برسات کی کہ ہرگز اثر ابر و بجلی کا نہین ہوتا ایک آواز مانند
گرجنی کی اس پہاڑ سی آتی ہی اور اس پہاڑ کو گرج کہتی ہین بعد ایک دو
سال کے البتہ ایسی صدا ظاہر ہوتی ہی اور اس بات کو مکرر بیچ خدمت حضرت
عرش آشیانی کی بہی سنا تہا اور خالی عجائب سی نہین تہا اسلیی لکہا گیا
واللہ اعلم بالصواب اٹہاروین کو ساڑہی چار کوس چل کر موضع سنجی مین
منزل کی اونیسوین کو پونی چار کوس چل کر نوشہرہ مین پہنچی کہ داخل تہور
ہی عجب زمین سرسبز کہ جہان تک نظر پہنچتی تہی گل تہل کنول شگفتہ تہی نہایت
پسند آئی بیسوین کوچ کرکی موضع سہلر مین ٹہری اور مہابت خان نی مرصع آلات
و اقسام جواہر برابر ساٹہہ ہزار روپیہ کی پیشکش کی اس زمین مین ایک پہول مانند پہول
ختمی کی ہی لیکن اوس سے چہوٹا اور درخت اونکا مثل درخت زردآلو کی نظر آیا مجموعہ پہولو

اوسکا ایک پہول دکہتا تہا اور نہایت خوشبودار تہا اکیسوین کو تین کوس طی کر
کی موضع ہالکی مین اوتری اوسی روز مہابتخان کو واسطی خدمت بنگش کی رخصت فرمائی
اسپ و فیل خاصہ اور خلعت مع پوستین مرحمت کیا بائیسوین کو باران بر وقت سحر کی شروع
پڑا اکثر راہ بند تہی پانی سی لغزندگی بہم پہنچی جانور لاغر ہر جاگہ گری پہر نہ اوٹہی پچیس زنجیر
فیل سرکار خاصہ کے تصدق ہوی اور بارش کی ہاری دو روز مقام کیا روز مبارک شنبہ تیئسوین
کو سلطان حسین میدار پکلی نی دولت زمین بوسی کی حاصل کی نہیہ مین خل نکلی ہی عجایبات
سی یہہ ہی کہ پیچ اوس وقت کہ حضرت عرش آشیانی جاتی تہی اسی منزل مین برف
برساتہا اور اب بہی برسا اور درمیان ان چند سال کی اصلا نہ برسا بلکہ
پانی بہی کم ہوا تہا چوبیسوین کو چار کوس طی کر کی موضع سواد نگر مین اوتری
اس راہ مین اچہی بہت تہا درخت زرد الو اور شفتالو جابجا شگفتہ تہی اور درخت
صنوبر کے مانند سرو کے انکہون کو فریب دیتی تہی پچیسوین کو باہر پکلی کے
رونق افروز ہوا چہبیسوین کو شکار کبک کر کی حسب التماس سلطان
حسین کے اوس کے مکان مین تشریف لی جاکر پایہ عزت اوسکی کا
ہمعصرون سی زیادہ کیا اور حضرت عرش آشیانی بہی پہلی اوس
کے مکان مین تشریف شریف لی گئی تہی قسم اسپ و خنجر اور باز اور جرہ
اوس نی پیشکش کیا اسپ او خنجر اوسی کو بخشکر فرمایا تہی
کہ باز اور جرہ کو مستعد ہو کر جس قدر آوین ملاحظہ مین گذرا کری

سرکار کلمین تیس کوہ پیچ طول کی اور بیس پیچ عرض کی ہی مشرق رو کوہستان
کشمیر مغرب رو اٹک بنارس جانب شمال گنور اور جانب جنوب گکھر واقع ہے
اوس زمان مین کہ صاحبقران گیتی ستان نی فتح ہندوستان کر کی طرف دار
الملک توران کی عنان اقبال کی پہیری کہتی ہین ان لوگون کو کہ ملازم رکاب
تہی اس حدود مین مقام مرحمت کر کے چہوڑ گئی ہین یہہ لوگ کہتی ہین کہ ذات
ہماری قارلغ ہی لیکن نہین جانتی کہ اوس وقت مین سردار انکا کون تہا اور
کیا نام تہا اب لاہوری محض ہین اور بول چال وہی ہی اور حقیقت لوگون
دہنتور کی بہی یہی ہی زمان عرش آشیان مین شاہرخ نامی زمیدار دہنتور کا
تہا اب بہادر ولد اوس کا اگرچہ باہم نسبت خویشی و قرابتی رکہتی ہین لیکن
جہگڑا اور فساد کہ لازمہ زمیداروں کا ہی ہمیشہ بر سر حدود رہتا ہی اور وہ ہمیشہ
دولت خواہ رہی ہین سلطان محمود سلطان حسین اور شاہرخ ہر دو بیچ
ملازمت میری کے پہنچی ہین باوجود اسکی کہ سلطان حسین ہفتاد سالہ ہے
قوای ظاہری مین اصلا کچہہ فرق نہوا اور تاب و طاقت سواری اور
ترددکی جیسی کہ چاہیے ویسی ہی ہی اس جا خوراک لوگون کی بوزہ ہی بہت
تند تر اوسکو نان و برنج سی بناتی ہین اور اوسکو سر کہتی ہین اور جسقدر
پرانی ہو اچہی ہوتی ہی اور اس سر کو اندر مٹکی کے مونہہ باندہ کر دو یا تین
سال گہر مین رکہتی ہین بعد ازان نسلال اوسکا لیکر اوسکو آچہی کہتی ہین اور آچہی

دس سالہ بہی ہوتی ہی اور اقل مدت اوسکی ایک سال ہے سلطان محمود اس
سرہی کاسہ کاسہ پتیا تہا اور جرعہ جرعہ کہیچتا تہا سلطان حسین بہی پیتا ہے
اور واسطی میری قسم علی لایا ایکبار واسطی امتحان کی ہینی بہی پی معلوم ہوا کہ کچہہ
بہنگ بہی ملاتی ہین خمار زیادہ کرتی ہے اگر شراب نہ ہووی شک یہہ بدل شراب
کا ہوسکتی ہی زرد الو اور شفتالو اور امرود بہت ہین لیکن جو تربیت نہین
کرتے ہین چہوتی اور ترش ہوتے ہین گہر اور مکان دو منزلی لکڑیون کی
ہین بطور اہل کشمیر کی جانور شکاری اور اسپ اور شتر اور گاو اور گاو میش
اور بکریان اور مرغ پالتی ہین اور لوگون نی عرض کی کہ چند منزل اسطرح کی آبادی
کہ غلہ وغیرہ لشکر کو کفایت کری نہین ہی حکم ہوا کہ پیش خانہ مختصر بقدر
حاجت اور کارخانجات ضروری ہمراہ لی کر فیلون کو تخفیف دین اور
تین چار روز کے وقفہ سی آوین اور توشۂ راہ ہمراہ لیوین اور ملازمان رکاب
سی چند آدمی چھانٹ کر باقیون کو چہوڑا کہ ساتہہ سرکردگی خواجہ ابو الحسن بخشی
کے چند منزل پیچہی آتی رہین سات سو زنجیر فیل واسطی پیش خانہ اور
کارخانجات ضروری کے ہمراہ لیی اول منصب سلطان حسین کا چار صدی
ذات اور تین سو سوار کا تہا اب منصب اوسکا چہہ صدی ذات اور ساڑہی
تین سو سوار کا مقرر ہوا اور خلعت اور خنجر مرصع اور فیل مرحمت فرمایا بہادر
دتہوری جو واسطی کمک لشکر بنگش کی مقرر تہا منصب اوسکا اصل

اور اضافہ سی دو صدی ذات اور ایک سو سوار کا حکم ہوا اور تیئسوین کو سوا
پانچ کوس چل کر پل ندی نین سکہہ سی گذر کر منزل کی آب ندی مذکور کا تمام
سی جانب جنوب کی بہتا ہی اور یہہ ندی درمیان کوہ داروسی کہ مابین ولایت
بدخشان اور تبت کی واقع ہی نکلی ہی جو اسجگہہ پانی اوسکا دو شاخ ہی واسطی
عبور لشکر منصور کے دو پل لکڑی کے بنائی طول ایک کا اٹھارہ گز اور دوسرا
چودہ گز اور عرض ہر ایک کا پانچ گز اور اس ملک مین طریق بنانی پل کا یہہ ہی
کہ درخت شاخ دار اوپر موہنہ پانی کے ڈالتی ہین اور دونون سری اوسکی
ساتہہ پتہر کے باندہ کر استحکام دیتی ہین اور تختی چوب کی ٹری اوپر اوسکی
ڈالکر تہا میخون اور رسیون کے مضبوط کرتی ہین اور ساتہہ تہوڑی مرمت کے
سالہا سال رہتا ہی القصہ ہاتہیون کو پایاب گذار کر سوار و پیادہ پل سی گذری
سلطان محمود نی نام اس ندی کا نین سکہہ کہا یعنی راحت چشم تیسوین مبارک شنبہ کو
ساڑہی تین کوس چلکر اوپر لب ندی کشن گنگا منزل ہوئی اس راہ مین کوتل
واقع ہی نہایت بلند ارتفاع اوسکا ڈیڑ کوس کا اور نشیب بہی اتنا ہی اور یہہ ساتہہ
نام پیم درنگ کی مشہور ہی اور پل سی گذر کر ایک چشمہ ہی نہایت لطیف اور
پاکیزہ لب آب پر چند پیالی پی کر وقت شام کی منزل پر پہنچی ایک پل تہا قدیم
سی چوبن گز طول اوسکا ڈیڑ گز غرض کہ پیادہ اسپر گذرتی تہی حسب الحکم پل
دوسرا برابر اوسکی تیار ہوا طول تین گز اور عرض تین گز جو آب عمیق اور

تند

سند تہا ہاتہیون کو برہنہ چہوڑکر سوار و پیادہ اور گہوڑی پل سی گذری موفق
حکم عرش آشیانی کی ایک سرای پہتر چونی سی نہایت مضبوط اوپر ٹیلہ کے
لب آب پر تیار ہوی تہی ایک دن تحویل آفتاب مین معتمد خان کو آگے
روانہ کیا کہ واسطی تخت پر بیٹہنی اور تیاری جشن نوروز کے زمین بلند
عمدہ تلاش کرے اتفاقاً بعد گذرنے کی پل سی ایک ٹیلہ صاف لب آب
پر تہا سبز اور خرم اوپر اوسکے ایک سطح پچاس گز کا گویا کہ کارفرمایان قضا و قدر
نے واسطی ایسی ہی دن کے تیار کیا تہا مشار الیہ نی لوازم جشن
نوروزی کے اوس پشتہ پر آراستہ کیی تہی نہایت مستحسن پڑا معتمد خان
مورد تحسین و آفرین کا ہوا نہر کشن گنگا کے طرف جنوب سی آتی ہی اور
شمال کو جاتی ہی اور ندی بہت شرق سی آ کر کشن گنگا مین ملکر طرف شمال کی بہتی ہے

پندرہوان جشن نوروز کا جلوس سے

تحویل آفتاب کی برج حمل مین دن جمعہ کے پندرہوین
تاریخ ربیع الاول سنہ ۱۰۲۹ ہجری نبوی کو بعد گذرنے
ساڑہی بارہ گہڑیے کے کہ پانچ ساعت نجومی کی ہوتی ہین

واقع ہوئی اور پندرہوان سال جلوس اس نیازمند سی ساتھہ مبارکی
کے شروع ہوا دوسری کو پونی پانچ کوس چلکر موضع بکر مین منزل ہوئی
اس راہ مین فراز و نشیب نہ تہا لیکن کچھہ پتھر تھی طاؤس اور
تیتر سیاہ اور لنگور کہ بیچ ولایت گرم کی ہوتی ہین دیکھی گئی ظاہرا سردی
بھی ہوتی ہون گی یہان سی کشمیر تک ہر جگہہ رستہ اوپر کنارہ دریای بہت
کے ہی اور دونون طرف کوہ واقع ہے اور تہ درہ سی پانی نہایت تند
و پر جوش و خروش گذرتا ہی کیسا ہی ہاتی ہو فی الفور بہ سیل گر پڑی اور رنگ
آبی بھی رکھتا ہی تیسری کو ساڑہی چار کوس چلکر موسران مین پہنچی رات کو
جو سوداگر کہ پرگنہ بارہ مولہ مین رہتی تھی ملازمت مین آئی وجہ تسمیہ بارہ مولہ
کی پوچھی بیان کیا کہ باراہ زبان ہندی مین خوک کو کہتی ہین اور مولہ جگہہ کو
اور اوتار ہنود مین سی ایک اوتار باراہ ہی اور باراہ مولہ کثرت استعمال
سی بارہ مولہ ہو گیا چوتھی کو ڈہائی کوس چلکر بھولباس مین اوتری جو بیچ
پہاڑ نہایت تنگ اور دشوار گذار معلوم ہوتی تھی اور بسبب ہجوم کے
عبور تکلیف سی ہوتا تہا اسلیئی معتمد خان کو حکم فرمایا کہ سوا آصف خان اور
چند خدمتگارون ضروری کے کوئی ہمراہ رکاب ہماری نہ چلی اور
لشکر کو ہمسی ایک منزل پیچھی لاوین اتفاقا مشار الیہ ڈیرہ اپنا پہلی اس
حکم کے روانہ کرچکا تہا اپنی آدمیون کو لکھا کہ میری باب مین ایسا حکم

ہوا کہ تم جس جگہ تک پہنچی ہو وہین پر توقف کرو اوسکی برادر دن سے
نیچی کوتل بہولباس کی یہہ خبر سنکر اوسی جا ڈیرہ کیا جب کہ لشکر ظفر
پیکر قریب ڈیرہ اوسکی کے پہنچا برف و باران برسنا شروع ہوا ہنوز
ایک میدان راہ طی نہ ہوا تہا کہ ڈیرہ اوسکا نمایان ہوا ظہور اس موہبت
عظمی کا اتفاقات غیبی سی جانکر ہمراہ اہل محل کے بیچ منزل مشار الیہ کے
اوترکر آسیب سرما و برف سی محفوظ رہی بہائیون اوسکی نے حسب
الحکم واسطی طلب اوسکی کے آدمی دوڑائے جب یہہ مژدہ اوسکو پہنچا
اور ہاتیون نے اور پیشخانہ نی کوتل پر آکر راستہ تنگ کر دیا تہا جو
سوار گذرنا دشوار تہا اسلیی نہایت شوق و ذوق سی پیادہ پا سر و پا
مین تمیز نکر کے دو کہڑی مین ڈہائی کوس زمین طی کر کی اپنی کو ملازمت
مین پہنچایا اور زبان حال سی یہہ بیت پڑہتا تہا بیت
خیالت نیم شب جان دادم و کشتم خجل + خجلت بود درویش را ناگہ چو مہمانی رسد
جو کچھہ اوسکی بساط مین موجود تہا نقد و جنس و صامت و ناطق سبہی
تفصیل کر کے برسم پا انداز پیش کیا سب اوسی کو بخشکر فرمایا کہ دنیا
ہماری چشم ہمت مین ہیچ ہی اور جوہر اخلاص کو ساتہہ ہمای گران
کی خریدار ہون اس اتفاق کو اصل اخلاص اور تائید بخت اوسکی
سی جاہیی جاننا کہ مجہہ سی بادشاہ نی ساتہہ اہل حرم کی اوسکی گہر مین

ایک رات دن آرام پایا پانچوین کو موضع کہانی مین منزل کی جو سرو پا کہ یہنی تہا معتمد خان کو مرحمت کیا اور منصب اوسکا مع اصل و اضافہ ڈیڑہزاری ذات اور ڈیڑ ہزار سوار کا مقرر کیا یہان سی سرحد کشمیر کے ہی اور اسی کوتل پہول باس پیچ یعقوب پسر یوسف خان نے ساتہہ افواج منصورہ حضرت عرش آشیانی کے کہ راجہ بہگوانداس باپ راجہ مانسنگہ کا سردار تہا لڑائی کی تہی اسی روز خبر سہراب خان پسر میرزا رستم کی پہنچی کہ آب بہٹ مین غریق بحر فنا کا ہوا تفصیل اوسکی یہہ ہے کہ حسب الحکم ایک منزل پیچہی آتا تہا واسطی غسل کے دریا ہی مذکور مین گہیا وجو دیکہ گرم میسر تہا اور لوگون نے بہت سمجہایا کہ ہرگز ایسی دریا ہی عمیق مین کہ ہاتی جسمین بہاوین جانا آپ کو بچا ہیی نہ مانا اور اپنی پیرنے پر غرور کرکے ایک آدمی دوسرا کہ وہ بہی پیرنی مین چست و چالاک تہا ہمراہ لیکر آپ کو دریا مین ڈالا اور پیرنا شروع کیا چونکہ جام حیات اوسکا بادہ موت سی قضا و قدر نے پر کیا تہا موج دریا نے سنبہل نے نہ دیا ہرچند ہاتہہ پیر ماری بیکار رہے اور غرق بحر فنا ہوا میرزا رستم نے سنی اس خبر وحشت اثر سے جو کہ الفت او تعلق اور محبت اوس فرزند سی رکہتا تہا جامہ شکیبائی چاک کرکے بیتاب ہوا اور ہمراہ جمیع متعلقون کے لباس ماتمی پہنا سر و پا برہنہ متوجہ ملازمت کا ہوا اور عمر اوسکی چہبیس ۲۶ سالہ تہی فن بندوق مین تنہا گردرسید

باپ اپنی کا تہا سواری فیل اور ارابہ خوب جانتا تہا منزل گجرات مین
اکثر اوقات حکم ہوتا کہ آگی فیل خاصہ کے سوار ہووی اور سیاہ گرہی
میں بہت چالاک تہا چہٹی کو تین کوس چلکر موضع ریوندمین منزل ہوئی روز
ساتوین کو کوتل کوارمت سی عبور فرماکر موضع وچہ مین نزول
کوتل کوارمت اور کوتلون سی سخت تر ہے آٹہوین کو
موضع بلتار مین ڈیرہ ہوا اس راہ مین کوتل کوئی تہا
تہا کہ صحرا صحرا شگوفہ اقسم قسم کی پہول اور نرگس اور بنفشہ اور
عجیب پہول کہ مخصوص اس ملک کی ہین نظر آئی اونمین سی ایک
بہت عجیب تہا نارنجی رنگ کہ پانچ چہہ پہول اکہٹی سرنگون کہلی ہوی اونمین
سبز پتی نکلی ہوی بطور گل اناناس کے نام اُس پہول کا بولانیک ہی اور
دوسرا مثل لوئی کے کہ گرداوسکی باریک باریک پہول یاسمین رنگ
اور بعضی نیلے اور بعضی سرخ اور اندر زرد نقطی نہایت خوشنما اور موزون
نام اوسکا لدر پوش تھا ارغوان زرد دیبہے اس
راہ مین بہت ہین او گل کشمیر حد حساب سی زیادہ ہین
کس کسکو بیان کرون جو امتیاز رکہتی تہی لکہی گیی اور اسی راہ
مین ایک چشمہ واقع ہے کہ جای بلند سی گرتا ہے ایسا اور
نہ دیکہا گیا لحظہ بہر توقف کرکے دل کو سانتہہ دیکہنی

اوسکی کے خوش وخرم کیا نوین روز چار کوس طی کرکے بارہ مولہ مین
پہنچی یہہ قصبون کشمیر سی ہی اور یہان سی کشمیر تک چودہ کوس زمین
ہی اور آب بہت کی لب پر واقع ہی اور اکثر سوداگر کشمیر کی اسمین
رہتی ہین اور لب آب مذکور پر اونہون نے منازل اور مساجد بنائی ہین
آسودگی اور مرفّہ الحالی مین بسر کرتے ہین حسب الحکم پہلی سی واسطی
عبور لشکر کی کشتیان طیار کر کی بر لب آب رکہی تہین جو ساعت
روز دوشنبہ واسطی آنے کی مقرر ہوی دو پہر کو بیچ شہاب الدین پور
کے آیا اور اسی روز دلاور خان کاکر حاکم کشمیر نے کشتوار سی پہنچکر
دولت آستان بوس کی پائی ساتہہ عواطف روز افزون شاہانہ
اور گوناگون نوازش خسروانہ کے سر بلند ہوا الحق ایسی خدمت کو
اسی طرح چاہیی پیش پہنچانا امید کہ حضرت واہب العطایا جمیع
بندہاے با اخلاص کو جبین افروز عزت کا کری کشتوار کشمیر سے
طرف جنوب کی واقع ہے تاریخ دسوین شہریور سن چودہوین کو
دلاور خان نے ساتہہ دس ہزار سوار و پیادہ جنگی کے عزیمت فتح
کشتوار کی پیش نہاد ہمت کر کے حسن نام فرزند اپنی کو ساتہہ
گرد علی میر بحر کے واسطی محافظت شہر اور حراست سرحدون کے
مقرر کیا اور جو کوہ ہر چاک اور ایبہ چاک مدعی وراثت کشمیر کے ہو گزشتہ

وادی ادبار کی تہی اسلیی اوسنی ایک شخص کو برادرون اپنی سی ساتہہ ایک
جماعت کی مقام دیلوائن کہ متصل کوتل پیر پنچال کی ہی واسطی احتیاط کے
چہوڑا اور منزل مذکور سی تقسیم افواج کرکے آپ ساتہہ ایک جماعت کی بیچ
راہ سنگین پور کے دوڑا اور جلال نام فرزند رشید اپنی کو ساتہہ نصر اللہ
عرب اور علی ملک کشمیریے اور ایک جماعت بندہای جہانگیریے کی بیچ
دوسری کے مقرر فرمایا اور جمال نام پسر کلان اپنی کو ساتہہ ایک گروہ
جوانان کار طلب کی ہراول فوج اپنی کا مقرر کیا اسیطرح دو فوجین
دوسری داہنی بائین اپنی مقرر کین اور کہدیا کہ چلین جو راہ بر آمد
سوارون کی تہی چند اسپ واسطی احتیاط کی ہمراہ لیکر اسپان
سپاہ کو بیچ کل باز کے چہوڑ کر کشمیر کو پہنچا اور جوانان کار طلب
کمر بستہ اوپر بلندی کوہ کے آئے اور غازیان لشکر اسلام ساتہہ کافرون
بد سرانجام کے منزل بمنزل لرتے ہوے نرکوٹ تک کہ ایک مقام
محکم غنیم سی تہا دوڑی ادہجا فوج جلال وجمال کہ راہون مختلف سی
مقرر ہوئی تہی ملی اور مخالفان برگشتہ روزکار تاب متعاومت
کیے نہ لائے بہاگتے نظر آئے اور بہادران جان نثار نشیب وفراز
بہت طی کرکے مارتے ہوی دریای مرو تک دوڑی اور برلب آب
مذکور بہت کشت وخون ہوا اور لشکر اسلام نی تردداتت پسندیدہ کرکی

ایسہ جنگ اور بہت سی اہل ادبار کو قتل کیا اور گشتہ ہوئی راجہ ایسہ کی سے
وہ بھاگ نکلی اور پل سی گذر کر بیچ بندر کوٹ کے ٹلری پہر ایک جماعت
بہادران تیز جلو نے پل سی گذرنا چاہا سر پل پر جنگ عظیم واقع ہوئی اور
چند لوگ شہید ہوئی اسطرح بیس روز تک بندہا ہی درگاہ سی کوشش بیچ
عبور پانی کے کرتی تہی اور کافر تیرہ بخت ہجوم لاکر واسطی دفع کرنی اونکی کے
قصور نکرتے یہان تک کہ دلاور خان نے استحکام تہانہ جات اور سرانجام
زاد راہ سے خاطر جمع کر کے ساتھ لشکر فیروزی اثر کے ملا اور راجہ نے حیلہ
سازی اور روباہ بازی سے وکلا اپنی کو نزدیک دلاور خان کے بہیجکر
التماس کے کہ بہائی اپنی کو ساتھ پیشکش کے بیچ درگاہ کے بہیجتا ہون مین
جو گناہ میری معاف ہون اور خوف وہراس دل میری سی دور ہو تو
مین خود بہی درگاہ گیتی پناہ مین جاکر سعادت آستان بوسی کی حاصل
کرون دلاور خان نے سخن فریب آمیز اوسکا نہ سنکر نقد فرصت کو ہاتہ
سی نہ دیکر فرستادہ ہای راجہ کو بے حصول مقصود رخصت فرما کی واسطی
عبور آب کے اہتمام شایستہ کیا جمال خان پسر کلان اوسکی نے ساتہہ
ایک جماعت شجاع و بہادر کے اوپر پایانی کی جاکر ساتہہ شناوری
اور دلاوری کے اوس دریای ذخار خونخوار سے عبور کیا اور ساتھہ
مخالفون کے جنگ سخت سی مقابل ہوا اور بندہا ہی جانبازنی اسس

طرفنی ہجوم لاکر کار اوپر اہل ادبار کے تنگ کیا انھون نے جب طاقت مقاومت کے نہ دیکھی تختہ پل کو توڑ کر راہ گریز آگی پکڑی اور بندہاے نصرت قرین نے پھر پل کو مضبوط کرکے بقیہ لشکر کو عبور کرایا دلاور خان نے بھندر کوٹ مین لشکر اقبال کو آراستگی دی اور آب مذکور سے دریاے چناب تک کہ بازو قوی ان سیاہ بختون کا ہے مسافت بقدر دو تیر کے ہوگی اور اوپر کنارہ آب چناب کی ایک پہاڑ ہے بلند اور عبور اوس آب سے نہایت دشوار لہذا واسطے آمدورفت پیادون کے طنابین بڑی تعبیہ کرکے لکڑیان مقدار ایک ہاتھ کے اوپر دونون طنابون کے رکھین اور پہلو ایک دوسرے کا محکم باندہ کر ایک سر طناب کو اوپر چوٹی پہاڑ کے اور دوسرے کو اوس طرف پانی کے مضبوط کے اور طنابین دوسرے ایک گز اوس سے بلند تر کھڑی کین کہ پیادے پاون اپنا اوپر اوس چوب کی رکھکر ہر دونون ہاتھون سے طناب بالا کو پکڑ کر بلندی کوہ سے نیچی کو آوین تا پانی سے گذرین اور اسکو لوگ کوہستانی اپنی اصطلاح مین زم پیہ کہتی ہین جس جا گمان زم پیہ باندہنی کا تھا اوس جگہہ کو ساتھ بندوقچیون اور تیر اندازون اور مردم کار گذار کے مضبوطی کرکے بی فکر ہوگئی تھی دلاور خان نے جالا بنا کر ایک رات اپنی جوانون دلیر کار طلب کو اوپر جالی کے بٹہا کر چاہا کہ پانی سے گذرین

جو پانی نہایت تند اور تیز تہا چالہ سیل فنا مین گیا اور اٹہہتہہ نفر اون
جوانون سی غریق دریای فنا ہوی اور درجہ شہادت کو پہنچی آور دس
آدمی ساتہہ بازوی شناوری کے سلامت اوپر کناری کے آئے
اور دو آدمی بیچ چنگل ارباب ضلالت کی گرفتار ہوئے القصہ دلاور خان
چار مہینی اور دس دن تک بیچ بہندر کوٹ کی پای مردی سی سعی
بیہیچ گذرنے کی کرتا تہا کوئی تیر تدبیر اوپر ہدف مقصود کی نہین پہنچتا
تہا ایک زمیندار نے رہبری کی اور جسجا کہ محافظون کو گمان عبور کا نہ تہا زمیہ
باندہ کر آدہی رات کو جلال پسر دلاور خان ساتہہ لوگون کے
بندون درگاہ اور ایک جماعت افغانون کی قریب دو سو نفر ہمراہ لیکر
ساتہہ سلامتی کی گذر وقت سحر کے بی خبر اوپر سر راجہ کی پہنچکر نقارا
ہی فتح کا بلند آوازہ کیا جو لوگ کہ گرد پیش راجہ کے تہی درمیان خواب
اور بیداری کے پریشان باہر آئی اکثر قتل ہوی اور بقیہ السیف جان
اپنی اوس ورطہ بلا سی باہر لائی اوس کشت و خون مین ایک نے
سپاہیون مین سے پاس راجہ کے پہنچکر چاہا کہ زخم شمشیر سی کام اوسکا
تمام کری راجہ نے فریاد کی کہ مین راجہ ہون مجکو زندہ نزدیک دلاور
خان کے لیچلو لوگون نے ہجوم کر کے دستگیری ایسے بعد گرفتار ہونی
راجہ کے قریبون سی جو شخص کہ تہا آپ کو گوشہ عافیت مین چہپایا

دلاور خان نے سنی خوشخبری اس فتح و فیروزی سی سجدات شکر الٰہی ادا کرکے
ہمراہ لشکر ظفر پیکر کے عبور کرکے بیچ مندل بیدملک کی کہ مقام صدر اوس ملک
کا ہی آیا کنارہ پانی سے اسجاتک مسافت تین کوس قلعہ ہی دختر سنگرام
راجہ جمو اور دختر سورج مل مردود پسر راجہ باسو اوسکی گہر مین تہی اور دختر
سنگرام سی فرزند رکہتا تہا پہلی فتح ہونیکی عیال اپنی کو از راہ احتیاط بیچ
پناہ راجہ جسوال اور دوسری زمیداروں کے بہیجا تہا جب لشکر منصور
نزدیک پہنچا دلاور خان حسب الحکم راجہ کو ہمراہ لیکر متوجہ آستان بوسی کا
ہوا نصر اللہ عرب کو ساتہ ایک فوج سوار و پیادہ کے واسطی حراست اوس
ملک کی چہوڑا اور بیچ کشتوار کے گیہوں اور جو اور عدس و رماش اور ارزن
بہت ہوتا ہے بخلاف کشمیر کے اور چاول کم ہوتے ہین زعفران یہانکا
کشمیر کے زعفران سی بہتر ہے اور قریب ایکسو کی باز و جرہ پکڑی نارنج اور ترنج
اور تربوز اعلی قسم کی ہین اور دوسرے میوجات مثل انگور و شفتالو و زرد آلو
و امرود ترش ہین اگر پرورش و پیوند کرین ممکن ہی کہ اچہی ہوجاوین
سنہسی روپیہ جاری کیا ہوا حکام کشمیر کا ایک روپیہ مین ڈیڑ سنہسی
ملتا ہی سواد کشمیر مین پندرہ سنہسی کہ برابر دس روپیہ کے ہین ساتہ
ایک مہر بادشاہی کی حساب کرتی ہین اور رسم محصول زراعت کی
بہی نہین ہر ایک گہر سی بیچ ایکسال کے چند سنہسیے لیتی ہین زعفران کو بیچ

طرفه ایک جماعت راجپوتون اور سات سو نفر گوله اندازون سکے که قدیم سے نوکر ہین تنخواه مین کر دی ہی وقت فروخت ہونی زعفران کی خریدارسے اوپر سر ایکمن سکے که عبارت دو سیر سی ہی چار روپیه لیتی ہین اور کلیه حاصل راجه کا اوپر جرمانه سکے ہی ساتهه تهوڑی تقصیر کے کل مبلغ لی لیتا ہے سب طرفسی ایک لاکهه روپیه تخمینا زر حاصل اوسکیکا ہو جاتا ہے اور وقت برآمد کام سکے چهه سات ہزار پیاده جمع ہو جاتا ہے اور گهوڑی کم ہین قریب پچاس گهوڑون سکے راجه اور اوسکی کا مدارون سکے پاس ہونگی محصول یک ساله بطور انعام دلاور خان کو مرحمت ہوا اور از روی تخمینه کے جاگیر ہزاری ذات اور ہزار سوار ساتهه ضابطه جهانگیری سکے ہوی اور جب اہل کچهری بندوبست بانده کر واسطی جاگیردار کے تنخواه مقرر کرین گے اوسوقت قرار واقعی ظاہر ہو جاے که کس قدر ہے گیارہوین کو دو پہر چار بجی ساتهه مبارکی اور سلامتی سکے بیچ عمارات کی که نئی اوپر کناره تال سکے بنی تهین اوترنا اتفاق ظفر پیکر کا ہوا ساتهه حکم حضرت عرش آشیانی کے قلعه سنگ اور آہک سی نہایت محکم بنا تها لیکن اب تک ناتمام تها ایک طرف اوسکا باقی تها امید که بعد اسکی تمامیت کو پہنچی مقام حسن ابدال سی کشمیر تک جس راہتی سے که ہم آئی پچهتر کوس کی مسافت کو ساتهه اونیس کوچ اور چهه مقام سکے قطع کیا اور دار الخلافه آگره سے کشمیر تک ڈیڑه سو اٹهاره روز مین

تین سو اور چہتر کوس زمین ساتہہ ایک سو اور دو کوچ اور تریسٹھ مقام کے طی کیے اور راہ خشکی سے کہ گذر عام اور راہ مشہور ہے تین سو ساڑہی چار کوس ہے بارہوین کو دلاور خان حسب الحکم راجہ کشتوار کو مسلسل حضور مین لایا اور سعادت آستان بوسی حاصل کیے خالی وجاہت سی تہا پوشاک مثل اہل ہند کے اور زبان کشمیری اور ہندی دونون جانتا تہا بخلاف اور زمینداروں اس حدود کے فی الجملہ شہری ظاہر ہوا حکم فرمایا کہ باوجود تقصیر اور گناہ کے اگر فرزند اپنی بیچ درگاہ کے حاضر کری حبس وقید سی نجات پاوے اور بیچ سایۂ دولت ابد قرین کے آسودہ اور فارغ البال روزگار بسر لیجاوے والا بیچ ایک قلعہ کے قلعون ہندوستان سی ہمیشہ محبوس رہیگا غرض کیے کہ اہل وعیال اور فرزندون کو بیچ ملازمت جہان پناہ کے لاتا ہون اور امیدوار رحمت حضرت کا ہون جو کچہہ حکم ہوا ب مجمل احوال اوضاع اور خصوصیات ملک کشمیر کا مرقوم ہوتا ہے کشمیر ولایت چہارم سی ہی عرض اوسکا خط استوا سی پینتیس ۳۵ درجہ ہے اور طول اوسکا جزائر سفید سی ایک سو اور پانچ درجی قدیم سے یہہ ملک بیچ تصرف راجون کے رہا ہے مدت حکومت اونکی کے چار ہزار سال ہے اور کیفیت احوال اور اسامی اون کے بیچ تاریخ راجہ ترنگ کے کہ ساتہہ حکم حضرت عرش آشیانی کے زبان ہندی سی فارسی مین ترجمہ ہوا مفصل مرقوم ہی اور سن سات سو بارہ ہجری ہین ساتہہ نور اسلام کے رونق پائی اور بتیس ۳۲ آدمی نے

اہل اسلام سی مدت دو سو بیاسی سال حکومت اس ملک کی کی ہی
یہان تک کہ بیچ تاریخ نوسو چورانوے ہجری کے حضرت عرش آشیانی
نے فتح فرمائی اور اوس تاریخ سی اب تک کہ اسّی سال گذری بیچ
تصرف اولیای دولت کے ہی ملک کشمیر طول مین کوتل بہولباس سے
پنچی تک چھپن کوس جہانگیری ہے اور عرض مین ستائیس کوس سے
زیادہ نہین شیخ ابو الفضل نی اکبر نامہ مین ساتھہ تخمینہ اور قیاس کے
لکھا ہی کہ طول ملک کشمیر دریاے کشن گنگا سی پنچی تک ایک سو اوربیس
کوس ہی اور عرض دس سی کم نہین اور پچیس سے زیادہ نہین اس لیے
مینی واسطی احتیاط اور اعتماد کے ایک جماعت آدمیون معتمد کاردان سے
مقرر فرمائی کہ طول و عرض کو طناب سی ناپین تا حقیقت اوسکی قرار واقعی
لکھی جاوی حاصل کلام کا جو شیخ نی ایک سو بیس کروہ لکھا تہا سرسٹھہ کوس
نکلی اور جو قرار دیا تہا کہ حد ہر ملک اوس جا تک ہی کہ لوگ ساتھہ اوس زبان کے
متکلم ہووین اسلیے بہولباس سی کہ گیارہ کوس اسطرف کشن گنگا ہی حد
کشمیر مقرر ہوا اس حساب سی چھپن کوس ہوتی ہین اور عرض مین
دو کوس سی زیادہ تفاوت نہین نکلا اور کوس میری عہد مین موافق ضابطہ
معمولی حضرت عرش آشیانی کے ہی ہر کوس پانچ ہزار گز اور ایک گز
دو گز شرعی کے مثل ہوتا ہی اور گز شرعی چوبیس انگشت کا ہوتا ہی اور جسجا

کوس یا گز ذکر کیا گیا مراد اوس سی یہی کوس اور گز ہی اور نام شہر کا
سری نگر ہی اور دریا بہت درمیان آبادی کے گذرتا ہی اور سرچشمہ
اوسکی کو ویرناک کہتی ہین شہر سی چودہ کوس بطرف جنوب ہی اور اسن شاہ جہان
کے حکم سی اوس چشمہ پر ایک عمارت اور ایک باغ مرتب ہوا اور
درمیان شہر کے چار پل سنگ اور چوب سی نہایت مضبوط بنی ہین
کہ لوگ اونپر بی تکلف آمد و رفت رکہتی ہین پل کو اصطلاح مین یہان کدل
کہتی ہین اور شہر مین ایک مسجد ہی نہایت عالی آثار سلطان سکندر سے
کہ سنہ ۷۹۵ مین تیار ہوی بعد ایکمدت کی جل گئی اور پہر سلطان حسین نے
ترتیب کی ابہی تیار نہ ہوی تہی کہ قصر حیات اوسیکا پیچ سی گرا اور سنہ
نوسو نو مین ابراہیم ماگری وزیر سلطان حسین نی حسن انجام اور اراستگی
بخشی اوس تاریخ سے اب تک ایک سو بیس سال گذری ہین
کہ قایم ہی محراب سی دیوار شرقی تک ایک سو پینتالیس گز اور
عرض ایک سو چالیس ہی مشتمل اوپر چار طاق کے اور اوپر اطراف
ایوان اور ستونون عالی کے نقش و نگار کیا ہوا واقعی حکام کشمیر سے
یہی ایک نشانی باقی ہے میر سید علی ہمدانی چندروز اسجا رہی ہین ایک
خانقاہ اون کی بنائی ہوئی ہی متصل شہر دو کول کی پانی سی ملبب
رہتی ہی اور کچہہ تغیر نہین پاتے اور مدار آمد و رفت لوگونکی اور لانی غلہ

اور لکڑی کے اوپر کشتی بنے ہی تمام شہر اور پرگنات مین پانچ ہزار اور سات سو کشتی
اور سات ہزار اور چار سو ملاح شمار مین آی کل ولایت کی تیر اڑتیس پرگنون کی ہے
اور اوسکو دو نصف اعتبار کیا ہے بالای آب کو امراج کہتی ہین اور پایان آب کو
کامراج ضبط زمین اور داد و ستد زر و سیم کے اس ملک مین رسم نہین مگر
جزوی تمام جہات سی نقد و جنس کو ساتھہ تو دون وہان کی حساب کرتی ہین
ہر تو دہ تین من اور آٹھہ سیر کا ہی بوزن حال کشمیری لوگ دو سیر کو
ایکمن اعتبار کرتی ہین اور چار من کو کہ آٹھہ سیر ہوتی ہین ایک ترک اور کل
جمع ولایت کشمیر کے تیس لاکھہ تریسٹھہ ہزار پچاس خروار گیارہ ترک ہی کہ بحساب
نقد ہی سات کرور چالیس لاکھہ ستر ہزار دام ہوتی ہین بموجب ضابطہ
حال چھہ آٹھہ ہزار پانسو سوار کے ہی رستہ آنی کشمیر کا نہایت سخت ہے
بہترین رستون کا بھمبر اور پکلی ہے اگر رستہ بھمبر کا نزدیک زیادہ ہے
لیکن اگر کوئی چاہے کشمیر کے بہار دیکھنا تو وہ منحصر رستی پکلی مین ہے
کہ دوسری رستی اس موسم مین برف سی پامال ہوتی ہین اگر کوئی
کشمیر کے تعریف و توصیف لکھنا چاہی تو دفتر کے دفتر چاہیین مگر ناچار کچھہ
تھوڑا سا اصلاع اور خصوصیات اوسکی سے تحریر کلک بیان ہوتا ہی کشمیر
ایک باغ ہے ہمیشہ بہار یا ایک قلعہ ہے آہنی حصار کہ بادشاہون کی لیی ایک
گلشن ہے عشرت افزا اور درویشون کے لیی خلوت خانہ ہی دلکشا چمن خوش

اور شادابی دلکش اوسکی شرح و بیان سی باہر اور آب روان او چشمی جاری اوسکی حساب و شمار سے مستغنی انواع گل و اقسام ریاحین اوس سی زیادہ ہین کہ حیطہ شمار مین آوین موسم بہار جان نگار مین کوہ او جنگل اقسام شگوفون سے مالامال در و دیوار اور صحن اور چھتین گھرون کے مشعل لالہ سی بزم افروز اور چلکون مسطح اور سہ برگون بر جدار کا کیا بیان کرون

شدہ جلوہ گر نازنینان باغ
رخ آراستہ ہر یکی چون چراغ

شدہ مشکبو غنچہ در زیر پوست
چو تعوید مشکین بہ بازوی دوست

غزلخوانی بلبل صبح خیز
تمنای می خوارگان کردہ تیز

بہر چشمہ منقار بط آب گیر
چو مقراض زرین بقطع حریر

بساط گل و سبزہ گلشن شدہ
چراغ گل از باد روشن شدہ

بنفشہ سر زلف را خم زدہ
گرہ در دل غنچہ محکم زدہ

سب اقسام سی عمدہ شگوفہ بادام اور شفتالو کا ہی باہر کے کوہستان مین ابتدا شگوفونکی غرہ اسفندار مین ہوتی ہی ملک کشمیر مین بیچ اوائل فروردین کے اور شہر کے باغون مین نوین اور دسوین تک ماہ مذکور کے اور انجام شگوفہ متصل ہوتا ہے ساتھ آغاز یاسمن کبود کے بیچ خدمت والد بزرگوار کے چند بار سیر زعفران زار اور تماشا خزان کا کیا تہا یعنی الحمد للہ کہ ایکی مرتبہ زمانہ عنفوان بہار کا پایا اور خوبیین خزانکی اوسکی موقع لکہی جائینگی عمارات کشمیر کے سب لکڑی سی ہین دو منزلی سہ منزلی چو منزلی ہوتی ہین

اور چبوترون پر مٹی ڈال کر پیاز و لالہ و چونماشی بوتی ہین اور وہ سال
بسال موسم بہار مین کہلتی ہین اور نہایت خوشنما ہین یہہ تصرف خاص
دولتخانہ اور جامع مسجد کے چہت پر لالہ نہایت عمدہ کہلا ہے یاسمن کبود باغات
مین بکثرت ہی اور یاسمن سفید جسکو اہل ہند چنبیلی کہتی ہین بہت
خوشبودار ہی اور دوسری قسم صندلی رنگ بہی نہایت خوشبودار ہی
اور یہہ خاص کر کشمیر مین ہوتی ہے اور گلسرخ کئی قسم کے نظر آئے
ایک قسم نہایت خوشبو اور دوسرا صندلی رنگ بو اوسکی غایت لطافت
و نزاکت مین درخت اوسکا بہی مشابہ گلسرخ کی اور گل سوسن دو طرح کا
ہوتا ہی جو باغون مین ہے وہ کثرت سی ہی بڑا اور سبز رنگ اور دوسری
قسم جنگلی اگرچہ وہ کم رنگ ہی مگر نہایت خوشبودار پیڑہ اوسکا قد
آدم سی بڑہ جاتا ہے مگر بعضی سالونمین جب بڑا ہوکر پہول لاتا ہی تو
اوسمین گرمی پیدا ہوتی ہی اور پہول پر اوسکی مکڑیے جالہ تن کر
اوسکو خشک کر دیتی ہے چنانچہ اب کی سال ایسا ہی ہوا اور
جسقدر گل کہ نواح کشمیر مین نظر سی گذری حساب و شمار سی باہر ہین
جو کہ نادر العصر اوستاد منصور نقاش نی شبیہ کہینچی ہی وہ ایک سو
گل سی زیادہ ہین اور پہلی عہد دولت حضرۃ عرش آشیانی سی شاہ آلو
بالکل نتہی محمد قلی افشار نے کابل سی لاکر پیوند کیا چنانچہ اب دس پندرہ درخت

بارور ہوی زرد الو پیوندی ہی چند درخت تہی مشار الیہ نے اس ملک مین پیوند شایع کردیا کہ اب بکثرت ہو گئی بخدا زرد الو کشمیر کا عمدہ ہوتا ہے باغ شہر آرا ہی کابل مین ایک درخت تہا میرزائی نام کہ بہتر اوس سی کہانی مین نہین آیا اور کشمیر مین چند درخت مثل اوسکی باغون مین ہین اور ناشپاتی عمدہ ہوتی ہی کابل اور بدخشان سی بہتر قریب ناشپاتی سمرقند کے اور سیب کشمیر کا خوبی مین مشہور ہے آمرود درمیانہ اور انگور بکثرت اکثر ترش اور بدمزہ ہین انار وہان چندان نہین تربوز عمدہ خربوزہ نہایت شیرین اور بہوت پڑتا ہی مگر اکثر یون ہے کہ ایام بنجتگی مین اوسمین ایک طرح کی گرمی ایسی بہم پہنچتی ہی کہ وہ خراب ہوجاتا ہے اور اگر اوس آسیب سی بچگیا تو بہت لطیف ہوتا ہی ہر توت کی جڑ مین سی انگور کے شاخ نکل کر اوپر گئی ہی توت اوسکا اگرچہ بالکل قابل کہانے کے نہین مگر چند درخت کام آتی ہین اور تخم پیلہ کا کل کت وتبت سی لاتی ہین سرکہ بکثرت ہی مگر شراب وہان کی ترش اور بدمزہ کشمیری زبان مین اوسکو مس کہتی ہین اوسکی پینی سر مین ایک طرح کی حرارت معلوم ہوتی ہی اور سرکہ سے قسم قسم کے اچار بنتی ہین مگر جو کہ لہسن کشمیر کا عمدہ ہوتا ہی اچار اوسکا بہت ہی خوب ہی اور اقسام غلہ بجز نخود کے اکثر ہوتی ہین اور اگرچہ کاشت کرتے ہین مگر اول سال کچھ ہوجاتے

ہین اور دوسری سال زبون اور تیسری سال بالکل خشک بن جاتی ہین اور چاول سب سی زیادہ شاید تین حصہ چاول اور ایک حصہ باقی غلہ ہوتا ہی مداخورش اہل کشمیر کا چاول ہے مگر بدمزہ اور خشکہ کو پتلا پکا کر رکھدیتی ہین جب سرد ہو جاتا ہے تب کہاتی ہین اور نام اوسکا بہتہ رکہا ہی اور گرم طعام کہانی کی رسم کم ہے بلکہ اکثر لوگ کم مایہ کچہہ اوس بہتہ مین سی رات کو رکہہ چھوڑتی ہین اور صبح کو کہاتے ہین نمک وہان پر ہندوستان سی جاتا ہے اور بہتہ مین نمک ڈالنی کی رسم نہین اور ساگ کو پانی مین جوشش دیکر تہوڑا نمک ملاکر بہتہ کے ساتہہ کہاتے ہین اور روغن چارمغز وہان پر جلد تلخ اور بدمزہ ہو جاتا ہے اور اسطرح کہی گاہی کا مگر جبکہ تازہ نکالکر کہانے مین ڈالکر کہالین اور زبان کشمیری مین اوسکو ہدایاک کہتی ہین اور جوکہ ہوا وہان کی سرد اور نمناک ہے دو تین روز مین متغیر ہو جاتا ہے بہینس وہان پر نہین اور گاہی پست قد حقیر اور گیہون چھوٹے کم مغز روٹی کہانے کی وہان پر رسم نہین اور مرغ و قاز و مرغابی وغیرہ بکثرت اور مچہلی سب قسم کی مگر عمدہ نہین اور پشمینہ وہان کا مشہور ہے عورت و مرد کرتہ پہنتی ہین اور اپنی زبان مین اوسکو پیٹو کہتی ہین اور اگر بالفرض پٹو نہ پہنین تو اعتقاد اونکی مین یون ہے کہ ہوا لگ جاہی اور کہانا نے اوسکی ہضم نہوسکی کشمیر کی جسکا نام حضرت عرش آشیانی نے پیرم نرم رکہا ہے کثرت شہرت سے حاجت توصیف کی

نہین اور دوسری قسم نہرمہ شال سی جسیم وملایم اور ایک قسم اور درمہ نام
کہ اوس سی گدہی اور گتی کے جھول اور پاانداز بناتے ہین سوا ہی شال اور اقسام
پشمینہ کے تبت مین عمدہ ہوتی ہین باوجودیکہ شال کے پشم بہی تبت ہی سے
آتی ہے مگر وہان ایسا کام نہین بنتا اور قسم بکری کے جسکی پشم سے شال بنتی ہے
وہ خاص کر تبت مین ہوتی ہے اور کشمیر مین شال کے پشم سے پٹو بھی بنتی ہین کشمیر
کے لوگ اکثر سر منڈواتی ہین پگڑی گول باندھتی ہین عوام الناس کے عورتین
پاکیزہ لباس پہننے کے رسم نہین ایک ٹو تین چار برس تک رکھتا ہے بنی والی کے
گھر سے بن دہلا لاکر تا سیکر پہنتی ہین پھر پرانا ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہی مگر
پانی نے اوسکو نہین پہنچیا ازار پہننا وہان پر عیب ہی ایک ہی کرتا دراز سر سی پانو تک
پہن کر کمر باندہ لیتی ہین اور باوجودیکہ اکثر لوگون کے گھر لب آب پر ہین مگر بدن
کو اون کے ایک قطرہ پانی کا نہین پہنچیا خلاصہ کلام کا یہ کہ ظاہر اون کا مثل
باطن اون کے چرکین و بی صفا ہے پیشہ ور لوگ زمانہ میرزا حیدر مین
بکثرت آئی موسیقی کے رونق بڑھگئی کمانچہ اور جنتر اور قانون اور دف
و چنگ ونی شایع ہین سابق مین قسم کمانچہ تہا اور زبان کشمیر مین
مقامون ہندی کو گاتے ہین اور وہ بھی فقط دو تین مقام بلکہ اکثر
ایک ہی آہنگ مین گاتے ہین والد میرزا حیدر کے رونق افزوی کی کشمیر مین
طرح طرح کے حقوق ہین قبل از دولت حضرت عرش آشیانی کی ہدار سوا کے

یہان کے لوگون کی گونٹ پرتھی بڑا گھوڑا نہ تھا مگر باہر سی بطور تحفہ اسپ
ترکی و عراقی حکامون کے لیی لائی تھی اور گونٹ مرادہی یابو خردسی
چہارشانہ قریب زمین سی کوہستان ہندمین بکثرت ہوتاہی مگر
جب سی کہ اس گلشن خدا آفرین نے تائید دولت اور یمن تربیت
خاقان سکندر آئین سی رونق جاوید پائی اکثر اہل عزت کو اس صوبہ
مین جاگیر ملی گلہ گھوڑون عراقی و ترکی کی حوالہ ہوی کہ اونکی بچھیری
لیی جاوین اور تھوڑی سی مدت مین گھوڑے بہم پہنچی لگی چنانچہ کشمیری
گھوڑا دو تین سو روپیہ مین خرید و فروخت ہوا اور کبھی ہزار
روپیہ کو بھی پہنچا لوگ یہان کی اہل پیشہ اور سوداگر اکثر سنی ہین اور
سپاہی شیعہ امامیہ اور ایک گروہ نوربخشی اور ایک فرقہ فقرا ریشی
اگرچہ وہ علم و معرفت نہین رکھتی مگر آزادانہ اوقات بسر کرتے ہین اور
کسی کو برا نہین کہتی زبان سوال کی بند اور پانو طلب کا کوتاہ ہی گوشت
نہین کھاتی عورت نہین کرتے ہمیشہ دشت و بیابان مین درخت میوہ
دار بوتی رہتی ہین تاکہ مخلوق انسی بہرور ہو اور خود فائدہ نہین اوٹھاتی اس
فرقہ کے لوگ قریب دو ہزار کی ہونگی اور ایک قسم برہمن کہ وہ یہان کی باشندہ
قدیم ہین سب کشمیری زبان دان ظاہری وضع اون کے مسلمانون سے
ممتاز نہین مگر کتابین زبان سنسکرت کی پڑہتی ہین اور شرائط بت پرستی

کے سب ادا کرتے ہین اور سنسکرت ایک زبان ہی کہ عقلاء ہند نی اوسمین
کتابین تصنیف کی ہین اور اوسکو نہایت معتبر سمجہتی ہین اور بت خانہ جسقدر
قبل ظہور اسلام سی تہی وہ بجا و بدستور ہین عمارات اون کی پہتر کی
جڑے ہے جہت تک بڑی بڑی پتہر تیس۳۰ چالیس۴۰ من کی تراشکر ایک
دوسرے پر رکہی گئی ہین متصل شہر کے ایک پہاڑ یہ ہی کہ اوسکو کوہ باران
اور ہری پربت بہی کہتی ہین اور شرقی جانب کو اوسکی کوہ ڈل واقع ہے
گرداوا اوسکا کچہہ اوپر ساڑہی چہہ کوس ہمایشمین آیا حضرت عرش آشیانی
نے حکم دیا تہا کہ اسمقام پر ایک قلعہ چونہ اور پتہر سی تیار ہو عہد دولت اس
نیاز مند مین قریب الاختتام ہوا چنانچہ پہاڑ یہ مذکور قلعہ کے اندر آگئی اور دیوار
قلعہ کے اوسکی گرد پہر گیٔے اور کول مذکور قلعہ سے مل گیا اور عمارات دولتخانہ
کی اوسی بانی پر واقع ہے دولتخانہ مین ایک باغچہ ہے درمیان اوسکی عمارات
مختصر کہ والد بزرگوار اکثر اوسمین بیٹہا کرتے تہی اب کی مرتبہ وہ باغچہ بہت
بی طراوت نظر آیا چونکہ وہ نشست گاہ قبلہ حقیقی کی اور سجدہ گاہ اس نیاز مند
کی ہی تو یہہ امر خاطر حق شناس کو نہایت ناگوار گذرا معتمد خان کو کہ بندگان
مزاجدان سی ہی حکم دیا گیا کہ اوسکی تعمیر مین کمال مراتب سعی بجالاوی تہوڑے
عرصہ مین حسن اہتمام سے رونق پذیر ہوا باغچہ مین ایک دالان ہی بلند بتیس
بتیس گز کا مربع مشتمل اوپر تین قطعہ کے عمارات نی از سر نو تعمیر پائی اوستادان

نادرہ کاری کے تصویرون سے رشک نگارخانہ چین بنایا اور نام اوسکا بینی نوازا رکھا جمعہ کے روز بیندرہوین فروردی ماہ الٰہی کو دو بیل قطاس پیشکش کی ہوے زمیندارانِ تبت کی ملاحظہ مین گذری صورت و ترکیب مین اکثر بعینہ سے مشابہ جملہ اعضا پر اونکی پشم اور یہ لازمہ ہے جانورون ملک سرد کا چنانچہ بزرنگ کو ولایت بکر اور کوہستان گرمسی لائی تھی نہایت خوبصورت اور کم پشم تھی اور جوکہ اس کوہستان مین ملتی ہین وہ بسبب شدت سردی اور برف کی پرمو اور بدھیت ہوتی ہے اور کشمیری لوگ رنگ کو کیل کہتی ہین اور اسیوقت مین ایک ہرن مشکین پیشکش لائی جوکہ گوشت اوسکا پہلی نہین کہایا تھا حکم دیا گیا کہ اسکا کہانا طیار ہو نہایت بدمزہ معلوم ہوا کسی جنگلی چارپائی کا گوشت اسکی بدمزگی کو نہین پہنچتا نافہ تازہ مین خوشبو نہین ہوتے مگر چند روز مین بعد خشک ہونی کے خوشبو پیدا ہوجاتی ہی اور مادین کا نافہ نہین ہوتا ان دنون روز مین اکثر اوقات کشتی پر سوار سیر و تماشی شگوفہ بہاک اور شالمار سے محظوظ ہوا بہاک نام ہی ایک پرگنہ کا کہ اوپر اطراف کو ڈل کے واقع ہے اور اسیطرح شالمار بہی متصل اوسکی ہے اور وہان پر ایک ندی ہی خوش آب کہ پہاڑ سے اکر کول ڈل پر گرتی ہی فرزند دلبند خرم کو میںنی حکم دیا کہ آگے بہی اوسکو باندہ دیا ایک چشمہ سا پیدا ہوا کہ سیر اوسکی سے نہایت سرور حاصل ہوتا ہے اور یہ مقام سیرگاہون مقررہ کشمیر کی سے ہی ستروین کو واقعہ عجیب رونما ہوا کہ شہزادہ شاہ شجاع عمارات

دولتخانہ مین کہیلتا تہا اتفاقاً جانب دریا ایک کہڑکی ہی پردہ اوسپر پڑا تہا
اور دروازہ بند نہ تہا شاہزادہ کہیلتا ہوا اوس کہڑکی مین گیا اور اوسمین
جہانکتی ہی سرنگون نیچی گرا اتفاقاً ایک ٹاٹ تہ کیا ہوا وہان پر نیچی دیوار کے
رکہا تہا اور فراش پاس اوسکی بیٹہا تہا سر شاہزادہ اس ٹاٹ پر پڑا اور پاؤن
اوسکی فراش کے کندہی اور پشت پر پڑی اور زمین پر گرا باوجودیکہ بلندی اوسکی
سات گز کے تہی مگر چونکہ عنایت الٰہی شامل حال تہے وجود فراش اور ٹاٹ کا اوسکی
زندگانی کا سبب ہوگیا معاذاللہ اگر ایسا نہ ہوتا تو بڑی دشواری ہوتی اور اوسوقت
راہی مان سردار اردلیون کا جہروکی کے نیچی کہڑا تہا فوراً دوڑا اور اوسکو اوٹہا کر
گود مین لیا اور اوپر لانی لگا اوسوقت شاہزادہ نے فقط اتنا پوچہا کہ مجہکو کہان
لیی جاتا ہے اوسنی کہا حضور کے خدمت مین پہر اوسکو ضعف آگیا اور کچہ نہ بولا
مین اوسوقت استراحت مین تہا کہ یہہ خبر وحشت اثر میری کان مین پہنچی
گہبراکر باہر کو دوڑا مین جب اوسکو ایسی حال مین دیکہا میری ہوش اوڑ گئے
اور بہت دیر تک اوسکو گود مین لیکر محو اس موہبت الٰہی کا ہوا مین فی
الواقع لڑکا چار برس کا دس گز شرعی کے بلندی سی گری اور اوسکو کچہ
ضرر نہ پہنچی جای حیرت ہے سجدات شکر اس نعمت الٰہی کا تازہ بجالایا اور صدقی
دیی گئی اور مینی حکم دیا کہ جسقدر فقرا اور اہل استحقاق متوطن اس
شہر کے ہین حاضر ہون کہ موافق حیثیت ہر ایک کی معیشت

اوسکی مقرر ہوا اور عجائبات سی یہہ ہی کہ تین چار مہینی پیشتر اس واقعہ
سی جوتک رای منجم کہ فن نجوم مین کمال مہارت رکھتا ہی بلاواسطہ اونی
ہمسی عرض کی تہی کہ شاہزادہ کی زائچہ طالع سی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یہہ
تین مہینی اون پر گران ہین شاید کہ اونچی جگہہ سی گرین اور گرد وغبار
ضرر کا دامن حیات پر اونکی نہ پہنچی گا جو کہ بکرر احکام اوسکی صحت کو
پہنچی تہی اکثر بہی وہم گرد خاطر پہرپا تہا ان رستون خطرناک اور ٹیلون
دشوار گذار مین ایک لمحہ اوس نونہال چمن اقبال سی مین غافل نہ تہا
ہمیشہ اوسکو نگاہ مین رکہتا تہا اور کمال محافظت اور احتیاط پہنچاتا جب
کشمیر مین پہنچی تو یہہ واقعہ ناگزیر وقوع مین آیا اور سب دائیان اور
کہلائیان اوسکی غافل ہوگئین شکر واحسان ہی اللہ تعالی کا خیر گذری
باغ عیش آباد مین ایک درخت نظر آیا شگوفہ اوسکا سو برگ کا ہی نہایت
بڑا خوشنما سیب اوسکا ترش معلوم ہوتا ہے جو کہ دلاور خان کاکر
سی خدمت شایستہ ظہور مین آئی منصب چار ہزاری ذات اور تین
ہزار سوار سی مشرف کیا گیا اور اوسکی فرزندون کو بہی ساتہہ
مناصب مناسب کے امتیاز دیا شیخ ولد قطب الدینخان نی منصب ہزاری
ذات اور چار سو سوار کے امتیاز پایا سربراہ خان کو ہفتصدی ذات اور
اڑہائی سو سوار کا منصب پایا اور نور اللہ گیراق کو ساتہہ منصب ہفتصدی

ذات اور سو سوار کے سرفراز کر کے خطاب تشریف خانی کا دیا اور پیشکش
روز مبارکشنبہ اکیسوین کا بطور انعام قیام خان قراول باشی کو مرحمت ہوا
اور جو کہ آلہ داد خان افغان بیٹا باریکی کا کردار زشت اپنی سی درگاہ مین آکر
نادم ہوا حسب التماس اعتماد الدولہ کے جرائیم اوسکی معاف کیی جو آثار خجالت
وندامت کی پیشانی اوسکی سی ظاہر تہی سابق دستور منصب ڈہائی
ہزاری ذات اور ایکہزار دو سو سوار کا عنایت کیا میرک جلائر جو کمکیان صوبہ
بنگالہ سی ہی بمنصب ہزاری اور چار سو سوار کی سرفراز ہوا جو کہ عرض کی گئی
کہ چوغاشی لالہ جامع مسجد کے چہت کی پشت پر خوب کہلا ہی تیسوین کو
سیر و تماشا اوسکا عمل مین آیا البتہ ایک جانب اوسکی خوب کہلی تہی پرگنہ مودہ
کا کہ پیشتر اس سی راجہ باسو کو عنایت تہا بعد اوسکی پاس سورجمل معہود
بیٹی اوسکیکی رہا اب جگت سنگہہ برادر اوسکی کو مرحمت ہوا اور پرگنہ
جمو کا راجہ سنگرام سنگہہ کو عنایت کیا گیا دوشنبہ کی روز غرہ اردی بہشت
کو خرم کے مکان مین جا کر اوسکی حمام مین گیا بعد باہر آنی کے پیشکش
لایا اوسکی خاطر سی قدری قلیل ہمنی لی لیا روز مبارکشنبہ چوتہی کو
میر حملہ بمنصب دو ہزاری ذات اور تین سو سوار کی سرفراز ہوا اسکی تین
کو بقصد شکار ایک موضع چار درہ کو کہ وطن اصلی ملک حیدر کا ہی سواری
ہوئی واقعی وہ زمین خوش اور سیرگاہ دلکش ہی چشمہ جاری اور

چنار کے درخت بڑی بڑی ہین حسب التماس اوسکی نام اوسکا نوز یور رکہا گیا سر راہ
پر ایک درخت ہی ہل تہل نام کہ جو ایک شاخ اوسکی کو پکڑکر ہلاتی ہین تو سارا درخت
ہلتا ہے عوام کو یہہ اعتقاد ہے کہ یہہ حرکت خاصہ اس درخت کا ہی اتفاقا اوسی گانوین
اوسی قسم کا ایک اور درخت نظر آیا معلوم ہوا کہ یہہ حرکت خاصہ اس نوع کا ہے
نہ خاصہ اسی ایک درخت کا موضع راوالپور مین شہر سے ڈہائی کوس پر جانب
ہندوستان کو ایک درخت ہی چنار کا اندر سے جلا ہوا قبل اس ہی عرصہ بیس سال ہوا
کہ مین گہوڑی پر سوار تہا مع پانچ سوار ملیدار اور دو خواجہ سرا کی اوسکی اندر گیا تہا
جب کبہی کسی تقریب سی ذکر آتا تو لوگ بہت مستبعد سمجہتی اور متعجب ہوتی اب کے
مرتبہ ہم نے حکم دیا کہ چند آدمی اوسکی اندر گہسین ویسی ہی ظاہر ہوا جیسی میری دل
مین تہا اکبر نامہ مین مذکور ہے کہ حضرت عرش آشیانی نے چونتیس آدمی کو اوسکی
اندر متصل ایک دوسری کے بٹہایا تہا اسی تاریخ کو عرض ہوئی کہ پہرتی چند
بیٹا راجی منوہر کا کہ کمکیان لشکر کانگڑہ سے تہا مخالفون سے لڑکر جان نثار ہوا
روز مبارک شنبہ گیارہوین کو بندگان درگاہ اضافہ سی سرفراز ہوی تاتار خان
دوہزاری ذات اور پانسو سوار عبد العزیز خان دوہزاری ذات اور ہزار دی چند
گوالیاری ڈیڑ ہزاری ذات اور پانسو سوار میر خان پسر ابو القاسم خان نمکی
ہزاری ذات اور چہ سو سوار محمد خان ہفتصدی ذات اور تین سو سوار لطف اللہ
ششصدی ذات اور پانسو سوار نصر اللہ عرب پانصدی ذات اور ڈہائی سو سوار

ظہور خان فوجداری سرکار میوات پر مقرر ہوا روز مبارک شنبہ پچیسوین
کو سید بایزید بخاری فوجدار سرکار بھکر کا صاحب صوبہ ولایت ٹھٹھہ
کیا گیا اور منصب اوسکا مع اصل و اضافہ دو ہزاری ذات اور ڈیڑہ ہزار
سوار کا فرمایا گیا اور علم بہی اوسکو مرحمت ہوا شجاعت خان عرب نے
ساتھہ منصب ڈہائی ہزاری ذات اور دو ہزار سوار کے افتخار پایا اور رانی رای
سنگہدلن نے حسب التماس مہابت خان کے صوبہ بنگش پر تقرر پایا
جان سپار خان منصب ہزاری ذات اور ڈیڑہ ہزار سوار پر مقرر ہوا اسی
وقت عرایض سپہ سالار خان خانان اور سب دولتخواہون سے ظاہر ہوا
کہ عنبر سیاہ بخت نے پہر قدم حد ادب سے باہر رکھکر فتنہ و فساد
کہ لازمۂ طبیعت اوس بدطینت کا ہے برپا کیا اور بسبب بعد لشکر ظفر
پیکر کے فرصت غنیمت جانکر عہد و پیمان جو بندگان درگاہ سے باندہا
تھا توڑ کر دست تصرف ملک بادشاہی پر دراز
کیا امید کہ عنقریب شامت اعمال سے گرفتار ہو گا خان
خانان سپہ سالار نے التماس خزانہ کیا حکم ہوا
کہ بیست لاکھہ روپیہ متصدیے دار الخلافہ آگرہ کے پاس
اوسکی بہیجین اور اسی عرصہ مین خبر پہنچی کہ اکثر امرا تہانہ جات
چہوڑ کر پاس داراب خان کے جمع ہو گئی اور ترسیکے

گرد لشکر کی صف باندہ کر پہرتے ہین اور خنجر خان احمد نگر مین متحصن ہو
گیا اب تک دو تین مرتبہ بندگان درگاہ کو مقہورون سی اتفاق جنگ
پڑا ہر مرتبہ مخالفون نی شکست کہائی ایک گروہ کو قتل کیا اخیر مرتبہ
داراب خان نی جوانون خوش اسپہ کو ہمراہ لیکر نگاہ مقہورون پر
تاخت کر کے سخت جنگ کی مخالفون نے شکست کہائی مونہ ادبار کا
وادی فرار مین رکہا نگاہ تاراج ہوی اور لشکر ظفر پیکر نی صحیح وسلامت
مراجعت کی جو کہ عسرت وگرانی لشکر منصور مین بدرجہ کمال بہم پہنچی تہی
دولتخواہون نے مصلحت اسمین تصور کی کہ ٹیلی روہ نگر سی نیچی اوتر کر
پہلی طرف گہاٹہ کی توقف کرنا چاہیی تاکہ رسد غلہ بسہولت پہنچتی رہی
اور لوگ تکلیف نہ اوٹہاوین ناچار بالاپور مین عسکر اقبال آراستہ ہوا
اور مقہورون سیہ بخت نی شوخی کر کے بالاپور کی طرف آئی راجہ نرسنگہ
دیو نے ساتہہ چند کسان بندگان جان نثار کی مقابلہ کر کے بہت
کو قتل کیا منصور نامی حبشی سپاہ مقہور سی زخم گرفتار ہوا ہر چند لوگون
نے چاہا کہ ہاتی کے پانو کی نیچی ڈالین مگر راضی نہوا اور پانو جہالت کا
پہیلایا تب راجہ نرسنگہ دیو نی حکم دیا کہ سر اوسکا تن سی جدا کر لین امید
کہ فلک دوار سزای کردار ناہنجار ہیچ دامن روزگار نابکار کی ڈالی
تیسری اردی بہشت کو سیر وتماشای مقام سکہ ناگ کو سواری ہوئی

نہایت مقام خوشنما ہی اور یہہ آبشار درہ کی درمیان مین واقع ہی
اونچی جگہہ سی گرتا ہے اطراف مین اوسکی ہنوز برف تہا کہ جشن مبارک شنبہ
کا اوس گلزمین مین آراستہ کر کی پیالہ معتاد لب پہ پر نوش کی اور اس
تالہ کے پانیمین ایک جانور نظر آیا قسم ساج کی سی سیاہ رنگ مع خال
سفید اور یہہ ہمرنگ بلبل ہے ساتہہ خال سفید کی پانیمین غوطہ لگاتا ہے
اور بہت دیر تک پانی کے نیچی رہتا ہے اور دور جا کر نکلتا ہے مینی حکم دیا
کہ دو تین جانور پکڑ لاوین تا کہ معلوم ہو کہ قسم مرغابی کی سی ہی پانو کی
درمیان اوسکی چمڑا ملا ہوا ہی یا مثل جانوروں صحرائی کے ہی کہلا ہوا
دو جانور لائی ایک فی الفور مر گیا دوسرا ایک دن زندہ رہا پنجہ اوسکا مثل
مرغابی کے پیوستہ نہ تہا نادر العصر یے اوستاد منصور نقاش کو حکم ہوا
کہ شبیہ اوسکی کہینچی لوگ اوسکو کلکرمی کہتی ہین یعنی ساج آبی اسوقت
قاضی اور میر عدل نے عرض کی کہ عبد الوہاب بیٹی حکیم علی کی نی اوپر
ایک جماعت سادات لاہور کی اسّی ہزار روپیہ کا دعوی پیش کیا اور
خط مہری قاضی نور اللہ کا ظاہر کیا کہ میرے باپ نی زر مذکور بطور امانت
پاس سید ولی پدر انکی کے رکہتا تہا اور سادات منکر ہین اگر حکم ہو حکیم
زادہ کو بجہت احتیاط سوگند مصحف دیجاوی کہ حق اپنا اون سی لی لی مینے حکم
دیا کہ جو حکم شریعت ہو عمل مین لاوین دوسری روز معتمد خان نے عرض کی کہ ادا

عجز وانکسار بہت کرتے ہین ہرچند کہ تحقیق اسمقدمہ مین زیادہ کیجاوی بہتر ہے اسیر مینی حکم دیا کہ آصف خان تحقیقات اسمقدمہ کے کمال دور اندیشی سے کری کہ کچھہ شک وشبہ باقی نرہے اور اگر اسکی خوب تحقیق نہوویگی تو حضور مین اسکی بازپرس ہوگی بہجرد سننی اس حکم کے حکیم زادہ گھبرایا اور اپنی چند دوستون کو سفارشی کرکے صلح کا پیغام درمیان مین ڈالا غرض کہ اگر سادات بازپرس اس مقدمہ کی آصف خان پر ڈالین گے تو مین فارغخطی لکھتا ہون کہ میرا مجیر کچہ حق اور دعوا نہین جب آصف خان نے اوسکی طلب مین آدمی بہیجا چونکہ وہ خائن تہا بہانہ کرکے وقت ٹالا اور حاضر نہوا آخر کو معرفت کسی اپنی دوست کے فارغخطی لکھکر سادات کے حوالے کی آصف خان کو جب حقیقت معلوم ہوئی اوسکو جبرا بلوا کر بازپرس کی لاچار ہوکر اوسنی اقرار کیا کہ یہہ خط میری ایک نوکر کا بنایا ہوا ہے اور خود گواہ ہوکر مجکو فریب دیکر یہہ مضمون لکہدیا ہی آصف خان نے حقیقت حال عرض کی ہمنی منصب اور جاگیر اوسکی چہین کر اوسکو نظر سے اوتار دیا اور سادات کو بعزت وابرو لاہور کو رخصت کیا روز مبارک شنبہ آٹھوین ماہ خرداد کو اعتقاد خان لی بمنصب چارہزاری ذات اور ڈیڑہزار سوار کے سے سرفرازی پائی اور صادق خان بمنصب ڈہائی ہزاری ذات اور ایکہزار چار سو سوار کے سی ممتاز ہوا اور زین العابدین بیٹا آصف خان مرحوم کا

بخدمت بخشی گری پیادون سے سرفراز ہوا راجہ نرسنگھہ دیونے بمرتبہ والا
پنجہزاری ذات وسوار کے فرق عزت کا بلند کیا کشمیر مین بلبش رس
میون سے اشکن ہے کہ خوش ذائقہ ہے آلو بالو سی چہوٹا چاشنی اور نزاکت
مین بہتر کیفیت شراب مین تین چار آلو بالو سے زیادہ نہین کہا سکتی اور اشکن
آٹہہ پہر مین سو تک ایک آدمی بخوشی نوش کر سکتا ہی خاص کر بیوندی کو
مینی حکم دیا کہ اشکن کو خوشکن کہا کرین ظاہرا کوہستان بدخشان وخراسان
مین ہوتا ہے وہان کے لوگ اوسکو جد کہتی ہین جو سب سی بڑا ہی وزن
اوسکا نیم مثقال کا ہوا شاہ آلو جوتہی اردی بہشت کو بقدر نخود نمایان
ہوا ستائیسوین کو رنگ پہرا ہندرہوین خرداد کو کامل ہوا شاہ آلو
اکثر میوون سے مجہی خوش معلوم ہوا چار درخت باغ نورافزا مین بارور
ہوی ایک کا نام مینی شیرین بار دوسریکا خوشگوار تیسری کا کہ سب سی زیادہ
بارور تہا پربار چوتہی کا جو سب سے کم بارور تہا کم بار نام رکہا اور ایک درخت
باغچہ حرم مین بارور ہوا نام اوسکا شاہ دار رکہا گیا اور ایک نیا پودا باغچہ عشرت افزا
مین تہا نام اوسکا نوبار رکہا ہر روز جسقدر کہ واسطی پیالہ کے کفایت کری اپنی
ہاتہہ سی چنتا تہا اگرچہ کابل سے بہی ڈاک چوکی مین آتی تہی لیکن اپنی باغچہ
خانگی سے تازہ بتازہ اپنی ہاتہہ سے چنا اسمین اور ہے لطف ہی کشمیر کا شاہ
آلو کابل سے کم نہین ہوتا بلکہ اوس سے بڑا ہی جب سب سی بڑی کو اوسمین

سی وزن کیا گیا تو ایک ٹانک اور پانچ رتی کا ہوا منگل کے روز اکیسوین کو
بادشاہ بانو بیگم روانہ دار البقا ہوئی اللہ تعالے اوسکو اپنی جوار مین
مغفرت عنایت کرے اور عجائبات سی یہہ ہی کہ جوتک رای نجومی نے
دو مہینی اس سی پیشتر بعضے بندگان مقرب سی کہدیا تہا کہ ایک صدر
نشینان حرم سرای عفت سی نہان خانہ عدم مین جاویگی اور یہہ
زائچہ طالع میری سی دریافت کیا تہا مطابق پڑا اور قصہ شہید ہونے
سید عزت خان اور جلال خان گہکر کا لشکر بنگش سی یہہ ہی کہ وقت
اوٹہنی محصول کے مہابت خان نی لشکر معین کیا کہ کوہستان مین جاکر زراعت
پٹہانون کی کہلادین اور تاخت و تاراج اور قتل و قید و گرفتاری مین انکی
کسے طرح کوتاہی نکرین اتفاقا جب بندگان درگاہ دامن کوہ کوتل مین
پہنچی تو سب افغانون نی اطراف و جوانب سی ہجوم کرکے درہ کوتل کا بند و
بست کرلیا جلال خان کہ مرد جہاندیدہ اور پیر محنت کشیدہ تہا اوسنی صلاح
وقت اسمین تصور کی کہ دو تین دن یہانپر توقف کرنا چاہیی کہ توشہ خیدرو
جو یہہ لوگ اپنی ساتہہ لائی ہین جب وہ ہوچکیگا تو بخود ویران و متفرق
ہوجاوینگی اوسوقت ہماری لوگ بسہولیت اس گہاٹی دشوار گذار سی اوتر
جاوینگی پہر انسی کچہہ نہین ہوسکیگا اور وہ خوب سزا پاوینگی عزت خان کہ
آگ ببولا زرم افروز دشمن سوز تہا موافق صواب دید جلال خان کی نہ چلا اور

معہ چند آدمیون کی سادات بارہہ سی اسپ ہمت اوٹہا کر ٹرپا پٹہانون نی مثل
مور و ملخ کی اطراف و جوانب سی ہجوم کر کے اوسکو درمیان مین لی لیا باوجودی
کہ وہ زمین گہوڑی دوڑانیکی نہ تہی جس طرف آتش غضب روشن کرتا اکثر کی
خرمن حیاتکو شعلہ تیغ سی جلاتا القصہ اثنای زد و خورد مین گہوڑا اوسکا لنگڑا ہوگیا پیدل
ہوکر جب تک اوسمین رمق رہی اوسنی کوتاہی نہ کی آخر الامر معہ رفیقون اپنی کی مقتول
ہوا اور جسوقت عزت خان لڑرہا تہا جلال خان گکہر اور مسعود بن احمد اور بیزن بن نادعلی
میدانی وغیرہ بندگان درگاہ نے کمال شتابی سی بی اختیار ہر طرف کوہ کوتل سی
تنگ و پوکی بدمعاشون نی پہاڑ کا سر پکڑ لیا اور پتہر اور تیر مارنا شروع کیا جوانان جان نثار
کیا بندگان درگاہ اور کیا متعلقان مہابت خان نی داد جرأت و شجاعت دیکر افغانون
کو قتل کرتی تہی اسعرصہ مین جلال خان و مسعود معہ بہت آدمیون ہمراہ اپنی کی شہید
ہوی ایک تندخوئی اور تیز جلوئی عزت خان سی ایسی چشم زخم لشکر منصور کو پہنچی مہابتخان
نی جب یہہ خبر وحشت اثر سنی فوراً ایک فوج شایستہ مردم تازہ زور کی اونکی کمک
پر روانہ کی اور از سر نو بند و بست تہانہ جات کا کیا اور ہر جا کہ پتہ اون سیاہ بختون کا
پایا اونکی قتل و گرفتاری مین کچہہ کوتاہی نہ کی جب اس قلعہ کی عرض ہوئی تو اکبر قلی بن
جلال خان کو کہ فتح قلعہ کانگڑا پر مامور تہا حضور مین طلب کر کی منصب ہزاری ذات
و ہزار سوار کا مرحمت کیا گیا اور ملک موروثی کو بدستور قدیم وجہ جاگیر اوسکا مقرر رکہہ
کر گہوڑا اور خلعت دیکر لشکر بنگش کی کمک پر پہنچی اوسکو روانہ کیا اور عزت خان کا

ایک لڑکا رہا تہا نہایت خردسال اوسکی جان فشانی کو پیش نظر رکھہ کر منصب جاگیر اوسکی بحال رکھی گئی تو کہ اوسکی بازماندون کی تسلی ہو اور دوسرون کو امید ترقی بڑہی اسی تاریخ مین شیخ احمد سہرندی کہ بسبب خود رائی اور بیہودہ گوئی کے چند روز قید خانہ ادب مین مقید تہا روبرو طلب کرکے چہوڑ دیا گیا اور خلعت اور ہزار روپیہ خرچ عنایت کرکے جانی لور رہنی مین اوسکو بہی اختیار دیا از روی انصاف اوسنی عرض کی کہ یہہ تنبیہ و تادیب فی الواقع ایکطرحکی ہدایت تہی کہ نقش مراد ملازمت کا ہوا ستائیسوین خرداد کو ایک زرد آلو پہنچا خانہ تصویری جو کہ باغ مین واقع ہی اور اوسکی تعمیر اور درستی کا حکم ہوا تہا اسوقت تصویرون استادان نادرہ کار سی آراستہ ہوا اول مرتبہ مین تصویر جنت آشیانی اور عرش آشیانی کی اور مقابل مین اونکی میری شبیہ اور بہائی شاہ عباس کی کہینچی بعد ازان شبیہ میرزا کامران اور میرزا محمد حکیم اور شاہ مراد اور سلطان دانیال کے اور دوسری مرتبہ مین شبیہ امیرون کی اور بندگان خاص کی اور اطراف مین باہر اوس خانہ کی نواح و منزلین راستہ کشمیر کے حسن ترتیب سی کہ آمد و رفت ہوئی لکہی گئی ہین ایک نی شعرا سی اس مصرعہ کو اوسکی تاریخ پایا ؏ مجلس شاہان سلیمان حشم ٭ روز مبارک شنبہ چوتہی تیر ماہ آلہی کو جشن بوریا کوبی کا ہوا اس روز شاہ آلو کشمیر کا آخر کو پہنچا چار درختون باغچہ نور افزا سی ڈیڑہ ہزار عدد اور باقی درختون سی پانسو عدد اور چنی گئی کشمیر کی متصدیون کو ہمنی تاکید کی کہ درخت شاہ آلو کا اکثر باغات مین پیوند کرین اور اوسکی کثرت عمل مین لاوین اوسوقت بہیم سپر رانا امر سنگہہ نی خطاب راجگی

سرفرازی پائی اور دلیرخان برادر رشید عزت خان بمنصب ہزاری ذات اور ہشتصد سوار کی
ممتاز ہوا اور محمد سعید بن احمد بیگ خان نی بمنصب ششصدی ذات اور چارسو سوار کی اور مخلص اللہ
اوسکی بہائی نی ساتہہ پانصدی ذات اور دو سو پچاس سوار کی نوازش پائی اور سید احمد صدر
کو منصب ہزاری کا عنایت ہوا اور میرزا حسین بیٹی میرزا رستم صفوی کو منصب ہزاری ذات
اور پانصدی سوار کا مرحمت فرماکر خدمت دکن پر ہمی رخصت کیا یکشنبہ کی روز چودہوین
تیر ماہ الٰہی کو حسین علیخان ترکمان نی بصاحب صوبگی اوڈیسہ فرق عزت بلند کیا اور
منصب ذات اور سوار سہ ہزاری کا اوسکو حکم ہوا اسی تاریخ بہادر خان حاکم قندہار نی گہوڑی
عراقی اور چند تغور اقمشہ زربفت اور مخمل زربفت کی لوروانی بکشش وغیرہ کی برسم پیشکش
بہیجی تہی نظر سی گذری دوشنبہ کی روز پندرہوین کو واسطی سیر ایلاق توسی مرگ کی
سواری ہوئی دو کو چمین تلی کوہ کوتل کی پہنچی روز سہ شنبہ تاریخ سترہوین کو تپلی پر
چڑہ کر دو کوس مسافت نہایت بلندی مین بشارت تمام طی ہوئی کوتل کی چوٹی سی ایلاق
تک کوس بہر تک زمین نیچی اونچی ہی اگرچہ طرح طرح کی پہولون سی گلگلی تہی مگر جسقدر کہ تعریف
بیان کرتی تہی اور ہماری دلمین مرتسم تہی اوسقدر نظر نہ آئی سنی مین آیا کہ ہوا اسی ویرسے
ایک درہ ہی نہایت شگفتہ روز مبارک شنبہ اٹہارہوین کو ہم اوسکی سیر کو گئی بی تکلف
جسقدر مبالغہ اوس گلزمین کی تعریف مین کیا جاوی گنجایش رکہتا ہی جہان تک نظر
پہنچی اقسام اقسام کی گل کہلی تہی پچاس قسم کی پہول حضور مین چنی گئی شاید اور بہی ہون
کہ ہماری نظر مین نہ آئی ہون آخر دن کو ہمنی وہانسی عنان مراجعت منعطف کی آج رات

حضور مین کسی تقریب سی ذکر محاصری احمد نگر کا چلا خانجہان نے ایک نقل عجیب بیان
کی کہ پہلی اس سی بہی کمتر گوش گزار ہوئی تہی جو کہ وہ عجیب تہی مرقوم ہوئی جشن ایام
مین میری بہائی دانیال نی قلعہ احمد نگر کو محاصرہ کیا تہا ایکروز قلعہ والون نی ملک میدان
توپ کو شاہزادی کی لشکر پر سیدہی کرکی آگ دی گولہ اوسکا قریب خیمی شاہزادی کے
پہنچکر وہانسی ٹپا کہا کر ڈیڑہی پر قاضی بایزید کے کہ شاہزادہ کی مصاحبون سی تہا جا پڑا اما مینے
کا گہوڑا تین چار گز کے فاصلہ پر بندہا تہا بمجرد پہنچنی گولی کی زمین پر ران گہوڑی کے جڑ سی
اوکہڑ کر الگ جا پڑی گولہ اوسکا پتہر کا تہا وزنی دس سیر ہندوستانی کا کہ خراسانی اسی سیر
ہوتی ہین اور توپ مذکور اتنی بڑی ہی کہ آدمی اوسکی اندر باخوبی بیٹہہ سکی ایسی تاریخ خواجہ
ابوالحسن میر بخشی کو منصب پنجہزاری ذات اور دو ہزار سوار سرفراز کیا مینی اور مبارز خان
نے بمنصب دو ہزاری ذات اور ہزار و ہفصد سوار کے سربلندی پائی بیزن بیٹا نادعلی کا
بمنصب ہزاری ذات اور پانصدی سوار کے ممتاز ہوا امانت خان بمنصب دو ہزاری
ذات اور چار سو سوار کی سرفراز ہوا روز مبارک شنبہ پچیسوین کو نوازش خان بیٹا سعید خان کا
بمنصب سہ ہزاری ذات اور دو ہزار سوار کی اور ہمت خان بمنصب دو ہزاری ذات اور ہزار و پانصد
سوار کی اور سید یعقوب خان بن سید دلیر بخاری نی بمنصب ہشتصدی ذات اور پانصد
سوار کی امتیاز پایا اور میر علی عسکر بن میر علی اکبر موسوی ساتہہ خطاب موسوی خان کے
ممتاز ہوا جو تعریف ایلاق کوری مرگ کی مکرر سنی گئی اوس کی سیر کی لئی خاطر مبارک نہایت
مشتاق ہوئی روز شنبہ آٹہوین امرداد کو اوسطرف سواری ہوئی تعریف اوسکی کیا لکہون جہانتک نظر

کام دیتی تھی قسم قسم کے پھول شگفتہ تھی اور درمیان سبزہ اور گلون کی آب روان نہایت
لطافت اور صفائی سی گویا کہ ایک صفحہ تصویر ہی کہ نقاش قضا نی بقلم قدرت اوسکو تحریر کیا
غنچہ دلکا اوسکی سیر سی کھلتا تھا بی تکلف اوس ایلاق کو اور ایلاقون سی نسبت نہین اور بلا شک
وہ بہترین سیرگاہ کشمیر ہی ہندوستان مین پپیہا نام ایک جانور ہی خوش آواز کہ موسم
برسات مین نالہ جان سوز نکالتا ہی جیسی کویل انڈی کوی کی آشیانہ مین دیتی ہی اور کوا
اون کو نکال کر پرورش کرتا ہی کشمیر مین دیکھا گیا کہ اوسنی بیضہ اپنی آشیانہ غوغا مین رکھی اور
غوغانی اوسکی بچہ نکالکر پرورش کیی روز مبارک شنبہ سترھوین کو قدائی خان بمنصب ہزار و پانصدی
ذات اور ہفصدی سوار کے سرفراز ہوا اسی تاریخکو محمد زاہد نام ایلچی اور عزت خان حاکم اورگنج درگاہ
مین حاضر ہوی ایک عرضی معہ تحفہ محقر پیش کرکے سلسلہ جنبان نسبت موروثی کا ہوا بنظر عاطفت
اوسکو اختصاص بخشکر بالفعل دس ہزار روپیہ بانعام ایلچی مقرر کیی گئی اور منصدیون بیوتات کو
حکم دیا گیا کہ اقسام اجناس سی جو کچھ وہ طلب کری بھیجنی کے واسطی مرتب رکھین اسوقت خان
جہان کی بیٹی کو عجیب توفیق نصیب ہوی کہ پریشانی شراب سی لاغر اور کمزور ہو گیا تھا اور غلبہ نشہ سی
اوس مرتبہ کو پہنچا تھا کہ اسی کام مین جان دی کہ ناگاہ وہ ہوش مین آیا حق سبحانہ و تعالی نے
اوس کو توفیق عنایت کی اور عہد کیا کہ بعد اسکی لب اپنا پیالہ شراب سی آلودہ نکریگا ہر چند مینی
اوس کو نصیحت کی کہ یکبارگی ترک کرنا اچھا نہین حکمت اور تدبیر سی چھوڑنا چاہیی مگر ہرگز راضی
نہوا اور یکبارگی چھوڑ دی چھٹہ مین مرداد کو بہادر خان صاحب صوبہ ہند بمنصب پنجہزاری ذات
اور چار ہزار سوار کے سرفراز ہوا اور دوسری شہریور ماہ الہی کو مان سنگھ ولد راوت شنکر

بمنصب ڈیڑہ ہزاری ذات اور آٹہہ سو سوار کی اور میر حسام الدین ساتہہ ڈیڑہ ہزار ذات اور پانسو
سوار کی اور کرم اللہ پسر علی مردان خان بہادر ساتہہ ششصدی ذات اور سہ صدی سوار کے
ممتاز ہوی اندنون مین توجہ خاطر کی ساتہہ دندان ابلق جوہردار کی بہت ہی امراء عظام نی
جستجو مین اوسکی نہایت سعی اور اہتمام بہم پہنچایا منجملہ اون سی عبد العزیز خان نقشبندی نی عبد اللہ
نام اپنی ملازم کو پاس خواجہ حسن اور خواجہ عبد الرحیم پسران خواجہ کلان جوئباری کی کہ آج کی دن
مقتدا ولایت ماوراء النہر کی ہین معہ مکتوب متضمن اسنحواہش کی روانہ کیا اتفاقا خواجہ حسن نی ایک
دندان درست کہ کمال لطافت رکہتا تہا فورا مصحوب مشار الیہ کی روانہ درگاہ کیا اور اسکی پہنچنے
کو حضور مین پہنچکر موجب انبساط خاطر ہوا آپنی حکم دیا کہ عمدہ اجناس اور امتعہ تیس ہزار روپیہ
کی واسطی خواجہ مذکور کے روانہ کرین اور میر ترکہ بخاری اسخدمت پر مامور ہوا روز مبارک شنبہ
بارہوین شہریور کو میر میران نی ساتہہ فوجداری سرکار میوات کی دستوری پائی اور منصب
اوسکا اصل و اضافہ سے دو ہزاری ذات اور ایکہزار و پانسو سوار کا ہوا اسپ خاصہ ساتہہ خلعت
و شمشیر کے اوسکو عنایت کیا اسوقت عرضی سندہ سی واضح ہوا کہ جوہرمل مقہور نی جان اپنی
مالکان جہنم کو سپرد کی اور یہہ بہی عرض ہوی کہ ایک فوج اوپر ایک کی زمینداروں سے
پہنچی طریقہ احتیاط کا ہاتہہ سی دیکر بی اوسکی کہ رستہ آنی کا مضبوط کرین تنگ گہاٹی پہاڑ مین
اگر بی تکلف جنگ کی اور آخر دن کو کام ناتمام چہوڑکر باگین موڑین اور لوٹتی وقت بہت
آدمیون کو قتل کیا خاصکر اونکو کہ حرف عار اونہون نی اپنی اوپر گوارا نکر کے شہادت کو بجان خرید
کیا منجملہ اونکی شہباز خان دلومانی کہ وہ ایک گروہ ہی پٹہانون لودی سی معہ ایکجماعتکی نوکرون

اور ہمقوم سی جان نثار ہوا واللہ دوہ جو مرد بہادر تہا با عقل وہوش آور رجال خان افغان اور
بہائی اوسکا رستم اور سید نصیب بارہہ کا اور چند آدمی اور زخمی آئی اور یہہ بہی لکہہ بہیجا کہ محاصرہ
اون پر تنگ ہوا اور اہل قلعہ نی عاجز ہوکر پیغام امان کا درمیان مین ڈالا ہی امید کہ عنقریب بزور
اقبال روز افزون قلعہ فتح ہوجاویگا روز کم شنبہ اٹہارہوین ماہ مذکور کو دلاور خان کاکر اجل طبعی
سی فوت ہوا امرای صاحب اوشس سی وہ صاحب شجاعت وسرداری وکاردانی کا تہا ایام شاہزادگی
سی ہمیشہ خدمت مین رہا اور اپنی حسن اخلاص اور جوہر ذاتی سی سب پر سبقت لیگیا اور رتبہ
والا امارت کو پہنچا آخر عمر مین اوسکو حق تعالی نی توفیق حق گذاری کی عنایت کی اور فتح مقام کشتوار کی
کہ خدمت جلیل القدر تہی اوسیکی کرہمت سی میسر ہوئی امید کہ اہل آمرزش سی ہو فرزندون اور
بازماندون اوسکی نی انواع واقسام مراحم سی نوازش پائی اور چند لوگ کہ اون مین سی لایق منصب
تہی اونہون نی سلک بندگان خاص مین انتظام پایا اور باقی کو یہی یہہ حکم دیا کہ بدستور سابق اوسکی
فرزندون کی پاس رہین تا جمعیت اوسکی پریشان نہ ہو اسی تاریخکو قریب لعل معہ قطعہ الماس
کہ ابراہیم خان فتح جنگ نی حاصل کان بنگالہ سی بہیجا تہا حاضر ہوا اور وزیر خان دیوان بنگالہ اپنی
اجل طبعی سی فوت ہوا شب مبارکشنبہ کو اونیسوین تاریخ کشمیری لوگون نی دستور دیہ کنارہ دریا
پر چراغ روشن کیی اور یہہ رسم قدیمی ہی کہ ہر سال اسی تاریخکو غنی وفقیر جس کسی کا کنارہ دریا پر
گہر ہی برہمنون ہی مثل شب برات چراغ روشن کرتا ہی سبب اسکا پوچہا گیا کہا کہ اسی تاریخکو چشمہ
دریای بہت کا ظاہر ہوا قدیم الایام سی رسم ہی کہ جشن دہہ تراوہ کا اسی تاریخکو ہوتا ہی
دہہ بمعنی بہت ہی اور تراوہ بمعنی تیرہ جو کہ تیرہوین تاریخ شوال کی یہہ چراغ روشن کرتی ہین

اس اعتبار سی اوسکو دیتہ تر اوہ کہتی ہین چراغ کثرت سی روشن تہی کشتی پر بیٹہہ کر سیر و تماشا
اوسکا عمل مین آیا اسی تاریخکو جشن وزن شمسی نی آراستگی پائی اور بضابطہ مقررہ مینی اپ کو طلا
وغیرہ اجناس سی وزن کر کی وجہ معاش ارباب استحقاق مین مقرر کیا گیا سال اکاون عمر اس
نیازمند درگاہ الہی کا اتمام کو پہنچا اور آغاز سال باون نی چہرہ مراد روشن کیا امید کہ مدت حیات
مرضیات حق تعالی مین مصروف رہی جشن روز مبارک شنبہ چہبیسوین تاریخکو مکان آصفخان مین
ترقی پائی اوس عمدۃ السلطنت نی بہت لوازم نیاز اور پیشکش کی شاغل ہو کر سعادت ہمیشہ
کی جمعکی غرہ شہریور کو مرغابی تال الوہ مین نمودار ہوی اور چوبیسوین ماہ مذکور کو کول دل مین نکلی جو
جانور رینہ کشمیر مین ہین تفصیل اونکی یہہ ہی کلنگ سارس طاوس چرز لگلگ تغدری تغداغ
کروانک زرد تلک نقرہ باچرم لیلورہ حواصل کشتہ تقلہ قاز کونکلہ دراج شارک نونسرج مومیچہ
ہریل دہیک کویل شکرخوارہ مہوکہ مہولات ہنس کلچری ٹٹیری کہ مینی نام اوسکا بد آواز رکہا ہے
جو کہ نام بعضون کے انمینسی فارسی مین معلوم نہ تہی بلکہ ولایتمین بہی نہین ہوتی اسلیئی ہندی
مین لکہی گئی اور جو جانور کہ کشمیر مین نہین ہوتے نام اونکی اس تفصیل سی ہین شیر زرد یوز
گرگ گاو میش صحرائی آہو سیاہ چکارہ کوتہ پاچہ نیلہ گاو گورخر خرگوش سیاہ گوش گربہ صحرائی
موشک کربلائی سوسمار خارپشت اسی تاریخکو شفتالو کابل سی ڈاک چوکی مین پہنچا جو سب
سی بڑا تہا چہبیس تولہ وزن مین آیا کہ بحساب مثقال پینسٹہہ مثقال ہوتی ہین جب تک
موسم شفتالو کی رہی اسقدر آتی تہی کہ اوسمین اکثر امرا و بندگان خاص کو مرحمت ہوتا
روز جمعہ ستائیسوین کو بقصد سیر تماشی ویرناگ کی کہ سر چشمہ دریا ہی بہت کاہی سواری

ہوتی پانچکوس تک اوپر پانی سی کشتی گئی موضع پانپور پر ہم اوترے اسی روز کشتوار سی
خبر ناخوش پہنچی تفصیل اسکی یہہ ہی کہ جب دلاور خان اوسکو فتح کرکے روانہ درگاہ ہوا تو نصراللہ
عرب کو معہ چند منصبداران واسطی محافظت کی وہان پر چہوڑا عرب کو رکے رای مین دو خطائین
واقع ہوئین ایک یہہ کہ وہان کی زمینداروں وغیرہ لوگون کو تنگ پکڑا اور اون سی بدسلوکی
کی دوسری یہہ کہ جو لوگ بطور کمک اوسکی پاس مقرر تہی بطمع منصب اور اضافہ اونہون نے رخصت
چاہی کہ ہم حضور مین جاکر درستی کرین ونہی اون کی رخصت قبول کی جمعیت باسلاح بسکے کم رہ گئے
تب وہانکی زمیندار وغیرہ جو اوس سی شکستہ دل تہی اونہون نی فرصت پاکر ہر طرفسی ہجوم کیا پل کو جو
عبور لشکر و کمک کا اوسی پر موقوف تہا جلادیا اور ہر طرحکی فساد و فتنہ برپا کیئے نصراللہ کو قلعہ مین
گہیر کر دو تین روز تک اسنے تین ہزار جان فشانی بچایا مگر جب پاس اوسکی کچہہ توشہ نرہا
اور رستہ رسد کا انہون نی بند کردیا تہا ناچار شہادت پر آمادہ ہوکر بکمال جوانمردی معہ اپنی
ہمراہیونکی داد شجاعت و دلاوریکی دی یہانتک کہ اکثر اونمین سی شہید ہوئی اور بعضون نے اپنی تئین
اسیر پنجۂ تقدیر کیا جب یہہ خبر مسامع عالیمین پہنچی جلال لپسر دلاور خان کو کہ آثار رشد اور
کارگزاری کی پیشانی احوال اوسکی سی ظاہر تہی اور فتح کشتوار مین اوس سی اچہی اچہی کام بن پڑے
تہی بمنصب ہزاری ذات اور چہہ سو سوار کی سرفراز کرکی اوسکی والدکی نوکرون کو جنہون نی کہ سلک
بندگان درگاہ مین انتظام پایا تہا معہ ایکفوجکی سپاہ کشمیر سی وغیرہ زمیندار و پیادی برق انداز
ہمراہی اوسکی واسطی استیصال اوس گروہ مخذول عاقبت کی ہمتی روانہ کیا اور یہی حکم ہوا کہ راجہ
سنگرام زمیندار جموکا اپنی آدمی ہمراہ لیکر جموکی پہاڑ سی آوی امید ہی کہ وہ لوگ جلد سی

اپنی سزای اعمال مین گرفتار ہون شنبہ کی روز اٹھائیسوین کو ساڑہی چار کوس کوچ ہوا موضع کاکاپور
سی کوس بہر آگی ٹرہ کی اوتری کاکاپور کی بنگ مشہور ہی جنگل در جنگل درہم گہڑی ہی اور شنبہ انتیسوین
کو موضع پنجزاڑہ پر منزل ہوئی یہہ موضع فرزند اقبالمند شاہ پرویز کو مرحمت ہوا اوسکی کارگذارون
نی کنارہ آب پر ایک باغچہ اور مختصر عمارت تیار کیے ہی نواح پنجزارہ مین جلکہ ہی ساتہہ نہایت صفا
پروری اور نزہت افزائی کی اور ٹری ٹری سات درخت چنار کی درمیان جلکہ اور گرد اوسکی
مہرپہری ہی کشمیری لوگ اوسکو تسہا بہولی کہتی ہین یہہ بہی ایک سیرگاہ کشمیر سی ہی اسی تاریخ مین خبر
خان دوران کی پہنچی کہ لاہور مین اپنی اجل طبعی سی فوت ہوا عمر اوسکی قریب نوی برس کی تہی بہادران روزگار
اور دلیران عرصہ کارزار سی سردار یکو ساتہہ شجاعت کی جمع رکہا اس دولتمین حقوق اوسکی بہت ہین
اللہ اوسکو بخشی چار بیٹی اوسکی رہی مگر کوئی اونمین لیاقت فرزندی اوسکیکی نہین رکہتا قریب چار
لاکہہ روپیہ کی متروکہ اوسکا نقد و جنس بخلاص اوسکی اولاد کو عنایت ہوا آدشنبہ کی روز تیسوین
کو اول سیر چشمہ اینچ کی عمل مین آئی یہہ جگہہ حضرت عرش آشیانی نی رامدرس کچہوہہ کو
عنایت کی تہی اوسنی دامن کوہ اور کنار چشمہ پر طرح طرح کی عمارتین اور حوض تیار کئی بلاشک
وہ ایک مقام ہی نہایت لطیف عمدہ پانی اوسکا شیرینی و صفائی مین رشک چشمہ آب حیات ہی
مچہلیان اوسمین بہت ہین ــ درتہ آبش ز صفا ریگ خورد * کور تواند بدل شب شمرد
چونکہ یہہ جگہہ فرزند جہان خان کو ہمنی عنایت کی مشارالیہ نے عمدہ ضیافت کی اور پیشکش لایا
اوسمین سی تہوڑا سا بپاس خاطر اوسکی قبول کرلیا اس چشمہ سی آدہ کوس پر مچہی بہون نام
ایک چشمہ ہے کہ رامی بہاری چند نی کہ بندگان حضرت عرش آشیانی سی تہا ایک

بت خانہ کنارہ پر اوسکی بنایا پانی اوسکا اوس سی بڑھ کر ہی کہ تعریف اوسکی ہو سکی وہان پر
درخت ہین بڑی پرانی چنار اور سفیدار کی گرد اوسکی سیاہ بید برپا ہوا رات وہان پہ
گذار کر منگل کے روز ستیسوین کو چشمہ اچھول پر منزل ہوئی اس چشمہ کا پانی اوس چشمہ سی
بہت ہی کنارہ پر اوسکی درخت بڑی بڑی چنار اور سفیدار کی بہت عمدہ عمدہ ہین آپسمین
ملی ہوئی مکانات عمدہ بنی ہوئی آگی باغچہ باصفا کی گل جعفری کہلی تہی گویا قطعہ ہی بہشت کا
غرہ مہر ماہ کو شنبہ کے روز اچھول سی کوچ کر کے قریب چشمہ ویرناگ کی منزل ہوئی روز یکشنبہ
کو دوسری روز کنارہ چشمہ مذکور پر بزم پیالہ نے ترتیب پائی بندگان خاص کو حکم
نشست کا ہوا پیالہ نوش کر کے تمغا لو کابل سی مینی اون کو الوش کر کے عنایت کیا شام
کے وقت سب بادہ خوار مست ہو کر اپنی گہرون کو گئی یہہ چشمہ منبع دریای بہت کا
ہی اور دامن کوہ مین واقع ہی کہ کثرت اشجار اور انبوہ سبزہ و گیاہ سی زمین اوسکی نظر نہین
آتی ایام شاہزادگی مین مینی حکم دیا تہا کہ کنارہ پر اس چشمہ کی ایک عمارت موافق شان استقام
کے تیار کرین اب وقت وہ عمارت انجام کو پہنچی حوض مثمن پہلو سیالیس گز کا اور چودہ گز
عمیق پانی اوسکا عکس سبزہ اور پہولون سی جو کہ پہاڑ پر ہین زنگاری رنگ ہی مچھلیان کثرت
سی شناور ہین گرد اوس حوض کی محل جنمین دریچہ لگی ہوئی اور آگی اس عمارت کی ایک باغ
ہے اور لب حوض سی باغ کی دروازہ تک ایک نہر چار گز چوڑی ایک سو اسی گز لنبی دو گز گہری
اور جانبین پر نہر کے خیابان پختہ چونہ و پتہر سی اور پانی اوسکا اسقدر صاف و لطیف کہ باوجود
دو گز عمق کے اگر چینہ اوسکی تہ مین پڑا ہو تو بہی نظر آوی اور بیان عالم صفائی نہر و سبزہ کا جو

جو اوس چشمہ کی نیچی اوگا ہی کیا لکہون قسم قسم کے سبزی اور پہول باہم انبوہ کثرت سی نظر آتی ہین
مانند دم طاوس موج آب سی ملنی والی ہزاران ہزار گل سب جگہہ کہلی ہوی فی الواقع تمام
کشمیر مین ساتہہ اسخوبی و دلفریبی کی کوئی سیرگاہ معلوم نہ ہوئی یہان پر چند روز خوب سیر
کرکے داد عیش وکامرانی ہمنی دی مگر جو ساعت کوچ کی قریب پہنچی تہی اور کتل کی سر پر برف
برسنا شروع ہوگیا توقف مناسب تصور نکرکے ناچار باگ مراجعت کی جانب شہر پہیری اور
حکم ہوا کہ اوپر کنارے نہر کے دو طرفہ درخت لگاوین شنبہ کی روز چوتہی تاریخ چشمہ لوکان بہون
پر منزل ہوی یہہ سرچشمہ بہی مقام عمدہ ہی اگرچہ بالفعل اوسکی برابر نہین لیکن بشرط مرمت
خوب جگہہ ہوجاوے گی مینی حکم دیا کہ مناسب مقام کی عمارت تیار کرین اور جو حوض کہ چشمہ کے
روبرو ہی اوسکی مرمت کرین اثناء راہ مین ایک چشمہ پر مرور ہوا کہ لوگ اوسکو اندہ ناگ کہتی ہین
مشہور ہی کہ اوس چشمہ کی مچہلی نابینا ہوتی ہین ایک لحظہ وہانپر توقف کرکے ہمنی اسمین جال
ڈالا تو اوسمین بارہ مچہلیان آئین تین اونمین سی نابینا تہین اور نو بینا ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہی
کہ اس چشمہ کی پانی کی تاثیر سے ہی کہ مچہلی کو اندہا کرتا ہی بہرحال غرابت سی خالی نہین یکشنبہ
کی روز پانچوین کو پہر اوس چشمہ مچہی بہون اور اینچ کے مرور کرکے شہر کی طرف کو آئی بروز کشنبہ آٹہوین
کو خبر فوت ہونی ہاشم پسر قاسم خان کی پہنچی روز مبارک شنبہ نوین تاریخ ارادتخان بصاحب صوبگی کشمیر
سرفراز ہوا اور میر جملہ نے تبدیلی اوسکی سی ساتہہ خدمت خانسامانی کی امتیاز پایا اور معتمد خان خدمت
عرض پر مقرر ہوا اور منصب میر جملہ کا دوہزاری ذات اور پانسو سوار کا ہوا سہ شنبہ کی شب گیارہوین کو
شہر مین داخل ہوی آصف خان خدمت نگہبانی صوبہ گجرات پر مقرر کیا گیا سنگرام راجہ جمو منصب

ویڑہ ہزاری ذات اور ہزار سوار ممتاز ہوا آسی تاریخ کو عجیب قسم کا شکار ماہی گیروں کشمیر کا دیکھا گیا
کہ جہاں پر پانی برابر سینہ آدمی کی ہو وہاں پر دو کشتیاں برابر لیجاتے ہین چنانچہ ایکطرفسی سرا اونکا ملا
ہوا رکھتی ہین اور دوسری طرفسی جدا بفاصلہ چودہ پندرہ گز کی اور دو ملاح باہر کی طرف کنارہ پر کشتی
کی ایک بڑی سی لانبی لکڑی ہاتھہ مین لیکر بیٹھہ جاتی ہین تاکہ فاصلہ اونکا کم زیادہ نہو اور دونوں کشتیان
برابر چلی جاوین اور دو تین یا رہ ملاح پانی مین اوترکر سرا اون کشتیونکی پکڑکر چلاتی رہتی ہین اور پانوں کو
زمین پر مارتی جاتی ہین جو مچھلی کہ درمیان مین اون کشتیون کی آجاتی ہی اور چاہتی ہی کہ اس تنگی سی
جان بچاکر نکلجاوے ملاح فورا غوطہ مارکر پانی کی تہہ مین جا بیٹھتا ہی اور دوسرا ملاح اوسکی پیٹھہ پر چڑہ کر
اوسکو نیچی دباتا ہی کہ پانی اوسکو اوپر نہ لاوی اور نیچے والا مچھلی کو پکڑکر باہر آتا ہی اور جو ملاح کہ اس
فنمین بہت دخل رکہتی ہین دونوں ہاتھون سی دو مچھلیان پکڑ لاتی ہین اونمین سی ایک بوڑہا
ملاح تہا کہ ہر غوطہ مین اکثر دو مچھلیان لاتا تہہ یہ شکار نہروں مین ہوتا ہی اور مخصوص ہی ساتھہ دریا ہی بہت
کی اور جگہہ نہین ہوتا اور منحصر ہی ساتھہ موسم بہار کی جن دنوں مین کہ پانی بہت کا سرد نہو دو شنبہ
کی روز تیرہویں کو جشن وزن قمری مرتب ہوا موافق دستور ہر سال کے اسپان طویلہ خاص اور جو کہ
حوالی امرا کی تہی آراستہ کرکی روبرو لائی اسوقت مین اکثر کو ہاتہی سانس اور تنگی دم اپنی مین محسوس
کی امید کہ انجام اسکا بخیر ہو انشاء اللہ تعالی کو شنبہ کی روز بقصد سیر خزان جانب صفا پور اور ورہ لار کہ
کی جو کہ نیچی کی جانب کو دریای کشمیر کی واقع ہی ہم گئی صفا پور ایک تالاب ہی دلپسند متصل اسکی ایک
پہاڑ اوسکی بہری ہوی درختوں میوہ دار سی باوجودیکہ وہ ابتدای خزان تہی مگر نمود اوسکی عجب انداز
کی دیکہی درخت قسم قسم کی چنار و زرد آلو وغیرہ سی اندر تالاب کے بہت خوش اور دلپسند نظر آتی تہی

بی تکلف یہہ مقام خوبین خزان کی بہار سی کچھہ کم نہین رکہتا ع ذوق فنا نیافتہ ورنہ در نظر
رنگین تر از بہار بود جلوۂ خزان * مگر جو کہ وقت تنگ تہا اور ساعت کوچ قریب بسرعت تمام مراجعت کی گئی آن چند روز مین ساتھہ شکار مرغابی کی اشتغال تہا کہ ایک روز اثنای شکار مین ایک ملاح
کی لڑکی نی قرقرہ لاکر حاضر کیا نہایت دوبلا اور حقیر المرات سی زیادہ زندہ نر قرقرہ کشمیر مین نہین ہوتا
مگر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ وقت آمد و رفت ہندوستان کی لاغری اور بیمار سی بیزار ہوگیا ہو اسوقت جمعہ
کے روز خبر فوت ہونی میرزا رحمن داد بیٹی خان خانان کی پہنچی کہ بالاپور مین اجل طبعی سی فوت ہوا ظاہر
چند روز اوسکو تپ آئی تہی ایام نقاہت مین دکنی لوگ فوج تیار کرکی نمودار ہوی بڑا بہائی
اسکا داراب خان بقصد جنگ سوار ہوا جب رحمن داد کو خبر پہنچی تو بسبب کمال جرأت و دلاوری کی
باوجود ضعف و ناتوانی سوار ہوکر بہائی کی پاس پہنچا غنیم کو شکست دیکر لوٹ کر آتا تہا اور حفاظت
بدن مین احتیاط شرطی بجا نہ لایا فورًا ہوانی اوسمین تصرف کیا تشنج ہوکر زبان بند ہوگئی بعد دو تین
روز کی فوت ہوگیا انا للہ و انا الیہ راجعون بہت اچہا جوان تہا شمشیر زنی اور جنگ آزمائی مین
اوسکو بڑا مذاق اور سب جگہہ مقصد اوسکا یہی رہا کہ جوہر اپنا تلوار سی ظاہر کری اگرچہ آگ تر و خشک
کو برابر جلاتی ہی مگر جب مجہپر اتنا گران و سخت گزرا تو اوسکی بڈہی باپ دل شکستہ پر کیا گذرا ہوگا
شاہ نواز خان کا زخم مصیبت ہنوز نہین بہرا تہا کہ یہہ زخم تازہ نصیب اوسکی ہوا امید کہ اللہ
تعالی اونکو صبر اور حوصلہ نصیب کری روز مبارکشنبہ سولہوین کو خنجر خان بمنصب تین ہزاری
ذات اور سوار کی سرفراز ہوا قاسم خان منصب دو ہزاری ذات و ہزار سوار کی ممتاز ہوا محمد حسین
برادر خواجہ جہان کوکہ بخدمت بخشیگری لشکر کانگڑا کی مقرر ہی منصب ہشتصدی ذات اور

بیان کھیت زعفران

سوار ہمنی غنایت کیا دوشنبہ کی روز ستائیسوین مہر ماہ الٰہی کو بعد گذرنی ایک پہر شب سات گھڑی کے رایات اقبال نی جانب ہندوستان ارتفاع پایا چونکہ زعفران نی پہول نکالی تہی نواح شہر سی کوچ کر کے موضع پنپر کو آئی تمام ملک کشمیر مین بغیر اسجگہہ کی اور کسی جگہہ مین زعفران نہین ہوتا مبارکشنبہ کی روز تیسوینکو زعفران کی کہیت مین بزم پیالہ آراستہ ہوی عجب لطف تہا کثرت سی زعفران شگفتہ تہا و ہان نسیم اوسکی دماغ کو معطر کرتی تہی اوسکی گل کی چار پتی ہوتی ہین بنفشہ رنگ بڑی پتی ہین مثل گل چنبہ کی اندر اوسکی تین تا چین زعفران کی نکلتی ہین اوسکی گرہ بوئی جاتی ہی جس سال خوب ہوتا ہی چار سو من بوزن حال ہوتا ہی کہ وہ تین ہزار دو من بوزن خراسان ہین آدہا خالصہ اور آدہا رعایا کا معمول ہی دس روپیہ سیر خرید فروخت ہوتا ہی کبہی نرخ اوسکا بیش و کم بہی ہو جاتا ہی اور یہہ رسم مقرر ہی کہ زعفران کی پہول بین لاتی ہین اور موافق قاعدہ کی جو قدیمسی مقرر ہی مزدوری بین اوسکی نصف وزن نمک لیتی ہین اور نمک وہان پر ہندوستان سی جاتا ہی تحفون کشمیر سی پرکلکی ہی اور جانور شکاری سال بہر مین دس ہزار سات سو تک بہم پہنچ سکتی ہین اور باز جرہ دو سا ٹہہ تک جال مین آسکتی ہین جمعہ کے روز غرہ ابان ماہ الٰہی کو پنپر سی کوچ کر کے مقام خان پور مین منزل ہوی جو کہ عرض ہوئی کہ زینل بیگ ایلچی میری بہائی شاہ عباس کا حوالی لاہور مین پہنچا ہمراہ میر حسام الدین پسر عضد والہ انجو کی خلعت اور تیس ہزار روپیہ خرچ عنایت ہوا مینی حکم دیا کہ جو کچہہ وہ ساتہہ مشار الیہ کے تکلیف کرین قیمت اوسکی پانچہزار روپیہ تک اور اپنی طرف سی بطریق ضیافت بہیجی جاوین قبل اس سی مینی حکم دیا تہا کہ انتہای کوہستان تک ہر منزل مین عمارت واسطی فرودگاہ خاص اور اہل محل کے تیار ہو کہ موسم سرد مین اندر خیمہ کے

ب نہین کرسکتی عمارت استقامت کی اگرچہ انجام کو پہنچ گئی تھی مگر ہنوز اوسمین اور بوچونکی باقی تھی اسلیئی
خیمہ مین آرام کیا گیا شنبہ کی روز دوسرے کو کلمپو مین منزل ہوئی وہانپر عرض ہوئی کہ نولح ہیراپور مین
ایک شادابی ہی نہایت عالی اور نادر اگرچہ تین چار کوس رستہ سی بائین طرف تھی تنہا بارادہ سیر وہان مین
گیا تعریف و توصیف اوسکی کیا لکھون تین چار مرتبہ پانی بہا پانی اوپر سی نیچی کو گرتا ہی آج تک بایں خوبی و لطافت
شادابی نظر نہ آئی تین پہر تک عیش کامرانی مین وہانپر ٹھہری لیکن ابر و پانی مین وہ جگہہ خالی وحشت سی نہین
بعد تین پہر دن کی سوار ہوکر شام کی وقت ہیراپور مین پہنچکر منزل مذکور مین شب گذاری کے
دوشنبہ کی روز چوتھی کو کوتل پار بی پراری سی عبور کرکے اوپر سر کوتل کی پیر پنجال پر منزل کی صعوبت
و دشواری اس رستہ کی کیا بیان کرون کہ بیک اندیشہ کو بھی وہانسی طاقت گذرنی کی نہین اس عرصہ
مین چند روز مکرر برف برسا پہاڑ سفید ہوگئی اثنا راہ مین بھی بعض مقام پر ایسا یخ بندہا تہا کہ گھوڑی کی
پانو چلنی مین اوسکو گرفت نہ کرسکتی تھی اور سواری بدشواری جاتی تھی اللہ تعالی نی کرم کیا کہ اوس روز
نہ برسا اور طرفہ یہہ کہ اکثر لوگ نکل گئی تھی اور جو باقی رہی پیچھی سی آئی تھی اون پر برسا شنبہ کی روز پانچوین
کو پیر پنجال کی ٹیلی سی اوترکر پوشانہ پر منزل ہوئی اگرچہ اس جانب کو بھی نشیب ہے مگر چونکہ از بس بلند ہی اکثر
آدمی پیادہ ہوکر اوتری کم شنبہ کی روز چھٹی کو بیرم کلہ محل نزول اجلال ہوا قریب موضع مذکور کی ایک شادابی
واقع ہی اور چشمہ نہایت نفیس حسب الحکم وہانپر دالان تیار کر رکھا تھا واللہ وہ ایک نظرگاہ عمدہ ہی میں نی
حکم دیا کہ میری تاریخ عبور کی پتھر پر کھدوا کر اس دالان پر چڑھا دیوین اور بیدل خان نی چند شعر بھی کہی بر سبیل
نظم یہہ نقش دولت لوح روزگار پر یادگاری ہی اس رستہ پر دو زمیندار رہتی ہین کہ آمد و رفت و بند و بست
اس رستہ کا قبضہ اختیار مین اونکی ہی حقیقت مین یہہ دونون کنجی ہین ملک کشمیر کی ایک کا نام مہدی نایک

دوسری کا نام حسین نائک ہی اوسی پیرم کلہ تک بندوبست راستہ کا اونہی کی ذمہ ہی باپ
مہدی نائک کا بہرام نائک ایام دولت کشمیریون مین معتبر آدمی تہا جب نوبت حکومت ہندگان
درگاہ کی پہنچی میرزا یوسفخان نی اپنی ایام حکومت مین بہرام نائک کو مسافر ملک عدم کیا اب تصرف
و دخل مین دونون بہائی اسمین شریک ہین اگرچہ ظاہر مین باہم صلح رکہتی ہین مگر باطن مین
نہایت عداوت آجکی روز شیخ ابن یمین کہ خدمتگاران خاص قدیمی عمدہ سی تہا فوت ہوا بسبب
نیکذاتی اور کمال اعتماد کی افیون خاصہ اور آب حیات حوالہ اوسکی تہا جس رات کہ بلندی کوتل
پیرپنجال پر منزل تہی خیمہ و اسباب نہ پہنچا اور مزاجمین اوسکی ضعف اور ناطاقتی تہی اوسکو تشنج ہوکر
زبان بند ہوگئی دو روز زندہ رہکر گذر گیا افیون خاصہ خاصونکو سپرد کی گیی اور خدمت آبدار خانہ خواجہ
موسیخان کی ہوی روز مبارک شنبہ ستائیسوین کو موضع تہتہ فرودگاہ لشکر اقبال ہوا پیرم کلہ
مین بندر بہت نظر آئی مگر اسمنزل سی ہوا اور زبان اور لباس اور جانورون مین جو کہ مخصوص
ولایت گرم سیر ہی بڑا تفاوت نظر آیا یہان کے لوگ زبان ہندی و فارسی دونون مین کلام کرتی ہین
ظاہرا اصلی زبان انکی ہندی ہی زبان کشمیری بسبب قرب وجوار اونہون نی یاد کرلی ہی مجملاً یہانسی داخل
ہند ہی عورتین یہان کے پشمینہ نہین پہنتین اور مثل عورتون ہند کے حلقہ ناک مین پہنتی ہین
جمعہ کی روز آٹہوینکو راجور مین منزل ہوی وہانکی لوگ زمان قدیم مین ہندو تہی اور زمیندار یہان کے
راجہ کہلاتی ہین سلطان فیروز نی اون کو مسلمان کیا اور باوصف اسلام اب تک بعضی رسمین ایام جہالت
کی اون مین جاری ہین جیسی کہ ہندو عورتین اپنی شوہر کے ساتہہ جلجاتی ہین یہان عورتین اپنی
شوہر کی ساتہہ زندہ قبر مین مدفون ہوتی ہین چنانچہ ان روزون مین دس بارہ برس کی لڑکی

اپنی ہمعمر شوہر کی ساتھہ زندہ قبر مین دفن ہوی اور دوسری یہہ کہ بعضی لوگ کم معاش اگر اونکو
لڑکی پیدا ہوتی ہی تو اوسکو بہا مینی وہی کہا دیتی ہین اور ہندوون رشتہ داری کرتی ہین اپنی
لڑکی اونکو دیتی ہین اور اون کی آپ لیتی ہین آنکی لڑکی لی لینا خوب مگر دینا نعوذ باللہ من
ذالک حکم ہوا کہ بعد اوسکی یہہ رسوم نہ ہونی پاوین اور جو کوئی مرتکب ان بدعات کا ہو اوسکو سخت
سزا ملی راجور مین رودخانہ ہی پانی اوسکا برسات مین نہایت زہردار ہو جاتا ہی وہانکی اکثر
لوگونکو پنجی گلی کے بو غمہ نکلتا ہی اور زرد رنگ و ضعیف ہوتی ہین چانول راجور کی بہتر ہین
کشمیر کے چانول سی اور بنفشہ عمدہ خوشبودار اس دامن کوہ مین پیدا ہوتا ہی یکشنبہ کی روز
دسوین کو نوشہرہ مین منزل ہوی یہان بر موجب حکم عرش آشیانی ایک قلعہ پتہر کا بنا ہی ہمیشہ
ایکجماعت حاکم کشمیر کی طرفسی اوسمین بطریق تہانہ رہا کرتی ہی دوشنبہ کی روز چوکی ہتی محل
نزول لشکر اقبال ہوئی عمارات اسجگہہ کی باہتمام مراد خان نام چیلہ کی حسن انجام کو پہنچی یہانیز
دولتخانہ مین دالان در دالان آراستہ نسبت اور منزلون کی یہہ منزل امتیاز رکہتی ہی منصب
اوسکا ہمینی بڑہایا منگل کے روز بارہوین کو مقام تہتہ مین منزل ہوی آج کی دن کوتل اور پہاڑ
گذر کر دامن آباد ہندوستان مین آئی روز کم شنبہ اور مبارک شنبہ کو ایک سکار زنج روبرو لایا گیا
جمعہ کی روز ہم شکار کو گئی چنانچہ تچہار کوہی وغیرہ قریب چہبین کی ہاتہہ لگی اسی تاریخ راجہ
سارنگ دیو کہ خدمتگارون قریب سی منصب ہزاری ذات چارسو سوار سی سرفراز ہوا شنبہ
کے روز سولہوین کو بجانب کرہاک گئی پانچ کوچ مین دریای بہت پر پہنچی روز مبارک شنبہ اکیسوین کو
جیر گہر ہاک مین ہمنی شکار کیا بہ نسبت اور مرتبہ کی اب کی مرتبہ شکار کم ہاتہہ لگا خاطر خواہ دل

خوش ہوا دوشنبہ کی روز پچیسوین کو جرگہ نکنہالہ مین بکمال خوشی ہمنی شکار کیا وہان سی دو منزل
کی شکارگاہ جہانگیرآباد مین پہنچی شہزادگی کی ایام مین یہہ منزل میری شکارگاہ تہی اور اپنی نام پر یہی
یہہ گانو آباد کیا تہا اور ایک عمارت مختصر تیار کر کی حوالہ سکندر معین کی کہ قراولان قریب سی ہی کی گئی
پہر بعد جلوس کی اوس پرگنہ مقرر کر کی مشار الیہ کو جاگیر مین دی دیا گیا اور حکم ہوا کہ واسطی دولتخانہ کی ایک
تالاب اور منارہ تیار کرین اور بعد فوت ہونی اوسکی یہہ پرگنہ جاگیر ارادتخان مین مقرر ہوکر اہتمام
عمارات کا حوالہ مشار الیہ ہوکر اسوقت حسن انجام پایا بلا تکلف وہ ایک تالاب ہے نہایت وسیع
اور شاہانہ شکارگاہ ہی عمدہ درمیان اوسکی عمارات دلپسند القصہ قریب ڈیڑ لاکھہ روپیہ کی اوسمین
صرف ہوا روز مبارک شنبہ اور جمعہ کو مقام کر کی اقسام کی شکار سی ہم محظوظ ہوی قاسمخان متعینہ حراست
لاہور نی سعادت زمین بوس حاصل کر کی پچاس مہر نذر کی اور یہان سی ایک منزل میان اوپر
باغ مومن عشقباز کی کہ کنارہ دریای لاہور پر واقع ہی نزول اقبال ہوا اوسمین بڑی بڑی عمدہ درخت
چنار و سرو کی ہین دو ہی ایک باغ عجیب ہے دوشنبہ کی روز نوین ماہ الہی مطابق پانچوین محرم سنہ
ایکہزار اکتیس کو باغ مومن سی بلند نام ہاتی پر سوار ہوکر نثار کرتا ہوا مین شہر کو آیا بعد گذرنی دو گھڑی
اور تین پہر دن کی ساعت مسعود و مختار مین دولتخانہ مین آکر جو عمارتین کہ نئی سر سی اہتمام معمور خان
سی حسن انجام کو پہنچی تہین اونمین نزول مبارک کی وفرخی کا کیا بلاتکلف مکانات ہین دل کشا
اور دلنشین بکمال نزاکت و لطافت سب منقش و مصور و ستکاری اوستادان نادرہ کاری باغ
ہین سبز و خوش اونمین قسم قسم کی پہول ہین دلفریب از فرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم ؏ کرشمہ دامن دل
می کشد کہ جا اینجاست ؏ خلاصہ کلام کا سات لاکھہ روپیہ تئیس ہزار تومان رائج ایران ہوتے

ہین صرف ان عمارت کا ہوا اور اسی روز بہجت افروز مین خوشخبری فتح قلعہ کانگڑہ کی مسرت بخش
خاطر اولیای دولت کی ہوئی اور شکر اس نعمت عظمی و فتح بزرگ مین کہ عطیات مجددہ و اہب العطایا سی
ہی سرنیاز کا درگاہ کریم کارساز مین نیچی لاکر نقارہ نشاط اور شادمانی کا بلند آوازہ ہوا کانگڑا ایک
قلعہ ہی قدیم شمال رویہ لاہور سی کوہستان مین استحکام و دشوار کشائی مین معروف و مشہور آفاق
زمینداروں پنجاب کا یہہ ہی کہ جب سی یہہ قلعہ بنا اس عرصہ دراز مین قلعہ مذکور نی کسی اور قوم کی پاس
انتقال نہین کیا اور کسی بیگانہ نی اوسپر تسلط نہین پایا والعلم عند اللہ خلاصہ یہہ کہ جب کبھی صیت
اسلام اور آوازہ دین محمدی ملک ہندوستان مین پہنچا کسی کو سلاطین والا شکوہ سی فتح
اس قلعہ کی میسر نہوی سلطان فیروز شاہ باوجود اس شوکت اور دبدبہ کی خود بذاتہ بارادہ تسخیر
اس قلعہ کی گیا اور مدتون محاصرہ رکہا جب دیکہا کہ جب تک سامان قلعہ داری اور کچہہ کہانا پینا ان
قلعہ والونکی پاس ہیگا فتح پانی اس قلعہ پر ممکن نہین لاچار ہو کر آنا راجہ کا اور ملاقات کو اوسکی
غنیمت سمجہکر جناب سی باز رہا کہتی ہین کہ راجہ ضیافت اور پیشکش مرتب کر کی بادشاہ کو
بالتماس اندر لیگیا بادشاہ نی بعد سیر و تماشی قلعہ کے راجہ سی کہا کہ مجہسی بادشاہ کو اندر قلعہ کے
لانا شرائط حزم و احتیاط سی دور تہا جو جماعت کہ میری ملازمت مین ہین اگر تیرا قصد کرین اور قلعہ کو
لی لین تو کیا کر سکتا ہی راجہ نی اپنی آدمیون کی طرف اشارہ کیا او سیدم ایک فوج دلاوران مسلح و مکمل
سی باہر آئی اور بادشاہ کو سلام کیا بادشاہ نی دیکہنی ہجوم اون کی سی متفکر و متوہم ہو کر غدر سی اندیشہ
کیا راجہ نے آگی آکی زمین خدمت کو بوسہ دیا اور کہا ہمکو سوای اطاعت و فرمان برداری آپکی
اور کچہہ خیال نہین لیکن چونکہ حضور کی زبان ہمبارک پر گذرا احتیاط و دوربینی کو نگاہ رکہتا تہا ایلچی کم

تمام وقت یکن نہین ہوتا بادشاہ نی آفرین کی اور راجہ نی چند منزل ہمرکاب سعادت مآب
رہ کر رخصت لوٹنی کی پائی بعد اوسکی جو کوئی اوپر تخت دہلی کے بیٹھا ایک لشکر واسطی تسخیر کانگڑا
کے بہیجا اور کسی سے کار انجام کو نہ پہنچا پدر بزرگوار میری نے بہی ایکمرتبہ لشکر عظیم ساتہہ سرداری
حسین قلیخان کی کہ اوسنی بعد خدمات پسندیدہ کی ساتہہ خطاب خانجہانی کے شرف اختصاص پایا تہا
تعین فرمایا تہا کہ اسی اثنا مین محاصرہ شورش ابراہیم میرزا کا ہوا اون ناحق ناشناسنی گجرات سی
بہاگ کر طرف پنجاب کی علم فتنہ بلند کیا اور خان جہان ناگزیر گرد قلعہ سی اوٹہہ کر متوجہ واسطی بجہانی
آتش فتنہ و فساد اوسکی کی ہوا اور تسخیر قلعہ کی لیت ولعل مین رہی اور ہمیشہ یہہ اندیشہ ملازم
خاطر اشرف تہا لیکن شاہد مقصود نہانخانہ تقدیر سی چہرہ کشائی مدعا نہین ہوتا تہا جو تہا
کرم ایزد جل جلالہ کی تخت و دولت نے ساتہہ وجود اس نیاز مند نابود کی آراستگی پائی منجملہ غزاؤن کے
کہ اپنی ذمہ ہمت پر لازم کین تہین ایک یہہ بہی تہی پہلی مرتضی خان کو کہ حکومت صوبہ پنجاب
کی رکہتا تہا ساتہہ ایک فوج کی بہادرون جنگ آزماسی واسطی تسخیر قلعہ مذکور کے رخصت فرمایا
اور ابہی وہ مہم تمام نہین ہوئی تہی کہ مرتضی خان ساتہہ رحمت ایزدی کے شامل ہوا آپس اون
جوہر مل پسر راجہ باسو مقرر اسخدمت کا ہوا اوسکو سردار لشکر مذکور کا کر کے روانہ کیا اوس
بدسرشت نی بیچ مقام بدی و بغی و کافر نعمتی کے آگی عاصی ہو کر تفرقہ عظیم بیچ لشکر مذکور کے
ڈالا اور تسخیر قلعہ مذکور مین توقف پڑا چند مدت نہ گذری کہ وہ بدکردار سزا ای کار اپنی مین گرفتار
ہو کر جہنم رسید ہوا چنانچہ تفصیل اوسکی نی اپنی مقام پر گذارش پائی حاصل کلام اندنون تعہد
خدمت مذکور کی کر کی سندر ملازم اپنی کو ساتہہ استعداد تمام کی بہیجا اور بہتسی امرا بادشاہی نی

واسطی کمک اوسکی کے دستوری پائی اور تاریخ سولهوین شهر شوال سنه ایکهزار اوتیس هجری مین لشکرون نی گرد قلعه کا پکڑکر مورچال تقسیم کیی مداخل و مخارج قلعه کو بیچ نظر احتیاط کی ملاحظه کرکے راه آمد و شد اذوقه کو مسدود کیا اور رفته رفته کام اوپر قلعه والون کے ایسا تنگ کیا که قسم غله سی جو کچهه تها اندر قلعه کے نرما چار مهینی غله خشک کو ساتهه نمک کی جوش دیکر کهایا جب کام بهلاکت پهنچا اور بند هولی راه سی امید نجات کی نرهی لاچار هوکر قلعه کو سونپ دیا اور روز مبارک شنبه غره شهر محرم سنه ایکهزار اکتیس هجری مین جو فتح که کسی سلاطین والاشکوه کو میسر نهولی تهی اور بیچ نظر کوته بینون ظاهر اندیش کے دور دکهتی تهی الله تعالی نے ساتهه محض لطف و کرم کی اس نیازمند کو کرامت فرمائی اور حسن جماعت نی که بیهه خدمت پسندیده کی تهی لائق استعداد و شایستگی اپنی کی ساتهه اضافه منصب و مراتب کی سرفرازی پائی روز مبارک شنبه گیارهوین کو حسب التماس خرم کے بیچ منزل اوسکی که نوساخته تهی جانا هوا اور پیشکشون سی جو کچهه خوش آیا تهی اوٹهایا اور تین زنجیر فیل داخل حلقه خاصه کے هوا اور اسی روز عبد العزیز خان نقشبندی کو تهانا فوجداری نواحی قلعه کانگڑه کی مقرر فرمایا اور منصب اوسکا دو هزاری ذات اور دیڑه هزار سوار کا کیا اور فیل خاصه اعتقاد خان کو عنایت هوا آلف خان قیام خانی نی واسطی حراست قلعه کانگڑا کی دستوری پائی اور منصب اوسکا باصل و اضافه هزاره پانصد ذات اور هزار سوار کا حکم دیا گیا شیخ فیض الله خویش مرتضی خان بهی ساتهه اوسی کی مقرر هوا که بالای قلعه کی رهے شب شنبه سیزدهم ماه مذکور کو خسوف هوا شرائط نیازمندی بیچ درگاه ایزد متعال قادر ذوالجلال کے ظاهر کرکے مناسب وقت کی نقد و جنس سی ساتهه رسم خیرات و صدقات کی تئیں فقرا و مساکین و ارباب استحقاق کی تقسیم هوا اور ان دنون مین زنبل بیگ ایلچی

دارای ایران فی سعادت آستان بوسی کی پائی اور بعد کورنش و زمین بوسی کی رقیمہ کریمہ اوس برادر والاقدر کا کہ مشتمل اوپر اظہار مراتب یکجہتی و کمال محبت کی تہا اور بارہ عباسی نذر اور چار راس اسپ با یراق اور تین دست باز تویغون اور پانچ سر استر اور پانچ نفر شتر اور نو قبضہ کمان اور نو قبضہ شمشیر پیشکش گذاری اور اوسکو ساتھہ رفاقت خان عالم کے رخصت فرمایا تہا بہ سبب بعضی ضروریات کی ہمراہ نہ آیا اس ہنگام بیچ درگاہ کی پہنچا اور خلعت فاخرہ ساتھہ جیغہ اور طرہ مرصع کار اور خنجر کے مرحمت ہوا وصال بیگ و حاجی نعمت بیگ کہ ہمراہ اوسکی آئی تہی ملازمت حاصل کرکے سرفرازی پائی امان اللہ پسر مہابتخان نے ساتھہ منصب دو ہزاری ذات اور ہزار و تین سو سوار معہ اصل و اضافہ سرفرازی پائی حسب التماس مہابت خان تین سو سوار منصب مبارز خان زیادہ کرکی اصل و اضافہ دو ہزاری ذات اور ہزار و سات سو سوار کا مقرر ہوا اور آور سوار اوپر منصب کیک کی بہی اضافہ فرمائی خلعت زمستانی عبد اللہ خان و لشکر خان کو مرحمت کرکی بہیجا حسب التماس قاسم اوسکے باغ مین جانا ہوا جو اوس شہر کی سواد مین واقع ہی اور اوسکی پیشکشون مین سی یک قطعہ لعل و یک قطعہ الماس اور تہوڑا سا اور سامان جو کہ خوش آیا ہمنی لیا شب یکشنبہ بست و یکم ساتھہ مبارکی و فیروزی کی پیشخانہ طرف دار الخلافہ آگرہ کی آیا اور برق انداز خان و سطی دروغائی توپ خانہ لشکر دکن کی مقرر ہوا شیخ اسحق ساتھہ خدمت کانگڑہ کی مقرر ہوا برادر الہداد افغان کو قید سی چہوڑ کر ہزار روپیہ انعام ہوا یک دست باز تویغون ساتھہ خرم کی مرحمت ہوا روز مبارک شنبہ بست و ششم کو حسب ضابطہ جشن مرتب ہوا سوغاتین دارای ایران کی کہ زینل بیگ کی ہاتھہ ارسال کی تہین نظر سی گذرین

سلطان حسین کو فیل عنایت کیا ملا محمد کشمیری کو ہزار روپیہ انعام دیے منصب بہرام افغان کا
مہابتخان کے التماس سے ہزاری ذات اور چار سو سوار کا ہوا جو راجہ روپ چند گوالیری نے
بیچ خدمت کانگرہ کی ترددات پسندیدہ کیے تھے اہل دیوان کو حکم ہوا کہ اوسکی نصف وطن کو
وجہ انعام مین اعتبار کرین اور جاگیر کی ساتھ آدہا دوسرا اوسکی تنخواہ مین دین تیسری تاریخکو
نہد اسے مدار الملکی اعتماد الدولہ کو واسطے فرزند شہریار کی خواستگاری کی ایک لکہہ روپیہ نقد و جنس
سے بطور رسم ساچق بہیجا گیا امراء عظام و بندہای عمدہ اکثر ہمراہ ساچق منزل مشار الیہ تک گئے انہون
نے مجلس عالی آراستہ کرکے اس جشن مین تکلفات کیے اور اظہار کیا امید کہ مبارک ہو اور جو دہ عمدة
السلطنت عمارات عالی اور نشیمن مکلف اپنی مکان مین رکہتی تہی التماس ضیافت کی کی ہمراہ اہل محل
اوسکی منزل مین جانا ہوا عجب جشن عالی مرتب کیا تہا اور پیشکش شایستہ نذر کین برعایت خاطر اوسکی جو
کچہہ پسند آیا لی لیا اور اسی روز پچاس ہزار روپیہ زنبل بیگ ایلچی کو مرحمت ہوا منصب بردست خان کا
اصل و اضافہ سے ہزاری ذات اور پانصد سوار کا مقرر ہوا مقصود برادر آقا سمخان ساتہ منصب پانصدی
ذات اور سیصد سوار اور میرزا دکہنی پسر میرزا رستم ساتہہ پانصدی ذات اور دوسو سوار کی سرفراز
ہوا ان ایام سعادت فرجام مین کہ رایات فتح و فیروزی کی بیچ ولایت ہمیشہ بہار کشمیر کے تہی اور ہم
ہمت دولت و بہروزی کی سیر و شکار سے خوش تہی عرائض متصدیان ممالک جنوبی کی پی در پی پہنچین بمضمون
کی کہ جب رایات ظفر آیات مرکز خلافت سے دور ترگئی دکن کی دنیاداران نے بی دولتی اور کم فرصتی
سے نقض عہد کیا سر فتنہ و فساد کا اوٹہایا اور پاؤن حد اپنی سے باہر رکہا بہت سے مضافات احمد
نگر اور برار کو متصرف ہوے چنانچہ مکرر عرائض آئی کہ مدارکار اون مخذولون کا لوٹ اور تاراج اور

آتش فتنہ نی اور ضایع کرنا کہیتیون اور علف زار کا ہی جو بیچ بیلی کے کربابات جہان کشائی و اسطی تسخیر
ممالک جنوبی اور اوکہیڑنی جڑہ اوس گروہ مخذول العاقبت کی نہضت فرمائی اور خرم ساتہہ ہراولی
لشکر منصور کی سرفراز ہوکر طرف ان لوگون کی پہنچا مکر اور حیلہ سازی سی کہ لازمہ ذات فتنہ سرشت
اونہونکا ہی اوسکو شفیع کرکے ولایت بادشاہی کو چہوڑا اور مبلغ برسم پیشکش نقد و جنس سی بیچ درگاہ
کی ارسال کرکی تعہد کیا کہ بعد اسکی سررشتہ بندگی کا ہاتہہ سی نہین اور پاؤن حد ادب سی باہر رکہین
چنانچہ بیچ اوراق گذشتہ کی لکہا گیا خرم کی التماس سی قلعہ شادی آباد مین جاکر چند روز توقف کیا
اور اوسکی شفاعت سی اونکی زاری و تضرع پر رحم کیا اب کہ بد ذاتی اور شورہ پشتی سی نقض عہد کر
کی طریق اطاعت سی روگردانی کی ہی پہر عساکر اقبال کو تنبیہ سرکردگی اوسکی کی مقرر کیا تاکہ سزائی
ناسپاسی اور بدکرداری اپنی کی پاکر موجب عبرت سائر تیرہ بختون خیرہ سر کا ہووی لیکن چونکہ مہم کانگڑا
بیچ عہدہ اوسکی کے تہی اکثر آدمی کام آنی والون کو واسطی اوس خدمت کی بہیجا تہا چند روز بیچ
انصرام اوس اندیشہ کی کوشش نہ کی یہان تک کہ ان دنون مین عرضیین پی درپی آئین کہ غنیم
نی قوت پاکر قریب ساٹہہ ہزار سوار اوباش کی جمع کرلیے اور اکثر دیار بادشاہی پر متصرف ہوا اور
ہر مکان سی تہانہ کو اوٹہا دیا تین مہینی اوس جگہہ تہا مخالفون سیہ روزگار کی رزم پیکار ہی تہی
اس مرتبہ مین تین لڑائیین ہوئین اور ہر بار بندہای جان نثار نی اوپر مقہورون تیرہ روزگار
کی آثار غلبہ اور تسلط کی ظاہر کیی چونکہ بیسی غلہ و اذوقہ بیچ لشکرگاہ کی نہ پہنچا اور وہ اوپر
اطراف عسکر اقبال کی بیچ دوڑ اور لوٹ مار کی مشغول تہی عسرۃ غلہ کی نہایت ہوئی ناچار
بالاگہاٹ سی نیچی آکر بالاپور مین توقف کیا اور مقہورین ساتہہ تعاقب کے دلیر ہوکر بالاپور کی

حوالی مین آکر ساتہہ قزاکی اور غارت گری کی مشغول ہوی بندہای درگاہ نی سرشتہ سوار بہادر
چنکر خوش اسپہ انتخاب کرکی اوپر بنگاہ مخالفونکی دوڑکی وہ بہی قریب بتہہ ہزار سوار کی تہی حاصل کلام
یہہ کہ جنگ عظیم ہوی اور بنگاہ اون کا تاراج ہوا اور بہتون کو مارا اور باندہا اور سالما غانما مراجعت
کی اور وقت مراجعت کی پہر اون بی دولتون نی اطراف سی ہجوم لا کر جنگ کرتی کرتی لشکر تک آن
گہیرا اور جانبین سی قریب ہزار آدمیون کے کشتہ ہوی اور اوپر اس حملہ کے چار مہینی بالاپور مین توقف
کیا جو عسرت غلہ نہایت کو پہنچی بہتسی آدمی قلعچو مین سی بہاگ کر مخالفون سی جا ملی اور ہمیشہ ایک
جماعت راہ بی حقیقتی کی اختیار کرکے شمول مقہورین ہوتی تہی اسلیے مصلحت توقف مین نہ دیکہکر
برہان پور مین آ پہری اوس سیہ بخت تیرہ درون نی پیچہی سی آکر برہان پور کو گہیرا اور چہہ مہینی گرد
برہان پور کے رہکر اکثر پرگنات ولایت خاندیس و برار کو متصرف ہوی اور ہاتہہ ظلم و تعدی کا رعایا
اور زیر دستون پر دراز کرکی تحصیل کرنی مین مشغول ہوی جو لشکر نے محنت و مشقت بہت کہینچی
تہی اور سواریین زبون ہوئین شہر سی باہر نہ نکل سکتی تہی سو یہہ سبب افزونی غرور و نخوت و زیادتی
پندار و جرات کوتہ اندیشون کم فرصت کا ہوا اور مقارن اس حال کی نہضت رایات اقبال کا
بجانب تخت خلافت کی اتفاق پڑا اور بہی عنایت یزد سبحانہ سی کانگڑہ ابہی فتح ہوا اس لیے
چوتہی تاریخ دی ماہ الہی روز جمعہ کی خرم کو اوس طرف رخصت کیا اور خلعت شمشیر مرصع اور فیل مع حمت ہوا
نورجہان بیگم نی بہی ایک فیل عنایت کیا اور حکم فرمایا کہ دو کرور روپیہ دام بعد تسخیر ملک دکن کی ولایت
مفتوحہ سی بیچ جہہ انعام اپنی کی متصرف و قابض ہووی چہہ سو پچاس منصب دار اور ایکہزار احدی
اور ایکہزار برق انداز رجہی و یکہزار توپچی پیادہ سوای سی ویکہزار سوار جو اوس طرف کو ساتہہ توپخانہ

عظیم اور خیل بسیار کی اوسکی رفاقت وہمراہی کی لئے مقرر ہوی اور ایک کروڑ روپیہ واسطے مدد
خرچ لشکر منصور کی مرحمت فرمایا جو لوگ کہ خدمت مذکور پر مقرر ہوی حسب لیاقت ہر ایک نے ساتھہ
خلعت کی سرفرازی پائی اور اسی ساعت مسعود و زمان محمود مین رایات اقبال نے طرف دار الخلافت آگرہ
کے انعطاف پایا اور نوشہرہ مین نزول اقبال کا اتفاق پڑا محمد رضا صابری ساتھہ دیوانی صوبہ بنگالہ
کے اور خواجہ ملکی تہتہ بخشیگری صوبہ گور کی ممتاز ہوکر ساتھہ اضافہ منصب کے سرفرازی جگت سنگھہ
ولد راناکرن نی وطن سی آکر سعادت آستانہ بوسی کی پائی ششم ماہ مذکور کو کنارہ تال راجہ تودرمل کے
محل نزول بارگاہ دولت کا ہوا چار روز مقام کیا اس عرصہ میان مین چند منصبدار جو کہ واسطے خدمت
فتح دکن کے دستور پائی تہی ساتھہ اضافہ کی سرفراز ہوی زاہد خان ہزاری و چار صد سوار تہا ہزاری و پانصد سوار کا
ہوا ہردی نراین ہاڑہ کو اصل و اضافہ سی نہصدی و ششصد سوار مرحمت ہوی یعقوب بسیر خان دوران ہشتصدی
و پانصد سوار کے ممتاز ہوا اور اسیطرح ایک جماعت کثیر نے بندون سی لایق شایستگی کی ساتھہ اضافہ و منصب کے
سرفرازی پائی معتمد خان ساتھہ خدمت بخشیگری اور واقعہ نگاری لشکر فیروزی اثر کی مقرر ہوا اور ساتھہ عنایت
توغ کی ممتاز کیا گیا پیشکش لچھمی چند راجہ کماون کا باز و جرہ وغیرہ جانور ملاحظہ مین گذرا جگت سنگھہ ولد
راناکرن نی واسطے کمک لشکر دکن کی رخصت پائی اسپ خاصہ مع زین اوسکو مرحمت ہوا اور راجہ روپ چند
نی ساتھہ عنایت فیل و اسپ کے سرفرازی پاکر اوپر جاگیر اپنی کی رخصت پائی تاریخ بارہوین فرزند شاہجہان
کو ساتھہ صاحب صوبگی ملتان کی سرفراز کرکی رخصت فرمایا سرپاؤ نادر اور خنجر مرصع و فیل خاصہ مع سامان و یک مادہ
فیل و اسپ خاصہ خدنگ نام و دو دست باز عنایت ہوی سید ہزبر خان کہ ہزاری و چار صد سوار کا منصب رکہتا
تہا پانصدی و دو ہزار سوار زیادہ کرکے ہمراہ خان جہان کے رخصت فرمایا اور محمد شفیع واسطے خدمت بخشیگری

اور واقعہ نویسی صوبہ ملتان کی سرفراز ہوا بہوا لکہ سندون قدیم سی تہا ساتہہ اشرف توپخانہ کے
اور خطاب رائی کی ممتاز ہوا اور تیرہوین کو کنارہ دریای گوبندوال کی اتفاق نزول عساکر دولت
اقبال کا ہوا چار دن اسمنزل مین مقام رہا فیل خاصہ جسکا نام معتمادہ مہابت خان کو عنایت ہوکر
ہاتہہ صفیا ملازم کی بہیجا گیا اور واسطی امرای صوبہ بنگش کے خلعتہای مرصع ہاتہہ عیسی بیک کی
بہیجی گئی اور ستروین کو جشن وزن قمری نی ترتیب پائی جو معتمد خان نی اوپر خدمت بخشی گری لشکر
دکن کی دستوری پائی خدمت عرض مکرر کی خواجہ قاسم سی متعلق ہوی میر شرف واسطی خدمت بخشی گری
احدیون کے اور فاضل بیگ واسطی بخشی گری صوبہ پنجاب کے سرفراز ہوی جو بہادر خان حاکم قندہار نے
بیماری درد چشم اپنی سی عرضداشت کرکی التماس آستانہ بوسی کی کی تہی اُنہین دنون حکومت و حراست
قندہار کی ساتہہ عبد العزیز خان کی مفوض کرکی بہادر خان کو فرمان صادر ہوا کہ جو مشار الیہ پہنچی قلعہ کو ساتہہ
اوسکی سونپکر آپ روانہ درگاہ ہووی اکیسوین کو نورسرا محل ورود سعادت کا ہوا اسنزل مین
وکلای نورجہان بیگم نی سرای عالی اور ایک باغ شاہانہ بنیاد رکہی تہی اندنون تمام ہوچکی اسی لیی بیگم نی
التماس ضیافت کی کرکی مجلس عالی کو ترتیب دیکر از حد تکلفات کیے اور انواع و اقسام نفایس و نوادر
کی ساتہہ پیشکش کی گذارنی بباعث دلجوئی جو کچہہ پسند پڑا لیا اور دو روز اسمنزل مین مقام ہوا اور
مقرر ہوا کہ متصدی صوبہ پنجاب دو لاک روپیہ اور سوای سات ہزار روپیہ کی کہ سابق مین حکم ہوا واسطے
اخرجہ قلعہ قندہار کی روانہ کرین میر قوام الدین دیوان صوبہ پنجاب رخصت لاہور کو ہوا اور خلعت پایا
اور قاسم خان کو واسطی تنبیہ زمینداران کوہستان جوالی کانگرا و ضبط اوسحدود کی رخصت فرمایا نادری خاصہ
و اسپ و خنجر و فیل مرحمت کیا منصب اوسکا اصل و اضافہ سی دو ہزاری ذات اور ڈیڑہ ہزار سوار کا مقرر ہوا

راجہ سنگرام کو حسب التماس مشار الیہ کی رخصت اوسطرف کرکی سرپاو اسپ فیل عنایت ہوا اندنون
باقرخان نی ملتان سی آکر سعادت آستانہ بوسی پائی روز مبارک شنبہ غرہ ماہ بہمن کو ظاہر بلدہ سہرند مین
منزل اقبال ہوئی ایک دن مقام رہا اور سیر باغ سی اپنی دلکو خوش کیا روز یکشنبہ چہوتی کو خواجہ ابو
الحسن نی واسطی خدمت فتح دکن کی رخصت پائی خلعت نادری شال خاصہ و صبحدم نام فیل و توغ
نقارہ مشار الیہ کو عنایت کرکی معتمد خان کو خلعت و اسپ خاصہ صبح صادق نام مرحمت فرماکی رخصت
کیا ساتوین ماہ مذکور کو کنار آب ستلج نواحی قصبہ مصطفی آباد مین منزل ہوئی دوسری دن اکبر پور مین
نزول فرمایا اوسجا سی کشتی پر سوار ہوکر متوجہ مقصد کا ہوا اس روز عزت خان جاجی نی ساتہہ فوجداری
اوسحدود کی دولت آستان بوسی کی پائی محمد شفیع کو طرف ملتان کی رخصت فرماکر اسپ و خلعت و مہر
نور شاہی عنایت فرمایا اور چیرہ خاصہ اوسکی ہاتہہ واسطی فرزند شاہجہان کی بہیجا گیا اسجا سی پانچ کوچ
مین پرگنہ کرانہ کہ وطن مقرب خان کا ہی محل نزول اعلی رکاب دولت کا ہوا اوسکی وکلا نی اکانوی قطعہ یاقوت
و چہار قطعہ الماس برسم پیشکش و ہزار گز مخمل بصیغہ پا انداز معہ عرضداشت اوسکی گذرانا اور صد نفر شتر
برسم تصدق معروض کی ہی تہی حکم دیا کہ مستحقونکو تقسیم کردیا جاوی یہان سی پانچ کوچ کرکی دار الملک دہلی
مورد رایات اقبال کا ہوا اعتماد رای کو نزدیک فرزند اقبالمند شاہ پرویز کی بہیجکر فوجی خاصہ واسطی اوس
فرزند کی ارسال رکہی امر مقرر ہوا کہ یکماہ مین بہر انی تئین بیچ ملازمت کی پہنچاوی اور روز سلیم گدہ مین
مقام فرماکر روز مبارک شنبہ تیئیسوین ۲۳ کو ساتہہ عزم شکار پرگنہ پالم کی میانہ معمورہ دہلی سی گذر کر اوپر
کنارہ حوض شمسی کی محل نزول دولت کا ہوا بیچ اثنا راہ کی چار ہزار روپیہ اپنی ہاتہہ سی نثار کیی بائیس
زنجیر فیل نر و مادہ پیشکش الہ یار ولد افتخار خان کی بنگالہ سی بہیجی تہی نظر سی گذری ذو القرنین نی

ساتهه فوجداری سانبهر کی دستوری پائی اور وہ بیٹا اسکندر ارمنی کا ہی باپ اوسکا بیچ خدمت عرش
آشیانی کی سعادت پذیر تہا اون حضرت نی صبیہ عبد الحی ارمنی کو کہ بیچ شبستان اقبال کی خدمت
کرتی تہی ساتهه اوسکی منسوب فرمائی اور وہ پسر وجود مین لائی ایک ذو القرنین کہ باعث آگاہی اور
خدمت طلبی کی اندنون ساتهه فوجداری اوسی حدود کی سرفراز ہوا اور ساتهه نغمہ ہندی کی خیال
رکهتا ہی اس فن مین ہوشیاری اور تصنیفات اوسکی بکرر بیچ عرض کی پہنچکر پسند آئی لعل بیگ
ساتهه خدمت داروغائی دفتر کی تغیر پائی نور الدین قلی سی سرفراز ہوا چار روز نواحی پالم مین ساتهه
شکار وغیرہ کی خوشوقت ہوکر سلیم گڈہ مین مراجعت فرمائی اونتیسوین[29] کو اٹہارہ زنجیر فیل اور
دو نفر خواجہ سرا اور ایک نفر غلام اور چہل و یک قطعہ خروس جنگی اور بارہ راس گاو دو ہفت شاخ
گاو میش پیشکش ابراہیم خان فتح جنگ کی ملاحظہ سی گذری روز مبارک شنبہ تیسوین[30] کو مطابق پچیسوین
ربیع الاول کے مجلس وزن قمری منعقد ہوئی و کہ خانجہان کو نزدیک خانخانان کی بہیجکر بعض پیغام
ساتهه تقریر اوسکی کی حوالہ فرمائی تہی اندنون مین عرضداشت اوسکی پہنچکر ملازمت حاصل کیے میران
کو ساتهه فوجداری صوبہ میوات کی بہیجا تہا آج کی تاریخ آکر سعادت ملازمت کی پائی اور بعد تغیر سید
بہوہ کے ساتهه حکومت دار الملک دہلی کی سرفراز ہوا اور اسی تاریخ آقا بیگ اور محب علی فرستادہ ہای
دارای ایران نی سعادت آستانہ بوسی کی پائی اور مکتوب محبت اسلوب اوس دارای عالی قدر کا
گذرا اور کلگی الماس جو بہیجی تہی ملاحظہ سی گذری جوہری پچاس ہزار روپیہ قیمت کرتی تہی اور ایک لعل
ساتهه وزن بارہ ٹانک کی جواہر خانہ میرزا الغ بیگ خلف میرزا شاہرخ سی ساتهه مرور روزگار و
گردش دور دوار کے بیچ سلسلہ صفویہ کی منتقل ہوا تہا اور اوس لعل پر خط نسخ سی لکہا تہا الغ بیگ

بن میرزا شاہرخ بہادر بن تیمور گورکان اور بہائی میری شاہ عباس نے بہیجی تہی کہ اوسکی دوسری
گوشہ پر ساتہہ خط نستعلیق کی بندۂ شاہ ولایت عباس کہدا ہوا تہا اور اوس لعل کو اوپر جیغہ کی
بٹہاکر بطریق یادگار کی رکہا تہا سو مجکو بہیجا میری اجداد کا نام اوسمین لکہا تہا پس تیمنًا و تبرکًا
اپنی حق مین مبارک جان کر سعیدا داروغہ زرگرخانہ کو فرمایا کہ دوسری گوشہ مین جہانگیر شاہ بن اکبر شاہ
اور تاریخ حال رقم ہو بعد چند روز کی کہ خبر فتح دکن کی پہنچی وہ لعل خرم کو عنایت کیا اور بہیجا
روز شنبہ غرہ اسفندارمذ کو سلیم گڈہ سی کوچ ہوا اول اوپر روضہ منورہ حضرت جنت آشیانی انار اللہ
برہانہ کی آکر آداب نیازمندی بپیش بہیجاکر دو ہزار روپیہ واسطہ زاویہ نشینون اور روضہ مقدسہ کے
لطف فرمایا اور دو منزل اوپر کنارہ آب جون کی بسبب دشہری کی اتفاق پڑا سید بہادر خان کہ واسطے
کمک خان جہان کی مقرر ہوا تہا ساتہہ خلعت و شمشیر و اسپ و خنجر و عنایت علم کی سرفراز ہوکر رخصت
ہوا سید عالم و عبد الہادی بہائی اوسکی بہی ساتہہ اسپ و خلعت کی سرفراز ہوی امیر برکہ بخاری طرف
ماوراء النہر کی رخصت ہوا دس ہزار روپیہ حوالہ اوسکی فرمائی کہ پانچ ہزار روپیہ ساتہہ خواجہ صالح دہ بیدی
کے بابت دادون سی دعا گو اس دولت ابد پیوند کا ہی بہیجاکر پانچ ہزار روپیہ باقی خادمون روضہ مقدسہ
حضرت صاحبقرانی انار اللہ برہانہ کو تقسیم کرین جیرہ خاصہ مصحوب اوسکی مہابت خان کو عنایت کر
بہیجا اور فرمایا کہ یہ ہم بہیجانی و مدار التفات ہی کے نہایت سعی و اہتمام بجا لاوی اور حسب حکم
اور حسب قسمت سی میسر ہووی تلاش کرسی اور لی لیوی کنارہ شہر دہلی سی کشتی مین بیٹہہ کر ہم جہہ
کوچ کی بندرابن مین مقام ہوا ساتہہ میر میران کی فیل مرحمت فرماکر دہلی کو رخصت کیا زبردست
خان ساتہہ خدمت میر توزکی کی تغیری فدائی خان سی ممتاز ہوا پرم نرم خاصہ اوسکو لطف کیا

دوسری روز حوالی گوکل مین محل نزول رایات عالیات کا ہوا اسی منزل مین لشکرخان حاکم دار
الخلافہ آگرہ اور میر عبدالوہاب دیوان اور راجہ بیتہل داس اور خضرخان فاروقی حاکم اسیر برہان پور و احمد خان
برادر اوسکا و قاضی و مفتی وغیرہ اعیان شہر نی سعادت ملازمت کی پائی اور بیچ تاریخ گیارہوین ماہ
مذکور کی باغ نورافشان مین کہ اوس طرف آب جون کی واقع ہی ساتھہ مبارکی نزول فرمایا
جو ساعت آنی شہر کی چودہوین ماہ مذکور کی مقرر ہوئی تہی تین روز اسی منزل مین مقام کیا اور بیچ
ساعت مسعود و مختار کی متوجہ قلعہ کی ہوکر ساتھہ فرخی و فیروزی کی دولتخانہ مین آیا یہہ سفر
مبارک اثر دار السلطنت لاہور سی دار الخلافہ آگرہ تک بیچ مدت دو ماہ و دو روز کی ساتھہ
اونچاس[49] کوچ اور اکتیس[21] مقام کی اختتام کو پہنچا کوئی دن بیچ کوچ اور مقام کی خشکی اور تری سی بی شکار
کی نہ گذرا یکصد و چہاردہ راس آہو و پنجاہ و یک قطعہ مرغابی چہار قطعہ کاروانک و دراج[22] دو سو قطعہ
بودنہ اسی راہ مین شکار ہوئی جو لشکرخان نی خدمت آگرہ کو حسب المرضی سامان بہم پہنچایا تہا
ہزاری ذات و پانصد سوار اور منصب اوسکی کی زیادہ کرکے اصل و اضافہ سی ساتھہ چار ہزاری ذات
اور دو ہزار و پانصد سوار کے سرفراز کرکی خدمت کمک لشکر دکن کی پر مقرر فرمایا سعیدا داروغہ
زرگرخانہ ساتھہ خطاب بیدلخانی کی سرفراز ہوا چار راس اسپ اور پارہ نقرہ آلات و قیمتہ
کہ دارای ایران نی ساتھہ آقا بیگ اور محمد محب علی کی بہیجا تہا ان دنون مین نظر سی گذرا جشن
روز مبارک شنبہ بیسوین کو بیچ باغ نور کے منزل منعقد ہوئی ایک لک روپیہ واسطی فرزند شہریار کے
انعام ہوا مظفرخان نی بموجب حکم کے ٹھٹھہ سی آکر سعادت ملازمت کی پائی یکصد مہر و دو صد روپیہ
نذر گذرانی لشکرخان ایک قطعہ لعل پیشکش لایا چار ہزار روپیہ قیمت ہوئی اسپ خاصہ مصاحب نام

عبداللہ خان کو عنایت کیا عبدالسلام ولد معظم خان فی اودیسے آکر دولت ملازمت کی پائی
ایک سو مہر اور دو سو روپیہ نذر گذرانی منصب دو بست بیک لد آعو کنجان کا اصل و اضافہ شش صدی
ذات اور چہار صد سوار مقرر ہوئی جشن وزن مبارک شنبہ ستائیسوین کو بیچ نورافشان کے
ترتیب پایا یک خلعت خاصہ واسطے میرزا رستم کی اور اسپ واسطے میر اوسکی کی دکہنی تام و اسپ خاصہ و یک زنجیر
فیل واسطے لشکر خان کی مرحمت ہوا روز جمعہ اٹہائیسوین کو قصد شکار کا طرف موضع سمونگر کے
ہوا اور شب کو اتفاق لوٹنی کا ہوا ہفت راس اسپ عراقی معہ پیشکش آقا بیگ و محب علی کے
بلا خطہ سی گذری یکصد مہر نور جہانی بوزن صد تولہ واسطے زنبل بیگ ایلچی کی عنایت ہوئے
قلمدان مرصع واسطے صادق خان میر بخشی کے لطف ہوا اور ایک موضع دار الخلافت آگرہ
سی بیچ وجہ انعام خضر خان فاروقی کے مرحمت فرمایا اور اسی سال مین ہشتاد دو ہزار بیگہ قطعہ زمین
اور تین ہزار تین سو پچیس خروار اور چار گانو اور دو قلبہ اور ایک قطعہ باغ اور دو ہزار تین سو ستائیس روپیہ اور
ایک مہر اور چھ ہزار دو سو درب اور ساٹھ ہزار آٹھ سو اسی چرن اور ایک ہزار پانسو بارہ تولہ سونا و چاندی اور
دس ہزار دام خزانہ سی وزن تصدق حضور اشرف کا واسطے فقرا اور ارباب استحقاق کی عنایت ہوا از انجملہ ۳۱
زنجیر فیل کہ دو لاکھ اکتالیس ہزار روپیہ قیمت انکی تہی وجہ پیشکش مین داخل فیلخانہ خاصہ کے ہوئی اور اکاون
زنجیر فیل واسطے امراء عظام اور بندہا درگاہ کی بخشی گئے

سولوان جشن نوروز کا جلوس ہمایون سی

روز دوشنبہ ستائیسوین ۲۷ ربیع الآخر سنہ ہزار و تیس ہجری کو نیر اعظم نے دولت آ

محل کو ساتهه نور جہان افروز اپنی کی منور کر کی عالم کو شاد کام و بہرہ ور کیا سال سولوان اس زمند
درگاہ الٰہی کا ساتهه فرخی و فیروزی کی آغاز ہوا ساعت مسعود زمان محمود مین بیچ دار الخلافت
آگرہ کی اوپر تخت مراد کی جلوس فرمایا اسی روز بہجت افروز مین فرزند سعادتمند شہریار ساتهه منصب
ہشت ہزاری و چہار ہزار سوار کی فرق عزت کا بلند کیا اور پدر بزرگوار نی بہی اول مرتبہ یہی منصب
واسطی برادرون میری کی لطف فرمایا تہا امید کہ میری سایۂ تربیت و رضا جوئی مین منتہای عمر
و دولت کو پہنچی اسی تاریخ باقر خان نی جمعیت اپنی کو آراستہ کر کے ساتهه توزک کی ملاحظہ سی
گذرانی ہزار سوار و دو ہزار پیادہ بخشیان عظام کی شمار مین آئی سو عرض کی ساتهه منصب دو ہزاری
ذات اور چار ہزار سوار کے سرفراز کر کی خدمت فوجداری آگرہ کی ساتهه عہدہ اوسکی کی مقرر فرمائے
چارشنبہ کی روز ہمراہ اہل محل کے کشتی پر بیٹهہ کر بیچ باغ نور افشان کے جانا ہوا اور شب کو اوسی جا آرام کیا
جو باغ مذکور بیچ سرکار نور جہان بیگم کی متعلق ہی روز مبارک شنبہ چہارم کو جشن بادشاہانہ آراستہ
کر کے پیشکش عالی مرتب کی جواہر و مرصع سامان و متاع ہای نفیس جو کچهہ پسند پڑا انتخاب کیا
سواے ہی ایک لک روپیہ قیمت اونکی ہوئی اسی ایام مین ہر روز بعد دو پہر کی کشتی پر بیٹهہ کر واسطی
شکار کی طرف سمونگر کی کہ شہر سی چار کوس پر ہی جاتی اور شب کو طرف دولتخانہ کی آتی ہین رحم
ستار نامی دیو کو نزدیک فرزند اقبالمند شاہ پرویز کی بہیجکی خلعت خاصہ ساتهه کمر مرصع کی کہ مشتمل اوپر ایک قطعہ
یاقوت کبود اور چند قطعہ یاقوت سرخ نفیس کی تہا بہیجا جو صوبہ بہار تغیری مقرب خان سی ساتهه اوس
فرزند کی مرحمت ہوا کہ سزاولی کر کی صوبہ آلہ آباد سی طرف بہار کی راہی کری میرزا اند خویش مظفر
خان نی ٹهٹهہ سی آکر ملازمت حاصل کی میر عضد اللہ جو بہت بوڑہا و منحنی ہو کر عہدہ سامان لشکر

جاگیر سی نہ بر آسکا اوس سی تکلیف خدمت اور تردد حضور کی حکم فرمایا کہ ہر ماہ مین چار ہزار روپیہ خزینہ سی لیتا رہی اور بیچ آگرہ اور لاہور کی جس جگہہ کہ مرضی ہو اقامت قبول کرکے آسودہ و مرفہ الحال ہوکر ساتھہ دعای از دیاد عمر اور دولت کی شغل کری نوین فروردی ماہ کو پیشکش اعتبار خان کی نظر مین آئی قسم جواہر اور اقمشہ وغیرہ سی موازی ہفتاد ہزار روپیہ بیچ جگہہ قبول کی پڑی باقی اوسی کو بخشا محب علی اور آقا بیک وکیلان دارای ایران نی جو بیس راس اسپ اور دو خچر اور تین اونٹ اور عربی کتی سات اور ستائیس تہان زربفت اور ایک شمامہ عنبر اشہب اور دو جفت قالی اور دو نمد تکیہ برسم پیشکش گذاری اور دو راس مادیان معہ کرہ کہ میری بہائی نی اونکی ہاتھہ بہیجی تہی وہ بہی نظر سی گذری بروز مبارک شنبہ کو حسب التماس آصف خان کی معہ اہل محل اوسکی مکان پر جانا ہوا اوسنی جشن عالی ترتیب دیکر بہت نفائس جواہر اور نوادر اقمشہ وغیرہ غرائب تحائف سی پیش نظر کے لایا موازی یک لک و سی ہزار روپیہ ہر قسم سی قبول کرکے بقیہ اوسی کو بخشا بتیس زنجیر فیل نر و مادہ مکرم خان حاکم اوڈیسہ نی برسم پیشکش بہیجے تہی قبول ہوے اور انہین دنون مین ایک کور خر دکہنی مین آیا غریب و عجیب بعینہ مانند ببر سیاہ و رزرد سیرین سی تا دم اور نوک گوش سی تا سم خط سیاہ مناسب جا و مقام کلان و خرد موافق قرینہ پڑی ہوی اور گرد چشم کی خط سیاہ نہایت لطافت سی کہچی ہوی نمونہ قلم قدرت حضرت بدائع نگار کا صفحہ روزگار مین تہا جو نہایت عجیب تہا اسلیے بعضون کو یہہ گمان ہوا کہ شاید رنگ کردیا ہو بعد تحقیقات کی باور ہوا کہ خداوند جہان آفرین کی جانب سی ہی جو عجیب و غریب تہا داخل سوغات برادر شاہ عباس کی کیا گیا تہا ادر خان

اوزبک نی گھوڑی بخاقی اور اقمشہ عراقی برسم پیشکش بھیجی تھی نظر سی گذری خلعت
زمستانی واسطی ابراہیم خان فتح جنگ اور امرای بنگالہ کی مصحوب معز بن شیرازی کی بھیجا گیا
پندرہوین کو صادق خان کی پیشکش ملاحظہ سی گذری ہر قسم سی موازی پندرہ ہزار روپیہ
لیکر تتمہ اوسکا اوسی کو بخشا اسی روز فاضل خان نی پیشکش اپنی لایق گذاری تھوڑا لیا
لیا گیا روز مبارکشنبہ جو جشن نی اراستگی پائی دوپہر ایک بجی تک اورنگ تخت مرادکی
جلوس فرمایا حسب التماس مدار المہامی اعتماد الدولہ ایک جشن ہیچ منزل اوسکی کے منعقد ہوا
پیشکش نگاہان نوادر و نفایس دیار کی ترتیب دیکر تکلفات زیادہ کیا تھا بہمہ جہت موازی
یک لک و اڑتیس ۳۸ ہزار روپیہ لیا اسی روز ایک علم دہمہ وزن دو سولہ کی رنبل بیگ ایلچی کو
عنایت کی اور انہین دنون مین ابراہیم خان نی چند خواجہ سرا بنگالہ سی برسم پیشکش
بھیجی تھی ایک اونمین سی خنثی ظاہر ہوا کہ آلت مردمی اور محل مخصوص عورتون کا بھی رکھتا تھا
لیکن خصیہ ظاہر نہ تھی منجملہ پیشکش مشار الیہ دو منزل کشتیان ہین ساخت بنگالہ کی نہایت
لطیف اندام موازی نوزدہ ہزار روپیہ صرف اوسکی آراستگی مین کیا تھا بی تکلف دونون
کشتی شاہانہ ہین شیخ قاسم کو صاحب صوبہ الہ باس گاگر کی ساتھہ خطاب محتشم خانی اور
منصب پنجہزاری کی امتیاز بخشا اور حکم کیا کہ دیوانیان جاگیر اوسکی اضافہ کو محال غیر عملی سی
تنخواہ مقرر کرین راجہ شیام سنگھہ میدار سری نگر نی ساتھہ عنایت اسپ و فیل کے سرفرازی پائی
انہین دنون مین عرض ہوئی کہ یوسفخان مولد حسین خان پیشکش ظفر بیگ دکن کی ساتھہ مہمات کی
سونپنی والا عدو دلیت حیات کا ہوا اور ایسا سنا گیا کہ اثنا مین اپنی جاگیر مین اور ایسا فربہ ہوا

کہ تھوڑی چلنی سی بہی ہانپتا تہا جس وزکہ خرم سی ملاقات کی آمد رفت مین دم اوسکا چلتا تہا
اور جس وقت کہ سر بادیا گیا بیچ بہنی اور تسلیم کرنی کے عاجز ہوا اور تمام اعضا مین رعشہ پڑ گیا تہا
بڑی صدمی سی تسلیم کرکی روانہ ہوا اور قریب ابر پردہ کی بیہوش ہوکر گرا اوسکی نوکرون نے
پالکی مین ڈالکر گہر پہنچایا جاتی ہی مر گیا غرہ اردی بہشت کو ساتہہ سنبل بیگ ایلچی کی خنجر خاصہ
عنایت کیا اور ماہ مذکور کی چہوتی تاریخ جشن کا رخیر فرزند شہریار نی رونق پائی مجلس حنابندی
کی بیچ دولتخانہ مریم الزمانی کی آراستہ ہوئی اور جشن نکاح بیچ منزل اعتماد الدولہ کی منعقد
ہوا اور جانا ہمارا ہمراہ اہل محل کی بیچ منزل مذکور کی ہوا شب جمعہ کو بعد گذرنی سات
گہڑی کی ساتہہ مبارکی نکاح منعقد ہوا امید کہ اللہ تعالی مبارک کری روز شنبہ انیسوین تاریخ
باغ نور افشان مین فرزند شہریار کو چارقب مرصع معہ دستار وکمر بند اور دو راس اسپ عراقی
معہ زین طلائی اور دوسرا ترکی معہ زین نقاشی عنایت ہوا اور اسی ایام مین شاہ شجاع کی موہنہ
مین چہالی ہوی اینی تکلیف کہ پانی حلق سی نیچی نہین اوترتا تہا اور امید حیات سی منقطع ہوگئی تہی
اور راوسکی باپ کی زائچہ طالع سی یہہ بات نکلی تہی کہ اس سال مین اوسکا لڑکا فوت ہوگا
نجومی کہتی تہی کہ نہ جیی گا مگر جوتک رای خلاف اسکی کہتا تہا مینی دلیل اسکی پوچہی کہا کہ آپ کی
زائچہ طالع مین لکہا ہی کہ اس سال مین کوئی رنج خاطر مبارک کو نہین پہنچیگا اور آپ کی محبت
اس سی بہت ہی توجانتا ہی کہ یہہ زندہ رہی اور دوسرا لڑکا مری اتفاقاً ایسا ہی ہوا
جو لڑکا کہ دختر شاہ نواز خان سی تہا وہ بیچ برہانپور کی فوت ہوا غرض اسکی بہت احکام اوسکی مطابق
پڑے کے اپنی مقام پر اس نامہ مین ثبت ہوی اسلیے مینی فرمایا کہ اوسکو سونی سی تولین چنانچہ برابر

اور پانسو روپیہ ہوی اوسکو انعام مین دیی محمد حسین جابری نی ساتہہ خدمت بخشی گری اور
واقعہ نویسی اوڈیسہ کی سرفرازی پائی منصب لاچین منجم قاقشال کا مہابتخان کی التماس سی ساتہہ
اصل و اضافہ کی ہزاری ذات اور پانسو سوار کا ہوا محمد حسین برادر خواجہ نی کانگڑہ سی آکر ملازمت
حاصل کیے بہادر خان اور نائب کو ہاتی مرحمت ہوکر اوسکی وکیل کے ہاتہہ بہیجا گیا ہرمز و ہوشنگ
پوتی غفران پناہ میرزا محمد حکیم کے کہ بیچ قلعہ گوالیر کے محبوس تہی بنابر حزم و احتیاط کی کہ لازمہ پاس
سلطنت کا ہی اندنون بیچ حضور کی طلب کرکی حکم فرمایا کہ دار الخلافۃ آگرہ مین رہا کرین اور روزینہ
کہ اخراجات ضروری کو وفا کری مقرر ہوا اور اسی ایام مین چاپج نام برہمن کہ اس گروہ کی
دانشمندون سی ہی اور شہر بنارس مین افادہ و استفادہ مین مشغول تہا دولت ملازمت کی پائیے
الحق مطالب عقلی و نقلی خوب تحصیل کرکی اپنی فن مین کامل ہوا تیسوین فروری اس سال کو
ایک موضع مین پرگنہ جالندر سی وقت صبح کی جانب مشرق سی ایک غوغای مہیب اوٹہا چنانچہ
نزدیک تہا کہ وہانکی رہنی والی اوس آواز ہولناک کی ہیبت سی جان دیتی اسی اثنا مین روشنی نمود
ہوئی معلوم ہوا کہ آسمان سی آگ برستی ہی جب شور و غوغا بند ہوا اور دلون نی سراسیمگی
سی قرار پایا ایک قاصد تیز رو نزدیک محمد سعید عامل پرگنہ مذکور کی بہیجکر اس حال سی اطلاع کیے
اوسی وقت عامل مذکور اپنی کو اوپر زمین آتش زدہ پہنچا کر حال معلوم کیا کہ بمقدار دس بارہ
گز کی زمین طول و عرض مین ایسی جل گئی تہی کہ کچہہ اثر سبزہ و گیاہ سی نہ دکہتا تہا اور ویسی ہی
گرم تہی فرمایا کہ زمین کو کہودین ہرچند زیادہ کہودتی تہی حرارت او تپش زیادہ ظاہر ہوتی تہی
یہان تک کہ پارچہ آہن تفتہ نمودار ہوا اور اس مرتبہ گرم تہا کہ گویا کورہ آتش سی باہر نکالا ہی

ذکر صاعقہ و آمدن برق

بہیجی ایک گہڑی کی سرخ ہوا اور اوسکو گہر لاکر خریطہ مین بند کرکے روانہ درگاہ کیا فرمایا یعنی
کہ حضور مین وزن اوسکا کرین ایک سو ساٹہہ تولہ نکلا اوستاد داود کو حکم کیا یعنی کہ شمشیر یا
خنجر یا کارد تیار کرکے لاوی عرض کیا کہ ہتوڑی کے نیچی نہین ٹہرتا ریزہ ریزہ ہوتا ہی فرمایا
یعنی کہ اسصورت مین اور لوہی کی ساتہہ ملاکر بناوین چنانچہ ۳ حصہ آہن برق اور ایک
حصہ آہن دوسرا ملاکر دو قبضہ شمشیر اور ایک خنجر اور ایک کارد بناکر نظر مین لایا خوب اونکا
جوہر اور کہاٹ اور کاٹ تہا ایک کا نام قاطع دوسری کا برق سرشت رکہا بیدل خان نے رباعی
اسمضمون کی لکہہ کر لایا ؎ از شاہ جہانگیر جہان یافت نظام * افتادہ بعہد او ز برق آہن
خام * زان آہن شد بحکم عالمگیرش * یک خنجر و کارد با دو شمشیر تمام * تاریخ اوسکی شعلہ
برق بادشاہی درست ہوئی ان دنون راجہ سارنگ دیو فی کہ نزدیک فرزند اقبالمند شاہ پرویز
کے گیا تہا آکر سعادت ملازمت کی حاصل کی عرضداشت کی تہی کہ یہہ مرید حسب الحکم الہ آباد سی
متوجہ صوبہ بہار کا ہوا امید کہ عمر اپنی سی برخوردار ہووی قاسم خان نی ساتہہ عنایت نقارہ
کی سرفرازی پائی اسی تاریخ علیم الدین نام ملازم خرم نی عرضی اوسکی مشتمل اوپر نوید فتح کی معہ
شست مرصع کی کہ بطریق نذر کی بہیجی تہی لاکر پیش کی خلعت واسطی اوسکی بہیجکر رخصت کیا
امیر بیگ برادر فاضل بیگ خان ساتہہ دیوانی سرکار فرزند شہریار کی اور محمد حسین برادر خواجہ
جہان اوپر بخشیگری کی اور معصوم اوپر خدمت میر سامانی اوسکی مقرر ہوی سید حاجی نی واسطی کمک
لشکر ظفر اثر دکن کی دستوری پائی اور اسپ اوسکو عنایت ہوا اور مظفر خان نی اوپر خدمت
بخشیگری کی سرفرازی پائی قرین ہی لاوالدہ امام قلی خان والی توران نی ایک مکتوب

مشتمل اوپر ظاہر کرنی نسبت اخلاص اور مراسم آشنائی کی تہا نورجہان بیگم کی بہیجا تہا
اور تحفی اوس دیار کی برسم سوغات ارسال کیی تہی اسلیی خواجہ نصیر کو کہ بندون قدیم اور
خدمتگارون نمایان شاہزادگی میری سی ہی نورجہان بیگم کی طرف سے برسم رسالت اور ایک مکتوب
معہ لفافی اوس ملک کے ہاتہہ خواجہ مذکور کے بہیجا گیا آندنون مین کہ باغ نورافشان محل نزول
بارگاہ اقبال کا تہا بچہ زرنگ بہشت روزہ نی بالای بام دولتخانہ سی کہ آٹہہ گز ارتفاع رکہتا تہا
جست کرکے زمین پر آیا اور کہونی لگا اور کچہہ آسیب اوسکو نہ پہنچا جو تہی خورداد ماہ الہی کو افضل خان
دیوان خرم نی عرضی اوسکی کہ مشتمل اوپر نوید فتح وفیروزی کی لایا تہا سعادت آستانہ بوسی کیے
پائی اور تفصیل اوسکی یہہ ہی کہ جو لشکر منصور بیچ حوالی اوجین کی پہنچا ایک جماعت نی بندہای درگاہ
سی کہ قلعہ مین رہتی تہی نوشتہ بہیجا کہ ایک فوج مقہورین سی قدم جرات و بیباکی کا آگی رکہہ
آب نربدہ سی گذری ہی اور چند موضع کہ نیچی قلعہ کی واقع ہی جلا کر تہا لوٹ مار کی مشغول
ہین مدار المہام خواجہ ابوالحسن ساتہہ پنجہزاری سوار کی برسم دہاوہ کی مقرر ہوا کہ جلد دوڑ کرکے
سزا اوس گروہ بدکردار کو دیوی خواجہ راتون رات چلکر وقت طلوع صبح کی اوپر لب آب نربدہ
کے پہنچا تہا کہ انہون نی خبر پائی اور ایک لحظہ بیشتر پانی مین پڑکر آپ کو سلامت نکال لی گئی
کہ ناگاہ بہادرون نے جلد چلنی ساتہہ تعاقب کے قریب چار گروہ کی دوڑکر بہتون کو ساتہہ شمشیر
انتقام کے مسافر راہ عدم کا کیا اور مقہورین برہان پور تک بہاگی کہ نوشتہ خرم کا نزدیک خواجہ
ابوالحسن کی پہنچا کہ ہماری آنی تک توقف کرو سو مقارن اوسکی تہا عساکر اقبال کے ساتہہ فوج
دہاوہ کی آملا اور کوچ بکوچ برہان پور تک دوڑا اور ابہی وہ مخذول نی عاقبت پائی ادبار اوپر

فرار کے رکہنگر گرد شہر کے بیٹھی تہی جو مدت دو سال تک نبدہای درگاہ ساتہہ اون مقہورون
کے بیچ زد و خورد کی تہی اور طرح طرح کی رنج و تعب بیجاگیری اور عسرت غلہ سی کہینچی تہی اور سوارے
دائمی سی گہوڑی زبون ہوی اسلیئی نہ روز تک بیچ سرانجام لشکر کی توقف ہوا ان نو دن
مین تیس لاکہہ روپیہ اور طعام بہت واسطی سپاہ منصور کی تقسیم ہوا اور بنراولان گماشتہ
لوگون کو شہر سی باہر لائی اور ہنوز بہادران رزم دوست نی ہاتہہ واسطی لڑائی کی نہ اوٹہایا تہا
کہ وہ سیاہ بخت تاب مقاومت کی نہ لاکر مانند بنات النعش کی برہم ہوی جوانان تیز
جلو نی پیچہی سی اکر بہتون کو ساتہہ تیغ انتقام کی اوپر خاک کی ڈالا اور ساتہہ اسی دستور کی
فرصت نہ دیکر مارتی دہاڑتی کہرکی تک کہ جای اقامت نظام الملک وغیرہ مقہورون کی تہی لیگئی
اور ایک روز پیشتر پہنچنے عساکر منصور ظفر پیکر کے نحوست اختر نی پہنچنی افواج قاہرہ سی آگاہی پاکر نظام الملک کو ساتہہ اہل
و عیال اور احمال و اثقال کی بیچ قلعہ دولت آباد کی لیگئی تہی اور اوس جا کہ آگی اوسکی چلپہ او خیمہ
تہا پشت ساتہہ قلعہ کی دیکر مہیا اور اکثر آدمی اوسکی اطراف ملک مین پراگندہ ہوی اور سران
لشکر ظفر اثر نی ساتہہ سپاہ کینہ خواہ کی تین روز بیچ بلدہ کہرکی کی توقف کرکی شہر کو کہ بیچ مدت
بیست سال کی تعمیر پائی تہی ایسا خراب کیا کہ بیست سال مین بہی رونق اصلی پر نہ آویگا مجملاً بعد
انہدام اون مکانون کی لشکرون نی اسپر قرار پایا کہ جو ہنوز فوج مقہورون کی قلعہ احمدنگر کو گہیری
ہی ایک مرتبہ وہان جاکر ارباب فتنہ کو تنبیہ کرکی از سر نو سامان اذوقہ درست کرکی کمک چہوڑکر
پہر آنا چاہیے تہہ اس عزم کی روانہ ہوکر قصبہ پٹن تک دوڑی مقہورون نے عاجز آکر وکلا اور امرای اپنی
بہیجکر عجز و زاری شروع کی کہ آیندہ سر رشتہ بندگی اور دولتخواہی کا ہاتہہ سی دینگی اور حکم عالی سی قدم

باہر نہ رکھین گی اور جو کچھہ کہ فرمایا جاوی پیشکش و جریمہ سی منت سمجھکر سرکار مین بھیجین گے
اتفاقاً ان چند روز مین عسرت تمام گرانی غلہ سی بیچ لشکر کی ظاہر تہی اور یہی خبر پہنچی کہ ایک
جماعت نی مقہورون مین سی کہ قلعہ احمد نگر کو گھیری تہی خبر نہضت لشکر ظفر اثر سی ترک محاصرہ کرکی
گرد قلعہ سی اوٹھہ ہی آلیی ایک فوج واسطی کمک خنجر خان کی بھیجکر روپیہ بر سبیل مدد خرچ ارسال
کیا اور خاطر سب جہت سی فارغ کرکی دو تنخواہ مظفر و منصور لوٹی بعد عجز و زاری بسیار کی
مقرر ہوا کہ سوا اوس ملک کی کہ قدیم سی بیچ تصرف اولیای دولت کی تہا موازی چہار دہ
کروہ دوسری اون محال سی کہ متصل سرحد بادشاہی کی ہی چہوڑین اور پنجاہ لاکھ روپیہ برسم
پیشکش بیچ خزانہ عامرہ کی پہنچاوین افضل خان کو رخصت کرکی ایک کلگی لعل کہ وزرای
ایران نی بھیجی تہی اور تعریف اوسکی لکہی گئی واسطی خرم کی عنایت کرکی بہمراہ موما الیہ کو خلعت
و فیل و دوات قلم مرصع مرحمت ہوا خنجر خان کو بیچ حراست قلعہ احمد نگر کی مصدر خدمات پسندیدہ
اور تردد ات شایستہ کا ہوا تہا ساتہہ منصب چار ہزاری ذات اور ہزار سوار کی سرفراز
ہوا مکرم خان نی حسب الحکم صوبہ اوڈیسہ سی آکر معہ اپنی برادرون کی سعادت ملازمت کی پائی
اور ایک لڑی مروارید کی نذر گذرانی مظفر الملک ولد بہادر الملک ساتہہ خطاب نصرت خانی
کے سرفراز ہوا اودی رام دکہنی کو علم عنایت ہوا اور عزیز اللہ ولد یوسف خان ساتہہ
منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار کی ممتاز ہوا روز مبارک شنبہ بیسوین کو مقرب خان نی
صوبہ بہار سی آکر سعادت آستان بوسی کی پائی درین ولا آقا علی و محب علی بیگ و حاجی
بیگ و فاضل بیگ فرستادہای دارای ایران کو کہ ساتہہ دفعات کی آئی تہی رخصت فرمایا

اور آقا بیگ کو سروپا اور خنجر اور سرپند مرصع اور چالیس ہزار روپیہ نقد انعام ہوی اور محب علی
بیگ ساتھہ خلعت اور تیس ہزار روپیہ کی سرفراز ہوا اور اوپر اسی دستور کی دو میرون کو بہی حسب لیاقت
اون کی انعام دیا گیا اور اپنی نشانیین مناسب وقت واسطی برادر والاقدر کی ہاتہہ ان میرون کی
کے بہیجا گیا اور اسی تاریخ مکرم خان اوپر صاحب صوبگی دار الخلافت دہلی اور خدمت فوجداری
میوات کی سرفراز ہوا شجاعت خان عرب نی ساتھہ منصب سہ ہزاری ذات اور دو ہزار و پانصد سوار
کے اصل و اضافہ سی سر افتخار کا بلند کیا شرزہ خان اوپر منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار اور
گردہر ولد رای سال کچہواہہ ساتھہ ہزار و دوسو ذات اور نوسو سوار کی ممتاز ہوی آٹھ اور انیسوین
کو قاسم بیگ فرستادہ دارای ایران نی آکر ملازمت حاصل کیے اور مکتوب اوس برادر عالی قدر کا
کہ مشتمل اوپر مراتب محبت و یکجہتی کی تہا گذار کر جو کچہہ برسم سوغات کی بہیجی تہی پیشنظر کی لایا اور
غرہ تیرماہ الٰہی کو فیل خاصہ گج رتن نام واسطی فرزند خان جہان کی ہمنی بہیجا نظر بیگ ملازم خرم
عرضی اوسکی لایا اور نظر سی گذران کر التماس اسپ بخشی کی کی واسطی راجہ کشن داس کی فرمایا کہ
ہزار راس اسپ طویلون سرکار سی پندرہ روز مین سامان کر کی ہمراہ روانہ کرے اور اسپ
روپ رتن نام کہ دارای ایران نی غنایم لشکر روم سی ارسال کیا تہا واسطی خرم کی عنایت کرکے
بہیجا اور اسی روز غیاث الدین نام ملازم ارادت خان نی عرضداشت اوسکی کہ مشتمل اوپر نوید
فتح کی بہیجی تہی گذرانی پیچ اوراق گذشتہ کی شورش اور فتنہ انگیزی زمینداروں کشتوار کی
اور بہیجنا جلال ولد دلاور خان کا لکہا تہا جو اس مہم نی سرانجام نپایا تہا ارادت خان کو حکم ہوا تہا
کہ آپ اوس خدمت شایستہ پر دوڑ کر مفسدون بد سرانجام کو تنبیہ و تادیب موافق دیوی

اور ایسا ضبط اوس کوہستان کا کری کہ غبار تفرقہ اور آشوب ویر حواشی اوس ملک کی
نہ بیٹھی ہومی الیہ نی حسب فرمان واجب الاذعان دوڑ کر کی خدمت شایستہ ظاہر کی اور اہل
فتنہ و فساد آوارہ ہوکر آدہی جان باہر لی گئی از سر نو کانٹا شور و فساد کا اوس ملک سی نکل گیا
اور ساتہہ مردم کاری کی استحکام دیگر ضبط خانجات کر کی کشمیر کو مراجعت کی بدلی انکی متنگی
پانسو سوار اوپر منصب ارادتخان کی زیادہ کیی گئی جو خواجہ ابو الحسن اوپر مہم دکن کی مصدر ترددات
شایستہ کا اور خدمات پسندیدہ کا ہوا تہا ہزار سوار اوپر منصب مشار الیہ کی زیادہ فرمائی احمد بیگ
برادر زادہ ابراہیم خان فتح جنگ کا ساتہہ صاحب صوبگی اوڈیسہ کے سرفراز ہوکر ساتہہ خطاب
خانی اور علم اور نقارہ کی بلند رتبہ ہوا اور منصب اوسکا اصل و اضافہ سی دو ہزاری اور پانسو سوار کا
فرمایا جو بارہا فضائل و کمالات قاضی نصیر برہان پوری کی سنی گئی خاطر حقیقت جو نی واسطی
صحبت مشار الیہ کی رغبت زیادہ کی درینولا حسب الطلب درگاہ مین آیا عزت و دانش
اوسکی کو پاس کر کی مین ساتہہ اکرام و احترام کی پیش آیا قاضی کو علم عقلی و نقلی مین لا ثانی پایا
ایسی کتاب نہ ہوگی کہ اوسکی مطالعہ سی نہ گذری ہو لیکن ظاہر اوسکا ستہا باطن کی آشنا
نہین جو ساتہہ درویشی کی نہایت راغب و مائل پایا تکلیف ملاقات کی نہ کی اور پنجہزار روپیہ
عنایت فرماکر رخصت دی کہ اپنی وطن مین پہنچکر آسودہ حال رہی غرہ مرداد ماہ الٰہی کو
باقر خان ساتہہ منصب دو ہزاری ذات اور بارہ سو سوار کی سرفراز ہوا اور امرا اور بندہ ہای
بادشاہی سی کہ فتح دکن مین ترددات شایستہ پیش پہنچایا بتیس نفر تہا اضافون لایق
کی معزز و مفتخر ہوئی عبد العزیز خان نقشبندی کہ واسطی حکومت قندہار کی مقرر ہوا حسب التماس

فرزند

فرزند خان جہان کی اوپر منصب سہ ہزاری ذات اور دو ہزار سوار کی سرفراز ہوا غرہ شہریور
کو شمشیر مرصع واسطی زنبل بیگ ایلچی کی عنایت کی اور ایک گانو اعمال دار الخلافہ سی کہ مبلغ
ہزار روپیہ کی جمع رکہتا تہا وہ بہی اوس کو مرحمت ہوا اور میر ابو الحکیم رکنا کو واسطی شورش مزاج
اور بدخلقی اور وقوف نہونی کی لایق خدمت کی نہ جانکر رخصت فرمایا کہ جہان چاہی جاوی
جو عرض ہوی کہ ہوشنگ برادرزادہ خان عالم نی خون ناحق کیا حضور مین طلب فرماکر بازپرس
کی بعد ثبوت حکم قصاص کا دیا جاتا کہ اس امر مین رعایت خاطر شاہزادہ کی نہ کی تو امرا کہان
رہی امید کہ توفیق رفیق ہو غرہ شہریور کو آصف خان کی التماس سی اوس کی مکان مین جاکر
حمام مین کہ نیا بنا تہا غسل کیا بی تکلف نفیس و مکلف ہی بعد فراغ غسل سی پیشکش شایان
لایا جو پسند آیا قبول کیا باقی اوسی کو دیا وظیفہ خضر خان خاندیسی کا اصل و اضافہ سی ہزار روپیہ
مقرر ہوا انہین ایام مین عرض ہوی کہ کلیان نام آہن گر اوپر عورت ہمقوم اپنی کی عاشق
زار ہی اور اظہار عاشقی کا کرتا ہی اور وہ عورت باوجود ایسی عاشق ہونے کی اصلا ساتہہ آشنائی
اوسکی کی تن نہین دیتی اور محبت اوسکی اوسکی دل مین تاثیر نہین کرتی سو دونون کو حضور
مین طلب فرماکر بازپرس کی ہرچند عورت کو واسطی نکاح اوس دلدادہ کی ترغیب دلائی سود مند
نہ پڑی اوسوقت آہنگر نی کہا کہ اگر یقین جانون مین کہ اس عورت کو مجہی عنایت فرمائیگا
تو مین آپ کو بالای شاہ برج سی نیچی ڈالون مینی ازروے ہنسی کی کہا کہ شاہ برج موقوف اگر دعوی
تیری محبت کا فروغ راستی کا رکہتا ہی بام اس خانہ سی آپ کو نیچی ڈال مین اوسکو حکما تجکو دونگا
ہنوز سخن تمام نہ ہوا تہا کہ برق آسا جلد دوڑ کر اپنی کو نیچی ڈالا بجرد گرنی کی چشم و دہان اوسکی سی

اضافہ منصب عابد خان

خون جاری ہوا مینی اوس ہزل و مطایبہ سی بہت ندامت کہینچی اور آزردہ خاطر ہوا اور
آصف خان سی فرمایا کہ اوسکو گہر لیجاکر تیمارداری کری جو پیمانہ حیات اوسکی کا لبریز ہوا تہا اوسی
آسیب سی مرگیا ✽ عاشق کہ جان نثار بران آستانہ ساخت ✽ از شوق جان سپر و اجل را بہانہ
ساخت ✽ مہتاب خان کی التماس سی منصب لاچین قاقشال کا اصل و اضافہ سی
ہزاری ذات اور پانسو سوار کا ہوا ✽ بیچ سوانح گذشتہ لکہا گیا ہی کہ روز جشن دسہرہ
کی کشمیر مین اثر گرفتگی نفس و کوتاہی دم کا اپنی مین پایا مینی محملاً کثرۃ باریکی اور رطوبت
بیچ مجرای نفس کے جانب چپ مین قریب دل کی گرانی اور گرفتگی ظاہر ہوئی رفتہ رفتہ
نوبت ساتہہ سختی کی پہنچی اطبا کہ ملازمت مین تہی اول حکیم روح اللہ مصری کا علاج ہوا
چند روز ساتہہ دواؤن گرم ملائم کے تدبیر کی ظاہر اگرچہ تخفیف محسوس ہوئی جو اوس کس لوہی
اوپر آیا پہر ویسی سختی نی مونہہ دکہایا اس مرتبہ چند روز ساتہہ شیر بز اور پہر ساتہہ شیر شتر کے
کی مشغول رہا سیی فائدہ نہ پایا مقارن اسحال کی حکیم رکنائی کہ سفر کشمیر سی اوسکو معاف کہا تہا او
بیچ آگرہ کی چہوڑا تہا خدمت ملازمت کی پائی اور ازروی دلیری اور ظاہر کرنی قدرت کی مرتکب
معالجہ کا ہوا اور مدارا و پرادویہ گرم و خشک کی رکہا اوسکی تدبیرون سی بہی فائدہ نہ ہوا بلکہ بسبب
افزونی حرارت و خشکی دماغ و مزاج کا ہوا اور نہایت ضعف ہوا اور مرض نی مونہہ زیادتی پر کہا
اور محنت نہایت کو پہنچی اسوقت و اسحالمین کہ دل سنگ خارا کا مجہپر جلتا تہا صدرالبیر حکیم
میرزا محمد کو کہ اطبای عمدہ عراق سی تہا بیچ عہد دولت پدر بزرگوار میری کی ولایت سی آیا تہا بعد
اوسکی کہ تخت سلطنت نی ساتہہ وجود نیاز مندکی آراستگی پائی جو ساتہہ جوہر استعداد اور تصرف

طبیعت کی سب سی امتیاز رکہتا تہا بیچ مقام تربیت اوسکی کی ساتہہ خطاب مسیح الزمانی کی امتیاز
بخشا اور پایہ اعتبار کا دوسری اطباسی کہ ملازمت مین تہی زیادہ کیا اس خیال سی کہ شاید کسی وقت
مین اوقات سی مصدر خدمات کا ہوسکی اوسنی نا حق شناسی باوجود چندین حقوق و منت رعایت
کی مجکو بیچ اس عارضہ مصیبت اندوز کی دیکہہ کر اسی حال کو پسند کر کی اصلا تہہ دوا و علاج کی اپنی کو
آشنا نہ کیا باوجود اوسکی کہ جمیع اطباسی کہ بیچ ملازمت کی حاضر تہی زیادہ امتیاز رکہتا تہا متصدی
علاج کا نہین ہوتا تہا ہر چند عنایت اور التفات ظاہر کرنی مین ساتہہ مدارا اور مواسات کی تکلیف
کرتا تہا وہ زیادہ سخت ہو کر جواب مین کہتا تہا کہ مینی اوپر حذاقت و دانش اپنی کی اسقدر اعتماد نہین
رکہتا کہ متصدی علاج کا ہوسکون اور ایسی ہی حکیم ابوالقاسم پسر حکیم الملک باوجود نسبت خانہ
زادگی و حقوق تربیت کی متوہم و متوحش اپنی کو ظاہر کرتا تہا بلکہ علاج سی دور ہوتا تہا لاچار ہو کر
ہاتہہ مطرف سی باز رکہکر تدبیرات ظاہری سی دل اٹہایا اور کہا کر آپ کو تہہ حکیم علی الاطلاق کی سونپا اور
جو نشہ پیالہ کی تخفیف ہوتی تہی دن کو بہی بخلاف ضابطہ معتادی کی ارتکاب کرتا تہا رفتہ رفتہ زیادہ ہوا
اور ضعف و محنت نی ہونہ ساتہہ زیادتی کی رکہا نورجہان بیگم کہ تدبیر و تجربہ اوسکا ان اطباسی زیادہ
ہی خصوصاً جبکہ از روی مہربانی اور دلسوزی کی ہو سو اوسنی تدبیر کم کرنے پیالہ کی اور تدبیرین مناسب
وقت اور ملایم حال لین اگرچہ آگی اس سی بہی علاج اطبا کا بصلاح و صواب دید اوسکی تہا لیکن
اسوقت مدارا اوپر مہربانی اوسکی کے رکہا اور شراب کو بتدریج کم کیا اور چیزون نامناسب و غذا او
ناموافق سی محافظت کی امید کہ حکیم حقیقی شفاخانہ غیب سے صحت کامل کری روز دوشنبہ دوازدہم ماہ
مذکور کر مطابق بست و پنجم شہر شوال سنہ یکہزار و سی ہجری جشن وزن شمسی کی ساتہہ مبارکی

اور فرخی کی آراستگی پائی جو سال گذشتہ مین بیماری صعب کہینچکر بیچ محنت اور آزردگی کی
گذرا تہا شکر اوس بات کا کہ ایسا سال ساتہہ خیریت کی گذرا اور بیچ شروع سال حال کے
اثر صحت کا اوپر چہرہ مراد کی ظاہر آیا نور جہان بیگم نی التماس کی کہ وکلا اوسکی متصدی اس
جشن کی ہوین بخدا ایسی مجلس ترتیب کی کہ حیرت افزای نظار گیان ہوئے اور جس تاریخ
سی کہ نور جہان بیگم بیچ عقد ازدواج اس نیازمند کے آئی اگرچہ سب جشنون شمسی و قمری
مین لوازمہ اوسکا جیسا کہ چاہیئے لایق اس دولت کی ہو ترتیب کرکی سرمایہ سعادت و نیکبختی
کا جانتی لیکن اس جشن مین بہت بہت تکلفات بڑہا کر آراستگی مجلس اور ترتیب بزم مین
نہایت توجہ بیچ عمل کے لائی اور ایکجماعت بندہای پسندیدہ خدمت سی اور خواصون و مقربان سی
کہ اس ضعف مین از روی اخلاص و جانفشانی کے ہمیشہ حاضر ہوکر پروانہ وار گرد سر میری کے
پہرتے تہی تہا نوازشات لایق کی خلعت و کمربند و شمشیر مرصع اور خنجر مرصع اور اسپ و فیل
اور خوانون پر زر کے ہر ایک کو لایق پایہ اپنی کی سرفراز کیا و باوجودی کہ اطباسی خدمت
شایستہ ظہور مین نہ آئی تہی اور ساتہہ تہوری خفت کی کہ دو تین دن مین حاصل ہوتی تہی
کسی تقریب سی قسم قسم کی مراحم ظہور مین آتی تہین اس جشن ہمایون مین بہی ساتہہ انعامات
لایق کے نقد و جنس سی کام دل کا اونکو حاصل ہوا بعد فراغ جشن سی خوان جواہر و زر کی
نثار کرکی بیچ دامن اہل نشاط و ارباب استحقاق کی ٹہونی گئی اور جوتک رائی منجم کو کہ نوید بخش
صحت و تندرستی سی تہا ساتہہ مہر و روپیہ کے وزن کرکے مبلغ پانصد مہر اور ہفت ہزار روپیہ
بیچ وجہ انعام اوسکی کی مقرر ہوا آخر مجلس مین جو پیشکش واسطی میری ترتیب دی گئی

تھی پیچ نظر کے لائی جواہر اور مرصع آلات و قمشہ اور اقسام نفائس سے جو کچھ کہ دل کو پسند پڑا
قبول کیا حاصل کلام کا یہ کہ موازی دو لاک روپیہ صرف اس جشن عالی کی بابت اون انعامات
کے کہ نورجہان بیگم نے کیا زیر قلم آیا سوای اوسکے کہ برسم پیشکش اوسنے گذرانی اور سالہای گذشتہ
مین کہ مین صحت رکھتا تہا تین من ایک دو سیر اوپر یا کم مین وزن مین آتا تہا اس سال مین
بسبب ضعف و لاغری کے دو من اور ستائیس سیر وزن ہوا روز مبارک شنبہ غرہ ماہ الٰہی کو
اعتقاد خان حاکم کشمیر نے ساتھ منصب چار ہزاری و دو ہزار و پانصد سوار کے سرفرازی پائی
راجہ گجسنگھ ساتھ منصب چار ہزاری و تین ہزار سوار کے ممتاز ہوا جو خبر بیماری میری کی فرزند شاہ
پرویز کو پہنچی بے انتظار فرمان طلب کے بیتاب ہوکر متوجہ ملازمت کا ہوا تاریخ چودھوین [۱۴] ماہ مذکور کو
بسبب ساعت مسعود و زمان محمود کے اوس فرزند سعادتمند نے سعادت آستانہ بوسی کی پائی تین بار
گرد تخت کے پھرا ہر چند مبالغہ کرکے سوگند دیتا تہا مین اور منع فرماتا تہا وہ بیقراری اور تضرع کی زیادہ
ہوتا تہا ہاتھ اوسکا پکڑ کے جانب اپنی کہینچا اور از روی شفقت اور عاطفت کے آغوش مین لیا
اور التفات اور توجہ بہت ظاہر کیے امید کہ عمر و دولت سے برخوردار ہو [۲۰] بیسوین لاکھ روپیہ
ہاتھ اللہ داد خان کے واسطے صرف ضروریات لشکر دکن کے نزدیک خرم کے ارسال کیے اور مشارالیہ
نے ساتھ عنایت فیل و علم کے سرفرازی پائی [۲۸] اٹھائیسوین کو قیام خان قراول بیگی نے ساتھ مرض
طبعی کے ودیعت حیات سونپی خدمتگاروں مین سے مزاجدان تہا اور قطع نظر فنون شکاری
اکثر جزئیات سے خبردار رہتا اور بیرونی میری مزاج کی بہت کی تہی اس واقعہ سے مجکو بہت قلق ہوا
امید کہ اللہ تعالی اوسکو بخشے تاریخ [۱۹] اونیسوین کو والدہ نورجہان بیگم کی رحمت حق کی شامل ہوئے

صفت حمیدہ اسکی بانو خاندان عصمت کی کیا لکہون بلا مبالغہ بیبیاں کی خلیقتی اور دانائی اور تمام
خوبیون کی کہ زیور عورات کا ہی مادر روزگار نی مثل اوسکی نہ جنا ہوگا اپنی ماسی اونکو برتر سمجہتا تہا
مین نسبت تعلق اور رابطہ محبت کہ اعتماد الدولہ کو ساتہہ اونکی تہا یقین ہی کہ کسی خاوند کو ایسا نہوگا
قیاس چاہیی کرنا کہ اوپر اوسکی غم وہ کی کیا حادثہ گذرا ہوگا اور اسطرح نسبت تعلق نورجہان بیگم
کی تہا ایسی والدہ کی کیا لکہی جاوی کہ احاطہ تحریر سی باہر ہی آصف خان فرزند مثل باوجود نہایت
خردمندی اور دانائی کی جامہ شکیبائی کو چاک کر کی لباس تعلق سی باہر آیا پدر مجروح خاطر کو بسبب
حال گرامی فرزند سی غم پر غم اور درد پر درد زیادہ ہوا ہر چند نصیحت کی گئی سودمند نہ آئی لیکن
مین خود واسطی پرسش اوسکی کی گیا جو ابتدا شورش مزاج اور آزردگی خاطر اوسکی کی تہی از
روی شفقت اور مرحمت کی حرف چند نصیحت آمیز فرما کر صحبت کی اور چہوڑا تا کہ وہ پریشانی
کم ہو بعد چند روز کی جراحت درد اوسکی کو ساتہہ مرہم التفات کی علاج کر کے پہر بیچ لباس
اہل تعلق کی لاؤن اگرچہ اعتماد الدولہ واسطی رضا جوئی میری کی ظاہر مین اپنی کو ضبط
کرتا تہا لیکن وہ الفت کہ اوسکو تہی بی اختیار ظاہر ہوتی تہی عشرہ آبان ماہ الٰہی کو
سربلند خان و جانباز خان و باقی خان نی تہا عنایت نقارہ کی سربلندی پائی عبد اللہ خان
نی بارخصت صاحب صوبہ دکن کی بیچ محال جاگیر اپنی کی آیا ساتہہ دیوانیون عظام کی فرمایا تہی کہ
جاگیر اوسکی تغیر کرو واسطی اعتماد رای کی حکم ہوا کہ سزاول کر کی اوسکو صوبہ مذکور مین پہنچا دے
اول اس سی کچہہ احوال مسیح الزمان کا لکہا گیا کہ باوجود چندین حقوق تربیت کے اس قسم کی بیماری
مین توفیق خدمت گذاری کی نہ پائی اور عجب تر وہ کہ دفعتاً التماس سفر حجاز کی اوسسے

گریچہ تمام وقتون کی ہر کام مین توکل اس نیاز مند کا اللہ تعالی پر ہی کشادہ پیشانی رخصت فرمانے
باوجودیکہ سب قسم کا سامان کہتا تہا تین ہزار روپیہ واسطی مدد خرچ کی انعام ہوا امید ہی کہ حکیم
علی الاطلاق بی وسیلہ اطبا اور سبب دوا کی اس نیازمند کو شفاخانہ کرم اپنی سی صحت عاجل اور
شفای کامل عطا کری جو ہوا آگرہ کی بسبب شدت حرارت و افراط گرمی کی موافق نہ ہوی تاریخ تیرہوین
روز دوشنبہ آبان ماہ الہی سنہ سولہ مین رایات عزیمت بسمت کوہستان شمالی کی بلند کیی گیی
کہ اگر ہوا وہان کی قریب اعتدال ہوگی تو اوپر کنارہ آب گنگ کی کوی سرزمین خوش کی اختیار
کرکی بنا ایک شہر کی رکہی جاوی کہ موسم تابستان مین محل اقامت ہووی اگر نہ جانب کشمیر کے
عنان عزیمت کی پہیری جاوی اور مظفر خان کو ساتہ حفظ و حراست دارالخلافہ آگرہ کی ساتہ نقارہ
و اسپ و فیل کے سرفراز فرمایا اور میرزا محمد مراد اوسکی کو واسطی فوجداری نواحی شہر کی مقرر کرکی ساتہ
خطاب اسد خانی اور اضافہ منصب کے ممتاز کیا اور باقر خان کو اوپر خدمت صوبہ داری صوبہ اودہ کے
سرفراز کرکی رخصت فرمایا چہبیسوین ماہ مذکور کو نواحی متہرا سی فرزند اقبال مند شاہ پرویز کی اوپر
صوبہ بہار اور محال جاگیر اپنی کی دستوری پائی سروپای خاصہ معہ ادری اور خنجر مرصع اور اسپ
و فیل کے لطف فرماکر رخصت کیا امید کہ عمر سی برخوردار ہووی مکرم خان حاکم دہلی سعادت
زمین بوسی کی سرفراز ہوا چہٹی تاریخ کو دارالملک دہلی مین اتفاق نزول ہوا و روز سلیم گڈہ مین
مقام فرماکی نشاط شکار مین مشغول ہوی آنہین دنون عرض ہوئی کہ جادو رای کہ ان عمدہ سرداران
دکن سی ہی ساتہ رہنمونی سعادت اور بدرقہ توفیق کی دولتخواہی اختیار کرکی بیچ سلک دولتخواہونکی
منتظم ہوا فرمان مرحمت عنوان تہا خلعت و خنجر مرصع کی ہاتہ ترائن داس راٹہور کی عنایت

کمر کی واسطی اوسکی بہیجا غرہ دی ماہ الٰہی مطابق ساتوین شہر صفر سنہ ۱۰۳۱ ہجری مین مقصود
برادر قاسم خان ساتہہ خطاب ہاشم خانی کی اور ہاشم بیگ خویشی تہتہ خطاب جان نثار خانی
کے سرفراز ہوا ساتوین ماہ مذکور کو مقام ہردوار مین کہ اوپر کنارہ گنگ کے واقع ہی نزول سعادت
کا اتفاق پڑا ہردوار معتبر معبد معابد مقررہ ہنود سی ہی اور بہت سی برہمنون نے اسجا گوشہ اختیار
کیا ہی بیچ آئین دین اپنی کی یزدان پرستی کرتی ہین ہر یکسینی موافق استحقاق اوسکی کی تصدق نقد
اور جنس سے عطا کیا جو آب و ہوا اوس دامن کوہ کی پسند خاطر نہ پڑی اور کوئی سرزمین خوش نہ آئی
طرف دامن کوہ جمو کی قصد فرمایا اندنون بیچ عرض کی پہنچا کہ راجہ بہاو سنگہ ملک کن مین
مسافر ملک عدم کا ہوا اور افراط شراب سی نہایت ضعیف و زبون ہوا تہا ناگاہ غشی اوسپر
غالب ہوی ہر چند اطبا نی تدبیر کی سود مند نہ آئی دوسری دن مرگیا دو عورتین اور آٹہہ باندین
بیچ آتش وفا اوسکی کی جلین جگت سنگہہ برادر کلان اوسکا اور مہا سنگہہ برادرزادہ اوسکا دونون نے
نقد حیات کو شراب سی ضایع کیا مشار الیہ نی اونہون سی بہی عبرت نہ پکڑی نہایت اچہا آدمی
تہا ایام شاہزادگی سی نزدیک میری تہا اور میری تربیت سی ساتہہ مرتبہ پنجہزاری کی پہنچا تہا
جو اوسکی بیٹا نہ تہا نبیرہ برادر کلان اوسکی کو باوجود صغر سن کے اوپر خطاب راجگی کے سرفراز کرکے
منصب دو ہزاری ذات و ہزار سوار کا عنایت فرمایا پرگنہ انبر کہ وطن اونکا ہی سابق دستور
اوسکی جاگیر مین رہا تا جمعیت اوسکی متفرق نہ ہو اصالت خان پسر خانجہان منصب ہزاری
ذات و پانسو سوار سی سرفراز ہوا ہشتم ماہ مذکور کو بیچ سراے آلو تودہ کی منزل ہوئی جو ہمیشہ
بیچ نشاط شکار کے مشغول ہونا اور طبیعت واسطی کہانی گوشت اون جانورون کی کہ اپنی ہاتہہ سی

سکار کرون زیادہ راغب ہی اور بباعث وسواس احتیاط کی کہ ایسی امور مین ہی حکم ہے
کہ بیچ حضور کی پکایا کرین اور خود مقید ہو کر چینہ دان اون کا ملاحظہ کرتا ہون کہ کیا کہاتی
ہین اور کیا ان کی خوراک ہی جو پسند نہ پڑا اوسکو دور کرتا ہون اور اقسام مرغابی سے سوا
سونی کے میل نہ تہا جسوقت کہ دار البرکت اجمیر مین محل نزول رایات اقبال ہوا سونہ مرغابی
خانگی کو دیکہا کہ کرم مکروہ کہاتی ہی کہانی اوسکی کو بہی ترک کیا اس تاریخمین ایک مرغابی سکار ہوئے
فرمایا مینی کہ حضور مین صاف کرین اوسکی چینہ دان سی اول پا ہنگ خورد نکلا بعد ازان
بقہ کلان ظاہر ہوا اسقدر کلان تہا کہ جب تک کوئی اوسکو اپنی آنکہون سی نہ دیکہی یقین نکریگا
کہ اسقدر کلان کسطرح سی نگلا ہو گا آج سی ارادہ کیا کہ تمام عمر مرغابی نکہاون خانعالم
نی عرض کی کہ عقاب سفید کا گوشت بہت لذیذ و لطیف ہوتا ہی اسلیے عقاب سفید طلب
کر کے بیچ حضور کی پاک کرایا اتفاقاً چینہ دان اوسکی سی دو بقہ نکلی نہایت کراہیت و نفرت
پیدا ہوئی اکیسوین تاریخ سہرند کا باغ مسرت افزای خاطر ہوا دو روز مقام کر کی سیر و تماشی
اوسکی سی دل خوش کیا ان دنون خواجہ ابو الحسن نی صوبہ دکن سی آکر سعادت ملازمت
کی پائی مورد عنایات روز افزون کا ہوا آغرہ بہمن ماہ الٰہی کو بیچ نور سرا کی اتفاق منزل کا
پڑا منصب معتمد خان کا اصل و اضافہ سی دو ہزاری ذات اور چہہ سو سوار کے حکم ہوا
خان عالم نے ساتہہ صاحب صوبگی آلہ باس کے سرفرازی پائی اسپ و سروپا و شمشیر مرصع
عنایت کر کے رخصت فرمایا مقرب خان اوپر منصب پنجہزاری ذات و سوار کے ممتاز
ہوا روز مبارک شنبہ کنار آب بیاہ پر مقام ہوا قاسم خان نی لاہور سی آکر سعادت

آستانہ بوسی کی پائی باسوز بلیدار بلوارہ ایک جانور ملاحظہ مین گذرا کہ لوگ کوہستانی
اوسکو جان سہن کہتی ہین مانند قرقاول کی ہی کہ تذرو بہی اوسکو کہتی ہین رنگ اوسکا
بعینہ مانند مادہ قرقاول کے ہی جثہ مین برابر قرقاول سفید کے باسونی عرض کی یہہ جانور
برف کی پہاڑ پر ہوتا ہی اوسکی خوراک سبزہ ہی تذرو گھر مین رکھکر بچہ اوس سی لیی گیی
اور گوشت اقسام اوسکی کا جوان و کلان سی کہانی مین آیا تذرو کی گوشت کو اسکی گوشت
سی کچہہ نسبت نہین گوشت اسکا بہت لذیذ ہی اس کوہستان مین جو جانور دیکھی اونمین
سی ایک پہول نکار ہی کشمیری اوسکو سونلو کہتی ہین مادہ طاوس سی کچہہ چہوٹا ہوتا ہی پشت
و دم ہر دو بازو مائل بسیاہی اور مثل چتر خال سفید رکہتا ہی اور شکم سینہ کی آگی تک سیاہ
ساتہہ خالون سفید کی اور بعضی خال سرخ بہی ہین اور پر بازو کی نہایت سرخ آتشین کمال
براقی و خوبی کی ساتہہ اور چونچہ سی گردن کی پیچہی تک بہی سیاہ چمکتی ہوئی اور اوپر
سر کے دو شاخ اور کان اوسکی فیروزہ رنگ اور گرد آنکہون کی پوست سرخ اور حلقوم کی
نیچی پوست گول مقدار دو کف دست کی اور درمیان اوسکی مقدار یک کف دست کی بنفشہ
رنگ ہی اور اوسکی درمیان خال فیروزہ رنگ ہی اور ہر ایک کی گرد خط فیروزہ رنگ کہنچا ہوا
مشتمل آٹہہ کنگرہ پر اور گرد اوسکی خط فیروزہ بعرض دو انگشت سرخ گل شفتالو کی مانند اور
پہر اوپر گردن اوسکی کے خط فیروزہ رنگ اور پانو اوسکی بہی سرخ زندہ کو تلوایا ایک سو باون
تولہ کا تہا بعد ذبح اور صاف کرنی کے ایک سو انتالیس تولہ کا ہوا دوسرا مرغ زرین
جسکو لاہور والی منشن اور کشمیری اوسکو پوط کہتی ہین اوسکا رنگ مثل سینہ طاوس کے

اور سر پر کاکل اور دم اوسکی مقدار چار پانچ انگشت کی زرد مانند شہپر طاؤس رنگین اور
جسم برابر قاز کی لیکن گردن قاز کی دراز اور یہ ڈول ہی اور اسکی کوتاہ و خوش خط جو کہ
میری بھائی شاہ عباس نی کئی مرغ زرین طلب کیی تھی اسواسطی مینی چند ہمراہ اون کے
ایلچی کی بھیجی دوشنبہ کو جشن وزن قمری کا آراستہ ہوا نور جہان بیگم نے بیستالیس آدمیون
کو امرا اور مصاحبون مین سی خلعت دیا چودہوین تاریخ موضع بہلون متعلقات موضع
بھتاسی خیام گاہ ہوا جو ہمیشہ سی سیر کانگڑہ اور اوسکی پہاڑون کی منظور تھی اسواسطی
بڑی لشکر کو وہین چھوڑ کر ہمراہ مصاحبون اور خدمتگارون کی سیر قلعہ کو متوجہ ہوا این
اور اعتماد الدولہ کو بسبب بیماری کی لشکر مین چھوڑ گیا اور صادق خان میر بخشی کو اوسکی
بیمار داری اور حفاظت لشکر پر مقرر کیا دوسری دن اعتماد الدولہ کا حال تنگ سنکر اور بسبب
پریشانی نور جہان بیگم کے بی اختیار لشکر مین لوٹ آیا اور پچھلی دن اوسکی دیکھنی کو گیا
وقت جان کندنی کا تھا کبھی ہوشیار اور کبھی بیہوش ہو جاتا تھا نور جہان بیگم نی میری طرف
اشارہ کرکی اوس سی پوچھا کہ ان کو پہچانتی ہو اوسنی ایسی نازک وقت مین یہ شعر انوری کا اوسکی
جواب مین پڑھا بیت آنکہ نابینای مادر زاد اگر حاضر شود ٭ در جبین آرایش عالم ببیند مہتری
دو گھڑی تک مین اوسکی پاس رہا جب ہوشمین آتا تو جو بات اور سمجھہ کی باتین کرتا غرض ستروین رات
اوس مہینیکی انتقال کیا مین کیا کہون کہ اس واقعہ سی مجہپر کیا گذرا وزیر عاقل و کامل اور مصاحب
دانا اور مہربان تھا باوجود ایسی بڑی خدمت سلطنت کی کہ آدمی سی ممکن نہین جو کام
وزارت مین سب کو راضی رکھی لیکن اوسکی آئین کوئی غرض لیکر نہین گیا کہ ہر بار اغراض لوگ

وفات اعتماد الدولہ والد نور جہان بیگم

میری خیرخواہونکو خوشدل رکھتا تھا اور حاجتمندون کو کامیاب بیشک یہہ اوسی کا کام تھا
جبسی کہ اوسکی بی بی کا انتقال ہوا تھا پہر نہ سمہلا ہر روز گلتا جاتا تھا اگرچہ ظاہر مین درستی کاروبار
سلطنت کی لیے اور مقدمات دیوانی کی اپنی ور پر محنتین اوٹھائی تہین لیکن باطن مین اوسکی
جدائی سے جلتا تھا یہان تک بعد تین مہینے بیس دن کی رحلت کرگیا دوسری دن مین
اوسکی عزیزون اور فرزندون کی پرسش کو گیا اور اکتالیس آدمیون کو اوس کی قریبون مین
سے اور بارہ شخصون کو اوسکی نوکرون مین سے سروپا دیکر لباس ماتمی سے نکالا اور دوسری
دن کوچ کرکی قلعہ کانگڑہ کی طرف گیا اور بعد چار منزل کی دریای بان گنگا پر مقام لشکر ظفر پیکر
کا ہوا الف خان و شیخ فیض اللہ قلعدار کانگڑی کی آکر زمین بوس سے مشرف یاب ہوئے
اور وہین پیشکش راجہ جبیا کی ملاحظہ ہوئی ملک اوسکا پچیس کوس پر کانگڑی سے ہی لیکن
اوس کوہستان مین اوس سے بہتر کوئی راجہ نہین ہر کہین کی راجہ بہاگ کر اوسی کی
ملکمین امان پاتی ہین بہت سخت راہین اور کہاٹیان اوس کی ملکمین ہین آجتک
کسی بادشاہ کا مطیع نہوا تہا اور کسیکو پیشکش نہین بہیجی اسکا بہائی پہلی سے میری
خدمت مین آکر سرفراز ہوا تہا اور راجہ کی طرف سے مراسم بندگی کی ظاہر کی تہین مین
اوس راجہ کی لیاقت سے خوش ہوا اور اوسکو عنایات شاہی سے سرفراز کیا چوبیسوین
تاریخ قلعہ کی سیر کو گیا اور حکم دیا کہ قاضی اور میر عدل اور سب علمای ہندا ہمراہ چلکر قلعہ مین
جو طریقہ اسلام کا ہو جاری کرین اور دین محمدی کو رواج دین پہر ایک کوس راہ چلکر
قلعہ مین پہنچا اور عنایت الہی سے وہان اذان و خطبہ اور گاوکشی وغیرہ کہ ابتدای بنا ہی

اوس قلعہ سی آج تک وہان نہ ہوا تہا اپنی روبرو جاری کرایا اور سجدی شکریہ اس نعمت
کے کہ کسی بادشاہ کو اسکی توفیق نہوی تہی ادا کرکے فرمایا کہ ایک بڑی مسجد اندر قلعہ کے
بناوین یہہ قلعہ کانگڑہ کا ایک اونچی پہاڑ پر ہی اور اسقدر مضبوط ہی کہ اگر سامان اور ذخیرہ جمع
ہو تو پہر اوسکو کوئی لی نہین سکتا اگرچہ بعضی جگہہ ضرب توپ و تفنگ کی اوسپر پڑتی ہی
لیکن قلعہ والون کو کچہہ نقصان نہین اوسمین تیئیس ۲۳ برج اور سات دروازہ ہین دورہ
اوسکی اندر کا ایک کوس پندرہ ۱۵ جریب کا ہی طول پاو کوس دو جریب کا اور عرض قریب بائیس جریب
کی بلندی اوسکی ایک سو چودہ گز کی ہی اور اوسکی اندر دو حوض ہین طول مین دو جریب اور عرض مین
ڈیڑہ جریب کی بعد سیر قلعہ کی بت خانہ درگا کی دیکہنی کو کہ ساتہہ نام بہون کی مشہور ہی متوجہ ہوا مین
ایکعالم کو وہان گمراہ پایا کہ قطع نظر کافرون سی گروہا گروہ مسلمان دور دور سی آکر وہان نذرین
چڑہاتی ہین اور اوس کالی پتہر کو پوجتی ہین نزدیک اوس بتخانہ کی دامن کوہ مین گندہک
کی کہان ہی اور ہمیشہ تابش آتش سی وہان سی شعلہ نکلتا ہی اوسکا کفار نی جوالہ مکہی نام رکہا ہی
اور اوس بت کی کرامت اوسکو قرار دی ہی حقیقت مین ہنود نی موافق اپنی عقیدہ کے
عوام الناس کو فریفتہ کیا ہی ہندو کہتی ہین کہ جب مہادیو کی عورت کی عمر تمام ہوی اور
مری تو مہادیو بسبب کمال محبت کی اوسکو کاندہی پر لیی پہرتا تہا بعد مدت کی وہ سڑگئی اور اوسکا
ہر عضو ایک جگہہ پر گرا بحسب شرافت ہر عضو کی ہندوون نی اون مقامون کی عزت کی چنانچہ سینہ کہ سب
اعضا مین بہتر ہی اس پہاڑ پر گرا اسواسطی اسکو سب جگہہ سی بزرگ زیادہ جانتی ہین اور بعضی
کہتی ہین کہ یہہ پتہر جسکو کفار اب پوجتی ہین وہ پتہر نہین جو کہ آگی تہا بلکہ اوس اگلی پتہر کو ایک

لشکر اسلام نی یہان آکر اوٹھا کر پانی مین ڈال دیا اور اوسکو کوئی نکال نسکا اور بہت دنون
شور شرک کا یہان سی موقوف ہوگیا تہا یہان تک کہ ایک فریبی برہمن اپنی بافیت کی واسطی
ایک پتہر کہین چہپا آیا اور اوسوقت کی راجہ کی پاس آکر بولا کہ مینی درگا کو خواب مین
دیکہا ہی کہ مجہسی کہی ہی کہ مجکو فلانی جگہ ڈالا ہی جلد مجکو لیجاؤ اوس راجہ نی بیعقلی اور طمع زرسی
کہ نذرون مین حاصل ہوگی برہمن کی کہنی کو معتبر رکہہ کر لوگون کو اوسکی ہمراہ بہیجا اور وہ اوس
پتہر کو لا کر یہان عزت سی رکہہ کر پوجنی لگی اور از سرنو گمراہی شروع ہوئی والعلم عند اللہ پہر
بتخانہ سی درہ پہاڑ کی سیر کو جو کوہ مدار مشہور ہی گیا مین اور ایک نفیس جگہہ اور آب و ہوا
اور سبزہ اور لطافتین جمع مقام ہی وہان پانی پہاڑ کی اوپر سی نیچی گرتا ہی مینی وہان
حکم کیا کہ ایک مکان عمدہ اس جگہہ کی لایق یہان بناوین پہر پچیسوین تاریخکو وہان لوٹ
کر لشکر مین آیا اور الف خان اور شیخ فیض اللہ کو عنایت اسپ و فیل سی سرفراز کر کی
رخصت قلعہ کی طرف فرمایا پہر وہانسی کوچ کر کی دوسری دن قلعہ نورپور خیام گاہ لشکر عز و اقبال
کا ہوا وہان لوگون نی عرض کی کہ اس جنگل مین مرغ جنگلی بہت ہین چونکہ مینی جب تک
جنگلی مرغون کا شکار نہین کہیلا تہا اسواسطی دوسری دن مقام کر کی سیر و شکار سی لطف
اوٹہایا چار مرغ عاری وہ بدن اور رنگ مین پلاؤ مرغون سی مشابہ تہی لیکن اونکی یہہ
خاصیت ہی کہ اگر اونکو پاؤن پکڑ کر اولٹا لٹکالو تو جہان تک لیجاؤ آواز نہین کرتی اور پلاؤ
مرغ اسطرح بہت چلاتی ہین اور اون کی پر بی غوطہ دئی گرم پانی مین بخوبی دور ہو جاتی ہین یہہ
بات بہی برخلاف پلاؤ مرغون کی ہی مینی کباب و رکہانا اونکی گوشت کا پکوایا کچہہ عمدہ نہوا

جو بدن مین بڑا تہا اوسکا گوشت بی مزہ اور خشک زیادہ تہا جوان کا گوشت کچھہ تر ہی
رکہتا ہی لیکن مزہ خوب نہین یہہ مرغ ایک تیر کی ٹپہ سی زیادہ نہین اوڑتی چہوٹی اون
مین کی سرخ رنگ ہوتی ہین اور مرغین سیاہ اور زرد رنگ قدیمی نام اس نور پور کا
دہمری ہی جیسی کہ راجہ باسو نی قلعہ پتہر کا اور مکانات اور باغات عمدہ یہان بنائی ہین
میری نام کی مناسبت سی اسکو نور پور کہتی ہین تخمینا تیس ہزار روپیہ یہان کی عمارتون مین
صرف ہوا ہی اور ہندوون کا مکان کیسی ہی تکلف سی موافق اپنی سلیقہ کی بناوین دلنشین
و خاطر پسند نہین ہوتا لیکن چونکہ وہ مکان عمدہ اور منزل فرحت افزا تہی اسواسطی مینی
حکم کیا کہ لاکھہ روپیہ خزینہ عامرہ سی دیی جاوین کہ موافق اس سرزمین کی یہان عمدہ
مکانات بنین پہر مجہسی لوگون نی عرض کی کہ اس نواحین ایک سناسی موتی رہتا ہے
کہ تعلقات دنیا سے ترک کیی ہین مینی کہا اوسکو حضور مین لاوین کہ اوسکی حقیقت
دریافت کیجاوی ہندوون کی عابد اور زاہدون کو سرب باسی کہتی ہین اسکی معنی یہہ ہین
کہ تارک تمام چیزون کا لوگون نی سرب باسی کو سناسی کرلیا ہی اور ان فقیرون
کی بہت جماعتین ہین اور سرب باسیون مین بہی کئی گروہ ہین اور اونمین سی ایک
قسم ہی جسکو موتی کہتی ہین یعنی بالکل مردہ کہ ہر کام مین اختیار اپنا چہوڑ دیتی ہین
اور پتہر کی طرح ہوجاتی ہین زبان سی ہرگز نہین بولتی اور اگر دس روز تک ایک جگہہ کہڑی رہین
تو قدم آگی یا پیچہی نہین ہٹاتی غرض کہ اپنی اختیار سی کچھہ حرکت نہین کرتی اور پتہر کی حکم مین ہین
جب وہ میری روبرو آیا اور مینی اوسکا حال تحقیق کیا تو اوسمین ایک عجیب استقامت و مضبوطی

حقیقت سرب باسی

میں پائی اپنے دل میں کہا کہ شاید یہہ نشے میں کچھہ بولے یا حرکت کرے پہر چند پیالے دو آتشی
شراب کے اوسکو پلوائے لیکن اوسکے حال میں بسر مو فرق نہ ہوا اور اوسیطرح رہا یہانتک
کہ بیہوش ہوگیا مثل مردہ کے لوگ اوسکو اوٹھا کر لیگئے لیکن خداوند کریم نے بڑا فضل
کیا کہ اوسکی جان پر کچھہ صدمہ نہوا ان دنون بیدل خانے تاریخ فتح کانگڑہ کی اور تاریخ
تعمیر مسجد کی کہ قلعہ میں بنوائی تھی مجہسے عرض کی میری پسند آئی اسواسطے یہان لکھی گئی
ہے شہنشاہ زمان شاہ جہانگیر ابن شاہ اکبر ✻ کہ شد بر ہفت کشور پادشاہ از حکم تقدیری
جہانگیر و جہان بخش و جہان دار و جہان آرا ✻ کہ از بخت جوان و جہان آمین شد از پیری
بشمشیر غزا این قلعہ را بگشود تاریخش ✻ خرد گفتا گشود این قلعہ اقبال جہانگیری

اور تعمیر مسجد کی یہہ تاریخ ہے

نور دین شاہ جہانگیر بن شاہ اکبر ✻ بادشاہی ست کہ در دہر ندارد ثانی
قلعہ کانگڑہ بگرفت بتائید آلہ ✻ ابر تیغش کہ کند قطرہ او طوفانی
شد چو از حکم وی این مسجد پر نور بنا ✻ کہ منور شود از سجدہ او پیشانی
ہاتف غیب بگفتا ز پئے تاریخ بناش ✻ مسجد شاہ جہانگیر بود نورانی

پہر غرہ اسفندارمذ کو جاگیر اور سب سامان اور اسباب اعتماد الدولہ کا نورجہان بیگم کو عنایت کیا
اور حکم کیا کہ ان کی نوبت و نقارہ کو بعد نوبت بادشاہی کے بجایا کریں پہر چوتہی تاریخ پرگنہ
کشہونہ مقام لشکر ظفر اثر کا ہوا اسی روز خواجہ ابو الحسن ساتہ منصب عالی دیوانی کل کے سرفراز
ہوا اور بعضی آدمیوں کو امرای دکن سے خلعت دیا اور ابو سعید نواسہ اعتماد الدولہ نے

منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار سے سربلندی پائی اور اسی اثنا مین عرضداشت خرم کی آئی
کہ خسرو نی آٹھوین تاریخ کو درد قولنج سے وفات پائی اونیسوین کو کنارہ دریای بہت کی مقام
ہوا وہان قاسم خان منصب سہ ہزاری ذات و دو ہزار سوار سے سرفراز ہوا اور راجہ کشن داس کو
فوجدار دہلی کا مقرر فرمایا اور منصب اوسکا معہ اصل و اضافہ دو ہزاری ذات اور پانسو سوار کا مقرر
ہوا اور اس سے اول مینے قراول اور شکاریون کو حکم دیا تہا کہ شکارگاہ گرجہاک مین شکار دن
کو گہیرین جب مینے سنا کہ وہان شکار گہیری مین آیا ہی چوبیسوین[۲۴] کو ساتہہ چند مصاحبون
کے اوسطرف روانہ ہوا اور ایک سو چوبیس[۱۲۴] جانور وہان شکار کیے اور وہین سنا کہ ظفرخان
پسر زین خان نے دار فانی سے کوچ کیا مینے اوسکے بیٹے کو منصب ہشتصدی ذات اور
چار سو سوار کا عنایت کیا

ستروان جشن نوروز کا جلوس مبارکسے

پیر کی رات جمادی الاولی کی مہینہ مین سن ہکہزار اکیتیس[۱۰۳۱] ہجری سے بعد گذرنے ایک پہر پانچ گہڑی کے
آفتاب عالم افروز نے دولتسرای حمل مین گذر کیا اور ستروان سال جلوس اس نیاز مند کا ساتہہ خوشی اور
فیروزی کی شروع ہوا اور اس خوشی کی دن مین آصفخان نے منصب ششہزاری ذات و سوار سے سرفرازی
پائی اور قاسمخان کو حکومت صوبہ پنجاب پر پاتہی اور گہوڑا اور خلعت دیکر رخصت فرمایا اور اٹہہزار
درب زنبیل بیگ ایلچی شاہ ایران کو بطریق انعام کے دیے اور چہٹی تاریخ کو مقام راول پنڈی مین

لشکر ظفر پیکر کا ڈیرا ہوا وہان فاضل خان خدمت بخشی گری سی سرفراز ہوا اور زبیل بیگ
کو حکم دیا کہ تا بدولت جب تک کشمیر سی لوٹین لاہور مین آرام رہی اور اکبر قلی خان
ککہہ کو ہاتی عنایت ہوا اور مینی ان دنون مین ذکر سنا تہا کہ ایران کا بادشاہ از راہ
خراسان واسطی لینی قندہار کی آیا ہی اگرچہ یہہ بات اوسکی اگلی دوستی سی بعید معلوم
ہوتی تہی اور سمجہہ مین نہین آتا تہا کہ ایسا بڑا بادشاہ ایسی ہلکی بات کا خیال کری
اور میری ایک ادنی نوکر پر کہ تین سو چار سو آدمیون سی قندہار مین رہتا ہی خود چڑہائی کری
لیکن جو احتیاط شرط بادشاہی اور لازمہ سلطنت ہی اسواسطی مینی زین العابدین بخشی
احدیون کو مع فرمان مرحمت عنوان خرم کی پاس بہیجا کہ مع عساکر فیروزی آثار اور
فیلان کوہ شکوہ اور بڑی توپ خانہ کی کہ اوس صوبہ مین اوسکی کمک کو مقرر ہی بہت جلد
میری ملازمت مین حاضر ہو اگر یہہ خبر سچ ہو تو اوسکو ساتہہ لشکری حساب کی خزانہ کثیر دیکر
اوسطرف روانہ کرون تا عوض عہد شکنی کا اوسکو دیوی پہر آٹہوین تاریخ کو حسن ابدال
مین منزل ہوئی وہان فدائی خان کو منصب دو ہزاری ذات و ہزار سوار سی سرفراز
کیا اور بدیع الزمان کو بخشی گری احدیون پر مقرر فرمایا بارہوین تاریخ کو کہ دن جمعہ کا تہا
مہابت خان نی کابل سی آکر سعادت زمین بوسی کی حاصل کیے اور مورد عنایات شاہانہ
ہوا اسواشرفی بطور نذر اور دس ہزار روپیہ بطریق تصدق کی پیش کیی پہر خواجہ ابو الحسن
نی اپنی سوارون کو آراستہ کرکے ملاحظہ کرایا دو ہزار سوار خوش اسپہ فرد مین لکہی گیی
اون مین چار سو برق انداز تہی پہر اوس منزل مین شکار گہیر ڈالکر کہیلا تیتیس جانور

تیر و بندوق سے وہان ماری اور وہین حکیم مومنا نے معرفت رکن السلطنت مہابت خان کے
دولت ملازمت کی حاصل کی اور از روے علم و مہارت اپنی کی میری علاج کو تیار
ہوا امید ہے کہ اللہ تعالی اوسکو مبارک کرے اور منصب امان اللہ پسر مہابت خان کا
دو ہزاری ذات اور اٹھارہ سو سوارون کا مقرر ہوا انیسوین تاریخ باہر نکلنے مکہی کی ورود خیام
اقبال کا ہوا اور جشن بزرگ نے بیچ اوسجگہہ کے آراستگی پائی مہابت خان کو طرف کابل کی رخصت
فرما کر گھوڑا اور ہاتھی اور خلعت مرحمت فرمایا منصب اعتبار خان کا پنجہزاری ذات اور چار ہزار
سوار کا حکم ہوا جو کہ وہ بندہ قدیم الخدمت ہے اور بہت پیر ضعیف ہو گیا تھا صوبہ داری صوبہ آگرہ
کے سرفراز فرمایا اور نگہبانی قلعہ خزانہ کی ساتھہ عہدہ اوسکی کی مقرر کی تہی اور ساتھہ فیل و اسپ و خلعت
کے ممتاز کرکے رخصت کیا اور انیسوین تاریخ بیچ کہالی کنوار کی ارادت خان نے کشمیر سے آکر
سعادت آستانہ بوسی کی حاصل کیے دوسری تاریخ اردی بہشت ماہ الٰہی کو خطہ دلکشاے
کشمیر مین ورود ہوا امیر میران ساتھہ منصب دو ہزاری و پانصدی ذات اور چودہ سو سوار
کے سرفراز ہوا آئندہ نون واسطے آرام رعایا اور سپاہ کی مرسوم فوجداری کو برطرف کرکے حکم ہوا
کہ تمام ممالک محروسہ مین بعلت فوجداری مزاحمت نکرین زبردست خان میر توزک
ساتھہ منصب دو ہزاری ذات اور سات سو سوار کے ممتاز ہوا تیرہوین تاریخ کو بصواب دید اطبا
فاصد کر حکیم مومنا کی بازو سے جب سے فصد لیکر ستائیس ہو گئے امین مصری خان کو سرو پا و حکیم مومنا کو
دس ہزار درب انعام ہوے بموجب التماس خرم کے منصب عبد اللہ خان کا ششہزاری مقرر
ہوا سرفراز خان ساتھہ عنایت نقارہ کی سرفراز ہوا بہادر خان اوزبک نے قندہار سے

آکر دولت زمین بوسی کی پائی سو اشرفی بصیغہ نذر اور چار ہزار روپیہ بطور تصدق کی پیشکش
کیی مصطفی حاکم ٹھٹھہ نی شاہ نامہ اور خمسہ شیخ نظامی کا مصور بعمل وستادان ساتھہ اور تحفون کے
بھیجا تہا نظر اقدس مین گذرا غرہ خرداد ماہ آلہی کو لشکر خان نے ساتھہ منصب چار ہزاری ذات
اور تین ہزار سوار کی سرفرازی پائی اور میر جملہ کو منصب دو ہزار و پانصدی ذات اور ہزار
سوار عنایت ہوا اور امراے صوبہ دکن کی اسیطرح ساتھہ اضافون منصب کے سرفراز ہوی سرفراز
خان نی سہ ہزاری اور دو ہزار و پانصد سوار کا منصب پایا سربلند خان ساتھہ ڈہائی ہزار ذات
اور دو ہزار دو سو سوار کے باقی خان ساتھہ دو ہزار و پانصدی اور دو ہزار سوار کے
شیرزہ خان ساتھہ دو ہزار اور پانصدی اور دو سو سوار کے اور جان سپار خان ساتھہ دو ہزاری
ذات اور دو ہزار سوار کی میرزا والی ساتھہ دو ہزار اور پانصدی اور ہزار سوار کے میرزا بدیع الزمان
پسر میرزا شاہرخ ساتھہ ہزار اور پانصدی ذات و سوار کی زاہد خان ساتھہ ہزار اور پانصدی
اور سات سو سوار کی عقیدتخان ساتھہ ہزار و دو صدی اور تین سو سوار کی ابراہیم حسین کاشغری
ساتھہ ہزار و دو صدی اور چھہ سو سوار کے اور ذوالفقار خان ساتھہ ہزاری ذات و پانصد سوار
کے راجہ گجسنگہہ و ہمت خان ساتھہ عنایت نقارہ کی ممتاز ہوی اور بتاریخ دوسری ماہ
آلہی سید بایزید بخطاب مصطفی خانی سرفراز ہوا اور نقارہ بہی مرحمت ہوا انہیں دنون مین
بہور خان کہ خدمتگاران نزدیک سی ہی ساتھہ فرمان مرحمت عنوان کی فرزند اقبالمند
شاہ پرویز کے لانی کو رخصت ہوا چند روز قبل اس سی عرضیان متصدیون صوبہ قندہار
کی مشتمل ور عزیمت شاہ ایران کے واسطی تسخیر قندہار کے پہنچی تہین اور دل صدق

آئین نظر اوپر نسبتون گذشتہ اور حال کی تصدیق آمعنی کی نہین کرتا تہا یہانتک کہ عرضی
فرزند خان جہان کی پہنچی کہ شاہ عباس نی ساتہہ لشکر عراق اور خراسان کی آکر قندہار گہیر
لیا حکم فرمایا مینی کہ ساعت واسطی باہر آنی کی کشمیر سی مقرر کرین اور خواجہ ابو الحسن دیوان اور صادق
خان بخشی پہلی موکب منصور سی طرف لاہور کی جاکر پہنچی شاہزادون عالی مقدار کی سات لشکر دکن
اور گجرات اور بنگالہ اور بہار کی اور ساتہہ ایکجماعت امیرون سی کہ ہیچ رکاب ظفر قرین کی حاضر
ہین اور اون لوگون کو کہ پی دری محال جاگیرون اپنی سی پہنچین نزدیک فرزند خانجہان کی طرف
ملتان کی روانہ کرین اور ایسی ہی توپخانہ اور حلقہ مست ہاتہیون کی اور خزانہ اور سلاح خانہ سامان
کرکے بہیجین چونکہ درمیان ملتان اور قندہار کی آبادی کم ہی بغیر تیاری ذوقہ کی پہنچانا لشکر بزرگکا
متصور نہین ہی اسواسطی مقرر ہوا کہ غلہ فروشون کو کہ جنکو اصطلاح ہندی مین بنجارہ کہتی ہین
دلاسا کری اور زر دیکی ہمراہ لشکر کی کرین کہ ازوقہ کی تنگی نہ پہنچین یہان پر بنجارہ ایک گروہ ہی مقرر
بعضی ہزار بیل اور بعضی کم و بیش رکہتی ہین اور غلہ دیہات سی لاکر شہرون مین بیچتی ہین اور ہمراہ
لشکرون کی رہتی ہین ہمراہ اس لشکر کی کم سی کم ایک لاکہہ بلکہ زائد لاکہہ بیل سی ہوگا امید کہ
توفیق کریم کارساز سی لشکر ساتہہ آلات و اسلحہ کے باسامان ہوکر اصفہان تک کہ پایہ تخت
اوسکا ہی کسی جا توقف و تامل نہ ہو خان جہان کو حکم ہوا کہ ہرگز ہرگز پہنچنی لشکر تک ملتان
سی قصد اوس جانب کا نکرین اور نہ گہبراوی اور گوش اوپر حکم کے رکہی بہادر خان اوزبک ساتہہ
عنایت گہوڑی اور سروپا کے سرفراز ہوکر واسطی کمک لشکر قندہار کی مقرر ہوا افضل خان ساتہہ
منصب دو ہزاری ذات اور ہفتصد و پنجاہ سوار کے ممتاز ہوا جو کہ عرض ہوا کہ فقرا کشمیر کی موسم

زمستان مین جاڑی کیے شدت سی محنت کھینچتی ہین اور ساتھہ سختی اور دشواری کے
بسر کرتے ہین حکم فرمایا مینی کہ ایک قریہ اعمال کشمیر سی کہ تین چار ہزار روپیہ حاصل اوسکا ہو
حوالہ ملا طالب اصفہانی کے کرین کہ بیچ ضرورت لباس فقرا اور گرم کرنی پانی وضوکی مسجدون
مین صرف کرین جو کہ بیچ عرض کی پہنچا کہ زمینداران کشتوار کی نی سر مخالفت وعصیان کا اوٹھاکر
ساتھہ فتنہ اور فساد کی مشغول ہین ارادتخان کو حکم ہوا کہ جلد اور تیز جا کر پہلی اوس سی آراے کو
قایم کرین تنبیہ اصیل سر کرکی جڑ فساد اونکی کی اوکھیڑ ڈالی اسی تاریخ مین زین العابدین نی کہ واسطے
بلانی خرم کے گیا تہا آکر ملازمت کی اور عرض کیا کہ قرار داد اوسکا یہ ہی کہ ایام برسات کو مانڈو کے
قلعہ مین گذار کر متوجہ درگاہ کا ہووی عرضداشت اوسکی پڑہی گئی مضمون عبارات اور ملتمسات
اوسکی سی بہتری نہین ظاہر ہوتی تہی بلکہ آثار بی دولتی کی پائی جاتی تہی لاجرم فرمان ہوا کہ جو وہ
ارادہ حاضر ہونیکا درگاہ پر بعد گذرنی برسات کی رکہتا ہی مناسب ہے کہ امرای عظام بندہای
درگاہ کو کہ واسطے کمک اوسکے مقرر ہین خاصکر سادات بارہہ اور بخاری اور شیخزادون اور
افغانون اور تمام راجپوتون کو طرف درگاہ کے روانہ کری میرزا رستم اور اعتقاد خان کو حکم
ہوا کہ پہلی لاہور کو جا کر تیاری لشکر قندہار کی کرین مشار الیہ کو ایک لاکہہ روپیہ برسم مدد عنایت
ہوا اور عنایت خان اور اعتقاد خان کو نقارہ مرحمت ہوا ارادت خان کہ واسطی تنبیہ او
تادیب مفسدان کشتوار کی گیا تہا بہتون کو قتل کرکی اور اکثرون کو ضبط کرکی اور سب طرح سی مضبوطی
کرکے بیچ خدمت کی مشغول ہوا معتمد خان کہ ساتھہ خدمت بخشی گری ملک دکن کی اختصاص
رکہتا تہا جو وہ مہم انجام کو پہنچی حسب التماس مشار الیہ کی طلب کیا گیا تہا اسی تاریخکو پہنچکر

مضمون پیغام خرم

آستان بوسی کی ہی اور عجائبات سی یہہ ہی کہ بیچ حرم سرای عفت کی ایک دانہ موتی کا
کہ چودہ پندرہ ہزار روپیہ کی قیمت رکہتا تہا گم ہوا تہا جوتک رای نجومی نی عرض کیا کہ انہی
دو تین دنون مین ظاہر ہوتا ہی اور صادق خان رمال نی عرض کیا کہ بیچ انہین دو تین روز
کے کسی جگہہ سی بہم پہنچتا ہی کہ ساتہہ صفائی اور پاکیزگی کی متصف ہو مثل عبادتخانہ اور
اوس جگہہ کی کہ مخصوص ساتہہ نماز اور تسبیح اور اشتغال کے ہو اور ایک عورت رمالہ نی عرض کیا کہ جلد تر
ظاہر ہووےگا اور عورت سفید پوست از روی شگفتگی کی لاکر حضرت کی ہاتہہ مین دیویگی اتفاقا
تیسری روز ایک نے کنیزان ترک سی بیچ عبادتخانہ کی پاکر ساتہہ تمام خوشحالی کے مسکراتی
ہوئی بیچ ہاتہہ میری کی دیا جو سخن تینونکا موافق ہوا ہر ایک ساتہہ انعام خاطرخواہ کی سرفراز
ہوا جو کہ کچہہ غرائبات سی تہا لکہا گیا بیچ انہی دنونکی کوکب اور خدمتگارون وغیرہ بارہ آدمیون کو
کہ بندہای درگاہ سی ساتہہ سزاولی امرای صوبہ دکن کی تعین فرمایا مینی کہ اہتمام اچہا کر
کے جو کچہہ کہ ہو تمام حاضر درگاہ کرین کہ بیچ لشکر فیروزی اثر قندہار کی بہیجا جاوے جوان دنون
مین خبر بیچ عرضکی پہنچا کہ خرم نی بیچ بعضی محال کے جاگیر نورجہان بیگم اور شہریار کی سی بی
اجازت دست تصرف دراز کیا ہی تمام پرگنہ دہولپور سی کہ بیچ جاگیر فرزند شہریار کی دیوان اعلی
سی تنخواہ ہوئی تہی دریا نام افغان کو نوکرون اپنی سی سات ایکجماعت کی بہیجا اور اوسنی
سات شریف الملک ملازم شہریار کی کہ بعہدۂ فوجداری اوس محل کی مقرر تہا لڑائی کی اور
بہت آدمی طرفین سی قتل ہوئی ہین اگرچہ توقف اوسکی بیچ بیچ قلعہ ماندو کی اور معروضون
دور از جواب و نا معقول سی کہ بیچ عرضیون اپنی کی ظاہر کرنی اوسکی مین جرات کی تہی ظاہر ہوتا تہا

کہ عقل اوسکی برگشتہ ہی لیکن سنتی اس اخبار کی ہی یقین ہوا کہ حوصلہ اوسکی کو گنجایش
ان تمام حمایتون اور تربیت کی کہ بیچ حق اوسکی کی ہوئی ہی نہین ہی اور دماغ اوسکا خلل پذیر
ہی اسواسطی راجہ وزرا فقرن کو کہ خدمتگارون قدیم سی ہی اور نزدیک تہا پاس اوسکی بہیجکر اس
جرات و بی باکی سی باز پرس فرمائی تہی اور فرمان ہوا کہ بعد ازین ضبط احوال اپنی کا کرکی قدم
راستہ اچہی اور شاہ راہ ادب سی باہر نہ رکہین اور اوپر محال جاگیر اپنی کی کہ دیوان اعلی سی تنخواہ
پائی ہی خوش رہین اور ہرگز ارادہ آنیکا ملازمت مین نکرین اور ایکجماعت بندوقچی کہ واسطی
حملہ قندہار کی طلب ہوئی تہی جلد روانہ درگاہ والا کی کری اگر خلاف حکم کی ظہور مین آیا نتیجہ اوسکا
ندامت ہوگی بیچ انہین دنون کی میر ظہیر الدین پوتا میر میران بیٹا شاہ نعمت اللہ مشہور نی ایران سی
آکر ملازمت کی خلعت اور ہشت ہزار درب انعام ہوا ۞ اجالہ دکنی نی سات فرمان عنایت
عنوان کی نزدیک راجہ نرسنگہہ دیو کی رخصت پائی کہ نزاول کر کی حاضر کری پہلی اس سی واسطی
رعایت بسیار اور مرحمت بیشمار کی کہ ساتہ خرم اور فرزندون اوسکی کی رکہتا تہا جبکہ اوسکی لڑکی کو
بیماری سخت ہوئی تہی ساتہ اپنی قرار دیا تہا مینی کہ اگر خدای تعالی اوسکو صحت دیوی پہر شکار بندوق
کا نکرونگا مین اور کسی جاندار کو ساتہ اپنی کی آزردہ نکرون با وجود اس شوق و ذوق کی کہ مجکو ساتہ شکار
کی ہی خاصکر ساتہ شکار بندوق کی مدت پانچ برس سی گرد اوسکی نگیا مین بیچ انہین دنون کی کہ
خاطر فی کامون نالایق اوسکی سی گرانی قبول کی ہی طرف شکار بندوق کی توجہ فرمائی مینی اور حکم کیا
کہ کسیکو بہی بندوق کی دو تنخواہ مین نچہوڑین بیچ تہوڑی مدت کی اکثر کو بندون سی ذوق
بندوق لگانی کا ہوا اور ترکش بندون نی بسبب مجری اپنی کی اوپر بیٹہہ گہوڑی کی ورزش

پہنچائی اور پچیسوین تاریخ ماہ مذکور مطابق ساتوین شوال کو بیچ ساعت نیک و مختار کے
کشمیر سی طرف لاہور کی روانہ ہوا مین بہاری داس برہمن کو ساتھہ فرمان مرحمت
عنوان کی نزدیک اناکرن کی بہیجا مینے کہ بیٹی اوسکی کو ساتھہ جمعیت کی ملازمت مین لاوے
میر ظہیر الدین ساتھہ منصب ہزاری ذات اور چہار سو سوار کے سرفراز ہوا عرض مین پہنچا
کہ وہ قرضدار ہی دسہزار روپیہ انعام فرمائی مینی غرہ شہریور ماہ آلہی کو سرچشمہ اچھول منزل
نشاط ہوئی دن مبارک شنبہ کی سر تاک مین بزم پیالہ نی آرایش پائی بیچ اسدن مبارک
کی فرزند سعادتمند شہریار نی ذمہ خدمت قندہار اور تسخیر اوس دیار کا کیا ساتھہ منصب بارہ
ہزاری اور آٹھہ ہزار سوار کے سرفرازی پائی خلعت خاصہ ساتھہ نادری تکمہ مروارید کی
عنایت ہوا اندنون ایک سوداگر دو دانہ بڑہی موتیون کی ملک روم سی لایا تہا اون مین
سی ایک سوا اشتقال کا دوسرا ایک تی کم اس سی ہر دونون کو بقیمت ساٹھہ ہزار روپیہ کی
نور جہان بیگم نے خرید کر اسی روز پیشکش کیی جمعہ کی دن دسوین تاریخ ساتھہ تجویز حکیم
مومنا کی سیدی ہاتھہ کی فصد کہلوائی مقرب خان کہ بیچ اس فن کی کمال رکہتا تہا ہمیشہ
وہی فصد میری لیا کرتا تہا اور کیا امکان کہ کبھی خطا کری لیکن دو مرتبہ خطا کی تو بعد اوسکی
قاسم برادر زادہ اوسکی نی کہولی خلعت اور دو ہزار روپیہ پیشالیہ کو دیکر ہزار درب حکیم مومنا
کو انعام ہوی میر خان حسب التماس خان جہان کی ساتھہ منصب ہزار و پانصدی
اور نو سو سوار کی سرفراز ہوا اکیسوین تاریخ ماہ مذکور کو جشن وزن شمسی نی آرایش پائی
سال چون عمر اس نیاز مند درگاہ آلہی کا ساتھہ فرخی اور مبارکی کی شروع ہوا امید کہ

مدت عمر کی بیچ مرضیات ایزدی کی مصروف ہووی اور اٹھائیسوین تاریخ کو واسطی
سیر آبشار اودہر گئے گیا جو چشمہ مذکور خوبی و گوارائی مین مشہور تہا ساتہہ آب گنگ اور
آب درہ لار کی روبرو اپنی تلوایا پانی اودہر کا آب گنگ سی تین ماشہ بہاری ہوا اور پانی
گنگ کا آب لار سی آدہ ماشہ سبک زائد ہوا تیسویں تاریخ مقام ہیراپور مین نزول بارگاہ
اقبال کا ہوا باوجود اسکی کہ ارادتخان نی خدمت کشتوار کی خوب کی جو کہ رعایا باشندہ کشمیر کی
طریقہ سلوک اوسکی سی شکوہ کرتی تہی اعتقادخان کو ساتہہ حکومت صوبہ کشمیر کی سرفراز کر کی
گہوڑا اور خلعت اور شمشیر خاصہ دشمن کی پار ہو جانی والی اوسکو عنایت فرمائی مینی اور ارادتخان کو
اوپر خدمت لشکر قندہار کی تعین کیا مینی کنور سنگہہ راجہ کشتوار کو بیچ قلعہ گوالیار کی مقید تہا رہا کر کی
کشتوار اوسکو عنایت فرمایا مینی اور گہوڑا اور خلعت اور خطاب راجہ کا اوسکو عنایت ہوا جیدی
ملک کو طرف کشمیر کے بہیجا مینی کہ درہ لار سی نہر پانی کی بیچ باغ نور افزا کی لاوی تئیس ۲۳ ہزار روپیہ
واسطی مصالح اور مزدوری کی اوسکی حوالہ ہوی بارہوین ماہ مذکور کو پہاڑوں جموں سی باہر آکر
بیچ بہنبر کے مقام ہوا دوسری روز شکار قمرغہ کیا مینی داور بخش پسر خسرو کو منصب پنجہزاری ذات
اور دو ہزار سوار کا عنایت ہوا چوبیسوین تاریخ آب چناب سی گذر فرمایا مینی میرزا رستم نی
لاہور سی آکر ملازمت کی اسی تاریخ افضلخان دیوان خرم کا عرضداشت اوسکی لایا اور ملازمت
کی بی اعتدالیون اپنی کو لباس معذرت کا پہنا کر اوسکو بہیجا کہ شاید سخن آرائی اور چرب زبانی اپنی
سی کاربرآری کری اور ناہمواری اوسکی کی اصلاح کری مینی اصلا توجہ نفرمائی خواجہ ابوالحسن
دیوان اور صادقخان بخشی نی کہ پہلی واسطی سامان لشکر قندہار کی طرف لاہور کی گئی تہی سعادت

آستان بوسکی پائی غرہ آبان ماہ آلہی کو امان اللہ پسر مہابت خان سات منصب سہ ہزاری ذات
اور سترہ سو سوار کے سرفراز ہوا فرمان مرحمت عنوان واسطی طلب مہابتخان کی بہیجا گیا اندنون
عبد اللہ خان کو واسطی خدمت قندہار کی بلایا تہا مینی اوسنی محال جاگیر اپنی سی اگر زمین بوسی
کے جوتہی ماہ مذکور کو ساتہہ مبارکی اور فرخی کی داخل لاہور مین ہوا مین الف خان نی منصب
دو ہزاری اور پندرہ سو سوار سی سربلندی پائی دیوان عظام کو حکم ہوا کہ جاگیرین خرم کی کہ
بیچ سرکار حصار اور میان دوآب و راس حدود کے تنخواہ رکہتی ہین اوس جماعت کی کہ اوپر
خدمت قندہار کی مقرر ہوی تنخواہ کرین اور وہ بعوض اسمحال کی صوبہ مالوہ اور دکن اور گجرات سی
جسجگہہ چاہی متصرف ہو اور افضل خان کو خلعت دیکر رخصت کیا اور فرمان ہوا کہ صوبہ گجرات
اور مالوہ اور دکن اور خاندیس اوسکو عنایت ہوا ان جاؤن سی جہان پر چاہی محل اقامت کا
قرار دیکر بیچ ضبط او سحدود کی مشغول ہی ایکجماعت بندونکی کہ بیچ حضور کی واسطی
یورش قندہار کی طلب ہوئی ہی اور سزاول واسطی لانی اون کی کی تعین ہو گئی ہین جلد طرف
درگاہ کی بہیجی اور پہر نگہبانی احوال اپنی کی کر کی فرمان ہماری سی نگذری ورنہ ندامت اوٹہا
ویگا اسی روز گہوڑا انجاق اول کر طویلون خاصہ مین امتیاز رکہتا تہا عبد اللہ خان کو عنایت
ہوا چہبیسوین ماہ مذکور کو حیدر بیگ اور ولی بیگ ایلچیون شاہ ایران کی نی دولت بار
یابی کی پائی بعد ادا کرنی رسمین کورنش و تسلیمات کے نوشتہ شاہ ایرانکا پیش کیا فرزند خان
جہان کی نی حسب الحکم جریدہ ملتان سی پہنچکر ملازمت کی ہزار مہر اور ہزار روپیہ اور اٹہارہ
گہوڑی پیشکش گذرانی مہابت منصب ششہزاری ذات اور پانچہزاری سوار سی سرفراز ہو

میرزا رستم کو ہاتھی عنایت کیا راجہ سارنگ دیو کو اوپر نزاولی راجہ نرسنگھہ دیو کی تعین فرمایا
مینی کہ جلد تر اوسکو اوپر درگاہ کے حاضر کری ساتوین تاریخ آذر ماہ الٰہی کو ایلچیون شاہ عباس کو
کہ بدفعات آئی تھی خلعت اور خرچ دیکر رخصت فرمایا مینی وہ خط کہ بیچ معذرت قندہار کے
مصحوب حیدر بیگ کی بہیجا تہا جواب اوسکا کہ لکہا گیا تہا دونون بیچ اس اقبالنامہ کے ثبت ہوین

نقل نامۂ دارای ایران

بیشمین دعاؤن کی کہ خوشبوؤن قبولیت اوسکی سی غنچہ مراد کا کہل کر خوشبو زیادہ کرنی والی
دماغ یگانگی کا ہو اور روشنیین تعریفون کی کہ حجاب خلوص اوسکی سی محفل اتحاد کی روشن ہو کر
سیاہی دور کرنیوالی غالیہ بیگانگی کی ہو عطر بزم محبت وولا حضرت اعلیٰ ظل الٰہی کا اور شمع
جمع صدق وصفا اوس نور پروردہ الٰہی کا کری ظاہر رای انور اور مکشوف ضمیر منیر ضیا
گستر کی کرتا ہی کہ اوپر دل دانش پسند اور خاطر آسمان پیوند اوس والا بجان برابر کی آئینہ
چہرۂ دانش اور بینش اور مرآت جمال حقایق آفرینش کا ہی عکس پذیر ہووی کہ بعد وقوع
قضیہ ناگزیر رحلت نواب جنت مکان علیین آشیان کہ روشن کری اللہ تعالی دلیل اوسکی
کیسی کیسی قضایا ایران مین واقع ہوی بعضی ممالک تصرف منسوبون اوس دودمان ولایت
مکان کیسی باہر ہو گئی جو یہ نیازمند درگاہ بی نیاز کا متقلد امور سلطنت کا ہوا ساتھہ برکت
توفیقات ربانی اور حسن توجہ دوستونکی انتزاع تمام ممالک موروثی کا کہ بیچ تصرف مخالفونکی
تھی کیا جو کہ قندہار بیچ تصرف والا دودمان کی تہا اونکو آپسے جان کر متعرض اوسکا نہ ہوا عالم
اتحاد و برادری سی امیدوار تہا مین کہ تم بہی بطریق آبای عظام جنت مقام اپنی کے

اونکی سونپنی مین توجہ مبذول فرماوے جو کہ آپ نی احکام مین غفلت کی بکرر ساتہہ نامہ اور پیغام اور
کنایہ اور صریح کی بتصریح طلب اوسکی کی مینی لایق ہی کہ تمہاری نظر ہمت مین یہہ ملک حقیر قابل
تنگ پکڑنی کے نہ ہو مقرر فرماوین کہ بیچ تصرف اولیای انخاندان کی دیکر رفع ظن دشمنون
اور بدگویون کا اور قطع زبان حاسدون اور عیب جویون کی کرین اور ایکجماعت نی بیشتر
اس امر کو عقدہ تعویق مین ڈالا تہا جبکہ حقیقت اس مقدمہ کی نی دوست و دشمن کی درمیان
مین شہرت پائی اور آپ کی طرف سی کوئی جواب مشعر رد و قبول پر نہ پہنچا خاطر عاطر مین
پہنچا کہ طرح سیر و شکار قندہار کی ڈالون کہ شاید اس سلسلہ سی گماشتی اوس برادر نامدار کامگار کی
ازروی روابط الفت و خصوصیت کی کہ درمیان ہمارے تمہاری مسلوک ہی موکب اقبال کا استقبال کرکی
خدمت اشرف مین حاضر ہوون اور ازسر نو اہل عالم پر رسوخ قواعد یگانگی طرفین ظاہر ہوکر باعث
کوتہی زبان حاسدون و بدگویون کا ہووی ساتہہ اس ارادہ کی بی سامان قلعہ گیری کے
متوجہ ہوکر جبکہ الوکا ہی فراہ پر پہنچی ہم منشور عاطفت مبنی اوپر اظہار سیر و شکار قندہار کی وہانکے
حاکم کو بہیجا مینی کہ مہمان پذیر ہو عزت آثار خواجہ باقی کرکراق کو طلب فرماکر نزدیک حاکم
اور امرای قلعہ کی پیغام بہیجا ہمنی کہ درمیان عالی حضرت بادشاہ ظل اللہ اور نواب ہمایون
ہمارے کی جدائی نہین ہی اور آگاہی کہ ہم طرفین ایکہی سمجہتی ہین اور ہم بطور سیر متوجہ اس صوبہ کے
ہوی ہین ایسی بات نکرین کہ رنج خاطر ہو آنہون نی مضمون حکم اور پیغام مصلحت انجام کو
گوش حقیقت نیوش مین نسنا اور مراسم الفت و اتحاد جانبین کو خیال نکرکی اظہار تمرد
و عصیان کا کیا تب جوانی قلعہ کی پہنچکر پہر عزت آثار مشار الیہ کو طلب فرمایا مینی اور جو کچہہ لازمہ نصیحت

جشن ۱۲

کا تہا اوس سی کہلا بہیجا اور دس روز تک عساکر منصور کو تاکید فرمائی تہی کہ گرد قلعہ کی نجاوین اوسکو
نصیحتین فائدہ مند نہ ہوئین اور مخالفت مین اصرار کیا جو زیادہ اس سے مصلحت کو گنجایش نہ تہی
لشکر قزلباش باوجود موجود نہونی اسباب قلعہ گیری کی تسخیر قلعہ مین مشغول ہوا تہوڑی دنمین
برج قلعہ کو ساتہہ زمین کی برابر کیا کام اہل قلعہ پر تنگ ہوا امن چاہی تہی بہی رابطہ محبت کو
کہ قدیم الایام سی فیمابین ان دو سلسلہ بلند کی مسلوک ہی اور طریقہ برادری کو کہ از سر نو زمانہ
میرزائی اوس اورنگ نشین بارگاہ جاہ و جلال کے سی درمیان تمہاری اور نواب ہمایون ہمارے
کی ایسا استحکام پایا کہ رشک افزاے سلاطین روی زمین کا ہوا ہی منظور نظر رکہہ کر مقتضای مروت
جانکی تقصیرات و زلات اونکی کو معاف فرماکر سالماً غانماً باتفاق حیدر بیگ تو باشی کی کہ صوفیون
صادق انخاندان سی ہی روانہ درگاہ معلی پر کیا قسم ہے حق کی کہ بنیاد محبت او الفت موروثی
او مکتسبی کی جانب اس دوست کی سی نہ اوس سابقہ مرتبہ کی مضبوط و مستحکم ہی کہ بسبب صدور
بعضی امور کی بموجب تقدیر پردۂ امکان منظہر ہوئی ہین خلل پاوی ؎ میان ما و تو رسم جفا
نخواہد بود ❊ بجز طریقہ مہر و وفا نخواہد بود ❊ امید کہ او سجانب سی بہی بہی طریقہ پسندیدہ
مسلوک ہوکر بعضی امور غریبہ کو منظور نظر خجستہ اثر کا نفرماکر اگر کوئی خدشہ برپا ہو ساتہہ
حسن الطاف ذاتی اور محبت قدیمی کی اوسکی دور کرنے مین کوشش کرکی گل ہمیشہ بہار
یکدلی و یگانگی کو سر سبز رکہکر تمام ہمت آسمان کی بنیاد والی ساتہہ استحکام مبانی وفاق او تقفیہ
مبانی اتفاق کے کہ نظام بخش انفس و آفاق کا ہی مصروف فرماوین اور کل ممالک محروسہ ہمارے کو
متعلق اپنی جانکر جس کسی کو چاہین عنایت فرماکر اعلام بخشین کہ ملا مضائقہ اوسکو سونپا

جاوے

جاوی ان جزئیات کا کیا اعتبار جو امرا اور حکام کہ قلعہ مین تہی اگرچہ مرتکب چند کاموں کی کہ منافی
دوستی کی تہی ہوی لیکن جو کہ واقع ہوا ہماری جانب سی ہوا اور اونہون نی جو کچہہ لازمہ نوکری و شرط
جان سپاری کا ہی ادا کیا یقین کہ وہ حضرت بہی شفقت شاہانہ اور مرحمت بادشاہانہ شامل حال ان کی
فرما کر ہمکو اون سی شرمندہ نہ کرینگی زیادہ کیا طول کیا جاوی ہمیشہ لوای آسمان سا باہم آغوش تائیدات غیبی ہو

جواب نامہ شاہ عباس

سپاس معرّی لباس حد و قیاس کی اور ستایش مبرا آلایش تشبیہ و التباس ہی اوس
یگانہ معبود کو لایق کہ استحکام عہود اور مواثیق بادشاہان عظیم الشان کو سبب انتظام سلسلہ آفرینش کا
اور اتحاد فرمان روایان جہان کو باعث آرام و آسایش اور موجب امان و آرامش خلایق کا
کہ ودیعتہای حضرت خالق کی ہین اونسی گردانا ہی مصداق اس بیان اور موید اس
برہان کی موافقت و اتحاد اور رابطہ و وداد ہی کہ فیما بین اس دودمان رفیع الشان کی متحقق ہوا
ہی اور بیچ زمانہ دولت افزون ہماری کی اسقدر مضبوط و مستحکم ہوا کہ محسود بادشاہان و سلاطین
دوران کا ہی وہ شاہ جم جاہ ستارہ سپاہ فلک بارگاہ دارا گروہ گردون شکوہ زیبندہ
افسر کیانی شایستہ تخت خسروانی شجرہ برومند ریاض سلطنت و بہت نہال بوستان
نبوت و ولایت نقاوہ دودمان علوی خلاصہ خاندان صفوی کی سبب باعث درپی اسرور کی
گلزار محبت و دوستی و یکتادلی کی کہ انقراض زمان و اختلاف گردش دوران تک امکان پہنچنی غبار
خلل کا نہ تہا ہوی تم ظاہر رسم اتحاد اور یگانگی فرمان روایان اس جہان کی بہی ہو گی کہ عین استحکام
اخوت و دوستی مین کہ قسم طرفین سی ہو گئی ہو اور ساتہہ کمال موافقت روحانی و مصادقت

کے فیمابین ساتھہ جان کے فرق نہ ہو ملک و مال کی کیا حقیقت ہی اسیطرح سی واسطی سیر و
شکار کی آوین بنہ صد حیف بر محبت بیش از قیاس ما وارد ہوئے مکتوب محبت طراز
خوش اسلوب الفت پرداز سی کہ معذرت سیر و شکار قندہار مین مصحوب سعادت نصاب حیدر بیگ
اور ولی بیگ کی ارسال کیا تہا مشعر اوپر صحت ذات ملائک صفات کی تہا پہونچا خوشی کی
اوپر موہنہ روزگار خجستہ آثار کے کہلی اوسی برادر کامگار عالی مقدار کی عقل گیتی سنوار پر پوشیدہ
نرہی کہ تا پہنچنی ایلچی مبارک پیام زنبیل بیگ کے بیچ درگاہ آسمان جاہ کی کسی طرح ساتھہ خط و
پیام کے بیچ مقدمہ خواہش قندہار کی کچھہ اظہار نہوا تہا اوس وقتین کہ ہم بیچ سیر و شکار خطہ
دلکشای کشمیر کے مشغول تہی ہم دنیا دارون دکن کی نے کوتہ اندیشی سی قدم جادہ اطاعت
و بندگی سی باہر رکھہ کر راستہ عصیان کا پکڑا اسلئی اوپر ذمہ ہمت شاہانہ کی تنبیہ و تادیب کوتہ اندیشون
کے لازم ہوئی اور رایات نصرت آیات نی بیچ دار السلطنت لاہور کی نزول اجلال فرماکر
فرزند شاہ جہان کو ساتھہ لشکر ظفر اثر کی اوپر سر اون بی سعادتون کی تعین فرمایا ہمنی اور
خود متوجہ طرف دار الخلافت آگرہ کی ہوئی ہم کہ زنبیل پہنچا اور خط محبت افزا اوس زینت بخش
اورنگ شاہی کا پہنچایا اوس تعویز دوستی کو اوپر اپنی شگون لیکر بارادہ دفع کرنی فساد
دشمنون اور مفسدون کی متوجہ طرف دار الخلافہ آگرہ کے ہوا مین بیچ قصبہ گہر بار دربار
کے اظہار خواہش قندہار کا نہوا تہا زنبیل بیگ نے زبانی ظاہر کیا بیچ جواب اوسکی فرمایا ہمنی
کہ ہمکو ساتھہ اوس برادر کامگار کے کسی چیز سی دریغ نہین ہی انشاء اللہ تعالی بعد سر انجام
مہم دکن کی جسطرح کہ مناسب دولت ہوگا تمکو رخصت کرینگی اور فرمایا ہمنی جو کہ مسافت

دورود واسطی کرکی آئی ہو چندروز بیچ دار السلطنت لاہور کی آرام لو کرہم تم کو بلالین کی بعد پہنچنی آگرہ
کی کہ مستقر دار الخلافت ہی مشار الیہ کو طلب کیا ہمنی واسطی رخصت فرمانی کی عنایت ایزدی جو قرین
حال اس نیاز مند درگاہ الٰہی کی ہی فتح سی مطمئن خاطر ہو کر متوجہ پنجاب کا ہوا مین اور ارادہ مشار الیہ کی
رخصت کا کیا بعد سرانجام بعض مہمات ضروری کی بہ سبب گرم ہو جانی ہوا کی متوجہ خطہ کشمیر جنت
نظیر کی کہ بیچ لطافت اور نزاہت آب ہوا کی مسلم الثبوت سیاحون ربع مسکون کا ہی ہوی ہم
بعد پہنچنی کی اوس خطہ دلکشا مین زنبیل بیگ کو واسطی رخصت کی طلب کیا ہمنی کہ ہم خود بدولت
توجہ فرما کر سیر گاہین نزہت بخش فرح افزا او سکو دکھلاوین کہ اس اثنا مین
خبر پہنچی اوس برادر کامگار کی بعزم تسخیر قندہار کہ ہرگز میری خیال مین نہ آئی پہنچی بڑی حیرت
ہوی کہ ایک اندہا گانو کیا مقدار رکہتا ہی کہ خود بسعادت واسطی تسخیر اوسکی کی متوجہ ہون
اور ایسی دوستی و برادری سی چشم پوشیدہ رکہین باوجود اسکی کہ مخبر راست گفتار خبر پہنچاتی
تہی ہم باور نہین کرتی تہی جب کہ خبر محقق ہوئی اوسی گہڑی عبد العزیز خان کو حکم فرمایا ہمنی کہ
مرضی اوس برادر کامگار کی سی تجاوز نکری اب تک سر رشتہ برادری کا مستحکم ہی ہم اس الفت
و یکجہتی کی درجہ کو زیادہ ملک عالم سی جانتی ہتی اور کسی عطیہ کو ساتہہ اوسکی نہین تولتی تہی پس لایق
اور مناسب برادری کی یہ تہا کہ آنی ایلچی تک صبر فرماتی شاید ساتہہ اوسی مطلب مدعا کی کہ آیا
تہا کامیاب خدمت مین پہنچتا پہلی پہنچنی ایلچی سی مرتکب ایسی امر کی ہونا کیا اہل روزگار پیرایہ عہد
و صداقت اور سرمایہ مروت و فتوت کی تصور کسطرف راجع کرینگی اللہ تعالیٰ ہر وقت حافظ و ناصر و معین
ہو جیو فقط ✤ بعد رخصت فرمانی ایلچی کی ہمگی ہمت واسطی تنبیہ لشکر قندہار کی مصروف رکہہ کر

فرزند خان جہان کو کہ واسطی بعضی مصلحتون کی طلب ہوا تہا فیل اور اسپ خاصہ با شمشیر و خنجر مرصع او
خلعت عنایت کرکی رخصت فرمایا کہ پہنچنی شہزادی شہریار تک ساتہہ لشکر ظفر آثار کی بیچ ملتان کے
توقف کری منتظر حکم کا رہی اور باقر خان کہ فوجدار ملتان کا تہا بیچ درگاہ والا کی طلب کیا گیا علی قلی
بیگ درمن کو ساتہہ منصب ہزار و پانصدی کی سرفراز کرکی واسطی کمک مشار الیہ کی مقرر کیا اور
ایسی ہی میرزا رستم کو ساتہہ منصب پنجہزاری کی بلند مرتبہ کرکی بیچ خدمت اوس فرزند کی لشکر مذکور
مین معین فرمایا لشکر خان نی صوبہ دکن سی آکر ملازمت کی تعینات لشکر مذکور سی ہوا اسد خان
افغان اور میرزا علی شیر خان اور مکرم خان اور اکرام خان اور باقی امرا کو کہ صوبہ دکن اور محالون جاگیرون
اپنی سی آئی تہی اسپ و خلعت دیگر ساتہہ ہمراہی خان جہان کی رخصت فرمایا عمدۃ السلطنت
آصف خان کو بیچ دار الخلافت آگرہ کی بہیجا کہ کل خزانہ مہر اور روپیہ کو کہ آغاز سلطنت حضرت
عرش آشیانی سی اب تک جمع ہوا ہی بیچ درگاہ کی لاوی صالت خان بسیر خان جہان خان نی
ساتہہ منصب دو ہزاری اور ہزار سوار کی سرفرازی پائی محمد شفیع بخشی صوبہ ملتان ساتہہ خطاب خانی کے
سرفراز ہوا شریف وکیل فرزند اقبالمند شاہ پرویز کو رخصت فرمایا کہ بہت جلد جا کر اوس فرزند
کو ساتہہ لشکر صوبہ بہار کی ملازمت مین لاوی اور فرمان مرحمت عنوان بخط خاص لکہہ کر تاکید
بہت واسطی آنی اوسکی کی گئی بیچ اثنا اسکی میر میران پوتا شاہ نعمۃ اللہ کا ساتہہ مرگ
مفاجات کی فوت ہوا امید کہ اہل آمرزش سی ہو میرزا بیگ قراول کو فیل مست نی دبا کر مار
ڈالا بجای اوسکی امام وردی کو مقرر کیا مینی جو بسبب ضعف کی کہ دو برس آگی اس سی
عارض ہوا تہا اور اب تک موجود ہی دل و دماغ نی ہمراہی نہ کی کہ ساتہہ لکہنی سوانح و وقایع کے

مشغول رہا کرتا تھا ان دنوں میں معتمد خاں نے خدمت دکن سے آکر ملازمت کی جو بندوں
مزاجدان اور شاگردوں سخن فہم سے تھا اور پہلے بھی سررشتہ اسکے ہمکا اور ضبط وقایع کا
بیچ عہدہ اوسکے تھا حکم فرمایا میں نے کہ اس تاریخ سے کہ لکھا ہے میں نے آگے کو مشارالیہ اپنے خط
سے لکھے اور میرے مسودات میں داخل کرے اور جو کچھ کہ ازین بعد واقع ہو بطریق روزنامچہ
کے مسودہ کرکے ساتھ تصحیح میری کے پہنچا کر بیاض میں لکھتا رہے

اس جگہہ سے مسودات لکھے ہوے معتمد خان کے ہیں

ان دنوں میں کہ بالکل ہمت جہان کشا واسطے تیاری لشکر قندہار کے مصروف تھی خبریں
ناخوش تغیر حال اوربی اعتدالیوں خرم کی بیچ عرض کے پہنچی تھیں موجب توحش اور تردد
خاطر کا ہوتی تھیں بنابرین موسویخان کو کہ بندوں با اخلاص اور مزاجدان سے ہے واسطے گزارنے
پیغاموں تہدید و ترغیب اور بیان نصایح ہوش افزا کے نزدیک اوس بیدولت کے بھیجا میں نے
کہ ساتھہ رہنمونی سعادت کے اوسکو گران خواب غفلت و غرور سے بیدار کرے اور اوپر ارادوں
باطل اور مقصدوں فاسد اوسکے کے وقوف حاصل کرکے بیچ خدمت کے دوڑے کہ جو کچھہ کہ
مقتضاے وقت ہو عمل کیا جاوے غرہ بہمن ماہ الٰہی کو جشن وزن قمری آراستہ ہوا
اس جشن مبارک میں مہابتخان نے صوبہ کابل سے آکر سعادت ملازمت کی پایے
اور مورد عنایات خاص کا ہوا یعقوبخان بدخشی کو ساتھہ عنایت نقارہ کے بلند پایگی
بخشکر اوپر صوبہ کابل کے تعین فرمایا مقارن اسحال کے عرضداشت اعتبار خان کی آگرہ سے
پہنچی کہ خرم ساتھہ لشکر نکبت اثر کے مانڈو سے روانہ اسطرف ہوا ظاہرا بخبر طلب خزانہ کے سنگر

اگر یہ بنیاد اوسکی کی پڑی اور ناصبور ہوکر بی تابانہ روانہ ہوا شاید اثنای راہ مین آکر
اوپر خزانہ کی پہنچا کر دست اندازی کری اسواسطی رای صواب نمانی ایسا چاہا کہ برہم شیرنگا
کی کنارہ آب سلطان پور تک نہضت فرمانا چاہیی اگر اس بی سعادت نی ساتھہ
رہنمونی بدرقہ ضلالت کی قدم بادیہ جلادت مین رکہا ہو تو جلد جا کر سزا کردار ناہنجار کی
بیچ دامن روزگار اوسکی کی رکہی جاوی اور اگر طور دوسرا ظاہر ہو موافق اوسکی کیا جاوی ساتھہ
اس عزیمت کی سترہوین ماہ مذکور کو بیچ ساعت مسعود اور زمان محمود کی کوچ واقع ہوا مہابتخان نی
ساتھہ عنایت خلعت خاص کی سرفرازی پائی ایک لاکہ روپیہ میرزا رستم کو اور دو لاکہ روپیہ
عبد اللہ خان کو ساتھہ صیغہ مساعدت کی حکم ہوا میرزا خان بن زین خان کو ساتھہ فرمان مرحمت
عنوان کے نزدیک فرزند اقبالمند شاہ پرویز کے بہیجکر تاکید بیش از بیش بیچ طلب اوسکی کی گئی
راجہ سارنگ دیو واسطی طلب سنگہہ دیو کی گیا تہا آکر ملازمت کی عرض کی کہ راجہ ساتھہ جمعیت
شایستہ اور افواج آراستہ کی بلدہ تہانیسر مین ساتھہ سعادت رکاب کے مفتخر ہووینگا بیچ اثنا
چند روز کے مکرر عرائض اعتبار خان کی اور دوسرے بندون کے دار الخلافہ آگرہ سی پہنچی کہ خرم نے
برگشتگی ادبار و دولت سی حقوق تربیت کو ساتھہ عقوق کی مبدل کر کی پانون ادبار کا جہالت
اور ضلالت کی جنگل مین رکہہ کر عازم اس حدود کا ہی اس سبب سی واسطی برلانے
خزانہ کی صلاح دولت نجابت کی واسطی استحکام برج و بارہ و لوازم قلعہ داری کی مشغول ہوا مین
اور ایسی ہی عرضی آصفخان کی پہنچی کہ اوس بے دولت نے پردہ آزرم کا پہاڑ کر موضع وادی
ادبار مین رکہا ہی دست آنی اوسکی سی بو ہی خیر نہین آتی ہی جو صلاح دولت کی خزانہ کی

لانی مین نه تهی حراست ایزدی مین سونپ کر خود متوجه ملازمت کا هی بنابرین آپ سلطان پور
سی عبور فرما کر ساتهه کوچ متواتر کی متوجه واسطی تنبیه و تادیب اوس سیاه بخت کی هوا هین اور حکم
فرمایا مینی که بعد ازین اوسکو بی دولت کها کرین اس اقبال نامه مین جهان لفظ بی دولت مذکور
هوا اوسی سی کنایه هوگا تربیتون اور مرحمتون سی که بیچ حق اوسکی کے ظهور مین آئین اب تک کیسی
بادشاه نی ساتهه فرزند اپنی کی اسقدر عنایتین نهین کین وه کچهه که پدر بزرگوار نی ساتهه برادرون
میری کی لطف کیا تها مینی ساتهه نوکرون اوسکی کی مرحمت فرمایا اور صاحب خطاب و علم و نقاره کا
کیا که اوراق گذشته مین به تقریبات ثبت هوا اور اوپر مطالعه کرنی والون اس اقبال نامه کی پوشیده نهوگا
که کسقدر توجه و تربیت اوسکی حقمین مبذول هوئی اسلیی بیان زبان قلم کو شرح اوسکی سی کوتاه رکها
مین کونسی رنج اپنی کو لکهون کوفت و ضعف سی بیچ ایسی هوای گرم کی که میری مزاج کی ناموافق هی
سواری اور تردد چاهیی کرنا اور ساتهه اسحال کے اوپر ایسی ناخلف کے چاهیی جانا بهتسی لوگون بندون سی
که برسون تمن بیت کر کی ساتهه مرتبه امارت کی پهنچایا تها آج کی روز چاهیی تها که جنگ اوزبک یا قزلباش کے
کام آتی بسبب شومی اوسکی کے سیاست فرما کر اپنی هاتهه سی هلاک کیا الحمد لله که ایزد جلشانه نی اسقدر حوصله اور
بردباری کرامت فرمائی که ان سبکی تاب سکیی لاتا اور ایکطرح سکیی نبهاتا اور اوپر اپنی آسان جانا لیکن
وه که دل پر گرانی کرتا هی اور مزاج غیرت کو پرآشوب کهتا هی یهه هی که ایسی وقتمین لایق تها که فرزندان
سعادت گزین اور امرای اخلاص آئین ساتهه معاونت ایکدوسر کی تلاش خدمت قندهار و خراسان کی
که ناموس سلطنت کا هی کرتی اس نسی سعادت نی تیشه اوپر پانون دولت اپنی کی مار کر سنگ راه اس
عزیمت کا هوا اور مهم قندهار کی بیچ عقده تعویق اور توقف کی پڑی امید الله تعالی ان نگرانیونکو

خاطرسی اوٹھاوی اسوقت بیچ عرض کی پہنچا کہ محترم خان خواجہ سرا اور خلیل بیگ ذوالقدر اور
فدائی خان میر توزک نی ساتھ اوس بی دولت کے رابطہ اخلاص کا درست کر کی ابواب مراسلات
مفتوح رکھی جو وقت مقتضی مدارا اور اغماض کا نہ تھا تینونکو مقید فرمایا اور بعد تحقیق اور تفحص احوال کے
جو بیچ حرام نمکی اور بد اندیشی اور بدسگالی خلیل اور محترم کی شک و شبہہ تھا اور شمول مرزا رستم کی امرائی اوپر
بی اخلاصی اور بدسگالی خلیل کے قسمیں کہائین ناگزیر اونکو ساتھ سیاست کے پہنچایا اور فدائیخان کو کہ عیار
اخلاص آلایش تہمت و نقصان سی پاک تھا قید سی چھوڑ کر سرفراز کیا راجہ روز افزون کو رسم واکہوکی کے
نزدیک فرزند اقبال مند شاہ پرویز کی بہیجا مینی کہ بنراولی کر کی اوس فرزند کو ساتھ لشکر ظفر اثر کی جلد تر ملازمت مین
پہنچاوی تا کہ اوس بیدولت کو جیسا کہ چاہیی سزا کردار ناپسندیدہ کی پہنچی جواہر خان خواجہ سرا ساتھ خدمت
اہتمام دربار محل کے سرفراز ہوا غرہ اسفندار مذ ماہ الٰہی کو نور سرامور عساکر منصور ہوا آسد خمین عرضداشت اعتبار
خان کے پہنچی کہ بیدولت نی بہت جلدی آپ کو بیچ نواح دار الخلافہ آگرہ کی پہنچایا تھا کہ شاید پہلی استحکام قلعہ کی
ابواب فتنہ و فساد کی کہول کر دستکام اپنی کی کری جو فتحپور مین پہنچا در دولت کو اوپر مونہ اپنی کی مسدود
پایا خجلت زدہ ادبار کا ہو کر توقف کیا خانخانان اور پسر اوسکا اور بہت سی امرا بادشاہی کہ بیچ تعینات
صوبہ دکن اور گجرات کی تہی ہمراہ اوسکی رفیق راہ بغی اور کافر نعمتی کی ہوی تہو سونچانچ اوسکو فتحپور
مین دیکھ کر تبلیغ احکام بادشاہی کا کیا اور مقرر ہوا کہ قاضی عبد العزیز ملازم اپنی کو برفاقت اوسکی درگاہ والا
مین بہیجی کہ مطالب اوسکی کو عرض کری اسفندیار نام نوکر اپنی کو کہ سردار اور سرگروہ اہل فساد کا تہی آگرہ مین
بہیجا تا کہ اوپر خزائن و دفائن بندونکی جو اگرہ مین کہی ہین متصرف ہووی جملہ اوسکی لشکر خان کی گہر آکر نو لاکہ
روپیہ پر متصرف ہوا اور ایسی ہی اور گہر دوسری بندون کی جیسا کہ گمان سامان کا تھا ساتھ لوٹ کا دراز

کرکے جو کچھ پایا بیچ تصرف کے لایا چنانچہ خانخانان سپاہ میر کہ ساتھ منصب جلیل اتالیقی کی اختصاص رکھتا
تھا بیچ شتر بیکی منہ اپنی کو ساتھ بغاوت اور کافر نعمتی کی سیاہ کیا دوسرو نسبی کیا کہ گری اوسکی پشت
بغاوت اور نمک حرامی کی تھی اوسکی باپ نے اپنی عمر مین پیر باپ کے ساتھ نالایق کام کیا تھا اسنے باپ
کی پیروی کی اور اس عمر مین آپ کو مطعون اور مردود ہمیشہ کا کیا ع عاقبت گرگ زادہ گرگ شود
گرچہ با آدمی بزرگ شود ۃ اور آٹھوین تاریخ موسوی خان معہ عبدالعزیز بھیجے ہوئے اوس بیدولت کے آیا
جو کہ باتین اوس بیدولت کی نامعقول تھین مینے روبرو نہ بلوایا اور مہابتخان کی حوالہ کیا کہ اوسکو
مقید رکھے پانچوین تاریخ کنارہ دریاے لودہیانہ کی مقام لشکر بادشاہی کا ہوا وہان خان اعظم کو منصب
ہفت ہزاری ذات اور پانچ ہزار سوار سے سربلندی بخشی اور راجہ بھارت بوندیلہ نے دکن سے اور دریا
خان نے آگرہ سے آکر ملازمت حاصل کی مینے دیانت خان کی تقصیر معاف کی اونکی پہلی منصب پر سرفراز کیا
اور راجہ بھارت منصب ڈیڑہ ہزاری ذات اور ہزار سوار سے اور موسوی خان ہزاری ذات اور تین سو سوار
سے ممتاز ہوئی مبارک شنبہ کے دن بارہوین تاریخ پرگنہ تھانیسر مین راجہ نرسنگہ دیو نے ملازمت کی
اور فوج آراستہ معہ سامان عمدہ ملاحظہ کرکے مورد تحسین و آفرین کا ہوا اور راجہ سارنگ دیو منصب ڈیڑہ ہزاری
ذات اور چھ سو سوار سی سرفراز ہوا اور قریب انبالہ کے آصف خان نے آگرہ سے آکر سعادت قدمبوسی کی پائی
اسوقت مین آیا اوسکا شروع فتوحات کا تھا نوازشخان پسر سعید خان نے صوبہ گجرات سے آکر زمین بوس
کیا چنانچہ نون کہ وہ بیدولت برہانپور مین تھا موافق اوسکی التماس کی باقی خان کو صوبہ جوناگڑہ مین
مینے مقرر کیا تھا سو اوسکو مینے فرمان لکھا کہ حاضر درگاہ ہو ان دنون وہ آیا اور شرف خدمت کا ہوا
جب دار السلطنت لاہور سے بی سابقہ خبر کوچ کی کوچ کا اتفاق ہوا اور فرصت مقتضی توقف کی نہ تھی

ہمراہ چند امیرون کی کہ حاضر رکاب تہی روانہ ہوا مین اور سہرند پہنچنی تک اکثر لوگ سعادت ہمراہی
سی سرفراز ہوی اور سہرند سی نکلنی کی بعد بہت فوجین اور لشکر اطراف و جوانب سی جمع ہو گئی
دہلی تک اسقدر جماعت ٹہر ہی کہ مین جسطرف دیکہتا تہا تمام میدان لشکر سی بہرا ہوا تہا جب مینی سنا
کہ وہ بی دولت فتح پور سی نکل کر اسطرف آتا ہی اور کوچ در کوچ متوجہ دہلی کا ہی تو مینی لشکر ظفر پیکر
کو حکم چلتی رہنی کا دیا اور اس واقعہ مین مدار تدبیر امور اور ترتیب افواج منصور کا مہابتخان کے
صوابدید کی سپرد تہا سردار فوج ہراول کا عبد اللہ خان کو مقرر کیا اور اسنی جس آدمی کا دیدہ و دلاور
کو طلب کیا مینی اوسکو اوسکی ہمراہیون مین معین کر کی حکم دیا کہ ایک کوس پہلی تمام لشکر سی چلا کرین
اور جہت خبر پہنچنی اور بند و بست رستونکی بہی وسی کی سپرد کی اور مین اشتباسی غافل تہا کہ یہہ
اوس بی دولت سی ملا ہوا ہی اور غرض اصلی اوسکی یہہ ہی کہ خبرین میری لشکر کی اوسکو پہنچایا کری
اور آگی اس سی چند خبرین طول و طویل کا غذ پر لکہہ کر مجہہ کو دکہلا تہا تہین کہ یہہ میری جاسوسون نی
وہانسی بہیجین ہین اور میری بعضی مصاحبونکو متہم کرتا تہا کہ یہہ لوگ اوس بی دولت سی ملی ہوی
ہین اور دربار کی خبرین اوسکو لکہتی ہین اگر مین گہبرا کر اوسکی کہنی پر عمل کرتا اور ایسی اشخاص کی نون
مین کہ فساد عظیم برپا تہا اوسکی قول پر عمل کرتا تو بہتسی لوگ اخلاصمند اوسکی تہمت سی ضایع اور خراب
ہو جاتی باوجودیکہ میری بعضی خیر خواہ ظاہر و باطن اوسکی بد اندیشی اور ملا ہوا ہونی کو راست راست بیان
کرتی تہی لیکن مینی مقتضای وقت سمجہہ کر مین اوسکی تحقیق نکرتا اور زبان سی اوسکو کبہی حرف وحشت آمیز نکہتا بلکہ
زیادہ پہلی سی اوس پر عنایت و لطف کرتا کہ شاید یہہ شرمندہ ہو کر اپنی نالایق باتون سی باز آوی اور فتنہ پردازی
ترک کری لیکن وہ نالایق اپنی اصل سی باز نہ آیا اور وہی کیا جو اوسکی خباثت کی لایق تہا چنانچہ اپنی مقام پر

لکھا جائیگا **ابیات** درختی کہ تلخست او را سرشت * گرش بر نشانی بباغ بہشت * ور از جوی
خلد بنشانی بہنگام آب * بہ بیخ انگبین ریزی و مشک ناب * سر انجام گوہر بکار آورد * ہمان میوہ تلخ بار آورد
غرض مین جب دہلی کی قریب پہنچا تو سید بہوہ بخاری اور صدر خان اور راجہ کشن داس نی شہر سی
باہر آکر سعادت رکاب بوسی سی سرفرازی پائی اور باقر خان فوجدار صوبہ اودہ کا بہی اسی روز آکر میری لشکر
مین داخل ہوا اور پچیسوین تاریخ دہلی مین نکل کر کنارے دریای جمنا کی مقام لشکر کا کیا گردہر ولد
رای سال دربار یکہ صوبہ دکن سی آکر زمین بوسی سی ممتاز ہوا تہا منصب دو ہزاری ذات اور ڈیڑہ
ہزار سوار کی سرفرازی پائی اور خطاب راجگی سی جسکی تمنا مین تہا معزز ہوا اور زبردست خان میر توزک کو نشان دیکر سرفراز کیا

اٹھاروان جشن نوروز کا جلوس مبارک سی

بیسوین تاریخ ماہ جمادی الاولی سن ایکہزار بتیس ۱۰۳۲ ہجری مین شنبہ کی رات کو نیر اعظم نی بیت الشرف حمل مین
سعادت تحویل کی فرمائی اور اٹھاروان سال میری جلوس کا ساتھہ فرخی اور مبارکی کی شروع ہوا اسی دن
سنا گیا کہ بیدولت قریب متہرا کی پرگنہ شاہ پور مین ستائیس ہزار سوار سی آکر اوترا ہی اور راجہ جی سنگھہ
نواسہ راجہ مان سنگھہ نی وطن سی آکر سعادت میری رکاب بوسی کی حاصل کی اور راجہ نرسنگھہ دیو کو کہ
راجپوتون مین اوس سی زیادہ عمدہ کوئی امیر نہین ہی مینی خطاب مہاراجہ سی سربلند کیا اور اوسکی بیٹی
راجہ جگ راج کو منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار کا عنایت فرمایا اور سید بہوہ عنایت فیل
سی ممتاز ہوا اور جب مینی سنا کہ بیدولت کنارہ دریای جمنا ہو کر آتا ہی تو مینی بہی اپنی لشکر
منصور کا اوسی طرف کوچ کرایا اور درستی افواج بحر امواج کی از قسم ہراول جرنغار و برنغار و التمش

وطرح چنداول وغیرہ بطریق شایستہ مقرر کی گئی پہر سنا گیا کہ بی دولت ہمراہ خانخانان
بی سعادت کی راہ سی پلٹ کر طرف پرگنہ کولاکہہ کے کہ بیس کوس اولٹی طرف ہی چلا گیا اور سندر ہمین
نوٹ کہ راہ پر اوسکی گمراہی کا ہی ہمراہ داراب پسر خانخانان اور اکثر امرای بادشاہی کی کہ نمکحرامی سی
اوسکی شریک بغاوت ہوی تہی مثل ہمت خان اور سربلند خان اور شرزہ خان اور عابد خان اور
جادورای اور اودی رام اور آتش خان اور منصور خان اور باقی منصبدار متعین دکن اور گجرات
اور مالوہ کی کہ اون سب کی تفصیل طویل ہی اور اپنی تمام نوکرون کو مثل راجہ بہیم پسر رانا اور رستم خان
اور بیرم بیگ اور دریائی افغان و تقی وغیرہ ان سب کو مقابلہ مین میری لشکر منصور کی تعین کر کی پانچ کروہ
پیچھے لگا کر چہ ظاہر مین سرداران سب کا داراب بیبخت کو کیا ہی لیکن حقیقت مین داری ان سب کی سندر
بدکردار کو ہی اور وہ سب کور بخت بلوچپور سی اوتری ہوی ہین پہر آٹھوین تاریخ قبول پور خیامگاہ
لشکر ظفر قرین کا ہوا اوس روز چنداول میری فوجکا باقر خان تہا مینی اوسکو سب کے پیچہی کہا تہا ایک
جماعت نی اون بدمعاشون کی پیچہی سی آکر درمیان راہ کی میری لشکر کی بہیر پر تہہ لوٹ کا ڈالا
باقر خان نی باستقامت تمام اون کو دفع کیا اور خواجہ ابو الحسن یہہ سنکر اوسکی مدد کو دوڑا لیکن خواجہ
کی پہنچنی تک وہ بدمعاش بہاگ گئی نوین تاریخ چار شنبہ کو علی الصباح بیس ہزار سوار جدا کر کی لشکر داری
آصفخان اور خواجہ ابو الحسن اور عبد اللہ خان کی اوپر ان بدمعاشون کی متعین کئی قاسم خان اور لشکر خان
اور ارادتخان اور فدائیخان اور دوسرے بندگان مخلص قریب آٹھہ ہزار سوار کی آصفخان کی فوج مین مقرر
ہوی اور باقر خان اور نور الدین قلی اور ابراہیم حسین کاشغری وغیرہ آٹھہ ہزار سوار خواجہ ابو الحسن کے کمک
قرار پائی اور نوازشخان اور عبد العزیز خان اور عزیز اللہ اور اکثر سادات بارہہ اور امروہہ کے ہمراہی عبد اللہ

مقابل ہونا لشکر خرم یعنی شاہجہان کا ساتھ لشکر جہانگیر کے

نامزد ہوئی پہر دس ہزار سوار تیار ہوئی پہر اودہر سی سند مقہور نی بہی اپنا لشکر دبار آراستہ کر کی
قدم بی شرمی کا آگی رکہا اور فوج مینی اپنا خاص کشن سست زبردست خان میر توزک کی عبد اللہ
خان کی واسطی بہیجا کہ سبب اوسکی دل گرمی کا ہو جب مقابلہ دو طرف کی سپاہ کا ہوا تو یہ نمک حرام
کہ بد اصل تہا اہل بغاوت سی جا ملا اور عبد العزیز خان پسر خان دوران خان کا بہی خدا جانی دانستہ
یا نادانستہ اوسکی ہمراہ گیا لیکن آفرین ہی کہ نوازش خان اور زبردست خان اور شیر حملہ کہ اوسکی ساتہہ
تہی اوسکی چلی جانی سی گہبرائی اور میدان مین قائم رہی جو کہ تائید پروردگار کی ہر جگہہ ہر وقت اس
نیاز مند کی حال پر ہی ایسی حال مین کہ عبد اللہ خان سا سردار دس ہزار سوار کا بہاگ کر دشمن
سی ملجاوی اور قریب تہا کہ لشکر منصور پر صدمۂ عظیم پہنچی ایک گولی بندوق کی غیب سی
سند نابکار کی لگی اوسکی گرتی ہی اوسکی تمام لشکر مین تہلکہ پڑ گیا اور خواجہ ابو الحسن نی بہی
فوج مقابل کو پہیچی ہٹایا اور آصف خان نی اوس وقت پہنچی باقر خان کی خوب تردد کر کی انکا
کام تمام کیا اور ایسی فتح کہ عنوان فتوحات روزگار کا ہو پردۂ غیب سی ظاہر ہوئی زبردست خان
اور شیر حملہ اور اوسکا بیٹا شیر بچہ اور اسد خان معموری اور محمد حسین برادر خواجہ جہان اور بہت سی
سادات بارہہ کہ عبد اللہ خان روسیاہ کی فوج مین تہی حق نمک ادا کر کی شربت شہادت
سی شیرین کام ہوئی اور عزیز اللہ پسر حسین خان کا بندوق سی زخمی ہوا لیکن سلامت رہا
اگرچہ ایسی وقت مین چلا جانا اوس منافق کا تائید غیبی سی تہا لیکن اگر عین جنگ مین ہوتا
تو اکثر سردار خراب اور گرفتار ہوتی غیب سی اوسکا نام لعنۃ اللہ لوگون مین مشہور ہوا اور جو کہ
غیب سی یہہ اوسکا لقب ٹہرا ایسلیئی مینی بہی کچہہ اوسکا لقب نہ کیا اوسیپر اکتفا کی اب جہان لعنۃ

فتح یافتن بہادران جہانگیری

الغرض لکہا جاوی تو بہی مراد ہوگا غرض کہ مقہوران بد انجام کہ لڑائی سی بہاگی تہی پہر نہ سنبہل
سکی اور لعنۃ اللہ کی ہمراہ اور بدنصیبوں کی پاس بیدولت کی کہ بیس کوس پر تہا جا کر دم لیا جب مینی
خبر اس فتح کی سنی سجدہ شکر اس عنایت الہی کی ادا کئی اور جن نوکروں نی خدمت لایق کی
تہی اون کو اپنی روبرو طلب فرمایا دوسری دن سندر کا سر میری روبرو لائی قصہ اسکا یہہ ہی
کہ جب وہ ضرب بندوق سی مارا گیا تو اوسکی جلانی کو ایک قریب کی گانو میں لیگئی اور آگ جلانا چاہتی تہی
کہ اون لوگوں کو دور سی ایک فوج نظر آئی وہ سب اس خوف سی کہ کہیں پکڑی نجاوین بہاگ
گئی اور اوس گانو کی پٹیل نی اوسکا سر کاٹ کر خان عالم کی پاس کہ جاگیردار اوس گانو کا تہا غرض
اپنی آبرو کی لی گیا وہ میری روبرو لایا جب تک اوسکا چہرہ درست تہا لوگو نی اوسکی کان سوتی لینی
کو کاٹ لی تہی لیکن یہہ نہ معلوم ہوا کہ کسکی بندوق اوسکی لگی اوسکی مارے جانی سی پہر کوئی مستعد
دوبارہ نہ ہوا گویا قوت بازو سہون کا وہی سنگ ہندو تہا جیسکہ مجہسی بات سنی کہ اپنی روبرو میری
اوسکو مرتبہ سلطنت کو پہنچایا تہا یہہ معاملہ کیا تو کبہی مقتضای عدالت الہی خوشی نہ دیکہیگا اور جن
نوکروں نی اس لڑائی مین کوشش کی تہی اون کو عنایت بادشاہی سی درجہ بدرجہ سرفراز کیا خواجہ ابو
الحسن منصب پنجہزاری معہ اصل و اضافہ کی ممتاز ہوا نوازشخان کو منصب سہ ہزاری ذات و تین ہزار
سوار کا بخشا باقر خان سہ ہزاری ذات و پانسو سوار اور نقارہ سی ممتاز ہوا ابراہیم حسین کاشغری
صاحب دو ہزاری ذات و یکہزار سوار کا عزیز اللہ دو ہزاری ذات و ہزار سوار سی سربلند ہوا نور الدین
قلی کو دو ہزاری ذات اور سات سو سوار راجہ رام داس کو بہی دو ہزاری و ہزار سوار لطف اللہ کو
ڈیڑہ ہزاری اور پانسو سوار پرورش خان کو ہزاری اور پانسو سوار عنایت کیی اور نام سب کی لکہی

مین طول ہوتا ہی پہر یعنی ایکدن وہین مقام کرکی دوسرے دن کوچ کیا اور خان عالم نی آلہ آباد سے
کوچ کرکی دولت آستانہ بوسی کی حاصل کے اور بارہوین تاریخ قریب موضع جہانسی کی نزول لشکر
کا ہوا وہان سربلند رای نی دکن سی آکر سعادت ملازمت کی پائی اور مینی اوسکو عنایت خنجر
خاص سی مع پہول کٹارہ سرفراز کیا اور عبد العزیز خان اور باقی لوگ کہ لعنۃ اللہ کی ساتہہ چلی
گئی تہی اوسکی قابو سی نکلکر پہر میری ملازمت مین آئی اور بیان کیا کہ جب لعنۃ اللہ کی گہوڑا اوٹہایا
تو ہمنی جانا کہ یہہ لڑنی کو گہوڑا اوٹہاتا ہی اسلیی ہمنی اوسکا ساتہہ دیا جب درمیان اون لوگون
کی پہنچی تو سوای رضا و تسلیم کی اوسوقت ہمسی کچہہ نہ ہوسکا پہر وقت قابو کا دیکہہ کر سعادت آستانہ
بوسی سی مشرف ہوی اور باوجودیکہ ان لوگون نی بیدولت سی دو ہزار اشرفیین مدد خرچ لی
تہین لیکن جو وقت بازپرس کا نہ تہا مینی اون کی عذر کو درستی پر حمل کیا اونیسوین کو جشن شرف
آفتاب کا آراستہ ہوا اور اکثر امرا اضافہ منصب اور عنایت لایق سی سرفراز ہوی وہان میر عضد الدولہ
نی آگرہ سی آکر ملازمت حاصل کے اور کتاب لغت کہ اوسنی تالیف کی تہی میرے ملاحظہ مین آئی بیشک
کمال محنت سی عمدہ کتاب بنائی ہی اور ہر لغت پر اگلی اوستادون کی شعر سند لایا ہی اس فن میں
ایسی کتاب نہوگی راجہ جی سنگہہ کو منصب سہ ہزاری اور چودہ سو سوار عنایت کیی اور فرزند شہریار کو فیلی
خاصہ بخشا خدمت عرض مکرر کی موسوی خان پر مقرر ہوی اور لہراسپ پسر مہابت خان کو خطاب خانہ زاد
خانی اور منصب چار ہزاری ذات اور ہزار سوار سی سرفراز کیا اور نشان و نقارہ دیکر اوسکا مرتبہ بلند
کیا پہر غرہ اردی بہشت کو کنارہ کول فتحپور کے نزول اقبال کا ہوا وہان اعتبار خان اور مکرم خان اور اوسکا برادر
مظفر خان آگرہ سی حاضر ہوی اعتبار خان کہ حفاظت قلعہ آگرہ مین خوب کوشش کی تہی خطاب ممتاز خانی سی

ممتاز فرمایا اور منصب ہشت ہزاری ذات اور پانچہزار سواری سے سربلند کیا اور خلعت معہ شمشیر مرصع
اور ہاتھی اور گھوڑی کی دیکر خدمت مذکورہ پر رخصت کیا اور سید بہوہ منصب دو ہزاری ذات
اور ڈیڑہ ہزار سواری اور خواجہ قاسم ہزاری اور چارسو سواری اور مکرم خان منصب سہ ہزاری اور
دو ہزار سواری ممتاز ہوی چوتھی تاریخ ماہ مذکور کو منصور خان فرنگی کہ ذکر اوسکا اول گذرا معہ اپنی
بہائی اور نوبت خان دکنی کی اوس بیدولت سی جدا ہوکر میری خدمتمین حاضر ہوی خواص خان کو نزدیک
فرزند اقبالمند شاہ پرویز کی بھیجا مینی اور میرزا عیسی ترخان نی ملتان سی آکر سعادت آستانہ بوسی
کی حاصل کیے بہاتخان کو مینی شمشیر خاصہ عنایت کی دسوین کو پرگنہ ہندون لشکرگاہ ہوا وہان
منصور خان کو منصب چار ہزاری ذات اور تین ہزار سوار اور نوبت خان کو دو ہزاری ذات
اور ہزار سواری امتیاز بخشا گیارہوین کو مقام کیا چونکہ اوس روز ملاقات شاہزادہ پرویز کی مقرر ہوئی
تھی اسواسطی مینی حکم دیا کہ تمام شہزادی اور امرا اور کل لوگ بدستور لایق اوسکی استقبال کو جاوین
بعد دو پہر کی کہ نیک ساعت تھی پرویز نی زمین بوسی سی اپنی پیشانی منور کی اور بعد ادای کورنش
اور تسلیم اور مراتب تورہ کے فرزند اقبالمند کو مینی نہایت شوق وشفقت سی بغل گیر کیا اور کمال
نوازش اور مہربانی فرمائی اوسوقت خبر آئی کہ بیدولت نی وقت جانی کی پرگنہ آنبیر سی کہ وطن
مالوفہ راجہ مان سنگھہ کا ہی چند اوباشونکو بہیجکر لٹوایا بارہوین کو قریب موضع سانروالی
کے مقام لشکر اقبال کا ہوا وہان سی مینی حبش خان کو واسطی تعمیر مکانات اجمیر کے پہلی سی رخصت
کیا اور فرزند سعادتمند شاہ پرویز کو سات بڑی منصب کے کہ چہل ہزاری ذات اور تیس ہزار سوار
کا ہی بلند مرتبہ کیا اور جب مینی سنا کہ بیدولت نی جگت سنگھہ پسر راجہ باسو کو مقرر کیا ہی کہ اپنی

وطن مین جاکر کوہستان پنجاب مین شور و فساد مچاوی اسواسطی صادق خان کوکہ پیشتر
تہا صوبہ دار پنجاب کا کرکے اوسکی گوشمالی کو رخصت کیا او خلعت مع شمشیر و فیل عنایت فرمایا اور منصب
اوسکا مع اصل و اضافہ چار ہزاری ذات اور تین ہزار سوار کا مقرر کرکی عنایت طوق و نقارہ سی سرفراز کیا
پہر مجہسی عرض ہوی کہ میرزا بدیع الزمان پسر میرزا شاہرخ کوکہ ساتہہ فتحپوری کی مشہور ہی اوسکی چہوٹے
بہائیون نی حالت بیخبری مین مار ڈالا اور بعد چند دنون کی اوسکی بہائی حاضر دربار ہوکی زمین
بوسی سی کامیاب ہوی اور مادر حقیقی بدیع الزمان کی بہی حاضر ہوی لیکن جیسا کہ چاہیی مدعی
اپنی فرزند کی خون کی نہوئی اور وجہ شرعی سی ثابت نہ کرسکی اگرچہ بدخوئی میرزا کی اسقدر تہی
کہ اوسکی مارے جانی پر افسوس نہ کیا جاوی بلکہ صلاح وقت اور مناسب دولت کی ہوا لیکن جب
اون کم بختون سی ایسی بڑی بہائی کی حق مین کہ بمنزلہ باپ کی ہی ایسی بدحرکت ظاہر ہوی عدالت
نے درگذر مناسب نجانا حکم کیا مینی کہ بالفعل قیدخانہ مین محبوس رہین بعد اسکی جو کچہہ مناسب
ہوگا کیا جاویگا ایکسوبیس گوراچہ بخشے گئے اور رای سورج سنگہہ نے اپنی جاگیر سی آکر دولت رکاب
بوسی کی حاصل کی معز الملک کوکہ مینی واسطی لانی فرزند خانجہان کی ملتان کو بہیجا تہا اسی تاریخ
مین وہ لوٹ کر جناب آگاہ ہوا اور اوسکی طرف سی عذر ضعف و بیچارگی کا معروض کیا اور
اپنی بیٹی اصالت خان کو مع ہزار سوار اوسکی ساتہہ خدمت مین بہیجا اور اپنی نہ آسکنی سی
کمال تاسف کیا عذر اوسکا معقول تہا مقبول ہوا ایکسوبیس گو فرزند اقبال مند پرویز کو مع عساکر
منصورہ بی دولت کی تعاقب پر مقرر کیا کہ استیصال اوس نالایق کا کری اور اوسکی نیابت مین
اختیار ہر طرح کی کاروبار کا مہابت خان کی حوالہ کیا امرای نامدار و بہادران جان نثار جو فرزند

پرویزکی ساتھہ معین ہوی اونکی یہہ نام ہین خان عالم مہاراجہ کجسنگہ فاضل خان شیرخان
راجہ گردہر راجہ رام داس کچہواہہ خواجہ میر عبدالعزیز عزیز اللہ اسد خان پرورش خان اکرام خان
سید ہزبرخان لطف اللہ رای نرائن داس وغیرہ قریب چالیس ہزار سوار جرار اور بڑی توپخانہ
چالیس لاکھہ روپیہ کی ساعت نیک مین اوس فرزند ارجمند کی ہمراہ کرکی رخصت فرمایا اور فاضل
خان کو بخشی امر واقعہ نویسی لشکر منصور کا کیا اور شاہزادہ کو خلعت خاص مع نادری زربفت کی کہ
اوسکی گریبان و دامن مین موتی پروئی ہوی تھی اور اکتالیس ہزار روپیہ مین سرکار مین تیار
ہوی تھی اور خاصہ ہاتی رتن گج نام اور دس ہتنیان اور خاصہ گہوڑا اور تلوار مرصع کہ
یہہ سب قیمتی ستتر ہزار کا تہا مرحمت فرمایا اور ایسی ہی نورجہان بیگم نی خلعت و اسپ و فیل
موافق رسم کے فرزند نامدار کو عنایت کیا اور مہابت خان اور دوسری امراکو بہی حسب
لیاقت ہاتہی اور گہوڑی اور سروپا عنایت کیی اور خاص نوکر فرزند پرویز کی بہی عنایات
لایق سی سرفراز ہوی اور اسی تاریخ مظفر خان کو خدمت میر بخشی دیکر خلعت عنایت کیا
اور غرہ خورداد ماہ الہی مین شاہزادہ داور بخش پسر خسرو کو صوبہ دار ملک گجرات کرکی خان
اعظم کو اوسکا اتالیق مقرر کیا اور شہزادہ کو اسپ و فیل و خلعت و خنجر خاص مرصع اور توغ
اور نقارہ مرحمت کیا پہر خان اعظم اور نوازش خان اور دوسری امرا بہی حسب مرتبہ نوازشات
شاہی سی ممتاز ہوی اور ارادتخان کو فاضل خان کی جگہہ بخشیگری عنایت کی اور رکن السلطنت
آصف خان کو صوبہ داری بنگالہ اور اوڈیسہ سی سربلندی دیکر خلعت خاص مع شمشیر مرصع
عنایت کیا اور اوسکی فرزند ابوطالب کو اونکی ساتھہ مقرر فرماکر منصب دوہزاری ذات و ہزار سوار

سوار سی سرفراز کیا اور روز شنبه نوین ماه مذکور کو مطابق اونتیسوین رجب سنه یکهزار و تیس
مین باہر اجمیر کے کنارہ تالاب آناساگر پر نزول فرمایا شاہزادہ داور بخش کو منصب ہشت ہزاری ذات
اور تین ہزار سوار سی سرفراز کرکی دو لاکهہ روپیہ مدد خرچ اوسکی لشکر کا مقرر کیا اور لاکهہ روپیہ واسطے
خرچ ضروریات کی خان اعظم کو دیا اور اله یار بیگ پسر افتخار بیگ کہ فرزند پرویز کی خدمت مین تها
حسب التماس فرزند ارجمند کی عنایت علم سی بلند ہوا اور تاتار خان کو قلعه داری گوالیار پر رخصت کیا
راجه بجسنگهه منصب پنجهزاری ذات اور چار ہزار سوار سی بلند ہوا اور یہین آگرہ سی خبر آئی کہ حضرت
مریم الزمانی بیگم نے دار فانی سی انتقال فرمایا الله تعالی اونکو غریق دریاے مغفرت فرمادے اور جگت سنگهه
پسر رانا کرن اپنی وطن سی آکر یہین دولت زمین بوس حاصل کی اور ابراہیم خان فتح جنگ حاکم بنگاله
نی چونتیس ہاتهی وہان سی بطریق پیشکش بهیجی اور باقر خان فوجداری سرکار اودیپور اور سادات خان
فوجداری میان دوآب پر مقرر ہوی اور میر شرف کو دیوان بیوتات فرمایا بارہوین تیر ماه الهی
کو عرضداشت متصدیان گجرات سی خبر فتح و فیروزی کی معلوم ہوئی تفصیل اسکی یہہ ہی کہ مینی صوبه
گجرات کہ ایک سلطنت علحدہ ہی فتح رانا کی انعام مین بیدولت کو عنایت کیا تها جیسا آگی گذرا سندر
برہمن اوسکی طرف سی وہان کا حاکم تها جب اوسکی دلمین میری طرف سی ارادہ فاسد آیا تو اوس ہندو کو
کہ منافق اور مفسد تها مع ہمت خان اور شرزہ خان و سرفراز خان اور اکثر بندگان شاہی کو کہ وہان کے
جاگیردار تهی اپنی پاس بلوایا اور سندر کے چهوٹی بهائی کو اوسکی جگہہ مقرر رکها جب سندر مارا گیا اور بیدولت
بهاگا تو مانڈو کی طرف گیا اور ملک گجرات لعنت الله کی جاگیر مین دی سندر کا چهوٹی بهائی اور صفی خان
وہان کی دیوان کو مع خزانه اور تخت مرصع کہ پانچ لاکهہ روپیہ مین بنا تها اور پردله دو لاکهہ روپیہ کا کہ میری

پیشکش کی واسطی مرتب کیا تہا اپنی پاس طلب کیا یہہ آصفخان صفی خان نام برادر جعفر بیگ کا بہی
میری والد کی خدمتمین ساتہہ خطاب آصفخانی کی مخصوص ہوا چہوٹی بیٹی برادر نورجہان بیگم کی کہ
میری خدمتمین بخطاب آصفخان سرفراز ہی اس آصفخان برادر جعفر بیگ کے گہرمین ہی اور بڑی لڑکی
بیدولت کے گہرمین ہی اور دونون حقیقی بہنین ہین اس نسبت سے بیدولت اوس سی توقع
موافقت کی رکہتا تہا لیکن جو اوسکی تقدیر مین سعادتمندی اور ترقی میری یہان لکہی تہی
وہ میرے یہان مصدر اچہی خدمتونکا ہوا جیسا کہ لکہا جاتا ہی غرضکہ لعنۃ اللہ بیوفانی ایک اپنی خواجہ
سرا وفادار نام کو اوس ملک کی حکومت پر بہیجا وہ ساتہہ چند نالایقونکی احمدآباد مین آکر گجرات پر
قابض ہوا جو کہ صفی خان ارادہ دولتخواہی کا دلمین رکہتا تہا اسلیے نئی نوکر رکہنی اور جماعت بڑہانی
اور لوگون کی ملانیمین مصروف ہوا اور چند روز پہلی کہتر برادر بندہ سی شہر سی نکلکر کنارہ تال
کانکریا کی مقام کیا اور وہانسی محمودآباد کو چلا اور یون ظاہر کیا کہ بیدولت کی پاس جاتا ہون
اور پوشیدہ ساتہہ ناہر خان اور سید دلیر خان اور بابو خان افغان وغیرہ بندہای جان سپار اور فدوی
با اخلاص کی کہ وہانکی جاگیردار تہی خطوط لکہکر میرے دولتخواہی پر آمادہ کرکی منتظر فرصت کا
رہا صالح نام ملازم بیدولت نی کہ موضع بہیلاد کا فوجدار تہا اور جمعیت خوب اپنی ساتہہ رکہتا
تہا ظاہر حال سی معلوم کیا کہ صفی خان کا ارادہ اور ہی اور کہتر نی بہی یہی بات جان لی تہی
لیکن صفی خان کی بندوبست اور لوگونکی ملالینی سی ہاتہہ پانو ہلانہ سکا او صالح نی اس
گمان سی کہ مبادا صفیخان خزانہ پر قابض ہوجاوی بطریق پیش بینی دس لاکہہ روپیہ آگے
بڑہکر نزدیک بیدولت کی پہنچایا اور کہتر بہی پردلہ مرصع بہیجی سی لیکر روانہ ہوا لیکن بسبب توجہ

کی تحت نہ لیجا سکی صفی خان نی قابو پاکر محمود آباد سی پرگنہ کر یجکو کہ شاہراہ سی اولٹی طرف واقع ہے
اور نانو خان وہان تہا آیا اور ناہر خان اور باقی دولتخواہونکو بذریعہ خط پیغام بہیجا کہ ہر شخص اپنی
جاگیر سی مع اپنی سوارونکی وقت طلوع آفتاب کے کہ صبح اقبال اہل دولت اور شام ادبار اہل شقاوت
کی ہی ایک ایک دروازہ سی کہ اون کی طرف واقع ہی شہر مین آوین اور اوسنی اپنی
عورتون کو اوسی پرگنہ مین چہوڑکر خود نانو کی ہمراہ فجر کو قریب شہر کی پہنچکر شعبان باغ
مین تہوڑا توقف کیا تا خوب دن روشن ہو جاوی اور دوست دشمن مین فرق ہو
اور بعد روشنی صبح کی باوجودیکہ ابہی تک ناہر خان اور دوسری دولتخواہون کا نہ تہا بوہم اسبات کے
کہ مبادا مخالفین مطلع ہو کر کہین دروازے بند نہ کر لین نصرت ایزدی پر توکل کر کے
دروازہ سارنگپور ہی سی شہر مین گہسا اور اتفاقاً اوسی وقت ناہر خان بہی دروازہ سی آکر شہر
مین داخل ہوا لعنت اللہ کی خواجہ سرا نی میری اقبال کے ترقی دیکہہ کر شیخ حیدر نبیرہ میان وجیہ
الدین کے گہر مین پناہ لی اور جماعت دولتخواہون نے نقارہ فتح و نصرت کا بجا کر برج و فصیل کو
مضبوط کیا اور چند لوگون کو اوپر گہر محمد تقی دیوان بیدولت اور حسن بیگ بخشی کے بہیج
کر اون کو قید کر لیا اور شیخ حیدر نے خود آکر خبر کی کہ خواجہ سرا لعنت اللہ کا میرے گہر مین ہی
پہر اوسکو بہی پکڑ لائی اور بیدولت کی تمام نوکرون کو قید کر کے شہر کی بندوبست سی خاطر جمع
ہوئی تخت صرصع مع دو لاکہہ روپیہ نقد اور باقی اسباب بی دولت اور اوسکی لوگونکا شہر مین تہا
بندگان مخلص کی قابو مین آیا جب یہہ خبر بی دولت نے سنی تو لعنت اللہ کو ہمراہ
ہمت خان و شرزہ خان و سرفراز خان و قابل بیگ اور رستم بہادر اور صالح بدخشی وغیرہ نمکحرامون کے

آگی سبھی نوکران شاہی اور اپنی ملازمون سی قریب پانچ چھہ ہزار سوار موجود کی احمداباد مین
کیے صفی خان اور ناہر خان یہہ سنکر پاؤن ہمت کا جمای رہی اور اپنی فوج کی تسلی اور لوگونکی جمع
کرنے مین مشغول ہوے اور نقد و جنس سی جو کچھہ اونکو ملا تھا یہان تک کہ تخت کو بھی توڑ
کر سپاہ مین خرچ کردیا اور راجہ کلیان زمیندار اندور اور سیالال کوپی اور اوسطرف کے زمینداروں
کو شہر کی اندر بلا کر بڑی جماعت کرلی لعنت اللہ نے کچھہ انتظار کمک کا نکرکے آٹھہ روز مین آپ کو
مانڈو سی بڑودہ مین پہنچایا اور دولتخواہون نے بمقتضای ہمت اور رہبر توفیق کی شہر سی نکلکر
کنارے تالاب کانکریہ کی لشکر اقبال کو آراستہ کیا جو کہ لعنت اللہ نے جانا تھا کہ میری جلدی
جانی سی شاید دولتخواہان شاہی متفرق ہوجاوینگی جب اون لوگون کا باہر نکلنا مقابلہ کے
ارادے سی سنا تو بڑودے مین توقف کیا اور انتظار آنی کمک کا کیا جب کمک آگئی تو قدم
گمراہی کا آگی بڑھایا جماعت میری دولتخواہونکی بھی کانکریہ سی اوٹھہ کر باہر موضع تیوہ کے
کہ قریب مزار حضرۃ قطب عالم کی ہی آکر خیمہ زن ہوے لعنت اللہ نے تین دن کی راہ دو دن مین
قطع کرکے بڑودہ سی محمود آباد مین آیا اور جو سید لشکر خان شہزادہ خان کی عورتون کو بڑودہ سی
ہمراہ لیکر شہر مین لی آیا تھا اور عورتین سرفراز خان کی بھی شہر مین تھین صفی خان نے دونوکو پیغام
بھیجا کہ اگر داغ نمکحرامی کو اپنی پیشانی سی دور کرکی بادشاہی خیرخواہون مین داخل ہو تو دین
و دنیا مین تمہاری بہتری اور ترقی ہوگی ورنہ تمہاری اہل و عیال کو بری طرح ماریں گی لعنۃ
اللہ نی اسحال سی آگاہی پاکر بہانہ سی سرفراز خان کو اپنی پاس بلا کر قید کرلیا اور جو شہزادہ خان
اور ہمت خان اور صالح محمد حبشی باہم متفق تھی اور ایک جگہہ اوترے تھی اسواسطی شہزادہ خان کو

بگڑنہ سکا غرض اکیسوین شعبان کو سنہ ۱۱۳۲ ہجریہ مین لعنت اللہ نے اپنی جگہہ سے سوار ہوکر
لشکر ابتر کو آراستہ کیا ادہر نمکحلالون نے بہی فوج اقبال کو درست کر کے مستعد جدال
و قتال کی ہوی اوسوقت لعنت اللہ کے دلمین آیا کہ میری ٹہرنی سی لشکر شاہی متفرق ہو
جاویگا اور بن لڑی مراد حاصل ہوگی لیکن جب اوسنی میری دو لتخواہونکی ثبات قدمی دیکہی
تو عاجز ہوکر اولٹی ہاتہہ کی طرف لوٹ گیا اور لوگونمین بیان کیا کہ یہان سرنگ دبائی ہی
میری آدمی ضایع ہوجاوینگی صلاح یہہ ہی کہ سرگنج کی میدان مین جاکر لڑائی شروع کرون غرضکہ
یہہ کہنا اوسکا بہی تائید الٰہی سی تہا کہ اوسکی لوٹنی ہی شور بہاگنی کا سب مین مشہور ہوا دلاوران
لشکر بادشاہی کی دل بڑہی اوسکا تعاقب کیا وہ بی سعادت سرگنج تک نہ جاسکا موضع ناریجہ
مین رہ گیا دولتخواہون نے بہی قریہ یالودہ مین کہ تین کوس پر اوس سی تہا لشکر اقبال آراستہ
کیا اور دوسری دن ساتہہ آئین پسندیدہ کی لڑائی پر متوجہ ہوی اور صفوف فوج بائین ترتیب
آراستہ کین کہ ہراول مین ناہر خان اور راجہ کلیان سیدار اندور کا وغیرہ بہادران کارطلب
اور جرنغار مین سید نصرت خان اور سید سیدو اور دوسرے بندگان اخلاصمند آور برنغار مین ناہر
خان اور سید یعقوب اور سید غلام محمد اور دوسری فدویان جان نثار اور غول مین صفی خان اور
کفایت خان بخشی اور بعضی بندہای شایستہ نی پانون ہمت کا مضبوط کیا اور حسن اتفاق
سی جہان لعنت اللہ ٹہرا تہا وہ زمین اونچی نیچی تہی تہوہر کے جہاڑی اور راستے تنگ تہی اسلیے
اوسکی فوجکا خوب انتظام نہ ہوسکا اوسنی اپنی اکثر مردون کو ہمراہ رستم بہادر کی آگی کیا تہا
اور ہمتخان اور صالح بیگ بہی آگی تہی غرض کہ اوسکی لوگون سے مقابلہ اول ناہر خان کا ہوا

ہوا اور خوب لڑائی ہوئی تقدیر سی ہمت خان زخم بندوق سی مارا گیا اور صالح بیگ سی
نانوخان اور سید یعقوب اور سید غلام محمد کا مقابلہ ہوا عین لڑائی مین سید غلام محمد کی ہاتی
نی اوسکو سونڈ مین پکڑ کر گہوڑی سی اوتار لیا لوگون نی کام اوسکا بہی تمام کیا اور قریب سو آدمیون
کی اوسکی ہمراہی مارے گئی اوسوقت وہ ہاتی جو بدخواہون کی فوج کی آگی تہا شور بان اور
بندوقون کی سی پیچہی کو بہاگا اور زقوم کی جہاڑی مین جہان راہ تنگ تہی گہسا بہت سی
مخالف اوسمین پامال شکستہ ہوی اور ہاتہی کی لوٹنی سی لشکر مخالفون کا بکہر گیا اوسوقت سید دلیر
خان نی سید ہاتہہ کی طرف سی لڑائی شروع کی لعنت اللہ کو خبر مارے جانی ہمت خان
اور صالح بیگ کی نہ ہوی تہی حال سختی کا دیکہہ کر اونکی کمک کو دوڑا فوج شاہی کی ہراول والی
کہ لڑتی لڑتی بہت زخمی ہوی تہی اوسکی آنی سی پیچہی ہٹی اور قریب تہا کہ شکست ہو جاوی
لیکن خداوند کریم نے اپنا فضل کیا کہ صفی خان غول سی ہراول والونکی کمک کو پہنچا اور لعنت اللہ
نے خبر مارے جانی ہمت خان اور صالح خان کی سنی اور صفی خان کو مع غول آتی دیکہہ کر گہبرا
گیا اور میدان سی بہاگا دلیر خان نی ایک کوس تک اوسکا تعاقب کیا اور بہت لوگ اوسکی ہمراہی
مارے اور قابل بیگ بکسرام بہت لوگون کی ساتہہ فوج شاہی کی ہاتہہ مین گرفتار ہوا جو کہ لعنت
اللہ سرفراز خان اور بہادر پسر سلطان احمد کی طرف سی خاطر جمع نہ تہا اسواسطی ان دونون کو
پا بجولان کر کی ہاتی پر سوار کیا اور اپنی غلامون کو اونکی پاس بٹہا کر کہدیا تہا کہ اگر شکست ہو
تو ان دونون کو مار ڈالنا بہاگتی وقت ایک غلام نی تو بہادر پسر سلطان احمد کو موافق قرارداد کی
سی مار ڈالا اور سرفراز خان اوسحال مین آپ کو ہاتی کی اوپر سی گرا یا ہرچند اوسکی موکل نی اوسکی

خنجر مارا لیکن کہبراہٹ مین کاری نہ لگا آخر صفی خان نی سرفراز خان کو تلاش کرکی میدان سی
اٹھا کر شہر مین علاج کو بہیجا اور لعنۃ اللہ نے بڑودہ تک باگ نہ روکی اور جو عیال شہزادہ
خان دولتخواہون کے قید مین تہی لاچار اگر صفی خان سی ملا اور لعنت اللہ پہر بڑودہ
سی بہاگ کر بڑونچ کو گیا وہان فرزندان ہمت خان قلعہ مین تہی ہرچند انہون نی اوسکو
اندر نہ آنی دیا لیکن پانچ ہزار محمودی اوسکو بر سبیل اقامت بہیجی اور وہ تین دن قلعہ کی باہر
بحال تباہ رہا اور چوتہی روز براہ دریا بندر سورت کو گیا اور دو مہینی تک وہان رہ کر اپنی متفرق
لوگون کو جمع کیا چونکہ سورت بیدولت کی جاگیر مین تہی قریب چار لاکہہ محمودی کی وہان
کے متصدیون سی لیے اور اور جو کچہہ زور و ظلم سے ہاتہہ لگا لیکر خرچ کیا اور پہر اپنی بہاگے
ہوون کو جمع کرکے برہانپور مین بی دولت سی ملا اور چونکہ صفی خان اور باقی بندگان مخلص
سی کہ گجرات مین تہی ایسا عمدہ کام بنا تو ہر ایک عنایات شاہی سی سربلند ہوا صفی خان
منصب ہزاری ذات اور تین سو سوار کا رکہتا تہا یعنی اوسکو سہ ہزاری ذات اور دو ہزار سوار
دیکر خطاب سیف خان جہانگیرشاہی اور نقارہ و علم کی فخر سی بخشی ناہر خان کہ
ہزاری اور دو سو سوار رکہتا تہا سہ ہزاری اور دو ہزار سوار کا ہوا اور خطاب شیر خان اور گہوڑی و ہاتہی
اور خنجر و تلوار کے ممتاز ہوا یہہ ناہر خان نواسہ نرسنگہہ دیو کا ہی جو بہائی پورن مل اوجین کا تہا
حاکم رائسین اور چندیری کا جب شیر خان افغان نی قلعہ رائسین کو محاصرہ کیا تو مشہور ہی کہ اوسکو
قول دیکر مار ڈالا اور اوسکی اہل حرم موافق قاعدہ ہنود کی آگ مین بچال غیرت جل گئی تا ہاتہہ کسی
نامحرم کا اونکو نہ لگی اور قریب اور قوم والی اوسکی اطراف مین بہاگ گئی ناہر خان کا باپ جسکا

نام خان جہان ہی نزدیک محمد خان فاروقی حاکم اسیر و برہان پور کی جاکر مسلمان ہو گیا
اور جب اس محمد خان نی وفات کی تو اوسکا بیٹا حسن کم عمر باپ کی جگہہ پر بیٹھا لیکن اوسکو
محمد خان کی بہائی راجہ علی خان نی قید کر کے خود حاکم ہوا پہر بعد چند روز کے راجہ علیخان نی سنا کہ
خان جہان اور باقی نوکر محمد خان کی اس بات پر متفق ہین کہ فجر حملہ کرین اور حسن خان کو قلعہ سی نکالکر
پہر اپنا حاکم بناوین پہر راجہ علیخان نی پہلی سی بندوبست کر کی حیات خان حبشی کو ہمراہ بہت
دلاورون کی خان جہان کی گہر پر بہیجا کہ اوسکو زندہ پکڑ لاوین لیکن اوسنی بحکم غیرت لڑائی کے
جب کام اوسپر تنگ ہوا آگ جلا کر جل گیا اوسوقت یہہ ناہر خان بہت چہوٹا تہا حیات خان حبشی نے
اوسکو راجہ علیخان سی مانگ کر اپنا بیٹا بنایا اور مسلمان کیا بعد وفات حیات خان کی راجہ علیخان نے
ناہر خان کو پرورش کیا اور بہت اوسکی رعایت کیا کرتا جب میری والد بزرگوار نی قلعہ اسیر کا
فتح کیا تو ناہر خان ملازم خدمت ہوا حضرت مرحوم نی اوسکی پیشانی سی لیاقت و شرافت دریافت
کر کی منصب لایق سی اوسکو سرفراز کیا صوبہ مالوہ مین پرگنہ محمود پور اوسکی جاگیر مین دیا اور میری خدمتمین
اوسکی بہت ترقی ہوئی اگرچہ اوسنی ایسی خدمت کی توفیق بہی اوسکو اسخدمت کی لایق سربلند کیا
اور سید دلیر خان سادات بارہہ سی ہی پہلی عبد الوہاب نام تہا اور منصب اوسکا ہزاری ذات اور آٹہہ
سو سوار کا تہا اب دو ہزاری ذات اور بارہ سو سوار اور نشان سی سرفراز ہوا میان دو آب مین
بارہ گانو ایک جگہہ واقعہ ہین وہان وطن ان سیدون کا ہی اسواسطی سادات بارہہ کہتی ہین
ہر چند بعضی لوگ ان کی حسب نسب مین کلام کرتی ہین لیکن ان لوگون کی شجاعت ان کی
سید ہونی کی بڑی دلیل ہے ہماری یہان کوئی لڑائی ایسی نہ ہوئی کہ انہون نی اوسمین

ذکر سادات بارہہ و معنی بارہہ

اپنی ناموری نہین ہوا اور ہر جگہہ یہہ لوگ اکثر مارے گئی میرزا عزیز کوکہ ہمیشہ کہا کرتا تہا کہ ساد
بلکہ یہہ صدقہ اس سلطنت کا ہین واقع مین یہہ سچ ہے اور منصب نو خان افغان کا ہشت صدی
ذات و سوار کا تہا اب ڈیڑہ ہزاری ذات اور بارہ سو سوار کا ہوا اسیطرح اور بندگان دولتخواہ
بہی حسب خدمت اور جان فشانی کے مراتب بلند اور مناصب ارجمند سی کامیاب
ہوی پہر مینی اصالت خان پسر خانجہان کو واسطی کمک فرزند اور بخشی کے صوبہ گجرات مین
مقرر کیا اور نور الدین قلی کو وہان بہیجا کہ شیرزہ خان اور سرفراز خان اور دوسری افسرون
بی دولت کی جو وہان مقید ہین اپنی ہمراہ پابزنجیر مقید حضور مین لی آوی اسی تاریخ مین
سنا کہ منوچہر پسر شاہنواز خان رہنمونی سعادت سی بی دولت سی جدا ہوکر فرزند اقبالمند
شاہ پرویز کی خدمت مین حاضر ہوا اعتقاد خان حاکم کشمیر کو منصب چار ہزاری ذات اور
تین ہزار سوار سی سرفراز کیا قراولون نی کہا کہ قریب یہان سی ایک بڑا شیر ہی مجہی اوسکی
شکار کا شوق ہوا جب جنگل مین گیا تو اور تین شیر نکلی مینی اون چارون کو مار کر دولتخانہ
کی طرف مراجعت کی اور شیر کے شکار کا مجکو اسقدر شوق ہی کہ اوسکی ہوتی اور شکار کو دل
نہین چاہتا سلطان مسعود پسر سلطان محمود انار اللہ تعالی برہانہ بہی شیر کی شکار کا بہت
راغب تہا اور اوسکی تیر مارنے کی عجیب و غریب باتین تواریخ مین مذکور ہین خصوصا تاریخ بیہقی مین
کہ خود مصنف اپنی انکہہ سی دیکہا ہوا حال لکہتا ہی کہ ایکدن سلطان مسعود شکار کو خود
ہندوستان مین گیا تہا ہاتہی پر سوار ایک بڑا شیر جنگل سی نکلکر ہاتہی پر آیا بادشاہ نے
ایک تیر اوسکی سینہ پر ایسا مارا کہ وہ گر پڑا اور پہر اوٹہہ کر ہاتہی کی پیچہی سی حملہ آور ہوا اسیر لیے

اوٹھینی اور بیٹھکر ایسی تلوار ماری کہ شیر کے دونون ہاتھہ قلم ہوگئی اور شیر گرکر مرگیا اور مجھی
بایام شہزادگی ایسا اتفاق پڑا ہی کہ پنجاب مین شکار کو گیا تھا ایک بہت بڑا شیر جنگل سے
نکلا مینی اوسکی بندوق ماری اوسنی غصہ سی جست کی اور ہاتی کی دم پر آگیا اوسوقت مینی
فرصت نہ ہوی کہ بندوق رکہہ کر تلوار مارون بندوق ہاتھہ مین لی کر دوزانو ہوکر اسی زور
سی بندوق شیر کی سر پر ماری کہ وہ زمین پر گرکر مرگیا اور اس سی عجب تر یہہ قصہ ہی کہ مین
ٹول کی پہاڑون مین بہیریے کے شکار کو گیا تہا اور ہاتھی پر سوار تہا ایک بہیڑیا
سامنی آیا مینی ایک تیر اوسکی کاندہی پر مارا کہ ایک بالشت اوسکی گہس گیا اور اوسی
تیر سی وہ مرگیا اور بہت دیکھنی مین آیا کہ قوی جوانون سخت کمان والون نی بیس تیس
تیرون مین مارا ہی جو کہ اپنی تعریف آپ لکھنا مناسب نہین اسلیئی توجہ اور اور
حالات کی کرتا ہون پہر اونیسوین تاریخ ایک ہاتھی رنتہبون کا واسطی جگت سنگہہ پسر
رانا کرن کے عنایت کیا اور مجھسی عرض ہوئی کہ سلطان حسین زمیندار پکلی کا مرگیا مینی
اوسکا منصب اور جاگیر اوسکی بڑی بیٹی شادمان نام پر عنایت کیا ساتوین ماہ امرداد کو
ابراہیم حسین ملازم شاہ پرویز کا لشکر ظفر اثر سی خوشخبری فتح کی لایا اور عرضداشت
فرزند پرویز کی مشتمل اوپر فتح اور خدمت گزاری دلاوران دولتخواہ کی پیش کی
مینی شکر اس عنایت الٰہی کا ادا کیا تفصیل اسکی یہہ ہی کہ جب لشکر ظفر پیکر ہمراہ شہزادہ
والاقدر کی کریوہ چاند اسی پار گیا اور ملک مالوہ مین پہنچا تو بید دولت مع ہزار سوار کے
اور تین سو جنگی ہاتی اور توپ خانہ عظیم کی مانڈو سی بقصد جنگ چلا اور ایک جماعت

[illegible]

[illegible]

کو ترکیان دکن نی ہمت لیا جادو راے اور اودی رام اور آتش خان اور باقی سپاہ کی
آگی کے اپنی مقرر کیا کہ بادشاہی لشکر پر بطریق قزاقی کے گرین لیکن مہابت خان نی
ایسا بندوبست کیا تہا کہ شہزادی کو غول میں رکہتا تہا اور خود مع تمام فوج کی کوچ
و مقام میں ہوشیار اور خبر گیران رہتا تہا ترکیان دکن دور سی دکہلائی دیتے
لیکن قابو لشکر شاہی پر گرنے کی نہ پاتی ایک نوبت نوکری چند اول کی منصور خان
فرنگی کی تہی اور لشکر اوترنے کی وقت مہابت خان مع سپاہ الگ کہڑا تہا خبردار
کو کہ لشکر بخوبی اوتر جاوی جو منصور خان اوسدن شراب پی کی سرمست بادۂ غرور
کا ہو رہا تہا قریب منزل کی پہنچکر اون سواروں کو دور سی دیکہا اور نشہ شراب میں
اون پر بی کہی اپنی ساتہہ والون سے آگے گہوڑا دوڑایا اور دو تین سواروں کو مارکر قریب
جادوراے اور اودی رام کی کہ دو تین ہزار سواروں میں کہڑی تہی پہنچا اونہوں نے اسکو گہیر
لیا جب تک جان و دم میں رہی ہاتہہ پانو ہلاتا رہا کہ شاید اونمین سی نکل آوی آخر کو راہ
اخلاص میں جان دی اون دنون مہابت خان امیران سپاہ بیدولت کو پوشیدہ خطوط واسطی
ملانی کی لکہکر چاروں طرف بہیجتا تہا اور وہ اکثر لوگ بہی واسطی طلب قول و قرار کے
خطوط بہیجتی تہی جب بی دولت قلعہ مانڈو سی آگی بڑہا تو اول ایک جماعت ترکون کو روانہ
کیا پہر رستم خان اور تقی اور برقنداز خان کو ہمراہ جماعت توپ چیون کے اون کی بعد بہیجا
اور اون کی بعد داراب خان اور بہیم اور بیرم بیگ اور دوسری اپنی معتبر لوگوں کو
روانہ کیا اور خود جو قرار صف جنگ نہیں دی سکتا تہا اسلیے پیچہی ہٹتا تہا فیلان مست

جنگی کو مع توپخانہ دریا سے پار اسی اوتار کر خود بھی جریدہ مع والد اب اور بھیم کی پیچھی
سی طرف میدان جنگ کی چلا اور جبکہ قریب کالیادہ کی نزول لشکر اقبال نشان کا ہوا
تو بیدولت نی اپنا تمام لشکر فوج شاہی کی مقابلہ کو بھیجا اور خود ہمراہ خانخانان اور چند
لوگون کی ایک کونے مین پیچھی رہا برق انداز خان کہ مہابت خان سی قول و قرار لیکر منتظر وقت
فرصت کا تھا کہ جب دونون لشکر مقابل ہوون تو اپنی جماعت برق اندازون سی نکلکر
لشکر شاہی مین آملی اوسوقت موقع پاکر جہانگیر بادشاہ سلامت پکارتا ہوا بندگان
دولتخواہ مین آملا مہابت خان اوس سی اول ملکر شہزادہ پرویز کی پاس لے آیا شہزادہ نی
عنایات شاہی کا امیدوار کرکی اوسکو خوش و مطمئن کیا اول نام اسکا بہاؤالدین اور
نوکر زین خان کا تھا بعد اوسکی مرنیکی توپخانہ رومیون مین آکر داخل ہوا جو کہ خدمت مین سرگرم
اور اپنی ساتھہ والی اچھی رکھتا تھا اسواسطی بیدولت نی لایق تربیت کی جانکر برق انداز خان کا
اوسکو خطاب عنایت کیا اور جب بیدولت کو دکن کی طرف بھیجا تھا تو اوسکو
میر آتش لشکر کی توپخانہ کا کرکی ہمراہ بھیجا تھا اگرچہ اسنی پہلی داغ نمکحرامی کا پیشانی پر لگایا
لیکن آخر کو نیکی اوس سی ظاہر ہوئی اور اوسیدن رستم بھی کہ بیدولت کا عمدہ نوکر اور
بڑا معتمد تھا جب وسنی جانا کہ اقبال ساتھہ لشکر شاہی کی ہی تو مہابت خان سی قول و
قرار لیکر ہمراہ محمد مراد چیتی اور چند اور منصبدارون کی کہ اوسکی ساتھہ تھی اوسکی لشکر سی
نکلکر فوج شاہی مین بیچ خدمت شہزادی پرویز کے آئی بیدولت انکا حال سنکر گھبرا
گیا اور تمام اپنی نوکرون سی خصوصا نوکران شاہی سی کہ اوسکے ساتھہ تھی بد دل ہوا

اور اس ہم سے شباشب اپنے لوگون کو کہ آگے بڑہے ہوے تہے پیچہے بلواکر سراسیمہ بہاگا اور دریا سے
پار اوتر گیا وہان سے بہی اکثر لوگ قابو پاکر اوس سے الگ ہوے اور فرزند پرویز کے خدمت مین آے اور ہر ایک
نے اپنے لایق سرفرازے پائی اور اوسیدن کہ نربدا سے اوترا تہا ایک خط اوسکے لوگون کی ہاتہہ لگا جو مہابت
خان نے زاہد خان کے جواب مین لکہا تہا اور عنایات شاہی سے اوسکو امیدوار کیا تہا اور نکل آنے کی ترغیب
دی تہی وہ لوگ اوس خط کو بیدولت کی روبرو لے گیے اوسنے زاہد خان سے بدگمان ہوکر اوسکو تین
لڑکون اوسکے کے مقید کیا یہ زاہد خان بیٹا شجاعت خان کا ہے جو میرے پدر بزرگوار کے بڑے معتمد لوگو میں سے
تہا اور مینے اس لیے سعادت کو قدیمی خانہ زاد جانکر تربیت کیا او خطاب خانی اور منصب ڈیڑہ ہزاری سے سرفراز
کرکے ہمراہ بیدولت کے فتح دکن پر رخصت کیا جس دنون کہ مینے اوس صوبے کے امیرون کو واسطے قندہار کے
طلب کیا اور باوجودیکہ اسکے نام خصوصاً فرمان تاکید کا بہیجا لیکن یہہ بے سعادت حاضر درگاہ نہوا اور
آپ کو دوست بیدولت کا ظاہر کیا اور باوجودیکہ ضلع دہلی سے شکست کہاکر لوٹا اور پابند عیال بہی نہ تہا
لیکن جب بہی میری ملازمت مین حاضر نہوا یہانتک کہ اب خداوند کریم منتقم حقیقی نے یہہ دن دکہلایا اور
اوسکی نقدی مبلغ ایک لاکہہ تیس ہزار روپیہ بیدولت قابض ہوا ؎ چو بد کردی مشو ایمن ز آفات
کہ واجب شد طبیعت را مکافات ؎ پہر بیدولت نے جلدی نربدا سے اوترکر تمام کشتیون کو اوسطرف
منگوالیا اور راستو کا بندوبست کرکے اپنے بخشی بیرم بیگ کو معہ فوج معتمد اپنے کی ساتہہ ایک جماعت ترکیالی
دکن کے کنارے دریا کی چہوڑا اور بنگر توپون کا باندہ کر خود طرف قلعہ آسیر اور برہانپور کے چلا اوسوقت اوسکے
نوکرون نے ایک قاصد کو کہ خانخانان نے طرف مہابت خان کی بہیجا تہا پکڑ کر اوسکی روبرو لیکے آئے اور
کے پاس جو خط نکلا اوسکی سرے پر یہہ لکہا تہا ؎ صد کس بنظر نگاہ میدارندم ؎ ورنہ بپریدمی ز بیآرامی ؎

بعجلت ہی اوسکو معہ اوسکی اولاد کے گہرسی بلوا کر وہ خط دکہلایا ہر چند اوس نے بہت عذر کیے لیکن کوئی
قابل سماع نہ تہا غرض کہ اوسکو ساتہ دارا خان اور دوسرے امرا کو ان کے متصل اپنے مکان کی نظر بند رکہا اور
اوسکی فال اوسکی حق مین صادق آئی کہ سو آدمی اوسپر نگہبان ہوے مینے ابراہیم حسین ملازم فرزند ارجمند پرویز کو
کہ خبر فتح لایا تہا خطاب خوشخبر خانی کا دیکے عنایت خلعت او فیل سے سرفراز کیا اور فرمان مرحمت عنوان عطا کرکے
شہزادہ پرویز اور مہابتخان کے ہمراہ خواص خان کے روانہ کیا اور ایک پہنچی بیش قیمت واسطی فرزند اقبال مند کے اور
شمشیر مرصع مہابتخان کے واسطی عنایت کی چونکہ مہابت خان سے عمدہ خدمت ظہور مین آئی تہی مینے
اوسکو منصب ہفت ہزاری ذات و سوار سے سرفرازی بخشی سید صلابت خان نے دکن سے آکر زمین بوس حاصل کیا مورد
عنایت خاص کا ہوا یہ سید صوبہ دکن مین متعین تہا جب بدولت دہلی سے شکست کہا کر ماندو کو گیا تو اسنے اپنے
اہل و عیال کو غیر جگہہ مین بہیجکر حفاظت الہی کے سپرد کیا او دہلی راہ میری خدمت مین حاضر ہوا او میرزا
حسن پسر میرزا رستم صفوی کا اوپر خدمت فوجداری بہرایچ کی نامزد ہوکر منصب ڈیڑہ ہزاری ذات اور
پانسو سوار ولنسی مع اصل و اضافہ سرفراز ہوا او لعل بیگ داروغہ دفترخانہ کو نزدیک فرزند ارجمند پرویز کے
بہیجکر خلعت خاص او زیادہ اوس نورچشم کے واسطی اور دستار واسطی مہابت خان کے عنایت فرمائی اور خواص
خان نے کہ پہلی بہیجا گیا تہا پہر آکر ملازمت حاصل کیے اور خبرین اچہی لایا پہر خانہ زاد خان پسر مہابت کو بہی
منصب پنجہزاری ذات و سوار سے سرفراز کیا انہین دنون ایک روز مین نیل گاؤ کی شکار کو گیا جنگل مین ایک
سانپ دیکہا لنبا ڈہائی گز کا او تین ہاتہ مقدار اوسکی جثہ کی دور کا آدہی خرگوش کو نگل گیا تہا اور آدہا
باہر تہا جب اوسکو قراول میرے پاس اوٹہا لائے تو خرگوش اوسکی موںہ مین سے چہوٹ گیا مینے فرمایا پہر اسکی موںہ
مین دیدو ہر چند اونہون نے چاہا لیکن اندر اوسکی موںہ کے نرکہہ سکی ہر چند بہت زور کرنے مین جبڑا اوسکا

چیر گیا پہر مینے اوسکا پیٹ چروایا اتفاقاً اوس مین سے بہی ایک پورا خرگوش نکلا ایسے سانپ کو ہندوستان
مین چیتل کہتے ہین یہ بہت بڑا ہوا کرتا ہے اکثر جانورونکو پورا نگلجاتا ہے لیکن اسمین زہر نہین ہوتا کسی کو نہین کاٹتا
پہر مینے بندوق سے ایک نیل گاو مادہ ماری اور اوسکے شکم سے دو بچے پورے نکلے چونکہ مینے سنا تہا کہ بچہ نیل گاو
کا گوشت بہت لذیذ ہوتا ہے باورچیون کو فرمایا کہ اسکا دوپیازہ پکا کر لاؤ فی الحقیقت خالی لذت اور مزہ سے
نہ تہا اور پندرہوین شہریور ماہ الٰہی کو رستم خان اور محمد مراد اور اکثر نوکر بیدولت کے کہ بحکم سعادت اوس سے
جدا ہوکر فرزند پرویز کے پاس آگئے تھے حسب الحکم حاضر درگاہ ہوکر آستانہ بوسی سے کامیاب ہوے رستم خان کو
منصب پنجہزاری ذات اور چار ہزار سوار کا اور محمد مراد کو ہزاری ذات اور پانسو سوار کا عنایت فرما کر طرح
طرح کے الطاف کا امیدوار کیا رستم خان اصل مین بدخشانی ہے اسکا نام یوسف بیگ تہا اور قرابت مین
محمد قلی اصفہانی کی ہے جو وکیل اور مدار کار میرزا سلیمان کا رہا ہے اول رستم آکر نوکر درگاہ شاہی کا
ہوا اور اکثر صوبونمین رہکر داخل چہوٹے منصبدارونمین ہوا پہر کسی قصور مین اوسکی جاگیر متغیر ہوگئی
تو یہ پاس بیدولت کے گیا اور اوسکا نوکر ہوا تیر کا نشانہ خوب جانتا ہے اور اوسکے آگے بہی خوب خوب کام
کئے خصوص مہم رانا مین بیدولت بہی اوسکو سب نوکرون مین عزیز تر رکہتا تہا اور امیر عمدہ کیا تہا
مینے بیدولت کی خوشی کو خطاب خانی اور نشان و نقارہ اسکو مرحمت کیا تہا کچہہ دنون اوسکی
طرف سے حکومت گجرات کی بہی کی ہے اور خدمت عمدہ کی ہے اور محمد مراد پسر مقصود میر آب کا ہے
کہ میرزا شاہرخ اور میرزا سلیمان کے یہان قدیم نوکر تہا پہر اسی روز سید بہوہ نے گجرات سے آکر
ملازمت کی اور نور الدین قلی نے کہ اکتالیس ۴۱ آدمی مخالفون کے احمد آباد مین پکڑے تھے پابجولان
کر کے درگاہ والا مین لایا مینے شرزہ خان اور قابل بیگ کو کہ افسر فساد تہے مست ہاتی کے پانو مین

جشن ۱۸

والکرم واڑ الااجو بیسوین[۲] کو مطابق اٹھارھوین ذیقعدہ کی فرزند شہریار کو اعتماد الدولہ کے
نواسی سے خداوند کریم نی ایک دختر عنایت کی امید ہے کہ قدم اوسکا اس سلطنت پر مبارک ہو بائیسوین[۲۲]
کو جشن وزن شمسی کا آراستہ ہوا اور سال پچپن[۵۵] میری عمر کا بخوشی و خورمی شروع ہوا موافق ہر سال
علیحدہ آپ کو طلا اور سیم جنسوں مین تول کر وہ اہل استحقاق کو بٹوا دیے از انجملہ شیخ احمد سرہندی کو دو ہزار
روپیہ دیے غرہ مہر ماہ الٰہی کو میر جملہ منصب ہزاری ذات اور تین سو سوارون سے ممتاز ہوا اور مقیم بخشی
گجرات کو خطاب کفایت خانی سے سرفراز فرمایا اور جب بی قصوری سرفراز خان کے مجھ پر ظاہر ہوئے تو اوسکو
قید سے چھوڑ کر اجازت واسطے آنے سلام کے دی اور حسب التماس فرزند شہریار کے مین اوسکے مکان مین گیا
اوسنے بڑا جشن مرتب کیا اور پیشکشین عمدہ پیش کین اور اکثر امرا کو سرو پا دیے بعد عرضی فرزند شاہنواز
پیروز کے آئی کہ بیدولت دریای نربدا نوسے پار اوتر گیا اور بادیہ گمراہی مین پریشان ہوا اسکی تفصیل
یہ ہے کہ جب وہ دریای نربدہ سے اوترا تو تمام کشتیون کو اوس پار لیگیا اور گھاٹون پر توپین اور بندوقین
لگا دین اور بیرم بیگ اور اکثر ستارہ والون کو تباہ کر کے دریا سے اوتر کر آسیر اور برہانپور کو چلا گیا
اور خانخانان اور داراب کو نظربند اپنے ساتھ رکھا اور اصل قلعہ آسیر کی یہ ہے کہ بلندی اور مضبوطی
اوسکی محتاج بیان نہین پہلی اس سے کہ بیدولت دکن مین گیا وہ قلعہ حوالہ خواجہ نصراللہ ولد خواجہ
فتح اللہ کے تھا کہ غلامان خانہ زاد قدیم الخدمت سے ہی پھر بیدولت کی کہنے سے حوالہ میر حسام الدین پسر
میر جمال الدین حسین کی ہوا جو دختر تغائی نورجہان بیگم کے میر حسام الدین کے گھر مین ہی تو جب
بیدولت حوالی دہلی سے شکست کھا کر مالوہ کو گیا تو نورجہان بیگم نے میر مذکور کو نشانی بھیجکر تاکید
کہلا بھیجا کہ ہرگز ہرگز بیدولت اور اوسکی لوگون کو قلعہ کے قریب آنے دینا اور قلعہ باندو کا استحکام

کرکے نمک حلالی پر خیال رکہتا اور داغ لعنت و کفران کا اپنی سیاہت و عزت کی پیشانی پر نہ لگاتا
اوسنی ایسا نہ کیا با آنکہ سامان قلعہ اس قسم کا تہا کہ بیدولت کا اوسطرف خیال بہی وہانتک پہنچ لیتا تو مشکل
غرض جب بیدولت نے اپنے نوکر شریف نام کو اوسکے پاس بہیجا اور کہدیا کہ فریب دیکر اوسکو کہلا بہیجے کہ
نشان اور خلعت لیلے کو قلعہ سے باہر آوے اور جب باہر آجاوے تو پہر قلعہ مین نہ جانے دے اور سے
سعادت نے بمجرد جانے شریف کے قلعہ اوسکو سپرد کر دیا اور خود مع اولاد کے بیدولت کے پاس گیا بیدولت نے
اوسکو خطاب مرتضی خانی اور منصب چار ہزاری اور نشان و نقارہ دیکر دین و دنیا مین بدنام کیا پہر جب
بیدولت پاس قلعہ کے گیا تو خانخانان اور داراب اور باقی اولاد اوسکی کو اپنے ساتھ قلعہ مین لیگیا
اور تین چار دن تک وہان رہکر سامان قلعہ داری کا خوب جمع کرکے قلعدار وہانکا کوپال داس نام راجپوت
کو کہ پہلے نوکر سربلند رای کا تہا اور دکن جانے کی وقت اوسکا نوکر ہوا تہا کیا اور اپنی عورتون اور
زیادہ سامان کو قلعہ مین چہوڑا اور تینون عورتین منکوحہ اپنی کو مع اطفال اور چند لونڈیون کی ہمراہ
اپنے رکہا اور پہلے چاہا تہا کہ خانخانان اور داراب وغیرہ کو وہین مقید چہوڑے لیکن پہر کچہ سوچ کر اپنے ساتھ
برہانپور مین لیگیا اور انہین دنون لعنت اللہ بہزار خرابی سورت سے آکر بیدولت کی ساتھ ہوا بیدولت
نے بکمال خوف و ہراس سے سربلند رای لیسر راجہ بہوج ہاڑہ کو کہ بندہ مردانہ صاحب الوش ہے بہی خطوط
و قاصد بہیجکر واسطے صلح کے اپنی اور مہابت خان کے درمیان مین وکیل کیا مہابت خان نے کہلا بہیجا
کہ جب تک خانخانان نہ آویگا مین صلح قبول نکرونگا اور مقصد مہابتخان کا یہ تہا کہ کسیطرح خانخانان کو
کہ سرگروہ اہل فساد کا ہے اوسسے الگ کرے بیدولت نے لاچار ہوکر خانخانان کو قید سے چہوڑا اور قرآن
شریف کے قسم لیکے پہر اندر محل کے لیجا کر اپنی زن و فرزند کو خانخانان کے روبرو کیا اور بہت زاری

اور گریہ سی کہا کہ اب مجھپر کام تنگ ہو گیا ہی یعنی اب اپنی آپ کو تمہاری سپرد کیا عزت اور آبرو
میری تمہاری ہاتھ ہے اب وہ کام کرو کہ مین اس سے زیادہ خراب نہون پہر خانخانان واسطی صلح کے
بیدولت سی جدا ہو کر متوجہ لشکر شاہی کا ہوا اور بیدولت سی کہا کہ تم اسطرف دریا کی رہکر خطوط واسطے
صلح کے لکہنی رضا اتفاقاً پہلی اس سے کہ خانخانان کنارے دریا پر آوی ایک جماعت دلاوران لشکر شاہی
کے قابو پاکر رات کو اوسطرف دریا کی اوتری لشکر مخالفونکا یہہ حال سنکر گہبرا گیا اور بیرم بیگ کہ معہ فوج
بیدولت وہان پڑا تہا ثابت قدم نرہ سکا یہانتک کہ وہ سب بہاگ گئی خانخانان یہ رو برے اقبال کا
دیکہکر حیران رہگیا کہ ماری پریشانی کے نہ آگی بڑ سکا نہ وہان رہ سکا اور اسوقت فرزند پرویز کے
خطوط اوسکی تسلے اور دلاسا کو مشتمل اوپر متابعت بادشاہی کی پہنچی خانخانان نے صورت ادبار بیدولت
کیطرف دیکہکر بواسطے مہابت خان کے شہزادی پرویز کے خدمتمین حاضر ہوا اور بیدولت خانخانان
کے جاملنی اور لشکر کے زبردست پار اوترانی اور بیرم بیگ کی بہاگ جانی سے مطلع ہوکر کمال شکستہ دل
اور خوفناک ہوا اور باوجود شدت باران اور طغیانی دریا ونکی بحال تباہ راہ بہت سی دکن کیطرف
روانہ ہوا اور اس کشمکش مین اکثر بندگان شاہی اور ملازم اوسکی اوس سے جدا ہو گئی اور جو وطن
جادو رائے اور اودی رام اور آتش خان کا برسر راہ تہا تو بجہت اپنی مصلحت کے چند منزل آیک
اوسکی ہمراہ رہے لیکن جادو رائے اوسکی لشکر مین نگیا ایک منزل پیچہی رہا کرتا اور جو سامان لوگ
گہبرا کر ڈالتی تہی وہ اوٹہا لیا کرتا تہا جسدن کہ بیدولت دریا سی پار اوترا تو ذوالفقار خان
نام کو کہ اوسکا معتبر تہا بہیجی واسطی بلانی سربلند خان نام افغان کی بہیجا اور کہلا بہیجا کہ مجکو
تیری وفاداری اور مردمی سی بعید معلوم ہوتا ہی کہ تو ابتک دریا سے وار کیون نہین اوترا اور وفادار لے

مردون کی ابروسے مجکو تیری بیوفائی سب سے زیادہ سخت تر ہے اوسوقت سربلندخان پارکناری کے
کہڑا ہوا تہا کہ ذوالفقارخان نے جاکر پیغام بیدولت کا اوس سے کہا سربلندخان نے کچھ جواب نہ دیا
اور اوترنے نہ اوترنے مین متردد تہا ذوالفقارخان نے بطریق اعتراض کے بولا کہ بیر گہوڑے کی آگے
سے ہٹ جا ذوالفقارخان نے اس بات سی تلوار نکال کر اوسکی کمر پر جہوڑی اوسوقت ایک سپاہی ہمراہ
نے بانس برچہی کا درمیان مین کر دیا کہ تلوار بانس پر پڑی کچھ نوک سرفرازخانکی کمر پر بہی لگی او
تلوار کے نکلنی سے سپاہیون نے ذوالفقارخان کو مار ڈالا اور سلطان محمد خزانچیکا بیٹا کہ بیدولت کے
خواصون مین سی تہا بدوستی ذوالفقارخان کے ہمراہ بی اجازت بیدولت کی آیا تہا وہ بہی مارا گیا
اور جب ہمنی خبر اوسکی چلی جانی کی برہانپور سی اور فوج شاہی کی وہان داخل ہونی کی سنی تو
خواص خان کو جلد تر پاس فرزند اخلاص ہندشاہ پرویز کے بہیجا اور بہت تاکید سی کہلا بہیجا کہ ہرگز
اس حصول مراد پر سست نہو جانا اور وہان تک سعی کرنا کہ یا بیدولت کو زندہ گرفتار کرلو یا قلمرو بادشاہی
سے باہر نکالدو کیونکہ میری خیال مین گذرتا تہا کہ جب بیدولت دکن مین تنگ و نامراد ہو گا تو
ضرور قطب الملک کے ریاست مین ہوکر اوڑیسہ اور بنگالہ کے طرف جاویگا سو بحکم جہانداری کی مینی
واسطی احتیاط اور پیش بندی کی میرزا رستم کو صوبہ دار الہ آباد کا کرکے اوسطرف رخصت کیا
کہ اگر اتفاقا یہ معاملہ اودہر پیش آوی تو درستی کام سے غافل نرہنا اور انہین دنون مین
فرزند خانجہان کی نی ملتان سی آکر دولت زمین بوس حاصل کی اور سو اشرفی نذر اور ایک
لعل لاکہہ روپیہ کا اور ایک بڑا موتی اور اکثر چیزین پیشکش کین اور رستم خان کو مینی ہاتی
عنایت کیا نوین ابان ماہ الہی کو خواص خان عرضداشت شہزادہ پرویز اور مہابتخانکی لایا

اور عرض ہے کہ جب شہزادہ پرویز برہانپور مین پہنچی تو باوجودیکہ لوگ بسبب کثرت باران اور کیچ کے
نچل سکتی تہی لیکن شہزادہ بموجب حکم ایسی موسم دشوار گذار مین دریا سی اوتر کر پیچہی بیدولت کے
ساعی ہوا اور بیدولت یہ سنکر ہر روز کوچ کرتا جاتا تہا اور کیچ کے کثرت اور برسات کی شدت سی چارپایی
بار برداری کے بیکار ہو گئی تہی اکثر اسباب راہ مین ڈال دیا جاتا تہا اپنی فرزندون اور متعلقون کو
سلامت لیجانا اوسکو غنیمت تہا اور جب لشکر شاہی اوسکی تعاقب مین ہنگاری آگی بڑہ کر گینہ رکوٹ
مین پہنچا کہ برہانپور سے چالیس کوس ہے تو بیدولت قلعہ تک پہنچا اور جب وہان پہنچکر اوسنی معلوم کیا
کہ جادو رای اور اودیرام وغیرہ اہل دکن یہان سے آگی میری ہمراہ نجاوینگی تو بخیال آبرو رکہنی کے
خود اون سب کو وہان سی رخصت کیا اور بڑی بڑی ہاتی مع سامان گران وہان کے قلعہ مین
رکہکر اودیرام کے سپرد کیا اور آپ قطب الملک کے ولایت کی طرف روانہ ہوا جب ممالک محروسہ شاہی سے
اوسکا باہر نکل جانا ثابت ہوا تو اسوقت فرزند پرویز بصلاح مہابت خان کے مع لشکر شاہی اوسکی تعاقب سے
لوٹکر غرہ آبان ماہ الٰہی مین برہانپور مین آکر داخل ہوی یہان سے راجہ سارنگ دیو فرمان
مرحمت عنوان لیکر فرزند پرویز کیطرف رخصت ہوا قاسم خان نی منصب چار ہزاری ذات
اور دو ہزار سوار سے سرفرازی پائی اور میرک معین بخشی کابل کو حسب التماس مہابت خان کے
خطاب خانی سی سربلندی بخشی الف خان اور قیام خان نے صوبہ پٹنہ سی آکر ملازمت حاصل کی
پہر بیٹی انکو واسطی محافظت قلعہ کانگڑہ کے مقرر فرماکر نشان عنایت کیا اور غرہ آذر ماہ الٰہی کو
باقیخان نے جوناگڈہ سی آکر ملازمت حاصل کی جب میری طبیعت مہم بیدولت سے فارغ ہوئی
اور گرمی ہندوستان کی موافق میری مزاج کی نہ تہی اسواسطی دوسری ماہ مذکور کو مطابق پہلی صفر کے

ورفتن بیدولت ... ولایت قطب الملک ...

بخیر و ظفر دار البرکت اجمیر سے واسطے سیر و شکار کی طرف خطۂ دلپذیر کشمیر کے کوچ کیا اور قبل اس
آصف خان کو صاحب صوبہ بنگالہ کا کرکی اوسطرف رخصت کیا تھا چونکہ دل اوسکی محبت اور الفت کا
مائل بہت تھا اور وہ بہ نسبت دوسرون کی میرا خوب مزاج دان تھے جدائی اوسکی دشوار ہی لاچار ہوکر ملنی
اوسکو بلوایا تھا اسی تاریخ حاضر درگاہ ہوکر آستان بوسی سی مشرف ہوا اور جگت سنگھ پسر راناکرن سنگھ
کو خلعت و خنجر مرصع دیکر وطن کے جانی کی رخصت دی اور انہین دنون مین راجہ سارنگ دیو عرضداشت
فرزند سعادتمند پرویز کے اور مدار السلطنت مہابتخان کی لاکر آستانہ بوسی سی مشرف ہوا لکہا تھا
کہ جواب دل مہم بیدولت سی جمع ہی اور دنیاداران دکن چار و ناچار فرمان بردار احکام شاہی کی ہین
اب حضرت بہی اسطرفسی تعلق خاطر کو دور کرکے سیر و شکار مین مشغول ہون اور ممالک محروسہ جو جنگلہ ہے
ہو وہان تشریف فرما ہوکر عیش و نشاط سی خاطر شریف کو خوش کرین بلنتوین کو میرزا والی
سرونج سی آکر ملازمت حاصل کے اور حکیم مومنا منصب ہزاری سی سرفراز ہوا اصالت خان پسر
خانجہان گجرات سی آکر زمین بوس سے مشرف ہوا اور انہین دنون عرضداشت عقیدت خان
بخشی صوبہ دکن کی مشتمل اوپر ماری جانی راجہ گردہر کے آئی قصہ اسکا یون ہے کہ ایک بہائی نے
سید کبیر بارہ کے جو فرزند پرویز کا نوکر ہے اپنی تلوار بنی کو صیقل گر کے سپرد کی تہی اوسکی دوکان
راجہ گردہر کی مکان کی نیچی تہی دوسری دن کہ وہ تلوار لینی گیا تو مزدوری پر جہگڑا ہوا
سید کے نوکرون نی اوس صیقل گر کو چند لکڑیان مارین راجہ کے لوگون نی صیقلگر کے حمایت کرکے
اون نوکرونکو مارا اور چند سادات بارہ کی کہ وہان سی قریب رہتی تہی یہہ شور سنکر سید کے مدد کو
آئی اور فساد بڑہا اور درمیان سادات اور راجپوتون کے لڑائی واقع ہوئی سید کبیر

اس حال سی مطلع ہوکر چالیس سوارون سے کمک کو دوڑ آیا اوسوقت راجہ گردہر مع اپنی راجپوتونکی
مکانمین حسب عادت برہنہ چوکی مین کہانا کہارہے تہی سادات کا غلبہ اور سید کبیر کا آنا سنکر دروازہ مضبوط
کرلیا اور سادات دروازہ جلاکر اندر مکان کی پہنچی اور یہانتک تلوار چلی کہ راجہ گردہر معہ چھبیس[26] راجپوتون
کے مارا گیا اور چالیس آدمی اوسکی زخمی ہوی اور چار سید بہی قتل کو پہنچی بعد ماری جانی راجہ کی سید
کبیر اوسکی گہوڑی طویلہ سی کہولکر اپنی گہر لیگیا امرا اور راجپوتون کی جب راجہ کی ماری جانی سے مطلع
ہوی تو ہر طرف سی فوج فوج سوار لڑائی کو ہوی اور تمام سادات بارہ بہی سید کبیر کے کمک کو جمع ہو
اور قلعہ کے آگی میدان مین جمع ہونی لگی آتش فتنہ نی ترقی پکڑی مہابتخان یہہ سنکر اور سوار ہوکر
فی الفور وہان آیا اور سادات کو اندر قلعہ کے لیگیا اور راجپوتون کو بہی مناسب وقت کی تسلی
اور خاطرداری کرکے اونکی اکثر افسرون کو اپنی ساتہہ خانعالم کے مکان مین کہ وہان سے قریب ہے لیگیا
اور بہت دلجوئی اور تسلی کی اور خود ذمہ دار اون کی فیصلہ کا ہوا جب یہہ قصہ شہزادی پرویز نی سنا
تو خود بہی خانعالم کے گہر مین تشریف لای اور زبان مبارک مناسب وقت کی راجپوتونکو بہت
تسلی دی اور ہر ایک کو اونکی گہر بہیجا دوسری دن مہابتخان نی راجہ گردہر کے گہر جاکر اوسکی
لڑکون کے بہت خاطرداری اور دلجوئی کیے اور تدبیر و حکمت سی سید کبیر کو قید کرلیا چونکہ راجپوت
بہی اوسکی قتل کے راضی نہ تہی بعد چند دنون کی اوسکو عوض مین مارا اور تیئیسوین[23] تاریخ مین
محمد مراد کو فوجدار سرکار اجمیر کا مقرر کرکے رخصت فرمایا اور تمام رات عیش و نشاط سی کاٹی ایک دن
اثنای شکار مین تیتر نونغون کہ اب تک نہ دیکہا تہا مینی باز سے پکڑوایا اتفاقا وہ باز سے نونغون تہا
اور تجربہ سی معلوم ہوا کہ کالی تیتر کا گوشت سفید تیتر سے لذیذ تر ہوتا ہے اور گوشت بڑہی بودنہ

کا جسکو ہند مین کہا گر کہتی ہین بو دنہ جو ز دسی کہ جنگلی ہے عمدہ ہے اسیطرح گوشت حلوان فربہ کا
گوشت برہ سی بہتر ہے امتحان کوان گوشتونسی بکر ہر ایک کا ایک ہی قسم کا کہانا پکوایا اور ہر بار تمیز مین
یون ہے آیا کہ لکہا گیا دسوین ماہ دی کو قراولون نے حوالی پرگنہ رحیم آباد مین خبر لائی ایک شیر کی دی مینی الہ دت
خان اور فدائی خان کو حکم کیا کہ لوگون کو لیجا کر جنگل کو گہیر لین بعد اوسکی مین بہی گیا درختونکی
کثرت سی وہ شیر نہ دکہتا تہا جب مینی ہاتی آگی بڑہایا تو اوسکی کروٹ نظر آئی اور ایک ہی بندوق مین
اوسکو مار لیا ایام شہزادگی سی اوسقدر بڑا شیر میری نظر مین نہ آیا تہا مصورونکو فرمایا کہ بعینہ اوسکی شبیہ
کہینچین تول مین ساڑہی ہین من جہانگیری کا ہوا طول اوسکا سری دُم کی سری تک ساڑہی تین
گز کا تہا دو طوا اور پر سولہوین کو مجہسی عرض ہوئی کہ حاکم آگرہ کا داخل جوار رحمت الہی کا ہوا اول یہہ
بہادر خان برادر خانزمان کی پاس تہا بعد اوسکی ماری جانی کی میری والد بزرگوار کی خدمت
مین آیا اور جب مین پیدا ہوا تو حضرت والد نی اسکو مجہی عنایت فرمایا چہین برس تک کمال
اخلاص اور دلسوزی سی اسنے میری خدمت کی کبہی اسکی طرف سی ناراضی مجکو نہوئی
حقوق خدمت اسکی زیادہ اس سے ہین کہ لکہی جاوین خداوند کریم اسکو اپنی مغفرت سی خوشنود
فرماوی پہر مینی مقرب خان کو کہ قدیمی اس سرکار کا ہے حکومت آگرہ سی سربلندی بخشی اور
اوسطرف رخصت کیا اور نواح فتحپور مین بکرم خان اور عبدالسلام اوسکی بہائی نے سعادت زمین
بوس حاصل کی بائیسوین ۲۲ کو متہرا مین جشن وزن قمری مرتب ہوا اور سال ستاون میری عمر کا شروع
ہوا اور متہرا سے کشتی پر سوار ہو کر براہ دریا سیر کرتا ہوا چلا راہ مین قراولون نی عرض کی کہ ایک
شیر نے معہ تین بچون کے دیکہی ہے کشتی سی اوتر کر شکار کو گیا بچی اوسکی چہوٹی تہی اسواسطے

حکم کیا کہ اون کو ہاتون سی زندہ پکڑ لین اور اونکی ماکو ملینی بندوق سی مارا وہان مجہسی عرض ہوئی
کہ زمیندار اور گنوار جمنا پار کے طریقہ چوری اور رہ زنی کا ترک نہین کرتی اور جنگل اور سخت مکانون کے
پناہ مین اوقات بسر کرتے مین اور مال واجبی جاگیرداروںکو نہین دیتی یہہ سنکر مینی خانجہان کو
حکم دیا کہ اگلی منصبدارون کو ہمراہ لیکر وہان جاوی اور خوب گوشمالی اونکی کری اور قتل و قید
مین دریغ نکرکے اونکی مقامون اور گڑھیون کو کہودواکر برابر خاک کے کردی کہ یہہ نام اونکی فساد کا تہے
دوسرے روز یہہ فوج دریا کے گذرکر جلدتر اوسطرف روانہ ہوئی جب اون مفسدون کو فرصت بہاگنی کے
نہ ملی تو ثابت قدم ہوکر لڑنے کو مقابل ہوئی لشکر شاہی کی ہاتہہ سے اونکی بہت لوگ مارے گئی اور اہل
وعیال اونکی قید ہوی اور سپاہ منصور کو اونکی اموال سے لوٹ بہت ملی اور غرہ ماہ بہمن کو رستم خان
خدمت فوجداری قنوج سی سرفراز ہوکر اوسطرف رخصت ہوا دوسری تاریخ[۲] عبداللہ بیگ حکیم نورالدین
طہرانی کو حضور مین سیاست کا حکم فرمایا شرح اسکی یون ہے کہ جب وزرای ایران نی اوسکی باپ کو بگمان
زر اور سامان کے قید کرکے طرح طرح کا عذاب کیا تو یہہ ایران سی بہاگا اور بہزار خرابی ہندوستان مین
آیا اور اعتماد الدولہ کے وسیلہ سی بندگان درگاہ مین داخل ہوا جو نصیب اوسکا موافق تہا
چند روز مین مینی اوسکو خاص خدمتگارون مین کرلیا اور منصب پانصدی کا اور گانون اوسکو
جاگیر مین عنایت کیا لیکن چونکہ تنگ حوصلہ تہا نشہ دولت کا نہ اوٹہا سکا ناشکری اور کفران نعمت
شروع کی ہمیشہ باتین شکوہ کی کیا کرتا ہر چند لوگون نے مجہسی عرض کیے کہ حضرت جسقدر اوسپر
عنایت فرماتی ہین وہ شکایت اور نالائقی ظاہر کرتا ہے مین بسبب عنایت کے ان باتون پر یقین
نہ لاتا تہا یہانتک کہ اپنی معتبر لوگون سے کہ بی غرض تہی مکرر سنا کہ وہ باتین بی ادبانہ کہتا ہے

جب مجکو یقین ہوا تو اوسکو اپنی روبرو سزا دی مصرعہ زبان سرخ سر سبز میدہد بر باد

پیر قراول خبر لای کہ یہان ایک شیرنی سی لوگ اس پرگنہ کی کمال تکلیف مین ہین مینی فدائی خان

سے کہا کہ حلقہ ہاتہیونکا لیجاکر اوسکو محاصرہ کرین مین بعد خود سوار ہوگیا اور ایک بندوق مین اوسکو

مارا اور ایکدن نشاط شکار مین ایک کالی تیتر کو باز سی پکڑوایا تہا اپنی روبرو اوسکا پوٹہ چیروایا

تو ایک چوہا اوسمین سے سلامت نکلا مجکو کمال حیرت ہوئی کہ اوسکی باریک گلی مین یہ پورا چوہا کسطرح گیا

اگر کوئی اور کہتا تو یقین نہوتا چہبیسوین تاریخ دار الملک دہلی مقام گاہ لشکر اقبال کا ہوا جو جگت سنگہ

پسر راجہ باسو کا باشارہ بدولت کی کوہستان شمالی پنجاب مین کہ وطن اوسکا تہا جاکر مصدر شر و فساد

کا ہوا مینی صادق خان کو اوسکی گوشمالی کے واسطی مقرر کیا تہا جیسی پہلی گذر چکا پہر اب

مادہو سنگہ اوسکی چہوٹی بہائی کو خطاب راجگی سے سرفراز کرکے اسپ و خلعت دیا اور حکم کیا کہ صادق

خان کے پاس جاکر جماعت مفسدون کو تباہ اور خراب کری دوسری دن شہر کے درمیان سے

ہوکر سلیم گڈہ مین جاکر نزول اقبال کا کیا اور ربہ کشنداس کا گہر سر راہ واقع تہا اوسنی وہان چلنی کو بہت

الحاح و زاری سی عرض کی اسواسطی حسب خواہش اوسکی اپنی قدم سی اوسکو کامیاب اور خوشنود کیا

اور اوسکی پیشکش مین سے کچہ اوسکی رضامندی کو قبول کیا بیسوین کو جب سلیم گڈہ سی کوچ کیا تو ہوڈہ

بخاری کو حکومت دہلی پر کہ اوسکا وطن تہا اور پہلی بہی یہ خدمت خوب بجا لایا تہا سربلندی بخشی

اور وہین علی محمد لیسنلی راہی حکم تہت کا موافق کہتی اپنی والد کے درگاہ مین حاضر ہوکر زمین

بوسی سے سرفراز ہوا اور مجکو معلوم ہوا کہ دادی اسس بچی کو سب اولاد مین زیادہ عزیز رکہتا ہے

مقصود اوسکا یہ تہا کہ یہی بعد اوسکی جانشین اوسکا ہو لیکن اوسکے بہائی یہہ سنکر ناراض ہوئے

اور بخش درمیان مین واقع ہوئی تو بڑا بیٹا اوسکا ابدال نام حاکم کاشغر کے پاس گیا اور اوسکو
اپنا حامی اور مددگار بنایا اور اوسکو اس بات پر آمادہ کیا کہ میرا باپ ضعیف اور سالخوردہ ہے بعد اوسکی آپ کے
مددسی مین جانشین اپنی باپ کا کیا جاؤن علی رای نے محبت سی اس گمان پر کہ کہین
اور بھائی ملک بواسطی میری محبت کی علی محمد کو مار نہ ڈالین اور اس ملک مین فساد برپا ہو اوسکو
میرے پاس روانہ کیا کہ میری دولتخواہونمین ہو کر اسکا کام درستی اور رونق پاوی بیستم
اسفندارماہ الٰہی کو پرگنہ انبالہ مخیم سرادقات دولت واقبال کا ہوا لشکری نام بیر امام وردیکا
کہ بیدولت سی جدا ہو کر فرزند پرویز کے پاس آیا تھا یہان حاضر درگاہ ہو کر آستانہ بوسی سی شرفیاب
ہوا اور عرضداشت فرزند پرویز اور مہابتخان کی مشتمل اوپر سفارش اور مجرائی ہونی اپنی کے پاس
عادلخان کے مع اوسکی تحریر کی کہ اوسنی مہابتخان کیطرف لکھی تھی پیش کر کے اظہار دولتخواہی
اور بندگی کا کیا یعنی اوسکو خوشدل کر کے پھر طرف فرزند پرویز کے روانہ کیا اور خلعت مع نادری
کہ تکمہ اوسکا مروارید کا تھا واسطی شہزادی کی اور خلعت واسطی خانعالم کی اور مہابتخانکی
لشکری کی ہمراہ بھیجا اور ایک فرمان یعنی نہایت عنایت بر عادلخان کی نام لکھوا کر خلعت مع نادری
اوسکی واسطی بھی اسکی ہمراہ کیے اور لکھ بھیجا کہ اگر مناسب جانو تو اسیکو نزدیک عادلخان کے روانہ
کرنا پانچوین کو باغ سہرند مین مقام ہوا کنارے دریای بیاہ کے صادق خان اور مختارخان
اور اسفندیار اور راجہ روپ چند گوالیری اور باقی امراکہ واسطی کمک لشکر پنجاب کے گئی تھی بندوبست
کوہ شمالی سے خاطر جمع ہو کر آئے اور سعادت آستانہ بوسی سے شرف اندوز ہوئے غرضکہ جگت سنگہ
جیسی کہ باشارہ بیدولت ادہر گیا تھا تو اون پہاڑون مین جا کر شور و فساد مچایا اور جہاں کے

اور یہان مورچون مین بیٹہہ کر غربا اور رعایا کو لوٹ اور تباہ کر کے وبال اپنی واسطی جمع کیا یہان [illegible]
صادق مع اپنی دلاوران بادشاہی اودہر گیا اور وہان کے امرا کو ہمراہ لیکر اوسکی گوشمالی اور خرابی
مین کوشش کیے اور جگت سنگہ نی خوف سی قلعہ مورچین بعد جمع کرنی اسباب کے پناہ پکڑ لیے جب موقع پاتا
قلعہ سے نکلکر بادشاہی فوج پر دوڑ مارتا آخر فوج شاہی کی محاصرہ سے تنگ ہوا اور سامان اوسکا صرف ہو گیا
اور دوسرے زمینداروں کے طرف سی مدد کا آنا بند ہوا اور اپنی چہوٹی بہائی کے سرفرازی میں
تو بحال مضطرب اور حیران ہوا اور وسیلی کہڑی کر کے نورجہان بیگم سے ملتجی ہوا کہ میری سفارش
کر کے حضرت بادشاہ سی میری قصور معاف کروین مین نورجہان بیگم کے خاطر سے اوسکی قصورون
سے درگذرا اور اسی تاریخ عرضیین متصدیان دکن سے آئین کہ بیدولت گمراہ لعنت اللہ اور داراب
اور باقی چند شکستہ حالون کے تباہ و خراب سرحد قطب الملک سی نکلکر طرف اوڈیسہ اور بنگالہ کے
گیا ہے اور کمال خرابی اس سفر مین اوٹہائی اور اکثر لوگ اوسکی ہمراہی سی بسبب تکلیفون کی
بہاگ گئی اونمین سے ایک میرزا محمد پسر افضل دیوان اوسکی کا ہے کہ مع اپنی عیال کے کوچ کی وقت
بہاگا جب بیدولت نی اوسکا جانا سنا تو جعفر اور خان قلی اوزبک اور دوسرے اپنی چند معتبر لوگونکو
اوسکی پیچہی پکڑنے کو بہیجا کہ یا اوسکو زندہ لی آوین ورنہ اوسکا سر کاٹ آگی لاوین یہہ لوگ جلد تر
راہ طی کر کے اوسکی قریب پہنچی جب وہ اس حال سے واقف ہوا تو اپنی ما اور گہر والون کو جہاڑ مین
چہپا کر اپنی چند معتبر مردانہ لوگون سے دلیرانہ انکی سامنی آیا اور کمان چڑہائی اور اوسکی سامنی
تالا اور دلدل واقع تہی سید جعفر خان نے کروٹ پر جا کر چاہا کہ براہ فریب اوسکو اپنی ہمراہ
کرلے لیکن وہ اوسکی دم مین نہ آیا اور جواب اوسکی بات کا تیر جان ستان سے دیا اور خوب مردانہ

لڑا اور خان قلی اور اکثر رفیقان سید دولت کو خاک سی برابر کیا اور سید جعفر بہی زخمی ہوا آخر خود بہی
بسبب کاری زخموں کے راہی عدم ہوا لیکن جب تک ہاتہہ ہلاسکا بہوتون کو نیست و نابود کیا بعد اوسکی
مرجانی کے سر اوسکا کاٹکر سید دولت کی روبرو لیگئی جب سید دولت دہلی سی بہاگ کر مانڈو مین گیا
تہا تو افضل خان کو واسطی طلب کمک اور مدد کے عادل خان وغیرہ کی پاس بہیجا تہا اور عمدہ بازو بند
واسطی عادل خان کے اور اسپ و فیل و شمشیر مرصع عنبر کیواسطی اوسکی ساتہہ بہیجی تہی وہ اول عنبر کے
پاس گیا اور پیغام دیکر ہدیہ پیش کیا عنبر نے قبول نکیا اور کہا ہم عادل خانکی تابع ہین کہ وہ سب
امرای دکن مین آج امیر و افسر ہی تم کو پہلی اوسکی پاس جانا چاہیی اور اظہار مطلب کرنا اگر
وہ قبول کری تو ہم سب متفق اور تابع ہین اور پہر جو دوگی لیا جاویگا پہر افضل خان
عادلخان کے پاس گیا وہ بہت سر ابلش آیا اور مدتون اوسکو باہر شہر کی پڑا رکہا اور کچہہ
توجہ نکی اور جو کچہہ سید دولت نی اوسکی اور اورونکی لیی بہیجا تہا سب کچہہ چہنا گیا نہ اون
سی ہنکو اکر لیلیا اور یہہ افضل خان وہین پڑا تہا کہ خبر ماری جانی بیٹی اور تباہی گہر بار کی
سنی القصہ جب بی دولت اس سامان جالسی راہ دور و دراز طی کر کے بندر مچہلی پاٹن مین
کہ قطب الملک کی زیر حکومت تہا پہنچا اور پہلی وہان پہنچنی سی وکیل اپنا قطب الملک
کی پاس بہیجکر مدد اور معاونت کا طلبگار ہوا تہا سو قطب الملک نے کچہہ نقد و جنس
بطریق دعوت کی اوسکو بہیجکر اپنی میر حد کو لکہہ بہیجا کہ ہمراہ ہو کر ان کو اپنی سرحد کے
باہر صحیح و سالم کردی اور سب زمینداروں اور متیون سی مطمئن کر کی کہدی کہ ہمیشہ
انکی لشکر کو غلہ اور سب چیزین ضروری بلا تکلف پہنچاتی رہو اور بائیسوین کو ماہ مذکور مین

عجیب سانحہ واقع ہوا وہ یہہ ہی کہ مین شب کو شکار سی لوٹ کر طرف لشکر کی آتا تہا
راہ مین ایک ندی واقع ہوی کہ تیز بہتی تہی اور اوسمین چٹانین پتہر کی تہین اوسمین
اوترتی وقت ایک نوکر کی پاس سی خوان طلائی کہ مع چند پیالہ و سرپوش تہالی مین ڈالی
ہوی لیی تہا بہت پہسلنی پانون کی اوسمین گر پڑے ہر چند ڈہونڈا نہ پایا دوسری دن اسحاق نے
مجہسے عرض کی مینی قراولون اور ملازمونکو فرمایا کہ پہر وہین جا کر اون کو جستجو کرین شاید کہ
ملجاوین اتفاقا جہان گری تہی وہین ملی اور باوجود تیزی اور گہراو پانی کی تہہ بہی نہ اوپر تلے
ہوی اور عجیب یہہ ہے کہ پانی بہی کچہہ پیالون کی اندر نہ گیا تہا اور یہ قصہ ایسا گذرا کہ جب خلیفہ
ہادی مسند پر بیٹہا تو ایک یاقوت کی انگوٹہی باپ کی میراث سی ہارون کو ملی تہی
اسنی خادم کو ہارون کی پاس بہیجا اور وہ انگوٹہی اوس سی مانگی اتفاقا اوسوقت ہارون
کنارہ پر دجلہ کی بیٹہا تہا جب خادم نے وہ انگوٹہی مانگی تو ہارون غصہ سی کہنی لگا کہ مینی خلافت
تجہی پروا رکہی اور تو ایک انگوٹہی میری پاس نہین دیکہہ سکتا اور غصہ ہوکر انگوٹہی دجلہ
مین پہینک دی بعد چند مہینون کے اتفاقا ہادی مرگیا اور ہارون خلیفہ ہوا تو غوطہ زنونکو
فرمایا کہ دجلہ مین جہان مینی انگوٹہی ڈالی ہی غوطہ لگا کر ڈہونڈو اتفاقا یاوری اقبال سی
غواص پہلی غوطہ مین وہ انگوٹہی نکالکر روبرو لایا اور ہارون کی ہاتہہ مین دی اور ایکدن
شکارگاہ مین امام وردی قراول باشی نی ایک تیتر مجکو دکہایا کہ اوسکی ایک ہی پانون مین
خار تہا اور تیتر نر و مادہ مین خار سی ہوتی ہی اونسی امتحان کو مجہسی پوچہا کہ فرمائیے یہہ نر یا مادہ
مینی بی تامل کہا مادہ ہی پہر جب پیٹ اوسکا چیرا تو اوسمین سی انڈی نکلی جو لوگ وہان

نرتھی حیران ہوکر کہنی لگی کہ اسکا مادہ ہونا کسطرح معلوم ہوا مینی کہا جو نچہ مادہ کی
بہ نسبت نرکی چہوٹی ہوتی ہی بہت دیکہنی سی اسکا مجکو ملکہ ہوگیا ہی اور عجیب تر یہہ بات
ہی کہ نرخرا سب پرندون کا چینہ دان تک ایک ہوتا ہی بخلاف جرز کے کہ چار انگل
تک ایک ہی پہر دو شاخہ ہوکر چینہ دان سی ملتا ہی اور جہان سی دو ہوتا ہی وہان ایک
گرہ معلوم ہوتی ہی ہاتہہ لگانی سی اور کلنگ کا نرخرا پیچدار ہوتا ہی اور سینہ کی ہڈی سی
گہسکر دم غزہ تک جاتا ہی اور پہر وہانسی مڑکر گلی سی ملتا ہی اور جرز دو طرح کا ہوتا ہے
ایک سیاہ ابلق دوسرا بور اب معلوم ہوا کہ دو قسم نہین جو کہ سیاہ ابلق ہی نر ہوتا ہے
اور بور مادہ دلیل اسکی یہہ ہی کہ ابلق مین خصیہ نکلی اور بور مین انڈے اور مکرر امتحان
کیا گیا ہی اسکا اور میری طبیعت جہملی کو بہت راغب ہی اسلیی میری واسطی عمدہ
جہلیین لاتی ہین ہندستان کی عمدہ جہملی رہو ہی پہر برین یہہ دونون کہیٹی وار اور صورت
مین قریب ہین ہر شخص انمین فرق جلدی نہین کر سکتا اور تمیز ان کی گوشت مین
بہی بہت کم ہوتی ہے مگر لطیف ذائقہ والا جان لیتا ہی کہ لذت رہو کی گوشت کی
بہ نسبت اوسکی کچہہ زیادہ ہوتی ہی

اونیسوان جشن نوروز کا جلوس مبارک سی

چارشنبہ کو اونتیسوین تاریخ جمادی الاولی کے سن ایکہزار تینتیس ہجریہ مین بعد
گذرنی ایک پہر دو گہڑی دن کی نیر اعظم نی بیت الشرف حمل مین سعادت

تحویل کی ارزانی فرمائی ملازمان ترقی خواہ اضافہ منصب اور ترقی مراتب سے بلند
ہوئے احسن اللہ پسر خواجہ ابوالحسن نے معہ اصل و اضافہ کے منصب ہزاری اور تین سو
سوار و نکا پایا محمد سعید پسر احمد بیگ کابلی کا بھی اسی قدر سے سرفراز ہوا اور میر شرف
دیوان بیوتات اور خواص خان کو بھی منصب ہزاری ملا سردار خان کانگڑہ سے
آکر سعادت زمین بوسی سے مشرف ہوا اور انہیں دنوں میں یہی حکم کیا کہ یساول
اور اہل یساق خبر رکھیں کہ سواری میں اور دولت خانہ سے نکلتے ہوئے کوئی آدمی
عیب دار مثل اندھے بہرے گونگے نکٹے جذامی وغیرہ کے میرے نظر میں نہ آیا کرے اور جشن
انیسواں بکمال آراستگی ہوا اللہ وردی برادر امام وردی بیدولت کے پاس سے بھاگ کر
حاضر درگاہ ہوا عنایات شاہی سے سرفرازی پائی اور جب خبر آئی کہ دولت کی سرحد اوڑیسہ میں
متواتر معروض ہوئی تو فرمان بنام شہزادہ اور مہابت خان اور باقی امرا متعینہ اوس لشکر
کی تاکید صادر ہوا کہ خاطر اسطرف کی بندوبست سے بخوبی مطمئن کر کے جلد طرف صوبہ الہ آباد
اور بہار کے جاویں و اگر بسبب نفاق صوبہ دار بنگالہ اوسکو نہ روک سکے تو تم اپنے لشکر جلد اد
اتر سے اوسکو آوارہ دشت ادبار کا کردو اور بنابر احتیاط کے دوسرے ماہ اردی بہشت
کو فرزند خان جہان کو طرف دار الخلافت آگرہ کے رخصت کیا کہ وہاں جاکر منتظر رہے جس
خدمت کا حکم وقت ضرورت کے پہنچے تو فوراً اوسکو عمل میں لاوے پھر اسکو خلعت خاصہ معہ نادری
تکمہ مروارید اور شمشیر خاصہ مرصع کے اور اسکے بیٹے اصالت خان کو گھوڑا اور خلعت عنایت
ہوا اسی تاریخ عرضی عقیدتخان بخشی صوبہ دکن کی آئی لکھا تھا کہ حسب الحکم شاہزادہ بلند اقبال

پھر وزیر ہمشیرہ راجہ جگت سنگھہ کو اپنی نکاح مین لایا امید ہی کہ آنا اوسکا اس دولت پر مبارک
ہو اور یہہ بھی لکھا تھا کہ ترکمان خان کو پٹن سی بلواکر عزیز اسد کو اوسکی جگہہ مقرر فرمایا ہی پھر جان سپار
خان نی بھی حسب الحکم آکر ملازمت حاصل کی جب بیدولت برہان پور سی نکلا تھا تو میر حسام
الدین بنظر اپنے بدفعلونکی برہان پور مین نرہ سکا مع اہل وعیال دکن مین جاکر عادل خان کے
پناہ مین ایام بسر کرنا چاہا لیکن وہان تک نہ پہنچا تھا کہ جان سپار خان نے اوسکا جانا سنکر کچھہ لوگ
تعاقب مین روانہ کیے وہ اوسکو مع متعلقات پکڑ لائی اوسنی مہابت خان کی پاس بھیجا ابھا مہابتخان
نے قید کر کے ایک لاکھہ روپیہ اوس سی وصول کیا اور جادو رای اور اودی رام نی دولت کی ہاتھی اونکو
کہ قلعہ برہان پور مین چھوڑ گیا تھا ہمراہ لیکر ملازمت شاہزادہ مین حاضر ہوی اور قاضی عبد العزیز کو
کہ حوالی دہلی مین بیدولت کی طرف سی کچھہ عرض کرنی آیا تھا اور مینی اوسکو باریابی نہ دی اور مہابتخان
کے سپرد کر دیا تھا بعد اوسکی شکست اور خرابیون کی مہابت خان نی قاضی کو اپنا ملازم کر لیا تھا چونکہ
آشنای قدیم عادلخان کا ہی اور کئی سال خان جہان کی وکالت مین درمیان بیجاپور کے رہا تھا ان دنون
مہابتخان نی پھر اوسکو نزدیک عادلخان کی برسم حجابت کی بھیجا دنیا داران دکن نی بمقتضای
وقت اور برآمد اپنی مطالب کے اظہار بندگی اور دولت خواہی کا کیا عنبر مقہور نے علی شیر نام ایک معتمد شخص
اپنا بھیجکر نہایت عاجزی ظاہر کی چنانچہ مہابت خان کو بطور نوکرون کی عرضداشت لکھی تھی کہ
مین دیو لگام مین آکر ملاقات کرونگا اور اپنی بڑی فرزند کو ملازم سرکار کرا کر شاہزادہ بلند اقبال کی
خدمت مین رکھونگا انہین دنون تحریر قاضی عبد العزیز کی آئی کہ عادل خان دلسی مخلص ہی اور دولتخواہ
ہی اور اسنی بمقتضای عقیدت یہہ ارادہ کیا ہی کہ ملا محمد لاری کو جو اوسکا وکیل مطلق اور نفس ناطقہ

ہی اور تحریر اور تقریر مین اوسکو ملا پایا کہا کرتی ہین پانچہزار سوار دیگر لشکر شاہی مین روانہ کرین
کہ ہمیشہ شاہزادہ ارجمند کی ہمرکاب رہا کرین اور ہر کام مین جان نثار رہین اور ان کو عنقریب
پہنچا سمجہین جو کہ مکرر فرمان پہنچی تہی کہ فرزند اقبالمند جلد تر واسطے تدارک بیدولت کی آلہ آباد و بہار
کو جاوین ان دنون خبر آئی کہ باوجود شدت باران کی چہٹی فروردی کو مع لشکر اقبال
برہان پور سی کوچ کرکی لال باغ مین منزل گزین ہوی اور مہابت خان بانتظار آنی ملا الاری کی
برہان پور مین مقیم رہا کہ بعد اوسکی آنیکی وہانکی بندوبست سی فراغت پا کر ہمراہ ملا الاری کے
شاہزادہ پرویز کی خدمت مین روانہ ہوں اور لشکر خان اور جادو رای اور اودی رام وغیرہ کو
مقرر کیا کہ بالا گہاٹ مین جا کر ظفر نگر مین رہین اور جان سپار خان کو بدستور حضرت دیگر
اسد خان فتح پوری کو ایلچپور مین رہ کہا اور منوچہر پسر شاہ نواز خان کو خانپور مین معین کیا
رضوی خان کو تہانیسر مین بہیجا کہ صوبہ خاندیس کے حفاظت کری پہر خبر آئی کہ لشکری نی فرمان عادل خان
کو پہنچایا اوسنی شہر آراستہ کرکی چار کوس واسطی فرمان و خلعت کی استقبال مین آیا اور سلام اور
سجدۂ شکر بجا لایا اکیسوین تاریخ سروپا واسطی فرزند داور بخش اور خان اعظم اور صفی خان کی مرحمت
کر بہیجا اور صادق خان کو حکومت لاہور سی سرفراز کر کے خلعت اور ہاتی دیا اور ملتفت خان
پسر مرزا رستم خان کو منصب ڈیڑہ ہزاری اور تین سو سواری سربلندی بخشی ایکبار سرکار مین عرض
ہوی کہ کالی سانپ نے ایک اور سانپ کو نگلکر اس سوراخ مین گہسا ہی ہنی فرمایا کہود کر اسکو
نکالین بلا مبالغہ اتنا بڑا سانپ اب تک نہ دیکہا تہا جب اوسکا شکم چیرا تو ہین دار سانپ پورا
اوسکی پیٹ سی نکلا اگرچہ یہہ اوسی قسم کا تہا مگر موٹائی مین کچہہ کم تہا پہر عرضی واقعہ نویس دکن کی

آئی کہ مہابت خان نی عارف پسر زاہد کو ستیاگر کی زاہد کو مع دونون لڑکونکی مقید کیا ہی کہ اون
نالایق نی عرضی بی دولت کو اپنی اور باپ کی طرف سی لکھکر اظہار اخلاص و ندامت کا کیا تھا
اتفاقاً وہ تحریر مہابت خان کی ہاتھہ آئی اوسنی عارف کو بلاکر دکھلایا جب عارف قائل ہوا تو
اوسکو سزای نمکحرامی مین قتل کیا اور عارف کی باپ اور بھائیونکو قید رکھا اور غرہ خورداد مین خبر
آئی کہ شجاعت خان عرب دکن مین مرگیا پھر عرضی ابراہیم خان فتح جنگ کی آئی کہ بیدولت صوبہ
اوڈیسہ مین داخل ہوا اسکی تفصیل یون ہی کہ درمیان سرحد اوڈیسہ اور دکن کی ایک جا ہی کہ
ایک طرف اوسکی کوہ بلند اور دوسرے طرف جھیل اور دریا ہی اور حاکم گول کنڈہ نی اوس درے
ایک قلعہ بناکر توپ و تفنگ سی آراستہ کیا ہی کہ بی اجازت قطب الملک کے کوئی وہان سی
جا نہین سکتا بی دولت قطب الملک کے مدد سی وہانسی نکل کر ملک اوڈیسہ مین آیا اتفاقاً
اوسوقت احمد بیگ خان برادرزادہ ابراہیم خان راجگڈہ پر گیا ہوا تھا بیدولت کا اوس ملک مین
آنا سنکر متحیر اور متردد ہوا لاچار اوس مہم کو چھوڑ کر موضع سلی مین کہ صدر اوس صوبہ کا ہی آیا
اور اہل و عیال کو لیکر مقام کٹک مین کہ پلپلی سی بارہ کوس بنگالہ کی طرف ہی آیا چونکہ فرصت
کم تھی فوج جمع نکرسکا جب بی دولت سے لڑنے کی طاقت نہ دیکھی اور ہمراہیونکو موجود نہ پایا تو
کٹک سے بردوان مین پاس صالح بھتیجے آصفخانکی کہ جاگیردار وہانکا تھا گیا پہلی صالح نی تیاری
کے اور بیدولت کی آنیکی خبر پر تصدیق نکی یہانتک کہ لعنت اللہ نی خط اوسکی بلانے
اور متفق کرنیکو لکھا تب صالح بردوان کو سامان جنگ سی آراستہ کرکے ہوشیار ہو بیٹھا
اور ابراہیم خان یہ سنکر حیرت زدہ ہوگیا اور حالت لاچاری مین باوجودیکہ اکثر سپاہ اوسکی

اطراف مین متفرق تہی اکبر نگر مین خود بانون ہمت کا گاڑکر درستی قلعہ اور جمع کرنی سپاہ اور وہان کی امرا کی تسلی اور تشفی مین مشغول ہوا اور سامان اور اسباب ضرب و حرب کے مہیا کیے اوسی حال مین بی دولت کی تحریر اوسکو گئی اس مضمون کی کہ تقدیر ربانی اور سرنوشت آسمانی سے جو حال کہ ہنر اور امیر کے تہا پردہ عدم سی عالم وجود مین روبرو آیا اور گردش روزگار سی یہان آنیکا اتفاق ہوا اگرچہ نظر ہمت بلند مین یہہ بڑا ملک اور وسیع صوبہ ایک میدان بلکہ ایک پرکاہ سی زیادہ نہین رکہتا لیکن مقصد اس سی بلند اور مطلب اس سے زیادہ کہا ہے مگر اب کہ گذر اس مین پر واقع ہوا ہے تو سرسری چہوڑا نہین جاتا اگر تجکو درگاہ شاہی مین جانیکا ارادہ ہو تو بلا تردد اودہر کو چلا جا دست تعرض تیری دامان ناموس عزت خانمان سی کوتاہ ہی بلا تکلف روانہ ہو اور اگر یہین رہنی مین اپنی مصلحت و بہتری سمجہی تو جو پرگنہ اس ملک مین طلب ہی تیری رہنی کو بلا توقف ہم عطا کرینگے

تکملہ لکہا ہوا میرزا محمد ہادی مؤلف دیباچہ کتاب توزک جہانگیری کا

ابراہیم خان نی جواب مین لکہا کہ حضرت بادشاہ نے اس ملک کو میرے سپرد کیا ہی جب تک جان تن مین ہی امانت داری کرونگا جب شاہ جہان بردوان مین پہنچا تو صالح نی قلعہ درست کر کی مستعد جنگ پر ہوا اور عبد اللہ خان نے اوسکی قریب جا کر محاصرہ کیا جب وہ قلعہ مین بہت تنگ ہوا اور کسی طرف سی امید مدد کی نہ دیکہی تو لاچار قلعہ سی نکلکر عبد اللہ خان سی ملا اور عبد اللہ خان قلعہ سی خاطر جمع کر کی اوسکو شاہجہان کی پاس لایا

بعد بردوان لینی کی احمد نگر کیطرف گئی ابراہیم خان نی اول چاہا کہ وہانکی قلعہ کو
درست کرکے سامان لڑائی کا کری لیکن جو قلعہ احمد نگر کا بہت بڑا تہا اوسقدر جمعیت
کہ اوسکی حفاظت کری ہاتہہ نہ آئی آخر اپنی بیٹی کے مقبرہ مین کہ بہت مضبوط تہا متحصن
ہوا اور اطراف سی امرا آکر اوسکی ہمراہ ہوی شاہجہان کی سپاہ نی اوس مقبرہ کو آگھیرا
اور خود قلعہ اکبر نگر مین اوتری پہر دونون طرف سی لڑائی شروع ہوگئی اوسوقت مین احمد
بیگ خان آکر جماعت ہمکی لا اوسی ملا اور اونکو تقویت اور زور بڑہا اور جو کہ اہل و عیال
اکثرونکی پار دریا کے تہی عبد اللہ خان نی دریا خانکو دریا سی اوتار کر اوسطرف بہیجا
ابراہیم خان نی یہہ خبر سنکر احمد بیگ خانکو ہمراہ لیکر اوسطرف دوڑا اور معتبر لوگونکو واسطی حفاظت
اپنی مقام کے چہوڑا اور جنگی کشتیین کہ جنکو وہ لوگ نوارہ کہتی ہین پہلی اپنی اوسطرف روانہ
کین کہ مخالفون کی راہ بند کرکے اودہر نہ آنی دین اتفاقاً پہلی پہنچنی ان کشتیونکی دریا خان پار اوتر گیا
تہا پہر ابراہیم خان نی احمد بیگ خانکو اوسکی لڑائی کی واسطی روانہ کیا دریا کے کنارہ دونون
لشکرونمین لڑائی واقع ہوی اور دونون طرف سی بہت لوگ مارے گئی اور احمد بیگ خان
لوٹکر ابراہیم خان سی آملا اور غنیم کے غلبہ کی صورت بیان کی ابراہیم خان نی کسی کو بہیجا کہ
جاکر قلعہ سی لوگون کو بلا لاوی کہ وقت مدد کا ہی ایک گروہ وہانسی ابراہیم خان کی مدد کو
آئی دریا خان اس حال سے مطلع ہوکر چند کوس پیچہی ہٹا جو کہ جنگی کشتیان ابراہیم
خان کی تصرف مین تہین سو واسطی لشکر شاہجہانکا دریای گنگ سی اوتر نہ سکا اوسوقت
بلیہ راجہ نام ایک زمیندار نی آکر ظاہر کیا کہ اگر کچہہ فوج میری ہمراہ کیجاوی تو اوپر کی طرف

دریاکی چند منزل لیجاکر اپنی عملداری مین کشتیین بہم پہنچاؤن اور فوجکو دریاسی اوتارون
شاہ جہان نے عبد اللہ خانکو ڈیڑہ ہزار سوارون سی اوسکی ہمراہ کیا تا وہ جہان کہی دریاسی
اوترکر ابراہیم کی لشکر پر گرین اور یہہ فوج برہبری راجہ بلبہ کے جلد دریاسی اوترکے
دریاخانسی جاملی جب ابراہیم خان نی یہہ حال سنا گہبراکر جلدی لڑائی کو چلا اور نور اللہ
نام ایک سیدزادہ کو کہ منصبدار اوسکی طرف سی تہا ہزار سوارسے ہراول مقرر کیا اور احمد بیگخان
کو بہی ہزار سوار دیکر ایک بازو پر کہڑا کیا اور خود ہزار سوار ولسی غول مین کہڑا ہوا اور بعد
مقابلہ دو لشکرون کی بڑی لڑائی واقع ہوئی عبد اللہ خان نی فوج ہراول پر حملہ کرکی نور
اللہ کو میدان سی ہٹا دیا اور لڑائی احمد بیگ خان تک پہنچی لیکن وہ مردانہ کہڑا رہا اور
کئی زخم کاری کہائی ابراہیم خانکو اسحالکی دیکہنی سی طاقت صبر کی نہ رہی اوسطرف باگین
اوٹہائین اور عبد اللہ خان نی بہی اوسکی فوجپر حملہ کیا اوس وقت ابراہیم خانکے ساتہی خوف
کہاکر بہاگ گئی اور معاملہ فوجکا خراب ہوا فقط ابراہیم خان نی تہوڑی لوگون سی میدان
مین ثابت قدم رہنا چاہا ہرچند لوگون نی اوسکی گہوڑیکی باگ پکڑکر لوٹانا چاہا لیکن وہ ہٹنی پر
راضی نہوا اور کہا کہ مردانگی اور ہمت میدان سی جانی کو اجازت نہین دیتی اور اس سے
کیا بہتر ہے کہ بادشاہ کی کام مین جو ولی نعمت ہی جان قربان کرون وہ یہی کہہ رہا تہا کہ دشمنون
نے اوسپر ہجوم کیا اور کئی زخم سی اوسکا کام تمام کیا اور نظر بیگ خان نی جو عبد اللہ خان کا ایک
نوکر تہا اوسکا سر کاٹ کر شاہجہانکی روبرو کیا اور جو جماعت کہ حصار مقبرہ مین بند تہی ابراہیم
کا مرنا سنکر بیدست و پا ہوئی اوسوقت رومی خان نی کہ سرنگ مقبرہ کی نیچی لگائی تہی اوسکو

آگ دی اور چالیس گز دیوار اوسکی گر پڑی اور شاہجہانکی فوجکا وہان بہی قبضہ ہوا وہانکی لوگونکی
بہاگ کر اپنی آپ کو دریا مین ڈالا اور اگر کشتی ملی تو اوسپر اسقدر چڑہی کہ وہ بہی بوجہ
سی ڈوبی اور ایک گروہ بخیال اہل و عیال کی جا ملی اور میرک جلایر کہ اوس صوبہ کی عمدہ لوگونمین
تہا گرفتار ہوا اور شاہجہانکی ہمراہیونسی عابد خان دیوان اور شریفخان بخشی اور سید عبد السلام بارہہ
اور حسین بیگ بدخشی اور چند آدمی جان نثار ہوئی اور جب احمد بیگ خان مع چند منصبدارونکی
میدان جنگ سی ہٹا تو طرف ڈہاکہ کی کہ دار الملک بنگالہ کا ہی اور اہل و عیال اور سامان ابراہیم
خان کا بہی وہان تہا روانہ ہوا جب لشکر شاہجہان ڈہاکہ مین پہنچا تو احمد بیگ خان ناچار ہمراہ
اور لوگونکی ملازمت مین گیا اور چالیس ہزار روپیہ ابراہیم خان کی مال سی مخالفونکی تصرف
مین آئی اور پانچ لاکہ میرک جلایر کی مال سی ہاتہہ آیا اور پانسو ہاتہی اور چار سو گہوڑی گونٹ
کہ وہان ہوتی ہین غنیمت مین ملی اور سب اسباب و سامان قبضہ مین لا کر نوارہ اور جو
توپخانہ لایق بادشاہونکی ہو متصرف ہوئی پہر تین لاکہ روپیہ عبد اللہ خان کو اور دو لاکہ راجہ
بہیم کو اور ایک لاکہ داراب خانکو اور ایک لاکہ دریا خان کو اور پچاسہزار وزیر خان کو اور اسقدر
شجاعتخان کو اور اسیقدر محمد تقی اور بیرم بیگ کو بخشی اور باقی لوگون کو بہی لایق اونکی مرتبہ
کی دیی جب اوس ملک کی ربط و ضبط سی فارغ ہوئی تو داراب خان پسر خانخانان کو کہ جب
تک قید مین تہا رہا کر کے حلف لی کر حاکم بنگالی کا کیا اور اوسکی ایکعورت کو مع ایک دختر
اور ایک پسر شاہنواز خان کی ہمراہ اپنی لیکر واسطی تسخیر ملک بہار کی متوجہ ہوئی اور راجہ بہیم
مع پرتا کو کہ اس کشمکش مین اونہین کی ہمراہ تہا بطریق منقلا کی کچہہ فوج دیکر اپنی سی اول

طرف پٹنہ کی روانہ کیا اور خود مع عبد اللہ خان اور دوسری لوگونکی اوسکی پیچھی چلی صوبہ پٹنہ کہ شہر
پرویز کی جاگیر مین تہا اور اوسنی مخلص خان کو اپنی طرف سے وہان کی حکومت پر مقرر کیا تہا اور الہیار خان
پسر افتخار خان اور بیرم افغان کو وہانکا فوجدار کیا تہا تو راجہ بہیم کے پہنچنی سی انکی پانون چہوٹ
اوکہڑ گئی اور اسقدر توفیق ان کو نہ ہوئی کہ قلعہ پٹنہ کو درست کر کے چند روز فوج شاہی کر
آنی تک روکی رہین غرض کہ وہانسی بہاگ کر الہ آباد مین آئی اور بہیم سنگہہ شہر مین آکر
اوس ملک پر قابض ہوا بعد چند دنونکی شاہجہان بہی بڑی جماعت سی بنگالہ سی آکر وہان پہنچی
اور اکثر صوبہ بہار کی جاگیرداروں اور متعین لوگون سی ہمراہی کا اقرار لیا اور اطراف سی قریب چہ ہزار
سوار کی آکر نوکر انکی ہوئی اور سید مبارک نی کہ قلعہ رہتاس کا قلعہ دار تہا باوجود موجودگی سامان
اور مضبوطی قلعہ کی قلعہ کو اوسکی سپرد کر دیا اور زمیندار اوجینہ کا اور اور زمیندار اوسطرف کی انکی
رفیق ہوئی پہر عبد اللہ خان اور راجہ بہیم کو منقلا کر کے الہ آباد کی طرف اور دریا خان کو مع فوج
مانک پور کی طرف روانہ کر کی خود پیچھی سی چلی جب عبد اللہ خان گذر جوسیہ پر پہنچا تو جہانگیر
قلی خان پسر خان اعظم خان کہ حاکم جونپور تہا میرزا رستم کے پاس الہ آباد مین بہاگ کر گیا او
عبد اللہ خان پیچھی سی آکر قصبہ جہوسی مین کہ کنارہ گنگا کی مقابل الہ آباد کی واقع ہی اوترا اور بہیم نے
الہ آباد سی پانچ کوس پر مقام کیا اور شاہجہان نی جونپور مین جا کر توقف کیا پہر عبد اللہ خان نے
بضرب توپ و تفنگ اور نواڑون ہمراہ کی ہانی سی اوتر کر باہر الہ آباد کی اوترا اور قلعہ کو محاصرہ کیا
میرزا رستم نی قلعہ کی اندر سی لڑائی شروع کی دونون طرف سی پیغام اجل جاری ہوئے

اب یہان سی پہر کچہہ حالات دکن کی تحریر ہوتی ہین

پہلی لکہہ چکا ہی کہ جب عنبر حبشی نی علی شیر نام اپنی وکیل کو مہابت خان کی پاس بہیجکر عجز و فروتنی ظاہر کی تو مقصود اوسکا یہہ تہا کہ کاروبار مہمات دکن ویسے تفویض کیے جاوین اور چونکہ اوسکو عادلخان سی منازعت اور جہگڑا درمیان مین واقع ہوا تہا اسلیے چاہتا تہا کہ باعانت اور مددگاری بندگان جہانگیری کی اوسپر غالب آوی اسیطرح عادلخان بہی واسطے دفع فساد اور شر اوسکی کی چاہتا تہا کہ اختیار اس صوبہ کا مجکو ملی آخر تدبیر عادلخان کی کامیاب آئی اور مہابت خان نی عنبر کی طرف سی پہلوتہی کرکی عادلخان کا طرفدار ہوا اور یہہ سبب برہم ہونی عنبر کی ہوا ملا محمد لاری وکیل عادلخان کا اوسکی طرفسی متردد تہا اسواسطی مہابتخان نی کچہہ فوج شاہی بہیجی کہ بالا گہاٹ سی جاکر محمد لاری کو اپنی ہمراہ برہانپور مین لی آوین عنبر یہہ خبر سنکر متردد ہوا اور نظام الملک کی ساتہہ شہر کہرکی سی نکلکر موضع قندہار مین کہ برسر راہ ولایت گولکنڈہ کی واقع ہی گیا اور اہل و عیال کو مع سامان قلعہ دولت آباد مین رکہکر کہرکی کو خالی کرکی یہہ مشہور کیا کہ قطب الملک کی سرحد پر جاتا ہون تا اوس سی زر مقرری اپنا وصول کرون غرض جب ملا لاری برہانپور مین آیا تو مہابت خان نی شاہ پور تک اوسکا استقبال کیا اور کمال توجہ اور دلجوئی ظاہر کی اور وہانسی متفق ہوکر شاہزادہ پرویز کی ملازمت مین چلی اور سربلند رای کو حکومت برہانپور مین چہوڑا اور جادو رای اور اودی رام اوسکا مددگار مقرر کیا اور اوسکی بڑی بیٹی اور بہائی کو بنظر احتیاط اپنی ہمراہ لیا جب ملا محمد شاہزادی کی خدمت مین پہنچا تو یہہ بات قرار پائی کہ ملا پانچہزار سوار وہنسی برہانپور مین رہکر باتفاق سربلند رای کاروبار کیا کری اور اوسکا بیٹا امین الدین ہزار سوار سی ہمرکاب ہی اس قرار پر ملا کو رخصت

کرکی خلعت اور شمشیر مرصع اور اسپ و فیل عنایت کیا اور پچاس ہزار روپیہ مدد خرچ دیکر
اور محمد امین کو ہمراہ رکہا مہابت خان نی بہی اپنی طرفسی ایک سو دس گہوڑی دو ہاتہی
اور ستر ہزار روپیہ نقد اور ایک سو دس تہان عمدہ ملا محمد اور اوسکی پسر اور داماد کو دیی اور
اونیسوین خرداد کو نزول حضرت جہانگیر کا کشمیر مین واقع ہوا اعتقاد خان نی عمدہ چیزین
کشمیر کی کہ اسمدت مین جمع کین تہین بطریق پیشکش پیش کین وہان معروض ہوا کہ
یلنگتوش ازبک سپہ سالار نذر محمد خان چاہتا ہی کہ کابل اور غزنین پر قبضہ کری اور خانہ زاد خان
پسر مہابت خان مع امرای مقررہ وہانکی شہر سی نکلکر اونکی مقابلہ اور مدافعہ مین مصروف ہی
اسواسطی بادشاہ نی غازی بیگ خدمت گار کو ڈاک پر روانہ کیا کہ حقیقت حال سے مطلع ہوکر
خبر تحقیق جلد لاوی اور عجب قصہ یہہ ہوا کہ جب عبد العزیز خان نی قلعہ قندہار کو بواسطی
نہ پہنچنی کمک کی شاہ عباس کی حوالہ کیا تو حضرت بادشاہ کو یہہ بات گران معلوم ہوئی
عبد العزیز خان کو حوالہ سید فلان نام منصبدار کی کرکی فرمایا کہ اسکو سورت سی سوار کرکی طرف
مکہ معظمہ کے روانہ کری اور پیچہی سی لکہہ بہیجا کہ اسکو مار ڈالنا وہ راہ مین مارا گیا ساتوین ماہ
تیر کو ہمشیرہ قدسیہ حضرت بادشاہ کی آرام بانو بیگم نے عارضہ اسہال سی انتقال کیا بادشاہ
انکو بہت چاہتی تہی چالیس برس کی عمر مین جیسی دنیا مین آئین تہین ویسی ہی گئین آور
اسی تاریخ غازی بیگ کی عرضداشت سی معلوم ہوا کہ یلنگتوش بعزم لینی اولوس ہزارہ کی موضع صوابین مضافات
غزنی سی ایک قلعہ بنا کر اپنی بہانجی کو مع فوج وہان چہوڑا ہی اس جہت اکثر امرا وہانکی
خانہ زاد خان کی پاس آکر مستغیث ہوی کہ ہجوم قدیم سی رعیت اور مالگذار حاکم کابل کی مین

پلنگپوس چاہتا ہی کہ ہمکو ظلماً اپنا فرمان بردار کرے اگر آپ اوسکو دفع کرو تو بدستور ہم
مطیع فرمان ہین ورنہ بضرورت اوسی سی ملتجی ہوکر اوزبکون کی ظلم سی محفوظ رہین گی خانہ
زادخان نی ایک فوج واسطی کمک ہزارہ کی روانہ کی پلنگپوس کی بہانجی نی اونسی لڑائی کی
اوس جنگ مین اوزبک اکثر مارے گئی اور بہاگی فوج شاہی نی اوسکی قلعہ کو خاک سی برابر کرکے
مظفر و منصور لوٹ آئی پلنگپوس نی یہہ حال سنکر کمال خجلت سی نذر خان برادر امام قلیخان
والی توران سی عرض کی کہ مجکو حدود کابل کے تاراج کی اجازت ہو تو شرمندگی اپنی شکست
کی دور کرون نذر محمد خان اور اتالیق اور اکثر امراء توران نی یہہ بات پسند نہ کی لیکن اوسنی بار بار
عرض کرکی اجازت لیکر مع دس ہزار سوار اوزبک اور المانچی کی قصد کابل کا کیا خانہ زاد خان نے
اوسکا آنا سنکر تہانون سی لوگ بلاکر سامان جنگ مرتب کیا اور سب دولتخواہان شاہی لڑائی پر
مستعد ہوئی اور جب دلاوران بادشاہی نی موضع شیر گڈہ مین کہ دس کوس پر غزنی سی ہی لشکر
اقبال کو آراستہ کیا اور وہانسی مع سامان جنگ آگی بڑہی تو خانہ زاد خان مع اکثر منصبدارون
اپنی باپ کی غول مین کہڑا ہوا اور مبارز خان اور راجی رائی سنگہ دلن اور سید حاجی اور دوسرے
دلاور ہراول مین مقرر ہوئی اور اسیطرح فوج جرنغار اور برنغار مرتب کرکی خداوند کریم سے خواہان
نصرت و فیروزی کی ہوئی اور چونکہ سنا گیا تہا کہ لشکر اوزبک غزنین سی تین کوس پر ہی تو بادشاہی
فوج کو گمان تہا کہ شاید کل کو مقابلہ ہو اتفاقاً جب کہ تین کوس شیر گڈہ سی بڑہی قراول
لشکر اوزبکون سی نمودار ہوئی ادہر سی بہی بادشاہی قراولون نے آگی بڑہ کر لڑائی شروع کی اور لشکر
شاہی مع توپخانہ اور ہاتہیون کی آہستہ آہستہ بان مارتی ہوئی بڑہی اسوقت پلنگپوش بہی

ایک ٹیکری کی کمین گاہ مین مستعد ہوکر چپ رہا تھا اس ارادہ سی کہ جب لشکر شاہی تھکا ہوا راہ کا یہان پر پہنچی گا تو مین ایکبارگی کمینگاہ سی نکلکر اوسپر گرونگا لیکن مبارزخان سردار ہراولی نی اوسکو کمین گاہ مین دیکھہ کر ایکجماعتکو اپنی قراولون کی مدد پر بھیجا مخالفون نے اپنی آدمی بھیجکر پلنکپوسکو اطلاع کی کہ فوج جہانگیری آ پہنچی اسحال مین فاصلہ کچھہ تھوڑا رہا تھا کہ سپاہ غنیم نمایان ہوی اوسنی اپنی سپاہ کی کئی غول کری تھی ایک فوج اوسکی ہراول لشکر شاہی سی مقابل ہوی اور وہ خود ساتھہ دوسری فوجکی ایک گولہ کی فاصلہ پر کھڑا ہوا جو کہ غنیم کی جماعت ہراول شاہی سی زیادہ تھی اسواسطے غولسے کچھہ لوگ جلد بڑہ کر ہراولون کی مدد کو پہنچی اور اول توپ و تفنگ ماری اور پھر جنگی ہاتی دوڑا کر لڑی اور سررشتہ جنگ کا دراز ہوا اوسوقت پلنک پوس اپنی لشکر کی مدد کو آیا اور باوجود اسکی اوس سے کچھہ نہ بنا اور بھاگ نکلا دلاوران لشکر شاہی نی تعاقب کیا اور پکڑنی اور مارنی مین دریغ نکی اور مخالفونکو قلعہ حماد تک کہ وہانسی چھہ کوس تھا بھگایا قریب تین سو کی اوزبک مارے گئی اور ہزار گھوڑی اور بہت ہتیار اونکی دولت خواہونکی ہاتہہ آئی اور عنایت الٰہی سی فتح عظیم حاصل ہوی جب یہہ خوشخبری جناب بادشاہ نی سنی تو جن لوگو سنی اس لڑائی مین دولتخواہی اور ترددات مردانہ ہوی تھی اونکو حسب مراتب عنایات شاہانہ سی بلند و کامیاب کیا پلنکپوس قوم اوزبک کا تھا اوس زبان مین پلنگ برہنہ کو اور پوس سینہ کو کہتی ہین یعنی وہ لڑائی مین سینہ کھلا لڑتا تھا اور اکثر وہ غزنین اور قندہار کی درمیان رہا کرتا ہی اور مکرر خراسان مین آکر اوسنی کارسپاہیانہ کیا ہی پھر بعد اسکی عرضی فاضلخان

واقعہ نویس دکن کی آئی کہ ملا محمد لاری جب برہانپور مین آیا اور بادشاہی لوگ انتظام
صوبہ دکن سی مطمئن ہوئی تو شاہزادہ پرویز مع مہابت خان اور باقی امرا کی صوبہ بہار
اور بنگالہ کی طرف تشریف فرما ہوئی اور چونکہ خان خانان کی طرف سی کلی اطمینان نہ تہا اور
داراب بیٹا اوسکا شاہجہان کی خدمت مین تہا اسواسطی اوسکو صلاح دولتخواہون کی
نظربند رکہتی تہی اور مقرر کیا تہا کہ قریب خیمہ شاہزادہ کی اوسکا ڈیرا کہڑا کیا کرین اور دختر
اوسکی جانا بیگم کہ شاہزادہ دانیال نی نکاح مین تہی اوسکی ہمراہ رہا کرین اور معتبر لوگ بادشاہی
اوسکی محافظت مین ہون پہر کچہ لوگون ہشیار کو خان خانان کی گہر واسطی ضبطی سامان اور
پکڑنے فہیم کی بہیجا یہہ فہیم غلامان خان خانان کا تہا اور شجاعت اور عقل رسا رکہتا تہا
اوسنی گرفتار ہونا بی عزتی جان کر مع اپنی بیٹی اور چند نوکرون کی مقابلہ کیا اور آبرو کی لیے
جان دی اور انہین دنون افضل خان دیوان شاہجہان کا کہ بیجاپور مین رہ گیا تہا درگاہ
شاہی مین آکر دولت زمین بوس سی مشرف ہوکر مصدر عنایات بادشاہی کا ہوا اور قریب

جنگ پرویز با شاہجہان

اسکی خبر قصہ لڑائی دو شہزادون کی آپسمین معروض ہوئی تفصیل اوسکی یہہ ہے
کہ جب شاہزادہ پرویز اور مہابت خان قریب الہ آباد کی پہنچی تو عبد اللہ خان نی محاصرہ
قلعہ کا چہوڑ کر پہر طرف جہوسی کی لوٹ گیا اور چونکہ دریا خان نی دریا کی گہاٹون پر چند
ڈالکر بندوبست قرار واقعی کیا تہا اور کشتیان اپنی طرف کہینچ لین تہین اسواسطی چند
روز لشکر شاہی کو اوترنی مین توقف ہوا اور شاہزادہ پرویز اور مہابت خان کنارہ دریا کی
مع لشکر شاہی پڑی رہی آخر قریب کی زمیندارون نی اطراف سی تیس کشتیان بہم

پہنچاکر واسطی لشکر کی پل باندہا اور جب تک دریاخان مطلع ہوکر روکنی آوی لشکر بادشاہی
پار اوتر گیا لاچار دریاخان نی وہان توقف مناسب نجان کر چون پور کی طرف راہ لی اور عبداللہ
خان اور راجہ بہیم بہی جونپور کو گئی اور شاہجہان سی التماس بنارس چلنی کا کیا شاہجہان نے
بیگمات کو قلعہ رہتاس مین کہ بلند اور مضبوط تر تہا روانہ کرکی بنارس کی طرف کوچ کیا اور بنارس
جاکر گنگا اوتر کی لونس ندی پر مقام کیا شاہزادہ پرویز اور مہابتخان بہی پیچہی سی جب موضع
دمدمہ مین پہنچی تو آقا محمد زمان طہرانی کو کچہہ فوج سی وہان چہوڑکر پار گنگا کی اوتری اور چاہا
کہ ہم بہی پار دریای لونس کی اوترکر شاہجہان سی مقابلہ کرین اودہر سی بیرم بیگ مخاطب
بخاندوران حسب ارشاد شاہجہان کی گنگا اوترکر آقا محمد زمان سی لڑنے آیا اور محمد زمان اسکے
آنی سی ہٹکر پیچہی پر آپڑا خاندوران غرور سی وہان بہی اوسکی پیچہی گیا آخر محمد زمان نے
خاندوران سی لڑائی کی اور خوب کام مردانہ ظاہر کیی لیکن خاندوران بعد بہاگ جانے
اپنی سپاہ کے تنہا میدان مین کہڑا رہا اور ہر طرف حملہ کرتا تہا یہان تک کہ نمکخواران شاہی
کی ہاتہہ سی مارا گیا لوگون نی اوسکا سر کاٹ کر شہزادہ پرویز کے روبرو بہیجا اور نہین
دیون رستم خان کہ اول نوکر شاہجہان کا تہا اور شہزادہ پرویز سی آکر ملگیا تہا اوس کا
سر دیکہہ کر بولا خوب ہوا جو نمکحرام مارا گیا اوسجگہہ جہانگیر قلیخان پسر اعظم خان حاضر تہا کہنی
لگا اسکو نمکحرام نہ کہنا چاہیی اس سی زیادہ کون نمکحلال ہوگا کہ اپنی آقا کی واسطی اپنی کو فنا
کیا اس سی زیادہ کیا کرتا دیکہو آپہی اسکا سر سب سرون سی بلند ہی شاہزادہ پرویز خاندوران
کے مارے جانے سی کمال خوش ہوی اور محمد زمان کو مورد انعام و آفرین کیا بعد اسکی شاہجہان نے

اپنی افسرون سی مشورت کی تو اکثرون نی مثل راجه بہیم وغیرہ کی صلاح صف جنگ کی دی مگر
عبد اللہ خان نی ہرگز اس بات پر راضی نہ ہوا اور بولا کہ لشکر بادشاہی کہین ہماری سپاہ سی زیادہ
ہی قریب چالیس ہزار سوار کی اور آپکا لشکر مع نوکران قدیم وجدید کل سات ہزار بہی نہین یہہ
صلاح ہے کہ فوج جہانگیری کو یہین چہوڑ کر براہ اودہ و لکہنو آپ دہلی کی طرف توجہ کرین جب
یہہ سب اوسطرف آوینگی تو پہر ہم دکن کی طرف چلی جاوینگی آخر لشکر شاہی لاچار ہوکر صلح پر راضی
ہوگا اور اگر صلح کی خواہان نہون تو پہر مقتضای وقت جیسا پیش آوی کیا جاویگا شاہجہان
بحکم غیرت وشجاعت کی یہہ بات نہ مانی اور لڑائی پر مستعد ہوکر سوار ہوی اور فوج آراستہ کرنی
لگی اور غول اپنا مقام کرکی برنغار مین عبد اللہ خان کو اور جرنغار مین نصرت خان کو اور ہراول
مین راجه بہیم کو اور دہنی ہاتہہ پر راجه دریا خان کو ساتہہ ایکجماعت افغانون کی اور اولٹی
طرف بہان سنگہہ وغیرہ پسران نرسنگہہ دیو کو کی التمش مین شجاعت خان اور شیر بہادر
مخاطب بہ شیر خواجہ کو مقرر کیا اور رومی خان میر آتش توپخانہ کو آگی بڑہایا ادہر سی شہزادہ
پرویز اور مہابتخان بہی جلد تر فوج آراستہ کرکی مقابلہ مین آئی اوسوقت بادشاہی فوج
اسقدر کثیر تہی کہ تین طرف سی شاہجہان کی سپاہ کو گہیر لیا رومی خان نی ہرچند مخالفون کی
طرف سی توپخانہ بڑہا کر گولی ماری لیکین تقدیر سی کوئی گولہ کسی کی نہ لگا اور توپین گرم ہوکر
بیکار ہو گئین اور جب شاہجہان کی فوج ہراول اور اوسکی توپخانہ مین فرق زیادہ ہوا تو سپاہ
اقبالمند جہانگیری توپخانہ پر بلا تردد حملہ آور ہوی توپ چلانی والے اونکی تاب نلا سکی میدان سی بہاگ گئی
سب توپخانہ قبضہ لشکر شاہی مین آگیا یہہ حال دیکہہ کر دریا خان افغان کہ ہراول کی سیدہی ہاتہہ پر

کہڑا تہا بی لڑی بہاگا اور اوسکی بہاگنی سی اولٹی ہاتہہ والی بہی بہاگی اوسوقت راجہ بہیم نی کثرت
شاہی پر نظر نکرکی بمقتضای مع چند قدیمی راجپوتون کی لشکر ظفر پادشاہی پر حملہ کیا اور خوب تلوارین
مارین یہان تک جا جوت تلی ایک بڑا ہاتی کہ فوج کی آگی تہا تیر و تفنگ کی زخمون سی مارا گیا اور
بہیم اوسیطرح مع راجپوتان جان نثار میدان مین ثابت قدم رہا لیکن جو عمدہ دلاوران فوج گرد
شہزادہ پرویز اور مہابتخان کی کہڑی تہی اونہون نی نکلکر راجہ بہیم اور اون راجپوتون کا کام تمام کیا
اور بہیم نی جبتک اپنی جان نثار نکی لڑتا رہا اور بہینم راٹہور اور بر تہی راج اور اکہراج راٹہور
ہمراہ اور چند دلاور نکی زخمی ہوکر میدان مین رہے بسبب مارے جانے راجہ بہیم کی اور شکست کہانی فوج
ہراول کے شجاعت خان بہی کہ فوج التمش مین بہاگا لیکن شیر خواجہ سردار فوج التمش کا ثابت
قدم ہوکر اتنا لڑا کہ مارا گیا بعد منہزم ہونے ان جماعتون کی جب نوبت جنگ و پر فوج غول شاہ
جہان کی پہنچی تو جرنغار والی بہی کہ افسر اونکا نصرت خان تہا تاب ثبات قدم کی نلاسکی اور بہاگ گئی
لیکن شاہ جہان اور عبد اللہ خان برنغار مین تہوڑی لوگونسی کہ قریب پانسو کی تہی مردانہ
وار ثابت قدم رہی اور دلاورونکو ترغیب لڑائی پر کرتی تہی یہان تک کہ انہین سی بہی اکثر زخمی
اور قتل ہوئی اوسوقت میدان مین سوا ہاتیون نشان اور علم اور توپخانہ اور عبد اللہ خان کی کہ سید ہاتہہ
پر کچہہ فاصلی تہا کوئی نظر نہین آتا تہا اوسوقت ایک تیر خاص جلتہ پر لگا لیکن اللہ تعالے نی
واسطی مصلحت اپنی مخلوق کی شاہ جہانکو بچا لیا اور شیخ تاج الدین کہ خلیفہ حضرۃ باقی باللہ صاحب کی تہی
اور اوسوقت شاہجہان کی پاس کہڑی تہی ایک تیر ایسا گال پر لگا کہ پیچہی سر کی نکلگیا تب اوسوقت شاہجہان
نی عبد اللہ خانسی کہلا بہیجا کہ اس وقت بہت ناز کا ہی چنانچہ اہی مناسب ہے کہ اب بہی تہوڑی لوگونسی

عنبر نو کل کرم آلہی لشکر قلب بادشاہی پر حملہ ور ہون تا جو کچہہ کہ لکہا تقدیر کا ہی ظہور مین آوی
عبد اللہ خان نی پاس آکر عرض کی کہ کام ہاتہہ سی نکل گیا ہی اب کچہہ حملہ اور کوشش پر اثر مرتب
نہین ہوگا سعی بیفائدہ ہی اگلی بادشاہ مثل امیر تیمور صاحب قران اور بابر بادشاہ
و دیگر بادشاہونکو ابتدای سلطنت مین ایسی اتفاق بارہا پیش آئی ہین اور ایسی
سخت آفتون مین بی گہبرا کے لوٹ گئی ہین میدان چہوڑکر اور کامیابی دشمن
پر نظر نہین کی اسی بات کی وسیلہ سی ان عالی مرتبون کی اوپر پہنچی ہین
پہر اور لوگ کہ اوس وقت شاہ جہان کی پاس تہی اونہون نی گستاخانہ باگ گہوڑے
کے پکڑ کی وہانسی ہٹا یا پہر لشکر شاہی نی آن کی خیمونمین آکر مال اور اسباب تاخت
و تاراج کیا اور اسی قدر غنیمت کو غنیمت جان کر پیچہا کرنے سی باز رہی وہان سی
شاہ جہان چار کوچ مین قلعہ رہتاس کو پہنچا اور تین دن وہان رہکر سامان قلعہ
داری کا جمع کیا اور سلطان مراد بخش کو کہ اونہین دنون پیدا ہوی تہی وہین قلعہ مین
چہوڑکر ہمراہ اور شہزادون اور اہل محل کی پٹنہ اور بہار کی طرف روانہ ہوی جب خبر
اس فتح کی مسامع قدسیہ شاہی مین پہنچی تو مہابت خان کو خطاب خان خانان
سپہ سالار کا عنایت فرما کر منصب ہفت ہزاری ذات اور ہفت ہزار سوار
کا بقرار دو اسپہ اور سہ اسپہ کے ممتاز و سربلند کیا اور تمن اور توغ یعنی علم سوا اسکی
بخشش فرمایا اب یہان پہر کچہہ حالات دکن کی لکہی جاتی ہین
کہ جب عنبر سرحد ملک قطب الملک مین پہنچا تو مبلغ مقرر کہ ہر سال اوس سی

واسطی خرچ سپاہ کی لیا کرتا تہا اور دو سال سی نہ پایا تہا طلب کیا پہر از سر نو اوس سی
قول و قرار کرکے طرف ولایت بندر کی گیا اور عادل خان کی لوگون پر کہ وہان کی
حفاظت پر تہی وقت غفلت مین دوڑ مار کر بندر کو خوب لوٹا اور چونکہ عادلخان نے
اکثر اپنی عمدہ سپاہ ملا لاری کی ہمراہ طرف برہان پور کی روانہ کی تہی اور اوسوقت اوسقدر
فوج کہ عنبر کا تدارک کری موجود نہ رکہتا تہا لاچار صلاح وقت پر نظر کرکی اپنی بچاو اور
حفظ ناموس کو قلعہ بیجاپور مین متحصن ہوا اور بروج و فصیل کو سامان خراب سی
آراستہ کرکے ملا محمد لاری کو مع فوج برہان پور سی طلب کیا اور صوبہ مذکور کے
متصدیان بادشاہی کو لکہہ بہیجا کہ حقیقت میری اخلاص اور دولتخواہی کی تم سب پر
روشن ہی کہ مین آپ کو متعلقان جہانگیر سی گنتا ہون اندنون کہ عنبر نی مجہسی یہہ
گستاخی اور شرارت کی تو امیدوار ہون کہ سب دولتخواہان جہانگیری کہ اوس صوبہ
مین ہین واسطی میری کمک کی آوین کہ اس نالایق غلام کو سزا اقرار واقعی دون اور
جسوقت سی کہ مہابت خان ہمرکاب شاہزادہ پرویز کی آلہ آباد کی طرف روانہ ہوے
تہی تو سربلند رای کو حکومت برہان پور کی سپرد کرکی حکم کیا تہا کہ ہر کام بصلاح ملا لاری
کریا اور انتظام دکن سی کسی کام مین انکا خلاف نہ کرنا جب ملا لاری اون کے
لیجا کو بہت سچد ہوا اور تین لاکہہ ہون کہ قریب بارہ ہزار روپیہ کے ہوتی ہین بادشاہی
لوگون کو بطریق مد خرچ لشکر کے دیلی اور عادلخان کی تحریر درباب کمک مہابت خانکو
پہنچی تو مہابت خان نی بہی استدعا کو تجویز کرکے افسران متعینہ دکن کو لکہہ بہیجا کہ

وقت تم ملالاری کی ساتھہ عادلخان کی کمک کو جاؤ سو بموجب اسحکم کی سربلندرای
راٹہور ہی سپاہ سی برہانپور مین رہا اور لشکرخان ور میرزا منوچہر اور خنجر خان حاکم احمدنگر
اور جان سپارخان حاکم بیر اور رضوی خان اور ترکمان خان او عقیدتخان بخشی اور اسدخان
اور عزیزاسدخان اور جادورای اور اوداجی رام اور تمام امرا او منصب دارون کو کہ
دکن مین متعین تہی ملالاری کی ساتہہ عادلخان کی کمک کو واسطی استیصال عنبر کی رخصت
کیا او عنبر نی حال آمد لشکر جہانگیری کا سنکر بادشاہی لوگون کو خطوط بہیجی کہ مین بہی غلام
درگاہ سی ہون حق شاہی مین مجہسی کوئی قصور سرزد نہین ہوا تم کسواسطی میری خرابی
پر متوجہ ہوتی ہو اور عادلخانکی طلب اور ملالاری کی کہنی سی مجکو کیون خانہ خراب کرتی ہو
مجکو عادلخان سی جہگڑا ایک ضلع پر ہی کہ وہ پہلی نظام الملک کا تہا اور اب اسنی اوسکو
داب لیا ہی اور اگر وہ بندگان جہانگیری سی ہی تو مین غلامی سی باہر نہین مجکو اوکی
ساتہہ چہوڑدو کہ جو کچہہ تقدیر مین ہی ظاہر ہو جاوی لیکن بادشاہی امیرون نی اوس کی
اس تحریر پر کچہہ خیال نہ کیا کوچ درکوچ اوسکی طرف بڑہتی چلی آئی اور جسقدر عنبر نی لاچاری اور
زاری کی انکی طرفسی اوسکی حقمین سختی اور شدت وجود مین آئی اسلیئی وہ لاچار ہو کر
حدود بیجاپور سی اوٹہہ کر اپنی ملک کو چلا گیا اور جب یہہ فوج قریب عنبر کی پہنچی تو اوسنی
چاپلوسی اور دفع الوقتی سی اپنی کو بچا کر منتظر فرصت کا رہا کہ موقع پا کر جنگ کری لیکن ملالاری
مع سپاہ شاہی اوسکی درپی تہا اور فرصت نہ لینی دیتا تہا آخران لوگون نی اوسکی عجز و مدارا
کو حمل اوسکی لاچاری اور مغلوبی کی کرکی اوسکی طرفسی غافل ہوی اور جانا کہ ہمسی نہ لڑیگا اور جب

عنبر کمال لاچار ہوا تو ایک وقت فرصت پاکر لشکر بادشاہی غافل تہا یکبار کی عادل خان
کے لوگون پر گرا اور ایسی سخت لڑائی اوسمین واقع ہوئی کہ ملا محمد لاری سردار لشکر مارا
گیا اور عادلخان کی سپاہ اوسکی مارے جانے سے متفرق ہو گئی اور جادو رام اور اوداجی رام
یہہ دیکہہ کر دم بخود ہو گئی ہرگز ہاتہہ لڑائی پر نہ اوٹہایا بلکہ میدان سے بہاگ گئی عنبر کامیاب
ہوا اور اخلاص خان وغیرہ چالیس شخصون کو عادلخان کے کہ اوسکی مدار السلطنت تہی پکڑ لیا
اور اون مین فرہاد خان کی خون کا پیاسہ تہا سو اوسکو قتل کرکی اورون کو قید مین رکہا
اور لشکر جہانگیری سے لشکر خان اور میرزا منوچہر اور عقیدت خان گرفتار ہوئے اور خنجر خان نے
بہاگ کر اپنے آپ کو احمد نگر مین پہنچا کر قلعہ بہر کو سامان جنگ سے مسلح کیا باقی جو اور لوگ لشکر
شاہی کی وہان بچے تو کچہہ احمد نگر کو گئی اور کچہہ برہان پور مین آئی اور جب عنبر کی ایسی مراد برائی
کہ کبہی اوسکی خیال مین نہ گذری تہی تو اون لوگون کو پا بجولان کرکی واسطے قید کی دولت آباد
مین بہیجا اور خود لی احمد نگر کو جا کر محاصرہ کیا لیکن وہان جب کچہہ کام نہ بر آیا تو کچہہ لوگونکو
اوس قلعہ کی گرد چہوڑ کر خود بطرف بیجاپور چلا گیا عادل خان بہی قلعہ مین پناہ گیر ہوا اور
عنبر اوسکی تمام ملک اور کچہہ پرگنات شاہی پر بہی کہ بالا گہات کی طرف تہا قابض و متصرف
ہوا اور خوب لشکر جمع کیا پہر قلعہ شولاپور کہ ہمیشہ اوسپر عادلخان اور نظام الملک مین نزاع
رہتی تہی جا کر محاصرہ کیا اور یاقوت خان کو ایک بڑی فوج دیکر برہان پور پر بہیجا اور توپ
ملک میدان نام کو دولت آباد سے منگوا کر شولاپور کو بزور بازو فتح کیا یہہ خبر وحشت اثر
مشکر خاطر شریف حضرت بادشاہ کی بہت حزین و قرین ملال ہوئی اسی درمیان مین

کی توب نذر محمد خان والی بلخ کا ملاحظہ مین گذرا اسمضمون کا کہ مین آپ کو بجای پدر اور
ولی نعمت کی جانتا ہون پناہ پیس بے اجازت میری مصدر اس گستاخی اور شرارت کا
ہوا ہی الحمد للہ کہ اوسکو خوب گوشمالی ہوگئی لیکن اب عداوت اور غبار درمیان لشکر
کابل اور سپاہ بلخ کی واقع ہوگیا ہی تو امیدوار ہون کہ خانہ زاد خان کو حکومت کابل سی
موقوف کرکی اوسکی جگہہ اور کسی کو یہان مقرر فرمادین چونکہ اجرای امید امیدوارونکی شیوہ
پسندیدہ ہی اسواسطی صوبہ کابل کو مدار المہام خواجہ ابو الحسن کے سپرد کیا اور احسن اللہ پسیر
خواجہ مذکور بوکالت باپ کی حاکم کابل مقرر کیا اور حکم ہوا کہ پانچہزار سوار خواجہ کو بضابطہ
دو اسپہ او رسہ اسپہ تنخواہ دیوین اور احسن اللہ کو منصب ڈیڑہ ہزاری ذات اور آٹھہ ہزار
سوار اور خطاب ظفر خانی اور عنایت علم سی ممتاز فرماکر خلعت مع شمشیر و خنجر مرصع و فیل سی
مشمول عنایات بیکران کیا اور فرمان کیا کہ خانہ زاد خان طرف بارگاہ کی متوجہ ہوا اور جو اسی
اثنا مین موسم جاڑی کا شروع ہوا اور بہار و لطف کشمیر کی تمام ہوئی تو اسجہت سی پچیسوین
تاریخ شہریور کی رایات اقبال طرف لاہور بلند ہوئی اور نیک ساعت مین وہ شہر قدوم میمنت
لزوم شاہی سی میمنت اندوز ہوا وہان صادق خان کو صوبہ داری پنجاب سی موقوف
کرکی اوسکی جگہہ رکن السلطنت آصف خان کو مقرر کیا پہر طرف ہرن منارہ کی کہ خاص شکارگاہ
توجہ فرمائی اور اسی تاریخ خانہ زاد خان نی کابل سی آکر آستانہ بوسی حاصل کی اور جب خاطر
اقدس شکارگاہ سی فارغ ہوئی تو پہر لاہور مین لوٹ آئی وہان عرضداشت مہابت خان
کی آئی کہ شاہجہان ملک پٹنہ اور بہار سی نکلکر طرف ولایت بنگالہ کی گئی ہو شاہزادہ پرویز

مع افواج نصرت امواج صوبہ بہار مین داخل ہوی اور سابق لکہا گیا ہی کہ شاہجہان نی داراب
پسر خان خانان کو قسم لی کر حاکم بنگالہ کیا تہا اور بنظر احتیاط اوسکی ایک بی بی اور ایک پسر اور
ایک بہتیجی کو اپنی ہمراہ رکہا تہا اور بعد جنگ دریای لونس کی اون سبکو قلعہ رہتاس مین
چہوڑ کر داراب خان کو لکہا کہ خود آکر موضع گڑہی مین میری ملازمت کری داراب خان نی
اپنی کج فہمی اور بدخوفی سی صورت حال کو بطور دیگر سمجہ کر عرضی بہیجی کہ زمینداروں نی متفق
ہوکر یہان آکی مجکو گہیر رکہا ہی اس جہت سی مین حاضر خدمت ہو نہین سکتا جب شاہجہان
داراب کی آنی سی مایوس ہوی اور پاس انکی لوگ مردانہ کار طلب بہی کم رہی تہی تو لاچار ہوکر
پسر داراب کو عبد اللہ خان کی حوالہ کیا اور سامان اور محلو کو ہمراہ لی کر جس راہ سی کہ دکن سی
آئی تہی پہر اوسی راہ سی طرف دکن کی کوچ کیا اور جو داراب سی یہہ نالایقی ظہور مین آئی
تو عبد اللہ خان نی اوسکی جوان بیٹی کو قتل کیا پہر شاہزادہ پرویز نے صوبہ بنگالہ کو مہابت خان
اور اوسکی لڑکی کی جاگیر مین دیکر وہانسی معاودت فرمائی اور زمینداران بنگالہ کو حکم کیا
کہ داراب کی محاصرہ سی دست بردار ہون تا وہ ملازمت مین حاضر ہو دی آخر وہ آکر
مہابت خان سی ملا جب حضرت بادشاہ نی سنا کہ داراب خان مہابت خان کی پاس
آگیا ہی تو فرمان بہیجا کہ اوسکی زندہ رکہنی مین کیا فائدہ ہی چاہیی کہ بعد پہنچنی فرمان کی
اوسکا سر کاٹ کر درگاہ شاہی مین روانہ کرو پہر خانہ زاد خان کو خلعت خاص اور
خنجر مرصع مع پہول کٹارہ اور خاصہ گہوڑا مرحمت ہوا کہ واسطی صوبہ داری بنگالہ کی رخصت
ہو اور بعد اسکی فرمان جہان مطاع واسطی طلب عبد الرحیم کی جو پہلی خطاب خانخانانی سی

منظور تھا صادر ہوا چونکہ صوبہ دکن میں فساد عظیم برپا تھا اور اکثر سردار گرفتار ہو کر قلعہ
دولت آباد میں قید تھے اور شاہجہان پھر بنگالہ سے طرف دکن کی لوٹا تھا اسواسطے بارگاہ شاہی سے
مخلص خان جلد تر طرف شہزادہ پرویز کی بھیجا گیا تا اوسکو ہمراہ بڑے امیروں دکن کے
اوسطرف بلا توقف رخصت کریں اور مقرب خان کو موقوف کر کی قاسم خان کو اوسکی
جگہ آگرہ کی حکومت کا خلعت بخشا اوسی تاریخ عرضی اسد خان بخشی دکن کی برہانپور سے
آئی کہ یاقوت خان حبشی دس ہزار سوار سے موضع دلکاپور میں کہ شہر سے بیس کوس پر ہے
آگیا ہے ادہر سے سربلند رائے بقصد اوسکی مقابلہ کی نکلا ہے اسواسطے فرمان بتاکید تمام ہوا کہ
ہرگز بے پہنچنے مدد کی اوسکی مقابلہ کو جلدی نہ کرے اور سامان جنگ بہم پہنچا کر کمک کی آنے تک
شہر میں رہے اور پھر ماہ اسفندارمذ سنہ ایکہزار تیس ہجری میں رایات اقبال بادشاہی طرف
کشمیر کے روانہ ہوے اس سال میں شاہ جہان درمیان ملک دکن کی پھر داخل ہوا اور عنبر نے
بعد ادای رسوم خیرخواہی واسطے خوشی شاہ جہان کی ایک لشکر بافسری یاقوت خان برہانپور
کی طرف بھیجا کہ جا کر اوسطرف کو تاراج کریں اور شاہ جہان کو لکھ بھیجا کہ آپ بھی جلد تر اوسطرف تشریف
پہنچیں شاہ جہان نے اوسطرف متوجہ ہو کر دیول گانو میں مقام کیا اور عبد اللہ خان اور محمد تقی
مخاطب بہ شاہ قلیخان کو ہمراہ ایک فوج کی اوسطرف بھیجا کہ یاقوت خان کی ہمراہ ہو کر برہانپور
کو محاصرہ کریں اور بعد اوسکی خود بھی آکر لال باغ میں کہ شہر کی قریب تھا ڈیرہ کیا اور رتن وغیرہ بندگان
بادشاہی کہ قلعہ میں تھے شہر کو خوب مضبوط کر کی حفاظت میں ساعی ہوے شاہ جہان نے حکم
دیا کہ ایکطرف سے عبد اللہ خان اور دوسری طرف سے شاہ قلیخان قلعہ پر حملہ کریں تقدیر سے جد

عبد اللہ خان تھی اوسطرف قلعہ والون نی زور دیا اور لڑائی سخت واقع ہوئی اور دوسری
طرف سی شاہ قلی خان اور فدائیخان اور جان نثار خان نی دیوار قلعہ کو توڑکر مقابلون کو سامنی
سی ہٹادیا اور اندر گھس آئی اوسوقت سربلند رای نی اپنی کچہہ لوگون کو عبد اللہ خان کے
مقابل چھوڑکر خود شاہ قلی خان پر آیا اور جو اوسوقت اکثر ظامع لوٹ کی بازار اور کوچون مین
متفرق ہوگئی تھی اور شاہ قلیخان تھوڑی لوگونسی قلعہ کی روبرو میدان مین قدم ہمت روکی
ہوی تھا سربلند رای کی مقابل ہوا اس جنگ مین اکثر بندگان شاہی کہ سربلند رای کی ساتھہ تھے
ماری گئی پھر شاہ قلی خان نی قلعہ مین گھس کر دروازہ بند کرلیا لیکن سربلند رای نی ایسا اوسکو
سخت محاصرہ کرکے تنگ کیا کہ شاہ قلی خان گھبراکر سربلند رای سی بعد قول وقرار لینی کی آملا جب
شاہ جہان نی یہہ خبر سنی تو دوبارہ فوج آراستہ کرکی یورش کا حکم دیا اس مرتبہ دلاوران قلعہ
کشا نی زیادہ پہلی سی کوشش کی اور فوج شاہی سی کہ اندر قلعہ کی تھی بودن خان مع اپنی چند
قریبون کی اور بابا میرک داماد لشکر خان کا اور بہت راجپوت اور راو رتن شاہ جہان کی فوج کی ہاتھہ سی
ماری گئی اور کام اہل قلعہ پر تنگ ہوا اور اتفاقاً ایک گولی سید جعفر کی گردن پر پسلی تک لگی وہ
گھبراکر پیچھی لوٹا اوسکو ہٹتی دیکھہ کر اکثر دکنی مضطرب ہوکر بھاگ گئی لیکن اوسی وقت خبر آئی
کہ شاہزادہ پرویز مع مہابت خان سپہ سالار افواج شاہی بنگالہ سی آپہنچی کنارہ نربدا کی اوترنی
ہوی ہین اسلیئی لاچار وہان سی شاہ جہان نی محاصرہ چھوڑکر بالاگھاٹ کی طرف کوچ کیا
اوسوقت عبد اللہ خان شاہجہانسی الگ ہوکر اندور مین بیٹھہ رہا اور نصرت خان بھی جدا
ہوکر نظام الملک کی پاس چلا گیا اور اسی سال مین میرزا کوکلتاش ملقب خان اعظم نی وفات

بھی اسکا باپ معززون عزیزون سے تھا اور اوسکی والدہ نے اکبر بادشاہ کو دودہ پلایا تھا اور
جناب عرش آشیانی اس لحاظ سے میرزا کو بہت عزیز رکھتی تھی اور بڑا امیر کیا تھا اور اوسکی اور اوسکی
فرزندون کی طرح طرح کی ناز اوٹھائی تھی فن سپر اور علم تاریخ مین اسکو کمال مہارت تھی تحریر
و تقریر مین بے بدل تھا خط نستعلیق مین شاگرد میرزا باقی پسر ملا میر علی کا تھا مدعا نویسی
مین اپنا ثانی نہ رکھتا تھا لیکن علم عربی سے ناواقف تھا شعر سے بہت شوق رکھتا تھا یہہ رباعی
اوسکی تصنیف سے ہے رباعی عشق آمد و از جنون برومندم کرد + وابستہ صحبت خردمندم
کرد + آزاد ز بند دین و دانش گشتم + تا سلسلۂ زلف کسی بندم کرد + وفات اسکی احمد آباد
گجرات مین ہوئی لیکن اوسکی لاش کو دہلی مین لا کر قریب روضہ حضرۃ سلطان المشایخ جناب
نظام الدین علیہ الرحمہ کی اوسکی باپ کی قبر کی پاس دفن کیا اور جب خان اعظم راہی ملک بقا
کا ہوا تو بادشاہ نے داور بخش کو حضور مین طلب فرما کر شاہجہان کو صوبہ دار گجرات کا کیا اور حکم
ہوا کہ جلد آگرہ سے طرف احمد آباد گجرات کی جا کر بخوبی اوس ملک کی حفاظت مین سعی اور کوشش کرے

بیسوان جشن نوروز کا جلوس مبارک سے

مبارک شنبہ کی دن دسوین ماہ جمادی الثانی سنہ ایکہزار چونتیس ۳۴ ہجری مین آفتاب
جہانتاب نے اپنی نور سے برج حمل کو منور کیا اور بیسوان سال جلوس شرف کا شروع ہوا
دامن کوہ [illegible] مین [illegible] سیر و شکار کی مشغول ہوئے اور ایکسو اکاون قوچ کوہی تیر و بندوق
سے شکار ہوئے اور مقام [illegible] مین جشن شرف نے آرایش پائی شہر سے اس منزل تک بسیر عمدہ

لالہ زار کیے تھی جو اس موسم مین کوتل پیر پنجال برف سی مالامال ہوتا ہی اور سوار کو
اوسپر سی گذرنا دشوار ہوتی ہی اسواسطی عبور لشکر شاہی کا کہ پہلے پہنچ سی واقع ہوا یہان جنگل
نارنگیون کا ہی اور طرفہ یہ کہ دو تین سال تک درخت پر رہتی ہین اور مشہور ہی کہ قریب
ہزار نارنگیون کی ایک درخت مین آتی ہین انہین دنون مین ابوطالب پسر آصف خان نیابت
باپ کی حاکم لاہور کا ہوکر اوسطرف رخصت ہوا اور سید عاشق پسر سردار خان نی بھی طرف
کوہستان شمالی پنجاب کی واسطی بندوبست کی کہ اوسکی باپ کی ذمہ پر تھا رخصت پائے
اور اوسکو خطاب کام گار کا دیکر منصب چار صدی اور ڈیڑہ سو سوار سی ممتاز کیا روز جمعہ
اونتیسوین تاریخ مقام نوز آباد مین کہ کنارے دریای بہت کی ہی اتفاق نزول کا
ہوا یہان سی کشمیر تک ہر منزل مین مکانات بنی ہوی ہین اوترنی کی وقت حاجت
کھڑی کرنے خیمو نکی نہین ہوی اور ان چند منزلون مین لشکر شاہی نے بسبب کثرت
برف کی راہ دشواری سی قطع کی اور اسی راہ مین ایک آبشار ملا کشمیر کی آبشارون
سی بہتر تھا بندگان شاہی نی وہان ایک مکان مختصر بنایا تھا تھوڑی دیر اوسمین
بیٹھکر چند پیالی نوش کیی اور وہان کی سیر سی خوشی حاصل کیے اور فرمایا کہ یہان پتھر
پر تاریخ میری آنی کی کندہ کرین کہ یادگار رہی اس منزل مین لالہ اور سوسن اور
ارغوان اور چمیلی نیلی پھول کی کشمیر سی لاکر لگائی ہی روز یکشنبہ غرہ اردی بہشت
کو قصبہ بارہ مولہ کہ کشمیر کی قصبات کلان سی ہی خیام گاہ لشکر ظفر پیکر کا ہوا اس
منزل گلہای خودرو کی خوب سیر تھی حضرت بادشاہ اور سب امرا کشتی پر بیٹھکر طرف

طرف شہر کی گئی اور سترہوین کو بساعت سعید مین درمیان شہر بی نظیر کشمیر کی نزول
موکب اقبال کا ہوا اگرچہ باغ نور منزل مین کہ درمیان دولت خانہ کے واقع ہی بہار
پہولون کی آخر تہی لیکن اودی چنبیلی وہ باغ کو معطر کرتی تہی جو اکثر کتب طب خصوصا ذخیرہ
خوارزم شاہی سی معلوم ہوا تہا کہ زعفران کے کہانے سی ہنسی آتی ہی اور اگر بہت کہاتے
تو بسیاری خندہ سی خوف ہلاک کا ہی اسواسطی حضرت بادشاہ نی چند قیدیون کو کہ واجب
القتل تہی روبرو بلاکر قریب پاو بہر زعفران کی کہ چالیس مثقال ہوی کہلائی اور دوسرے
دن اسی مثقال کہلائی لیکن کچہہ اون پر اثر ہنسی کا ظاہر نہوا مرنا تو درکنار ہی اور بہیاسنے
انی رای سنگدلن کو محافظ کانگڑہ کا مقرر فرمایا اور داور بخش نی گجرات سی آکی دولت آستانہ بوسی
کی حاصل کی اور انہین دنون سردار خان کو عارضہ سوء القنیہ کا شروع ہوا آخر اسہال دموی
ہوگیا گیارہوین محرم کو قصبہ ملتان مین اوسکا انتقال ہوا اور اوسکو موضع نوحصار مین کہ مولد
اوسکا تہا دفن کیا عمر اوسکی پچاس سال کی ہوئی یہہ خبر سنکر حضرۃ ظل اللہی نی فوجداری
کوہستان شمالی پنجاب کی الفت خان کو کہ وہان کی کمکیون مین تہا سپرد کی اور اوسکی
پسر کامگار کو ہمراہ لشکر رکہا اور انہین دنون مصطفی خان حاکم ٹہٹہ نی دار ناپائدار دنیا
سی رحلت کی اور وہ صوبہ شہریار کو عنایت ہوا یہہ عرضداشت اسد خان بخشی دکن سی معلوم
ہوا کہ شاہ جہان دیولگانو مین پہنچی اور یاقوت خان حبشی مع لشکر عنبر کی برہانپور
کو گہیری ہوی ہی اور سربلند رای نی قلعہ کو درست کرکی اوس سی مقابلہ کر رہا ہے
بدخواہ ہرچند کوشش کرتے ہین لیکن کارگر نہین ہوتی پہر بعد چند روز کی خبر

آئی کہ لشکر عنبر کا ناکام ہو کر چلا گیا جب حضرت بادشاہ نے یہہ سنا تو سربلند رائی
کو طرح طرح کی عنایتوں سے سرفراز فرما کے منصب پنجہزاری ذات و پنجہزاری سوار سے ساتھہ
خطاب راجہ راج کی کہ دکن مین اوس سے زیادہ خطاب نہین کامیاب کیا پھر جب شاہجہان
برہانپور زمین سے لوٹکر دکن مین گئے تو راہ مین ضعف قوی مزاج پر غالب ہوا اور اس
عارضہ مین یہہ خیال آیا کہ اپنے والد سے اپنے قصور معاف کرانا چاہیے اور اس نیک خیال
سے ایک عرضداشت اپنی ندامت اور شرمندگی کی اپنے گناہون اور نافرمانی سے لکھہ
کر حضور جہانگیری مین روانہ کی حضرت بادشاہ نے اوسکو دیکھکر فرمان اپنے ہاتھہ سے
تحریر فرما کر اوسکے جواب مین بھیجا مضمون اوسکا یہہ تھا کہ اگر دارا شکوہ اور اورنگ زیب
کو میرے پاس بھیجدو اور قلعہ رہتاس اور اسیر کہ تمہارے تصرف مین ہے بندگان
شاہی کے سپرد کرو تو البتہ تقصیرین تمہاری معاف ہونگی اور ملک بالا گہاٹ کا
تمکو دیا جاویگا اور جب یہہ فرمان پہنچا تو شاہجہان نے اوسکی تعظیم اور استقبال کرکے
باوجودیکہ ان اپنے بیٹون سے کمال محبت رکہتے تھے اوسکے رضامندی اپنے باپ مہربان کے
دونون صاحبزادون کو ہمراہ عمدہ چیزونکی پیشکش کے لیے جواہرات اور جڑاؤ ہتیارون اور
بڑے بڑے ہاتیون سے سامان قریب دس لاکہہ روپیہ کی بارگاہ والا مین
روانہ کیا اور سید مظفر خان اور رضا بہادر کو کہ محافظ قلعہ رہتاس کے تہے لکھہ
بھیجا کہ حضرت والد ماجد جسکے واسطے فرمان دین تم بلا تکرار اور بے توقف قلعہ اوسکے سپرد
کر دینا اور سلطان مراد بخش کو ہمراہ لیکر ملازمت مین حاضر ہونا اور اسیطرح

حیات خان قلعہ دار اسیر کو بہی لکہہ بہیجا کہ قلعہ بادشاہی لوگون کی سپرد کرکی حاضر
حضور ہو پہر بعد اسکی جو ناسک کی طرف روانہ ہوی انہین دنون عرب کہ
واسطی لانی سلطان ہوشنگ پسر شاہزادہ دانیال اور عبدالرحیم خان خانخانان کی گیا تہا
اون کو ہمراہ لاکر زمین بوسی سے مشرف ہوا حضرت بادشاہ نی ہوشنگ کو مظفر خان
بخشی کے سپرد کیا اور عنایات سی مخصوص فرماکر حکم دیا کہ اسکی خبرگیری کیا کرے اور
مال بادشاہی سی سرانجام اسکی سامان کا ایسا کردی کہ اسکو کسی بات کی فکر اپنے
اور حاجت نرہی پہر خانخانان نی آکر زمین بوسی سی جبین خدمت کو نورانی کیا
اور بہت دیر تک مارے خجالت کی سر زمین سی نہ اوٹہایا اوسوقت جہان پناہ
نے اوسکی تسلے اور دلنوازی کو ارشاد کیا کہ جو کچہہ اتنی دنون مین ظاہر ہوا
بحکم قضا و قدر کے تہا کچہہ اسمین ہمارا تمہارا اختیار نہین اب گذری باتون سے
شرمندہ اور خجالت زدہ نہو پہر جب اونی سر زمین سی اوٹہایا تو بخشیون کو
حکم ہوا کہ اسکو لاکر مقام مناسب اسکی مین کہڑا کرین پہلے اس سے حضرت بادشاہ
نے نورجہان بیگم کے بہائی سی آصف خان اور فدائی خان کو سلطان
پرویز کے پاس بہیجا تہا کہ مہابت خان کو اوسنی جدا کرکے بنگالہ کیطرف روانہ کرین
اور خانجہان گجرات سی آکر نیابت شہزادی کا کری ان دنون مین عرضداشت
فدائی خان کی آئی کہ مینی ہر چند شہزادی سے حکم عالی بیان کیا
لیکن وہ مہابت خان کی جدائی اور خانجہان کی ہمراہی پر راضی نہین ہوتے

اور ہر چند میں اس بات میں غرض تاکید و مبالغہ کی کچھہ مفید نہوئی جو میرزا ھنا لشکر میں فایدہ
تھا اسواسطے سانگیور میں ٹھیر کر خانجہان کو جلد تر طلب کیا غرض کہ فدائی خان کی عرضی سے
پہر دوسرا فرمان شہزادی کو تاکید لکھوایا کہ ہرگز ہرگز خلاف حکم نکرنا اور اگر مہابت خان بنگالی
کے جانی پر راضی نہو تو جریدہ متوجہ بارگاہ شاہی کا ہو اور تم سب ساتھہ امرا کے برہانپور میں مقیم رہو
اور جب خاطر فیض مظاہر سیر و شکار کشمیر سے فارغ ہوئی تو اونیسویں محرم کو سن ایکہزار سینتیس ہجری میں
طرف لاہور کے توجہ عالی فرمائی پہلے ہو چکا ہی کہ پیر پنجال کے پہاڑوں میں ایک جانور ہوتا ہی مشہور
ساتھہ ہما کی کہ وہان کی لوگ کہتی ہین اسکی خوراک سوا ہڈیون کے نہین اور ہمیشہ اسکو ہم اڑتی ہوئے
دیکہتی ہین اور بیٹہی ہوی کم دیکہا ہی چونکہ خاطر عالی اسکی تحقیق کے طرف کمال متوجہ تہی فرمایا
کہ جو قراول اوسکو بندوق سی مار لاویگا ہزار روپیہ انعام پاویگا اتفاقا جمال خان قراول اوسکو
بندوق سی مار کر لایا اور چونکہ زخم اوسکی پاؤن مین لگا تہا اسواسطے زندہ اور تندرست سامنی آیا
حضرت ظل الٰہی نے اوسکا پوٹہ دکہوایا کہ خوراک اوسکی دریافت ہو جب اوسکا چینہ دان چیرا گیا تو اوس مین سے
ٹکڑی ہڈیون کے نکلی اور کوہستانی لوگون نی عرض کی کہ مدار اسکی خوراک انہین ہڈیون کے
ٹکڑون پر ہے اور ہمیشہ اوڑنی کے حالین زمین کو دیکہتا رہتا ہی جہان ہڈی دیکہتا ہی چونچ سے
اوٹہا کر اوڑ جاتا ہی اور پر جا کر پتھر پر ڈالتا ہی کہ ریزہ ریزہ ہو جاتی پہر اونکو چنکر کہا لیتا ہے اس صورت مین
غالب ظن یہ ہے کہ ہما مشہور یہی ہو ع ہمای بر سر مرغان ازان شرف دارد ؛ کہ استخوان خورد و طائری نیازارد
سر اوسکی چونچ کاگ کے مشابہ ہے لیکن کاگ کے سر پر نہین ہوتی اور اسکی سر سیاہ پر ہوتی ہین میں نی اوسکو تلوایا
تو چار سو پندرہ تولہ کا ہوا اور قریب بہور کی ابو طالب پسر آصف خان نی سعادت زمین بوسی سے اختیار پایا

پهر الہ[illegible] مین نزول اقبال فرماکر لاکہہ روپیہ خانخاناںکو مرحمت کیی اور وہین آقا محمد ایلچی شاہ عباس نے
آکر شرف کورنش حاصل کیا اور خط بادشاہ کا مع تحف و ہدایا کی کہ اوسمین ایک سفید شاہین تہا نظر
مقدس مین پیشکش کیا اور عجیب تر یہ ہی کہ انہین دنون مین داؤدبخش نے ایک شیر نذر کیا جو بکری پر عاشق
تہا اور یہ دونون ایک پنجری مین رہا کرتی تہی اور اکثر اوس بکری کی بغل مین لیکر جفتی کی طرح اوس سے حرکت
کیا کرتا تہا جسطرح اور جانور مادہ سی جفتی کرتی ہین یہ بہی حکم کیا کہ اس بکری کو پوشیدہ کر دین تو اوس شیر نی کمال
فریاد و زاری شروع کی تو مینی ایک اور بکری اوسی رنگ و قد کی اوسمین ڈلوا دی اول شیر نے اوسکو سونگا پہر اوسکو منہ
مین لیکر چاب کیا پہر نہی ایک بہیڑ اوسکی روبرو کی اوسکو بہی شیر نے مار ڈالا بعد اوسکی پہلی وہی بکری کہ معشوقہ اوسکی
تہی پنجری کی اندر ڈلوائی تو اوسطرح اوس سے مہربانی کرنی لگا اور جو نہیں لیٹ کر اوس بکری کو اپنی سینہ پر
ڈالکر اوسکا مونہ چاٹنی لگا اور اب تک کوئی جانور ایسا نہ دیکہا تہا کہ اپنی جفت کا مونہ چاٹی اور بوسہ دے اور انہین
دنون فاضل خان کو دیوانی صوبہ دکن پر مقرر فرماکر ڈیڑہ ہزاری ذات اور ڈیڑہ ہزاری سوار سے سربلندی
دیکر خلعت اور ہاتی گہوڑا مرحمت کیا اور ہمراہ اوسکی پینتیس ۳۵ امیر فرنگو ہاتی کی خلعت روانہ کیی اور جو مہابت
خان نی ہاتی بنگالہ سی لای ہوی اب تک حضور مین نہ بہیجی تہی اور وقت تغیر لوگون کی جاگیر کی وہان سے
بہت روپیہ لیکر اپنی تصرف مین لایا تہا اسواسطی مطالبہ سرکاری اوسکی ذمہ پر تہا تو حکم ہوا کہ عرب
دست غیب اوسکی پاس جاکر ہاتیون کو لی آوی اور فیصلہ حساب زر مطالبہ سرکاری کا بہی کرا
آوی اور عنقریب اوسکی عرضی خدائی خان لیکے آئی کہ مہابت خان نی شہزادہ سی اجازت لیکر
بنگالہ کیطرف کوچ کیا ہے اور خانجہان گجرات سی آکر خدمت شاہزادہ مین مقرر ہوا اور عرضی
خانجہان سے دریافت ہوا کہ عبد اللہ خان شاہجہان کے خدمت سی جدا ہوکر اس فدوی کے پاس آ رہا ہے

ذکر مطالبہ سرکار از مہابت خان

اور چاہتا ہی کہ فدوی کی شفاعت سی قصورات اوسکی سے درگذر فرمائی جاوی اور اوسنی جو اپنا خط
مجکو بکمال شرم و پشیمانی کے لکہا تہا مین جلنسہ اوسکو ملاحظی کے واسطی حضور مین بہیجتا ہون امید الطاف
بیکران سے یہ ہی کہ قلم عفو اوسکی گناہون پر کہینچا جاوے اس عرضی کے جواب مین فرمان ہوا کہ عرض تیری اوسکی
باب مین مقبول ہوئی پہر طہمورث بڑا بیٹا شہزادہ دانیال کا شاہجہان کے خدمت سی جدا ہوکر ملازمت شاہی
کو آیا اور قبل اس سے ہوشنگ چہوٹا بہائی اوسکا زمین بوسی سے کامیاب ہوا تہا اب یہہ ہی آکر عنایات بادشاہی سے
سی سربلند و کامران ہوا اور ان دونو کو بجہت کمال نوازش اور مرحمت ازہی کی سلام کا حکم ہوا پہر
اپنی صاحبزادی بہار بانو بیگم کو طہمورث سی اور ہوشمند بانو بیگم صاحبزادی شہزادی خسرو کو ہوشنگ سے
نسبت کردی اور معتمد خان کو خدمت بخشیگری سی عزت امتیاز کے زیادہ کی اور چونکہ بہت دنون سے
خاطر شریف مین خواہش سیر کابل کے تہی اسواسطی ہشتم اسفندار مذکور کو بقصد سیر و شکار کے اوس طرف
کوچ کیا اور چند روز باہر لاہور کے ٹہیر کر جمعہ کے روز کابل کی طرف روانہ ہوئی افتخار خان پسر احمد بیگ
خان نے کابل سے سر احداد کا لاکر پیش کیا حضرت بادشاہ نے سجدۂ شکریہ خداوند کریم ادا فرماکر شادیانہ
بجانی کا حکم دیا اور فرمایا سر اوسکا لیجاکر لاہور مین قلعہ کے دروازے پر لٹکادین اور مفصل قصہ اوسکا
یون ہے کہ جب ظفر خان پسر خواجہ ابو الحسن کابل مین پہنچا تو اوسنی کہ یلنگیوس بقصد فتنہ پردازی
کے اطراف غزنین مین آیا ہے تو ظفر خان نے باتفاق امرا متعینہ وہان کے اوسکی مدافعت کو بڑا
لشکر جمع کیا اسی اثنا مین احداد بد نہاد نے بہی موقع پاکر اوسکی اشارہ سے تیراہ مین آکر
دزدی اور رہزنی شروع کیے آخر جب یلنگیوس اپنی حرکت سی شرمندہ ہوکر بندگان شاہی سے
عذرخواہ ہوا جب خاطر اولیای دولت قاہرہ کی اوسکی طرف سی مطمئن ہوئی تو اوسی لشکر سے

احداد کے تدارک کو چلی احداد نے سنا کہ بنگش شکست کہا کر لوٹ گیا اور اب لشکر ظفر میری طرف آتا ہی
تو بہاگ کر کوہ آواغز مین کہ مامن اوسکا تہا پناہ گیر ہوا اور اوس پہاڑ کو اپنا بچاو جانکر بہلی سہی سامان
و اسباب سے آراستہ کر رکہا تہا دولتخواہان شاہی جب قریب اوس درہ کی پہنچی تو یکدل ہو کر ہر طرف سے
ہجوم کیا اور ساتوین جماد الاول کو نقارۂ ظفر بلند آوازہ کر کے داد شجاعت کی دی اور صبح سی تین پہر دن تک
خوب لڑائی رہی قریب عصر کے عنایت آلہی شامل دولتخواہان شاہی کی ہوئی اور وہ مقام لشکر ظفر پیکر
کے تصرف مین آگیا اوسوقت ایک احدی نی شمشیر اور جہری او انگوٹھی کہ وہان پائی تہی لیجا کر ظفر
خانکو دکہائی اوسکو دیکہہ کر سب نے یقین کیا کہ یہ اوسی بدنہاد کے ہین آخر ظفر خان چند لوگون کی ساتھ
اوسکو ڈہونڈنی لگا بعد جستجو کے معلوم ہوا کہ ضرب بندوق سی مارا گیا پہر ہر چند منادی کرائی لیکن
مارنی والا معلوم نہوا پہر اوسکا سر کاٹ کر سردار خان کے ہمراہ درگاہ والا کو روانہ کیا اور ظفر خان
وغیرہ افسر فوج حسب مراتب اضافہ مناصب اور مراحم خسروی سے مخصوص اور خورمی اندوز ہوی
پہر خبر دی کہ سلطان رقیہ بیگم دختر میرزا ھندال کے کہ بیگم منکوحہ حضرت اکبر بادشاہ کی تہین اکبر آباد
مین اونہون نے انتقال کیا عرش آشیانی کی بڑی اور پہلی بیوی بہی تہین اکبر بادشاہ نی بسبب
نہونی انکی اولاد کے شاہجہان کو بعد ولادت کی انکی سپرد کیا تہا کہ بجای فرزند کی پرورش کرین
عمر انکی چوراسی سال کیے ہوئی اور انہین دنون مین عبد الرحیم پسر بیرم خانکو نوازشات شاہانہ سے
سرفراز فرما کر پہر خطاب خانخانانی کا عنایت فرمایا اور خلعت مع پٹکہ قنوج مین حاکم مقرر کیا
پہر مہابتخان کی پاس سے سبا آئی کہ حضور مین طلب ہوی تہی آئی او فیلخانہ شاہی مین
داخل ہوئے پہر معروض مسامع خسروی ہوا کہ مہابت خان نے اپنی ایک لڑکے کی خواجہ برخوردار نام

ایک پیرزادہ نقشبندی سی نسبت کردی ہی چونکہ یہ نکاح بلا اجازت بادشاہی ہوا تہا اسواسطی
اوس شخص کو طلب فرماکر ارشاد ہوا کہ کیون بلا اجازت ہماری ایسی مردکی لڑکی سی تو نی نکاح کیا
وہ جواب واجبی عرض نکرسکا پہر اوسکو گوشمالی دیکر قید کیا اور انہین دنون میرزادکنی پسر میرزا رستم
صفوی کا خطاب شاہنوازخانی سی سربلند ہوا پہر کنارہ دریای چناب کا معسکر دولت و اقبال سے کامیاب ہوا

اکیسوان جشن نوروز کا جلوس مبارک سی

سہ شنبہ کی روز بائیسوین تاریخ جماد الثانی کے سنہ ایکہزار پینتیس ۱۰۳۵ ہجری مین نیر جہان
افروز خورشید نی برج حمل مین تحویل فرمائی اور اکیسوان سال جلوس مبارک کا
شروع ہوا کنارہ چناب کی ایکدن اہتمام جشن مین گذرا اور دوسری روز وہان سے
آقا محمد ایلچی شاہ ایران کو خلعت مع خنجر مرصع اور تیس ہزار روپیہ دیکر ہمراہ جواب محبت نامہ کے
رخصت کیا اور واسطی شاہ عباس کے ایک گرز مرصع الماس سے لاکہہ روپیہ کے قیمت کا
اور ایک جڑاو نفیس خنجر برسم تحفہ اوسکی حوالہ کیا اور پہلی جو عرب دست نجیب کو
مہابت خان کے پاس واسطی لانی ہاتیون کے اور اوسکی طلب مین بہیجا تہا
ان روزون وہ لوٹ کر لشکر ظفر اثر مین داخل ہوا طلب اوسکی بہ تحریک
آصف خان کے وقوع مین آئی تہی اور اون لوگون کا منشا یہ تہا کہ اوسکو
بلواکر بے آبرو کرادین اور دست تعرض اوسکی ناموس اور مال و جان پر
دراز کرین اور ایسی بات اوسکی حق مین آسان سمجہی تہی مہابت خان برخلاف

انا گمان کے پانچہزار راجپوت دلاوری مع چند سرداران موافق کے آیا کہ اگر معاملہ میری
بی آبروئی کا وقوع مین آئی اور کوئی تدبیر پیش نہ چلی تو بہر آبرو بچائی کو مع اہل وعیال
جان نثار ہوجاوین ۵ وقت ضرورت چو نماند گریز ✤ دست بگیرد سر شمشیر تیز ✤ ہر چند
لوگ اوسکی اسطرح پر آنی سے بدگمان ہوی لیکن آصف خان اوسیطرح غافل اور بی پروا
رہا جب بادشاہ کے خدمت مین اوسکا آنا معروض ہوا تو حکم صادر ہوا کہ خنجر ودیوان
اعلی کو حساب مطالبات سرکاری کا نہ سمجھا لی اور مدعیون کے راضی نامی حاصل کری
سلام وکورنش کو حاضر ہو اور بیچ مقدمہ خواجہ برخوردار پسر خواجہ عمر نقشبندی کے کہ
مہابت خان نے اپنی لڑکی اوس سے نکاح کردی تھی اور روہ بحکم شاہی مقید ہوا تھا
فدائی خان کو حکم ہوا کہ جو کچھ مہابت خان نے اوسکو دیا ہے اوس سے وصول کرکے
خزانہ مین داخل کری جو اوس روز کنارے دریا بہٹ کی مقام تھا اور آصف خان
باوجود ایسے قوی دشمن کے کہ سر دینے پر حاضر تہی بالکل غافل تھا بادشاہ کو تنہا اس پار
چہوڑ کر خود مع عیال اور کل فوج اور سپاہ ان کے پل پر ہوکر دوسری طرف اوتر گیا
یہان تک کہ اکثر خدمتگاران شاہی اور تمام کارخانی مثل خزانہ اور قورخانہ وغیرہ کی بھی پار
اوترکے مقیم ہوی اور اوس روز معتمد خان بخشی اور میر توزک بھی پار اوترکے ہمراہ پیشخانہ
کے آگی بڑھ گئی تھی فجر کو جب مہابت خان نے جانا کہ اب میری عزت پر آبنی ہے اور کوئی
صورت بچاؤ کے نہین تو ایسی وقت مین کہ کوئی گرد بادشاہ کے نہ تھا خود ہمراہ اپنی
امرا او سواران راجپوتان دلاور پانچہزار کے اپنی مقام گاہ سے آکر پل پر قابض ہوا

اور دو ہزار سوار راجپوتون کے وہان چہوڑ کر حکم دیا کہ اس پل کو جلا دین اور اگر کوئی اوترا چاہے
اوس سے لڑین پہر خود معہ باقی سوارون کی دولتخانہ شاہی کیطرف متوجہ ہوا اور دروازہ حرم سرا
مین گہس کر معتمد خان کے خیمہ کی پاس آیا اور حضرت بادشاہ کو پوچہا معتمد خان اوسکا آواز سنکر
تلوار باندہی ہوی خیمہ سے نکلا مہابت خان نے اوسکو دیکہہ کر حضرت بادشاہ کا احوال دریافت
کیا اوسوقت مہابت خان کو سو راجپوت تلوار اور برچہی لیے گیرے ہوی تہی اور گرد و غبار سے
چہرے لوگون کے خوب پہچانی نجاتی تہی پہر وہان سے دروازہ کلان کے طرف گیا وہان
دولتخانہ کی آگی چند لوگ اردلی والی اور کچہہ خواجہ سرا کہڑی ہوی تہی مہابت خان سوار دولتخانہ
تک جا کر گہوڑی سے اوترا اور دو سو راجپوتون سے غسلخانہ کے طرف چلا تو معتمد خان نے
آگی بڑہ کر اوس سے کہا کہ یہہ گستاخی اور بیباکی اوس سے بعید ہی تہوڑی دیر یہان توقف کر کہ
مین جا کر تیری عرض واسطی کورنش اور زمین بوسی کے کرون لیکن مہابت خان نے
کچہہ جواب ندیا جب غسلخانہ کی دروازہ پر پہنچا تو اوسکی لوگون نے کواڑ کہ بنظر احتیاط
بند کر دی تہی توڑ ڈالے اور دولتخانہ کے اندر گہسی اوسوقت جو چند خواص کہ حضرت
بادشاہ کے گرد و پیش کہڑی تہین مہابت خان کے گستاخی کو عرض کیا تب بادشاہ
اپنی بارگاہ سے نکلکر پالکی مین بیٹہی تو اوسوقت مہابت خان نے روبرو آ کر مراسم
کورنش اور زمین بوسی کی ادا کرکے اور پالکی پر قربان ہو کر عرض کیے کہ جہان پناہ
جب مینی یقین جانا کہ بسبب دشمنی آصف خان کے مجکو اب کسیطرح خلاص اور رہائی
ممکن نہین اور بری طرح رسوائی سے مارا جاؤنگا تو بحکم لاچاری یہہ جرأت اور دلیری

کرکے اپنی دامن عنایت مین پناہ لینی کو آیا ہون اگرمین گنہگار لایق قتل اور سیاست کی ہون
تو حضور اشرف مجکو اپنی روبرو سیاست فرماوین اور اس عرصہ مین اوسکی ہمراہی راجپوتون
نے فوج فوج اگر سراپردہ بادشاہی کو گہیر لیا اوسوقت خدمت شاہی مین سوا عرب دست غیب سے
اور میر منصور بدخشی اور جواہر خان خواجہ سرا اور بلند خان اور خدمت پرست خان اور فیروز خان
اور خدمت خان خواجہ سرا اور فصیح خان مجلسی اور چند خواصون کے کوئی اور حاضر نہ تہا چونکہ اوسکی
بی ادبی سی بادشاہ کو کمال غصہ آیا تہا بمقتضای غیرت بادشاہی کی دوبار ہاتہ قبضہ پر رکہا کہ تلوار
خاص نکال کر مہابت خان کا سر اوڑادین لیکن ہربار میر منصور بدخشی نی ترکی مین عرض کی کہ وقت
عتاب کا نہین ہی بمقتضای وقت اسکو دلاسا فرماکر معروض اسکی قبول فرمانا بہتر ہی اور
نظر بامداد الہی اسکی سزا اور وقت پر حوالہ فرماوین چونکہ عرض اوسکی اوسوقت بمقتضای خیر
خواہی اور نمک حلالی کے تہی اسواسطے آپکو ضبط فرمایا اور راجپوتون نے اندر باہر سے دولتخانے
گہیر لیا چنانچہ سوا اسکی اور اوسکی نوکرون کے اور کوئی نظر نہ آتا تہا اور اسوقت پہر مہابت خان نے
عرض کی کہ یہ وقت سواری کا ہے بقاعدہ مقررہ سوار ہو کے فرماوین اور یہ غلام فدوی ہمرکاب
ہو تو کہ لوگون پر ظاہر ہو جاوی کہ یہ گستاخی بموجب حسب الحکم عالی کی تہی پہر اپنا گہوڑا
آگی کر کے عرض پرداز ہوا کہ اسی گہوڑی پر جلوہ افروز ہون لیکن غیرت
بادشاہی نی اوسکی گہوڑی پر سوار ہونی سے باز رکہا اور خاصہ گہوڑا اسوار یکا
طلب فرمایا اور واسطی لباس اور آرایش سواری کی چاہا کہ خیمہ مین جاکر طیار
ہو آوین لیکن مہابت خان اسپر راضی نہوا غرض اسقدر تاخیر فرمائی کہ اسپ خاصہ

حاضر ہوا اور بادشاہ کو سیر ملیٹھ کر بقدر دو پہر تاب تیر کے دولتخانہ سے تشریف لیگئی پہر مہابت
خان نے اپنا ہاتھی پیش کر کے عرض کی کہ چونکہ یہ وقت شورش اور اژدہام کا ہے صلاح دولت
اسمین ہے کہ ہاتھی پر سوار ہو کر شکارگاہ مین تشریف فرما ہووین بادشاہ بلا تردد ہاتھی پر سوار
ہوئے اوسوقت مہابت خان نے اپنے ایک راجپوت معتمد کو مہاوت کیا اور دو راجپوتون کو خواصی
مین بٹھایا اوسوقت مقرب خان وہان پہنچکر مہابت خان کی اجازت سے حضرت بادشاہ کی پاس
ہودی مین جا بیٹھا اور اوس کشمکش مین زخم مقرب خان کی پیشانی پر لگا اور خدمت پرست
خان خواص نے کہ صراحی شراب اور پیالہ ساتھ لیے اوسکی ہاتھ مین تھی بہزار خرابی
ہاتھی کے پاس جا کر کنارہ ہودی کا مضبوط پکڑا ہر چند راجپوتون نے چاہا کہ اسکو
نکالین مگر وہ ہودی سے جا لپٹا اور چونکہ باہر جگہہ بیٹھنے کی نہ تھی خواصی مین
بیٹھ گیا اور جب آدہ کوس اس طرح سے تشریف فرما ہوئی تو اوسوقت گجپت خان داروغہ
فیلخانہ کا خاص ہاتھی سواری بادشاہ کا لیکر پہنچا اور بیٹا اوسکا اوسکی خواصی مین تہا
مہابت خان نے اشارہ کر کے اون دونو باپ بیٹون کو شہید کیا غرض سیر و شکار کے
پیرایہ مین مہابت خان حضرت بادشاہ کو اپنے خیمہ مین مین لیگیا بادشاہ کچھہ دیر
اوسکے خیمہ مین جا کر رونق افروز ہوئی وہان مہابت خان نے اپنے لڑکون کو
گرد بادشاہ کے تصدق ہونے کو کہا اور اپنی اس غفلت پر کہ نورجہان بیگم کو ہمراہ
بادشاہ کے نہ لایا کمال متاسف ہوا اور چاہا کہ پہر بادشاہ کو دولتخانہ مین لیجا کر ہمراہ
نورجہان بیگم کے اپنے گہر لے آوے اسی ارادے سے پہر بادشاہ کو دولتخانہ خاص مین

لایا اتفاقاً جسوقت بادشاہ پالکی مین سوار ہوئی تھی نور جہان بیگم نے فرصت غنیمت
جانکر ہمراہ جواہر خان خواجہ سرا کے کہ داروغہ محلونکا تھا دریا سے اوترکر اپنی بھائی
آصف خان کی خیمہ مین چلی گئین اور مہابت خان بیگم کے چلی جانی سے کمال نادم و پشیمان
ہوا پہر دیپی واسطی لانی شہریار کے ہوا اور جانا کہ اوسکا جدا رکہنا حضرت بادشاہ سی بہتر
نہین پہر اسواسطی بادشاہ کو سوار کرکے شہریار کی مقام پر لایا اور بادشاہ اپنی عالی حوصلگی
اور بردباری سے جو کچھ وہ عرض کرتا تھا ویسا ہی عمل مین لاتی تھی راہ مین سے جہجو
شجاعت خان کا ہمراہ ہوگیا اور شہریار کے ڈیری مین پہنچکر مہابت خان نے راجپوتون
کو اشارہ کیا کہ جہجو کو مار ڈالین ادہر جب نورجہان بیگم پار اوترکے اپنی بھائی آصف خان کے
یہان گئین تو افسران فوج اور امیران بادشاہی کو بلاکر عتاب کیا کہ تمہاری غفلت
اور سستی سی یہ معاملہ خراب پیش آیا اور تم سب آگی خدا اور مخلوق کے شرمندہ اور رسوا
ہوئی اب جسمین صلاح دولت ہو سب ملکر وہ کام بجالاؤ سبہون نے یکدل و یکزبان
ہوکر عرض کیے کہ اب بہتر یہی تدبیر ہے کہ کلکو فوج مرتب کرکے آگی ہمرکاب دریا سے
اوترکے مخالفون کو مارکے زمین بوسی حضرت بادشاہ سے سرفراز ہونگی جب بادشاہ نے
یہ مشورت بیفائدہ دو نیخواہون کی سنی تو عقل جہان آرا مین اسکو ناپسند فرماکر اوسی
رات مقرب خان اور صادق خان بخشی اور میر منصور اور خدمت خان کو آگی بہیجی
آصف خان اور افسران سپاہ کے پاس بہیجا کہ وار دریا کے آنا اور لڑنا محض
خطا اور بیفائدہ ہے ہرگز کبہی اس صلاح پر عمل نکرنا ورنہ خراب ہوگی کہ جب مین

کہ جب مین تمہاری مخالفون کی پاس ہون تو تم کسکے پناہ اور امید پر لڑتی ہو از نظر
اعتماد اور احتیاط کے اپنی انگوٹہی خاص میر منصور کے ہاتہہ بہیجی تا آصف خان یہ گمان کرے
کہ حضرت بادشاہ نی یہ باتین آصف خان کی عرض سے اوسکی خاطرداری کو کہلا بہیجی ہین
لیکن آصف خان وغیرہ اپنی اوسی صلاح پر رہے پہر فدائی خان کہ اس فتنہ پردازی سے
آگاہ ہوا تو سوار ہوکر کنارے پر آیا بلکہ جلد دیکہکر پار جانی کو بیتاب ہوا اور اوس شور وغوغا مین اپنی
چند نوکرون کی ساتہہ مقابل دولتخانہ کے دریا مین پار جانی کو گہسا چہہ آدمی اوسکی ساتہہ کے بہہ گئے
اور چند لوگ ہزار خرابی سے بہتی ہوی پار پہنچی غرض کہ اسنے پار اوترکر مخالفون سے جنگ کی چونکہ اسکی
اکثر رفیق ماری گئی اور کچہہ برآمد کام نہ دیکہا اور جانا دشمن قوی ہے مین حضور تک نجا سکون گا
یہہ سوچ کر لوٹ آیا اور حضرت بادشاہ اوس روز و شب شہریار کے خیمہ مین رہی اور آٹہوین فروردین
کو مطابق بیست و نہم جماد الثانی کے آصف خان باتفاق امرا لشکر اور خواجہ ابو الحسن کے
بعزم جنگ نورجہان بیگم کو لیکر دریا سی براہ پایاب کہ غازی بیگ میر بحر نے ڈہونڈہ نکالی
تہی اوترنے لگی اتفاقاً بڑی راہ وہی تہے تین چار جگہہ گہری پانی مین جا پڑی اوترتے وقت
انتظام لشکر کا ٹوٹ گیا اور ہر گروہ ایک ایک طرف سی اوترنے لگی آصف خان اور خواجہ ابو الحسن
اور ارادت خان مع عماری بیگم روبرو بڑی فوج غنیم کے کہ جنگی ہاتہی وہان کہڑی
تہی آئی اور کنارے دریا کو محکم کر رکہا تہا واقع ہوئی اور فدائی خان یہان آپ ایک
تیر کے فاصلی سے دوسری فوج کے مقابل مین اوترا اور ابو طالب پسر آصف خان اور
شیر خواجہ اور اللہ یار اور باقی لوگ فدائی خان کے پیچہی اوترے ایسی حالمین فوج

غنیم نے مع ہاتیون کے حملہ کیا اور ہنوز آصف خان وغیرہ دریا مین تہی کہ دونو طرف سے لوگ
اور گہوڑے اور اونٹ مقابل ہوے معتمد خان پار اوتر کر ایکطرف کہڑا تماشا قدرت الہی کا دیکہنی
لگا کہ سوار و پیادہ اونٹ گہوڑے درمیان دریا کی ایک دوسری کی پیچہی کوشش اوترنی مین
کرتے ہین اوسوقت ندیم خواجہ سرائی بیگم کے لوگون کو پکارا کہ جناب بیگم صاحبہ فرماتی ہین کہ توقف
مت کرو پار اوترو کہ دشمن مجرد تمہاری پار اوترنے کی بہاگ جاویگا یہ خطاب و عتاب
بیگم کا سنکر خواجہ ابو الحسن اور معتمد خان نی گہوڑی پانی مین ڈالدی اور سپاہ غنیم اور جو لوگ
نے بہی گہوڑی انکی مقابلہ مین ڈالی عماری مین بیگم کے ساتہ دختر شہریار اور دختر شاہنواز خان
کے تہین ایک تیر شہریار کے لڑکے کی بازو پر لگا کہ جہٹ ہلیا نور جہان بیگم نے اوسکو اپنی ہاتہ سے نکالا
اور سب کپڑی خون سے خراب ہوگئی اور جواہر خان خواجہ سرا اور وغیرہ محل اور ندیم خواجہ سرا
بیگم کا اور خواجہ سرا آگی فیل عماری کی جان بحق ہوی اور ہاتی کی سونڈ پر بہی زخم تلوار کے لگی
ہاتی لوٹا پیچہی سے بہی اوسکی چند زخم شمشیر برچہون کے لگی فیلبان گہبرا کر ہاتی کو گہیرے مین
لیگیا اور گہوڑے بہی تیر لگنے لگی لیکن ہاتی تیر کر بہزار خرابی نکلا اور دولتخانہ بادشاہی مین
بیگم جا کر اوتریں اور تمام راجپوتون نے آصف خان کیطرف قصد کیا وہ کسی اور طرف
نکل گیا اور خواجہ ابو الحسن گہوڑے سے جدا ہوکر بہاگا ایک کشمیری ملاح نی اوسکو
بہزار خرابی نکالا اتنی مین فدائی خان ہمراہ اپنی نوکرون اور اکثر بندگان شاہی
کے پار اوتر کر دشمن کے فوج سے جو اوسکی سامنی تہی لڑنے لگا اور لڑتا ہوا خیمہ شہریار تک
کہ اوسمین حضرت بادشاہ تہے پہنچا جو اندر سراپردہ کے مخالف لوگ بہری ہوے تہے

آگی نجا سکا اور تیرون سے لڑنے لگا کہ اکثر تیر اوسکی صحن دو تخانہ مین بادشاہ کی آگی تک پہنچ
یہانتک کہ فدائی خان کے طرف سے سید مظفر کہ مرد جنگ آور دلاور تہا اور عطار اسد نام قریب
فدائی خان کی مارے گئی اور سید عبد الغفور بخاری بہت زخمی ہوا اور فدائی خان کی گہوڑی کی بہی چار
زخم آئی جب اسنے دیکہا کہ مین کسیطرح حضور شاہی تک پہنچ نہ سکونگا تو وہان سے لوٹا اور دریا سے اترکر
اپنی اہل و عیال مین درمیان قلعہ رہتاس کے چلا گیا اور وہان سے گہربار کو لیکر موضع کرچاک سندیا کو کہ
بدر بخش نام زمیندار وہان کا اسکا آشنا تہا اوسنے اسکی اہل و عیال کو اپنی پاس رکہا اور یہ وہان سے جریدہ ہندوستان
کے طرف آیا اور شیر خواجہ اور اللہ وردی خان قراول باشی اور اللہ یار پسر افتخار خانکا ہر ایک انمین جدا ہوکر
ایک ایک طرف چلی گئی اور آصف خان نے جب جانا کہ اب مین مہابت خان کی ہاتہہ سے نہ بچونگا تو لاچار
مع اپنی بیٹی ابو طالب کے تین سو سوار بارگیر اور اہل خدمت سے بہاگ گر طرف قلعہ اٹک کے کہ اوسکی جاگیر مین تہا
آیا جب رہتاس مین پہنچا تو سنا کہ ارادت خان یہان سے قریب ٹہیرا ہوا ہے آدمی بہیجکر اوسکو اپنی ساتہہ
ہونی کی بہت کہا لیکن وہ ہمراہے کو راضی نہوا آخر آصف خان قلعہ اٹک مین جاکر داخل ہوا اور سامان
جنگ سے قلعہ مضبوط کیا اور خواجہ ابو الحسن پہر لشکر کیطرف لوٹ آیا اور مہابت خان سے ملا اور اوس سے
قول و قرار لیکر اوسکی مہری تحریر ارادت خان اور معتمد خان کی نام بہیجی کہ تم آجاؤ تمہاری جان و عزت
پر کچہہ نقصان نہ آویگا پہر جب وہ لشکر مین آئی تو اونکو لیجاکر مہابت خان سے ملوایا اور اس روز
نواسہ شیخ چاند منجم کا آصف خان کی دوستی کی باعث مارا گیا اور بعد اس حال کی شاہ خواجہ ایلچی نذر محمد خان
والی بلخ کا درگاہ شاہی مین آیا اور بعد آداے کورنش اور تسلیم کے خط نذر محمد خان کا کہ مشتمل
اخلاص و نیازمندی پر تہا مع تحف و ہدایا کے نذر اقدس مین گذرانا اور بعد اوسکی پیشکش کے

اپنے ایلچی کے سوغات نظر محمد خان کے گھوڑے اور غلام ترکی وغیرہ سب سامان پچاس ہزار روپیہ کے قیمت کا تھا اوس وقت تیس ہزار روپیہ اوس ایلچی کو انعام دیا اور جب آصف خان مہابت خان سے چھوڑ کر قلعہ اٹک میں گیا اور اوسکو سامان جنگ سے آراستہ کیا تو اوسکی ساتھ کل قریب تین سو آدمیوں کے تھی مہابت خان نے اپنی نوکروں کو ہمراہ احدیان بادشاہی اور زمینداران اوس طرف کے بسر داری بہروز نام اپنی ایک لڑکے اور شاہ قلی کے روانہ کیا کہ جلد جاکر اٹک کو محاصرہ کرین اونھون نے جاکر قلعہ کو گھیر لیا لیکن عہد و سوگند سے آصف خان کو تسلی دیکر یہہ حال مہابت خان کو لکھا اور جب لشکر بادشاہی دریای اٹک سی اوترا تو مہابت خان رخصت لیکر قلعہ اٹک کے طرف گیا اور آصف خانکو مع ابو طالب اور خلیل اللہ ولد میر میران کے مقید کر لیا پھر وہ قلعہ اپنی لوگون کے تفویض کیا پھر عبد الخالق بھتیجی شمس الدین خواتی کو کہ آصف خان کا خاص مصاحب تھا مع محمد تقی بخشی شاہجہان کے کہ محاصرہ برہانپور میں اوسکو پکڑا تھا ان دونون کو قتل کیا اور ملا میر محمد قنوجی کو کہ استاد آصف خانکا تھا جب اوسکی بیڑی ڈالنی لگے تو بسبب خوف نہ لگنی میخ کی تھوڑی حرکت سے وہ بیڑی پانون سے نکل گئی تو اس بات کو حمل اوسکی ساحری پر کیا وہ حافظ قرآن تھا ہمیشہ مشغول تلاوت رہتا تھا اوس وقت بھی وہ قرآن آہستہ آہستہ پڑھتا تھا تو مہابت خان کو یقین ہوا کہ یہ مجکو بد دعا دیتا ہے اس خوف سے اوسکو بھی مروا ڈالا یہ ملا محمد فضائل صوری اور معنوی سے آراستہ تھا اور زیور صلاح اور پرہیزگاری سے پیراستہ افسوس کہ اوس سفاک بیباک نے قدر ایسے مرد کے نہ پہچانی اور بیہودہ ضائع کیا پھر جب نواحی جلال آباد میں مقام لشکر بادشاہی کا ہوا تو ایک گروہ وہان کے کافرونکے آکر ملازم ہوئی طریقہ اونکا قریب طریقہ کافران تبت کے ہی کہ ایک بت کو آدمی کے صورت پر بنا

یا پتہر سے بنا کر پوجتی ہین اور ایک عورت سی زیادہ نہین کرتے مگر جبکہ وہ بانجہ یا خاوند اوس سے الگ
ہو اور جب کبہی دوست یا قریب کے گہر جاوین تو دروازی سی نہین جاتی چہت پر ہوکر جاتی ہین اور اپنی گہر کا
سوا ایک دروازی کے اور نہین رکہتی اور سوا خوک و ماہی کے سب گوشت کہاتی ہین اور حلال جانتی ہین کہتی ہین
جو ہمارے لوگون مین سے گوشت مچہلی کا کہاوی وہ اندہا ہو جاتا ہے اور کباب نہین کہاتی اور سرخ کپڑی کو
بہت عزیز رکہتی ہین اور اپنی مردیکو لباس پہنا کر اور ہتیار بند ہوا کر مع صراحی شراب اور پیالہ کے قبر مین
رکہتی ہین اور قسم اونمین یہہ ہے کہ سری ہرن کی یا بکری کے آگ مین رکہین پہر وہان سی اوٹہا کر درخت
پر رکہدین کہتی ہین جو ہمارے یہان ایسی قسم جہوٹہا کہاوی تو وہ بلا مین مبتلا ہوتا ہے اور اونکی یہان
اگر باپ بیٹی کی عورت کو پسند کری تو لی لیتا اس بات مین کچہہ برا نہین مانتا بادشاہ نی اونسے کہا
کہ ہندوستان کی جس چیز کو تمہارا دل خواہش کری مانگو اونہون نے گہوڑی اور تلوارین اور
نقدی اور سروپا سرخ طلب کیے اور مراد سے کامیاب ہوی وہان سے جگت سنگہ پسر راجہ باسو کا
لشکر شاہی مین سے بہاگ کر طرف کوہستان شمالی لاہور کے چلا گیا تو بعد اسکی حضرت بادشاہ نی صادق
خان کو صوبہ داری پنجاب پر رخصت فرمایا اور فرمایا کہ جگت سنگہ کی گوشمالی بخوبی
کرنا اور خود بدولت سیر و شکار فرماتی ہوی یکشنبہ کو بیسوین ماہ اردی بہشت کی نیک
ساعت مین داخل شہر کابل مین ہوی اور ہاتی پر سوار ہوکر نثار کرتی ہوی براہ
بازار ہوکر باغ شہر آرا مین کہ قریب قلعہ کے تہا نزول اقبال فرمایا جمعہ کے روز غرہ ماہ خورداد
کا تہا حضرت بادشاہ کے قبر پر تشریف لی گئی اور لوازم نیازمندی ادا کرکے اونکی
باطن سے استمداد چاہی پہر زیارت میرزا ہندال اور اپنی عم بزرگوار میرزا محمد حکیم پر جاکر

فاتحہ پڑہی اور خداوند کریم سے اوسکی مغفرت چاہی اور بعد اسکے قصہ عجیب جو نہا نخانہ تقدیر سے ظہور مین آیا حال پادشاہ اور خرابی مہابتخان کا ہی تفصیل اوسکی یون ہی کہ جب

مہابت خان سے کنارے دریاے بہٹ کے ایسی بی ادبی ظہور مین آئی اور امرا سپاہ اپنی غفلت سے مارے خجالت اور شرمندگی کی بادشاہ کی روبرو آنکہہ اوٹہا سکتی تہی تو راجپوتون نے مہابت خان کیے ہمراہی کی بسبب غلبہ اور اقتدار کے اسقدر سر اوٹہایا کہ کسی کو اپنے مقابل نہ سمجہتے تہی اور ہر کس و ناکس پر ظلم و تعدی شروع کیا یہانتک کہ اونکا زمانہ بدلا اور اونکا ظلم اونکی سر پر خرابی لایا کہ اونکی ایک جماعت نے اپنی گہوڑی چرنے کو چہوڑ دیے بادشاہی احدیون نے کہ اوسکے حفاظت پر تہے جب راجپوتون کو اس حرکت سی منع کیا تو راجپوت مقابل کو کہڑی ہوے اور ایک احدی کو تلوارون سے پارہ پارہ کر دیا اوسکی خویش و قریب اور سب احدیے درگاہ مین فریاد کو گئی اور خواہان انصاف ہوی بادشاہ نے حکم کیا کہ اگر تم اوس راجپوت کا نام و نشان جانتی ہو تو ظاہر کرو کہ حضور مین اوسکو بلوا کر جواب طلب کیا جاوے بعد ثابت ہولی خون کے روبکاری مین اوسکو سزا دی جاوے گی احدی اس بات پر راضی ہو کر لوٹ گئی اتفاقا جماعت راجپوتون کے اوسنی قریب ٹہہری ہوئی تہے دوسری دن سب احدی بادشاہی یکدل و یکجان ہو کر راجپوتون کے مقام پر پہنچی اور اونکو گہیر لیا جو احدی تیرانداز ہی اور فن توپ بندوق مین کامل تہی تہوڑی دیر مین بہت راجپوتون کا کام تمام کیا اور اونمین سے بہتون کو کہ مہابت خان بیٹون سے زیادہ عزیز رکہتا تہا تلوارون سے مار لیا غرض کہ قریب نو سو راجپوت کے وہان احدیون کے ہاتہہ سے

مارے گئی اور کابلیون نے بہی اطراف مین باہر جہان راجپوت کو پایا گرفتار کر موضع کرش
ہندوکش سے پار لیجاکر ترکون کے ہاتھ بیچدیا اور اسیطرح قریب پانسو راجپوتون کے کہ اکثر انمین
سردار قوم تھے اور شجاعت اور مردانگی مین نامور فروخت ہوے غرض کہ مہابت خان نے خبر غلبہ احدیون کے
سنکر سوار ہوکر اپنی نوکرون کی مدد کو دوڑا اور راہ مین غلبہ اونکا دیکھکر اس خوف سے کہ کہین
مارا نجاوے لوٹ آیا اور دولتخانہ شاہی مین پناہ لے بموجب اوسکی عرض کے جمال خان اور دستہ
حبشیون اور کوتوالون کو حکم ہوا کہ جاکر اس فتنہ کو دور کرین پھر معروض ہوا کہ باعث
اس فساد کے بدیع الزمان عزیز خواجہ ابو الحسن کا لڑکا اور اوسکا بہائی خواجہ قاسم ہین
دونون کو حضرت بادشاہ نے روبرو بلاکر تحقیق کیا اونسے تقریر حسب ادا نہوسکی چونکہ مہابت
خان کے بہت لوگ تیر و تفنگ سے مارے گئی تھی اسواسطے اوسکی خاطر داری ضرور ہوئی ان
دونون کو اوسکی سپرد کردیا اور اوسنے نہایت خرابی سے ان دونون کو اپنے گہر لیجاکر
قید کیا اور اونکا سب مال و سامان ضبط کرلیا پھر وہان خبر آئی کہ عنبر حبشی دکن مین بعمر اسّی
برس کے مرگیا یہ عنبر فنون سپاہگری اور طریقہ سرداری اور تدبیر و بندوبست مین لاثانی تھا آخر تک
بخوبی بعزت رہا اور کبہی حبشی غلام ایسی رتبہ کو نہین پہنچا ہے پھر سید بہوہ حاکم دہلی نے حسب
تحریر مہابت خان کے عبدالرحیم خانخانان کو کہ اپنی جاگیر پر جاتا تھا لوٹاکر لاہور کیطرف روانہ
کیا بعد اسکی خبر آئی کہ شہزادہ دارا شکوہ اور اورنگ زیب پسران شاہجہان قریب اکبرآباد کے
پہنچے ہین حضرت جہان پناہ یہ سنکر کمال شگفتہ خاطر اور خوشنود ہوے لیکن مہابت خان نے
مظفر خان حارس آگرہ کو لکہہ بہیجا کہ بحالت نظربندی انکو درگاہ شاہی مین

لاوین اور چونکہ خاطر شریف طرف شکار کے بہت مائل تہی اسواسطے الہ وردی قراول بیگی نے
واسطے شکار قمرغہ کے ایک نور کلان جسکو ہندی مین نار کہتی ہین سوت کی رسیون سی بنواکر
پیشکش کی اور ستیکچیس ہزار روپیہ صرف ہوی تہی بنابران متصدیان سرکاری کو حکم ہوا کہ اسکو
لیجاکر موضع ارغندہ مین کہ وہان کی شکارگاہ ہے اوس نور کو کہڑی کرین اور شکار کو
ہر طرف سی اوس نور مین لاوین اور خود بادشاہ مع اہل حرم اور پرستارون کی سیر شکار کو
متوجہ ہوی شاہ اسمعیل بزادہ لی کہ جماعت ہزارہ اوسکو اپنا مرشد اور پیر جانتی تہی مع اپنی لواحق
اور توابع کے اکر دہ پیرمانو سس کی باہر ڈیرہ کیا حضرت بادشاہ مع نورجہان بیگم اور اہل حرم کے
شاہ اسمعیل کے یہان تشریف لیگئی اور بیگم نے اونکی اولاد کو جواہرات او ہتیار مرصع دیے پہر وہان سی
شکار کو جاکر قریب تین سو کی رنگ اور قوچ کوہی اور چرخ اور ریچہہ کہ اوس نور مین آئی تہی شکار
کیے اور سوانح اس سال سے یہ حال ہے کہ جب شاہجہان نے یہ خبر بی ادبی اور گستاخی مہابت
خان کی سنی تو بسبب کمال غیرت کے غصہ مزاج پر غالب ہوا اور باوجود کم جمعیت اور بی سامانی کے
ارادہ کیا کہ اپنی والد ماجد کی خدمت مین چلکر مہابت خان کو سزای واقعی اوسکی
بے ادبی کی دیوین اس ارادی پر ۲۳ تیئسوین رمضان کو ہزار سوارون سے مقام ناسک
ترنگ سی روانہ ہوی اور یہ خیال فرمایا کہ وہان پہنچنے تک لشکر زیادہ جمع ہو جاویگا جب
اجمیر مین پہنچی تو راجہ کشن سنگہ پسر راجہ بہیم کہ ہمراہ پانسو سوار کے ہمرکاب آیا تہا اجل طبیعی سے
مرگیا اور اوسکی ہمراہی متفرق ہو گئی اور فقط پانسو سوار بخاطر پریشانی ہمراہی مین رہی
اسواسطے یہ صلاح کی کہ کچہہ دنون ٹہٹہ مین جاکر گذر کرین اس ارادہ پر اجمیر سے ناگور

اور ناگور سے جودھپور مین آئی اور وہان سے حلب کو توجہ کیے اور ہمایون بادشاہ مرحوم
بھی اسی راہ سے اپنے ایام ہرج مرج مین سند اور ٹھٹھہ کو گئی تھی یہ موافقت ساتھ جد بزرگوار کے
عجائبات سے ہے اور جب خاطر دریا مقاطر حضرت جہان پناہ سے کے سیر و شکار کابل سے فارغ ہوئی
تو دوشنبہ کے دن غرہ ماہ شہریور کو کابل سے آگرہ کی طرف مراجعت فرمائی اوسیدن خبر بیماری
شہزادہ پرویز کے پہنچی کہ درد قولنج بکمال شدت ہوا تھا علاجون سے کچھ خفیف پڑا ہے پھر قریب اوسکے
عرضی خانجہان کی آئی کہ شہزادہ پھر پانچ گھڑی تک بیہوش رہا لاچار طبیبون نی پانچ داغ سر و
پیشانی مین دیی لیکن ہوش نہوا بعد کچھ دیر کے ہوش آیا اور باتین کین پھر بیہوش ہوئے
طبیبون نے بیماری صرع تجویز کی ہے اور یہ ثمرہ کثرت شراب خواری کا ہے جیسی شہزادے
مراد اور دانیال دونو چچا انکی اسیکی سبب ہلاک ہوئی ہین پھر انہین دنون مین شہزادہ
اورنگ زیب اور دارا شکوہ خدمت جد بزرگوار مین اگر زمین بوس سے سعادت اندوز ہوئے
اور ہاتھی اور جواہرات اور آلات مرصع قریب دس لاکھ روپیہ کے پیشکش کرے پھر تحریر
فاضل خان سے معروض ہوا کہ بالفعل پسر سلطان دانیال مرحوم کا امرکوٹ مین شاہ
جہان سے جدا ہو کر راجہ جگسنگہ کی طرف گیا ہے عنقریب شہزادہ پرویز کی خدمت مین پہنچیگا

اور اسی سال مین آوارگی اور خرابی مہابت خان کی ظہور مین آئی

قصہ مختصر اوسکا یون ہے کہ جب سے اوس سے وہ گستاخیے ظہور مین آئی تھی مزاج اوسکا
بدل گیا تھا اعیان دولت اور امیران سلطنت نے سلوک نامناسب کرکے اوسکو آزردہ کر دیا
تھا لیکن حضرت بادشاہ عالی حوصلگی اور بردباری سے باوجود اوس گستاخی کے

اور ظاہر مین عنایات فرماتی تہی اور جو کچہہ نورجہان بیگم تنہائی مین عرض کیا کرتین اوس سے
بیان فرما دیتی چنانچہ بارہا اوسنے فرما دیا کہ بیگم مجکو مارا چاہتی ہے خبردار رہنا اور لڑکے شاہنواز
خان کے جو شایستہ خان پسر آصف خان سی منسوب ہے لکہتی ہے کہ مین قابو پاکر مہابت خانکو
بندوق سے مارونگی یہان تک کہ رفتہ رفتہ وہم اوسکا بادشاہ کے طرف سی کہ جسکے
سبب سے ہوشیار ہوکر جماعت راجپوتون کو پہلے دربار مین لاکر چارون طرف دولتخانہ کے
لاکر کہڑا کرتا تہا کم ہوگیا اور وہ انتظام اوسکا بحال نرہا اور علاوہ اسکی عمدہ نوکر اوسکی کابل مین
احدیون کے ہاتہہ سے ماری گئی تہی اور نورجہان بیگم برخلاف اوسکی ہمیشہ موقع دیکہتی تہین اور واسطے
کار آزمودہ کی جماعت کو دلاسا اور عنایات سے آمادہ کر رکہا تہا یہان تک کہ ہوشیار خان خواجہ
سرا بیگم کا لاہور سے دو ہزار سوار نوکر کرکے لایا اور رکاب شاہی مین بہی اتنے دنونمین بہت جمعیت
ہوگئی تہی قریب رہتاس کے حکم صادر ہوا کہ تمام سپاہ نو اور قدیم سامان سجا کر حاضری کے واسطے
راہ مین کہڑی ہون پہر بلند خان خواص کو حکم دیا کہ مہابتخان کی پاس جاکر حضرت بادشاہ کیطرف سے
حکم پہنچا دے کہ آج بیگم اپنی لوگونکی حاضری لیتی ہین بہتر یہ ہے کہ تم پہلے مجرائیون کو آج موقوف رکہو
مبادا باہم کچہہ گفتگو ہوکر جہگڑا واقع ہو جاوے اور اوسکے بعد خواجہ ابوز کو روانہ کیا کہ یہ بات
خوب سمجہا آوے مہابت خان حسب الحکم دربار مین کورنش کو حاضر نہین ہوا دوسرے دن
سپاہ شاہی سب بارگاہ مین جمع ہوئی بادشاہ نے مہابتخان کو کہلا بہیجا کہ تم
ایک منزل آگی جلد کرو اگرچہ وہ مطلب اس تقریر سے پا گیا لیکن جو احدیون کی لڑائی سے دب گیا
تہا کچہہ زور ظاہر نکر سکا اور لاچار آگی کو روانہ ہوا حضرت بادشاہ اوسکی بعد سوار ہوی او سیوا دیے

تیز چلی مہابت خان اوس منزل مین نہ ٹہر سکا اور وہان سے بہی کوچ کرکے دریای بہٹ کے ادہر
مقام کیا اور بادشاہی لشکر اسطرف مقیم ہوا پہر وہان سے افضل خان کو اوسکی پاس بہیجکر چار باتین
کہلا بہیجین اول یہ کہ شاہجہان ٹہٹہ کی طرف گئی ہین تو تم اونکی پیچہے جا کر بندوبست اونکی مہم کا کرو
دوسری یہ کہ آصف خان کو قید سی چہوڑ کر حضوری مین اوس کو بہیجدو تیسری یہ کہ طہمورث
اور ہوشنگ پسران سلطان دانیال کو بارگاہ معلی مین بہیجا دو چوتہی یہ کہ لشکر خان پسر
مخلص خان کو کہ تم ضامن اوسکی ہوی تہی درگاہ والا مین حاضر کرو اور اگر آصف خان کے
پہنچنی مین تاخیر ہوگی تو یقین جانا کہ فوج جرار تجہپر مقرر کیجاوی گی افضل خان مہابت خان کے
پاس سی جا کر فرزندان سلطان دانیال کو ہمراہ لی آئی اور آصف خان کے باب مین اوس کے
طرف سی عرض کی کہ جو مین بیگم کی طرف سی مطمئن نہین ہون تو ڈرتا ہون کہ اگر آصف
خان کو چہوڑ دون تو مبادا سپاہ مجہپر بہیجی جاوی جس خدمت پر آپ مجہکو حکم فرمائین
مین دل و جان سے حاضر ہون جب اوسطرف لاہور سے نکل جاؤن گا تو بسر و چشم آصف
خان کو بارگاہ معلی کیطرف روانہ کر دونگا جب افضل خان نے آصف خان کی پہنچنی کا
عذر بیان کیا تو بیگم اوس سے اون باتون سے غصہ ہوئین افضل خان نے پہر جا کر مہابت خان سے
جو کچہہ دیکہا اور سنا تہا صاف صاف بیان کر دیا اور کہا آصف خان کے روانہ کرنی مین تاخیر بہتر نہین
زنہار خلاف اسکی نکرنا کہ ندامت اوٹہاؤ گے جب مہابت خان حقیقت حال سے مطلع ہوا تو خود آصف خان کی
پاس جا کر عذر خواہ ہوا اور قول قسم لیکر اوسکو روانہ درگاہ کیا لیکن اوسکی پسر ابو طالب کو چند روز
بنابر مصلحت مذکورہ کے اپنی پاس رہنی دیا اور ظاہر مین ٹہٹہ کی طرف جانیکا ارادہ ظاہر کرکے

وہان سے کوچ کیا تیسوین کوچ لشکر بادشاہی نے لی بھی دریای بہٹ اسی عبور کیا عجیب تر یہ ہے
کہ غلبہ لوہ مغلوبی مہابتخان کے دونون اسجگہہ واقع ہوئین اور بعد چند روز کے ابوطالب پسر آصف
خان اور بدیع الزمان داماد خواجہ ابو الحسن اور اوسکی بہائی خواجہ قاسم کو بھی بہزار معذرت درگاہ والا کے
طرف روانہ کیا پہر جب جہانگیر آباد مین موکب اقبال کا نزول اجلال ہوا تو داور بخش پسر خسرو اور خانخانان
اور مقرب خان اور میر جملہ نے مع اعیان لشکر لاہور سے آکر زمین بوسی سے شرف حاصل کیا اٹہاون
ماہ آبان کو سواد لاہور نزول معسکر اقبال سے روشن ہوا اوس مبارک دن مین آصف خان نے
صوبہ داری پنجاب سے اختصاص پایا اور سوا اسکی منصب وکالت بھی اوسیکی نام رہا اور حکم ہوا کہ دیوان
خانہ مین بیٹہہ کر کاروبار مالی اور ملکی کیا کرے اور خدمت دیوانی خواجہ ابو الحسن کو عنایت کی اور
افضل خان بعد موقوفی میر جملہ کے خدمت میر سامانی سے سرفراز ہوا اور میر جملہ کو بخشیگری پر مقرر
فرمایا اور سید جلال ولد سید محمد بنیرہ شاہ عالم بخاری کو کہ قبر انکی گجرات مین ہے جیسا کہ مذکور ہوا رخصت وطن
کی عنایت ہوئی اور ہاتی انکو بخشا وہان معروض ہوا کہ مہابت خان ٹہٹہ کی راہ سے لوٹکر ہندوستان کیطرف
گیا اور یہ بھی سنا گیا کہ بائیس لاکہہ روپیہ اوسکی وکیلون نے بنگالہ سے وصول کرکے روانہ کئی ہین اور قریب
دہلی کے پہنچی ہین اسواسطے صفدر خان اور سپہدار خان اور علیقلی درمن اور نور الدین قلی اور آئی رای
سنگدلن کو ہزار احدیون سمیت مقرر کیا کہ جلد تر جاکی وہ روپیہ قبضہ مین لاوین ان لوگون نے جاکر شاہ آباد
کے قریب اون لوگون سے کہ خزانہ لاتی تہی ملی اونہون نے واسطے بچانے مبالغ مذکورہ کی ہاتہ پاون
ہلائی مگر بادشاہی لوگون نے لڑکر وہ روپیہ لی لیی اور لوگ ہمراہی خزانہ کے بہاگ گئی پہر ان لوگون
نے وہان پہنچاکر خزانہ درگاہ شاہی کی طرف روانہ کرکے مہابت خان کے تعاقب مین جا دین پہر خانخانان کو منصب

ہفت ہزاری ذات و سوار سی لقرار دو اسپہ اور سہ اسپہ سرفراز فرماکر خلعت مع شمشیر اور اسپ باز ین
مرصع اور فیل خاصہ مرحمت فرمایا اور ایک لشکر بندگان درگاہ سے اوسکی ساتھ کرکے واسطی استیصال جہانجہان
کے رخصت دی اور صوبہ اجمیر اوسکی جاگیر مین مقرر ہوا اور چونکہ مہم جگت سنگہ کے صادق خان سی سرانجام
نہوئی تہی اور اوسکو جہانجہان کا دوست جانتی تہی اسواسطی حکم ہوا کہ وہ باریابی سلام سے محروم رہے
اور اوسی روز جگت سنگہ لو مخلص خان لی کوہستان کانگڑہ سے اگر ملازمت بادشاہی حاصل کی اور مکرم
خان کوکہ حاکم ملک کوچ کا تہا صوبہ دار بنگالہ فرماکر فرمان صادر ہوا کہ جلد تر اپنی مقام سی بندوبست بنگالہ
کو روانہ ہو اور خانہ زاد خان کو حضور مین بہیجدی سلطان پرویز کہ کثرت شراب خواری سی مرض صرع
مین مبتلا ہوا تہا رفتہ رفتہ صاحب فراش ہوا ہرچند اطبا لی سعی علاج مین کی مگر کچہہ فائدہ نہوا آخر شب
چہارشنبہ ساتوین صفر کو ایکہزار چہتیس ہجری مین اس جہان فانی کو وداع کیا اور اول وہین اوسکی لاش
زمین کے سپرد کرکے پہر اکبر آباد مین لائی اور اوسکی باغ مین دفن کیا جب یہ خبر مسامع جلال سبحانی مین
پہنچی تو درد و بیقراری کا علاج صبر و شکیبائی سے فرماکر تقدیر آلہی سے راضی ہوی عمر شہزادی کی
اڑتیس سال کی ہوئی اوسوقت کی شعرا نی اونکی وفات کے تاریخ اس عبارت مین نکالی وفات
شاہزادہ پرویز پہر خانجہان کو حکم صادر ہوا کہ اونکی اولاد اور متعلقان پس ماندہ کو درگاہ
فلک اشتباہ کیطرف روانہ کری اور انہین دنون مین شاہ خواجہ ایلچی نذر محمد خان کو رخصت اوسکے
وطن کیطرف فرمایا اور سوا اون مدد خرچون کے کہ اسکو مکرر دی گئی تہی اوسوقت اور
چالیس ہزار روپیہ مرحمت ہوی اور اکثر نفائس ہندوستان کی اوسکی ہمراہ تحفہ بہیجی مہد
ابوطالب پسر اعتضاد الخلافت آصف خان کو خطاب شائستہ خانی سے مامور کیا اور موسوی خان نے دکن سے

تاریخ وفات شاہزادہ پرویز

آکر سعادت زمین بوس حاصل کی اور میرزا رستم صفوی کو صوبہ داری بہار سے ممتاز فرمایا اور انہین
دنون عرضداشت متصدیان دکن کی آئی کہ یاقوت خان حبشی کہ بعد عنبر کے اس ملک مین سردار نامی
تہا اور اوسکی حیات مین بہی سپہ سالاری لشکر اور انتظام ملک تفویض اسکی تہا باظہار دولتخواہی
اور اختیار بندگی کی پانسو سوارون سے قریب جالنا پور کے آکر سربلند رای کو خط بہیجا کہ مین فتح
خان پسر عنبر اور اکثر سرداران دکن کو بقصد دولتخواہی بادشاہ جم جاہ حضرت جہانگیر سلامت کی آمادہ
اوستعد کر کے پہلے سب سے خود حاضر ہوا ہون وہ سب بہی پی در پی آکر یہان حاضر ہونگے جب
خانجہان سربلند رای کی تحریر سے اس باب مین مطلع ہوا تو اپنی تحریر یاقوت خان کو بکمال تسلی اور
امیدواری کے بہیجی کہ اپنی اس ارادی کو جلدتر وقوع مین لاوی اور سربلند رای کو بہی خط لکہا کہ
یاقوت خان کی دعوت اور مہمانداری اور خاطرداری بخوبی کر کے اوسکو جلدتر برہانپور کے
طرف بہیجدی اور پہلی گذر چکا ہے کہ شاہجہان تہوڑی لوگون سے پٹنہ کی طرف گئی تہی
چونکہ ایام شہزادگی سے بادشاہ والاجاہ شاہ عباس والی ایران انسی دوستی کمال رکہتی
تہے اور ہمیشہ خطوط بہیجا کرتے اور اس ایام ہرج مرج مین بہی خبر جویا انکی کی ہوتی تہی اسواسطے
شاہجہان کی دل مین آیا کہ اوسطرف چلکر اونسی قریب رہنا چاہیے تا اونکی مدد اور الفت سی یہ غبار پریشانی
دفع ہو ویگی غرض جب قریب پٹنہ کے پہنچی تو شرف الملک کہ محافظ وہان کا تہا نو ہزار سوار اور بارہ ہزار
پیادہ جمع کر کے اور قلعہ کو درست کر کر مقابلہ کو باہر نکلا شاہجہان کے ساتھ اوسوقت کل قریب
چار سو آدمیون کے تہی لیکن آگی انکی وفاداری اور دلاوری کی تاب مقابلہ نلا سکی اندر
شہر کے جا کر بند ہو گئے اور جو قلعہ کو اول سے درست سامان جنگ کے سے

گرد کھاتا تھا برجون اور فصیل کی اوپر سی لڑائی شروع کی شاہجہان نی اپنی لوگون کو تاکید منع
فرمایا کہ ھرگز قلعہ پر حملہ نکرنا اور رعایا کو ناحق تیر و تفنگ سی مت مارنا لیکن باوجود اس ممانعت کی
جان نثارون نی دو بار حملہ قلعہ پر کیا لیکن اوس کی مضبوطی اور درستی سی کامیاب نہوئی اور
جو کہ اندنون خاطر شریف شاہجہان کی مریض ہوگئی تھی اسواسطی ارادہ روانگی عراق کا
ملتوی ہی رہا اور خبر بیماری شاہ پرویز کی بشدت سنکر جانا کہ وہ اس عارضہ سی جان
بر نہ ہوگا پھر انہین دنون خط نورجہان بیگم کا آیا کہ مہابتخان صدمہ افواج شاہی سی گھبرا
کر چلا گیا ہی کہین ایسا نہو کہ تمہاری لڑکون کو بھگا کر مفسدہ پردازی کری صلاح دولت
اسی امین ہی کہ تم پھر دکن مین جا کر چند دنون وہین توقف کرو مصرعہ تا خود فلک
از پردہ چہ آرد بیرون ۞ اسواسطی باوجود ضعف اور نقاہت کی بسواری پالکی براہ بہار
اور گجرات کی دکن کی طرف روانہ ہوی اور انہین دنون مین خبر فوت شاہزادہ پرویز
کی پہنچی تب بہت جلدی کوچ فرمایا اور یہہ وہ راہ ہی سلطان محمود نی اسی راہ سی جا کر
بتخانہ سومنات کو فتح کیا تھا اور شاہجہان گجرات مین احمدآباد سی بیس کوس پر جانچانیر
کے گھاٹ سی نربدہ اوتری اور راجہ بگلانہ کی علاقہ مین ہوکر ناسک ترنبک مین مضافات
دکن کہ اپنی لوگون کو وہان چھوڑ آئی تھی پہنچی اور جو وہان کوئی عمارت لایق سکونت
کی نہ تھی موضع خیبر مین جا کر اقامت فرمائی اندنون آصف خان منصب ہفت ہزاری
ذات اور سوار دو اسپہ و سہ اسپہ سی معزز و ممتاز ہوا اور جبسی یہہ قید مہابتخان سی
رہا ہوا تھا کوئی منصب اور جاگیر نہین رکھتا تھا پھر عرائض متصدیان دکن سی معروض ہوا

کہ نظام الملک نی براہ فتنہ پردازی اور کوتاہ اندیشی کی فتح خان پسر عنبر اور باقی نیی نوکروں کو
سرحدات ملک بادشاہی پر بھیجا ہی تا فساد برپا کرین اسواسطی عمدۃ الملک خان جہان نی
واسطی حفاظت شہر کے لشکر خان کو کہ بندۂ قدیمی خدمتگذار ہی اپنی جگہہ چھوڑ کر حفاظت
برہان پور پر مقرر کر کے خود باعث کر ظفر طراز بالا گھاٹ کی طرف کوچ کیا اور موضع کھڑکی تک
پہنچا اور نظام الملک نی انکی روانگی سنکر اپنی قلعہ دولت آباد سی سر باہر نہ نکالا اور منجملہ حالات
اس سال کی مارا جانا محمد مومن کا ہی وہ سادات سیفی سے تہا اور قرابت قریب نقیب خان سی رکھتا
تہا جب عراق سی آیا تو حضرت اکبر بادشاہ نی سادات خان نبیرۂ عم نقیب خان کی لڑکی
کا نکاح اسی کر دیا تہا جب عبور شاہجہان کا ملک پورب مین ہوا اسکی وہان جاگیر تہی
شاہجہان سی آکر ملا اور چند مدت اس کشمکش مین ہمراہ رہا سادات خان نی کہ شہزادہ
پرویز کی ہمراہ تہا محمد مومن کو لکہا کہ تم میری پاس چلی آؤ وہ شاہجہان کی خدمت سی جدا
ہو کر سلطان پرویز کے پاس چلا آیا اوسکی آنی کی خبر جب حضرت بادشاہ نی سنی تو اپنی پاس
طلب فرما کر اوس سیدزادہ کو دست ہاتی کی پانو سی مروڈالا ہر چند شاہ پرویز نی سفارشین کین
لیکن خاطر شاہی مہربان نہوئی اور انہین روزون نظام الملک نی قلعہ دولت آباد مین حمید خان
نام ایک حبشی غلام کو معتمد اپنا کر کی سب کاروبار ریاست اوسکی سپرد کیا تہا وہ اور اندر اوسکی
بی بی قابض ہو کر نظام الملک کو بہی بشکل مرغ در قفس کر رکہا جب خان جہان قریب دولت
آباد کی گیا تو حمید خان نی تین لاکہہ ہون کہ بارہ لاکہہ روپیہ لوسکی ہوی خانجہان خان کی پاس
بہیجکر مکر و فریب سی اوسکو ملا کر اسبات پر راضی کیا کہ تمام ملک بالا گہاٹ کا مع قلعہ احمدنگر نظام الملک

کے قبضہ مین چھوڑ جاوی افسوس ہی کہ اس ناحق شناس نی اسقدر روپیہ پر ایسا بڑا ملک چھوڑ
دیا اور کچھہ حقوق تربیت شاہی کا خیال نہ کیا اور تہانہ جات مین بادشاہی افسرون کو
لکہہ بھیجا کہ یہہ ضلع نظام الملک کی لوگون کی سپرد کرین اور خود میری پاس چلی آوین اور یہی
تحریر سپہدار خان حاکم احمدنگر کو بھیجی جب سپاہ نظام الملک کی احمدنگر گئی سپہدار خان نی قلعہ دینے
سی انکار کیا اور کہا اس ملک مین تم شوق سی عملداری کرو مگر مین قلعہ دون یہہ ممکن نہین اگر
فرمان جہانگیری لی آؤ تو اوسوقت تمہاری حوالہ کردونگا ہرچند نظام الملک والون نی ہاتھہ پانو
ہلائی کچھہ مفید نہ ہوا اور باقی افسران نالایق نی کل ملک بالا گہاٹ کا نظام الملک کی لوگون کو
تفویض کردیا اور برہان پور مین لوٹ آئی اور حمید خان حبشی کی حقیقت یہہ ہی کہ اس غلام کی
ایک عورت تھی دکن کی جب نظام الملک کو عورتون اور شراب کا شوق ابتدا مین ہوا تو
یہہ عورت محل مین جانی لگی اور نظام الملک کی واسطی چھپ کر شراب اور بدکار عورتین لیجاتی اور اوسکو
شوق شراب نوشی اور مجالست نازنینون مین مشغول رکھتی اور رفتہ رفتہ اوسکی یہان ایسے
حاوی ہوگئی کہ اندر آپ اور باہر اوسکا شوہر تمام کارخانہ مین متصرف ہوی اور جب یہہ عورت سوار
ہوا کرتی تو امرای ملک اور افسران سپاہ اوسکی ہمرکاب چلا کرتی اور عرض معروض اوسی سی کرتی
یہان تک کہ عادل خان نی اپنی فوج نظام الملک پر بھیجی تو لوہری اس عورت نی نظام الملک
کی سپاہ کو ہمراہ لی کر قصد روانگی کا واسطی مقابلہ کی کیا اور یہہ سوچا کہ مین عورت ہون اگر فتح
ہوئی تو بڑا نام ہوگا اور اگر میری شکست ہوی تو عادل خان کا کچھہ نام نہین سب کہین گے
ایک عورت کو بھگا یا کیا بڑا کام کیا اور یہہ عورت ہمیشہ نقاب منہ پر ڈالکر گھوڑی پر سوار ہوکی فوجکشی

حاضر رہتی اور ہتیار کمر مین اور کڑی ہاتون مین ڈال کر نکلتی اور سامان جنگ اور سپاه مردانہ اپنی
ہمراه رکہتی اور بہت داد و دہش کرتی ہر روز سرداروں سی رعایت اور سپاہ پر سخاوت کرتی
آخر ہنگام مقابلہ فوج عادل کو کوشش مردانہ کر کی میدان مین شکست فاش دیکر اوسکا تمام توپخانہ
اور دست ہاتی اپنی قبضہ مین کر لیی اور سامان نالاغانا لوٹ آئی پہر عرض اقدس مین گذرا کہ امام قلیخان
فرمانروای توران نی کہ چند سال سی میر سید برکت آپ کی ایلچی کو ماوراء النہر مین بکمال تعظیم رکہہ
سلوک آدمیانہ اوس سی کیی اور جب خبر مخالفت شاہجہان کی سنی تو قدوۃ السالکین اسلام عبد الرحیم
خواجہ اور ارکان خواجہ کو بہت سی تحفی اور ہدیی ہمراہ دیکر آپکی ایلچی کی ساتہ رخصت کیا ہی
کہ طریقہ محبت و الفت کو استحکام دین اور نامہ محبت التیام اپنا اونکی ہاتہ بہیجا ہی خواجہ عبد الرحیم
ماوراء النہر مین بڑی نامی اور گرامی ہین نسب شریف ان کی حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ
تعالی عنہ سی ملتی ہی اور بادشاہ توران عبد اللہ خان انکی جد بزرگوار خواجہ جویبار کا معتقد و مرید تہا
حضرت بادشاہ انکی آنی سی بہت راضی ہوی اور اونکی بہت تعظیم کی اور اعیان دولت سی استقبال
کرایا جب وہ قریب کابل کی آئی تو ظفر خان نی استقبال کر کی شہر مین اوتارا اور مجلس عالی آراستہ
کر کی اونکی عمدہ دعوت کی پہر حضرت بادشاہ نی لاہور کی دو تین منزل موسی خان کو مع خلعت خاصہ
اور خنجر مرصع کی اونکی پیشوائی بہیجکر خوب طرح اون کو راضی کیا پہر بہادر خان اوزبک کو کہ عبد المومن خان
کے وقتین حاکم رہا تہا اور سلطنت جہانگیری مین منصب پنجہزاری رکہتا تہا اوسکی استقبال کی روانہ
کیا اور جب خواجہ مذکور قریب لاہور کی آئی تو حسب الحکم خواجہ ابو الحسن دیوان اور ارادت خان بخشی
نی استقبال کر کی ملاقات کی پہر اوسی روز دست بوس بادشاہی سی مشرف ہوی بادشاہ نی کورنش

اور تسلیم سی اون کو منہ کری کمال اون کی بزرگی اور عزت فرمائی اور قریب تخت کی بہلا کر
پچاس ہزار روپیہ اونکو بطریق انعام کی مرحمت فرمائی اور دوسری دن چودہ قابین کہانیکی
اوش خاص سی سونی چاندی کی برتنون مین واسطی خواجہ مذکور کی بہیجین اور وہ سب
برتن مع سامان اونہین کو دی پہر صوبہ داری بنگالہ سی خانہ زاد خان کو معزول فرماکر مکرم خان
ولد معظم خان کو اونکی جگہہ سرفراز فرمایا جب مکرم خان اوس ملک مین پہنچی تو بسبب اتفاق واسطی
استقبال ایک فرمان کی کہ اونکی نام گیا تہا کشتی پر بیٹہکر ایک نالہ مین کہ درمیان مین پڑا تہا
آئی اور کنارہ کی قریب پہنچکر ملاحون سی کہا کہ کشتی کو پانی مین ٹہراؤ کہ مین نماز عصر کی پڑہ لون
تقدیر اوسوقت ایک ایسی آندہی آئی کہ کشتی پانی مین ڈوب گئی اور مکرم خان مع اپنی رفیقون
کے کہ اوس کشتی مین تہی غریق بحر فنا ہوا کوئی نہ بچا اور انہین دنون خانخانان ولد بیرم خان
نے بہتر سال کی عمر مین اجل طبعی سی اس دار فانی سی انتقال کیا تفصیل اسکی یہہ ہے کہ جب خانخانان
دہلی مین آیا تو ضعف اوسکی مزاج پر غالب ہوا اور یہہ واسطی علاجکی وہین مقیم ہوا آخر درمیان
سال ایکہزار چہتیس کی ودیعت حیات کی کارسازان قضا و قدر کی سپرد کرکے اوس مقبرہ
مین کہ اپنی بی بی کی واسطی بنایا تہا دفن ہوا یہہ اس سلطنت کی بڑی امیرون مین سی
تہا حضرت اکبر بادشاہ کی عہد مین اسنی بڑی بڑی فتحین کین تہین جیسی فتح گجرات
اور شکست دینا مظفر گجراتی کا کہ جبہی سی وہ ملک ممالک محروسۂ شاہی مین داخل ہوا اور دوسرے
فتح جنگ سہل کی کہ وہ ہمراہ بہت ہاتہیون اور توپ خانہ عظیم کے آیا تہا مشہور ہی کہ اوسکے
ہمراہ ستر ہزار سوار تہی اور خانخانان کی ہمراہ بیس ہزار خانخانان اوس سی دو دن اور ایک رات

تک لڑتا رہا آخر فتح پائی اور اسی لڑائی مین راجہ علی خان سا سردار مارا گیا تیسری فتح
ملک ٹھٹہ اور سندھ کی ہی اور زمانہ حضرت جنت مکانی مین اسکی بڑی بیٹی شاہ نواز خان نے
تھوڑی لوگون سی عنبر کی لشکر کو شکست دی ہی جیسا کہ گذر چکا غرضکہ یہہ بڑا دلاور اور امیر نامی
تھا اگر موت فرصت دیتی تو اور بھی عمدہ کام اس سی زمانہ مین یادگار رہتی قابلیت اور
کمال مین یکتای زمانہ تھا زبان عربی اور فارسی و ترکی اور ہندی خوب جانتا تھا اسکی عقل کی
بہت باتین او شجاعت کی اکثر حکایتین مشہور ہین فارسی اور ہندی مین شعر کہتا تھا
واقعات بابر کو اسنی بحکم اکبر بادشاہ کی ترکی سی فارسی مین ترجمہ کیا ہی یہہ چند اشعار اوسکی ہین

شمار شوق ندانسته ام که تا چند ست — جز این قدر که دلم سخت آرزومند ست
بکیش صدق و صفا حرف عهد بیکار ست — نگاه اهل محبت تمام سوگند ست
نه دانه دانم و نی دام این قدر دانم — که پای تا به سرم هر چه هست در بند ست
مرا فروخت محبت و لے ندانستم — که مشتری چه کس ست و متاع من چند ست
ادائی حق محبت عنایتی ست ز دوست — وگرنه خاطر عاشق بهیچ خرسند ست
ازان خوشم بسخنهای دلکش تو رحیم — که اندکی باداهای عشق تا چند ست
رباعی زنهار رحیم از پی دل مروی — بیهوده بآرزوی دل در گروی
گفتم سخنی و باز هم میگویم — خواهش کاری همیشه کاهش دروی

اور جب راجہ امر سنگھہ زمیندار ملک مانڈو نی بندگی اور دولت خواہی اختیار کی تو بعد اسکی عرض دا
ہوا کہ باپ دادا میری سعادت آستانہ بوسی سی شرفیاب ہوی من بھی امیدوار ہون کہ اس

سعادت سی بہرہ اندوز ہون اسواسطی تہور خان کو حکم ہوا کہ اوسکو ہمراہ اپنی بارگاہ شاہی
مین لی آوی اور بنظر اوسکی سرفرازی کی فرمان تسلی نشان با خلعت و اسپ تہور خان کی ہمراہ
بہیجا اور جب حضرت بادشاہی مین معروض ہوا کہ مہابت خان جا کر شاہجہان سی ملگیا ہی
تو اوسکی مقابلہ مین خانجہان کو خطاب سپہ سالاری سی امتیاز بخشا تفصیل اسکی یون ہی کہ
جب مہابت خان بارگاہ شاہی سی جدا ہوا اور لشکر بادشاہی نی اوسکا تعاقب کیا تو اسنی
نجات اپنی سوا اسکی نہ دیکہی کہ شاہجہان کی پاس جاوی پہر ایک عرضی ہمراہ اپنی کسی معتمد کے
خدمت شاہجہان مین بہیجی کہ اگر قصورات میری معاف ہون تو قدمبوسی مین حاضر
ہون شاہجہان نی بمقتضای وقت اوسکی قصور معاف کرکی فرمان مرحمت عنوان مع ہاتہہ
ہاتہہ مبارک کی اوسکی تسلی کو بہیجا پہر وہ قریب دو ہزار سوار کی ہمراہ لی کر راہ براج بلیلہ اور ملک
بہرجی سی ہو کر شاہجہان کی پاس پہنچا اور جیسر مین سعادت ملازمت سی مشرف ہو کر
ہزار اشرفیین اور ایک الماس ساٹہہ ہزار روپیہ کا مع اور سامان کی پیشکش کیا شاہجہان
نی اوسکو انعام مین خنجر مرصع اور شمشیر مرصع اور خاصہ گہوڑا اور ہاتی خاصہ مرحمت فرما کر قرار
کیا اون دنون خانجہان نی خطوط پے در پے بہیجکر عبداللہ خان کو برہانپور مین بلوایا
اور وہ وہان آکر خانجہان سی ملکر چند روز برہانپور مین رہا آخر خانجہان لوگون کے
بہکانی سی اوسکی طرف سی بدگمان ہوا اور ایکروز کہ وہ ہمراہ ایک خدمتگار کی خانجہان کی یہان
ملنی کو آیا خانجہان نی اوسکو قید کر لیا اور یہہ حال بارگاہ شاہی مین لکہہ بہیجا اوسکی
جواب مین فرمان صادر ہوا کہ اوسکو قلعہ اسیر مین نظر بند رکہی چونکہ بد عہدی سب سی

آملنا عبداللہ خان کا خان جہان سے

جمنوع ہی تہوڑی دنون مین خان جہان نی اسکا نتیجہ پایا قصہ اوسکا یون ہوا کہ جب
دماغ اوسکا عنایات جہانگیری سی مست بادہ غرور کا ہوا تو بعد جلوس حضرت شاہ جہان کی
تخت خلافت پر اوسنی مکر اور برائی شروع کی آخر حضرت شاہ جہان کی جانب سی بدگمان
ہوکر بہاگا یکشنبہ کی شب ستائیسوین ماہ صفر سنہ ایکہزار اوتالیس ہجری مین مع فرزندون
اور ایکجماعت افغانون کی دار الخلافت اکبر آباد سی نکلکر راہ ادبار کی پکڑی شاہجہان نے
اسی رات خواجہ ابو الحسن اور سید مظفر خان اور الہ وردی خان اور رضا بہادر اور بیر تہی
راتہور کو فوج دیکر اوسکی تعاقب مین بہیجا انہون نی قریب دہولپور کی اوسکو جا لیا اور باہم
لڑائی سخت واقع ہوئی رضا بہادر ماری گئی اور بیر تہی زخمی ہوا اور خان جہان کی بہی دو لڑکی
کام آئی اور خود جان بچاکر وہانسی نکل کر دکن کی طرف بہاگا اور نظام الملک سی مل کر
متحرک سلسلہ فساد کا ہوا انہین دنون حضرت شاہجہان نی مع عساکر منصورہ دکن کی
طرف توجہ فرمائی اور برہانپور مین نزول اقبال فرمایا اعظم خان کو کہ حضرت جہانگیر کی وقتمین
ارادتخان کا خطاب رکہتا تہا لشکر دیکر اوسکی گوشمالی کو روانہ کیا بالا کہاٹ مین خان جہان
نکر افواج شاہی سی لڑا آخر شکست کہا کر پچہم کی طرف افغانستان مین چلا گیا حضرت
شاہ جہان نی عبد اللہ خان بہادر فیروز جنگ کو سردار کرکی مع سید مظفر اور معتمد خان کوکہ اور تربیت خان
اور باقی امرا اوسکی تعاقب مین بہیجا اور لشکر فیروزی اثر سندہ مین پہنچکر اوس بی سعادت
سی جا اوسوقت خان جہان نی ہاتھ حیات سی دہوکر اپنی بیٹون اور اہل قرابت کی ساتھ لشکر
شاہی سی مقابلہ کیا اور مارا گیا اور خان بہادر فیروز جنگ نی اوسکا سر شاہجہان کی خدمت مین

روانہ کیا غرض پھر حال حضرت جہانگیر کا لکھتا ہوں اکیسوین ماہ اسفندارمذ کو ساعت
مسعود مین پھر اتفاق سفر کشمیر دلپذیر کا واسطے سیر و شکار و بانگی واقع ہوا اور یہہ جانا
اختیاری نہ تھا بلکہ ضروری تھا کہ موسم گرمی ہندوستان کا مزاج مقدس سے بہت
ناموافق ہوگیا تھا اسواسطے ہر سال شروع موسم بہار مین یہ سفر گوارا فرماکر تشریف
لیجایا کرتے اور بعد استیفای لذات بہار کی موسم سرد مین پھر ہندوستان کی طرف
معاودت فرماتے اس سفر سے چندروز پہلے خواجہ عبدالرحیم کو تین ہزار روپیہ عنایت کیے تھے
اب اندنون ہاتھی مع ہودہ نقرہ کی مرحمت فرمائی

بائیسوان جشن نوروز کا جلوس مبارک سے

روز یکشنبہ تیسرے رجب سنہ ایکہزار چھتیس ہجری مین آفتاب نے برج حمل مین تحویل کی
اور بائیسوان سال جلوس والا کا شروع ہوا کنارے دریای جہب کے جشن نوروز کا آراستہ
ہوا پھر وہانسے کوچ کرکے سیر و شکار کرتے ہوے منزل بمنزل کشمیر مین رونق افروز ہوے
جب خدمت والا مین عرض ہوا کہ مکرم خان حاکم بنگالہ دریا مین غرق ہوگیا وہ صوبہ حاکم
سے خالی ہے اسواسطے کشمیر سے فدائی خان کو حکومت بنگالہ پر مقرر فرماکر منصب پنجہزاری
ذات و سوار مع خلعت و اسپ عراقی ابلق کہ شاہ ایران نے بھیجا تھا مرحمت فرماکر اوس
طرف رخصت کیا اور مقرر فرمایا کہ ہر سال پانچ لاکھ روپیہ بطریق پیشکش بادشاہی
اور پانچ لاکھ روپیہ بطریق پیشکش بیگم ہمیشہ بلاتوقف بھیجا کرے بعد اسکے ابوسعید نواسہ

اعتماد الدولہ کو حکومت پٹنہ سی سربلندی بخشی اور بہادر خان اوزبک کو حاکم الہ اباد کا بعد
تبدیلی جہان گیر قلیخان کی مقرر فرمایا او خلعت خاصہ دیکر اودہر رخصت کیا اور سرکار
کالپی محتشم خان کی جاگیر مین مقرر ہوا آب آگی خامہ وزبان و زبان سحر بیان ذکر قصہ
رحلت اس بادشاہ والا شوکت کی لکھنی سی عاجز ہی اسواسطے کہ حسن صورت اور خوبی
سیرت اس بادشاہ کیوان بارگاہ کی اس مرتبہ کی تہی کہ جسنی دیکہا ہی وہی خوب جانتا ہی بیات
نشستے چو بر تخت شاہنشہی * گرفتی جہان را بفر الٰہی * فروزندہ افسر و تخت بود *
کریم و رحیم و جوان بخت بود * خلاصہ یہہ ہے کہ حضرت بادشاہ کشمیر مین تہی کہ مرض
مزاج اقدس پر غالب ہوا یہان تک کہ نہایت ضعف سی پالکی پر سوار ہوکر سیر و شکار مین متوجہ ہوا کرتے
ایک روز درد نی اسقدر شدت کی کہ لوگ نا امید ہوگئی تہی اور زبان مبارک سی بہی کلمات
نا امیدی کی نکلی لوگون مین اضطراب اور پرستاران خاص مین نہایت پریشانی ظاہر ہوئے لیکن
جو چند روز کی زندگی باقی تہی بخیر گذری پہر بہوک جاتی رہی اور افیون سی کہ چالیس سال سی
نوش فرماتی تہی نفرت ہوی سوا چند پیالہ شراب انگوری کی کچہہ طلب نہ فرماتی اور انہین دنون مین
شہریار کی ابرو اور پلکین اور بالئی اڑ گئی ہو نچہہ کی لسبب مرض داء الثعلب کی گر پڑی ہر چند
طبیبون نے علاج کیا کچہہ فائدہ نہ بخشا اسلیئی اوسنی اجازت لی کہ چند روز لاہور مین جاکر اوسکی
علاج مین مشغول ہو حسب اجازت پہلی سی اوسطرف روانہ ہوا اور داور بخش پسر خسرو کہ شہریار
کی تحویل مین واسطی اوسکی فائدہ کی بحکم احتیاط و دور بینی نور جہان بیگم نے مقید کرایا تہا جاتی وقت
اوسنی التماس کی کہ اور کسی کی حوالہ کرو تو وہ ارادت خان کی سپرد ہوا بعد اسکی حضرت

بادشاہ واسطی سیر مچھی بہون اور اچول اور دریا کی تشریف فرما ہوی شاہی راہ مین
خانہ زاد خان پسر مہابتخان بنگالہ سی آکر دولت بساط بوسی سی کامیاب ہوا اور ہاتی
عمدہ پیشکش کیا اور سید جعفر بہی خدمت شاہ جہان سی جدا ہوکر حاضر حضور ہوا بعد اسکی
رایات اقبال طرف لاہور کے روانہ ہوی اور مقام بیرم محلہ مین آکر شکار کہیلا یہہ ایک پہاڑ
بلند اور نہایت عمدہ ہی اوسمین بیٹھکین بندوقچیون کی واسطی بنی ہین بوقت شکار زمیندار
وہانکی ہرنون کو پہاڑ پر ہنکا کر چڑہا دیا کرتی ہی جب شاہ کی نظر مبارک کی سامنی وہ ہرن اترتی
تو اوسوقت بندوقچی اونکی گولی مارتی وہ زخمی ہوکر پہاڑ سی معلق اوپر تلے ہوتی ہوی زمین پر
آگرتی اور عجب تماشا دیکہنی مین آیا کرتا اس اثنا مین ایک پیادی نی ہرن کو پہاڑ پر ہنکا وہ آگی
جا کر کہڑا ہوگیا اوس آدمی نی چاہا کہ کسی طرح کچھہ آگی جا کر ہرن کو ہٹکا دی جو پہاڑ کا کنارہ تہا
اوسکا پانو پہسلا اوسنی ایک چہوٹی درخت کو پکڑا تقدیر سی وہ بہی اوکہڑا آخر وہ آدمی زمین پر
گر کر مر گیا مزاج بادشاہی معاینہ اس حال سی کمال مکدر ہوا اور شکار گاہ سی لوٹ کر دولت خانہ
کو آئی اوسکی والدہ نی آکر کمال فریاد وزاری کی بہت مال دیکر اوسکی تسلّی فرمائی لیکن خاطر
شریف مین اوسکا درد جم گیا گویا ملک الموت اس صورت مین آیا تہا اوسوقت سی بیقراری
شروع ہوئی اور حال متغیر ہوا پہر موضع راجور مین آکر مقام کیا اور پہر دن رہی حسب عادت
کوچ کیا راہ مین پیالہ مانگا اور لب پر رکہی ہی دل نی قبول نہ کیا اور طبیعت بگڑی دولتخانہ
مین آنی تک یہی حال رہا اور پچہلی شب سی تکلیف زیادہ ہوئی یہان تک کہ چاشت کی
وقت روز یکشنبہ تاریخ اٹھائیسوین ماہ صفر سنہ ایکہزار سینتیس ہجری مین

مطابق گیارہوین ماہ آبان بائیسوین سال جلوس کی ہما ہی روح حضرت جہان گیر کی نی آشیانہ جسمانی سی پرواز کیا اور تمام عمر شریف ساٹھہ برس کی ہوئی جہان مین تہلکہ واقع ہوا اور لوگون پر پریشانی طاری ہیہنا داور بخش کا تخت سلطنت پر اسوقت آصف خان کہ فدائیان و داعیان دولت شاہ جہان سی تہا ساتہہ ارادت خان کی ہمداستان ہوکر داور بخش بیہ خسرو کو قید مین سی لایا اور نوید سلطنت مو ہو مہ سی اوسکو شیرین کام کیا مگر داور بخش اسبات پر یقین نہ لاتا تہا آخر کو قسمین شدید سی اونہون نی اوسکی تسلی کی اور اوسکو سوار کر کی چتر شاہی اوسپر بلند کیا اور آگی کو چلی نورجہان بیگم ہرچند اپنی بہائی آصف خان کو بلاتی تہی مگر اوسکی طرف سی سوا ہی عذر کی کچہہ ظہور مین نہ آتا تہا لاچار ہوکر نورجہان نی نعش جہان گیر کو اپنی ساتہہ لیا اور ساتہہ شاہزادہا ہی عالیمقدار کی ہاتہی پر سوار ہوکر اونکی پیچہی روانہ ہوئی اور آصف خان نی بنارسی نام ہندو کو ڈاک چوکی مین شاہ جہان کی پاس روانہ کیا اور صورت واقعہ رحلت جہان گیر بیب اوس سی بیان کیا اور جو بسبب عجلت الفرصتی کی نوبت تحریر عرضی کی نہ آئی لہذا اپنی انگشتری اوس ہندو کا کو واسطی اعتماد کی دیدی القصہ اوس رات کو نوشہرہ مین توقف کر کی صبحکو کوچ کیا اور پہاڑ سی نکل کر بہنبر مین مقام کیا اور وہان تجہیز و تکفین سی فراغت پا کر نعش جہانگیر کو ساتہہ مقصود خان اور اور ملازمان شاہی کی روانہ کیا لاہور کو جمعہ کی دن پرلی طرف دریا کی اوس باغ مین کہ نورجہان نی بنوایا تہا نعش شاہی کو جوار رحمت الٰہی مین سپرد کیا اور سب امراء عظام اور تمام ملازمان بادشاہی کہ لشکر مین بادشاہ مرحوم کی تہی جان گئی کہ آصف خان

کی واسطی استقامت اور استحکام دولت شاہجہان کی یہہ توطیہ اور تمہید اوٹھائی ہی کہ داور
بخش کو تخت سلطنت پر بٹھایا ہی اور در حقیقت اوسکو گوسفند قربانی بنایا ہی سبب اطاعت
اور متابعت آصف خان کی کر کی جو کچھہ وہ کہتا ویسا ہی کرتی تھی اور گرد و نواح شہر مین خطبہ
داور بخش کے نام پڑہا گیا اور دہانسی روانہ لاہور ہوی اور جو ہمیشہ صادق خان کی طرف سی
آصفخانکو بی اتفاقی و بی اخلاصی حضور شاہجہان مین معلوم تہی اور اوس سی اسطرح کی
حرکات ظہور مین آئی تہین اسوقت مین خوف عظیم صادق خان کو ہوا اور آصفخان کی
خدمتمین واسطی شفاعت اپنی تقصیرات کی التجا کی آصفخان نی شاہزادہ عالی مقدار
کہ نورمحل سی اونکو لیا تہا اوسکی سپرد کیی کہ ان کی خدمت مین سعادت اندوز ہو کر اس دولت
اور سعادت کو شفیع جرایم اپنی کا کری اور بہن آصف خان کی کہ نکاح مین صادقخان کی تہی خدمت
شہزادون مین مستعد ہو کر مانند پروانہ کی اون پر فدا ہونی لگی اور آصفخان جو کہ اپنی بہن نور
جہان بیگم کے طرف سی مطمئن نہ تہا تو اوسکو نظر بند رکہا اور حفاظت تمام اور حراست
مالا کلام محل مین لایا کہ کوئی آدمی اوسکی پاس جانی نہ پاتا تہا اور نورجہان اس فکر مین تہی
کہ شہریار سر آرا ہوا اور وہ برگشتہ بخت جو اسواقعہ سی آگاہ ہوا تو بسبب بی عقلی عورت
کوتہ اندیشی کی اوسنی آپ کو بادشاہ قرار دیکر دست تصرف تمام کارخانجات و خزاین
شاہی مین دراز کیا جسکو جو چاہا دیا اور جمع کرنی مین لشکر اور سپاہ کی پڑا اور تمامی کارخانون
پر متصرف ہوا چنانچہ اوسنی ایکہفتہ مین ستر لاکہہ روپیہ نقد منصبداران قدیم اور
جدید کو دیا اور گرد اجتماع سپاہ کی پڑا اور ہمت اپنی اس کام پر مصروف کرنی لگا اور

میرزا بایسنقر فرزند شاہزادہ دانیال کو کہ بعد از واقعۂ ہائلۂ جہانگیر بہاگ کر اوسکی پاس لاہور
مین گیا تہا اپنی جگہہ سردار کیا اور لشکر کو دریا سی عبور کروایا اور اوسنی یہہ نہ جانا کہ کارپردازان
قضا و قدر سینہ دولت مین ایسی صاحب دولت اور شوکت کی اسخدمت جلیلہ کو رکہین گے
کہ بادشاہان عالی حوصلہ غاشیہ اطاعت اوسکی کا کہندہی پر ڈالینگی اور فرمان برداری
اوسکی کو فخر اپنا سمجہینگی اوسطرف سی آصف خان نی داور بخش کو ہاتہی پر سوار کیا اور خود
بہی ایک ہاتہی پر سوار ہو کی اوسکی ہمراہ ہوا اور آمادہ کارزار اور پیکار ہو کر غول مین قرار پکڑا اور
خواجہ ابو الحسن اور مخلص خان اور الہ وردی خان اور سادات بارہ کہ ہر ایک اونمین شیر بیشہ
پیکار تہا ہراول مین رزم جو ہوی اور شیر خواجہ مع فرزندان دانیال التمش مین مقرر ہوا اور ارادت
خان کی ساتہہ بہت سی امرای عالی مقدار کی برنغار مین پایہ ثبات کا جمایا اور صادق خان
اور شاہ نواز خان اور معتمد خان جرنغار مین مقرر کیے گیے اور شہر سی تین کروہ پر مقابلہ فریقین کا ہوا
پہلی ہی حملہ مین انتظام اور جمعیت سپاہ شہریار کی متفرق اور پراگندہ ہوی اوسنی امرای جدید
کو مقابلہ مین امراء قدیمی اس دولت علیا کی بہیجا تہا تو اون مین سی ہر ایک نی اپنی راہ لی اسی
وقت مین شہریار برگشتہ روزگار ساتہہ دو تین ہزار سوار حصار قدیمی کی باہر شہر لاہور کی کہڑا ہوا
انتظار نیرنگی تقدیر کا کہتا تہا مصرع تا خود فلک از پردہ چہ آرد بیرون ناگاہ انکی غلام کی
جنگ گاہ سی لوٹ کر قلعہ مین گیا اور اوسکو یہہ خبر دی تو سنبہالی اور وہ برگشتہ روزگار انجام کار
اپنی کو نہ سمجہا اور بسبب ہمشولی ادبار کی لوٹ کر قلعہ مین آیا دوسری روز امرای آگر متصل حصار
شہر کی اترے غرض مہدی باغ قاسم خان کی لشکر گاہ کیا اور اکثر اوسکی نوکر قول و قرار لیکر آصف خان

آئی اور رات کو ارادت خان کی قلعہ مین جا کر صحن دولت خانہ بادشاہی مین توقف کیا اور صبح کو
امراء عظام نی داور بخش کو سریر آرای اورنگ کیا اور شہریار سرای حضرت جنت مکانی مین جا کر ایک
گوشہ مین چھپ رہا فیروز خان خواجہ سرا کہ محرم اور معتمد حرم سرا کا تھا اوسکو باہر لایا اور الہ وردی کو
سپرد کیا اور فوطہ اوسکی کمر سی کھولکر اوسکی ہاتھ اوسی سی باندھی اور سامنی داور بخش کی اوسکو لیگئی پس از
تقدیم مراسم کورنش کی جہان اوسکی لیی تجویز کی گئی تھی وہان قید کیا گیا اور دو روز کی بعد اوسکی
آنکھونمین سلائی پھیر کر معدوم البصر کیا اور چند روز کی بعد طہمورث اور ہوشنگ فرزندان دانیال کو بھی
پکڑ کر قید کر دیا آصفخان نی عرضی خوشخبری اس فتح و فیروزی کی شاہجہان کی حضور مین روانہ کی اور
التماس کیا کہ موکب گیہان شکوہ جلدی تشریف لاکر جہان کو حوادث سی خلاص اور پاک کرین
اسباب کچھہ حال بنارسی قاصد کا کہ وہ درگاہ شاہجہان مین آیا اور شاہجہان مستقر الخلافہ اکبرآباد مین
تشریف لائی لکھا جاتا ہی القصہ بنارسی بیس دن مین جلد ہتی سی کہ وہ ایک منزل ہی درمیان کشمیر اور
لاہور کی انیسوین ۱۹ تاریخ ربیع الاول کی سنہ ایکہزار سینتیس ہجرت سی قدسی مین یکشنبہ کی دن مقام
جنیر مین کہ وہ ابتہا سرحد نظام الملک کی واقع ہی پہنچا اور مہابت خان کی ڈیرہ مین راستی سی جا
کر صورتحال عرض کی مہابت خان مانند برق کی دوڑی حرم سرای اقبال پر جا کر محل مین خبر پہنچائی
شاہجہان محل سرا سی باہر آئی بنارسی نی زمین بوس کیا اور حقیقت حال معروض کی اور آصف خان کی
مہر شاہجہان کی نظر سی گذرانی تو اس حادثہ کی اطلاع سی شاہجہان پر ایک صدمہ پہنچا اور آثار اندوہ و ملال
چہرہ سی ظاہر ہوئی جو وہ وقت مقتضی اقامت اور ادای مراسم تعزیت اور ترتیب لوازم اوسکی کا
نہ تھا تو ناچار نا التماس مہابت خان اور دوسری امرا کی کہ اوسوقت مین ہمرکاب تھی پنجشنبہ کو ۲۳ تاریخ ربیع الاول

کی سال ایکہزار سینتیس ہجری قدسی تہی اور وہی دن اور ساعت منجموں نے پسند کی تہی نہضت موکب
دولت و اقبال کا طرف مستقر سریر خلافت کی اتفاق پڑا اور راہ گجرات سی روانہ آگرہ ہوی اور فرمان مرحمت
عنوان مشتمل اوپر پہنچنی بنارسی اور پہنچانی اخبار کی اور نہضت موکب سعادت جانب دار الخلافت
اکبرآباد کی امان اللہ اور بایزید خان کی ساتہہ کہ دولت خواہ شاہجہان کی تہی آصف خان کی
نام روانہ کیا اور ایک فرمان عالی شان محتوی اوپر عنایات و نوازشات بادشاہانہ کی مصحوب جان
نثار خان کی بنام خان جہان افغان کی کہ وہ اوسوقت مین صوبہ دار دکن تہا بہیجا گیا اور یہہ جان
نثار مزاجدان اور مصاحب شاہجہان کا تہا اور غرض اس سال بہیجنی سی یہہ تہی کہ جان نثار خان جا کر ساتہہ قدردانی
عواطف بادشاہی کی اوسکو راغب و مائل کرکی منشا اوسکا دریافت کری جو کہ ہنگام زوال دولت اور بدبختی
اوسکی کا قریب پہنچا تہا سو وہ راہ راست سی گمراہی کرکی اپنی خیال محال مین آلکر خوار و سرگشتہ بادیہ ضلالت
کا ہوا اور ساتہہ نظام الملک کی موافق خواہش اپنی کی پیمان کیی اور قسمین سخت درمیان مین لایا چنانچہ
پہلی حال ہم لکہہ چکی ہین کہ ملک بالاگہاٹ معہ قلعہ احمدنگر اوسکی تصرف مین دیا اور اسکام مین سعی بلیغ کی جو وہ
قصد فساد رکہتا تہا اور ارادہ باطل اپنی دل مین ٹہان لیا تہا تو اول ملک کو دشمن کی ہاتہہ مین سونپ
دیا کہ شاید بہی وقت مین وہ کام آوی اور انہین دنون مین دریا سی روہیلہ کہ قبل جلوس جہانگیر کی
خدمت شاہجہان سی بہی سعادت حاصل کرکی چاندپور مین کہ داخل ولایت نظام الملک ہی مقیم تہہ
آکر خان جہان سی ملکر باعث فتنہ و فساد ہوا اور آقا افضل دیوان صوبہ دکن بہی کہ بہائی اوسکا دیوان شہریار کا تہا
اور شاہ جہان سی اتفاق رکہتا تہا یہی باتین اوس افغان بیوقوف سی کہکر اوسکو فساد پر آمادہ کیا القصہ جان نثار
خان کو خان جہان نی اسکی کہ عرضداشت فرمان کی جواب مین لکہی رخصت کردیا پہر خانجہان اپنی بیٹونکو

ساتھہ سکندر دوتانی اور افغانون کی کہ وہ اوس کی یار اور رفیق تھی برہان پور مین جمع کر کے
ساتھہ تمام بندگان شاہی کی کہ ظاہر مین اوسکی موافق تھی مثل راجہ جی سنگھہ اور رتن سنگھہ وغیرہ کے
مانڈو مین آیا اور اکثر محال مالوہ پر متصرف ہوا اور فتنہ پردازی در حیل اور تفکرات باطنی اپنی کو
سب پر روشن کیا اور جلدی وہانسی پلٹ کر برہان پور مین چلا گیا جو موکب دولت و اقبال شاہجہانی
سرحد ملک گجرات مین پہنچا عرضداشت باہر خان کی کہ ساتھہ خطاب شیر خانی کی سرفراز تھا مشتمل اوپر
نیاز اور عقیدت اور دولتخواہی اپنی اور ارادہ باطل سیف خان کی کہ اوسوقت مین وہ صوبہ دار احمد آباد
گجرات کا تھا پہنچی اور جو سیف خان جہانگیر کی حیات مین مصدر گستاخی کا نسبت بندگان شاہ جہان
کی ہوا تھا اور وہ اس سبب سے پریشان و ترسان تھا اور اب عرضداشت باہر خان کی مصدق اسمعنی
کی ہوی لہذا شیر خان کو ساتھہ نوازش شاہانہ کی امیدوار کری اور عہدہ صاحب صوبگی گجرات کی سرفراز
کیا اور فرمان ہوا کہ شہر احمد آباد کو تصرف مین لاکر حوالہ معتمدون اپنی کی کری اور سیف خانکو نظر بند کر کے
کر حاضر درگاہ کری اسوقت مین سیف خان بہت بیمار تھا اور جو بڑی بہن نواب قدسی القاب فلک
احتجاب ممتاز الزمانی کی بیچ حبالہ نکاح سیف خان کی تھی اور وہ ملکہ جہان ساتھہ بہن اپنی کی بہت
محبت ظاہر کرتی تہین اور مراعات خاطر اون کی کی اوپر ذمت ہمت شاہجہان کی لازم تھی
لاجرم خدمت پرست خان کو حکم ہوا کہ احمد آباد کو جاوی اور سیف خان کو نظر بند حضور مین لیجاوے
اور نگاہ رکھی کہ کچھہ ضرر سیف خان کو نہ پہنچی اور موکب منصور نی گذر دریای نربدا سی فراغت
پاکر حوالی قصبہ سیفنبور مین کہ بر کنار آب کورہ واقع ہی نزول فرمایا اور اسی مقام دلکشا مین جشن
وزن قمری [illegible] سی آزادگی پائی اور سید دلیر خان بارہہ کہ یکتا جوان و بہادران جیدہ

بیجرہ مثیل تہی شرف زمین بوس سی سرفراز ہوی اور منصب اوس سید کا چار ہزار ذات اور تین ہزار
سوار کا مقرر ہوا اور اسی جشن مین عرضی شیر خان سی واضح ہوا کہ گجرات کی ساہوکارون کی
چٹہیات سی کہ بعضی اون کی لاہور مین ہین معلوم ہوا کہ آصف خان اور دوسرے دولتخواہ
کہ داور بخش کو دست نشان کرکی بیچ مقابلہ شہریار کی گئی تہی حوالی لاہور مین اوسکی مقابلہ مین فتح
پائی شہریار قلعہ لاہور مین متحصن ہوا اور حقیقت مین گویا وہ قید خانہ مین آیا خدمت پرست خان
کہ واسطی لانی سیف خان کی گیا تہا جو حوالی احمد اباد مین پہنچا شیر خان واسطی استقبال فرمان عنایت
عنوان اور خلعت خاصہ کی شہر سی آیا اور جبین سعادت زمین بوسی سی روشن کی اور سیف خان
لاچار ہوکر ہمراہ خدمت پرست خان کی روانہ درگاہ ہوا اور شاہجہان نی بسبب شفاعت نواب
فلک احتجاب کی قصور اوسکی معاف کیی اور قید سی رہا کردیا اور شیر خان ضبط و نسق شہر سی فراغت پاکر
ستہا اور لوگونکی مثل میرزا عیسی خان اور میرزا والی وغیرہم محمود آباد مین سعادت زمین بوسی سی مشرف
ہوی اور جو تالاب کانکریہ کہ باہر شہر احمد آباد کی واقع ہی محل نزول رایات اقبال کا ہوا سات روز
وہان پر واسطی نظم و نسق ملک کی اقامت فرمائی اور شیر خان کو منصب پنجہزاری ذات و سوار
اور صوبہ داری ملک گجرات سی سرفراز کیا اور میرزا عیسی خان کو منصب چار ہزاری اور دو ہزار
سوار اور ایالت ملک پٹنہ کی عنایت کی اور واسطی نظام کارخانہ سلطنت و مصالح دولت کے
خدمت پرست خان کو کہ محرم و معتمد تہا نزدیک آصف خان کی لاہور کو روانہ کیا اور فرمان عالیشان
بخط خاص لکہا کہ ان دنون مین آسمان آشوب طلب اور زمین فتنہ جو ہی اگر داور بخش پسر خسرو اور
بہائی اوسکا اور شہریار اور فرزندان دانیال کو آوارہ صحرای عدم کرین تا کہ دولتخواہ ہماری فکر

اور غم سی چہوٹین تو یہہ بات صلاح وصواب دید سی قرین ہی اور نہایت مناسب ہے روز
یکشنبہ بست و دوم ماہ جمادی الاولی سنہ ایکہزار و سینتیس ہجری قدسی مین باتفاق دولتخواہان
کے بیچ دولت خانہ خاص لاہور کی خطبہ بنام شاہجہان کی پڑہا گیا اور داور بخش کو کہ دولتخواہان
سلطنت نی واسطی شورش و فساد کی چند روز کی لیی بادشاہ کیا تہا قید کر کی بدہ کی رات
پچیسوین تاریخ ماہ مذکور کی اوسکو اور اوسکی بہائی گرشاسپ اور شہریار اور طہمورث اور ہوشنگ
فرزندان شاہزادہ دانیال کو آوارہ دشت فنا کیا کہ یہہ باغ ہستی اونکی خس و خاشاک وجود
سی پاک ہوا اسوقت مین موکب اقبال باجاہ وجلال حدود ملک رانا مین پہنچا اور رانا کرن سنگہ
گوگنڈہ مین کہ پہلی اس سی وہ ساتہہ رانا امر سنگہ باپ اپنی سعادت آستان بوسی سی معزز
دربار سپہر اقتدار مین حاضر ہوکر زمین بوسی سی سربلند ہوا اور پیشکش لایق عزت او شان اپنی
کے پیش کی اور سعادت جاودانی حاصل کی اور خسرو دریادل نی نوازشات شاہانہ
سی اوسکو مفتخر اور سرفراز کر کے ساتہہ خلعت فاخرہ اور شمشیر و خنجر مرصع اور اسپ و فیل خاصہ ساتہہ
اسباب اور سامان طلائی و نقرئی کی عنایت فرمایا اور دہکدہکی لعل قطبی کی کہ تین ہزار
روپیہ کی تہی اوسکو بخشی اور پرگنات جاگیر اوسکی کو بدستور سابق رکہا اور اوپر کنارہ کول
ماندل کی جشن مبارک وزن شریف سال شمسی سینتیسوان عمر ابد پیوند کا ہوا اور ستہوین
جمادی الاولی کو نواح دار البرکت اجمیر مخیم خیام سپہر احتشام عسکر ظفر قرین کا ہوا اور بادشاہ دریا
دل موافق آئین اپنی جد بزرگوار جلال الدین محمد اکبر شاہ کی پیادہ پا واسطی زیارت مزار حضرت
سید الاولیا کی گیی اور آداب زیارت کی ادا کر کے خیرات و انعامات اون لوگون کو سرفراز و شادکام

کیا اور ایک بہت بڑی مسجد بنوانے کا حکم کیا کہ سنگ مرمر سے چند دنون مین اسکو کاریگران چابکدست
تیار کرین اور موافق درخواست مہابتخان سپہ سالار کے جو اجمیر اوسکی جاگیر مین مقرر کرکے عازم دار
الخلافت ہوے اثناء راہ مین خانجہان اور مظفرخان معموری اور بہادرخان اوزبک اور راجہ
جے سنگہہ اور رای سنگہ دلن اور راجہ بہارت بندیلہ اور سید ہوہ کاری اور علاوہ انکے اور بندہاے شاہی نے
حاضر دربار ہوکر آستان بوسی سے سربلندی پائی اور شب پنجشنبہ چھبیسوین جمادی الاولی کو باہر دار الخلافہ
اکبرآباد کے نورجہان بیگم کے باغ مین رونق افروز ہوے قاسم خان حاکم اکبرآباد نے سعادت زمین
بوس حاصل کی صبح کو کہ روز پنجشنبہ تہا بادولت و اقبال اورنگ بادشاہی کے ہاتھی پر سوار ہوے
اور زر سفید و سرخ دو تنخواہان شاہی یمین و یسار سے پہینکتے ہوے شہر مین داخل ہوے اور دامن مراد
اہل حاجت کو گوہر مقاصد سے مالامال کیا

جلوس شاہ جہان غازی اورنگ سلطنت

جو ساعت جلوس میمنت مانوس کی روز دوشنبہ ستائیسوین ماہ جمادی الاخری کی مقرر ہوئی تہی اسلئے
دولتخانہ ایام شہزادگی مین تشریف لے گئے اور وہان دو روز منزل کامرانی و شادکامی مین مقام کیا اور
تاریخ مذکور کو سوار سمند اقبال و دولت ہوکر قلعہ مبارک مین داخل ہوے اور بیچ دولتخانہ خاص و عام کے
سریر سلطنت کو ساتھہ جلوس شرف کے بلند پایگی بخشی اور خطبہ و سکہ بنام نامی و القاب گرامی مزین ہوا
اور طغرای غرای شاہجہانی فرامین دولت یہہ لکہا گیا ابو المظفر شہاب الدین محمد صاحبقران ثانی
شاہ جہان بادشاہ غازی اور جہان نے سر نوجوان اور عالم مین امن و امان ہوا

تم الکتاب بالخیر بعون اللہ تعالی

چندی از اشعار حلاوت آثار مولف این کتاب حکیم سید احمد علی متخلص به سیماب هدیهٔ طبائع وا[رسته؟]
منابع موزون طبعان دقیقه رس وشاعران صحیح نفس بطریق خاتمه الحاق کرده شد که انچه در سوالف
ایام وحال در مدایح سروران این کشور اسلام با اجلال چکیده خامهٔ رعیت شمامه شده بودند از انجمله قصیدهٔ [در] مدح
جناب نواب معلی القاب وزیر الدوله امیر الملک نواب محمد وزیر خان صاحب بهادر مرحوم
ومغفور مشتمل بر عرض حوائج وشکایت تهیدستی با امید انجاح مرام و درستی

قصیدهٔ ذو مطلعین

بچارسوی جهان گشتم از پریشانی — بیا [illegible] نی
زبس بضعف ونقاهت که دیده‌ام گذشت — گمان بجسمم شود مهرهٔ سلیمانی
مقدمات فلاحت که میدهم ترتیب — نتیجه بر ندهد دیگر از پشیمانی
معالجی نتوان یافت اندرین عالم — که بخت را ز سبات آورد به یقظانی
برنگ آبله بر پای هر که افتادم — نیاز من شده سرمایهٔ گرانجانی
شب فراق عزیزان به تیرگی روز است — دمی به تیره شبم گر شوی خرامانی
به بزمگاه جهانم بجای حلهٔ عیش — زمانه دوخت بجسمم لباس عریانی
بریش خاطر اگر مرهم از فلک خواهم — کند بزخم دلم سرنگون نمکدانی
سوای صفر نشد بهره‌ام ز نسخهٔ فیض — اگر بلوح جبینم کند قلمرانی
بجست وجوی سعادت چو دیده باز کنم — نظر برون نخرامد ز بار حیرانی
نگاه ثبت مطالب ز فکر پیچاپیچ — خط شکسته بود نامه‌ام اگر خوانی

ز سنبله لشکر غم تاخت بر سر خاطر ... تلف نماند متاعی سواے حیرانی

بهار اگر بگلستان من گذر سازد ... بجای گل بدماند گل مغیلانی

ز عقد ما که به تقدیرم از فلک افتاد ... بحل شوند بحز ناخن جهان بانی

رئیس کشور دولت که چاکران درش ... عطا کنند بمردم خطاب خاقانی

شوند دامن آمال مردمان پر زر ... چو آستین کرم بر جهان بیفشانی

هر آنکه بهره ز لطف تو بر دمی شاید ... به نیم جو نخرد حاصل بدخشانی

رخ تو بر روح فزاید نخستگان ستم ... که [illegible] ز نجات [illegible] به نیلیانی [illegible]

بمهر راے تو سنجیدم و بدل گفتم ... چه نسبت ست بمهتاب ور روز نورانی

بعهد دولت جمشید و عهد دولت تو ... تفاوت بود از کفر تا مسلمانی

عزیز مصر سخاوت ترا از ان گویم ... که خلق نام تو کردند یوسف ثانی

وزیر دولت و دنیا رحیم عالمیان ... که آیتی ست وجودش ز لطف سبحانی

جمال یوسف و علم و شجاعت حیدر ... شده نصیب تو اینک ز فضل یزدانی

چو پیشوای تو آمد محمد مرسل ... بپای بوس تو گردید مفتخر جانی

رسید وقت که اینک بر ابلق ایام ... نشینی از پی تسخیر ملک آبانی

ز سهم آب حسامت فلک همی ریزد ... شرر بخرمن آمال النبی و جانی

سزد بمدح تو از آب زر رقم سازم ... قصیده که چنین ست مطلعش ثانی

مطلع ثانی

رخت چو خاطر دین پروران به نورانی / لغت چو دیده عاشق بگوهر افشانی

بدست رایت چو خامه بگرفتم / فزود از ید بیضا بدم بتابانی

ز رکلامت نشد همه تحریر / که خامه گشت نئی شکر گلستانی

پیاده به بیشت براه ترک فلک / بهر جهت پی تسخیر اسب میرانی

برفع قصر جلالت دل ستم کیشان / بجای سنگ سزد پایه پایه بنشانی

عصاست خامه بدست تو از پی یاران / کند بکار عدوی تو کام ثعبانی

شگفتگی شده چندان بروزگار تو عام / که غنچه ناشده گلها کنند خندانی

زدود صیقل عدل تو زنگ تر چنان / که منعدم شده صفوت ز روی نصرانی

بساط قصر تو زیبد ز اطلس گردون / فروغ بزم تو شمع عذار خوبانی

صفای طبع تو ضدیت ز جهان برداشت / جلیس سایه شود آفتاب تابانی

زمین به بوسه نعل سم سمند تو شد / چنان رفیع که گشته سپهر کیوانی

ز الغد لم مثالت تجدد امثال / پی ثبوت ندارد دلیل ادعانی

بود بذات تو ظاهر که کلی اقبال / چو مهر منحصر آمد بفرد وحدانی

بعالم ازلی آغاز دولت داد بد / قضا به بخت عدویت حلول سریانی

بمنبری که توان خواند خطبه نامت / سزد بسلمش اندیشه پایه بالانی

سحر بمسند خاور از ان نشیند مهر / بر آستان تو هر شب که سود پیشانی

نه قبله گویم و نی کعبه خوانمت زان رو / که سجده گاه مرادی و کعبه جانی

ز صیت عدل تو کاهید پایهٔ تشویش / جهان که زلف ندارد هوای طولانی

جهان بعهد رفاه تو آنقدر آسود / که نیست گشت ز گیسو نشان پریشانی

فروغ رای تو زیب اریکهٔ معنی / ز نور روی تو روشن سرای امکانی

حباب وار ز دریا گهر برون آید / بقدر وسع کرم از تو دامن افشانی

نسیم زلف تو گر صبحدم صبا نبرد / ز عطر بهره نیابد گل خیابانی

سخن به نسبت مدحت بلند شد چندان / که کرد لاف مساوات بخت سلطانی

اگر بروی تو لاف فروغ زد مهتاب / که داد آتش خجلت بنقش بدو بانی

تهمتنان جهانت چو زال پیش آیند / تو هر طرف که بنصرت سمند میرانی

منت ز جود و شجاعت درایت و همت / بعرصه گاه جهان یافت فرح ارکانی

بیا بجلوهٔ خاطر که در دلم بینی / هزار شاهد معنی بناز بستانی

بجام اهم نرسد باشکر بشیرینی / ز بسکه یافته شهرت بشکر افشانی

ز فیض خاطر بیضای من بود که سحر / چنین باهل جهان دم زند ز نورانی

ز آب گوهر نظم بدیع من شاید / که فیضی آب شود از گداز حرمانی

اگر بنزهت گلزار طبع من بیند / چو لاله داغ خورد نخلبند شروانی

چهار عنصر و نه آسمان و شش جهات / موافق اند بعزمت بعیش بالانی

بنظم من نرسد نظم انوری بشنو / که هست دعوی ما را خجسته برهانی

به نظم اوست حلاوت نه شکر طبعش / نه چون حلاوت نظم ز مدح سلطانی

منم که ملک معانی گرفت خامهٔ من
بر یلیغ تیغ زکام لوای سحبانی

سخن دراز بمدح سخن ازان آمد
که مدح تست برین نظم آفرین خوانی

زخوف آنکه بطبع تو تا گران نبود
سخن دراز نگویم ز فکر عمانی

کنون زبان بدعای تو میکنم مشغول
که بحر وصف تو هرگز نداشت پایانی

چنین که نامه بود تا بصفحهٔ اوراق
بسجده پیش خداوند السنی وجانی

زمهر خوان تو بادا صحیفهٔ اقبال
فروغ یاب بعالم چو مهر نورانی

قصیده دیگر در مدحت نواب عظمت قباب جناب یمین الدوله وزیر الملک نواب محمد علیخان صاحب بهادر صولت جنگ محتوی بر مضامین تعزیت و تهنیت

سحر بگوش من این مژده ناگهان آمد
که روزگار بکام جهانیان آمد

طلوع صبح امید ست انبساط کنید
که شب ملال شد و روز شادمان آمد

رسید عهد تماشای عارض گلزار
هزار بر سر هر شاخ خطبه خوان آمد

اگر دل از خلش خار در جهان خون شد
بهار از سر نوزیب بوستان آمد

گر از تطاول غم بود جان اشرف هلاک
چه غم که بخت بامداد مهربان آمد

چو رفت آب ز جو خوف تشنه کامی نیست
که چشمه سار بکار احت روان آمد

زمانه نیست گر از نوش و نیشتر خالی
چه رنج نیش کز و نوش جاودان آمد

حدیث شکوهٔ ایام بر مخوان کز دهر
نوید عیش و دوامت چو در میان آمد

بشکر گوش و جبین را بسجده بند طراز
که ساز و برگ طرب بهر انس و جان آمد

بچاره سازی انعام حق تماشا کن — چه سودهاست که در جیب هر زیان آمد

ز بس نشاط که جا کرد در دل مردم — سخن بقهقهه بیهوشش از دهان آمد

گذشت بیر دی و دور رسید اسفندار — بعندلیب بگو اینکه دور آن آمد

می سرور چکد جای زر ز سر خار — نوید وصل ز جانان بسوی جان آمد

ز بسکه رنگ طرب ریزد آسمان بر خاک — بجای برگ گل از شاخ بوستان آمد

بهر پایه عشرت هر آنچه بود امروز — بصرف بارگه سرور جهان آمد

قدرشناس سخن عارف رموز خرد — که رمزهای نهان بر دلش عیان آمد

مطیع شرع و مطاع جهان محمد علی — که فخر خانی ازین نام در بیان آمد

بیا بمسند عزت نشین که بهر نثار — فلک ز گوهر انجم بر آستان آمد

زر از زمین و گل از باغ و گوهر از دریا — ز کوه لعل و دعا از سر زبان آمد

ثنا از وجود تو زیبنده مسند دولت — چنان که خلق ز جود تو کامران آمد

چرا زمانه نخندد چو گل ز فیض نسیم — که چون تو سرور فرخنده و جوان آمد

بود بخیل تو گردون چو چاکران شب و روز — که پای قدر تو بر فرق فرقدان آمد

کلید کار بدستت چو داده اند امروز — برآر کار که کار خدایگان آمد

بلطف کوش و مدارا و داد خلق بده — که خلق گله و جود تو چون شبان آمد

بحلم ساز و کرم ورز و مهربانی کن — چو کارساز جهان بر تو مهربان آمد

ز صیت عدل تو گم گشت نام جور از دهر — چنانکه کبک بشاهین هم آشیان آمد